

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232714

UNIVERSAL
LIBRARY

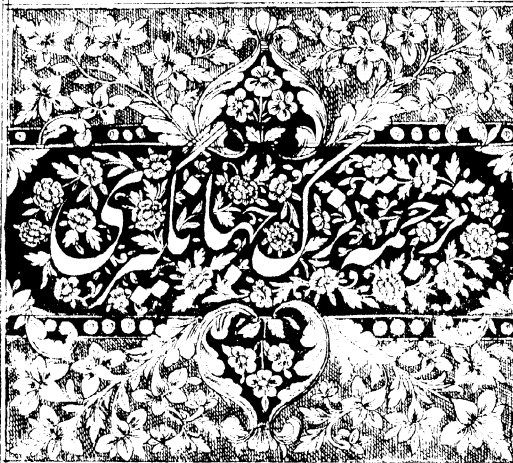
کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

تذکره بزرگ جهانگیری
۱۲۹۱ هـ

۱۳۱

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ترجمہ: شہین عمیرہ اسلام آباد، افضل مولانا مولوی سید اسماعیل صاحب مدظلہ



بیتنام این فنون از استادان بنامی محمد حسن خان فنون و تربیت از تربیت منور محمد حسن خان

مطبع ۱۲۹۰ م و ۱۳۰۰ م
کتابخانه مطبوعاتی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و شکر اوس خداوند کریم جل شانہ کو سزاوار ہے جسے واسطے انتظام عالم ظاہری کے باو شہان داد و گرجہ عدلی گستر کو باعث لطیفان اہل عالم
 اور انتظام سلسلہ نبی آدم کے نسب سے درجہ بلبل اور تریہ از بند عنایت فرمایا تا عالم او کی تیغ سیاست سے تابو اور مظلوم دولت عدالت
 شہ شہ نمودن اور اہل دولت اہل کسایہ عنایت میں نشا آور عز با لطف و سخاوت سے آباد زمین اور ہمیشہ او کی میدا ر مغزی اور ہر
 شخص کے رتبہ شناسی سے ملک آباد اور نژادہ مور اور سپاہ آسودہ اور رعایا مرفہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پامال رہیں
 آو ہمیشہ درود و سلام اور پابندی ایجا د عالم اور قزوینی آدم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہوں کہ ذات بابر کات ادگی
 موزیب اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت و معنی کی بجا آور حاصل ہونا بجلی باتون کا اور بیجا برائیوں سے بٹ او کی متابعت کے
 ممکن نہیں آوران کے خلفائے طلق اور آئمہ برحق اور یاران جان نشا آور و مدعیان سعادت آثار پہ جو کہ طریقے عدالت اور سخاوت اور
 قاعدہ ظرافت اون سے مروج اور مشہور ہوا اما بعد محمد علی سیما ب کی طرف سے ہر امیر و فقیر اور خرم و دلگیر کو غرہ جو کہ جب سر قوت
 یزدانی اور کوفی آسمانی سے کشور محمد آباد ٹونگ مر ساسا اللہ تعالیٰ عن الحوادث و الاغاثت بوجود باجو و اور حکومت عدالت آمو د
 نواب عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدردان فیض سان مرموشناس مہدلت اساس امین الدولہ وزیر الملک تخت آثار
 گوہر بار حاقظ محمد ابراہیم علیخان بباد صولت جنگ دام اقبال گرامی فرزند از بند جگر جو ند حضرت گرامی مرتبت و رایت منزلت
 جناب حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب ہمد صولت جنگ شمع مشبہت ان امارت گلہ شہ گلستان وزارت
 سے سرسبز اور شادوب جو آمو افق مر شہ قدیم اپنے والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و غفور کے شہرخص کو سب رتبہ اور لیاقت
 اوسکے اپنی عمارت سے مت زاور عزت فرمایا اور اکثر اوقات بغزیر کو صرف تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کی خصوصاً علم تاریخ و فن نظام
 اور تصحیح کما اور تو امین بند دوست آبادی ملک اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ علی فرمایا اور تذکرہ ایسی عمدہ باتون کا اور چچا

نیک صفاتوں کا جناب تقہر کمال امتساب دانش و فراست تو ایمان نضائل، ہنگامہ نشان مولوی عبدالمالک ستلا
 قدیم اور جناب مروج قوانین علوم و مہم عنوان جہاد شرافت و دانش کتاب نضائل انبیش کی تازہ صحت تقریر و تقریر نشی مولوی بشارت علی
 اوستا و جدید و بعض مصاحبان دانشمند و ایرازان احمد سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات اس طور کے سمع اقدس سے گذرتے
 اور باوجود عجز و انانی اور تو توجہ جہانی اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اردو رسالے کے ہر کام میں نامل اور بد باکی
 اور عیا و علم کو کار فرماتے اور موافق اپنے خاندان عالی شان کے عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور
 خوشنودی خلق اہل اند اور رضای صاحبان ذوالاقتدار حکام بزرگ شرب و روز چاہتے و منظور ان باتوں کے امر عالی نے شرف نفاذ پایا
 کہ کتاب قوزک جہانگیری کہ کتاب کیا با اور عمدہ قواسم شاہان ماضیہ ہند، بوستان کی اور تو اعد عدالت اور جہانگیری اور
 رعیت پروری سے مزین ہر دو اوسط نفع عام اور بقای نام کے زبان اردو و سلیس میں کی جاوے تا سہ ہر نزدیک و دور اور اسکے مطالعہ اور سنی
 سے محظوظ اور خوش وقت ہوں خصوصاً اور روسا کو دستور العمل اور ملک داری اور آبادی ریاست ہاتھی می صحبت
 سے اختر کر کرین اور نیک نامی و دونوں جہان کی حاصل کرین اور صاحب آدمی نشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل و فادہ قدیم و غور شرافت کو
 اپنی صحبت میں رکھیں کہ ان باتوں سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہے اور نام نیک عالم میں مشہور ہوتا ہے اور رضامندی حاکمان وقت
 صاحبان انگریز بہادری کو کھلا اور سلاطین زمانہ ہنر ہاتھ لگتی ہے جو سبب حکم عالی کے کہ کتاب اور زبان میں لکھی گئی اور اللہ تعالیٰ اس
 نہیں کی عمر اور دولت اور اقبال و شہرت میں روز بروز ترقی کرے تاکثرت علم اور آبادی مملکت اسکی ذات باہرکات سے ہو چاہتا ہے انبار
 کو معلوم ہو کہ سلطان نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نے اپنے حالات ابتدا سے جلوس اور تخت نشینی سے ستر وین سال سلطنت تک تحریر
 فرمائے کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت و خواند کا بہت تھا بعد اسکے اپنے یہاں کے ایک امیر ہند خان نامی کو کہ معتر خاص تھا فرمایا کہ اب
 تم میرے حالات لکھ کر مجھے اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اون معتمد نے دو برس تک انصرام اس خدمت کا کیا اور حالات لکھا
 بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کر کے رہے بعد انبیش برس کے ایک اور امیر نے کہ نام اوکا مرزا محمد بادی تھا اس بادشاہ کوئی قات
 تاکہ حالات کو لکھا داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نے شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدا سے جلوس اور تخت نشینی سے کیا تھا اور ایام
 شہزادگی کے حالات تکلم نہ نہیں کیے تھے اسلئے وہ کتاب ناقص تھی تو مرزا محمد بادی مرحوم نے دیکھا چاہا کہ اس کتاب کا اپنی طرف سے لکھا اور
 اس باب میں حالات جہانگیر کے ابتدا سے ولادت باسعادت سے تا زمان جلوس تحریر کر کے کتاب تکمیل کو تمام و کمال کر دیا جان
 حال اوقات حضرت جہانگیر بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کے بزرگوں کے یونہی ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر
 بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایوں بن ظہیر الدین محمد بابر بن عمر شیخ بن سلطان ابو سعید بن
 سلطان محمد بن میرانشاہ بن مطلب الدین صاحبقران امیر تیمور کورکان چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطہ بقا سے
 کارخانہ سلطنت کے اندر تامل ہل شانہ سے اولاد لیاقت مند کہ منزا و تخت نشینی اور باعث ناموری کا ہوا طلب کیا کرتا تھا اور
 فقرا اور بزرگوں کی خدمت اور دعا سے منتظر حصول اس مقصد کارب کرتا تو بعض صاحبوں نے عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیمان ناکوننگ
 روشن فن نیک طواریہاں مشہور ہیں اور قبولیت دعائیں شہزادہ آفاق اور سات واسطوں سے نسبت اون کی حضرت شیخ فرید گنج کو
 پہنچتی ہے اور وہ موضع سیکری کے پھاڑ میں کہ اگر وہ سے باڑہ کوس پھر رہتے ہیں اگر جناب آرزو اولاد کی اون سے بیان کرین تو ہمیں
 کہ اونکی دہلے سے مقصود حاصل ہوا سو اسلئے اکبر بادشاہ ہاتھ اخلص اور نیاز کے اونکی خدمت میں گئے اور اپنی حاجت بیان کی اون
 بزرگ آگاہ نے بادشاہ کو تولد فرزند کی بشارت دی بادشاہ نے کہا میں نے نذر کی ہے کہ اگر آپ کی دعا سے میرے بیٹا پیدا ہو تو میں

اوسکو آپ کی خدمت میں رکھوں گا تا آپ کے سایہ برکت میں پرورش ہوئے حضرت شیخ سلیم نے فرمایا کہ تم نے اوس نونہال کو اپنا بیٹا
کیا بادشاہ کی نیت صداق اور عقیدہ مضبوط تھا چند مدت میں اکبر شاہ کی بی بی کو حمل ہوا اور جب اربع منہ کے دن قریب آئے تو پائشا
نے جھاگہ کی والدہ کو حضرت شیخ سلیم کے گھر بھیجا اور ادا کے مکان برکت نشان میں چہار شنبہ کے دن ستر دین تاریخ ربیع الاول
کی سندھ نو سو گھنٹہ فجر ہی میں کہ وقتا ربیع میزان میں تھا تصدقہ تمہیں شیخ سلیم کے گھر اوس آفتاب جاہ و جلال نے طلوع کیا اور اکبر شاہ
نے شہزادے کی ولادت کی خبر سنا کر ہوا جشن کیا اور بہت مال بانٹا اور اپنے تمام ملک سے تیدیوں کو بھیج دیا اور موافق اپنے وعدے
کے اوس فرزند ارجمند کا نام اوبن بزرگ کے نام پر سلطان سلیم رکھا اور اوس وقت کے شعر انے طرح طرح کے عمدہ قصائد شہزاد
کی مبارکباد میں کہے اور انعام سے مالا مال ہوئے اور ان تاریخوں میں سے یہ مشہور ہیں **دور مشہور** اور **کچھ اکبر** کو **گوتھر**
وریج **اکبر شاہی** ہے اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نے اپنی کمال ذہانت سے ایک ایسا عمدہ قصیدہ لکھا کہ سب شعرا اوسین
حیران ہو گئے پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبر شاہ کی تھا اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جھاگہ کی اور باوجود ان دونوں مشکل صفتوں کے
مضامین عمدہ اور رنگین لکھے ہیں اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہیں **بندہ احمد از پی جاہ و جلال شہزادہ گوہر محمد از محیط عدل آمد**
در کن رطط طری از شیان جاہ وجود آمد فرد و کو کین **عزونا گزید ایشکار چنگلین زینگہ نمود بند و ہر چین** **ڈالاز زینگہ نکشوز و زریان**
لالازار پُشا و شد و لہا کہ باز از آسمان عدل و داد کی باز و لہا زنده شد کز مہرا یام بہار **آن ہلال بیج قدر و جاہ وجود آمد بر دن پونہا نهار**
آرزوی جان شاہ آمد مبارک شاہ عقلم و فاسطان ایوان صفحا شمع جیح کی دلان کام دل سپہ دار پے عادل کامل محو کر صاحب قرآن پائشا
نامدار و کامجوی و کامگار پے کامل دانامی قابل عادل شایان بدہر پے عادل اعلیٰ و عاقل شہ عدیل روزگار پے سایہ لطف آدان لائق تاج
ولیکن پے بادشاہ دین پناہ آن عالم عادل مدار پے مجلس و بلسمانی چار میدان خود سوز ہا مرتب ویر اساک **شہ آئینہ ہر دار پے تیر جھ وجود**
گوہر و ریای بود پے از برای اوج دلہا شاہ جاز جان شکار پے بادشاہ سلک لو لو نین نفیس آوردہ ام پے ہدیہ انکاز **ترا می باز جو می گنج گزین**
کس نیازد ہدیہ زین بہ اگر در کسی پے چہر کہ داہو گو بیار چہیزی کی در می گو بیار پے **مصرع ابان دی سال بیوس بادشاہ پے از دو مولو نو نو پے**
عالم بر آہ پے تا بود باقی سب روز ہائے ماہ و سال پے **ان حساب از سال و ماہ و روز و روزان نامدار پے شاہ پائینہ باد باقی آفتاب**
ہم پے روز ہائے جیساب و سال ہائے **مے شمار پے غرض جید معمول اس مراد کے اکبر شاہ بار ہین تاریخ شعبان کو اوسی سال واسطے**
نیارت مزار فاضل الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سہمی کے آجیہ کی طریت پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کو س کی نیت یعنی کربن
ستروین دن روضہ مقدس میں پونچا اور بعد مرگ ستر نیارت اور لوازم عقیدت کے اچھی خیرات و حسنات سے وہاں کے رہنے
والون کو مالا مال کیا گیا کچھ احوال محمد زانی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جلتے ہیں معلوم ہو کہ مولد ٹہری پکا
سیستان پکا سو واسطے آپکو سہمی کہتے ہیں کہ مرعب گزنی کا پڑ بوب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپ کے خواجہ حسن نام
انتقال فرمایا وہاں ایک مجدد و شیخ ابراہیم نام رہتے تھے جب او کی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب
آئی کا شوق ہوا اور دنیا واری چھوڑ کر ستر تھنا و دستار کو گئے اور وہاں علم ظاہری حاصل کر کے نرساں کی طرف آئے اور کچھ روز وہاں
رہ کر قصیدہ بارون میں کہ نوح پیشاپہر سے ہوائے اور وہاں حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت میں مرتب ہو کر میں سال تک باہنیت طبع
طن کی کین اور بیکرا اپنے پیر کے ہمیشہ ستر میں رہا کرتے تھے اس باہت سے اوس وقت کے بہت بزرگوں سے مثل حضرت عمر الدین
کی بی وغیرہ سے بلکہ کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطے سے حضرت شیخ محمود و چشتی کو پہنچتا ہے اور آٹھ واسطے
سے حضرت ابراہیم آدم کو اور پہلے سلطان مغز الدین سام کے آنے سے رائے پتھور کے وقت میں پیر سے رخصت ہو کر

ہندوستان میں تشریف لائے اور اجمیر میں رہے اور حضرت خواجہ قطب الدین انرجالی سے کہ جنکو قطب صاحب کہتے ہیں ، ماہ رجب
 میں سنہ ۷۰۳ھ میں کئے تھے بعد ازاں دین پنج سہی نام ہمام ابو الیث ستم فندی کے رو بہر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اوشیج
 اور الدین کمانی کے جناب خواجہ معین الدین نے بیت کی اوشیج فریڈشاہ گجرات کو چنچا پ کے شہر میں بہن مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے بہن
 اوشیج حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حقیر خضر وکے تھے مرید حضرت شیخ فریڈشاہ گجرات کے بہن القصد بعد زیارت اجمیر سے دہلی کی جانب
 کوچ کیا کہ وہاں کے اولیاء کرام کی بھی زیارت سے فائدہ مند ہوں تھوڑی دنوں میں پنج ماہ رمضان کے اوس زمین کو اپنے قدم
 سے روشن کیا اور وہاں کے مزاروں کی زیارت تلخ ہو کر اور اپنے باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کر کے اگرہ کی جانب سعادت
 فرمائی اور پچھلی تاریخ زینتہ کو وہاں پہنچے چونکہ ولادت سلطان جہانگیر کی قید سیکری میں واقع ہوئی تھی اس واسطے بادشاہ
 نے اوس کو مبارک تحفہ کیا وہاں رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ بیج الاول سنہ نوسو و ناسی ہجری میں حکم اسکی شہنشاہ اور
 مکانات کی تعمیر فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار سے مواثق اپنے وہاں مکانات بنوائے تھوڑے دنوں میں وہ بڑا شہر بہت عمد آباد
 ہوا اور مسجدیں اور مدرسے اور خانقاہیں اور چوک و بازار سب کمال آناست اور تکلف کے مرغ چھتر تھے جوئے کے تیار ہونے اور
 باغات عمدہ میوہ و درار راستہ ہوسے اور عام دستکچھور کھا گیا پھر حکم بادشاہ نے اوسکو اپنا داسا ملت کیا تو اس نام کی برکت
 سے بہت سی زمینیں اوسکو حاصل ہوئیں اور پنجوہ میں حضرت شیخ سلیم کے روضہ مبارک سے بڑے دروازے کے پہلو پر لکھا ہوا ہے کہ
 بعد فتح دکن سے اس مقام کا نام پنجپور ہوا کہ اگر شاہ ملک دکن اور دان دیس کو فتح کر کے جو اب خانہ بس شہور بڑا کینا اور س ہجری
 میں پنجپور ہو کر اگرہ کو تشریف لے کر ماہوسے خداوند کریم کی عجب قدرت ہو کہ یا تو وہ شہر دولت و شہرت سے آباد تھا کہ پورا امر وہاں کیسیکا
 گذر زمین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سے جگہ نہونی اوسکا اور اوسکے رہنے والو کا بجز نام نہر باسیوا اسطے فرمایا پھر حضرت علی سی صاحب
 و علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کہ دنیا ایک چل کر گذر اسپر سے اودت ٹھہرا اسپر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسے جانا میں کل
 گذر رہوں گا گو یا اوسنے اپنے کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا ہو کہ دنیا کو ایک گھڑی تھری اقدہ کر کے عبادت میں گذرے کہ گو ہر عیب تہمت
 بجا اور حدیث شریف میں ہے کہ بتر وہ مال ہو جو عدل کی راہ میں خرچ ہوا اور فرمایا ہو کہ حج دنیا کو بدلے آخرت کے کہ تو نفع یاوسے القصد جب کہ
 عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی تو بسلاح مصلحت دن کے نیک ساعت میں چار شاہ کے وان بائوسون تاریخ جب
 کی شہر ہجری میں سلطان جہانگیر کا کتب کیا اور اس خوشی کا بڑا جشن کر کے نقد و جنس ملے حساب لوگوں کو عنایت فرمایا اور ولانا
 میر کمال ہروی کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اوسکا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان انکی خدمت (۳۱) ایسی سے سرفراز
 ہوسے اور جب اوسکو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا تو انکی جگہ مرزا خاتمان کو آئین کیا اور سنہ نو سو پچاسی میں اگر شاہ نے
 شہزادے کو منصب دہ ہزاری اور سو غنایت فرمایا اور کہا کہ میرے شہزادے کی نیک سہرتی اور بیاداری اور ہر دہاری سے
 سب اطلاع اور ذاتی خوش بین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ سال کے ہوسے تو اونکی شادی راجہ جگمو انداس کی لڑکی سے کہ
 راجون میں بڑا تھا اور شوکت و سامان میں سب سے خالی تھری اور ولتی زخان صاحب من سالان میں شاہان مرتب ہوا اور سنہ
 نو سو ترانوے ہجری میں پنج ساعت نیک کے اگر شاہ نے راجہ جگمو انداس کے گھر کو اپنے قدم سے روشن کیا اور شہزادے
 نکاح اوسکی لڑکی سے باندھا اور اپنی دولت ہمراہ میں تشریف لائے راہ سے لواز م تیار اور پیشکش بجا لاکے بڑی خوشی کی اور
 شہزادی اہلیا ت اور اوسکو دعوت لائق سمجھی اور بڑا کوشاگر و پیشہ اور کون میں سے نام لکھ لکھا کہ سدا یاد یا پھر سنہ نو سو چھانوے
 میں اگر شاہ نے شہزادے کی یہ سہری شادی راجہ جگمو انداس کی لڑکی سے مقرر کر کے ساعت سعید میں پنج تمام گیت راجہ نے

بیت شہر ہجری

۷۰۳

۷۰۳

۷۰۳

۷۰۳

مردانق افروز جو کرمکھ کیا اور بہت داد و پیش کی اور یہ راجہ اود سے سنگھ فرزند راجہ مالو کو کچھ کر پڑا صاحب شوکت اور پتھر پلٹ
 سے تھا اور اسی خیر اور اور اسکے نوکرتھے کہ راجہ سا سنگھ بھی جو حضرت ہمایون شاہ سے لڑا تھا دولت کو سامان میں راجہ مالو
 کے برابر تھا لیکن شرافت اور دست ملک اور لشکر میں مالو اور شاہ نے زیادہ تھا پتا پتھر اکثر سرداران لشکر مالو کو کچھ راجہ سا سنگھ
 سے لڑے لیکن ہر بار راجہ سا سنگھ مغلوب رہا اور اسی سال میں راجہ جنگلو انداس کی لڑکی سے جا ملگے کے ایک لڑکی جسے پید پو
 اور اس کا نام سلطان النساء بیگم ہوا اور پھر نو سو بیچا نو سے سال چھری میں اسی سے ایک منترادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ نے نام رکھا
 سلطان خسرو رکھا اور نو سو ستا نو لکے پچری میں دختر خواجہ حسن سے ایک اور فرزند شہماست چو نہ متولد ہوا اور اس کا نام سلطان پرتو
 رکھا اور نو سو اٹھانوے سال چھری میں راجہ کیشو داس کی لڑکی سے جو قوم لٹھو کی تھی ایک دختر ہار بیگم نام پیدا ہوئی اور تیسویں
 تاریخ پنج الا اول کو سنہ ہزار چھری میں پنج شنبہ کی رات کہ جا ملگے کی سلطنت میں مبارک شنبہ مشہور ہوا اور در السلطنت لاہور میں راجہ سنگھ
 کی لڑکی سے دختر بچ خلافت شاہ جہان پیدا ہوئے اور چونکہ اس عین میں تو کہ شریفیت حضرت سرور کائنات مقرر موجودات رسول اظہار
 جدا حسن کر عین اصل انصاف علیہ و آکر دوسل کا پراسی برکت سے شاہ جہان نے دین و اسلام کو مروج کیا اور بری باتیں چھڑے اور کھڑے اور
 بعد تین دن کے اکبر شاہ نے محل میں جا کر او کو دیکھا اور ایک بی بی جنس کی چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور شہری حاصل ہوئی تھی اس واسطے
 اون کا نام سلطان خرم رکھا اور ساتھ نام شاہ جہان کے آخر کو مشہور ہوئے اور انھیں روزوں خواجہ عبدالجبار گنگوہی کے یہاں آئے اور پچ
 سینا می تھے اور حضرت سید میر عاشق اکی جو تھی پشت میں تھے کہ بزرگی اور کئی مشہور تہ اور والدہ ان سیدہ عبدالسد کی بہن بن خواجہ نقشبندی
 کی اور انھیں خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نے اپنی بی بی خبیب النساء بیگم کا نکاح کیا تھا خواجہ عبدالسد ہمراہ اپنے دو بیٹوں
 کے کہ خواجہ یادگار اور خواجہ بنور و اسے ستم ہزار میں ولایت ہمارے آئے اکبر شاہ نے ہر ایک کے لائق منصب عنایت کیا
 اور صوبہ دکن میں مقرر کیا اور سب قرابت شیر خواجہ کے انکو محکم ہوا کر اون کے ہمراہ ہر کہ بادشاہی نصیبین کیا کہین دن بزرگوار و
 نے دکن میں جا کر ہر کام مراد اکی اور شہادت سے کیے اور سب اپنی بلند ہمتی کے ک طالب ترقی زیادہ تھے پھر بادشاہ کی خدمت میں
 آئے اور تھوڑے دنوں میں بادشاہ کی قدر دانی سے بڑے منصب پائے اور اکبر شاہ کو جب ستم ہزار اور سات میں عاملوں
 کی عینوں سے معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بڑے جانے میرے وہاں ہونہ حاصل ہوگی اس واسطے نیک ساعت میں خود اس طرف توجہ
 ہوئے اور صوبہ آجیر کو نظر پرکے جا گیا کہ جاگیر میں دیا اور راجہ مان سنگھ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر دن کو ہمراہ رکاب
 شہزادے کے کر کے واسطے تہیہ رانا کے اود سے پور کیطون روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیا پائے میں شہزادے
 کے یہ تھی کہ جو سفر و دور و از در پیشین بزرگ سلطنت ہمہ شاہزادہ ولید سے غالی نرسا اور فسادا ناکا بھی لشکر شہزادے سے
 دفع ہوا ہے اور راجہ مان سنگھ کو ہمراہ شاہزادہ کے خدمت کیا لیکن موافق اسکی عرض کے جنگ لڑا اسکی جاگیر میں برقرار رکھا
 اور مان سنگھ نے اقرار کیا کہ میں ہر کاب شہزادے کے رہونگا اور میرے بیٹے اور ہلکار درستی صوبہ بنگالہ کی کرینگے اور اپنے بیٹے
 اجت سنگھ کو واسطوں روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگھ اوصیوں دنوں مر گیا تھا اس واسطے راجہ مان سنگھ نے اپنے پوتے ہما سنگھ
 کو کہ یادگار اور اس جگت سنگھ متوفی کا تھا اسکی جگہ روانہ بنگالہ کا فرض سب اکبر امیر میں ہونے اور شہزادے سے معہ سپاہ اسکی گونما
 کو روانہ ملک رانا ہوئے تو بعد چند دنوں کے خود بادشاہ بھی بطریق شکار اود سے پور کو گئے ہر چند راجہ نے مقابلہ شہشاہی سے
 چند جانچے کیا لیکن آخر تباہ لکار سخت ہماؤں میں بھاگ گیا اور لشکر شاہی نے اس ملک کو خراب کر کے بہت گھار کو اوسے
 جمع کیا اور اس کے تعلقات کو تہید کیا اوصیوں دنوں میں خضر ندر بنگالہ اور گت ہما سنگھ کی اکبر شاہ کی عرض میں ہونے اور اسی

۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سال پندرہویں تاریخ ماہ سادون کو والدہ سلطان پروردہ کی نے انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانہ دکن ہوئے تو بعض خوشامد گوینوں نے کہ مسدود لائق تھے تنہائی میں چند بار شہزادے کو بکا یا کہ جو اکبر شاہ فتح دکن کو تشریف لے گئے ہیں اور بے فتح کے اوس ملک آنا بہت شایہی سے بعید ہوا اور ہر سہ مدت چلے سے ہو اگر اندونوں آپ طرف ملک جمنپار کے کہ مشہور میان دو آ رہا ہوا دکن آباد اور ریزہ ہرتشہ لینے کے لینے تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور فساد بنگالہ بھی مٹ جاوے گا راجہ مان سنگھ کہ بنگالہ جانا چاہتا تھا یہ سکرانوں بیہودوں کا مدد و کار ہوا اور شہزادے کو اوہر چلنے کا شوق بڑھایا شہزادے نے مہم رانا کی نامتازہ چوڑا کر گرہ کی طرف کوچ کیا قلعہ اردوان کا بنظر اخص و عقیدت کے باہر آیا اور حاضر ہو کر نذر کی بعضے مسفدون نے پھر شہزادے کو درغلاما کر گریہ قلعہ اور تہد کر لیا جاوے تو خزانہ قلعہ کا آسانی لہجائے گا لیکن شہزادے نے او کی اس بیہودہ بات پہ عمل کیا اور اسکو قلعہ میں لوٹ جانے کی اجازت دی مگر یہ مکانی اکبر شاہ کی والدہ شہزادے کی زینہ سکر سوار ہو کر تہیں لے آئیں کہ شہزادے کو جانے سے روکیں لیکن شہزادے نے وادی کے آنے کی خبر سنا پھلے اون کے آنے سے کشتی پر سوار ہو کر براہ جہنما الہ آباد کو روانہ ہو گئے اور مگر یہ مکانی آرزوہ دل ہو کر قلعہ کو لوٹ گئیں غرض کہ نہ صرف کو قلعہ نہرا نو میں جہانگیر قلعہ الہ آباد میں پہنچے اور انکے آباد سے اور ہر کے شہزادوں کو اپنے قبضے میں لاکر ہمراہی امر کی جاگہ میں دیا جیسے صوبہ بہار لقب الدین خان کو کھٹاش کو اور چوہدری لاکھ کو اور کاپڑی سیر بہادر کو اور ان سبکو اون کی جاگہ دن پر رخصت کیا اور اسے گھنسو دیوان سے تیس لاکھ روپیہ خزانہ کے کہ خالصت صوبہ بہار سے تحصیل کر کے لایا تھا لیے اور ہر چند یہ خبریں مکرر اکبر شاہ کو دکن میں پہنچیں لیکن اون کے دل میں شہزادے کی طرف سے کچھ برائی نہ آئی اور شریفین نامی پسر علی الصدا شہزادے کو خاص خدمت گزار تھا اور شہزادے سے بھی موافقت رکھتا تھا ہوا فرمان عبادت مثل اور نصائح کے واسطے طلب شہزادے کے اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادے کو پہنچا طریقہ استقبال اور تعظیم بجا لاکر چا کہ باپ کی خدمت میں جاؤں لیکن بلحاظ اپنی باتوں کے توقف کیا اور شہزادے کو بھی لوٹ جانے کی اجازت نہ دی اور اسنے اپنی چالاک سے شہزادے کے مزاج میں کمال دخل کر کے چند روزوں میں وکیل سلطنت ہوا اکبر شاہ نے گھر کا خاوا ملانا اول مناسب جان کر بے فتح تمام ملک دکن کے موسم بہار میں سنہ ایکڑا نو میں بندوبست دکن کا اوپر لے سپہ سالار خانخانا اور علاء شہزادے کو افضل کے سو پکر اکبر آباد کی جانب معاونت فرمائی اور اوس سال وہاں رونق افروز ہو کر خواجہ عبدالعزیز کو بنگلاب خانی ممتاز فرمایا اور سنہ ایکڑا نو میں کہ اکبر شاہ اگرہ میں رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر بھی تیس ہزار سوار لے کر ساتھ بہت ہاتھیوں کے روانہ اگر ہوے اگر چہ ظاہر میں نام ملقات باپ کا تھا لیکن باطن میں ارادہ سلطنت پوشیدہ تھا جو اس طرف سے شہزادے کے آنے کی خواہش اور بادشاہ کو پونجی شہزادے کے دیکھنے کی خوشی رنج و دشت سے بدل گئی اور اکثر سوار کہ شہزادے کے نفاق کی خبر عرض کرتے تھے کمال اندیشہ میں پڑے حضور صاحبزادے صفت خان دیوان بادشاہ کو قریب ہوا کہ خوف سے مہراجے اور جب لشکر شہزادہ تعینہ اٹا وہ میں کہ جاگہ اوس دیوان کا تھا پونجی دیوان نہ کوڑے ایک عمدہ لعل شہزادے کی نذر کو بھیجا اس درمیان میں اکبر شاہ نے فرمان بھیجا کہ اس کو تو چشم کا اس لشکر او ہاتھیوں سے خیال اور باتوں کا ہمارے دل میں ڈالتا ہے کہ اس طرح سے فرزند کا آنا والد کے پاس تمہاری ہی تھکر رسم ہو اگر ظہار بیعت اور حاضری لشکر منظور ہو تو میری ادب کا قبول ہوا لوگوں کو اون کی جاگہ دن پر روانہ کر کے تنہا خدمت میں حاضر ہوا وراگر ہوا میں ہوا اور صبح خاطر ہو تو الہ آباد کو لوٹ جاو جب تک کہ تمہارے دلکو ہر طرح اطمینان حاصل ہو جائے پھر ملے کلر جانا اور شہزادے کو جب اسطرح فرمان پونجی تو میرا ہو کر آنا وہ میں توقف کیا اور عرضداشت انخاس اس ضمنوں کی باپ کی خدمت میں روانہ کی کہ نیاز مند باکمال آرزو مند ہی قصد زیارت کر کے چاہتا تھا کہ جلد سعادت آستانہ بوسی کی

۱۰۰

۱۰۱

لاچار عبادت خان خواجہ یا گار کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت میں آئے کہ سہارا دہری میں اوکلی جھلیوں سے مزین برہم ہوا اور کبشاہ نے عبدالسدخان کی شجاعت اور لیاقت دیکھ کر نصب و ٹیڑھ ہزاری اور خطاب صفدرخانی کا عنایت کیا اور خواجہ یا گار کو کچھی بڑے منصب سے امتیاز دیا اور جب ہماگلیکے قہر سے الہ آباد کو روانہ ہوئے تھے تو ہر چند کبشاہ نے ظاہر میں نصرت دی تھی لیکن دل میں فرزند کی جدائی کے روادار تھے اور باوجود اس تعلق خاطر کے اہل غرض جو عقیدت پر از تھے ہر روز ایک نئی بات بنا کر کبشاہ کے مزاج میں شہزادے کی طرف سے عیش و عشرت ڈالتے تھے اور کبشاہ اگر کوئی گون میں شہزادے کی شہرب خوارسی کی شکایت کرنے لگا تو فرسنا بھنبون کی یہ ہوتی کہ شہزادے کا اخبار نویسی ایک خواص لڑکے پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسرے لڑکے پر کہ خدنگتا تھا عاشق ہوا اور یہ تینوں بچپن میں شہزادے کے کینڈت سے بھاگے اور چاکا ہک دکن میں چاکر شہزادہ دانیال کے پاس میں شہزادے نے یہ سن کر اپنے سوا کسی سے اور انکو پکڑا بلوایا اور یہ تینوں حالت غضب میں رہ رہے آئے تو شہزادے نے اخبار نویس کا چکر کھیل ڈالا اور خواص کو خوب کیا اور ضد بھگا کر خوب چٹوایا اس سیاست سے تمام لوگ ڈر گئے اور بھاگن موتوں ہو مہندرون نے اس ہتھیار کو خوب بنا کر کبشاہ سے عرض کیا اور بادشاہ یہ سن کر کمال بخند ہو کر فرمائے گئے کہ ہنسنے تمام ملک ہرزو تلواریا لیکن بکری کا بھی اپنے روبرو رحم سے بڑا انتہی چھوایا بڑے عیش سے عیشی ہنسنے والی سے اپنے آگے آدمیوں کا پوت کھچواتے ہیں فقہہ آگیزوں نے عرض کی کہ کبشاہ شہزادے انیوں شراب میں ملا کہ بیٹے ہیں اس باعث سے یہ غصہ اور بد مزاجی ہوا اور اسوقت سیکو طاقت منع کی نہیں ہوتی اکثر صاحب ایسے وقت میں رو رہے نہیں آتے اور جو ہونے ہیں خاموش کھڑے رہتے ہیں کبشاہ کو کہ ہمیشہ ہماگلیکے پرستی کا خیال رہتا تھا اسوقت چاکا ہک خود بدولت الہ آباد کو جا کر شہزادے کو ہمزہ اور کرا باد میں لے آئے اس عرض سے ہر کی رات کو گیا جو میں تاریخ کو ہا کورنہ ایک بار بارہ بھری میں الہ آباد کی طرف کشتی میں ٹھیکر کوچ کیا اور زمین کو س شہر سے کہ پیش خیر ہر سنا کے کنارے کھڑا تھا اور اس طرف روانہ ہوئے اتفاق سے کشتی شب کو راہ میں رہتی پر چڑھ گئی ہر چند ملاحوں نے چاکا ہک ننگے گونجنگ وہیں چھنسی ہی بعد صبح کے امرانے اپنی کشتیوں میں پاس آکر بھاگیا اور اس حادثے کے وقوع سے چاکا ہک بادشاہ کو جانے سے منع کریں لیکن بیاعت ہیبت شاہی کے کوئی نہ بول سکا غرض ہزار خرابی کشتی کھینچ کر اسے یہ لائے اور کبشاہ پیش خیر میں پہنچے ہوئے دوسرے دن پانی کبترت برسنے لگا اور خبر جاری حضرت مریم مکاری کی کہ والدہ اکبر کی تحین بادشاہ کے پاس آئی اور چو کو والدہ اکبر شاہ کی اس سفر سے راضی دھین اسوقت بادشاہ نے خبر جاری اوکلی سنکر جانا کہ وضعون نے میرے سنا نے کو بیماری کی خبر شہر کو لکھی اور ان دو تین دنوں میں کثرت بارش کے سبب سے کوئی نیمہ کھڑا کر سکا سعا دلوتی نہ خاص اور چند تخمیں کے وہاں اور نہ تھا بدھ کی شبکو خیر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی اور اور طبیعتوں نے امید قطع کی ہر کبشاہ یہ سنکر آخری دیدار کے واسطے شہر کی جانب لوٹنے اور قلعے میں آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب پایا اور بہت جا با کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہر نشان سے سنیں لیکن بیوشی کے باعث اونکی زبان میں طاقت کلام کی پٹائی لا چا فقہہ آئی پر راضی ہو کر گوشہ اندوز و طلال میں بیٹھے اور اٹھارویں تاریخ اسی صبح کی ہر کی رات کو کبشاہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ نے اس جہان سے کوچ کیا اس غم سے تمام ملک میں کمر ہوا اور شہرخص نے سوگ منمایا اور بادشاہ نے ماتم میں ڈار بھی بھنچے اور سز مندو اکرامتی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امر اور احمدی اور شاگرد پیشہ نے بھی بادشاہ کی سوا نقت میں نصیبت کی سورت بنائی اور خود بادشاہ نے چند قدم تابوت کا بندھے پر اوٹھایا پھر باقی امرانوبت نبوت لیتے گئے پھر تابوت کو دہلی روانہ کر کے بادشاہ دوتھانے کی طرف پھرائے اور دوسرے دن ماتمی لباس اوتار کر اپنے لوگوں سے بھی وہ

کبشاہ کی والدہ کا وفات
ہوا اور مدون ہوا مقبوع
ہاویوں میں پٹائی کی سکا

لباس اور تروایا اور کہ سیکہ موافق مرتبہ کے خلعت عنایت کیا اور تاجوت بادشاہ کی والدہ کا چندہ پہرے کے عرصے میں دہلی کو پہنچا اور اپنے خادم حضرت، جلیوں بادشاہ کے تہہ سے میں رونوں ہو میں اور جب شہزادے نے الد آباد میں اکبر شاہ کا آنا پورا والدہ کی بیاری کے سبب سے کوٹ جانا اور حال انتقال سنا تو واسی وقت شریفین خان کو حکومت نمود بہار پر ورنہ ان کے بنفس نفس اگرہ کی جانب باپ کی خدمت میں روانہ ہوئے تا باپ کے دل میں جو میر بیطرت سے کدورت بخرد ہو جو آداب اور دادی کی تعزیت میں مشہد یک ہون اور اکبر شاہ شہزادے کے آنے کو سسگر کمال مسرور ہوئے اور نیک ساعت میں پایا سلام ہوئے اور جب شہزادے نے رسوم مقررہ اور آداب سے فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نے فرزند کو سیتہ بے کینہ سے ملا کر خوشی سے کمال مہربانی فرمائی اس حال سے دوست خوشحال اور مسند خجالت زدہ ہوئے شہزادے نے لکھا شہزادے سے دو سو مہرین سو سو تو لے کی اور چار مہرین پچاس پچاس تو لے کی اور ایک پچیس تو لے کی اور ایک میں تو لے کی اور تین پانچ پانچ تو لے کی اور سوت ندر کین اور ایک الماس لاکھ روپے کی قیمت کا اور چار ہاتھی محمد پیش کش کیے اور بعد فراغت کے ان کا ہون سے اکبر شاہ حرم سر کے اندر شریفین سے لگے اور شہزادے بھی ہراہ گئے وہاں بادشاہ نے کچھ باتیں شکایت آمیز شہزادے سے کہیں اور از روئے عنایت فرمایا کہ بابت شرف نشہ سے کہ تمہارے دماغ میں نمل آ گیا ہے تو بتیرہ ہجر کہ چند مدت میرے پاس رہو تا علاج سے تمہارے شراخ کی مصلح ہو جاوے اور شہزادے کو عبادت خانے میں بٹھا کر چند خدمت گزاروں کو محافظت پر مقرر کیا اور ہر روز شہزادے کو دیکھا گیا کہ تسلی کیا کرتی تھیں جہاں گیا دوس روز تک وہاں رہے جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتیں اگلی شہزادے کو دیکھی اور باغی کی جو لوگوں نے عرض کی تھیں سب جھوٹے ہیں تو دولت خانے کے جانے کی اجازت شہزادے کو دی اور شہزادے کے مصاحب جو بادشاہ کے خوف سے چھپ گئے تھے اور سوت اکبر شہزادے سے ملے اور حضرت جہاگیر بادشاہ ہر روز باپ کے سلام کو جانے اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتے اور انھیں دونوں میں خط ہادی شاہ کا کہڑے دلی ہن خاندان پشت سے اکبر شاہ کے پاس آیا مضمون یہ تھا کہ میں نے حضرت جناب بہاؤ الدین قدس سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ سلطان سلیم دینی جہاگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہوں گے اور عالم کو اپنی داد و بخش سے آباد کرینگے اور عیب باتوں سے کہ اون دونوں واقع ہو میں یہ ہجر کہ جہاگیر کا ایک ہاتھی گران بار نام لڑائی میں پیش تھا اور بادشاہی فیضان میں اس کے مقابل ہاتھی نہ تھا اور سپر شہزادہ خسرو کے یہاں بھی ایک ہاتھی تھا اب روپ نام کہ لڑائی میں نامی ہو رہا تھا اکبر شاہ نے حکم دیا کہ ان دونوں ہاتھیوں کو آپس میں لڑاؤں اور تھرا ہاتھی اپنا ان تھن نام ملک پر نظر کیا کہ جہاگیر ایک اون دونوں میں سے دوسرے پر غالب ہوا اور فیلبان اپسکو نوک سے تو اس ہاتھی کو لاکر اوسکو روکین اور اس ہاتھی کو مہمطلق میں سماجے کہتے ہیں اور اکبر شاہ کا لاکھا لاکھا ہوا ہے کہ لڑائی میں ست ہاتھیوں کو اس سے جہاگیر نے تین اور لوہ لنگر اور چرخ اور اوہاری بھی اکبر شاہ کے اعتراض سے ہن غرض کہ جہاگیر اور خسرو نے گھوڑوں پر سوار ہو کر سیر کرنے کی اجازت لی اور اکبر شاہ جھوٹے میں شہزادہ خسرو کو لیکر سیر کیا اسلئے بیٹھے جب دونوں ہاتھی لڑے تو گران بار باپ روپ پر غالب آیا اور حسب ارشاد ان تھن کو فیلبان سلنے لایا کہ گران بار کو روکے جہاگیر کے لوگوں نے اوس فیلبان کو سلنے سے لانے کی ممانعت کی اور اوسکو دور سے پھرانے لگے لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنے ہاتھی کو سلنے سے لایا اتفاقاً ایک تھرا اوس فیلبان کی کہنی پر لگا کہ خون یعنی لکھا شہزادہ خسرو نے منع چند مفندوں کی یہ حرکت جہاگیر کے لوگوں کی اور فیلبان کا زخمی ہونا ہوا کہ اکبر شاہ سے عرض کی کہ شہزادے نے گستاخی سے رنجیدہ ہو کر شہزادہ خسرو سے فرمایا کہ جہاگیر سے

میں شہزادے کو روکنا ہے
میں شہزادے کو روکنا ہے
میں شہزادے کو روکنا ہے

کہیں کہ حضور فرماتے ہیں کہ یہ باطنی بھی حقیقت میں تھا راہ پر زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نے اپنے باپ جہانگیر کے پاس لکر
 حکم اکبر شاہ اپنے باپ سے بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ کجاہر گن اس بات سے اطلاع نہیں اور میں ہرگز حکم ہاتھی اور فیضان کے
 مارنے کا نہیں دیا، شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اس طرح ہو تو اپنے لوگوں کو حکم کرنے کے لئے تائبی وغیرہ سے ہاتھین
 کو جدا کرین جہانگیر نے اس بات کا حکم دیا اور ہر چند تدبیریں کیں لیکن وہ ہاتھی جلا تو ہے یہاں تک کہ ان تھمن ہاتھی بھی عاجز ہو کر
 بھاگا اور وہ دونوں لڑتے ہوئے جتنا میں گئے ناگاہ ایک بڑی کشتی دریان میں آگئی تپ گرا بنا رہا تھی نے اس وقت کا چھاپا
 اور سوقت شہزادہ خرم نے اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس لکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر ہنس تھے
 اور دستہ کام نہیں ہوا لوگوں نے بے برخلاف عرض کیا تھا اور انھیں دونوں میں حادثہ عظیمہ وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اس
 یہ ہرگز اکاون سال تک اکبر شاہ کو سلطنت میں کبھی کوئی طرح پیش نہیں آیا اور برطنت سے فتح و کھرت حاصل ہوئی اقبال ملازم
 رکاب اور دولت خادم جناب ہی آختر ماننے نے وفاتی کی کہ شہزادہ خرم نے روز بیویں جمادی الاول کی سہنہ ایکڑا چودہم ہجری میں علی
 نعمت سے متخرف ہوا اور عارضہ بخار سے شدت پکڑی آخر کو دست شروع ہوئے شہزادہ خرم لینے شاہ جہاں بیمار داری کے
 متکفل ہوئے اور حکم علی کہ انفسر بلیویوں کا متعالج ہوا لیکن چونکہ تقدیر متعینی کوچ کی تھی جسقدر علاج اور ہر کرب کرتے تھے
 مرض میں زیادتی ہوتی تھی اور چونکہ شہزادہ خرم و ماہانجا راجہ مانگھہ کا اور داماد خان اعظم خان کا تھا اور اون دونوں کا ہر سلطنت
 انھیں دو کے تقویض تھا اس واسطے لوگوں نے چاہا کہ باوجود ہونے جہانگیر کے شہزادہ خرم کو بادشاہ کر کے قتل و ضار خروج
 کرین اور جہانگیر شاہ نے یہ حال معلوم کر کے بنا بر اصرار کیا کہ شہزادہ جہانگیر سے ہوا سے وقت میں باپ کے قریب سے
 یہاں تھی کی اور آدہ وقت قلعے کے اندر سے بالکل موتوں کر دی لیکن شاہ جہاں اور سیطرح مفسدون کے اندر اپنے دادا اکبر
 کے پاس آتے جاتے رہے اور بمقتضائے ہمت دادا کے خدمت موتوں کی اور ہر چند اونکی مان نے بھی منع کیا کہ اپنے وقت میں
 علاج وغیرہ اکبر شاہ کا اپنے ذمے نہ لوی لیکن شاہ جہاں نے ثبات قدمی کر کے دشمنوں میں اس سیطرح وغیب رہے اور جہانگیر اور
 اپنی مان سے اجازت لیکر اکبر شاہ کے پاس بیمار داری کو رہے اور ہر چند جہانگیر شاہ سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنی
 والدہ کے پاس رہیں لیکن انھوں نے اصرار اسی میں سمجھی کہ اس وقت الگ رہیں اور شاہ جہاں نے کہا کہ میں جب تک زندہ
 ہوں دادا کی خدمت سے الگ نہ چھوٹا غرض کہ اسد اتھالے نے بمقتضائے او کی نیک نیتی اور بہت کے مفسدون کی بری سے
 محفوظ رکھا اور انھیں دونوں جہانگیر شاہ کی لونڈی سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے اور نام اوں کا جماندار اور شہزادہ ہوا اور چونکہ
 تقدیر میں سلطنت جہانگیر کے نام تھی خود بخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتوں سے پیمانہ اور دشمنندہ ہو کر جہانگیر کے پاس آئے
 اور حضرت کی دوسرے دن جہانگیر اکبر شاہ کے دیکھنے کو گئے اور حالت نزع آخری دیدار کا حاصل کیا اور شاہ جہاں کی جو بیوی
 اور سب خدمت اور برہاری پرتھیں و آفرین کی اور اپنے ساتھ اپنے دو لہاسے میں لے آئے اور بوجھ کی رات کو تیرہویں
 ماہ ربیعہ جمادی الاخرہ کی سہنہ ایکڑا چودہم میں اکبر شاہ کا اسی مرض میں انتقال ہوا دوسرے روز بعد رستی سلطان تجزیہ تکلیفیں
 سہنہ باغ سکندریہ میں سپرد حیات الہی کے کیا پیدا پیش اکبر شاہ کی نوسو چھاس میں واقع ہوئی اور نوسو ستتر میں تخت
 سلطنت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ کے تین فرزند دلہند نامدار اور تین دختر عفت شعرا تھیں پہلے سلطان نورالدین
 محمد جہانگیر کہ اکبر شاہ کی جگہ تخت نشین ہوئے دوسرے سلطان مراد کہ سہنہ ایکڑا رسات
 میں مطالبت سال چوالیس جلوس کے دکن میں کثرت شراب خوری سے وفات پائی تیسرے

سلطان و انیال کہ ایکزاتیرہ ہجری میں موافق سال اوجاس جلوس کے یہ جو دکن میں بہت مشرب پینے سے مرے
اور نام شہزادیوں کے یہ ہیں شہزادہ خاتم شکر النساء خاتم آرام بانو بیگم اور بعد اسکے جو حالات تحریر ہوں گے وہ
خود جاگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہے کہ ابتدا سلطنت سے شرح کو بیستون سال جلوس تک لگے ہیں ذکر جاگیر کے وزیروں
کا جو شہزادگی کے زمانے میں تھے پہلے راکے کوسو جاگیر کا دیوان تھا اور اسکے بعد بائیس بیگ
اس خدمت پر مقرر ہوئے اور کے بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جاگیر کے خطاب خواجہ جہان مشہور ہوئے دیوان ہو
ہیں اُن کے بعد خان بیگ اس خدمت سے ممتاز ہوئے اور درالہام شریفین خان پسر عبدالصمد شہین تھے کہ اور انھوں نے بعد
سلطنت جاگیر کے امیر الامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سے سرفراز ہوئے اور بعد اسکے کچھ دنوں حکومت دیوان کی وزیر
محمد رفیق کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پھر وزارت نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ الاشہی ذکر کو حضرت ہوئی
اور وزارت نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کو بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ کا وزارت میں کچھ اختیار
نہ تھے تھے گویا بیگامیر الامرا کے تھے اور میرخان امیر الامرا وکیل ملا علی سب کام کے تھے جب یہ دو امرا مرض چسے اور
جماگیر بادشاہ کابل کی طنت کوچ کیا تو جعفر بیگ تفریحی کو جو آصف خان مشہور تھے تیسرے صف کو ایک پندرہ میں کاروبار کا
کا تفریحی فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نے خواجہ ابوالحسن کو بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے ساتھ لیا تا نگہداشت دفتر کا غزنوی
کرین اور خواجہ ابوالحسن اگرچہ مہر دست اور دست کار تھے لیکن تشریف دئی اور بدخونی سے موصوف تھے اور جب جنر بیگ آصف خان
مہر دکن کو شہزادہ پرویز کے ہمراہ رخصت ہوئے تو ستائیسویں جمادی الاولیٰ سنہ ایکزار میں میں خدمت دیوانی پھر اعتماد الدولہ
کو ملی اور انھوں نے تا بحیات اپنے اس کام کو ختم خوبی سے انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارہویں جمادی الاخرہ سنہ
ایکزار تیس ہجری میں پھر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابوالحسن کو بخشی اور بعد اسکے کہ حمایت خان درگاہ معلے سے خارج
کئے گئے تو بیہ الدولہ آصف خان خلف الصدق اعتماد الدولہ کے پندرہویں صفر سنہ ایکزار پندرہ ہجری تک منصب وزیر
وکالت پر رہے اور خواجہ ابوالحسن کار دیوانی میں سرگرم تھے اور جاگیر کی وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھے ذکر جاگیر
کی اولاد کا جاگیر بادشاہ کے پانچ فرزند والا گمراہ اور ذوق قدسی اختر تعین پہلے سلطان خسرو دہرے سلطان پرویز تیسرے
سلطان خرم چوتھے سلطان جاناڈار پانچویں سلطان شہزادہ اختر کلان سلطان شاہجی اور چھوٹی ہمارا بانو بیگم میں خسرو و جاناڈار
اور پرویز تیرہویں میں حیات اپنے والد بزرگوار کے راہی ملک بقا ہوئے اور تارخین اولیٰ مع حالات اپنے مقاموں پر رکھے جاوے گی
اور سلطان خسرو کے دو فرزند اور ایک دختر تھے رہے دونوں کے بعد جاگیر نے وفات پائی اور صاحبزادی اولیٰ بہت دنوں زندہ
رہیں اور سلطان پرویز کے ایک لڑکی تھی لڑکا اپنے باپ سے پہلے مر اور لڑکی شہزادہ وادشکوہ کے کالج میں ہی اور شاہجہان
بادشاہ کے چار فرزند انہا لڑکیوں میں دختر قدسی اختر پیدا ہوئیں اول سلطان داراشکوہ دوسرے سلطان شجاع تیسرے سلطان
اورنگ زیب چوتھے سلطان مراد بخش اور پہلی لڑکی سریر بانو بیگم دوسری جان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شہزادہ جاناڈار اولاد ہی اور
شہزادہ ایک دختر ہوئی ازانی بیگم نام ذکر جاگیر کے عالموں کا ملا روزہا سے تبریزی ملا شکر اللہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ لاولدی اور
گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصد علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبدالکیم سیالکوٹی ملا عبداللطیف سلطان پوری ملا
عبدالرحمن ہونہ گوانی ملا نانا کابلی ملا حسن علی ملا محمد وچوہر ذکر جاگیر کی حکیموں کا حکیم کاشانی حکیم عبدالصمد سب سب سب الزمان حکیم اور القاسم
گیلانی لقب حکیم الملک حکیم سمنانی شیرازی طبروز احمد کابلی حکیم سید محمد جراتی حکیم نعتی محمد جراتی ذکر جاگیر کے شاعروں کا

۱۳

۱۳

۱۳

بابا طالب، اصغمانی حیامی گیلانی ملا نظیری غنشا پوری ملا محمد صوفی ماؤذ رانی ملک الشعراء الباء آئے سعیدانی گیلانی زرگر باقی
میرے صوم کا شمی تو لشورہ کا شمی ملا حمید رحمانی شمشید انوکراون حافظون کا جو خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے
حافظ ناد علی حافظ قطب حافظ عبدالہ حافظہ استاد محمود مالی حافظ چسپہ نوکر ہندی گوپون کا پشترخان بدین داد ماکو
مرفذو کرطل بگاری نور جہان بیگم کا چھتے سال میں میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کے میں اور بیخواب
محمد شریف طہرانی اول میں وزیر خان محمد خان بھنگو حاکم تراسان کے تھے بعد فوت محمدان کشاہ ظہماسپ صفوی کی خدمت میں
رہے اس بادشاہ نے انکو وزارت مرو کی عنایت کی اور ان خواجہ محمد شریف کے دولہ کے تھے پہلا اتفاقا ظاہر و دوسرا مرزا غیاث
سومحمد شریف طہرانی نے اپنے بیٹے میرزا غیاث بیگ کا کلاخ مرزا علاء الدولہ بن آقا ملا کی لڑکی سے کیا اور اس سے میرزا
غیاث بیگ کے دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و
عیال ہندوستان کی طرف چلے تھدھا میں اسکے ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر پنجپور میں اکبر بادشاہ کی خدمت میں ممتاز
ہوئے اور تھوڑے دنوں میں اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدر دانی سے دیوان بیانات ہوئے اور یہ غیاث بیگ
تھریا و تھردہ میں ہی بہت نیک ذات اور کار گزار تھے اور تکرارہ لگے شعر کے بہت دیکھے تھے خود بھی خوب شعر کہتے تھے ننگت
ننگ کے لکھنے میں خوب ماہر تھے کل خدمت سے فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سے گزارتے دو ستون اور اہل حیات
کو بہت دیا کرتے تھے مگر باوجود ان سب خوبیوں کے یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کئی تیا تو لے لیتے تھے عنہ من جن دنوں
کہ اکبر شاہ لاہور میں رونق افروز تھے ایک شخص علی قلی بیگ استیجلا نامہ کشاہ اسماعیل ثانی کے نوکر دن میں سے تھا حلق سے
اکر کشاہ کی خدمت میں نوکر ہوا اور مرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سے جو تھدھا میں ہوئی تھی نکاح کیا اور آخر کو علی قلی بیگ
جھاگیہ بادشاہ کی خدمت میں معزز ہوا اور خطاب شہیرا لنگ خان کا اور منصب لائق پایا جب جھاگیہ تخت نشین ہوئے تو اوسکو
بنگلے میں جاگیر کی نعمت کیا اپنی فضل حال اسکا اپنے مقام پر لکھا جاو گیا قصہ کوتاہ جب یہ شہیرا لنگ خان راہی ملک عدم
ہوا تو جھاگیہ کے حکم سے صوبہ بنگالہ کے کارپردازوں نے مرزا غیاث بیگ کے اس لڑکے کو درگاہ شاہی میں روانہ کیا اور
جھاگیہ نے بسبب رشیک کے قطب الدین خان کے مہارے جانے سے نور جہان کو اپنی والدہ سبھی قریب سلطان بیگم کو سے دیا یہ
نور جہان کچھ دنوں اسکے پاس رہا جب اسکے نصیب نے ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کے ایک دن میں جھاگیہ
نے نور جہان کو دیکھا اور نظر مبارک میں پسند آئے بادشاہ نے اپنے حرم سرا میں لے لیا اور ہر روز محبت بادشاہ کی زیادہ
ہونے لگی اور نورجمل شہور ہوئی بعد چند دنوں کے نور جہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اسکے بڑے بڑے نصیب اور
خدمتوں پر مقرر ہوئے اور اعما و الدولہ یعنی مرزا غیاث بیگ باپ نور جہان کے خدمت و کالت کل سے سرفراز ہوئے
اور بڑا بھائی اوسکا اوسکا ہوا شاہی خاندان میں ہو کر مخاطب باعقاد خان ہوا باقی اور قریبوں کو بھی خطاب خانی کا ملا و دلالہ
نام برکتری دانی جسے نور جہان کو دودہ پلایا تھا حاجی کو کہ شہور ہو کر دیوان مملوک کے بنی بیان تک کہ صدر المصروف بادشاہی
جو شہنشاہان میں دیا کرتا وہ اسکے مہر سے جاری ہوتا اور اس نور جہان کا اسقدر نقل ہوا کہ سونہرے کچھ کے جو کچھ نورجمل سلطنت
پر سب اسکے واسطے ہوا آخر کو یہ نور جہان بھرو کے میں بیٹھ کر بڑے امیرون کا سلام لیا کرتی اور کچھ چاہتی دیتی اور اور
سلک کہ اسکے نام کا ہوا یہ ہر سہ حکم شاہ جھاگیہ یافت صدر یورپ بنا م نور جہان بادشاہ بیگم زرب اور فرمانوں پر تھاپا ہوا
حکم عالیہ العالیہ نور جہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جھاگیہ فقط نام کو بادشاہ رہ گیا وہ

اکثر فرمایا کہ میں نے سلطنت نورجہان کو دی سو ایک سیر شلوپ اور آدھ سیر کباب کے اور کچھ دیگر کاتبین اس سیرگی کی خرید کر کچھ بیان نہیں ہو سکتا کہ بالکل خیر تھی جو کوئی اپنی حاجت بیکم سے عرض کرتا اور کسی مراد حاصل ہوتی اور جو اسکی کباب میں پناہ لاتا تا آسب نکل ورنج سے محفوظ رہتا جہاں تیر لڑکی سبکی سنتی اور سکا نکاح اپنے پاس سے کر دیتی تھی اور جہیز اسکی لائق عنایت کرتی اور اسکی خاندان سے غلطی نہ ہو کہ نفع ہوا تو تزک جہانگیر می بیان سے ترجمہ حالات نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی کا ہے جو اونیسویں سال جلوس تک خود بادشاہ بنے لکھے اور پھر حسب اسکم معتبر خان نے

لکھو تمام کیے

باسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عنایت بے نہایت سے پندرہ شنبہ کے دن کہ ایک ساعت بخوبی گذری تھی آنحضرت تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کے ستہ ایک ہزار چودہ ہجری میں دار الخلافہ اگرہ میں بیچ عمر اتریس سال کے تحت سلطنت پر بیٹھے جلوس کیا میرے والد بزرگوار کا جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دل بند زندہ نہ رہتا تھا اسواسطے ہمیشہ اولیاء اللہ سے اس بات کی دعا طلب کرتے تھے جو کہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حشر شدہ اولیا بہنہ کے ہن تو واسطے حصول اس امی نیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو فرزند با حیات عنایت کرے تو میں اگرہ سے آپ کے روضہ مبارک تک کہ ایک سو چالیس کو س تک ہزاروں سے اخلاص پیادہ پا جاؤں گا اور ستہ نو سو ستہ ہجری میں چہار شنبہ کے دن ستروین تاریخ ربیع الاول کی تھی سات گھڑی دن چڑھے جو بیویوں درجین طالع میزان کے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کیا اور جن دنوں کہ میرے باپ کو فرزند کی خواہش تھی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر سیدہ بیکر می کے پائز میں تربیہ اگرہ سے رہتے تھے اور وہ ان کے لوگ اول سے اتھکا وہ بت رکھتے تھے تو میرے باپ نے اذکا حال و کمال سسکا ملاقات کی اور ایک دن حالت بخیر ہی میں پوچھا کہ حضرت میرے کہ لڑکے ہو گئے حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انتشار اللہ تعالیٰ نے ہر شنبہ بے منت محکم میں فرزند و نایت کرے گا میرے باپ نے کہا کہ میں نے ذریعہ کہ پہلے لڑکے کو تمھارے دامن تربیت میں سپرد کیا اور تمھاری شفقت اور مہربانی کو اسکا مربی کر دیا اور انکی اللہ نے اس بات کو قبول فرمایا اور اپنی زبان گوہر نشان سے ارشاد کیا کہ مبارک ہو مجھے بھی اور سکو پناہ نام کیا جب میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب ہو پونجا تو اول کو حضرت شیخ کے گھر محمد بیا کہ ولادت میری ہو گئی اور گھر میں واقع ہوا اور بعد میرے پیدا ہونے کے میرا نام محمد سلیم رکھو سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سے باقونین میں شیخو بابا کہا کرتے تھے پھر میرے باپ نے موضع بیکری کو کہ مولد میرا ہے مبارک جا کر اپنا پاسے کا تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ سال کے عرصے میں وہ سب جنگل اور میدان کہ درندوں کا سکن تھا ایک عمدہ شہر تمل اوپر باغات اور عمارت لایا بیٹھ کے ہو گیا اور بعد فتح بجات کے اسکا نام فقیر رکھا جب متن بادشاہ ہوا تو میرے ولیمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام میں شہبہ چہا پورومی بادشاہوں کے نام کا توفیق سے میرے دل میں آیا کہ بادشاہ ہو گا کام جہانگیر می ہوا اپنا نام جہانگیر لکھو اور چونکہ تخت نشینی میری اول دنوں میں کہ وقت نور پور واقع ہوئی کہ تو خطاب اپنا نور الدین کہ رون اولیاء شہزادوں کی میں دانایان ہند کی زبان سے میں سنا تھا کہ بعد از بادشاہ کے نور الدین نام ایک شخص حاکم ہو گا یہ بات بھی میرے ذہن میں تھی اسواسطے میں نے نور الدین جہانگیر بادشاہ اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ میں اگرہ میں تخت نشین ہوا ہوں اسواسطے ضلع ہر کہ کچھ حالات اوس

سنہ ۱۰۱۲ھ سے ۱۰۱۳ھ تک

شہر کے لکھنؤ یا اگر ہندوستان کے اگلے شہروں سے جہانگیر سے اس میں ایک ہزار تالیف تھا میرے باپ نے پہلے میرے
 قول سے اس کو لگا کر نیا قلعہ منج پھر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اس کے مثل نہیں بیان کرتے پندرہ سولہ سال میں تمام ہوا اس میں
 چار دروازے اور دو گھر کھانہ پختہ میں لاکھ روپے کہ اس کے ایک سو پندرہ ہزار طومان راج ایران اور ایک کروڑ پانچ لاکھ تاج حساب
 تو ان ہوتے ہیں اس کی تعمیر میں صرف ہوئے ہیں دونوں طرف دریائے اس شہر کی آبادی جو پچیس طرف آبادی زیادہ سات
 کوس کے دو میں جو طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہے اور دریا سے پورب کی طرف کی آبادی کا دو ڈھائی کوس کا ہے
 طول ایک کوس اور عرض آدھ کوس کا لیکن کثرت عمارت اس قدر ہے کہ عراق اور خراسان اور ماوراء النہر کے اندر چنانچہ زمین
 آباد جو دین اکثر سے مندر اور چار مندر مکان ہیں اور مخلوق اس قدر ہے کہ راستوں میں لوگ بدشواری پلٹے ہیں ہتھیار تانی کے آخر
 میں واقع ہے پورب طرف اس کے ولایت توج اور پچھ میں ناگوار اور ترمین سنبھل اور دکن میں چندیری واقع ہے جہانگیر کی
 کتابوں میں ہے کہ ابتدا دریا سے جہانگیر ایک پھاڑے سے ہو گیا نام کلند ہے کہ وہاں آدمی سب کثرت سردی کے جان نہیں سکتے
 ہوا اگر سے کی گرم خشک ہے خوب کتنے ہیں کہ یہاں روح کو تھیل کرتی ہے اور ضعف لاتی ہے کہ اکثر طبیعتوں میں ہوا فوج ہے کہ کوئی
 اور سوداوی مہاجروں کو نقصان نہیں کرتے اور جو اسطے جن جانوروں کا ایسا شرارت ہے مثل ہاتھی اور بھینس کے اس سب دیکھ
 میں نوش رہتے ہیں پہلے سلطنت لودی چھانڈوں سے اگر بہت آباد تھا اور ایک تعلق بھی وہاں تھا چنانچہ سوسو سعد سلیمان نے
 اپنے قصیدے میں کہ بیچ مرح محمود پہ سلطان ابراہیم بن محمود بن سلطان محمود غزنوی کے اس قلعہ کے نتیجے میں لکھا ہے
 یہ شعر ہے عصار اگر ہ پیدا شد از میانہ گروہ بلسان کوہ پرو بارہاے چون کسار پو جب سلطان سکندر لودی نے گوالیار کے
 لینے کا ارادہ کیا تو وہی ہے کہ پائے تخت سلطین دہلی کا تھا اگر سے میں آیا اور اپنا رہنما یہاں مقرر کیا اور اس دن سے لگو
 میں آبادی بڑھی اور سلطین دہلی کا پائے تخت ہوا جب امد قلعے نے سلطنت ہند کی اپنی عنایت اور کرم سے میرے
 خاندان میں عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ نے جد شکست میں ابراہیم شاہ بن سکندر لودی کے اور اسے جانے
 اتنے کے اور بعد نتیجے کرنے لڑائی رانا ساکاکے کے ہندوستان کے سب راجوں میں بڑا تھا جو نے پورب طرف ایک اچھی زمین
 مربع باغ لگا یا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہیں بیان نہیں کرتے اور نام گل نشان رکھا اور مختصر عمارت سنگ مرمر کی وہاں بنائی
 اور اس باغ کی ایک جانب میں مسجد بنوائی اور خیال تھا کہ مکانات کثیر بنوائیں کہ چونکہ عمر نے وفا کی اس واسطے وہ آرزو ظہور
 میں نہ آئی اس کتاب میں جان لفظ صاحب قرآن کا لکھا جاوے گا مراد اس سے اسیے نمبر کو کہ ان میں اور فردوس مکانی
 سے مراد حضرت بابر شاہ اور بخت اشیاہی انشاہ ہے حضرت ہمایون بادشاہ سے اور عرض اشیاہی اشارہ میرے والدہ امجد بجلال
 الدین محمد اکبر شاہ باخشاہ غازی سے فرہوزہ اور انبہ اور باقی میوہ اگر اور اس کے اطراف میں خوب ہوتے ہیں اور مجھے تمام
 میوے میں انبہ کی طرف کمال رغبت ہے میرے والدہ عرض اشیاہی کے وقت سے ولایت میوے جہ ہندوستان
 میں نہیں ہوتے یہاں اکثر ملتے تھے ان میں سے انگور کے اقسام سماجی اور حبشی اکثر شہی یہاں کے شہروں میں ہونے
 لگے چنانچہ لاہور کے بازار میں دریاں فصل کے پھنا چاہیں ہر قسم کے ملتے ہیں اور میوہ یہاں کے میووں کے اناس ہے کہ
 فرنگیوں کے شہر سے آیا ہے خوشبودار اور خوش مزہ ہے تو اگر کے گل نشان باغ میں ہر سال کئے ہزار و تہتے ہیں اور خوشبودار
 میں ہند کے پھولوں کو تمام جہان کے پھولوں پر ترجیح ہے اور کسی پھول میں کہ تمام دنیا میں اور کہیں اور کا نام
 و نشان نہیں اول گل چینی کہ ایک پھول نہایت خوشبودار اور لطیف ہے زعفران کے پھول سے مشابہ لیکن چینی کا رنگ

اندھا دل بسفیدی پر دوزخ است او سکا بہت خوشنما اور کلان اور پر برگ و شاخ سایہ دار ہر گویا ہمارے موسم میں اسکا ایک درخت باغ
 کو مٹا کر تاجی و دو سہاگل کیوڑہ خوشبودار سکی ایسی تیز بو کہ شگ کی بو سے کم تین اور رائی بیل کہ بو میں سفید چیل جرتے او سکے
 میں شہتے او میں چھوٹے ہیں اور موسمی کہ اور سکا دوزخ بھی بہت خوبصورت اور سیدہ واری اور بو اسکی بہت پسند دل کی ہوا اسکی بو
 کیوڑہ سکی طرح بڑگیوڑہ غار دار ہوتا ہوا اور سیوتی بے خار زنگ مین مائل ہر زدی اور کیوڑہ سفید رنگ ان سب پھولوں سے پہلی
 سے کہ ولایت مین یا من سفید گتے ہیں تیل خوشبودار تیار ہوتے ہیں اور بہت سے پھول ہیں کہ اسگے ذکر مین طوالت ہوا ہمدہ
 دوزخون سے ہان کے سر و صنوبر چار اور سفید راز اور بید مول کہ ہرگز ہندوستان مین ہوا تھا اب بہت لمبا ہوا اور سنڈل کا دوزخ
 کہ ہزار ہا مین ہوا تھا اب باغون ہن لگتا ہوا اگر کہ سننے والے لوگ سب دہنزا اور طلب علم مین بہت کوشش رکھتے ہیں اور
 ہر دین و مذہب کے لوگ ہان بستے ہن بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھیک پہلے سب کا مر سے تمام
 ملک مین جاری کے گئے بعد جلوس کے پہلا حکم کہینے ہوا اور کیا لٹکا ہوا ہر عداوت کا تھا اگر عداوت
 والے لوگوں کے انصاف مین سستی اور طرفداری کرن تو وہ غلام لوگ اس زنجیر کو لادیا کرن تا مین اونسکی آواز سے مطلع ہو
 خود اچھی فریاد سنا کر دن اصرورت اس زنجیر کی یہ بچو کہینے مکہ دیا تا سونے کی برس گردانی ایک زنجیر بنا دین اور سات گتے
 او مین ہون کل روزنی چار ہن ہنسا کے کہ مین من غرق ہوتے ہن ایک سرد لٹکا لنگوڑے مین تلے کے شاہ برج سے بانہ دوہا
 سردی کے کتا سے چکر کاستون کھڑا کر کے بانہ دیا اور سہا اسکے بارہ حکم فرمائے کہ تمام ممالک محمود مین او پر عمل ہو اور جہنم
 او سکوا پنا دستور العمل مقرر کرے حکم اول پہلے مخالفت کی پیشہ کہ معمول رسلون مین اور وزیر یا ون پر کسی چیز پر نہ لیا جاو او چھی
 اور باقی آ مین جو جاگے دارون نے ہر سو ہن اپنا فائدون کہ مقرر کیے ہن ایک سخت موقوف کی جاوین حکم دوم دوسرے کہ ہن ہن
 مین چیری اور آکا پڑتا ہوا اور وہ جگہ آبادی سے دور ہوتو اسکے اطراف کے جاگے داراوس میدان جنگل مین سرسے اور مسجد
 اور چاہ ہوا دین کہ باعث آبادی کا ہوا اور وہاں لوگ رہا کرن اور اگر ایسا مقام پر گنہ خاصہ مین ہو تو معاملہ ہیکار کا مکر سے اور ہن
 مین سودا گرنے کے مالون کو اونی سے رضا مندی اور اجازت کے لکھو لاکرین حکم سوم تیسرے یہ تمام ممالک محمود مین مسلمان
 یا ہندو جو کوئی مرجعے تو اسکا مال و سہا اب اسکے دارنوں کو دے دیا کرن اور کوئی سہا ساری آدمی او مین کچھ دخل
 نہیا کرے اور اگر اس موٹی کا کوئی وارث نہو تو واسطے حفاظت او ضبطی او س مالی کے سرکار کی طرف سے عامل مشرف اور جو لیا
 عافیہ ہوا کرے کہ اوں مال کو جمع کر کے مصارف شری مین مثل بنام مسجد اور سرا سے او پر لیا اوتالاب اور چا ہون مین صرف کیا
 جاوے نہر کا ہی کامون مین حکم چہا ہر جو تھے کہ شراب اور زہرہ اور تمام نشے کی چیزن جو شریعت مین منع ہن کوئی نہ بناوین
 اور نہ بیچنے دے اور باجوہر کہ مین کوڑہ شراب پیتا ہون اور اٹھارہ برس کی عمر سے اب تک کہ آٹھ اور تیس سال کا ہون او سکے
 کبھی ترک نہ کیا اور اول مین نے باعث حریص کے کبھی کبھی بیس ہیا تک دو آتشہ عن نوشن کیا ہوا لیکن جب مجھ مین او سکا فرما
 وکمال ہوا تو مینے او سکے کہ کرنا شروع کیا سات برس کی عرصے مین پانچ چھ پانچے تک آیا اور پلے دمت بھی مختلف تھے کبھی رات
 کبھی دن کبھی صبح کبھی شام خروکو دمت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چھوڑ دی کہ قطعہ ہضم
 طعام کے واسطے پیتا ہون اور وہاں اس بات کا نہیں کہ او کوئی نیشہ یا پیے حکم پنجم پانچون یک کہ کسی شخص کے گھر نہو بی نہ کرن اور
 سرکار مین نہ بناوین کہ مخلوق کہے گھوڑا دے اسکے کہنا بہتر نہیں حکم ششم شہر چھوڑا کہ نہ کھنڈا مینے کہ کوئی شخص سکی
 ناک او کان کسی گناہ مین نہ گانا کرے او خود مینے بھی اللہ تعالیٰ کے نذر کی ہوا کہ کسیوہ سیاست نہ کر دن کا کسیوہ کیا

درخت
 درخت
 درخت

کیسے بلکہ اور تفریحا و سپہ موافق شریعت کے جاری کرونگا حکم ختم سنا تو میں یہ حکم کیا سینے کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگہ و از سرین
 رعایا کی زبرد و ظلم نہ لے اور اسکو مجبور کرے یا اسے کھلے ہاتھ سے چھینے یا کھڑا دینے کہ حامل خالصہ اور جاگہ دہشت
 کین ہوں نے اجازت بادشاہی اور سپہ نسبت اور قربت نکلیا کریں حکم انکو نہیں کہ بڑے بڑے خہرون بن شفا خانے جو اسے
 جاوین اور طبیب بیماروں کے علاج کو تفریح ہوں اور کچھ خرچ اونکی نوکری اور دو او خودراک میں صرف ہو سب سرکاری حاصلات
 سے ملا کر سے رعایا سے نہ تحصیل کیا جاوے کہ اسکی برکت خاص واسطے میرے ہو اور رعایا کیخف سے بچیں حکم دوم دسوان
 حکم یہ کہ موافق طریقہ میرے باپ کے ہر برس ربیع الاول کی اٹھارویں تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن کو بعد ہر سال کے ایک دن تفریح
 دیکر تمام علمداری میں ان دنوں جانو نو پنج نموا کریں اور ہفتہ میں بھی دو دن شیخ کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہے اور ایک تواریخ
 کہ میرے باپ کی پیدائش کا دن پر حکم مازو ہم گیا ہوں بطریق معمولینے حکم کیا کہ عہدے اور جاگہ میں میرے باپ کی وی ہو میں اور تمام
 نوکر ہر تفریح میں اور عہدے کے سینے بلکہ با بقدر حال اور موافق ترتیب منصب اور جاگہ میں زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ ہزار سنی کیا کریں
 چالیس ہزار ایک عنایت کیے اور روزینہ اور چندے احدیوں کے دس سے پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشہ کا دس بارہ تک
 سمین فرمایا اور چندے واسطے سبکات اور والکی حرموں کے موافق اون کے حال کے رکھا اور جو کماحت زیادہ دیکھی اسکا اضافہ
 کیا اور روزینہ عملا اور تفریح کا کرک اور تمام ملک میں موافق اون کے اگلے اور ستادوں کے سہال رکھے اور میر صدر جہان کو کہ سید
 صحیح النسب سے ہند کے ہے اور میرے باپ کے تو تین عہدہ صدارت کا کرتے تھے اونکو تفریح کیا سینے کہ ہر روز ارباب استحقاق اور
 اہل حاجات کی تحقیق کیا کریں اور خود ملاحظہ کریں کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سے اسکی مدد کیجیے دس حکم دوازدم ہر جون
 یہ کہ بعدت نشینی کے جو قیدی تھوں اور جیلخانوں میں بہت دنوں سے قید تھے اونکو سینے رہا کر دیا۔ اور سات نیک میں سینے
 حکم کیا کہ سکر میرے نام کا جاری کریں اور پہلے اشرفی پرسکہ جاری کیا اور سونا چاندی مختلف وزنوں کے لیکر سکے سے مزین کین
 اور ہر ایک کا عدا جہاں ہم کھنا چاہئے سو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور تیس تولہ والی کا نور دولت اور
 دس تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور عماد اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چھ ماشہ والی کا نورانی اور تین ماشہ والی کا نورانی ہم
 مقرر فرمایا یا قسام شرفیوں کے تھے اور چاندی کے اقسام سے جن پرسکہ لگا تو سو تولہ واسے کا کو کربطالع اور پچاس تولہ والی کا
 کوکب اقبال اور دس تولہ واسے کا کوکب مراد اور دس تولہ واسے کا کوکب بخت اور پانچ تولہ واسے کا کوکب سعد اور ایک تولہ واسے
 کا جہانگیری اور چھ ماشہ واسے کا سلطانی اور تین ماشہ والی کا ختاری اور تولہ کے دسویں حصے واسے کا خیر قبول نام رکھا اور سپہ بھی
 سامنے کے ہی مساب سکے لگائے گئے کہ ہر ایک کو سننے نام سے مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ اور تیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی
 پر یہ آیات آصف خان کو فاسے کہ کندہ کو واسے اور دوسری طرہ دوسری بیت کہ میں سے تاریخ سکے کی مجلس سے بخونہ نور بزرگ
 تقدیر پڑھو و شاہ نور الدین جہانگیر اور درمیان ان دونوں مصرعوں کے کلمہ تحریر کیا اور دوسری طرہ شترانجی قیاس شہنشاہ
 زمین سکے نورانی جہانگیر آفتاب ملکات تاریخ آن پڑ اور درمیان ان دونوں مصرعوں کے قرب مقام اور سنہ ہجری اور
 سنہ جلوس لکھو اور سکے نور جہانی کا کہ جہاں اشرفی معمولی کے مروج ہوا اور سپہ امیر الامرا کا پیشہ لکھو ایساے روی زر رسالت
 نورانی برنگ ہر جاہ پڑ شاہ نور الدین جہانگیر امین کہر بادشاہ کہ ایک ایک مصرع اس شہر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید
 ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری پر بھی کہ روپیہ کی جگہ مروج ہوا مانند
 نور جہانی کے سکے ہو اور مراد تولہ سے اٹھائی مشغالی معمول ایران اور توران کی تجر اور متین تاریخین جیسے جلوس

نام اشرفی
 اور دسویں
 ساکہ درون
 منصفی

کی جوڑوں سے کسی بہن میںے اون سب کا کھانا مناسب نما نامی ایک تاریخ مکتوب خان واروہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کے کوہیرے
 ہنگامات قدیم سے بہن گہی ہوئی یہاں لکھتا ہوں سے صاحبقران ثانی شاہ شہسوار جاگیر پٹا بادل دو اور شہسوار تہمت کامرانی ہا قبل
 و بہت دولت فتح و شکوہ و نصرت پد پیشکش کر سبقت بستہ نشادانی پد سال جلوس شاہی تاریخ شہر چوہنوادہ اقبال سرہاٹی صاحبقران
 ثانی ہا اور میںے فرزند خسرو کو ایک لاکھ روپیہ مرحمت کیے کہ باہر ٹھیکے کے نغز خان نامانائے مکان کو اپنے واسطے و دست کرے اور حکومت
 اور امری ملک پنجاب کی معید خان کو کہ امر سے معتبر اور میرے باپ کے نسبت والوں میں سے جو عنایت کی فصل اور سکی فصل اور
 اسکے بزرگواروں نے میرے بزرگوں کی خدمت کی ہرا اور اسکی خدمت کے وقت جب میںے سنا کہ اہلکے خواجہ سرہاٹلم بہن اور بہن
 اور عزیزوں کو تانے بہن تو میںے کما لیا بھیجا کہ میرے عدل میں سبکی رعایت نہیں اور میرے انصاف کی ترازو میں چھوٹے بڑے سب
 برابر ہیں اگر اب تمہارے لوگوں سے کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو میں و جی سزا دوں گا مگر انصاف میں رعایت نہی جاوے گی اور
 شیخ فرید بخاری کو کہ میری میرے باپ کا تھا خلعت اور شمشیر مصعب اور ذات و قلم مصعب عنایت کیے کہ اسی خدمت پر جمال لکھا اور اسٹے
 اوسکے عزت بڑھانے کہ میںے کہ جو صاحب سیف و قلم جانتا ہوں اور میرے کو کہ آخر عمدہ میرے باپ نے وزیر خانی کا خطاب دیا تھا
 اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تھی اسی خطاب اور منصب اور خدمت پر مستزکھا اور خواجہ فتح اللہ کو بھی خلعت دیکر دستور سابق
 بخشے رکھا اور عبدالرازق سموری کو بھی باوجودیکے سبب شہزادگی کے یا میں میری بخش تھی اور بے خدمت مہال کو میرے پاس
 چلا گیا تھا اوسکی تقصیر دن پر نیال نکیا اور عمدہ آتش مگی کا کہ میرے باپے پایا تھا اوسی عمدے پر سر فرار رکھا اور دوسرے عمدے
 والوں کو اندازا رہا کہ میرے باپ کے وقت کے موافق حمدون پر جمال رکھا اور شریف خان کو کہ از کہن سے میرے ساتھ ٹھہر چکا تھا
 اور شہزادگی میں اوسکو خانی کا خطاب دیا تھا اور بے الہ آباد سے میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت فیصد حجت میں آیا تھا تو اوسکو
 میںے تقارہ اور تو مان اور توقع عنایت کر کے منصب و نواہری اور پانصدی سے سر فرازا و صوبہ بہار کا حاکم کر کے اور دھرانہ لکھیا تھا
 بعد چند دن کے میرے جلوس سے چوتھی جب کو جب خدمت میں آیا تو اسکے آنے سے چھوٹا کن خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن خدمت
 کے سبب سے میں اوسکو جہا سے اپنے فرزند کے جانتا ہوں اور بارہ صاحب بھتا ہوں چونکہ اسکے عقل و انصاف اور کاروانی
 پر چھکوا اعتماد رکھا تھا اوسواسطے اوسکو وکیل اور وزیر منظور کر کے خطاب امیر الامرائی کا کہ نوکروں میں کسی کا خطاب اوس سے زیادہ نہیں
 تھا و بارہ صاحب منصب پنجابری ذات اور سوار کے عزت بخشے ہر چند وہ لائق اس بات کے کہ منصب اوسکا اس سے زیادہ ہو لیکن جب
 اسنے عرض کی کہ جب تک مجھے کوئی کام عمدہ نہ بن اوسے اس سے زیادہ نہیں چاہتا ہوں اوسواسطے اسے مقید و مقرر رہا اور جو اخصا میر
 باپ کے نوکروں کا جو بنی معلوم ہوا تھا اور بہت اپنی بعضی تقصیر دن کے کہ خلاف مرضی خدا اور لوگوں کے اوں سے صادر ہو گیا
 تھیں شہر مندہ اور بخت زدہ تھے باوجودیکے جلوس کے ان کی تقصیر میں میںے معاف کر کے اپنے دل میں اقرار کیا تھا کہ گذری
 باتوں کا لوگوں سے خیال نہ کروں لیکن جامعہ و ہم شہرات کہ ان لوگوں سے چھوٹا تھا اوسواسطے امیر الامرا کو اکی طرف سے
 گمان اور محافظانہ مقرر کیا مگر جمہ محافظانہ اور گمان سب کا مخصوصا ہا و شاہو کا کہ باعث آرام جہاں کے بہن تہمت میں امدہ تھالے
 سہمان ہوا اور اسکے باپ خواجہ عبدالصمد کو کہ فن تصویر میں بے مثل ہو گیا یوں بادشاہ نے اوسکو خطاب شہرین قلم کا دیکر اپنے
 دربار میں حکم فرمایا تھا شہزاد کے شرف سے جو اور میرے باپ بھی اوسکی خدمت کی جہت سے عزت اور حورست بہت کرنے
 تھے اور اوجہاں لکھ کہ میرے باپ کے عمدہ اور معتبر امیر دن سے جو اور اس خاندان سے اوسکو کئی نسبتیں ثابت تھیں چنانچہ
 اوسکی چھوٹی میرے والد کے گھر میں تھی اور اوسکی بہن سے میںے نکاح کیا جو کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النساءیک بڑا بیٹا میرا

حکایت
 و
 تاریخ

اور اسکی
 تاریخ

خانہ خورشید
کتابت

اسی سے پیدا ہوا اور وہ اسکو بدستور سابق حکم صورت بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی بعضی باتوں سے گمان اس عنایت کا اپنے حق میں رکھتا تھا مصلحت چار قبائل اور شہرہ مصر اور خاصہ گھوڑا دیکر سفر اڑا کیا اور بنگالہ کے کھنڈ کے گجرات پورس ہزار سوار کی بھرتی کر کے لاکھوں کا راجہ بنگالہ میں لڑو اور راجہ بہار لال اور سنے پہلے سب کچھ چھوڑا اور راجہ چوہانوں میں سے باپ کی مناجات اور شرف بندگی حاصل کی بیکر راستی اور اخلاص اور شجاعت میں تمام اپنی قوم سے زیادہ ہی آور بعد میرے جلوس کے جب سب امر اپنی جماعتوں سے میری طرف ہٹا گیا حاضر ہونے تو دل میں آیا کہ اس لشکر کو اپنے فرزند سلطان پر دینے کے ہمراہ جہاد کی نیت سے لانا کی لڑائی کو بھی چونکہ ولایت ہندوستان میں کمرش اور باہلی تھا وہیں سے باپ کے وقت میں کئی بار اور سپر فوج کشی کی گئی لیکن شہزادہ قبی اور سکی نونہی اس خیال سے نیکساقت میں فرزند پر وزیر کو خاقت حاضرہ اور خیر مصلحت اور تسبیح مردار دیکر بہتر لعلوں سے بنی تھی قیمتی بہتر ہزار روپے کے اور گھوڑے علاقہ دار تری کی اور نامی باقی و دیگر اس طرف رخصت کیا اور میں خیر سوار اور جلازمہ عمدا اور سواروں کے اس خدمت پر بھر کے اہل آصف خان کو میرے باپ کا مقرب صاحب تمامت کشتی گری کی تھی اور پھر مستقل دیوان ہوا تھا سو میں نے اسکا دھڑ بڑھا کر مرتبہ وزارت بخشا اور وہاں ہی ہزار ہی ہڑھا کر منصب پنجہزاری اور اسکو شہزادہ پر وزیر کا تالیف کیا اور مصلحت اور شہرہ مصر اور گھوڑے اور باقی سے مراد بن فرمایا اور سب چھوڑے بڑے منصب دار و گورنر کیا کہ کوئی کام نہ صلاح اور شہزادہ اس کے کمر بن اور عیال اور سموری کو کشتی اور چھوٹا گیا عمومی آصف خان کو دیوان پر وزیر کا کیا اور راجہ چھوڑا اور اسکو منصب پنجہزاری کی کشتی مصلحت اور شہرہ مصر عنایت کی اور راناشکر کو کہ چچا زاد بھائی رانا کا ہوا میرے باپ نے اسکو رانامی کا خطاب دیا تھا اور چا ہا تھا کہ ہمراہ شہزادہ مسرے کو رانامی لڑائی کو روانہ کرین لیکن انھیں دنوں انتقال فرمایا سو میں نے اسکو مصلحت اور گلوار مصر دیکر ہمراہ کیا اور ماہو سنگھ کو کہ چھوٹا مانگے کا ہوا اور راولسال و ہاری کو کہ یہ دنوں حاضر باش و مبارکے ہیں اور سیکھا بی راجہ چوہانوں میں سے باپ کے معتمد اور شہزادہ ہری منصب والے تھے نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ میں شہزادگی میں اسکو شہرہ خان کشتا تھا پانڈیا سے منصب نہ ہزاری اور پانڈیا کا بڑھا کر امتیاز دیا وہ کیا اور شہرہ خان صاحب بڑا ناہا اور آدہ بک کی نوکری میں ایک ہاتھ اور اسکا خرم شہر سے جدا ہو گیا تھا اور شیخ عبدالرحمان پیر شیخ غلامی ابو انفضل اور صاحب سنگھ نور سے راجہ مانگے اور زاد خان پیر صادق خان اور وزیر جمیل اور قمر خان نرگمان کہ ہر ایک انہیں کا وہ ہزاری منصب رکھتا تھا میں نے انکو مصلحت اور گھوڑے دیکر روانہ کیا اور منوہر کہ تو ہم کچھو ہا میں سیکھا و ت ہزار میرے باپ لکھن میں اور سپر ت عنایت کرنے تھے اور فارسی زبان سکھائی تھی کہ بسبب ایاق ت کے اس کو ہم کا نہیں معلوم ہوتا اور یہ فارسی شعر و سکا ہر سے غرض غفلت سماج میں ہوا کہ کسی کی چونکہ حضرت نور شہید پای خود ہندو ہوا اسکو بھی اس لشکر میں روانہ کیا اگر تفصیل سب منصب داروں اور لوگوں کی بیان ہو تو ذکر دراز ہو گا اور بہت امر اور خان زادے اور راجہ پت اسکا میں اپنی دوست دیکر ہمراہ لے اور ایک ہزار احمدی یعنی یکے بھی منے ہر کے یہ فرزند ایک بی بی فوج آ رہتے ہوئی لگا کر توفیق آئی اور کے شامل حال ہو تو ہر ایک نے دور اور بادشاہ سے لڑ سکتے ہیں اور جو باہم ہوا وہی میں بظنر امتیاز طریقی ہزار لاکھ اور اسکو پوری تھی اور جب وہ صوبہ ہمارا گرفتت تھا تو وہ شہزادہ پر وزیر کو عنایت کی اب کہ پر وزیر کو رانامی لڑائی کی چھوٹا تو ہر وہ سب قوم ہر لاکھ کو دی گئی یہ پر وزیر زمین خان کو کہ وہ ہر سعادت شہر سے کہ نسب میں مقابل ہر راعزیز کو کہ کا ہر میرے باپ کے چھوٹے ہیں سال جلوس کا کابل میں اور میں دو ہفت بندہ و زادت خسرو سے پیدا ہوا ہوا اور بعد میری گئی اولاد کے کہ کسی سب کے کہ تو ہر لاکھوں کی بیکر ایک ہر ہر ہوا بیکر پیدا ہوئی اور جلوس گستاخین دختر راجہ نور سے سلطان خورم چھوٹے ہیں سال جلوس میرے باپ کے مطابق سندہ نوسو ہزار سے بیکر کے لاکھوں متولد ہوا ہے اور روز بروز اسکی تربیتی کوئی گئی سب اولاد میں ان سے میرے والد کی عنایت بہت کی

اور خود مرگ سے استعداد خوش تھے کہ باہر بچھے سفارش فرما کر تے اور نزلتے کہ اسکو تیری اولاد سے کچھ نسبت نہیں یہ میرا نذر نہ
 حقیقی ہے اور بعد اسکے چند اولاد نے میری لڑکیوں میں وفات پائی تو ایک عینے میں خواہوں سے دولت کے پیدا ہوتے ہیں تاکہ کا
 جہاندار اور دوسرے کا شہر نام رکھا اور انھیں دنوں عنضد شہت سعید خان کی واسطے خصوصت مرزا غازی کے کے ملک شہنشاہ کے اولاد
 سحر جانی میں نے لکھ دیا کہ جو بیٹا والے نے اولیٰ میں کو فرزند خرد کے واسطے نام رکھو تو انشا اللہ تعالیٰ بعد فراغت کے ایشادی
 سے نصبت دی جائیگی اور میں نے جلوس سے ایک سال پہلے دل میں اقرار کیا تھا کہ جس کے اب ات کو شراب نہ پوچھا اللہ تعالیٰ سے
 امیدوار ہوں کہ ہمیشہ جگہ اس اولاد سے پر قائم اور ثابت رکھے اور تیس ہزار روپیہ میں نے مرزا محمد رفیعی سبزواری کو دیا کہ وہ
 فقرا اور مساکین کو تقصیر کر دے اور وزارت آدھے ممالک محروسہ کی خان میک کو کہ ایام شہزادگی میں
 میں نے اوسکو خطاب و وزیر الملکی سے سرفراز کیا تھا اولاد کے کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید
 بخاری کو کہ چار ہزاری تھانہ چھاری کیا اور اس کو دیکھ کر پروردہ عنایت میرے باپ کا دو ہزاری منصب والا تھا منصب
 ستہ ہزاری سے مقرر کیا اور مرزا ستم مرزا حسین کو کہ پوتاشاہ اسماعیل حاکم قندھار کا بیٹا اور عبدالرحیم خان خانان لار
 بیروم خان اور اسکے دونوں بیٹے امیرج اور ارباب اور باقی امر سے متعینہ دکن کو نلسٹ بھیجے اور برنور اور پھر عبدالرحمن
 مؤدیک کو کہ سنے طالب حاضر و رگاہ ہوا تھا کہ دیکھو اپنی جاگیر کی بطون لوٹ جاوے سے ادب سے دور ہرے حکمانا
 بزم شہزادی میں جو نہ پائے شوق کو مانع نہیں دیکھو اور دو روپے بعد ایک عینے کے جلوس مبارک سے لال بیگ سے کہ ایام
 شہزادگی میں عینے اسکو خطاب باز ہمارے کا دیا تھا سماعت ملازمت کی حاصل کی ڈیڑھ ہزاری سے اسکو منصب
 چار ہزاری عنایت کر کے سات حکومت صوبہ ہمارے کے سرفراز کیا اور بیس ہزار روپے عنایت کیے جو بازار ہمارے سلسلے کے
 خاص ہندون میں نکوا و سکا باپ نظام نام حضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تھا اور کیشو و کس مارو کو کہ میرٹھ کے لاجپوتوں
 میں سے ہوا اور انخلا و دنیا زمین اور ون سے زیادہ منصب ڈیڑھ ہزاری مع اصل و اضافہ دیا کرتا تھا علی اور شیخ
 اسلام کو کہ دیا کہ اس سے مفروضہ العیر کو تلاش کر کے جمع کرین تا واسطے حفظ کے آسان ہوں اور میں اپنا در و مقرر کروانے
 جمعہ کی راتوں کو میں نے ہما اور ساتا اور شیخ کے ساتھ مجلس مقرر کی اور تلیم خان کو کہ میرے باپ کے کہ میرٹھ تھا حکومت
 صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکھ روپیہ بطریق در و خرج اوسکو عنایت کیے اور میران صدر جہان کو کہ جن
 لڑکیوں میں شیخ عبدالغنی سے چل حدیث پڑھتا تھا تو اوسکو چارے غلبہ اپنا تھا تھا پو کہ ایک نیازہ و خلاص میں ثابت
 رہے تو منصب اونکا دو ہزاری سے چار ہزاری مقرر کیا اور جو کہ میری والد کی بیماری میں کہ میں شہزادہ تھا اور اربابوں
 دولت کی اصلاح میں گئی تھی اور چاہتے تھے کہ شہزادی برپا کرین مجھے وفاداری اور جان سپاری میں کچھ قصور نہ کیا اور عنایت
 کو بہت دنوں میرے باپ کا دیوان تو شہنشاہ کا تھا اور منصب ہفت صدی رکھتا تھا جاے وزیر خان کے وزیر ہاڑھے مالک
 محروسہ کا مقرر کیا اور ساتھ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑھ ہزاری مقرر کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور
 راجہ بلراجیت کو کہ ہندوستان کے مستر راجوں سے ہوا اور صد ہجرت کے ہندو میں اوسنے بنائی خطاب دیکر میرے ترس اپنا بنایا
 یعنی افسری تو پختانہ کی عنایت کی اور حکم کیا میں نے ہمیشہ تو پختانے میں پچاس ہزار توپچی اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار
 رہیں یہ کہ راجیت کھری ہر میرے باپ کی خدمت میں نیلانے کے دار و خدمت میں سے خدمت دیوانی اور شہزادگی کو پوچھا
 فرج سپاگری اور تہذیب جنگ خوب جانتا ہر میرے پسر خان اعظم کو کہ دو ہزاری تھا منصب پانصدی اور اضافہ کیا اور

یہ میرا نذر نہ
 حقیقی ہے اور بعد اسکے
 چند اولاد نے میری لڑکیوں
 میں وفات پائی تو ایک
 عینے میں خواہوں سے
 دولت کے پیدا ہوتے ہیں
 تاکہ کا

یہ میرا نذر نہ
 حقیقی ہے اور بعد اسکے
 چند اولاد نے میری لڑکیوں
 میں وفات پائی تو ایک
 عینے میں خواہوں سے
 دولت کے پیدا ہوتے ہیں
 تاکہ کا

بہارِ حیات
طبعِ نبین ہونے کی

بہارِ حیات
سب سے پہلی بار

جو میرے دل میں یہ بات تھی کہ اگر ملازم میرے اور میرے باپ کے اپنے مطالب سے کامیاب ہوں اس واسطے میں نے
 بشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنے وطن میں جاگیر طلب کرے مجھے عرض کر دے تاہم سابق طورہ اور قانون چنگیزی کے وہ زمین
 بہ نسبت مال تنگے اسکی جاگیر میں عنایت کیجا و سکا اور پھر وہ شخص تخیرو تبدیل سے بے خوف ہے میرے باپ دادا جسکو جاگیر بطریق
 ملکیت عنایت فرماتے تھے تو فرمان اسکی سدا کا ساتھ ملال تنگے کے کہ عبارت خبرنی ہر سے ہر زمین لپکا کرتے تھے سینے حکم کیا کہ جس جگہ
 کا خدیوہر لگا دین اور سکو طلبا بوش کر کے وہ ہر لگا یا کرین اور اب اسکا نام تنگے لکھا اور مرزا سلطان اسپہر شاہ رخ کو کہ خدیوہ
 مرزا سلیمان کا پڑا اولاد مرزا سلطان ابو سعید سے اور بہت دنوں حاکم بدشتان تھا چونکہ اپنے اور بھائیوں سے بہتر جو اور اپنے باپ
 سے میں نے اسکو مانگ لیا تھا اور میری خدمت میں بڑھا ہوا اور بجائے اپنے فرزندوں کے اسکو کتا ہون ہنری منصب سے
 سرفراز کیا اور بھیا و سنگمہ سپہر راجہ مانسنگہ کو کہ اسکی سب اولاد میں زیادہ قابل بڑ بڑی ہر ہنری منصب مع محل اضا فعات
 کیا اور زمانہ بیگ پٹنیر بیگ کابلی کو کہ لڑکپن سے خدمت میرے دیبار کی کرتا ہوا اور شہزادگی سے اسکو مرتبہ احدی سے بڑھا کر
 پانصدی تک پونہا پڑ خطاب مہانت خانی کا دیکر بڑھ ہنری منصب دالاکا اور شاگرد شہید کی بخشی گری اور سکو عنایت کی لاجہ
 نرسنگہ دیو قوم ہندلیہ کہ میرا پرورش یافتہ ہوا اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی میں اپنے لوگوں میں امتیاز رکھتا ہوا
 سہ ہنری کا منصب پایا اور باعث اسکی ترقی اور رعایت کا یہ ہوا کہ آخر عدین میرے باپ کے شیخ ابو افضل کی شیخ زادوں
 میں ہندوستان کے فضل و زامانی بن ممتاز تھا اور اخلاص و وفاسندی اپنی نظر مبارک میں میرے باپ کی خوب طرح ثابت کی
 تھی یہ سب طلب میرے والد کے دکن سے آئے لگا اور اسکا دل مجھے صاف نو تھا اور ظاہر و باطن میری طرف سے آہن
 لگا تھا اور دن دن فتنہ آگیزوں کے باعث خاطر میرے باپ کی مجھے بوجہ تھی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت میں پونہا تو سب
 زیادتی کہ روت خاطر کا ہو گا اور بکو حضور خدمت سے منج کرے گا چونکہ علداری اس نرسنگہ دیو کی اسکی سر راہ تھی اور درگاہ
 سے اسے دن دن فتنہ پونہا تھا سوا اسکو سینے لکھا گیا کہ اگر راہ گھیر کر اسکو قتل کرے تو مجھے بہتر رعایتیں دیکھے گا جب ابو افضل اور
 ملک میں پونہا تو اسکو گھیر کر عالم تہائی میں کہ سپاہ ہرا ہی بھیجے تھی اسکو قتل کیا اور اسکا سہرا لدا بدین میرے پاس بھیجا اگر جہ
 سب موجب ناراضی میرے باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونے میرے کے رفتہ رفتہ وہ کہ درت و رخ جاتا ہا اور میرے صدر الدین قزوینی
 کہ تہاؤگی سے بیادولت خواہ بہتر فتنہ گرا بڑا کی ہنری منصب بخشا اور درود اسطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تیس گھوڑے طویل شاہی کے لگا
 میں واسطے بخشش اور انعام کے حاضر کیا کرے اور مرزا علی اکبر شاہی کو کہ جو انان قرار دادہ اوس دہلی سے بجا ہنری منصب دیکر
 سہ کار سنبل کو اسکی جاگیر میں عنایت کیا اگدن کسی تقریب میں مجھے امیر الامرا نے زیارت کی اور بکو بہت پسند آئی کہ زیارت و عید باقی
 کچھ خاص نقد و جنس میں نہیں بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا جو دوستوں میں ہوا اور چھپانا اوس وصف کا کہ یگانوں میں جو بھی میری باقی
 اور برائی ہونے کے سبب بات بڑھنے کے بادشاہوں کے صاحبوں کو آشنائی اور بیگانگی کا خیال ہوا اور حالی و وصف کچھ کچھ ایسا
 ہو و سہا ہی عرض کیا کرین اور میں نے اپنے فرزند پرویز کو نصرت کے وقت کہا تھا کہ اگر رانا خود مع اپنے بڑے بیٹے کے کہ کرن نام
 ہو تمہاری خدمت میں آوے اور اطاعت اور فرمانداری قبول کرے تو اس کے ملک سے کچھ قرض لکنا اور غرض میری ہر سباحت سے
 دو کام تھے ایک یہ کہ جو پیشہ تخیر ولایت ماوراء النہر کی منظور میرے باپ کو تھی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع وہمیش آیا تو اگر اسکی
 یہ ممکن کسی صورت پر قرار کرے اور خرنشہ دل سے دور ہو تو پرویز کو بچا سے اپنے ہندوستان میں بھول کر ساتھ قویق الہی کے روئے
 اوس ملک روئی کا ہوں خاص کر ان دنوں کہ کوئی حاکم متعلق وہاں نہیں باقی خان نے بھی کہ بعد عبدالمدعان اور عبدالملک خان

اوسکے پیکر کچھ بہت اقبال حکومت پایا تھا مگر گیا اور ولی محمد خان اوسکے بھائی نے ابھی تک زور و بان نہیں پایا پھر توفیق وہان کی بسولت ہو و سر مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میرے والد کے روز و تھوڑا سا اوس ملک کا قبضہ میں آیا تھا اتنا اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اوس ملک کو بھی ترقی ترقی ترقی ترقی میں لاؤں اسی لئے تمنا لے کے کہ مرہ سے یہ بچو کہ یہ دونوں مراد بھی حاصل ہوں سے ساتھ ساتھ اعلیٰ میں اگر لے بادشاہ کا تو بھی یہ سوچے کہ اقلیم اور لون پٹا اور مرزا شاہ رخ نیر و مرزا سلیمان حاکم بدیشان کو کہ قرابت قرینہ سلسلے سے رکھتا ہوا اور میرے باپ کی خدمت میں منصب پیمزاری اوسکا تھا سو میں نے اوسکو منصب ہفت ہزاری کا بخشا اور مرزا بہت آزاد وضع سا وہ مزاج بزمیر سے باپ اوسکو بہت عزیز کہتے تھے اور جب اپنے فرزندوں کو بھیجے کا حکم فرماتے تو اوسکو بھی اس عنایت سے سہل بند کرتے باوجود عقائد انگیزی بدشانہوں کے مرزا اوسکے فرعون میں نہ پایا اور ایسا کام کرتے میرے والد زار ارض ہوں اوس سے صادر ہو ہونہ بالوہ کہ میرے باپ نے اوسکو دیا تھا سینے بھی اوسکی طرح برقرار رکھا اور خواجہ عبدالمد کو کہ سلسلہ عقیدت بند یہ سے بڑا اور پہلے کیوں میں نوکر تھا اور رفتہ رفتہ ایڈزری منصب کو پونہا اور بے منصب میرے پاس سے میرے باپ کی خدمت میں چلا گیا تھا ہر چند میں اپنی سعادت جانتا تھا کہ میرے نوکر اہل خدمت میں ہیں لیکن چونکہ بے اجازت اوسبے نصرت میرے اوسنے یہ کام کیا تھا اس باعث سے کچھ میرا دل اوس سے ناراض تھا اور اوجو اس بات کے منصب اور اوسکی جاگہ کو جو میرے باپ نے دی تھی برقرار رکھی لیکن سچ یہ بچو کہ وہ جوان مروانہ کا رگزار بڑا اگر تفسیر اوس سے نموتی تو بے عیب تھا اور ابو العینی اذیک کہ رہنے والا اور ارا اللہ کا بڑا اور عبدالرحمن خان کے وقت میں حاکم شہد مقدس تھا سینے اوسکو منصب ڈیڑھ ہزاری بخشا اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا بڑا اور لڑکچن سے آج تک میری خدمت میں رہا ہوا اور شہزادگی میں سینے اوسکو مقرب خان کا خطاب دیا تھا کام میں بہت سچت و چالاکی بڑا اور شکار میں دور تک میرے ساتھ چاہو دور اور بچو و بندوبست خوب لگاتا بڑا اور جراتی میں نامی ہو وہ اوسکے بزرگ بھی یہ کام خوب جانتے تھے بعد جلوس کے سبب کمال اعتماد کے کہ کچھ اوسپنہا واسطے لائے اپنے بھائیوں اور متعلقان بڑا اور دانیال کے سینے اوسکو بڑا پمپر کی طین میما اور خان خانان کو با تین شیب و فزاز اور رضاح سود مند اوسکی زبانی کھلا بھیجیں اور اس مقرب خان نے یہ خدمت جیسی چاہیے تھوڑے دنوں میں پوری کی اور جو شکوک خان خانان اور وہان کے امرا کے دلوں میں تھے اوسنے نکال دیے اور میرے بھائی کے تعلقات کو مسع اموال و حساب خوب حفاظت سے لیکر لاہور میں میرے پاس پونہا یا اور نقیب خان کو کہ سادات ترقیوں سے بڑا اور ناماد سکا خیمات الدین ڈیڑھ ہزاری منصب عنایت کیا میرے باپ نے اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا اور اوسکے پاس قرب و مرتبہ تھے تھا اور میرے باپ نے ابتدا سے جلوس میں اوس سے کچھ بڑا تھا اس سبب سے اوسکو خود کہتے تھے علم تاریخ اور تصحیح اسامی رجال میں بے نظیر اور پیش آج اوسکے بلبر کوئی مورخ جہان بن نہیں ابتدا سے عالم سے آج تک احوال تمام جہان کا اوسکو بزرگان یاد بڑا اور سقا حافظ اللہ تعالیٰ اور کو بھی عنایت کرے اور شیخ کبیر کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سے بڑا اور سبب اوسکی شجاعت اور مردانگی کے سینے یا م شہزادگی میں خطاب شجاعت خانی کا دیا تھا اب بعد جلوس منصب ایک ہزاری کا بخشا اور ستائیسویں تاریخ شہبان کی بیٹوں سے اکیہ راج ولد بگواند اس سے جو چچا مان سنگ کا بڑا ایک امرعب سرزد ہوا وہ یہ بچو کہ ابھی رام اور بچو رام اور شہاب نام جو میں بہت سے اہم لائی کرتے تھے اور اوجو دیکر ابھر رام سے پہلے انا نصیان فخر جو فی حتمین لیکن سینے اوسکو نصیبین سے فخر پوشی کی تھی جب اس تاریخ کو سینے سنا کہ یہ بے سعادت چاہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو سنے جمعیت وطن کی طرف رہا کہ اسکو پھر خود بھاگ کر رانا سے ملے تو سینے رام اس اور دور مرے راج چونکہ سمکا کہ اگر کوئی تھے اسکا خاتم ہونو بنا گیر

یہ سب کچھ میرے والد نے لکھا ہے

و منصب اسکا برقرار ہے اور میں اس کے گناہ بخش دوں لیکن اولیٰ جزئی سے کوئی ضمان نہوا تو سینے امیر الامرا سے فرمایا کہ جب تک
انکا کوئی ضمان نہوا انکو نظر بند رکھو امیر الامرا نے انکو پاس لیا اور امیر خاں کا کہنے کے بعد خطاب دلا اور خانی کا پایا ہو اور حاضر خاں
دوسرے بیٹے بھی لگے کہ دشمنوں زانی خانی کا خطاب رکھتا تھا سپہر کیا جبکہ اون دونوں نے چاہا کہ تمہارا دون ناما انکو قتل سے لین
ترک دیا بسر کے منع کرنے لگے اور اپنے نوکروں کے ہر اہل جنگ پر آمادہ ہو سے امیر الامرا نے جب یہ حال مجھے کہا تو میں نے
حکم دیا کہ ان خبریروں کو خیر اس شرارت کی دوا امیر الامرا کوئے تدارک کو چلا پھر سینے مجھے سے شیخ فرید کو بھی بھیجا اون برنجتون
میں سے دو راجپوت لیا کہ تلوار اور زور و سراہم رکھتا تھا امیر الامرا کے مقابلے میں آئے امیر الامرا کا ایک نوکر قطب نامی چہرہ وار الے
کے ساتھ آیا اور چہرے کے زخم سے لڑ گیا پھر اور لوگوں نے اس لڑچپوت کو لڑنے کے کروا اور دوسرے راجپوت تو آرا
سے امیر الامرا کے نوکر ایک چخان نے مقابلہ کیا اور ایک اور میں اسکو تھام گیا پھر لاہور خانی چہرہ لگا لڑا پھر رام پر کہ ساتھ آ
دو نوکر لنگے ٹھرا ہوا تھا کہ ایک اور جب ایک چہرہ مارا تو اون تینوں کے ہاتوں سے نور ختم کھا کر گرا پھر کوئی اور امیر الامرا کے لوگوں
نے اوکا کا تھام گیا ایک نے اون راجپوتوں میں سے تلوار لنگے شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے حبشی غلام نے بڑھکا اسکو وار
اور یہ شوک شرمین ہوا اتنا حام میں واقع ہوئی اور اس تہیہ سے باقی فتنہ لگایا ڈر گئے پھر ابو النبی ذابک نے مجھے عرض کی کہ اگر
اسکا کام ذکون میں واقع ہوا تو قتل خداوند کے تمام سلسلے اور قبیلے کو قتل کر ڈالتے سینہ کہا جو تک یہ جماعت پروردہ میرے باپ کی
اسو سلسلے میں انکی رعایت کرنا ہوں اور عدالت ہی ہو کہ ایک کے قصور پر بہت مخلوق کو قتل کروں اور شیخ حسین جامی کہ اسبند
مردوشی پر بڑھ دیش شیرازی کے مردوں سے اور پچھتے پچھتے پہلے جلوس سے لاہور سے اسے منگوا کھا تھا کہ میں خواب دیکھا ہوا
کہ اولیا اور بزرگواروں نے اس سلطنت محسوس پنا جو اس خوشخبری سے قوی دل ہو کر منتظر اس فتوح کے رہیں اور منگوا میدہ کہ
بعد وقوع اس کے قصیرین خواجہ ذکر لیا کہ سلسلہ احرارہ سے جو معائن کی جاوین اور تاش بیگ فرجی کو کہ تو یہ میں سے
ہوا اور میرے باپ نے اسکو خطاب تاج خانی کا دیا تھا اور منصب اسکا دوزہراری تھا سینے تین ہزار سی عنایت کیا اور پختہ بیگ
کابلی کو کہ ڈیڑھ ہزاری منصب لکھتا تھا سینے سہ ہزاری کیا جو انمروا کا گزارا کرے پھر چار ہزار ایک کے پاس خوب محبت اسکو تھام
تھی اور ابوالقاسم کلین کو کہ میرے باپ کے تدریوں میں سے بڑی بڑھ ہزاری منصب مع اصل اضاک سینے عنایت کیا اکثر اولاد
میں اس کے بلکہ کوئی ہوگا تیس فرزند اس کے ہیں اور خیرن اگر برابر نموگی تو بھی نصف سے کم نہیں اور شیخ علاوالدین کو جو پوتے
شیخ سلیم کے ہیں اور پختہ نسبت قوی رکھتے ہیں اسلام خان کا خطاب دیکر دوزہراری منصب بنیادیں سے میرے ساتھ پڑھے
ہوے ہیں ایک سال مجھے چھوٹے ہیں جو انمروا دیکھتات ہو اور اپنی بلوری میں ہر طرح امتیاز لکھتا ہو کہ تک کوئی انستہین کھا یا اور
ایسا فلسفہ کہ کہتے اسکو فرزند کا خطاب دیا ہوا اور علی محمد خاں ساکن بارہک مروا کی اور کارگزار می بے مثل ہوا اور
سید محمود خان بارہک فرزند بچو میرے باپ کے بڑے امیروں سے تھا یعنی خطاب سین خانی سے سب میں اسکو
مستاز کیا بہت مروا نہر عید شہکاروں میں جہاں دوزہراری ہوتے تھے یہ بھی تھے تمام عمر کوئی نشا نہیں کھایا سینے اسکو
سہ ہزاری منصب دیا ہوا اور عنقریب مرتبہ اسکا زیادہ ہوگا اور فریدون پر خیر قلمین برلاس کو کہ ہزاری تھا دوزہراری کیا یہ
فریدون شرفیوں سے ہوا اس خجانی کے خالی حرکت مروا کی سے نہیں شیخ یازید کو بھی پنا شیخ سلیم کا ہوا دوزہراری تھا میں نے
منصب تین ہزاری کا عنایت کیا جبکہ پہلے جس نے دوزہراریا ہوا وہ والدہ انھیں شیخ یازید کی بیوہ ایک دن سے زیادہ نہیں
ہلایا ایک دن میں پندرتوں سے کہ ادا یاں ہند میں پوچھا کہ اگر عنایت تھا سے دین کی ہی ہو کہ اللہ تعالیٰ میں ہونے لگت

میں نے
۱۹۹۱
۱۹۹۲

میں گھس کر ظاہر ہوا تو یہ بات تو اہل عقل کے نزدیک مرود ہو اور اس میں یہ قہر ت لازم آتی ہو کہ اللہ تعالیٰ جمیع جنوں اور یگیوں
 پر حسب طول و عرض اور عین کا ہوا اور اگر ادھر ادھر سے نکلتا تو کئی کا ہوا اور جن جن میں تو یہ سب مخلوق میں برابر برابر یا با ہر جن اور جن
 میں خاص نہیں اور اگر مردانہ بات کرنا کسی صفت الہی کا ہوا تو یہی باعث تخصیص نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ ہر جن و آئین
 میں حسب معجزات اور کرامات عین کہ اور لوگوں سے اس زمانے کے فہم و فرست میں ممتاز ہوں غرض کہ بعد ہر شی گفست و شغذ
 اور رد و بدل کے ساتھ خدا نے اسی سے بچوں اور بچوں کے جو پاک جسم سے بچر قابل ہوے اور بولے کہ چونکہ ہمہ ہا ہا
 ذات مجرد کے معلوم کرنے میں ناقص اور کوتاہ ہو تو ہر واسطہ صورت کے علم اور اسکے معرفت حاصل کرتے ہیں اور ان
 دس صورتوں کو وسیلہ اپنے علم و معرفت کا بنایا ہو تو پھر میں نے جواب دیا کہ یہ صورتیں تنکو سمیچہ مقصود طرظ مجہولہ کے ہونے
 میرے باب اکثر اوقات ہر جن و ذہب کے علماء سے صحبت رکھتے تھے خاص کر پنڈتوں اور عقلا سے ہنود سے انہ باوجود
 اسی تھے لیکن بسبب کثرت مجاہت اور تہنیشنی کے اہل عقل اور ارباب فضل سے تقریر میں ادیکامی ہونا ثابت ہوتا تھا اور
 نظر اور شکر کا باریک بینی کو ایسا سمجھتے تھے کہ زیادہ اس سے خیال مرین نہیں آسکتی اور علیہ یہاں تک ادیکامی تھی کہ ہمیں میانہ اہل طرظ
 درازی کے اور گندی رنگ شہر و ایر و سیاہ تھے ملاحت زیادہ شہر اندام کشادہ سینہ دست و بازو دراز اور اولے تھے پر
 ناک کے گوشت کا ایک خال تھا خوشنما آدھے چہنے برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت و ولت و اقبال کی کہتے ہیں ان از
 مبارک بلند اور بیان میں تگنی تھی اور ہر حال میں ان سے ایک وہ یہ انسی ظاہر ہوتا تھا تین مہینے بعد میری ولادت کے
 میری ایک بہن شہزادی خانم ایک خواص سے پیدا ہوئی اور اسکو واسطے پرورش کے سپرد اپنی والدہ حضرت مرحومہ کانی
 کے کیا پیدا ہوئے ایک شہزادہ کسی خواص سے پیدا ہوا شاہ مراد نام لیکن چونکہ ولادت اسکی تھوڑے کے پہاڑوں میں واقع ہوئی
 تھی اسواسطے اسکو چاڑی کہا کرتے تھے اور جبکہ میرے باپ نے اسکو واسطے فتح و کن کے روانہ کیا تو جو بہت اصحابوں لائق
 اور تہنیشنیوں نزل کے شراب خوری میں اسقدر کثرت کی کہ تیس برس کی عمر میں نوح جاننا پور میں ولایت برسرے رہی ملک
 بقا ہوا اسکا حلیہ یہ ہو کہ سبز رنگ لاغر اندام قد قابل درازی باوقار و تکین احوال سے شہاعت و مردانگی ظاہر تھی چھ سال
 کی رات دسویں تاریخ جمادی الاول کی سندھو نواسی میں دوسری خواص سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا اسکا نام و انبیا ل
 سکھا چونکہ ولادت اسکی اجمیر میں ہوئی تھی اور نام اس بجاور کا شیخ و انبیا ل تھا اسسبت سے
 اور شہزادے کا بھی نام و انبیا ل رکھا بعد وفات میرے بھائی شاہ مراد کے آخر ایام میں اسکو فتح و کن کے واسطے بھیجا
 یہ بخود بدولت نے اس کے بعد وکن کی طرظ کو فتح کیا اور جن دنوں میرے والد نے قلعہ آسیر کو گھیرا تھا تو اسکو ہمراہ ایک جماعت
 کثیر اپنے امیر و لہ سے مثل غنائمان اور دروازہ رست وغیرہ کے فتح کو قلعہ آسیر کے قلعہ آسیر کے
 بھی فتح ہوا پھر میرے والد نے شہاد مراد ہیران پور سے دار الخلافت کی طرف کوچ کیا تو وہ ملک و انبیا ل کو دیکر اس کے
 بندوبست کو دیکھ کر چھوٹا لیکن دسنے بھی اپنے بھائی شاہ مراد کی طرح قبضہ مندی اختیار کی اور ہر صاحب جن میں کثرت
 شراب کی کثرت تیس سال کی عمر میں ہی طرظ شراب خوری سے مر گیا بندو ق و سکار سے بہت شوق رکھتا تھا اور اپنی خاص
 بندو قوں میں سے ایک کا نام کچھنا زہ رکھا تھا اور آپ یہ شہر کہہ کر دیا تھا اسے از شوق و مسکارت و شوق جان و ترخانہ ڈو
 برہر کہ خورد و تیر و کچھنا زہ ہو چھوڑا دسنے بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میرے والد کو معلوم ہوا تو فرمان عتاب آسیر
 خانخانان کو لکھے اور اوسنے لاچار ہو کر واسطے ماہانعت کے گلگمان مقرر کیے کہ ہر ماہ اسکا خیال رکھیں جب اسکی شراب باطل

میں گھس کر ظاہر ہوا

نظر اور شکر کا باریک بینی

نظر اور شکر کا باریک بینی

نظر اور شکر کا باریک بینی

بند ہوئی تو فہرنگاروں سے دست اور خوشامد سے کئے لگا کر بصرح ہو سکے میرے واسطے کچھ شراب لاؤ آخر مشہور علی مغلی سے کہ خدیو شکار صاحب تیرے ہتھیار کا اسی ہتھیار کہ دروازہ میں شراب بھلاؤ وہ بنت اوسکی رعایت و خاطر سے اوسین ہر کر دو آتشہ لایا اوسکی نزال کہ مدت سے بارت اور اوسکی بوہین بھری تھی اور وہ آتشہ کی تیزی سے کچھ اور کمانگ بھی بکھلا عرض اوسکے بیٹے ہی گر پڑا اور وفات پائی کسی باہر کہ نال پر نگہیہ و دگر تیرہ ہلے غور دیکر دہریہ و اینال جوان خوش قد خوبصورت تھا گھوڑے اور اسختی سے بہت شوق رکھتا تھا جسکے ہاں باجھی یا گھوڑا عمدہ سنتا تو مجال تھا کہ اوسکو بلے لیے قرار آوے اور ہندی لاک کا ہمت شوقین تھا اور جو کبھی اہل ہند اور اہل کی اصطلاح پر شعر کہتا تھا وہ شعر ہر زمین ہوتا اور بعد پیدا ہونے اس و اینال کے بی بی دولت تماہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النساء پیکر کھا چونکہ اوسنے میرے باپ کے خاص و امن تربیت میں پرورش پائی تھی اسلئے عادات اوسنے بہت خوب جن نکر اور مرانی اوسکی پیدا ہوتی تھی لڑکیوں سے آج تک اوسکو مجھ سے کمال محبت ہے کہ ایسی ہی محبت کسی بھائی بہن میں کم ہوگی لڑکیں میں چونکہ تقریر کچھ اطفال کے سینے کو دبانے سے قطعہ کا ناکھا پھر توجیب میری بہن کے سینے کو دیا تو اوس سے دودھ کا قطرہ نکلا میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ باہا یہ دودھ پلے یہ ہیں تیری جگہ سے ان کے بھی ہو جائے خدا گواہ ہے کہ بعد اوس دودھ پینے کے بھی جھکنا باجوہ و محبت خواہری کے لذت فرزند ہی بھی اوستے ہی پھر چند روز بعد ایک اور دختر بلنا اختر بی بی دولت نشا وند کو سے تولد ہوئی اور اوسکا نام آرام بانو پیکر کی البتہ مزاج اوسکا مجھ کو مہر و تیز ہو میرے باپ اوسکو بہت چاہتے تھے کہ اوسکی بے ادبی دیکھتے لیکن کمال الفت سے برائمانتے اور بار بار مجھے عنایت سے فرماتے کہ باہا میری خوبی کو اپنی اس بہن سے کمیری لاؤ ہی ہرگز میرے بعد وہ کام کچھ نہ کرادوس سے میں کرتا چون اوسکی ناز برداری کر کے بے ادبی و شہوتیوں کو معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میرے باپ کے بیان میں نہیں آسکتے اگر کتابین اوسکے حالات اور اخلاق کی بنائی جاوین تو بھی بلاشبہ قطع نظر عملاق فرزند ہی اور پدری سے ہزار سے ایک بیان نو سکے گا باجوہ اس فوج اور مال اور سامان چاہ و شہمت کے کبھی عاجزی اور نیا زندی میں اوسدقائے کے آگے قصور نہ کیا اور ہمیشہ آپکو کبھی سب مخلوق سے جانتے تھے اور کبھی یا وہی سے خافل ہوئے ہر دین و مذہب کے لوگ اوسکے سایہ عنایت میں پرورش پاتے تھے بنگلان اور ولایتوں کے کشمیر سوا ایران کے اور تہی پڑ ہند و روم و توران کے زمین آرام پاتا جیسے رحمت آہی عام و سبک شامل ہے کہ ہر کرد اور ہر چیز والا اوس سے خوشحال ہے کہ اسے صلح سایہ الہی کو چاہیے کہ بر تو ذات رکھتا ہوا سب واسطے ممالک محمود میں کہ ہر طرف دریا شور سے لائق ہر مختلف دین والے اور بھی عقیبے والے رہتے ہیں کوئی کسی سے تعرض نہیں کرتا سنی شیعہ ایک سجدین اور فرنگی اور یہودی ایک کیسے میں عبادت الہی بجالاتے ہیں طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور سچے لوگوں سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے اکثر جوتے کر اوتوں کو بیدار رہتے اور دن کو کم سوئے چنانچہ آٹھ بہن میں عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ کی نہ تھی اور رات کے جانکے کو حاصل ہر حال جانتے تھے شجاعت اور دلوریت میں اسد جو بھی کہ دست و سرکش ہاتھیوں پر سوار ہوتے اور بعضے فونی ہاتھیوں کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ لے لیتے اور فیلبان اور ساجی مادہ کو مار ڈالتے تھے اپنا مطیع و فرمان بردار کرتے اور جو ہاتھی مست فیلبان کو مار کر چھوڑ دیا تھا تو جس راہ میں کہ وہ آتا میرے والد دیوار یا درت پر چڑھ کر اسد فقائے کی عنایت پر تکیہ فرما کر اوپر سوار ہو جاتے اور بچہ سوار ہونے کے اوسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تھا بیرون بقائے لکھنجانوں کو بڑھایا تھا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کے دہلی میں ہمراہ شکر عظیم و بہت جنگی ہاتھیوں کے کہ ان لوگوں بہن میں

بیان ولادت
کبری و درگاہوں
کا

بیان کم
غریبوں کا

بیان ولادت
کبری و درگاہوں
کا

اوسقدر کسی کے پاس تھی دہلی پر چڑھائی کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاد نے اپنے دوسرے آخر حیات میں میرے باپ کو واسطے
 تنبیہ و سزا سمانی بعضے ممتاز ان کے پنجاب کے پھانسیوں کی طرح بھیجا تھا لیکن جب یہ تفسیر ناگزیر پیش آیا اور میرے باپ نے
 واسطے ہرم خان انالیق کے سنا تو پھر ہرم خان نے اوس صوبے کے امیرون کو جمع کر کے نیک ساعت میں یرگنہ کلا نور
 میں ہشامات لاہور سے تخت سلطنت پہنچایا جب امیون قریب دہلی آیا تب تروی میگ خان وغیرہ امر اوجہ دہلی میں تھے اکٹھا ہو کر
 اوسکے مقابلے کو باہر نکلے اور بعد رستی سامان کے جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سے خوب کوشش و محو میں
 آئی تو تروی میگ خان کی شکست ہوئی جماعت نخل بہت پاہوئی اور فوج مخالف نے غلبہ کیا تروی میگ خان جھانکے ہوئے
 ساتھ میرے والد کے لشکر میں آیا لیکن ہرم خان کہ اوس سے ناراض اور کجیدہ تھے شکست اور جھاگ آنے کے ہانے
 سے اوسکو بدنام کر کے مار ڈالا پھر جب اس فتح سے اوس کا فخر اور زیادہ ہوا تو لشکر نیشہ اور شہنشاہ ہاتھی لیکر دہلی سے آگے
 بڑھا اور ایات اقبال میرے والد کے لشکر کے موضع کلا نور سے دہلی کی طرف گوتھما کی کو بلند ہوئی اور پانی پت کے تریب مقابلہ
 دونوں لشکروں فوج و خلعت کا واقع ہوا اور پھر جب دن دوسری تاریخ محرم کو سندنو سو چوبیسہ میں جنگ عظیم واقع ہوئی امیون کے
 ساتھ تین ہزار سو اڑھائی دلاوتھے اور اوس وقت میرے والد کے لشکر میں زیادہ چار ہا پنج ہزار سوار سے تھے لیکن چونکہ تانید الہی چاری
 طرف تھی اوس دن امیون ایک ہاتھی ہوائی نام ہر سوار تھا اڑھائی کا کھڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کا فوجی کو گھمن میں ایک ایسا تیر لگا لگا
 سر سے کھل گیا اوسکے لشکر والوں نے یہ حال دیکھ کر بھاگنا شروع کیا اتفاقاً ہمارے سولہ نین سے شاہ ولیخان محرم ہر اوجہ دہلا اور
 سواروں کے اوس ہاتھی کی طرف کمر بستہ امیون تھی سوار تھا جھٹلے اور چاہا کہ اوس فیلیان کو تیر سے مار ڈالیں وہ چلانے لگا دیکھو
 مت مارو امیون اس ہاتھی پر سوار ہی پر سکر سواروں نے اوسکو گھیر لیا اور واسطی طرح میرے والد ماجد کے روبرو میدان میں لے
 آئے ہرم خان نے عرض کی کہ مناسب یہ ہے کہ جناب اپنے دست مبارک سے اسوقت اس کافر کا تیر توار خاص سے الگ کر دیں تا تیر
 جہاد کا حاصل ہوا اور فرزانوں میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ فازی کا بڑھایا جاوے میرے والد نے کہا کہ میں نے پہلے ہی اسے پارہا
 کیا ہے پھر فرمایا کہ میں کیا رکابل میں آگے خواجہ عبدالصمد شیرین لاک کے تصویر کی شق کرنا تھا بے خیال میرے ایک ایسی تصویر تیر سے
 بنی کہ اوس سے اعضا الگ الگ تھے میرے ایک مصاحب نے پوچھا کہ یہ کیسی صورت ہے میری زبان سے نکلا کہ یہ صورت امیون
 کی ہے غرض اوسوقت اپنا ہاتھ اوسکے خون سے اودھ نکلیا اور ایک نڈنگار کو حکم کیا کہ اوسکی گردن مارے اور با پتھر اراشیں
 اوسکے اثر کے مقتولوں کی شمار میں امیون سواروں کو لوں کے جو اطراف و جوانب میں مارے گئے اور میرے باپ

مارا گیا تروی میگ خان
 کا سبب جنگ تیر

فتح کراچی
 امیون بہ

امر اسے عجز اور غصہ وہاں کے اوس سے مل گئے فقط قلعہ احمد آباد میں مرزا کو کا اپنی فوج لیکر دم خیر خواہی سے
 والد ماجد کا متھے حضرت عرش شہیدان نے اضطرار اور پریشانی بھی والدہ مرزا اندر کو رکھی دیکھ کر لشکر شاہی سے توجہ
 فتح پور سے عجز کی طرف کوچ کیا اور راہ دو مینے کی فوج زمین قطع کی کہ کبھی گھوڑے پر اور کبھی اونٹ پر دیکھی گھوڑے کی
 گاڑی پر راہ طرز سے تھے بیان تک کہ موضع سرلو میں مقام فرمایا جب پانچویں تاریخ جمادی الاول کی سندنو سو تیس میں قریب
 غنیم کے پونچھے تو اٹھاروں دن سے مشورت کی بعضوں نے کہا دشمن پر پنجون مارے میرے باپ نے فرمایا شیخو مانا نامردوں کا کام
 بڑا سیکھت تھا زور سے بھانے کا حکم دیا اور فرمایا سوار کے بڑھین اور جب دریا سا برسی پر پونچھے تو فرمایا کہ فوج بڑھتے رہے

پارا دوسرے مجسین مزلے نے جب شعور اترنے لگا کہ کائنات ڈر گیا اور عالم پریشانی میں خود اپنی فوج سے توراوی کو باہر نکلا سبحان
 علیٰ ترکہ کہ اس طرف سے چند رسوا نظر دشمن کا دیر کے کنارے پر کھڑا تھا مزلے نے ان سواروں کو دیکھا کہ اس طرف سے پوچھا یہ کس فوج
 ہے سبحان علیٰ ترکہ نے کہا یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اس کا لشکر ہے اور اسے اس بات سے اسباب کو قبول کیا اور کہا میرے جاسوسوں نے چورہ
 دن پہلے کہ اس بادشاہ کو چھوڑ دینا چھوڑا ہے تو یہ بات جھوٹ کتا ہے سبحان علیٰ ترکہ نے کہا آج فوراً ہووے کہ حضرت بادشاہ بطریق
 یلغار چھوڑے یہاں پونچھو مزلے نے پوچھا ہاتھی کس طرح اتنے دنوں میں یہاں آئے ہونگے سبحان علیٰ ترکہ نے کہا کہ ہاتھیوں کے
 لاشیں کیا حاجت تھی یہ جوان اور بہادر سنگ شکن بہتر نامی اور ست ہاتھیوں سے ہیں کہ ان کے آگے حقیقت دعویٰ اور کرشمی کی
 معلوم ہو جاوے گی مزلے نے سکوا بان سے چلا گیا اور اپنی فوج کی جاگہ صغیرت ورت کین اور بیسے والے نے اس قدر توقف کیا کہ توراویوں
 نے خبر دی کہ سپاہی مزلے کے تھیا رہا بندھے ہیں اور لڑائی کی تیاری میں ہے پھر جب اولیٰ طرف متوجہ ہوئے تو خان اعظم کو اکمل اسیجا کہ تم
 آگے سے دشمن کو باؤ لیکن اون سے تامل کیا اور کمل اسیجا کہ دشمن اس وقت بہت زور میں ہے یہ تک لشکر گھبرات کے غم کے
 اندر سے باہر نہ آ جاوے اسی طرف دریا کے رہنا صلاح ہے حضرت بادشاہ نے فرمایا کہ میں نے ہمیشہ خاص کلاس سفر میں اعتماد
 اللہ تعالیٰ کے فضل و مدد پر کیا ہے اگر کاروبار پھر ہوسا رکھتا تو اس قدر کم لوگوں سے یلغار کر کے نہ آتا اب کہ دشمن جنگ چہستہ ہے تو
 سستی اور تخریب لائق نہیں یہ فرما کر اور اللہ تعالیٰ کے توکل پر تھوڑے سواروں کے اس وقت ہمہ کالی میں حاضر تھے گھوڑے دریا
 میں ڈال دیئے اور باوجودیکہ وہاں کی پانی کا گمان تھا لیکن سلامت اتر گئے پھر وہ دریا حضرت بادشاہ نے داروغہ سلیمانہ سے
 دلیغہ طلب کیا اس نے گھبرا کر دلیغہ کھلا جو اس نے حاضر کیا تو کون نے اس کو بھنگوئی بھی لیکن بادشاہ نے کہا یہ میری فال نیک ہے
 کہ میرے آگے منہ کھل گیا ہے اللہ تعالیٰ کوئی میرے روبرو کھڑا ہو سکیگا اس حال میں مزلے نے اور اپنے ذلی نعمت سے لڑائی کو
 فوج آراستہ کر کے نکلا اور خان اعظم کو یہ گمان نہ تھا کہ حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سے یہاں تشریف فرما ہونگے جو
 کوئی بادشاہ کے آنے کی خبر کھتا اس کو یقین ہونا ایک بیخبرت کا آنا اس کو یقین ہوا تو گجرات سے لشکر شاہی کو آراستہ کر کے نکلتا
 چا کہ تعدد شاہی میں حاضر ہو لیکن ابھی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سے لیکر باہر نکلا تھا کہ سپاہ مزلے مقہور کی درختوں میں سے
 ظاہر ہوئی بادشاہ انہیں لڑی پر اعتماد کر کے آگے بڑھے اس وقت محمد علی خان توراوی اور تروہی خان دیوانہ بہراہ اپنی جماعت
 دلاورون کے آگے بڑھ کر کھڑے تھے بادشاہ نے راجہ بھگواند اس سے فرمایا کہ لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہے لازماً تم مستغنی
 ہو کر جبارگی اور سپر کر رہو کہ یہ سفید زادی ہے یہ کمک اور تلوار میں نکال کر ہمراہ اپنے فدا یوں کے دوڑے اور شعور اللہ اکبر اور یامعین کا
 ہر طرف بند کیا ہوا تھا راجہ نثار اور جنرل بادشاہی نے بڑھ کر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو ہوشیار و جنگ طلب حضرت
 غلجسبانی بادشاہ کے سر کیا تھا وہ تو ہر کسی کے بائیں کہ ایک طرف تھی چاہنسا اور ہتھوڑا ہاں لشکر غلجسبانی کا اس سے
 گھبرا کر باعث پریشانی اس لشکر کا ہوا اس وقت غلجسبانی نے پوچھا کہ حسین مزلے اور اسکے لوگوں کو جو لڑتے تھے پیچھے بڑھا اور
 باقی دلاوران لشکر نظر اترنے بھی خوب کامیے ہاں لشکر درباری بادشاہ کے روبرو اپنے مقابل پر غالب آیا اور لاکھوں اور سواروں
 نے جان قربان کی اور محمد و فاکہ اس ناخداں و دولت سے جو داد مرواگی کی دیکر اور زخمی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا لیکن فقہانیت
 الہی سے اس وقت لشکر دشمن متفرق ہوا اور اونپر شکست پڑی میرے والد نے لشکر یہ اس نسبت الہیہ کا ادا کیا اس وقت
 ایک نے کلا نو تین سے عرض کی کہ سعید خان کو کلتاش نے نقد حیات کو دو لٹواہی میں قربان کیا پھر ظاہر ہوا کہ حاجت حسین
 مزلے اپنے لوگوں سے غلجسبانی پر جمنا کی تو سعید خان نے اس کو بڑھ کر روکا اور داد مرواگی دیکر شربت شہادت پیا اور زرا

بھی خود بخول کے سپاہیوں کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش پڑا بھائی زمین خان کو کہہ کا تھا اور عیب ترمیمات ہو گیا کہ
دن پہلے اس لڑائی سے جب حضرت باوشاہ جہاڑہ شہنشاہ کے تھے ایک شخص سے پوچھا کہ نفع کس طرف سے ہوگی اور اسے خیر
کی آپ کی طرف سے لیکن ایک شخص اس لشکر کے امیروں سے شدید ہوگا اور اس وقت سیف خان کو کہنے عرض کی کہ لاہل میں بیجا
مجھے فری ہو غرض کہ محمد عین مرزا میدان سے بھاگا اور اس گھرا ہٹ میں اس کے گھوڑے نے تھوڑے کے درخت سے ٹکرو
کھائی اور مرزا نکور گھوڑے سے گر پڑا اگر اعلیٰ نام کی بادشاہی کو کو پکڑ کر اپنے آگے گھوڑے پر سوار کر لیا اور میرے والد
کے روبرو لایا لیکن چونکہ دو عین آدمی دعوے کرتے تھے کہ ہٹے اور سکو بکڑا اور اس واسطے اس سے بادشاہ نے پوچھا کہ کس کو پکڑا
اور اس نے عرض کی آپ کے نک نے پھر میرے والد نے اس کی سنگین کی تھیجے سے بندھی تھیں کھلو اور آگے سے بندھو اور
اس وقت اس نے عرض کی بانی ہاتھ گرفت خان نے کہ غلامان معتمد سے ہوا اسکے سر پر دو تہڑ مارا میرے باپ اور سرفیضہ ہوے اور خاصہ پانی
منگو اکرا و سکو خوب پلویا اور اس وقت تک مرزا عزیز کو کہ اور اس کا شکر قلعے سے نہ آیا تھا حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد عین مرزا
کے اہستہ اہستہ متوہم ہوا کہ ہوے اور مرزا کو رسی سنگھہ رانیوں کے سپرد کیا کہ باقی پوچھا کہ ہمراہ لاوے اور اس وقت ختیا
الملک کے گھات کے سرداروں سے تھا پانچزار سواروں سے ظاہر ہوا اس کو دیکھ کر فوج شاہی غضب ہوئی میرے باپ نے
بمقتضی شجاعت فرمایا کہ نثارہ بجادین اور شجاعت خان اور راجہ جگمو انداس اور اکثر امرانے آگے بڑھ کر اختیار الملک سے
جنگ کی اور خیال سبقت کے مہاراجہ فوج خیر محمد عین مرزا کو پھوڑا لے لے رسی سنگھہ کے لوگوں نے اس کی صلاح سے سرزرا کا اور
بدن سے جدا کر دیا میرے باپ ہرگز اس کے قتل پر رضی نہ تھے آخر کو اختیار الملک کی بھی فوج نے شکست کھائی اور اس کے
گھوڑے نے تھوڑے کے بھاڑی میں گر لیا سہراب بیک ترکمان نے اس کا سر کاٹ کر خدمت میں حاضر کیا یہ فتح باوجودیکہ لوگوں کے
مخفی فضل و عنایت الہی سے حاصل ہوئی اور سطح فتح ولایت بنگالہ اور لینا ہندستان کے مشہور قلعہ کچھل مشہور اور تہذیب و عرف
تلفہ ماہو پورا اور تھیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور دلائیو بنگالہ دلاور سپاہ کی کوشش سے پچھلہ طرف شاہی میں آئین
ہیں حساب اور شہر سے باہر ہوا اور چینیوں کی لڑائی میں جمل کو کہ سردار اس قلعے کا تھا خود اپنی ہندو ق خاص سے میرے والد صاحب نے
قتل کیا اور قریب ہندو ق میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے اور اس ہندو ق کا نام کہ جس سے جمل کو قتل کیا حکم امر ہے سب ہندو قوں میں
عمدہ قریب چار ہزار جانور کے ہندو چہرند اس سے شکار ہوے ہیں اور میں بھی ہندو ق میں شکار و رشیدیہ والد کا ہون اور ہندو
کے شکار سے بیکو عینت کمال ہی کی ایک دن آٹھارہ ہرن ہندو ق سے اسے ہرن اور اون غنٹوں سے کہ میرے باپ اور شاہی ہرن
ایک چہرہ کہ تمام سال میں میں گوشت کھا یا ہر اور نو میں ترک حیوانات کر کے صوفیانہ کھانے پر تجماعت کی ہوا قتل اور بیچ
جانور پر ہرگز رضی نہ تھے اس کے زمانے میں بہت دلوں اور کئی ماہ قتل حیوان کا منع عام اور اسکا حال اکبر میں غنصل نکور ہو
اور میں نے جس دن اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اسی دن دیوانی بیوتات کی سزا الملک کو ظاہریت کی یہ سزا الملک شہر باختر کے
سادات سے ہیں اور میرے والد کے زمانے میں مشرف کو کہرا تھانہ کے تھے چنانچہ ایک دن میں امام جلوس سے سوادی ہوئی بنگلہ
الہی اور جہانگیر کی زیادتی منصب اور جاگیر سے سزاوار ہوے اور عبد رمضان میں کہ پہلی عید میرے جلوس کی تھی میں مید گاہ
میں گیا اور پڑے انبوسے نماز پڑھی اور شکر انعام الہی کا بجالا کر دو تھانے میں آیا اور جو جب اس کے مصرعہ الزخوان بادشاہ
نصرت رسد گدار حکم دیکھتے تھے حضرات کیا جاوے نے نیمہ اوس مال کے کئی لاکھ دام جو اور دوست چھوڑ کے کہنے اور
محتاجوں کو تقسیم کر کے اور میرے حال الدین اچھا اور میرے جہان اور میرے چھوڑ دینا بنداری زمین سے ایک ایک کو ایک ایک لاکھ

دام نہ لے کہ اطراف شہر میں خیرات کریں اور پانچ روز روپیہ واسطے فقرا شیخ محمد حسین خانی کے بھیجے وہ عمل دیا کہ ہر روز ایک شخص طلبہ میں
 میں سے پچاس ہزار دام فقروں کو بانٹنا کرے اور ایک لاکھ اور بیس واسطے خانقاہان کے بھیجے اور میر جمال الدین حسین انجو کو منصب
 سبزیاری عہدت کیا اور بیس سو ساہن خدمت مہارت میزان صدر جہان کے تفویض فرمائی اور حاجی کو کہ کہ میرے باپ کو کو تین تین
 سے ہر گز فرمایا کہ محل میں ستمی عورتوں کو واسطے دینے جاگیر اور نقد کے تحقیق کر لے اور زاہد خان اور ولد محمد صادق خان کو کو ڈیڑھ
 ہزاری تھا سینے دو ہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتھی یا گھوڑا بطریق انعام کے دیا اور پہلے رسم منیٰ کہ نقیب اور میرزا محمد گوگون سے محبت کا
 انعام لیا کرتے تھے میں نے حکم دیا کہ ان کو یہ روپیہ ہر کار سے ملا کریں تا اور لوگ انکی طلبے مٹو ظاہرین اور انجمن دہان میں سالانہ
 برپا ہونے سے آیا اور میرے بھائی لوانیال مرحوم کے گھونٹے ہاتھی ملائے میں پیش کیے ان ہاتھین میں ایک نام سست
 اسست تھا جو کھوپسند آیا سینے اسکا نام فرخچ رکھا اور عجیب بات اس ہاتھی میں یہ ہرگز دو فوجوں واسطے کافون کے چھوٹے
 تر بوزن کے برابر کر رہیں اور جیسے ہاتھین کا سستی میں بانی ٹیکنا ہر تو اسکی اون گروہوں سے نکلتا ہر اور اس طرح پیشانی اسکی اور ب
 ہاتھین کو زیادہ دھکی ہوئی تھی کھینے میں بہت خوشنما اور صیب ہوا اور ایک بیچ ہوا کہ ہر گز خوردہ کو منیت کی امید ہرگز فرزند ہوتا
 کو اپنے مطالعہ ظہری اور باطنی کے پونہے اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کرور سے زیادہ تھا میں نے نکلت کر دیا تھا اس واسطے اطراف
 کابل کے سارے لوگ کو وہ بھی بندہ روستا کی راہ کے شہروں میں تھے اور ایک کرور تینیس لاکھ روپان تین صغ ہوتے تھے چھوٹ
 کیا ان دو لاکھ تینوں سے کہ کابل اور تندرہا ہر بہت روپا بہت محصول کے لیے جاتے تھے لاکھ ہر مال دہا کا بھی محصول اور بیس لاکھ
 یہ ہر قریب ان دو لاکھ سے بھی تو ہوتے کیا اور اس محنت سے نفع کلی اور بہت آرام بل ایران و توران کو حاصل ہوا اور جاگیر مصفا
 کی کہ مہوے جہاں تھی از ہمار کو عہدت کی اور آصف خان کو نو ماہ کا پنجاب میں جاگیر بطریق جائداد تھا کہ دیوین شیش ہون
 عرض کی کہ بیس لاکھ مصفا کا بہت روپیہ جاگیر میں باقی ہوا کہ تبدیل جاگیر کا حکم ہوا ہر قردہ روپہ دھول ہوا ہوا ہر سینے نظر لیا
 ایک لاکھ خرانے سے دین اور وہ روز وین ہوا سے لے کر خالص شہر میں دواصل کریں اور شریف آملی کو ڈھائی ہزاری
 منصب اصل اور اضافہ ملا کر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات اور نیک نفس ہوا اور جو کہ معلوم ہر ہی میں نکل نہیں رکھتا لیکن اکثر
 مضامین لینا ہرسانی اور منہ اس سے سرزد ہونے میں لباس فقروں میں بہت مسافرت کی اور بہت ہر گون سے صحبت
 حاصل کی ہر قدمات ارباب تصوف کے اور سکھ باورہن میرے باپ کے وقت میں لباس ہر وقت میں کسے کہ مرتبہ عمارت اور مرواری
 کو پونجا گنگو اور کسی نہایت عمدہ اور خوب کردار ہوا اور کلام اور سکھا باوجودیکہ قواعد عربی سے عاری ہر نہایت فصاحت اور پاکیزگی
 میں ہوا اور شاہی اور سکھین ہوا اور شاہ قلیچ خان مرحوم کا اگر سے میں ایک مبلغ لگیا تھا چونکہ اور سکھا کو ملی وارث ہر وقتا ہوا
 میں نے وہ مبلغ خیر ہر مال ہر مرزا یعنی رقیعہ سلطان ہر لے کہ ہر حرم حرم میرے والد ہر گوار کی جو سپرد لیا میرے والد نے
 تھا چونکہ لکھنؤ میں ان کے سپرد کیا تھا اور مرتبہ لکھی اولاد سے اور کس کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں ہا ہا ہا

مہاراجہ
 مہاراجہ
 مہاراجہ

مہاراجہ
 مہاراجہ
 مہاراجہ

جشن پہلے فورور کا

سرتیہ کی رات گیارہویں تاریخ و قیعدہ کی سند ایک ہزار چودہ میں سیر کو کہ وقت فیضان نور کا تھا آفتاب نے مرجع موت
 سے اپنے خانہ شرف میں کہرج محل ہر نقل کیا چونکہ یہ روز پہلا نوروز میرے جلوس کا تھا اس واسطے سینے فرما کر مکانات دونوں خانہ
 خاص و عام کے سوانح زمانہ میرے والد کے عمدہ فروش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کریں اور پہلے دین سے نوروز
 کے اور فیضان و درج محل تک کہ روز شرف اور سکھا ہر تمام مخلوق نے دعا و عیش و کھلنے کی دی ہا بل سارا اور ارباب فقیرم قسم قسم جمع تھے

لوہیان و خاص اور لہران ہند کہ نازداد امین دل فرشتوں کا لینے تھیں باعث گرمی مجلس کا ہونین اور مینے حکم دیا کہ شیا
 سرور افرا جو چاہے اس جشن میں کھاوے کوئی اور سکونٹ کو سے ساتی نوبادہ برافروز جا سما پطرب لگو کہ کارہمان شد
 بکام با پامیر سے باپ کے زمانے میں مقرر تھا کہ ان ستواٹھارہ دنوں میں ہر روز ایک ہزار مجلس آراستہ کیا کرتا تھا اور پیش عدہ
 اقسام چرا ہار و صبح سلمان اور نقیب لباس اور ساتھی گھوڑے سے آراستہ کر کے جناب پادشاہ سے عرض کرتے کہ اونکے گھروں
 میں قدم بچھراوین پھر پادشاہ عا سے سرفرازی اپنے مخلصوں کے اوس مجلس میں قدم بچھر کے دن پنگشون کو ملاحظہ فراتے
 اوس میں جو چیز پسند آتی اور سکو لیتے اور باقی اوسی کو بونشدیے مگر چونکہ خاطر میری نامل طرفت ، نمانیت اور آسوگی سپاہ و دست
 کی تھی اس واسطے اس سال میں مینے پیشکش سبک معاف فرمائین مگر تھوڑا سا چند لوگوں کی پیشکشوں میں سے دس طرحا حایت اولی
 خاطر ان کے قبول کین اور انھیں دنوں میں بہت لوگوں نے زیادتی منصبے سرفرازی یا کی کہ اونہیں سے دلا اور خان انخان کو ڈیر
 ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ گوتستان پنجاب کے زمینداروں سے ہر اور ہرے ایام خیر ادگی سے اب تک طرفتہ بندگی اور اخلاص کا
 لکھا ہے اور ڈیڑھ ہزاری منصب والا تھا سو اسکو تین ہزار اور پانسو کا منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اہل
 اضافہ ملا کر ہزاری منصبے سرفراز کیا اور راجہ رام سنگھ راجپوت کو بھی اسقدر منصب دیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ بطریق مدد و بیچ
 کے مانا شنکر کو مینے عنایت کیے اور ہرے ابتدا جیلوس میں ایک شخص مظفر گجراتی کی اولادت کہ تھو کو مالک زادہ اور طنن کا مشہور
 کیا تھا سرفساد اولاد کر کے اطراف و جوانب شہر احمد آباد کو نمانت مارا گیا اور ہرے کئی سوار مشن جیم بہادر اوزبک اور سا علی شہی کہ
 دلا اور اور طنن مقرر تھے اس وقتے میں شہید ہوئے آخر مینے راجہ کجاہیت اور چند منصب دلا و ان کو سب سات ہزار سوار اور ہرے کے
 لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینے مقرر کیا کہ جب وہ فساد وقتہ بالکل دفع ہو جاو تو راجہ کجاہیت صوبہ گجرات کا ہو اور علی خان کہ
 پہلے صوبہ ہارہ بان کا ہو در دولت پر حاضر ہو بعد پونجین میرے اس لشکر کے جماعت مفسدوں کی متفرق ہو گئی اور صحابہ یون میں
 گرجے اور ہرے لوگ وہاں قابض ہوئے اور خبر اس فتح کی نیک سماعت میں مینے سنی پھر اونہیں دنوں میں عنندت میں نے ناز
 پر وزیر کی آئی کہ لانے تھا نہ مندل کو کہ چالیس کوس اور ہرے کچھ ڈگر بھاگ گیا اور فوج شاہی نے اوسکا چھپا لیا پامیر پر کہ
 حضرت کے اقبال سے اوسکو نصرت دنا ہو کرین اور شرف آفتاب کے دن بہت لوگ اضافہ اور عیالات گوناگون سے فیضیاب
 ہوئے پشیر و خان کتھدی قندھگار و سے ہر اور ہرے دلا حضرت امیون شاہ کے ولایت سے آیا تھا بلکہ وہ ادون لوگوں میں
 سے ہو کہ شاہ طہاب نے ہزارہ کیے تھے اور پہلے اوسکا نام متر سعادت تھا مگر چونکہ دارو خدہ فرماش خانہ میرے والد بزرگوار کا تھا
 اور اس خدمت میں شہل تھا اس واسطے مینے اوسکو پشیر و خان کا خطاب دیا اور نظر اوسکی خدمت پر کہ اس منصب ہزاری میں صواب تھا اور خیر کیا

بھاگنا خسرو کا درمیان سال اول جلوس کے

شہزادہ خسرو کو پواسطہ جوانی و خردگی کے جو اوتون کو ہوتا ہوا اور کہ تجسہ کی اور ناعاجت اندیشی و صاحبان اجنہ کئیالات خاصہ دلہن
 پڑنے خصوصاً ایام تیاری والد بزرگوار میں کو بعضے کو تہ اندیشی نے پواسطہ کثرت جرم و تقصیر کے کساد ہوئی تھیں اور خصوصاً جس
 ناامیدگی سے دل میں خیال کیا کہ اوس سبکو دست آویز بنا کر اس و سلطنت متعلق ساتھ خسرو کے کریں اور اس سے خائف کہ سلطنت
 وہ بہا نمانی وہ روز میں ہر کہ چندان ناقص العقل کی سہی سے انتظام کرے خالق دادار کس کو لائق اس عظیم القدر کا جاکا خلعت پستان
 شہر دارندہ تنوان ستمت راجہ قشاہ غریب اندر دست راجا ہرے کے راجہ حق تاج پروردنودنوشاید از و ملج و دولت ربوہ پوجو
 نعیالات فاسد مشردن اور کوتہ اندیشوں کے سوسے ذلت اور پشیمانی کے تغیر میں رکھتے اور سلطنت نے ساتھ اس نیاز مند رگاہ اگئی

کے قرار پر اپنا پیشہ خسر و گورنر غلط اور متوحش بنا تھا میں ہر چند مقنا غم و غنا میں ہوں مگر چاہتا ہوں کہ میں نے بعض تفسیر اور وعدہ
 اور سکے دل سے دور کر دوں لیکن کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور کہ بصلاح ایک جماعت نعت پر شتون کے شب بیک تہذیب و اخلاق اور کچھ سنہ
 نکروں میں بعد گذرنے اور گھڑی کے نجات روضہ منورہ حضرت عرش نشانی کے بیان کر کے تین سو پچاس سوار سے کہ اس کے ساتھ
 متفق تھے قلعہ اگر سے نکل کر توجہ ہوئے تھوڑی دیر بعد ان کے جانے کے ایک چلی نے کہ ذریعہ مالک سے آشنا تھا جو پونہ پائی
 کہ تہذیب و خسر و جہاں گئے وزیر مالک اور سکوا امیر الامرا کے پاس لائے جب اس وقت نے یہ خبر تحقیق کی مقصود بنا دروازہ مل پرانہ
 خواجہ سہرا سے کہ ان کے بعد دعا کے کو کہ ایک عرض ضروری رکھتا ہوں میں حضرت باہر تشریف لائے یہ خبر کہ میرے خیال میں یہ بات نہ
 آئی تھی گمان کیا میں نے کوئی خبر دکن یا گجرات سے آئی ہو بعد اس کے کہ ظاہر ہوا کہ یہ باجرا میں نے کہا کیا کرنا چاہتے ہیں آپ سوار
 ہو کر متوجہ ہوں یا شہزادہ خورم کو بھیجوں امیر الامرا نے عرض کی اگر حکم ہو تو میں جاؤں فرمایا میں نے جاؤ پھر عرض کی کہ اگر نصیحت
 سے نہ بچوں اور ہتیار کر کے لیا کروں گا کیا لگا کر گھر سے راہ رست نہ آؤں تو کچھ تھارے اہل سے بے کرتا تھیں کہ اس سلطنت کو خیر
 فرزند سے نہیں درست ہوتے مگر عہد کہ باشا خوشی نہ دارو کسی پد جب یہ باتیں اور مقدمات دیکر لکھتے کیا تو دل میں آجائے ہوا
 نہر داؤں سے آڑوگی تمام رکھتے ہیں اور ہوا وسط قرب و منزلت آپ کے کہ سو داؤں مثال واقران کا جو سدا و انفاق سے حق میں
 اندیشہ کر کے اسکو ضائع کر کے میرا مالک سے فرمایا جا کر ادا کرو ڈالا دین اور شیخ فرزند شیخ بیک کو اس خدمت کے واسطے تعین کر کے حکم فرمایا
 میں نے کہ سب منصب دار اور اجداد کو ہراہ لیکر متوجہ ہوں اور اہتمام خان کو تو اس کو قراول و خبر گرفتار کیا اور اپنے دل میں قرار کیا
 کہ جب دن ہو گا تو وہی متوجہ ہو گا مگر مالک امیر الامرا کو پھیلانے جو حسین بن احمد بیک خان و دوست محمد خان بکاوانی حضرت
 ہو کر حوالی سکندر میں کہ ہر سہرا شہزادہ خسر و کے تھا شہر بند ہو چکا تھا شہزادہ خسر و کے اوس طرف چند آدمیوں کے ساتھ آئے
 ڈیرے سے نکل کر متوجہ ملازمت کے ہوئے اور خبر جو چک پونہ پائی کہ شہزادہ خسر و راہ پنجاب لیکر گیا ساتھ ایلخان کے جاتے ہیں زمین آیا
 کہ مبادا روچ سے دوسری طرف پھر جائے جو راجہ ہانگہ غلاو کا بنگالے میں تھا اکثر بندہ ہاے و رگا کے حل میں نیاں گنڈا
 کہ اس وقت متوجہ ہو گئے پھر اوس طرف آدمی بھیجا دیا دست کیا کہ پنجاب کو جاتے ہیں اس درمیان میں سح ہوئی میں نے کہہ کر ہوا
 ایڑوی پر تکیہ کر کے ساتھ خرم دست کے سوار ہو اور وہ قید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہ تو توجہ ہوا شہر بے آنا کہ اندوہت دیکھو
 نہیں داند کہ چون سیکند نے پانچ ہیند کہ آفتد پیش راند پڑا ند باکہ آید باکہ ماند پوجب روضہ مستبرکہ والد بزرگوار پر تین کوس شہر
 واقع ہو پونہ اور روح پونہ توجہ اوں حضرت سے تہذیب و جاہی اوسیت و منزلت اس پسر زار شاہ خرم کو کہ ارادہ ہر جاہی خسر و کا
 رکھتا تھا گرفتار کر کے میرے روبرو لانے جب اوس وقت پیش کی منکر ہو سکا فرمایا میں نے کہ ہاتھ باندھ کر باہمی پسر اور کرین اول
 شگون نیاں کے کہ پیرت توجہ و ادا داون حضرت کے غلام کو چھپاؤ ہا رڈر گنڈا اور ہوا اگر ہوا تھوڑی دیر تک خیرت کے سایہ میں ہوا
 کر کے خان اعظم سے کہانی کہ جب بکواس غلط بھی کے ساتھ یہ حال ہو کہ مقاد افروین کہ اول دن میں لکھا تھا اب تک نہیں
 کھا ہوا زندگی نے یہ دولا حال اوس بے سعادت کا اسی سے قیاس کرنا چاہیے آزار و غم کہ کھتا تھا اس قسم سے تھا کہ فرزند
 بے موجب و بے سبب قیاس و غمیں ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری میں نہ کروں مفسد دن و فتنہ اندیشوں کو قدرت ہم چھپے
 گی یا وہ خود اور تک یا تو لاش کے پاس لگائے گا اور اس سے نصرت اس دولت کو ہوگی اسی باعث سے گرفتاری اونکی پیش نہا بہت
 کر کے لکھتھوڑی آسائش کے پر گنہ تھوڑے کہ ہیں کوس اگر سے سے واقع ہو دو تین کوس آگے جا کر ایک گاؤں پر گنڈا مذکور کے
 کہ ایک تالاب تھا مقام کیا شہزادہ خسر و تھہر میں پونہ پچھین بیک بخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کے تھے اور

بقصد ملازمت میری کابل سے آئے تھے دو چار ہوسے چونکہ طبیعت پیشیوں کی فتنہ آنا شوب سے بھری بود تین ہوسوار اپنا
پیشیوں سے کہ ہمراہ اوسکے تھے بہرہ سپہ سالار اراکے ہوسے اور راہ میں جو کوئی سامنے آتا تھا تاراج کر کے گھوڑا اور اسباب
لے لیتے مال بسباب سودا گروں و رہگذروں کا لوٹ ان ہمسند و لیل کی سعی محکمہ ہو سکتے تھے زن و فرزند آدمیوں کے اسباب
اون غلطیوں سے امین نہ تھے شہزادہ خسرو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ اوسکے آبا و اجداد کے ملک موروثی میں کس قدر
غلط ہوتا ہے یہ حال دیکھ کر ہر ساعت میں خزار بار موت طلب کرتا تھا لیکن سوا سے ملازمت ان کتوں سے چارہ نہ تھا اگر سخت و
اقبال باوری اوکلی کرتا تو نہ امت و پیشیانی کو دست آویز کر کے بے دخل و غلطی میری ملازمت میں چلے آتے نہ ان خوب چاہتا ہے
کہ تصفیہ ون سے اونکی بالکل روگردن کرتا اور اس قدر لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نہ رہتا جو دو وقتہ صرف محض شیلیانی
میں افساد دیکھنے ہمسندوں کے ارادے اونکے ولین آئے تھے اور جانتے تھے کہ یہ بیخبر کچھ لوگوں کو پہنچی پھر اعتماد میری شفقت و عنایت
پر نہ کر سکتے تھے اور والدہ اونکی نے بھی ایام شہزادگی میں بڑے طور ہون اونکے سے اور بدسلوکی اپنے چھوٹے بھائی ماہو بسنگھ
سے نہ رکھا کر اپنے کو ہلاک کیا اونکی عربی و ترکیانی کا حال کیا لکھوں کہاں نقل رکھتی تھی اور میرے ساتھ بہت استلاص اور محبت
کرتی تھی جب دیکھا کہ کچھ فائدہ نہیں اور معلوم نہیں کہ آخر کو کیا ہو گا غربت سے کہ ملازمت سے راجہ تو تھے جو خاطر موت پر تیار
دیوانی متبہ گا گاہ مزارع میں شورش ہوئی چنانچہ یہ امیر رانی اونکا بڑا بڑا درامد کے دیوانگی میں اپنے کو ظاہر کر لیتے تھے اور بدلیک
مدت کے علاج تدبیر ہوتی تھی جس ایام میں کہ میں شکار کو گیا تھا جیسے سونہ زینہ کسٹہ میں انیون زراعت میں شورش و باغ میں کھانا کھانوی
ویر میں مریگی گویا کہ یہ حال بیٹے کا آگے سے دیکھی تھا اول کہ خدائی کہ آغاز جوانی میں میری ہوئی تھی انھیں کے ساتھ تھی بعد ازاں
خسرو کے والد کو شاہ بیگ خطاب دیا سینے جب بدسلوکی فرزند و برادر کی میرے ساتھ نہ دیکھ سکی وقت پریشانی و باغ کے جان سے گذر کر
اپنے کو اس کلفت و اندوہ سے خلاص کیا اور سکھرنے سے باعث ایک مطلق کے کہ تھا جو دن کہ گذرنا تھا اپنی حیات و زندگیانی
سے کچھ لذت نہ تھی چار رات دوں کہ تھیں پر ہوتے تھے نہایت کلفت و اندوہ سے کچھ کاول و مشروب سے دار طبیعت نہو کے
جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا اولاً سانا میں خلعت و دستار مبارک کے کہ سر سے او بیطرح بندھی ہوئی تھی او تار کر نہایت
شفقت و عنایت سے اس پر مدد دی کو کچھ بھی اس عنایت نے او پر آتش سوز و گداز میری کے پانی ڈالا کہ نہ طلب و نہ نظر اری سے
کوئی بکھو قرار و آرام ہوا غرض اس ذکر سے یہ ہو کہ بے سعادت فرزند کی اس سے کہا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل والدہ اپنی کے ہو
اور ساتھ ہار کے بے کسی سبب و باعث کے نفس تصور و خیالات فاسدہ سے مقام بہنی و عناد میں اگر دولت ملازمت سے فرار پر
قرار کے اختیار کرے جو منتظر حیات نے نہ رہ کر وار کی بڑا برکھی جو لاہرم ہال حال یہ ہو کہ بدترین حال سے مقید ہو کر اور وہ اعتماد
گذر کر زندان و انجمن گرفتار ہو جو سے شہزادہ جوستانہ رود ہونہ نہ پامی پلام آرد و سرد کن نہ پامی پامی آرد و سرد کن نہ پامی پامی
ذمی جب کو میں منزل ہو ڈول میں او تر شیخ فرید بخاری ایک جماعت شامون و ہادرون کے ساتھ واسطہ چھپا کر نے سر کے ولہر ول
شکر فرزند می اثر کے معین ہو سے اور دوست محمد کو کہ اردلی میں بواسطہ قدیم اخذ تھی اور لیش سفیدی کے تھا قلعہ گروہ محل خلیان
کے محافظت کو بھیجا اعتماد والدہ و لڑائی کے وقت نکلنے کے اگرہ سے ضبط کے واسطہ چھوڑا تھا دوست محمد سے کہ اسے کس میں ہو
پنجاب کو جانا ہون اور وہ صوبہ اعتماد والدہ کے دیوانی میں ہو اونکو ملازمت میں روانہ کرنا اور سپران حکیم مرزا کو کہ اگر وہ میں ہیں
کر کے چھپوس رکھتا جس وقت فرزند صلیبی سے یہ معاملہ ظاہر ہوا برادر زادہ و عم زادہ سے کیا توقع رکھنا چاہیے مگر الملک نصیرت
ہونے و بہت محمد کے کشتی ہوسے چار پنجہ کو بلول میں پنج شنبہ کو قریب آباد میں واقع ہوا تیرہ میں تیرہ جمعہ کو اتفاق دلی کا ہوا اور وہ

حضرت جنت اشجیانی کی زیارت کی اور ہمدردی سے کہنے فقرا اور درویشوں کو اپنے ہاتھ سے روٹی دینے وہاں سے مستحکم
 حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو توجہ کر کے لازم زیارت کو ادا کیا بعد اسکے کچھ روز میری مجال الدین حسین انجو کو اور کچھ
 حکیم ظفر کو دیکر کفر اور دلش اور ارباب حاجت کو تفریق کر کے روز شنبہ جو دیوں کو سراسر نریلیں میں مقام کیا اس سر کو شہزادہ خسرو
 نے جلادیا تھا منصب آقا ملائی برادر صنفان کا کہ حضرت معلوم میں سرفراز تھا اصل واضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار
 مقرر ہوا اس راہ میں خدمت اچھی کرتے تھے ایک جماعت ایمانات کہ رکاب ظفر انتساب میں تھی اس خیال سے کہ بعضے انہیں سے
 شہزادہ خسرو کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں مبادا اسکے دل میں دخل نہ دے اور غرضہ و تفرقہ راہ پادوسے اسکے افسردہ کو دہزار روپیہ دے کہ آدمیوں
 میں تفریق کر کے اور اپنی جماعت کو سراجم ہانگی کی کامیاب و ار کرین شیخ فضل احمد اور راجہ و دیوہر کو روپیہ دے کہ راہ میں فقرا اور
 بزمیوں کو بیخیرین تیس ہزار روپیہ کو فرمایا کہ اجیر میں لانا شکر کے واسطے طریق مدخرج کے دین اور روز شنبہ سلوہوں کو برگنہ پانی
 میں پونچھائیں یہ تمام اوپر آبادی کرام و اجداد ذوی الاحترام ہمارے کے ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور فتح عظیم حاصل ہو میں ایک
 شکست ابراہیم روپیہ کی کہ عساکر ظفر باقر حضرت فردوس مکانی کو حاصل ہوئی فکرا و سکا تو بیچ روز گامین مرقوم ہو کر دو کھنچ ہو گیا
 کہ اہل دولت والا بزرگ زمین کہ تفصیل تحریر یونی عالم اقبال سے ظاہر ہوئی جب شہزادہ خسرو دہلی سے توجہ ہو گیا نہ کہ ہوسے
 بحسب اتفاق دلاورخان وہاں پونچھے تھے اور یہ مقدر کہ سکا اپنے فرزندوں کو آپ جوں سے پاؤں تار کر خود پسا پیدا و قوت ماز دل
 اوپر ایثار کے رکھ کر قصد کیا کہ اپنے کو قتل ہو چنے شہزادہ خسرو کے قلعہ لاہور میں پونچھا مرن اور اوس حال میں عبدالرحیم بھی
 لاہور سے وہاں پونچھا دلاورخان نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزندوں کو ہمراہ میرے فرزندوں کے پاردریا کے اوتار لایا
 کنارے ہو کر منتظر آیا تا ظفر آیات جمانگی ہی ہوا زبکہ گرا بنا را اور ترسناک تھایا بیات قرار دے سکا استقدر توقف کیا کہ
 شہزادہ خسرو پونچھے اسنے جا کر ملازمت کی اور اقرار لے اختیار سے ہمراہی کا کیا اور خطاب ملک انور لے کا پایا اور رٹائی
 میں صاحب اختیار ہوا دلاورخان مراد توجہ لاہور کے ہوراہ میں جی دی اگر وہ سے ملا مان و گاہ کے اور کر دیوں و سودا گروں
 وغیرہ سے ملتے ادن بھوں کو سن و جہ شہزادہ خسرو سے آگاہ کر کے کہنے سے اور بعضے کو کہنے کہ راہ سے کہ راہ اختیار
 کرین اور بعد اسکے کہ بند ہائے خدا کو نئے اور عارت کرنے ظالموں سے امین ہو غالب ملن یہ تھا کہ اگر سید کمال بولی میں اور
 دلاورخان پانی پت میں جرات و ہمت کے سر راہ خسرو کی روکے جو جماعت کہ اسکے ہمراہ تھی تاب مقابلے کی نکلا کہ پریشان ہو جاتی
 اور خسرو گرفتار ہو جاتے لیکن اونکی ہمت نے درنگی ثانی اسحال ہر ایک نے اپنے تصور کی ایک طرح سے تلائی کی دلاورخان نے
 لاہور میں قتل ہو چنے شہزادہ خسرو کے قلعہ میں جا کر حضرت غامی کے تدارک اوس کو تاجی کا کیا اور سید کمال نے بھی جنگ
 شہزادہ خسرو میں ترودات مراد ظاہر کیے چنا چہ اپنی جاگ تفصیل لکھا جاوے گا سترہ ہونے کو پرنہ کہ نزل میں نزول آیات عالیات کا
 ہوا اس نزل میں عابدین خواجہ کو کہ بڑا بیٹا جو ناریا اور پسرزادہ عبدالعزیز ایک کاپو کہ حضرت والدہ امجد کے عند میں آتا تھا منصب
 ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور شیخ نظام تھا مہری کو کہ شہزادہ خسرو کو دیکھا ساتھ نوید و نواہ کے اسکو خوش کیا تھا کہ
 وہ بے فکر ہو جاوے گا کچھ دیکھا چونکہ یہ مضامینے کچھ شرح راہ دیکر فرمایا کہ توجہ زیارت خاند مبارک کے ہو میں او فیسویں کو
 برگنہ شاہ آباد میں نزل ہوئی اس مقام میں پانی بہت کم تھا سب اتفاق استقدر پانی برساک سب برابر ہو گئے شیخ احمد لاہوری
 کہ زبان شہزادگی سے نسبت خدمتگاری و خاندانادی کے کشتی تہو منصب میر علی کے ساتھ سرفراز کیا سینے کا ارباب خفا
 اونکے وسیلے سے نظر سے گذرتے ہیں اور دست و سمیہ میں یکو دینا چاہے عرض کر کے دلاورخان وقت ارادت مریدوں کے

فہمنا ہما خانان
 شہزادہ خسرو کا

ہو گیا
 اور
 اور
 اور

چند کھلے جان نصیحت کے نہ کر رہتے ہیں چاہیے کہ اپنے کو ساتھ دشمنی کسی مذہب کے تیر تار نہ کریں اور ساتھ سب ارباب سپر
 مل کے طریق صلح عمل کا معنی کہیں کسی جاندار کو اپنے ساتھ سے نہ لہریں گرا لائی اور شکار میں شہر باش در بی بجان نمودن جاندار
 مگر بوجہ پکارا بوقت کا بے نظیر ستاروں کی کہ غم نہ لڑی کے ہیں بقدر وجہ ہر ایک کے کرنا چاہیے اور موثر دموجد بڑا مانے
 میں اللہ تعالیٰ کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے ناخوت اور کثرت خاطر جن کوئی لمحہ فکر و اندیشہ اسکے سے عالی نسبت
 شہر لنگ و بوج ہفتہ شکل و بے ادب و سوسوی اور بے غمچ اور امی طلب پاضرت والد بزرگوار سے اس میں یہ لگا بہر پوچھا یا تھا
 کہ وقت اس فکر سے خالی ہوتے تھے منزل الرومین الوانی اوزبک کو ساتھ ہستان اور منصب بارون کے شیخ فرید علی اکبر کو سفر
 کر کے چالیس ہزار روپیہ مدخرج مینے اوس جماعت کو حجت کیا سات ہزار روپیہ اور تحصیل ایک گودا کہ سواروں کو تقسیم کریں
 میر شریف علی کو بھی دو ہزار روپیہ عینا تے کیا شہنشاہ جو بلکیوں اہل کو کرکوپانچ آدمی ملازم ہمراہی شہزادہ سرو کے گرفتار لائے دو
 آدمیوں نے کہ وہی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینے کہ ہتھی کے پانوں میں ڈالیں اور تین آدمیوں نے انکار کیا قید کیے کہ نہ منصب
 دریافت کیے جاویں باہر مین ماہ فروری سنہ احد جلوس کو مزار اسمین اور نوڈالین علی کو تو ال شہر لاہور میں داخل ہو چو بیسیوں ہندو
 کو قاصد دلاور خان کا وہاں پونہیا اور ہندی گئی کہ شہزادہ سرو فروج کر کے قصد لاہور کا رکھتے ہیں تم خبردار رہنا اوسی تاریخ نہ دلاور
 شہر لاہور کے مضبوط و محفوظ ہو گئے در فروردیس تاریخ کے تھوڑے سے آدمی دلاور خان کے قلعے میں داخل ہو اور حکم فرج
 وغیرہ کا شروع کیا جس جگہ تکست و سبیت تھا سرت کر کے تو پ قلعہ پر چڑھا کر مستعد جنگ کے ہوئے تھوڑے سے آدمی بندھنا بگاڑ
 سے کہ اندر قلعے کے تھے مستعد ہو کر خدمتوں پر مقرر ہوئے اور شہر کے آدمیوں نے بھی ساتھ انھاس تمام کے مدد و حمایت
 کی بعد روز کے کہ فی الحکمہ سرجام ہو گیا تھا شہزادہ سرو رو پونہیا اور ایک منان لہ تقدرہ میں سے منزل اختیار کر کے فرمایا کہ شہر
 قتل کر کے لڑائی شروع کریں اور ایک دروازے میں بسطون سے کہ ممکن ہوگا لگا کر جلاویں اور اپنے ہلزمیوں سے کہ کہ بعد لینے
 قلعے کے سات روز تک واسطے لڑنے شہر کے اور زن اور فرزند آدمیوں کے قید کرنے کا حکم کروگا اس جماعت خون گرفتہ نے
 ایک دروازہ شہر کا جلا دلاور ایک خان حسین بیگ دیوان اور نوڈالین علی کو تو ال نے اندر سے مقابلہ دروازے کے
 ایک اور دیوار اوٹھائی انھیں دونوں میں سعید خان کشتہ میں متعین تھے اور کنا سے دریاے پنا ب کے منزل رکھتے تھے
 اس خبر کو سکر ساتھ ایفگار کے روانہ لاہور کے ہوئے جبکہ کنا سے دریاے راوی کے پونچنے اہل قلعہ کو خبر کی کہ قصد
 دولت خواہی کے آیا ہوں مجھے اندر قلعے کے کہ تو قلعہ والوں نے رات کو سیکو بھجکا اونکو مع ہراجمیوں کے اندر کر لیا بعد لڑنے
 کے کہ قلعہ گھیرا تھا خبر پونچی فوج فاہر کے متواتر شہزادہ سرو کو پونچی اونھوں نے گدہ اگر خیال کیا کہ رو بردار شکر فروری اتر کے
 جانا چاہیے جو کلاہر سواد و عظیم ہندوستان سے ہر چھ سات روز میں بڑی کثرت ہو گئی تھی چنانچہ آدمیوں سے خوب سستا کیا کہ
 دس بارہ ہزار سوار جمع ہو گئے تو شہزادہ اس قلعہ سے کہ آگے کی فوج پر شہنشاہ امیرین حوالی شہر سے اٹھ آئے سراسے
 تافضی علی مین شب پشنبہ سلطو میر تاج مجھے خبر پونچی اوسی رات باوجود اسکے کہ بائی خوب برستا تھا قلعہ کوچ کا بجا کسوار ہوا
 میں جھکو سلطان پور میں پونہیا اور آدھے دن تک سلطان پور میں سہا بحسب اتفاق اوس وقت فوج قاہرہ اور جماعت مقہورہ
 سے مقابلہ ہو گیا امرا ملک طشت بریانی کالا یا تھا چاہتا تھا مین لاڑو سے عزت کے سبیل کروں لگا میکا کہ خبر جنگ کی پونچی مجھ پر
 سنے کے باوجود کہ طبیعت مائل بریانی کی تھی ایک قلعہ واسطے لشکروں کے لگا کر سوار ہوا اور مقید کسی کے پونچنے کا اور کسی
 فوج کا نہ کر بلکہ متوجہ ہوا چنانچہ قلعہ پر چند مینے طلب کیا لیکن کسی نے حاضر کیا ہتھیاروں میں سوا نیزہ و تلوار کے دھما پنے کو لطف

مظاہرہ
 مظاہرہ
 مظاہرہ
 مظاہرہ
 مظاہرہ

نہایت سادہ
کے لئے لکھنا

ایزدی کے سپورک کے مٹا خاندان ہوا میں اول سواروں میں پچاس سوار سے زیادہ ہمراہ تھے اور کسی کو بھی نہیں کہ کراج جنگ ہوگی بلکہ اہل کو بندوال پہنچنے تک چار پانچ سو سوار نیک و بد سے جمع ہو گئے جب اہل غمگرت گذرا میں نہر فتح کی پونجی پیلے سے یہ خروہ پر پہنچا شمس تو شکی تھا اور غمگرت کی سب سے خطاب خوش خبر خانی کا پایا اسمہال الدین جین کو کہ پہلے اس سے واسطے نصیحت مسرو کے بھی تھا اس وقت آ کر کثرت و شوکت فوج مسرو کے تہذیبان کی کہ شہنشاہ کا جو باجوہ کیہ نہر فتح کی تھو اور پونجی تھی یہ سیدہ لکھ کیہ مٹیلج باد میں کتا تھا اور کچھ انا تھا کہ ہندو کہ لکھائے دیکھا کہ مٹیلج شہنشاہ کو کہ نہایت کہو بے ہمتا اور ہر گت کہا گیا کہ جیکہ شمس مسرو کو ساتھ دو خواجہ سرا او سکے کے لئے تو سید نے قبول کیا اور کھڑے سے اور تیرے پاؤں پر مسرو کا اوطح طرح نے ضوع و شوع کیا اور کہا کہ اقبال اسے بلند از اند تین ہوا مٹیلج خیر اس سوار میں مخلصانہ و قدروا نہ آگے آیا سادات بارہ میں کہ شہنشاہان زمانہ کے ہیں اور جس مہر کے میں کر رہے ہیں کام نہایان ان سے ظاہر ہوا اور اول کیا تھا سیف خان ولد سید محمد خان کھرا اور اپنی قوم کا تھا بنفس خود تہذبات مروانہ کے مشورہ مٹیلج کے اور سید جلال نے بھی کہ اس طرف سے ہر ایک تہذیبانی برکھایا اور بعد چند روز کے مرسادات بارہہ کہ پچاس ساتھ سے زیادہ تھے لیکن زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو ہوشی کے اور کھکا پانچ بارہ ہو سے سید کمال کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ واسطے ملک ہراول کے تقرر ہوا تھا ایک کنارے سے آکر اقتدر روز خود رومی گزارا تھو اور مردومی سے ہر بعد واسطے بر نفاذ والوں نے پادشاہ سلامت کو کہ حکم کیا اہل میں و فساد یہ سکھ لے دست پا ہو کہ ہر ایک متفرق ہو گئے قریب چار سو آدمی ایما قات کے میدان میں پائمال تھو و غلہ لشکر فیروزی فتر کے ہو سے مندوق جو ہر ہر و کا و فٹاس کہ ہمیشہ ساتھ رکھتا تھا ہاتھ آیا شہر کہ نہرت کہ این کو در کثرت دسال پو شوہ باہر نگان چین برنگال پو باول قلع وردی آردہ پیشیں پو گزارا و شوہ من و شرم نوشیں پو سوزا انداز رنگ خورشید را پو تسان کثرت تہذیب تہذیب را پو کھو بھی مرم و تواتہ میں نے الکیا و میں واسطے مخالفت پدر کے بہت والات کی تھی لیکن یہ سخن اصلا مستقول و مقبول میرا نھوا اور جانتا تھا میں کہ جو دولت کہ بنا او کی مخالفت پر ہر ہو گیا پاملار ہوگی اصلاح ناقص عقلوں کے جگہ سے نہ ہنشین اور تہذیبنا سے عقل و دانش کے کام کر کے واسطے ملازمت پر در مشد و قبلہ خدا سے مجازی اپنے کے پونجا اور اسی نیت درست کی برکت سے پونجا بھلو جو کہ پونجا جو میں شہزادہ خسرو بھاگے اسی رات راجہ باسو کو کہ زمیندار مستعبر کو ہستان لاہور کا ہر شخص کیا کہ اس طرف جا کر میں طرف صاحب شہزادے کی سخی گرفتار کرنے او سکے میں جسقدر کوشش ہو سکے اور مرزا اعلیٰ اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک چلے لشکر کے ساتھ تقرر کیا کہ صرف شہزادہ خسرو جو این فوج نہ کو بھیجا کہ این اور سینے آپ بھی تہذیب را پو کیا کہ اگر شہزادہ خسرو کا بل کی طرف چلو گئے اور کیا چھڑا کرنے سے جب تک گرفتار نہ کروں نہ سپرون گا اور اگر قابل میں تو وقت نکلیا اور ہر نشان کی طرف متوجہ ہوے تو مہابت خان کو قابل میں چھوڑ کر آپ بخیریت و دولت سے لوٹ آؤ گجا اور طلب ہنشین بنانے سے یہ تھا کہ وہ سبے سعادت البتہ اور کون سے ملاقات کرے گا اور یہ محنت ساتھ اس دولت کے لائق ہوگی جس روز افواج قاہرہ واسطے تعاقب شہزادہ خسرو کے مقرر ہوے ہندہ ہزار روزی مہابت خان کو اور بیس ہزار روپیہ اور احدیوں کو مرمت ہوے اور وہی ہزار روپیہ اور سو اسے او سکے ہمراہ فوج نہ کو کہ کیا گیا کہ راہ میں جس کو چاہوں دین روز شنبہ انھما بیسوں کو آردو سے خلف زمین کا منزل حیدرآباد میں کہ سات کو بس لاہور سے ہی نزول اجلاں ہوا اور شہزادہ خسرو چند آدمیوں کے ساتھ کنارے دریا سے نہاب کے پہنچے غلامتہ ہی کہ بعد شکست کے راسے اون لوگوں کی کہ ہمراہ شہزادے کے مسرکہ جنگ سے لوٹ آئے تھے مختلف ہوئی افغان دال ہند کہ اکثر تہذیبوں کے تھے چاہتے تھے کہ ہندوستان کی طرف جا کر بیانات و فساد کو شروع کریں اور میں ایک

کہ اہل و عیال موم و خزانہ و اموال کا بل کی طرت تھا واسطے جانے کابل کے ولایت کرتے تھے آخر حسین بیگ کی صلاح پر کام
 کیا ایک تو ہندوستانی اور افغان اون سے جدا ہو گئے بعد ہوئے دریا سے جناب کے ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گھاٹ سے
 عبور کریں لیکن کشتی بہرے پونجی سو دہرہ کے گھاٹ کو روانہ ہوئے اس گھاٹ پر آدمی اون کے ایک کشتی بے صلاح اور ایک گھاٹ
 وغیرہ سے بھری ہوئی لائے قبل گشت ہونے شہزادہ خسرو کے کب جاگیر داروں و راجہ داروں و گنڈر بانوں کو حکم صادر ہوا تھا
 کہ اس قسم کا قصہ واقع ہو اگر خبردار وہ ہوشیار رہیں اس سبب سے گھاٹ و دریا کے بندھے حسین بیگ نے جاہا لگا کر
 والے کشتی کے ملاحوں کو اس کشتی پر ملاح پر لاکر شہزادہ خسرو کو اس پار اوزار میں اس انسانین لیکن داماد کمال جو دھڑی
 کا پونجی اور دیکھا کہ ایک گردہ رات کو دریا وترنے کے ساتھ امین میں ملاحوں کو پکارا کہ علم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی
 کا نہیں ہے کہ کوئی رات کو آدمی نداشتہ و تڑکارین ہوشیار بہناں لوگوں کے شور و غوغا سے آدمی اس فوج کے
 جمع ہو گئے داماد کمال نے کشتی چلانے کی کلاڑی کہ ہندی زبان میں آئی کہتے ہیں ملاحوں کے ہاتھ سے کھینچی اور کشتی کو مگر
 کروا رہا چونکہ ملاحوں کو روپیہ دینا قبول کیا کوئی ملاحوں میں سے مستعد پار اوزار نے کاہوسے لیکن کسی نے قبول کیا ابوالقاسم
 تکمیل کو حج گجرات کے حوالی جناب میں خبر پونجی کہ ایک جماعت اس رات میں جاہتی ہو کہ آپ جناب سے عبور کرے سب اس
 خبر سے مطلع ہوئے اسی رات اپنے فرزندوں اور جماعت کے ساتھ سوار ہو کر کنا سے گھاٹ نڈوکے پونجی بہان تک
 نوبت پونجی کہ حسین بیگ نے ملاحوں کو تیروں میں گھیر لیا اور دریا کے کنارے سے داماد کمال نے بھی تیر اندازی شروع کی چار
 کوس تک کشتی بطور خود چلے کی طرت گئی جہاں تک کہ آخر شب میں کشتی ریگ میں آئی ہر چند جاہا کشتی کو ریگ سے جا کر میں سز نو
 اس نشان میں صبح صادق ظاہر ہوئی ابوالقاسم و خواجہ شہزادہ نے کہ ہلال خان کے اہتمام سے اسو طون دریا کے سمیت کی تھی کناہ
 غری و لاکو سنی گیا اور جہاں شرقی کو زمینداروں نے انتظام دیا تھا ہلال خان کو کہ قبل وقوع اس واقعہ کے اوپر سزا ولی لشکر تین
 کشر کے سرداری سکید خان کے بھیجا تھا سب اتفاق اسی رات اس فوج میں پونجی اور بہت دیر پہلے پونجی تھے اور اہتمام کلا
 بیچ لائے ابوالقاسم خان اور جماعت خواجہ شہزادہ کے اور گرفتار کر کے شہزادہ خسرو کے ہوت داخل تھا کشتی صبح یک بجے پونجی
 ماوند کو آدمی ہاتھی اور کشتی پر سوار ہو کر شہزادہ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو سزا کا مرن سے باغ میں گرفتار کی سزا
 کی جگہ پونجی اور سمیت امیر الامرا سے فرمایا سینے کہ گجرات میں ہو چکا شہزادہ خسرو کو ملازمت میں لاوین صبح صلاح امور سلطنت اور
 ملک واری کے اکثر اپنی رائے و فیصد پر عمل کرتا ہوں اور اپنی صلاح کو اور وہی صلاح سے مستتر جانتا ہوں اول یہ کہ خلافت
 صلاح و عبادت پر بندگان ٹھکس کے الہا باد سے ملازمت پذیر ہو کر اور کی ہمتا کر کے دولت عدوت اونکی کو پایا سینے اور اصلاح
 دین اور دنیا کی آپس میں تھی اور اسی صلاح سے بادشاہ ہوا میں دوسرے تعاقب شہزادہ خسرو میں ساتھ کسی چیز کے تین سات
 وغیرہ سے مفید ہوا میں اور جہاں تک شہزادے کو گرفتار کیا اور کیا اور عجائبات اور سے یہ ہر وقت لوٹنے کے حکم عمل عالم فر
 راضی سے پوچھا سینے کہ سات کو جو میری کی کو ملکر عرض کیا کہ اسے حصول اس مطلب کے اگر جاہن کہ سات اختیار کریں بیرون
 میں مثل اس سات کے کہ آپ ساتھ دولت کے سوار ہوئے نپاسکین کے بچشہ کے دن تیسری محرم سنہ ایک ہوا پیرہ
 میں مرزا کامران کے باغ میں شہزادہ خسرو کو دست بستہ پانوں میں زنجیر بائیں طرف سے برسم و نورہ چنگیز خانی کے سامنے
 لائے حسین بیگ اور امین ہاتھ کی طرت اور عبدالرحیم بائیں ہاتھ کی طرت کھڑے تھے اور شہزادہ خسرو در میان میں کھڑے کانپتے
 تھے اور دستے میں حسین بیگ نے اس خیال سے کہ بچہ ناندہ ہو گا بریشان گھاٹ کنا شروع کیے جب عنرض ماوس کی

جو بیجا شہزادہ خسرو
 کو گرفتار کیا
 اور اسے
 کلاں میں
 رکھا گیا

معلوم ہوئی اور سکوبات کرنے کے واسطے چھوڑ کر شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا سینے اردون و دونوں مغزیوں کے واسطے فرمایا
 لگا دو گدھے کے پیڑے میں گنچین اور گدھے پر اوٹا سوار کر کے گرد شہر کے پہلو میں چوٹیک چڑھا گاؤ کا نسبت گدھے کے جلد
 فشک ہوتا ہر حسین بیگ چار ہزارندہ سکر بیاضت مکی شخص کے مرگیا اور عبدالرحیم گدھے کی کھال میں تھا اور باہر سے مطلوبت ہوا
 تھی زندہ ہا آخر خود جو کچھ وہ شنبہ کے دن سے ۹ مرحوم تک بواسطہ زبونی ساعت کے مزا کا مران کے باغ میں توقف واقع ہوا
 موضع بھروال کو کہ لڑائی اس مقام میں واقع ہوئی تھی شیخ فرید کو محرت کیا سینے اور اسکو پنجاب والا مرتضیٰ خان کے سرفراز
 کیا اور بہت انتظام سلطنت کے باغ نذکور سے شہر تک فرمایا سینے کہ دوریہ لکڑیاں کھڑی کر کے قلعہ انگیزون اور اس جہت
 کو کہ اس شہر میں ہر آہی کی تھی اور پوکھڑی اور سولی کے لٹکا کر سیاست کریں اور منرو جزاکو پونچا وین زمینداروں کو کہ لوازم خود کو
 کے بجالائے تھے ریاست اور چودھرائی میانہ دریا سے جناب کے عنایت فرمائی اور زمین بطریق مدومعاش کے ہر ایک کو محرت
 کی جگہ ۱۷۰۱ میں بیگ سے کہ بعد اس کے ہر ملک نامہ اسکا نذکور ہو گا پیر محمد باقی کے گھر سے اعلیٰ قریب سات لاکھ روپیہ کے غلام ہزار اسکا
 اسکے اور ملک رکھا تھا اور اپنے ساتھ لے گیا جب کہ مزا شامرخ کی ہر آہی میں اس درگاہ میں آئے تھے ایک گھوڑا بھارتیہ رفتہ رفتہ
 کام و کھاس و ریسے کو پونچا کہ صاحب مدینہ و خیرین کا ہو کر نسل ان ارادوں کے اسکے مدین آئے آتنا سے زہ میں کہ ہونہ معاملہ
 شہزادہ خسرو کا کشیدت حق میں تھا جو درمیان ولایت اور اختلاف آگرہ کا گلہ قلعہ و فساد کی بڑھ سوار سے خالی تھا اس دفعہ سے
 کہ ہا و اسکا شہزادہ کا طول یعنی فرمایا سینے کہ فرزند پر ویز یعنی سواروں کو اوپر سوارانہ کے چھوڑ کر خود آصف خان اور ایک جہت کے
 ساتھ کہ ان سنبہت خدمت کی بزوی رکھتے ہوں متوجہ آگرہ کے ہوں اور حفظ و حرمت وہاں کی اپنے فتنے پیچھین بکت عنایت
 آئی سبھی پہنچنے شہزادہ پر ویز کے آگرہ میں سم شہزادہ خسرو کی حسب و نخواستہ دوستوں و مخلصوں کے تمام ہوئی اس واسطے
 فرمایا سینے کہ فرزند نذکور روانہ ملازمت ہوں ۹ مرحوم کو چار شنبہ کے دن ساتھ ہا کی قلعہ لاہور میں آ گیا میں دولت خواہوں نے
 عرض کی کہ سعادت طرف آگرہ کے ان دنوں کہ فی اہل صوبہ کجرات و دکن و بیجا مدین غل واقع ہو صلاح دولت کے قریب ہوگی یہ
 صلاح پسند نہ آئی اس واسطے کہ عراق فی شاہ بیگ خان حاکم قندھار سے بعضے مقدمے معلوم ہوئے تھے کہ وہ اس بات پر دلالت
 کرتے تھے کہ امر سے قزلباشیہ سرحد کے واسطے فساد اس جگہ کے باقی لشکر مرزیوں کو کہ ہمیشہ سلسلہ نصرت و نزاع کو پیش
 مینے ہوں اور قریب خطوط واسطے لینے قندھار کے گھنے ہن حرکت کر نیکی دل میں لاوین کہ ساد اوقات حضرت ظل سبحانی عرش ہشتیانی
 سے اور مخالفت یہ ہنگام شہزادہ خسرو سے انکی داعیہ کو تیز لری ہوا اور قندھار پر حملہ کریں بحسب اتفاق جو کچھ خیال میں گذر تھا اہل
 ہوا کہ حاکم ہرات اور سیستان اور باقی جاگیر دار اس طرف کے حسین خان حاکم ہرات کے مددگار ہو کر قندھار کے لینے کو متوجہ ہو
 لیکن شہزادہ ہرات اور ہروائی پشاور بیگ خان کے مدد نہ ثابت قدم ہو کر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اسکی جو بڑی پر
 ایسا بلتہ ہو کر بیٹھا کہ باہر والے اسکو دیکھتے تھے اور جب تک وہ قلعہ گھرا رہا اس شاہ بیگ خان نے کہ نہ باندھی اور سروریا رہنہ
 مویشیں میں عشرت کیا کرتا اور ہر روز اپنی فوج مظہر موج کو دشمنوں کے مقابلے پر قلعہ سے باہر بھیجتا اور ہرگز نہ کوشش نہیں کرتا اور
 لشکر قزلباشیہ نے تین طرف سے قلعہ کی جانب بجوئے خیر لاہور میں پونچھی تو ظاہر ہو گیا کہ اس قدر توقف مایوں پر فرین حکومت
 تھا اسی وقت میں ایک بڑی فوج سرداری مزا غازی اور ہراہ ایک جماعت کے منصب داروں اور مخلصوں کے نسل تمر بیگ
 مخاطب بقراغانی اور نیتہ بیگ مخاطب سرداری غازی کے معین کیے اور مزا غازی کو کہ اس فرکل تھا پینہ زاری منصب ذات اس
 سے سرفراز کیا اور تقارہ دیا یہ مزا غازی فرزند مزاغانی ترخان کا پوجو بادشاہ ملک ٹھٹھہ کا تھا کہ عبدالرحیم خانمان کے ہاتھ

میرے باپ کے سلطنت میں دو ملک فتح ہوا ایک چھ ملک ٹھہرا دوسرے جاگیر میں کہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کا اوسکو عنایت
ہوا تھا مقرر اور زمین ہوا اور پیداوسکے وفات کے کبھی مرزا غازی فرزند اوسکے خدمت میں اوس منصب پر باپ کے سرفراز ہوا باپ دادا
ان کے امرا سلطان حسین مرزا باقر والی فرسان سے ہیں اور اہل میں مسلمان اور اہل حقہ پر سے ہر غرضکے سینے خواجہ حائل کو بخشے
اس لشکر کا متفر کیا اور تین لیس ہزار روپیہ بطریق درج شرح قراخان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلع بیگ کو کہ ہمراہی مرزا غازی
کے تھے رحمت کیے تاریخ اس خدشہ کا ہوا اور خود میں بارادہ میر کابل کے لاہور میں ٹھہرا اور انھیں دنوں میں منصب یکم فتح اتر
کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی سے سچی خواہشیں مجھکے ظاہر ہوئی تھیں اس
واسطے میں لاکھ دام کہ قریب تالیس ہزار روپیہ کے ہوئی کجرت خرچ ادن کے خانقاہ کے فقیر دن کے سینے مقرر کیے پھر
بانیسویں تاریخ عبدالعزیز خان کو سرفراز کر کے منصب ڈھائی ہزاری ذات اور پانسو سوار دن کا اصل و اضافہ مقرر کیا اور
دو لاکھ روپیہ کیونکہ حکم فرمایا کہ اوکو مدد خرچ میں دن اور بتدیج اوسکے ماہیا نون میں وضع کرتے جاوین اور پچھ ہزار روپیہ
قاسم بیگ خان داماد بادشاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید عباد خان کو عنایت کیے اور موضع گو بند وال میں کہ
کنارہ دریا سے پیماہ کے واقع ہوا ایک ہندو تھا ازمن نام لباس فقیری اور بزرگی میں کہ بہت بیو تو ت ہندو مسلمان اوسکے
حالات کے مرید اور معتقد تھے اور اوسنے اپنی ولایت مشہور کر رکھی تھی کہ سب لوگ اوسکو گردکتے تھے اور اطراف و جوارب سے
لوگ اوسکے مستعد ہو کر آتے تھے یہ دوکان اوکلی میں چارپشت سے گرم تھی اور میں بہت دنوں سے سوچتا تھا کہ اوسکی اوس جھوٹی
دوکان کو برطرف کروں یا نہ دہلی سے اوسکو مسلمان کروں یہاں تک کہ جب اندون خرمنو نے اس راہ سے گذر کیا تو اس وک معمول
نے اوس سے ملنے کا ارادہ کیا اتفاق سے اوسکے مقام پر جا کر خسرو فقیر ہوسے اسنے باہر نکلا اوس سے ملاقات کی اور اکثر باتیں اوسکو کہیں
اور اوسکی پیشانی پر اوکلی سے زعفران کا نقشہ کھینچا اور اس حرکت کو شکون اوسکے متفقدو کا کیا جب میں اوسکی یہ باتیں سنیں اور پہلے سے بھی
اوسکی ماہیات کو خوب معلوم تھی تو میں نے حکم اوسکے حاضر کرنے کا دیا جب وہ دیکھا آتا تو اوسکا گھر بار و تعلقات تمام اتنے خان کو سینے
سے دیا اور اوسکے اسباب کو ضبط کر کے فرمایا کہ اوسکو واسطے سیاست کے قتل کریں اور دشمن اوسکے نام اور کجا را لجاو اور انہا اور
دولت خان خواجہ سرائی کجاریت سے نظر نقدی میں زندگانی کرتے تھے اور جب تک خسرو لاہور پر قابض رہا اوصحن نے خوب
دست اندازی کی اوسواسطے میں فرمایا کہ راہو کو سولی دن اور انبا کہ جمع والا مشہور تھا اوس سے جہان لیں غرضکے ایک لاکھ
پندرہ ہزار روپیہ اوس سے وصول ہوسے لیکن میں نے حکم دیا کہ ان روپیوں کو مسافر خانوں اور غیر اقون میں صرف کریں اور حداد خان
منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور لشا ہراوہ پر وزیر نے کمال اشتیاق سے راہ دراز قطع کر کے موہر سنا
میں کو بھیجی تھی اپنے اسنے سے بلکہ خوش کیا کجاریت کو اور تیسویں تاریخ بعد گزرنے دوپہر او تین گھنٹوں دن کے مجھے ملائینے نہایت
مہربانی سے اوسکو بئیل میں لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سے کہ یہ حضور ہوا تھا تو میں نے دل میں قرار کیا تھا کہ جب تک اوسکو
گرتا کر دن کہیں توقف نہ کروں گا اور اتہال تھا کہ طرف ہندوستان کے کوئے تو ایسے وقت میں غالی رکھنا آگے سے کا کہ راہ اٹھا
اور مقام بکبات اور خزانے کا ہر صلاح ملک دار یعنی دور ہوا اوسواسطے جب میں آگے سے خسرو کے پیچھے روانہ ہوا تو میں نے پردیز
کو لکھا کہ تمہارے اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سے دور ہوا اور سعادت و اقبال نے تمہاری طرف موند
کیا میں بطریق الینار اوسکے پیچھے جانا ہوں اسوقت میں مہرانا کو بہتقتضائے وقت اور صلاح دولت کے فیصل کر کے اپنے آپکو
جلد آگے میں پوسنچا کہ تخت و خزانہ تمہارے سپرد کرنا ہوں اور نکو الحد محافظہ ناصر کے لیکن پہلے جو بچنے میرے اس نواں

رائے عاجز ہو کر آصف خان کو پیام دیا تھا کہ میں اپنے تصور سے شہزادہ ہون امید کر کے آپ میری شفاعت کرنے کے سیرت
 شاہزادے کو اس بات پر راضی کرنے میں اسے بیٹے لاکھ نام کو خدمت میں بھیجوں لیکن پرویز اسپر راضی نہ توئے تھے اور کہتے
 تھے کہ یا خود آیا اپنے بیٹے کو بھیج لیکن جب خسرو کی فتنہ انگیز ہی سختی تو بصلح وقت آصف خان اور دوسرے امرا لاکھ کے
 آنے پر راضی ہوئے اور وہ منڈل گرد میں بیچ خدمت شاہزادہ کے حاضر ہو اچھر پرویز نے راجہ جگن ناتھ اور اگر اسے لاکھ کو دیا
 چھوڑ کر خود ہمراہ آصف خان اور چند اہل خدمت کے روانہ کر کے ہوئے اور لاکھ کو ہمراہ لیتے آئے جب قریب آگرہ کے
 پہنچے تو خبر فتح اور گرفتاری خسرو کی سنی چھر پرویز کو در مقام آگرہ میں کیے تھے کہ میرا حکم پوچھا کہ جو خاطر ہر طرف سے جمع تیار ہو
 جلد میرے پاس پہنچاؤ اس واسطے پرویز میری خدمت میں حاضر ہوئے سینے آفتاب کی کہ خلافت بادشاہ ہونے پر اسے محبت
 کی اور وہ ہزاری منصب عنایت کے کہ بنیوں کو حکم کیا کہ چاکر واسطے تنخواہ کے نکال دین اور زر اعلیٰ بیگ کو انھیں دنوں حکومت
 کشتی پر روانہ کیا اور دس ہزار روپے قاضی عزت اللہ کو دینے کے تقرر اور محتاجان کا بل کو قسمت کرین اور ہر بیگ خان صاحب
 دو ہزاری ذات اور ساڑھے بارہ سو سو ارون کے اصل اضافہ سے سرفراز ہوا اور انھیں دنوں میں مقرب خان کو واسطے لاکھ
 اہل و عیال ہزار دانیال کے مقرر ہوا تھا بعد چھ مہینے بائیس دن کے برہان پور سے لوٹ کر خدمت میں حاضر ہوا اور حالات
 وہاں کے تفصیل بیان کیے سیف خان نے منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سو لاکھ نام کو سپرد عہد ہوا باہم بخاری کے میرے والد کی
 سلطنت میں حاکم دہلی تھا اور جب بعض قباحتوں کے کہ اس کے لوگوں سے صادر ہوئے تین خدمت سے موتوں ہو کر دہلی اہل امون
 میں ہوا اور تمام مہاکمہ سرزمین ستینہ حکم دیا خواہ خالص خواہ جاگیر کے لگا کر خانے مقرر ہوں اور موافق حاجت مندوں کے کھانا پاک کر
 تقسیم ہوا کرے تا غبار اور سفر آرام باہری اور انبہ خان کشتی کی کہ اولاد سے وہاں کے حکام کے ہر منصب ہزاری ذات
 اور تین سو سو سے متاثر ہوا اور زر دو شنبہ نوین ربیع الآخر میں شمشیر خاندہ میں پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کو
 اور امیر الامر کو بھی تو اربع مہینے میں فرزدان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تھا اس دن دیکھتے تین فرزند اور چار دختر تین
 طہورت اور بایں تہ اور پوشتنگ نام لڑکوں کے تھے سینے اون سب سے اقتدار رحم و شفقت کی کہ کسی کے خیال میں بچہ طہورت
 کو سب میں بڑا تھا فکر کیا کہ ہمیشہ میرے پاس رہا کرے اور دوسلہ دن کو میرے اپنے ہنوں کے کیا سینے تا بخوبی ہوسہ شکل
 اور خلعت خاص باہر لاکھ کو سینے بنگال میں بھیجا اور اسے لاکھ دامہ زراغاری کو انعام دیئے اور شیخ امیر سپہر قطب الدین خان
 کو کہ کہ منصب ہزاری ذات اور تین سو سو لاکھ خطاب کشتی رسانی کا دیا اور وقت تعاقب کرے فخر کے چونکہ فرزند خورم کو
 آگرے میں عیالات اور خزانہ پر میں چھوڑ کر آیا تھا تو بعد کبھی کے اس مہم سے سینے حکم دیا کہ فرزند مذکور ہمراہ اپنے دادا سے اور پانی
 حملوں کے روانہ ملازمت کا ہونہا بہ قریب لاہور کے پہنچے تو جمعہ کے دن بارہویں تاریخ اسی ماہ میں کشتی پر ہوا جو کہ راجہ لاکھ
 کے استقبال کے جلا اور موضع دھرم پور ایک گاؤں پر مشرف ملازمت حاصل کی بعد ازاں آگرے کو ریش اور سجدہ اور سیلہ اور
 بہا لاسے آداب کے موافق توجہ پیکاری اور قانون تہذیبی کے کہ مقرر ہوا اس لئے کی عبادت میں مشغول ہوا اور بعد ازاں
 اس شغل کے خلعت لیکر قلعہ لاہور میں آیا اور سترہویں تاریخ مہر الملک کو پیشکش کرنا مانگا کر کے اور ستر طرف رو دینا اور
 جو خبر مخالفت اسے اسے سنگر اور دیپ سنگر اسکے لڑکے کے کو لہیا اور میرا کشتی تھی تو حکم کیا کہ راجہ جگن ناتھ ہزار
 مخلصان اور گاہ اور مہر الملک کے ایٹھا کر کے وقع آون کے فتنہ و فساد کا کرین اور کتبہ دار خان کو کہا ہے شاہ بیگ خان
 حاکم قندھار ہوا تھا ساتھ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سو ارون کے ممتاز ہوا اور پچاس ہزار روپہا اور سکوت عیالات کے

قاضی
 قاضی بادشاہ
 قاضی

اور حضرت خان حاکم سابق قاندیس اور اسکے بھائی احمد خان کو کہ خانہ اودون سے اس دولت کے تو قین ہزار روپیہ مرحمت ہوئے اور ایشم خان پھر قاسم خان کو کہ خانہ لاو قدیم اور تربیت یافتہ پختہ منصب ڈھائی ہزار روپیہ اور ڈیڑھ ہزار سوار کا عمارت کیا اور خانہ گھوڑا بھی اور سو مرحمت کیا اور آٹھ امیر و ملک و کنین زمین تھے خلعت بھیجے اور پنج ہزار روپیہ بطریق انعام منظم شہر اسی کو کہ جسے خزانہ بر محنت فرمائے اور تین ہزار روپیہ واسطے فرین لنگو خانہ شہر کے وکیل مرزا علی بیگ حاکم شہر کو دیکھا کہ وہاں جو بیسے اور خیر مرصع چھ ہزار روپیہ قیمت کا قطب الدین خان کو دیا سینے پھر سینے سنا کہ شیخ امیر ایسیس بابا انغانی دوکان پیر میر میری لاہور کی کسی چہ رنگہ زمین آکر ستم کرتا ہوا اور اوپر طریقہ ارباش اور سبے و تو فون کے بہت انغان وغیرہ اور اسکے پاس جمع ہوئے ہیں تو سینے نکر دیا کہ اور ملک حاضر کر کے پروردگار کے پروردگار کو تعلق بنا کر جو زمین کے جب تک اور کی شہرت کہ کہا اور دروڈیکہ شہنہ شاتون جمادی الاول کے کو بہت اہل و منصب آویز کی رعایتوں بادشاہی سے ہر ہزار روپیہ نے منصب مہارت خان کا دودھری ذات اور تین سو سوار کا متعہ ہوا و لاو خان دو ہزاری ذات اور چودہ سو سواروں سے سرفراز ہوا وزیر الملک تیر ہزاری ذات اور ساٹھ پانچ سو سوار کے ممتاز ہوا اور قیام خان ہزاری منصب اور سوار پانے اور شہر مہاراجہ ڈیڑھ ہزار روپیہ منصب اور بارہ سو سوار سے ممتاز ہوا اس طرح جالیس آدمی منصفہ زیادتی منصب سے سرفراز ہوئے اور سینے لعل علی تہی پھیس ہزار روپیہ کا پیر وزیر خان کو مرحمت کیا پھر چار شہنہ کے دن نوین تاریخ ماہ مذکور کے مطابق ۲۱ ماہ جن کے بعد گذرے تین چار گھڑی دن کے مجلس میری سالگرہ کی آکر آستہ ہوئی اتنے سال اٹھایا سو پانچ میں میری عمر سے اور تراز و میری داوی کے گوہر میں گھڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک میں حضرت اور برکت سے میں تراز وین بیٹھا اور کی گھڑی کو ایک ایک بوڑھے شخص نے پکڑ کر ہلکے دھماکے میں اول جن سو نے سے تو لا تین میں دس بیڑ چاہندوستانی حساب سے پھر باقی فزوات اور اقسام خورشید یون اور کیفیات میں بارہ دفعہ تو لا اور اس طرح سال میں دو بار میں اپنا وزن کرتا ہوا کہ ہر بار سو نا چاندی اور باقی فزوات اور ایشم اور محمد چکھو میں اور اقسام غلہ سے وزن کرتا ہوں اول شروع سال میں دس ہزار روپیہ اور تہی میں اور نقد اور سامان اپنے لئے کالگ تجلیداروں کو دیتا ہوں کہ نقد اور حاجتوں کو نقد میں اور اسی مبارک دن سے قطب الدین خان کو کہ کہ برسوں سے اس دن کی آرزو میں تھا طرح کی عنایتوں سے سرفراز ہوا اول اور سو منصب پانچ ہزاری ذات اور سواروں کا دیا پختہ خلعت خاص اور شہر شہر مرصع اور خاص گھوڑا تین مرصع سے عنایت کر کے صوبہ داری ملک بنگالہ اور اور لیسہ کے پچاس ہزار روپیہ کی گجندہ ڈاؤ سو عنایت کی اور وہ باعزت تمام تر سے لشکر کے ساتھ اور طرف روانہ ہوا اور دو لاکھ روپیہ سینے اور سو بطریق مدد خرچ کے مرحمت کیے اور کان میں نے چکھو لکھنؤ سے پوروش کیا پھر اور چکھو اس قدر محبت ہو کہ اپنی ماں سے نہیں والدہ قطب الدین خان کی بجائے والدہ حقیقی میری کے ہوا اور وہ بچہ بچہ بچہ یون اور فرزندوں سے کہ زمین سب کو کو زمین بہتر ترقی میں لاکھ روپیہ اسکے ہزار ہوں کو سینے عنایت کیے اور اسی دن ایک لاکھ تین ہزار روپیہ واسطے ملایو کے دفتر بہاری کو کہ نامزد ہو وزیر کی یعنی بھیجے اور بلڈیوں تاریخ باز ہوا مقلات کہ بنگالہ میں مدتوں سے نافروانی گنا تھا خوش فہمی سے در دولت پر حاضر ہوا میں نے خیر مرصع اور میں ہزار روپیہ اور سو عنایت کیے اور منصب ہزاری ذات کا سواروں کے ساتھ اور سو دیا اور ایک لاکھ روپیہ مرصع نقد و جس پر فون کو دیا اور گیشو داس مارو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور سواروں سے سرفراز ہوا ابو الحسن کہ دیوان اور اللہام میر سے بھائی وانیال کی سرکار کا تھا اور اہل عیال کے ہر آدمی خدمت میں آیا تھا منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں سے سرفراز ہوا اور شروع ماہ جمادی الثانی میں شیخ بانیہ کی سبکی کے شیخ زادوں سے مجھ اور جمل و فرست اور قدرت میں ان دونوں سے امتیاز و خطاب عظم خانی سے سرفراز ہوا اور میرے اسکے ہلال کی حکومت بخشی اور کہ گیشو بانیہ تاریخ اس سینے کی سینے ایک ہلکا جمل

سرفراز ہوا اور اس طرح جالیس آدمی منصفہ زیادتی منصب سے سرفراز ہوئے اور سینے لعل علی تہی پھیس ہزار روپیہ کا پیر وزیر خان کو مرحمت کیا پھر چار شہنہ کے دن نوین تاریخ ماہ مذکور کے مطابق ۲۱ ماہ جن کے بعد گذرے تین چار گھڑی دن کے مجلس میری سالگرہ کی آکر آستہ ہوئی اتنے سال اٹھایا سو پانچ میں میری عمر سے اور تراز و میری داوی کے گوہر میں گھڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک میں حضرت اور برکت سے میں تراز وین بیٹھا اور کی گھڑی کو ایک ایک بوڑھے شخص نے پکڑ کر ہلکے دھماکے میں اول جن سو نے سے تو لا تین میں دس بیڑ چاہندوستانی حساب سے پھر باقی فزوات اور اقسام خورشید یون اور کیفیات میں بارہ دفعہ تو لا اور اس طرح سال میں دو بار میں اپنا وزن کرتا ہوا کہ ہر بار سو نا چاندی اور باقی فزوات اور ایشم اور محمد چکھو میں اور اقسام غلہ سے وزن کرتا ہوں اول شروع سال میں دس ہزار روپیہ اور تہی میں اور نقد اور سامان اپنے لئے کالگ تجلیداروں کو دیتا ہوں کہ نقد اور حاجتوں کو نقد میں اور اسی مبارک دن سے قطب الدین خان کو کہ کہ برسوں سے اس دن کی آرزو میں تھا طرح کی عنایتوں سے سرفراز ہوا اول اور سو منصب پانچ ہزاری ذات اور سواروں کا دیا پختہ خلعت خاص اور شہر شہر مرصع اور خاص گھوڑا تین مرصع سے عنایت کر کے صوبہ داری ملک بنگالہ اور اور لیسہ کے پچاس ہزار روپیہ کی گجندہ ڈاؤ سو عنایت کی اور وہ باعزت تمام تر سے لشکر کے ساتھ اور طرف روانہ ہوا اور دو لاکھ روپیہ سینے اور سو بطریق مدد خرچ کے مرحمت کیے اور کان میں نے چکھو لکھنؤ سے پوروش کیا پھر اور چکھو اس قدر محبت ہو کہ اپنی ماں سے نہیں والدہ قطب الدین خان کی بجائے والدہ حقیقی میری کے ہوا اور وہ بچہ بچہ بچہ یون اور فرزندوں سے کہ زمین سب کو کو زمین بہتر ترقی میں لاکھ روپیہ اسکے ہزار ہوں کو سینے عنایت کیے اور اسی دن ایک لاکھ تین ہزار روپیہ واسطے ملایو کے دفتر بہاری کو کہ نامزد ہو وزیر کی یعنی بھیجے اور بلڈیوں تاریخ باز ہوا مقلات کہ بنگالہ میں مدتوں سے نافروانی گنا تھا خوش فہمی سے در دولت پر حاضر ہوا میں نے خیر مرصع اور میں ہزار روپیہ اور سو عنایت کیے اور منصب ہزاری ذات کا سواروں کے ساتھ اور سو دیا اور ایک لاکھ روپیہ مرصع نقد و جس پر فون کو دیا اور گیشو داس مارو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور سواروں سے سرفراز ہوا ابو الحسن کہ دیوان اور اللہام میر سے بھائی وانیال کی سرکار کا تھا اور اہل عیال کے ہر آدمی خدمت میں آیا تھا منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں سے سرفراز ہوا اور شروع ماہ جمادی الثانی میں شیخ بانیہ کی سبکی کے شیخ زادوں سے مجھ اور جمل و فرست اور قدرت میں ان دونوں سے امتیاز و خطاب عظم خانی سے سرفراز ہوا اور میرے اسکے ہلال کی حکومت بخشی اور کہ گیشو بانیہ تاریخ اس سینے کی سینے ایک ہلکا جمل

اور سو موچون کا پر بزرگو دیا اور بیکر نظر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع اسل و اضافہ مقرر کیا اور پانچ ہزار و پچیس ہزار
مجموعی کو محنت جوئے اور تازے حالات سے کہ ان دونوں میں ظاہر ہوئے پکڑا جانا خط مزاحمت کو کہ کا پوکہ راجہ
علینان حکم خانہ میں کو لکھا تھا اور میں پہلے جانتا تھا کہ شاید خدا اس مرزا کا واسطے موافقت خسرو کے ہو کہ کسب اس کے داماد
ہونے کے بجائے شہنشاہ کو رکھتا ہو مگر اس سحریر سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اصل نفاق کو کسی حال میں نہیں چھوڑتا اور اسکی یہ سلا
میرے باپ سے بھی تھی فرضاً اوستے یہ خط شتمل اور پر بدخواہی اور عدالت کے کہ کوئی دشمن ویسا نہ لکھے گا سابق راجہ علیخان کو
لکھا تھا کہ میرے والد کی سلطنت میں خزانہ اندازی کرے حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ در بخش اور قدر دان ہو گا کہ زمین سے
اس مرزا عزیز کو اسکی وفا کی رعایت سے پرورش کیا اور ضرور عنایت کیا اور اسقدر بڑھایا کہ اپنے برابر دن میں زیادہ ہوا اور
یہ خط بہ دیو میں در میان کسباب و مال راجہ علیخان کے خواجہ ابو الحسن کے ہاتھ لگا اور اوستے لاکھ بھوکو دکھلایا اور سکھو دیکھ کر
بدن پر غصے سے بال کھڑے ہوئے اگر خیال اسکی مان کا مانع نہ ہوتا تو لائق تھا کہ اسکو اپنے ہاتھ سے سزا دیں لیکن تین سے
اسکو بلوایا اور وہ خط اسکو دیا کہ پکار لوگوں میں پڑھے اور بھوکو گان تھا کہ وہ اسکو دیکھا کہ اسے خوف کے مرجائے گا لیکر اپنے
بے شرمی اور بے حیائی سے ایسا پڑھا کہ گویا اسکا لکھا ہوا نہیں بڑا اور غیر کا خط میرے حکم سے پڑھتا ہو حاضران مجلس کو میرے
والد کے ٹوکے تھے اوس خط کو دیکھ اور سسکا اور اسکو امانت کرنے لگے پھر بیٹے اوس سے پوچھا کہ قطع نظر اون برائیوں سے کہ تو نے
اپنے ذہن ناقص میں مجھے کیوں میرے والد بزرگوار سے کہ بجا بجا سے اور حکم کر سب میں سر بلندا اور ممتاز کیا کہ تم پر سب شک کر
تھے کیا بڑی دیکھی تھی کہ اوسکے دشمنوں اور مخالفوں سے ایسی تحریکی اور خود تک مزاج میں داخل ہوا لیکر آدمی اپنی طبیعت
لاچار ہو کر جب تو اسل میں منافق تھا تو سو ایسے کاموں کے تجھے کیا ظاہر ہو جو بڑی کہ تو نے مجھے کی تھی میں نے اسکو معاف
کر کے پھر تجھ کو میرے اسلے منصب پر سرفراز کیا اور بھوکو گان تھا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتھ ہو گا اب کہ معلوم ہوا کہ تو
اپنے مرئی اور قدر دان سے بھی بدخواہی میں باز آیا تو بھوکو تیرے دین و ایمین پر چولے کرتا ہوں لیکن وہ اس روسیایا لگے ہو
کیا بولتا بھرنے حکم دیا کہ اسکو جاگیر اور بیکر بدل دین اگر چہ یہ اسکی فطالائق عقیدت تھی مگر میں نے لمانا یعنی باتوں کے اوس سے
در گذر کیا پھر بیسیوں تاریخ نیک شنبہ کو مختل پرویز کی شادی کی شاہزادہ مراد کی دختر سے آکر سہتہ ہوئی اور میری ہوا می سے
گھر میں دسکا کھاج ہوا اور سامان شہن و خوشی پرویز کے گھر میں مرتب ہوا جو او مجلس میں حاضر ہوا طرح کی منایات و سرفراز
ہوا تو ہزار روپیہ شریف ملی کوع اور سرداروں کے حوالے ہوئے کہ محتاج اور فقرا کو تقسیم کریں اور اگر جب کویش شنبہ کے دن
میں واسطہ شکار و شہنہ کر چھاک اور زندہ کے شہر سے کلکار عیاس کے بلغ میں ٹھہر اور چاروں ولان رہا پھر چار شنبہ پرویز
تاریخ کو وزن شہی پرویز کا ہوا اسکو بارہ دفعہ قسامر غلات اور باقی انجاس میں تو لاہر بارہ سکا وزن و دوزن اور اٹھارہ سہر
کا ہوا پچیسے وہ سب مالی خیروں کو دوا دیا اور اوس دن اسنصب شجاعت خان کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اسل
و اضافہ سے مقرر ہوا اور بعد اسنصب مرزا غازی مع لشکر روانہ ہو تو میرے خیال میں کیا کہ اور لشکر بھیجے سے اسکی مدد کو روانہ کرنا
چاہیے اسواسطے جہاد خان تو بیکر کی کوسات منصب ڈیڑھ ہزاری اور آٹھ سو سواروں کے اصحاب و اضافہ سے ممتاز ڈیڑھ ہزار
سواروں کے کہ قریب تین ہزار کے تھے سرداروں کے شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور وہ تو لاکھ روپیہ و خرچ اس جماعت کو
دیئے اور ہزار ہر ہزار بھی انکے ساتھ لے کر اور صفحان کو حفاظت خسرو اور ہندو بہت لاہور پر چھوڑا اور میرا لامی جمعیت سخت
یہاں بھی ہر کابی سے خود ہو کر شہنہ رہا اور بیکر اوق سموی کہ صوبہ لٹا سے سب طلب گیا تھا بیکر کی تمام سے سرفراز ہوا اور میں نے

اور سوکھا گیا کہ اتفاقاً ابو اکبر کے اونچا خاص خدمت کا کیا کرے اور وہ اذیت تو اعدا سپنے والہ کے میں بھی کام کیا کرتا ہوں کہ بڑے بڑے کاموں پر وہ شخص مقرر رکھتا ہوں کہ ملکہ کام کریں اور یہ بوساطے اوکلے بے اعتمادی کے ہی بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک گونہ کوئی مانع اور مرض پیش آوے تو وہ سزا دہی ملے گا کہ کام کرے اور حاجت بندگان آہی کی بند نہ رہے اور یمنین دن میں سینے سنا کر دسہرے کے دن عبداللہ خان نے کاپی سے کہ اسکی جاگیر میں جو بیٹا یا ماٹا بند لکھنڈ میں جا کر بزور سپاہگیری رام چند پر نند کو اور کوکر مدتوں سے اور جنگ میں نقتہ انگیزی کرتا تھا بلکہ کراچی میں لے آیا میں نے عرض میں اسے اس عمدہ خدمت کے نشان اقدار سے تین ہزار دی ذات اور دو ہزار سو ارکا اور سوکھناریت فرمایا اور چونکہ سو بہ بہار کی عرضیوں سے مجھ کو ظاہر ہوا کہ جہانگیر علی خان نے سکر ام سے کہ وہاں کابڑا زمیندار ہی اور چار ہزار سو اور پیادہ ہمیشہ رکھتا ہے باطناً زمین کو امی اور مخالفت کے زمین نامہوار میں ترائی کی اور جس خود خوب جنگ کر کے سنا کر ام کو ہندو ق سے مارا اور اس کے بہت لوگوں کو بلا کر کے باقیوں کو بگاڑا تو سبب ایسے بڑے کام کے کہ جہانگیر علی خان سے بنا تھا میں نے اور سکا منصب ساڑھے چار ہزار ذات اور ساڑھے تین ہزار سو ارکا مقرر فرمایا پھر میں یمن میں چھ دن شکار میں مشغول رہا اور پانسو اکاسی جانور ہندو ق سے چھینے اور قرض یعنی لکھنے شکار کیے اور ان سب میں ایک سو اٹھاون جانور خریدے ہندو ق سے مارے تھے اور دو ہزار قرض ہوا اکیبا رکھ چکا کہ میں کہ بیگت ہراہ تمیں ایک سو پچیس جانور مارے اور دوسری بار ہندو ق میں ایک سو سو شکار جو سے اور قسام اور جانوروں کے کہ شکار ہوئے یہ جن کو ہندھا ہا پچیس ایک سو اسی اور پچاسی بکرے اور تیس اور گور خرا و زیل گاؤں اور نون وغیرہ میں سوا اٹھالیس اور چار خندہ کے دن سو کو تین شوال کو بچہ و خوبی شکار سے لوٹ آیا اور ڈیڑھ ہر ہر دن چڑھے لاہور میں داخل ہلا اور یہ بات ہو کہ اس شکار میں خوب موضع چندا کے مانی میں سے ایک کالے ہرن کے شکر میں ہندو ق ماری اسے کوئی لکھا لکھا ایسا اور کیا کہ حالت سستی میں لوٹ کر ہر ای بڑے شکار یوں نے مجھے بقم کر کہا کہ میں نے لکھا کہ تم نے کہا کہ ہرن ایسا اور اسو اسی کے نکالے اور پچاسی بکرے کا گوشت میں نے سب جانوروں میں لذیذ زیادہ پایا باوجودیکہ میڑا اور سکا ایسا بد ہو کر گئے سبھی اور اسکی بونہیں جاتی لیکن گوشت میں مطلق بونہیں ہوتی اور میں نے ایک بڑے پچاسی بکرے کو کھنچا تلوا یا دو میں پنج بیس میں کا ہوا کہ ولایت کے حساب سے ایک میں میں یہ ہوتا ہوا اور اس میں ایک ہاڑی لکھے نے کوٹلو آیا دو میں میں سے کبری کا ہوا کہ ولایت گتہ سیر ہوتا ہے اور ایک بڑا گور خروں سو اسیر کا ہوا میں نے شکار یوں نے سنا ہے کہ ہاڑی نونے کے سینگ میں یہ وقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے کہ سبب اسکی خارش گے وہ اور دن سے لڑتا ہوتا ہوا اور اگر کوئی اور نہ نہیں ملتا تو درخت یا پتھر سے لگتے مارتا ہے کہ وہ خارش کہ خوب سینے تلاش کیا تو وہ کیڑا ایک ماہ کے سینگ میں ملا حالانکہ ماہ نہیں لڑتی معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل تھی اور کہ بڑے گوشت اگرچہ حلال ہے اور اکثر لوگ خبثت سے کھاتے ہیں لیکن مجھے کسی طرح پسند نہیں آتا اور جو اسے مادہ اور خبثت دلیپ اور اسے باہر لائی شکر کے قبل اس سے فرماں صادر ہوئے تھے ان دنوں خبر آئی کہ درخان بھڑا قو خان اور عبدالرحمان بھڑا بھڑا اور لانا شکر اور حلال لکھ نے ہر اور منصب اور دن کے دلیپ کی تجاویز ناگور میں کہ قریب امریکہ کے ہر سکر بطون الینار وہاں پونچے اور جب اسکو سیکھیا اور اسے راستہ جھانے کا پنا یا لاجا لڑائی پرستند ہوا تو ٹھوڑی دیر میں نونج شاہی شکر است کھا کر جہانگیر میں گیا اور بہت چلایا اسے لڑنے کے اور علی خان کو ہاڑی چھلے کے خیال رعایت اور توجہ اپنے باپ کے منصب اور سکر تدار کھا اور کاپی میں جا کر عنایت کی اور ماہ بدعتہ میں فائدہ طلب الدین خان کو کہنے کہ جیسے والدہ حقیقی کے تھی اور کمال ہر مائی ہو گیا پر شکر کیا تھا سکر خانی سے طرہ ملک جاؤ دانی کے سفر کیا تھوڑی دیر خورد میںے اوکلے لاش کو کا نہ دیا اور کسی نے کھانا نہ کھایا اور نہ عزت کچھ بے لگے اسے ہوتی

ذکر جشن دوسرے نوروز کا جلوس مبارک سے

چہار شنبہ کے دن بانیسویں تاریخ ویدعہ سے سنا ایک زار پذیرہ میں ساڑھے تین گھڑی دن چڑھے آفتاب اپنے خانہ کھنکھ میں آیا اہلکاروں نے دولتی نے کلبطریق مقرر آستیکہ اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت میں تہ پر چٹھا نوکران اور ہنوزوں کو اپنی عنایتوں سے سر بلند کیا اور صحنہ دونوں خیر آئی کہ جہاں شکر پہلو ہنوز آغازی ولد مزاجانی کے ملک شاہ بیگ خان کو تہہ ہا کر کیٹن کیا تھا شوال کی بارہویں تاریخ وہاں پونجی اور لشکر قراباش نے جب خیر آئے اس لشکر کی سخی تو بعد ہونے مسافت ایک منزل کے گھر آکر بیٹ گئے اور وہاں سے بلند تک کہ وہاں سے ساتھ کوس تھا پھر کر نہ کیا بعد اسکے جگلو ظاہر ہوا کہ بعد وفات میرے والد کے حکم فرماہ اسیانی سرداروں نے اس طرف کے یہ خیال کیا کہ اس زلزل میں قندھار بآسانی ہاتھ آ جائیگا تو بلا مکر شاہ عباس کی مجبوت جمع کر کے اور حاکم سیستان کو متفق کر کے حسین خان حاکم ہرات کو پنیام بھیجا کہ اونکی ملک کر سے یہاں سے کھنوج مدو کو روانہ کی تو سب نے باہر ہو کر قندھار کو محاصرہ کیا وہاں کے حاکم شاہ بیگ خان نے سوچا کہ اگر میں باہر نکل کر دنوں اور شاہ شیکست ہو جاؤں تو پھر سنبھال قندھار کا دشوار ہو گا اس واسطے قلعہ فیضیو طر کے اندر چٹھا اور قاصد تیز چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب میں سرور کے تعاقب میں آ رہے تھے آکر لاہور میں مقیم تھا اون قاصدوں نے آکر مجھ کو مطلع کیا میں نے یہ خبر سکر بلا مہلت ایک ٹیلہ لشکر ترح اعلا اور منصفیوں کے مزاج عازمی کے ساتھ اودھر روانہ کیا لیکن ہنوز وہاں نہ پہنچا تھا کہ شاہ عباس نے سنا کہ حاکم فرماہ نے ہزاروں جگلو اور وہاں کے قلعہ لینے قندھار کا کیا او سے یہ بات سن کر ناپسند کی اور واسطے ناکیر کے لپنے ایکے صاحب بن بیگ نامی کو جمع فرمایا اون لوگوں کیٹن بھیجا کہ قندھار سے لوٹ آؤں اور اپنے مقاموں میں بٹھیں کہ موافقت و محبت ہمارے خاندان کی جھا کر بادشاہ کے ہنوزوں کے تعمیری کو مبادا اور نسبت میں قتل واقع ہو لیکن حسن بیگ نے ہنوز وہاں فرمایا اونکے پاس نہ پہنچا تھا کہ وہ لوگ خوف سے اس لشکر کے پریشان ہو کر بھاگ گئے اور حسن بیگ نے اون لوگوں کو ملامت کر کے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور لاہور میں خدمت سے شرف اندوز ہو کر میرے کما کہ ان بدعا شہوں نے جو قندھار کو محاصرہ کیا یہ امر ملا مرضی شاہ عباس کے ظاہر ہوا اور مبادا آپ کی خاطر مبارک میں اسوج سے کچھ ملال ہو غرض جب سیراہ لشکر قندھار میں پہنچا تو وہاں کے قلعہ کو سرداران کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان ہزارہ اس لشکر تک کے روانہ درگاہ عالی گاہوا اور ستائیسویں ذیقعدہ کو عبدالسدر خان نے رام چند بوندلیہ کو مقید ملا خطے میں لڑنا سینے اسکو چھوڑا یا اور نعلت پہنوا کراچہ باسو کے حوالے کیا کہ اسکے اور اسکے ہزارہوں کی ضمانت لیکر جائے دے جو کچھ سینے اور سپر جم کر کے کئے خیال میں تھا اور شاہ اسکو اسکا گمان ہوا تھا اور دوسرے دن ذیقعدہ میں فرزند خرم کو سینے طومان اور طوغوغ اور نشان و نقارہ عنایت کر کے منصب آٹھ ہزاری نوات اور پانچ ہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو مگر یہ بچاؤ سے اور اوسوی دن پیرخان ولد و قندھار لودھی کو کہ خاندان سے ہزارہ اہل و عیال و اہتالی کے آیا تھا خطاب مصلحت خانی کو کہ یہ منصب میں ہزاری نوات اور پانچ ہزار سوار سے متاثر کیا اور نشان و نقارہ کو کہ مرتبہ اوسکا سات خطاب فرزند کی کے اور دن سے بلند کیا باپ اور چچا اس مصلحت خان کے قوم لودھی میں نہایت مقرر اور متمتع تھے چنانچہ دولت خان سابت میں کچھ مصلحت خان کا تھا جب ابزاہر شاہ بن سکندر نے اپنے چچا کے امیروں کے ساتھ بدسلوکی شروع کی اوتھوڑے تصور پر بہت لوگوں کو مارنے لگا دولت خان کے اوسکے طرف سے انکے چپے کر کے اپنے چھوٹے بیٹے دلاور خان کو باہر شاہ کے پاس کابل میں روانہ کیا اور واسطے لینے ہندستان کے پیغام دیا چو کہ حضرت باہر شاہ کو خود یہ خیال تھا بلا توقف اودھر روانہ ہوئے جب لاہور میں رونق افروز ہوئے تو یہ دولت خان بھی اس اپنی قواج اور لواحق کے وہاں خدمت میں مشرف تھا اور لوزم ہنگی کے اچھی طرح کیا لاپا جو کہ شخص پانچ ایک ہاٹن اور ہزارہوں میں آ رہے تھا باہر شاہ

اوس سے بہت خوش ہوئے اور اکثر اوسے باپ لکھ کر آئین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوس کو دیکر وہاں کے سب جاگیر داروں کو اسکی متابعت کا حکم دیا اور خود بدولت دلا اور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری باجرب میزمن تخی بند دستمان پنجاب میں آئے تو پھر دولت خان بوغارا کی خدمت میں حاضر ہوا اور بعد چند روز کے اوسکی وفات ہوئی دلا اور خان اوسکی جگہ پنجاب خاندان کے متنازع ہوا اور ہمراہ بابر شاہ کے لہر سپہرہ لودھی کی لڑائی میں حاضر ہوا اور سپہرہ حضرت ہمایون شاہی بھی خدمت میں نیک خواہ اور وفادار ہوا تھا مگر مگر میں لوہستے وقت حضرت ہمایون کے جنگ لہے شیر خان افغان کے ساتھ مردانہ لڑائی کی لیکن اوس لڑائی میں شیر خان کے یہاں پکڑ گیا ہر چند شیر خان اوسکو اپنا نوکر تاربا لیکر اوسنے نوکری اوسکی قبول کی اور جو اب دیا کہ تیرے بزدگ ہمیشہ میرے بزرگوں کے نوکر رہے ہیں میں ہرگز تیرا نوکر نہ ہوں گا شہر خان نے غصہ ہو کر اوسکو دیوار میں چڑھ دیا اور عرض خان بھی اڑھ بھائی دلا اور خان کا سلیہ خان کے عہد دولت میں بڑا سردار ہوا جو بعد فوت سلیم شاہ میں شیر خان کے اور ساک جانے فیروز خان کے کہ اوسکا لڑکا تھا محمد خان کے ہاتھ سے یہ عمر خان سچا بی برادری کے محمد خان کی طرف سے خوشحال ہو کر گجرات کی طرف چلا گیا اور وہاں عمر خان نے وفات پائی اور کاشیاد و عثمان کہ جو ان شجاع خواجہ صورت تھا ہمراہی عبدالرحیم ولد میر خان کے کہ میرے باپ کے عہد میں خان خانان ہوا اختیار کی اور خوب خوب کامیے خان خانان اوسکو برابر اپنے بھائی حقیقی کے جاتا تھا بلکہ ہزار بار سٹک بھائی سے زیادہ دیکھتا تھا اکثر فقیر کہ وہاں خان خانان کی ہوتیں اوسکی مردانگی اور شجاعت سے تھیں جب میرے والد احمد نے ولایت خاندیس اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شاہزادہ دائیال کو اہل ملک اور باقی شہروں پر کہ دھنی سرداروں سے لیے تھے چھوڑ کر خود بدولت طرف دار اخلاقتہ اگر کے کوسٹے دائیال نے وہاں تھی کہ کشتار خان خانان سے جدا کر کے اپنے پاس رکھا اور تمام کام اپنی سرکار کے اوسکے حوالے کیے اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کی یہاں تک کہ دولت خان اوسی کی خدمت میں راہی ملک عدم ہوا اور اسکے دو بیٹے رہے محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بھائی تھے و چون بعد باپ کے مر گیا اور دائیال نے بھی سبب کثرت شراب خواری کے انتقال کیا سینے بعد جلوس کے اس پیر خان کو حضور میں طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکھ کر مرتبہ مذکور پر فرائض کیا آج میرے یہاں اوس سے کوئی زائد متبر نہیں بڑے بڑے گنہ گروں کے کہ کسی کی سفارش سے میں نہیں سماعت کرتا اوسکی سعی اور التماس سے بخشید جاتا ہوں شیک جوان مراد اللہ لائق اعتبار رکھو اور جو کچھ اوسکی ترقی کی بڑی بجا ہو اور دوسری رعایتیں بھی اوس سے کی جاتی ہیں جو کچھ نفع کے زیادہ لایت اور ارا اللہ کا منظور ہو کہ وہ ملک و ملی میرے بندوں کا جو چاہتا ہوں کہ ہندستان کو سفدرون اور شہر برون سے خالی کر کے اور کسی اپنے فرزند کو یہاں چھوڑ کر خود مع شکر چلے اور ہتھیوں کے بہت خریدنے لیکر اوس طرف توجہ کروں اس نیال سے پروریز کو لانا کی طرف روانہ کر کے خود ارادہ و کن کا کھتا تھا کہ یہ معاملہ خسرو کا پیش آ یا اور ضرور ہوا اوسکا بھی کر کے اوسکے نفع کو وضع کروں آسیر واسطے پروریز کے کام نے خوب صورت بندگی اور نظیر مصلحت وقت کے رانا کو مصلحت دیکر اوسکے ایک فرزند کے ہمراہ میری خدمت میں حاضر ہوا اور مارگ لایا ہوں میں ملاجیب میں خسرو کے فساد کا خارج ہوا اور لشکر تزلباش کو کہ تیرا بھی گئے تھے شکست دی تو میرے ولیدن آبا کہ میرے لشکار کابل کا کر کے کہ مش وطن بلوں کے ہر بندہ سے کی طرقت معاودت کروں اور آزادی و ملی بین لاؤن اسواسطے ساتویں تاریخ دیکھ لو اور ہور سے نکلک باغ دل میں کاپار دیکھ لوئی کے پوسینے منزل کی اور چاروں وہاں ہاکیا تہذیب کو اوتیسویں فروری کے کہ دن شرف آفتاب کا تھا اوس بلوغت میں خوشی کی اور بیٹے کو ان کو ترقی منصب اور ارضانے سے سرفراز کیا دس ہزار روپیہ سن گیا کہ ایل ایران کو عنایت کیے گلچ خان اور میران صدر جہان اور میر شریف آملی کو لایا ہوں چھوڑ کر حکم دیا کہ متفق ہو کر یہاں تک کام کیا کرن دوش تہذیب کو بلوغت سے کوئی کر کے موضع بہترین کراچی میں کوئی شہر سے جو مقام کیا اور شہنشاہ کو جہاں لہو پورین رہا اور یہ میری شکار گاہ ہو جو بان ایک میرے حکم سے ایک مناد و منسراج

اور میری شکار گاہ ہو جو بان ایک میرے حکم سے ایک مناد و منسراج

نام بہرن کی قبر پر بنا جو وہ پلے ہو سے بہرن کی لڑائی اور جنگی بہرن کے کشاکش میں نے نظیر تھا اور اس منار سے بہرا تھیں
کشمیر کی نے کہ اوستا دشمنوں کو دیکھا ہے کہ لکھنیا جا کہ اس میدان میں ایک بہرن حضرت جہانگیر اور شاہ غازی نے پڑا تھا
ایک مہینے میں جب اوسکی رشتہ دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی بہرن کا سردار ہوا پھر میرے بسبب مسکتا کہ
بہرن کے حکم و یا کہ کوئی اس جنگل کے بہرن کو نہ مارے اور انکا گوشت ہندو مسلمان پرمانند گوشت گناہے اور سور کے بھرا اور اوسکی
قبر کے پتھر کو بہرن کی شکل پر تیشو اکر اور سپ لگایا اور سکندرمعین کو کہ وہاں جا کر دارتھا حکم دیا کہ جہانگیر پور میں ایک عمدہ قلعہ بنا دے پھر
جمہرات کو چودہ جون تاریخ موضع چندالہ میں مقام ہوا اور وہاں سے شنبہ کو سو لوہوں آرائیج ایک منزل درمیان حافظا باو میں ہم
باہتمام تیر تو ام الدین وہاں کے گوری مقرر ہوئے تھے مقام کیا پھر بعد کوچ کے دریا کے چناب پر چوٹے اوپل بنا دیا اور وہاں
سے پالوٹر کے حوالی پر گنہ گرات میں اوترا جب میرے والد کشمیر کو جانتے تھے تو یہاں ایک قلعہ بنوایا تھا اور کچھ دن کی جماعت کو جو
وہاں فساد پر پکارتے تھے لاکر اوس میں بسایا کچھ دن کے رہنے سے اب جگہ کو گجرات کہتے ہیں اور اس پر گنہ گرا کو اور پگنوں سے جدا کر دیا تھا تو
گور لگو کر می کہ کہتے ہیں اکثر اوقات مسری اوکل دو دھ دیا وہی پر جمہور کو خواہج بہرن پانچ کوس اور خراجا تے مقام کیا اوسکو خواہج ان
نے جو شہر شاہ افغان کا غلام تھا آباد کیا اور وہاں سے دو منزل درمیان رسا بھٹ پر پہنچا وہاں رات کو سفدر بہت ہوا اور پانی
آیا بڑے عمری اور لوگوں نے ویسا نہ بیان کیا پھر نڑے برابر اولے پڑے اور ہوا پانی شدت سے لٹ لٹ گیا میں بیگیت کے ساتھ
کشتی پر اوتر گیا اور پھل بندہ جو اکر تمام لشکر کو اوتر دیا یا اس بھٹ دریا کا سر ایک شہر پر کشمیر میں تریاک نام کہ ہندی بہرن سانہ کو
کہتے ہیں شاید وہاں تاگے کوئی بڑا سانہ ہو گا میں اپنے والد کے ساتھ وہاں دو بار گیا ہوں شہر سے میں کوس شہر پہلو شکل ایک
حوض بہت بڑا کٹر فقیروں کے چلے اوسکے اطراف میں اور غار عابدوں کے بنے ہوئے ہیں پانی اوس میں بہت گہرا ہوا اور صاف
اسقدر کہ اگر نہ شیشا ص ڈالو تو زمین تک جاتے دیکھتا ہوا اور پھل اوس میں بہت بڑے اوسکا گھرا کھنڈا ہوا اور پھل ہر قدر دم تھا پھر بنے بعد جلوس کے
حکم کیا کہ سنگ مرمر سے اوس حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکے چاروں طرف لگا دیں اور نہرا اوس پانی کی ہر ہر ٹپس اور کمانا میں
ہوا میں وہ ایسا عمدہ مکان بنا کر دو دروں کے لوگ ویسا بیان نہیں کہتے جب پانی اوسکا یہ پور میں کشمیر سے دو کوس پر پہنچتا ہے تو پھل
جاتا ہوا تمام زعفران دبا گیا اوس سے پیدا ہوتی ہے معلوم نہیں کہ اوس میں کتنی ہوتی ہو ہر سال پان سو من ہندوستانی قول سے
کہ چار ہزار من ولایتی ہوا حاصل زعفران کا بہر میں اپنے والد کے ہمراہ زعفران کی بہا میں وہاں گیا ہوں سب درخت پھولوں کے اول
شاخ و برگ لاسے میں پھر پھول پر خفاں زعفران کے کہ سب زمین سے چاگاشت اسکا درخت نکلا تو پھول سو سنی رنگ نکلا پھر پھل کا کوز
گتا ہوا اور اوس میں تاریخ شہری کہ کہ طرح ہوتے ہیں اور زعفران ہی کو کہیں ایک کوس کہیں دھے کو س ہتھ زعفران کا ہر دور سے بہت
خوشنما ہوا اور پختہ وقت کی تیزی سے میرے لوگوں کو دروسر میدا ہوا جو دیکھا کہ حادثہ نشہ کی تھی پھر بھی دروسر میدا گیا کشمیر میں
کہ میں انصاف تھے مینے پوچھا تھا حال پھول پختہ سے کیا ہوتا ہے اور انھوں نے ظاہر کیا کہ ہم کبھی دروسر کو نہیں جانتے اور پانی
اس شہر تریاک کا کشمیر ہی بھٹ کہتے ہیں اور نالوں کے پانی سے ملکر دریا ہو جاتا ہے اور شہر کے جے سے بہتا ہوا اس پانی کو
بسبب گدلا اور خراب ہونے کے کوئی زمین پتیا تاکہ شہر ٹوٹی نام تالاب کا کشمیر کے پاس پہنچتے ہیں پھر اوس بھٹ کا پانی اس
تالاب میں آکر بارہ سولہ اور پھل اور وغور کی راہ سے پنجاب کو جاتا ہے کشمیر میں نہر میں اور پختے بہت میں مگر سب میں اچھا پانی درہلا کر
کہ غلام الدین پور میں بھٹ سے مل گیا اور کشمیر کی نامی گلوں میں سے بڑا کہ وہاں بھٹ کے کنارے سو چنار عمدہ برابر بسا یہ وار
سبز و نار میں کھڑے ہیں وہاں بسبب سبزہ اور گلوں کے فرش بچھانے کو دل نہیں ہوتا وہ گاناو حضرت سلطان

بہرن
شاہ
بہرا

زمین العابدین کا بسایا ہوا ہے کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تھا وہاں کے لوگ اس کو بدوشاہ کہلاتے تھے اور بہت کراستیں دیکھی
 بیان کرتے ہیں اس کے باغ اور مکان ٹھہرے ہوئے بہت ہیں بچہ اور بچے ایک عمارت دوسرے اور نام تالاب میں بنوائی گئی اور طول و عرض
 اس تالاب کا تین کوس سے زیادہ ہے بڑی زمین لکھا نام ایک شخص نے اس کے بنوانے میں بہت منت کی ہے پانی اس شبیہ کا بہت گہرا تھا اول کئی بڑے
 کشمیریان تھے پھر یہی ہوئی اس عمارت کی حاکم ہے ڈوبائی ہیں جب ایک نکر زمین کا سو دروازہ کھلا پھر وہاں مکان اور عبادت خانہ بنوایا
 اور کشتی میں سوار ہو کر وہ وہاں جاتا اور عبادت الہی میں مشغول رہتا کتنے عین کا اوسنے وہاں بہت چلے کھینچے عین ایک دن اس کا ایک
 نانا لائق بیٹا وہاں تلوار نکالا اور سوار گئے کیا لیکن باپ کو دیکھ ڈر گیا اور بہت کھا کر کوٹ آیا بادشاہ جب عبادت خانے سے قاضی ہو کر
 نکلا تو پھر اسی بیٹے کے ساتھ کشتی پر شکر شہر کو چلا رہا عین بیٹے سے کہا میں عبادت خانے میں تسبیح پھول نکا ہوں تو جا کر لے آج وہ
 ڈنگی عین وہاں گیا تو باپ کو واسطی عبادت خانے میں بیٹھا دیکھا شرمندہ ہو کر باپ کے قدموں پر آگرا اس طرح لوگ اس کی بہت
 کراستیں کھتے ہیں اور کوفن کا ایک کابھی خوب آتا تھا جب اوسنے لڑکوں کی جلدی ریاست پر دیکھی تو اوسنے کہا مجھ پر حکومت کیا بلکہ
 ترک عبادت بھی بہت آسان ہے لیکن میرے بعد تم سے کچھ نمونے گا اور تمہاری سلطنت تو میری کہ جلدی اپنی اس بیتی کا شہرہ پاؤ گے یہ کہہ کر
 کھانا پینا چھوڑ دیا اور چالیس دن اسی حال میں نشو و نما اور فقیروں کے ساتھ عبادت کرتا رہا چالیس دن روز ترک عبادت کر کے رحمت
 الہی میں تمام کیا اوس کے تین لڑکے تھے آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان اسپین اور کرب خراب ہو گئے اور حکومت کشمیر میں قوم
 چکوں کہ اوس ملک کے اوسے سپاہی تھے آئی اوس قوم کے تین حاکموں نے تالاب اول میں زمین العابدین کے مکان کے تینوں
 طرف حکامات بنوائے اپنے اپنے عہد میں لیکن کوئی اور کا سامنہ خزان اور بہار کشمیر کی دو ذون لائق دیکھنے کے برے سینے خزان کا
 موسم دیکھا کرتے ہوئے سے زیادہ ہتر دیکھا امیدوار ہون کہ عنایت الہی سے فصل بہا بھی دیکھن پھر وہوشنہ غوغا محرم کو کون
 بھٹ سے کوچ کر کے ایک روز درمیان قلعہ رہتا میں پہنچا یہ قلعہ شیرخان افغان نے کمال مضبوط بنوایا ہے چھوڑ دیا بلکہ قوم
 کنگروں کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ کوٹ مار کرتے تھے سواد کے ڈولنے اور سر کوئی کو وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تو اسے سبانا تھا کہ
 خیر خان مگر کیا اور اوس کے فرزند سلیم خان نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر پتھر میں اوس کا رخ کھدوا دیا اور سو کہ دروس لاکھ داماد میں ہر دو میں
 کہ بجاب ہندستان چالیس لاکھ سپین ہزار روپے ہوئے اور ایران کے سب ایک سو بیس ہزار رطلوان اور تلوں کے ایک سو بیس لاکھ
 یہ پتھر ہزار روپے ہوئے وہاں کے جنگو عالی کہتے ہیں پھر وہاں سے کوچ کر کے موضع چیا میں منزل کی پیل کنگروں کے زبان میں پشٹے
 کو کہتے ہیں پھر وہاں سے چل کر موضع بھرا میں آکر ان لوگوں کی زبان میں وہ ایک جنگل ہے اور اس میں تمام سفید پھول بنے ہوں جیسے
 بسا کہ میں درمیان شہر کے ایک باقی بننا تھا اور اوس کے کنارے کئی کے پھول نہایت رنگین تھے کھلے تھے ہند میں یہ پھول سدا بہار بننے ہزاری
 سب سوار پیاہون سے کہا کہ ان پھولوں کے دستے بنا کر مردن پر کھین اور جوڑ کے اوس کا گڑھی اور ڈاڈا میں ایک عجیب باغ
 ہو گیا تھا جمعرات کو چھٹی محرم کی موضع ہتیا میں منزل ہوئی اس منزل میں مسو خوب کھلے تھے یہ پھول بھی خاص ہندستان میں
 ہو گا کہ بے پونا رنج محل چھوڑ میں سیاہا یہاں خوش معلوم ہوتا ہے کہ آدمی آکھ نہیں لوٹا سکتا چھوڑا برہو خوش اور چھٹا رہتی تھی سینے
 وہ لہ شراب نوشی میں لگی اسکو ہتیا اس واسطے کہتے ہیں کہ ہاتھی نام ایک کنگروں کی آباد کی ہوئی جس ملک کو مالک سے ہتیا کہتے تھے
 کہتے ہیں یہاں کو انہیں ہوتا رہتا اس سے ہتیا ملک بھو گیا لوں کا ہے کہ کنگروں سے کچھ خوشی رکھتے ہیں پھر وہاں سے کوچ کر کے
 میں موضع بک میں آکر اوس کو پکھو اس واسطے کہتے ہیں کہ وہاں سر سے پختہ ہو اور پختہ کو ہندی میں پک کہتے ہیں اس منزل میں کمال ریت
 اور گڑھی کہ گاہاں بہت منزل کو پونہ میں پھر وہاں سے کوچ کر کے ساتھ چار کوس پونہ موضع کو میں تمام کیا کہ کنگروں کی زبان میں شمشکی

اس وقت ہندوستان میں
 اس وقت ہندوستان میں

کو کہتے ہیں اس منزل میں درخت بہت کم تھے فوین تاریخ کی شنبہ کو راولپنڈی میں مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نے بسایا تھا
 اور پتلی دیوان کی زبان میں کانوں کو کہتے ہیں برمان سے قریب در زمین پانی جاری تھا اور اگر ایک موضع میں گنا تھا جو کہ وہ جگہ چھینسا
 تھی اس واسطے میں وہاں کچھ دیر بٹھرا اور کئی گھنٹوں سے دریافت کر آیا کہ یہ پانی کس قدر گہرا ہو گا اور حوضوں نے لاطینی نگاہ کی اور عرض کی
 کہ ہمارے بزرگ کہتے ہیں ہمیں ایک ناک بڑا ہی اس واسطے کوئی نہیں گستاختے ہیں سکر ایک کبری امین ڈولوائی وہ سب عرض کر کے سلامت
 نکلی پھر سینے اپنے ایک فرانس کو او میں گھوسا وہاں بھی سلامت پر کر آٹھ لاکھ روپے کی بات بھوت کھلی عرض اس کی ایک بات تیرے کو
 چھوڑا ہوا کھلے موضع خریزہ میں مقام کیا وہاں کئی گھنٹوں پہلے ایک گنہ بد بنا یا بکرہ کیوں سے وہاں حاصل لیتے تھے اس کی شکل جو خریزہ
 کی طرح بڑا واسطے اس نام سے مشہور ہوا گیا، جون تاریخ موضع کا لایا بی میں اور کہ بندی میں سیاہ پانی سے مراد ہر کس راہ میں ایک
 میلہ ہوا کر نامہ مندی میں مار کہتے ہیں مارنے کو اور کو قافلہ کو بھیجے جگہ قافلہ راہ کی لکھنؤ ن کے ملک کی حد یہاں تک ہے جو کہ جانور کے
 مانند ہیں ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں سینے ہر چند دفعہ کہ اس بات کا چاہا لیکن کچھ بغیر نہ ہوا پھر پودہ کو باہر میں تاریخ منزل کا پاس
 ابدال میں ہوئی یہاں سے کوس بھر مشرق طرف ایک آبشار ہے کہ بہت زور سے گرتے ہیں تمام راہ میں کابل کی ایسا آبشار نہیں ابھی تک مشرق
 کی راہ میں دو تین جگہ اس طرح کی اسکی اصل جو ایک موضع ہوا وہاں راہ بانہاں گئے ایک مختصر عمارت بنوائی ہوا جس میں پھلیاں اور دھوا دھگر اور
 باؤ باؤ کی پیشا رہیں وہاں میں تین دن تک رہا اور شکارا ہی اور سینوشی میں گزارا یہ سبھی سبب دشواری کے اپنے ہاتھ سے
 بھڑو بنال بنال لاکھا وہاں اپنے ہاتھ سے ڈالا اور اس بار پھلیاں کپڑے پھر اونکی ٹانوں میں حوتی ڈالا اور اس خصوص پھر وادین سینے
 ہر چند پرلے لوگوں سے بابا حسن ابدال کی اصل حقیقت دریافت کی کسی نے سبب بات کہی وہاں ایک نہر بھی تھی جو کہ پانی کو
 نہایت صاف و شیرین بنا کر گویا بخت اور غیر موجود نے اسی کی تھریں میں یہ شعر کہے ہیں شعر درتہ آتش ز صفا رنگ خورمہ کو تورا ندبل
 شب شعر دھتھرت خواجہ جو اب جگان کی سندس الدین محمد خان نے کہہ تو ان میرے حضرت فضل سبحانی والہ کا وزیر ہوا
 وہاں ایک والان و حوض پانی کے اندر بنا لیا کہ وہ پانی او میں ہو کر باغات اور کھیتوں میں صرف ہوتا ہوا اور کنارے اس واسطے والان کے
 ایک عمدہ گنبد بخت اپنے مدفن کے بنوایا تھا لیکن باغیچہ سے وہاں دفن ہوا نصیب ہوا اور کچھ کھرا ہوا فتح کیلانی اور اسکے بھائی کیم
 ہام کو کہ میرے والد ماجد کے مصاحب اور مرحوم راز تھے حسب کہ میرے والد کے وہاں گنبد میں لکھا ہے پھر چند عوین تاریخ امروہ میں
 مقام ہوا وہاں عجیب سبز ہزار ہوا اور نظر آیا اس کے اطراف میں سات آٹھ ہزار گھروم دلہراگ کے بستے ہیں یہ لوگ بڑے مفید اور
 راہن ہیں کہ بیٹہ ملک اور انکے حلف خان پسرین خان کو کہ کو سبہ دیکھا کہ میرے لوگوں نے کابل سے تمام دلہراگوں کو اس زمین سے
 نکال کر لاہور کی طرف روانہ کر کے اور ان کے سرو اور ٹوک پڑ کر قید رکھے پھر پور کو تیرہویں تاریخ کوچ کیا اور ایک منزل در میان نزدیک قلعہ لگ
 کے دریا سے نیلاب پر تھیر ہوا اس منزل میں صحابت خان ڈھائی ہزار می منصوبے سرفراز ہوا یہ قلعہ میرے والد کا بنوایا ہوا جو کہ حضرت
 خواجہ حسن الدین خان کے تمام ہوا بے مضبوط ہران دنوں دریا جوش بہتا سینے بل کشتی کا بند ہوا کہ لنگا بام تمام اور دریا ہاں
 کو بہت منصف و تقابست کے ایک میں چھوڑا اور تھیر گیا کہ جو کابل میں وسعت بڑے لشکر کی نہیں ہو سکتا اور یہ اور نزدیکیوں کے
 اور دن کو دریا سے سری صحت میں نہاؤ ترنے دے اور تمام لشکر میرے لوگوں نے تک آگ میں رہے پھر ہوا دشمن ہوا دن اور چند
 مصاحبوں کے میں دریا سے نیلاب سے اوپر جالہ کے سلامت بار اور تر کر کنارے دریا کے کاسہ کے تعمیر ہوا دریا سے کاسہ جالہ اور
 کے آگے ہوتا ہوا دریا ایک تھیر پڑ کر بانس اور گھاس پھوس کے شکر کیلے جو کابل کے تھے باندھ کر لوگوں کو دریا سے اپنی فوج میں اس ملک
 میں اور کاشال نام ہوا پڑھی دریاؤں میں منشی سے بے خوف زیادہ ہزار ہزار روپیہ سینے میرے رفیق اعلیٰ اور لاہور کے کاندو بنو دیے

حکم و تصریح ہے کہ اس منزل میں
 پانی بہتا ہے

کہ قہراً تیسری مرتبہ عہدہ لڑاق سموری اور سداری دہس کیوں کے بخشی کو محل ہوا کہ ستر نام ہر ایمان نفع خان کا کر کے اونکو مقرر
 کرین پھر ایک روز کہ وہ ایمان بارہ میں جا کر قہراً مقرر کیا اور مقابلہ ہر بارہ کے دربارے کا کر کے اور طرک ایک قلعہ ہر زین خان کی
 کی تیسرے کے دوست زنی چٹانوں کے ساتھ تھال کے وقت اوسکو بنا کر فرشتہ نامہ رکھا چاس ہزار روپیہ اور سین سو روپے ہر ایمان
 ہمایون شامے شکار کر گیا ہر چند بار میر سے والد بھی اون کے ہمراہ تھے پھر دولت آباد میں منزل ہوئی وہاں پراہمبیک جاگڑا
 پشاور اور یوسف زئی اور غوریہ کے ملکوں کے ہمراہ ان کے خدمت میں سفر فرمایا ہوا جو اوسکی خدمت چو کہ پستہ آئی اسوا سٹے اور اسکو حوڑ
 کر کے وہ ملک شیرخان اتقان کو عنایت کیا پھر اولی پشاور میں بیچ باغ سدوار خان کے منزل ہوئی وہاں تین سیکو کرئی کو کہ جو گریان
 کی پستش گاہ تھی کیا اس امید پر کہ کسی فقیرتے ملکر فیض حاصل کر دن چونکہ کامل نایاب ہو گیا سو اسوا سٹے کے نکلیا پھر موضع
 حبرو میں مقام کیا اور وہاں سے کوچ کر کے دوسرے دن علی سجدین منزل ہوئی پھر وہاں سے اوٹھ کر موضع غریب خانہ لشکر گاہ ہوا
 اوس منزل میں ابو القاسم حکیم جاگڑا اور جلال آباد کا زرد لوئزر کو لایا شیری زردا لوستے خونی زمین کرتے اور وہیں کالی زردا اور کاج
 نامہ سے والد نے شاہ اولو رکھا تھا آٹے بسبب خوش معلوم ہونے کے سینے اوکو گڑگ شراب کیا پھر صفر کی دوسری سہشنبہ کو موضع
 یسا اول دریا کنارے منزل ہوئی دیا بار وہاں ایک پڑا تھا خالی ذرت و سبز سے اسوا سٹے اور اسکو کو بید و تکتے جن سینے اپنے
 والد سے سنا کر ایسے پہاڑوں میں کان سوئے کی ہوتی ہر او چونکہ سب کا سلطنت اپنی تینے پورا اور لامر کے کیا تھا اور وہیں سب
 ضعیف ہو گیا تھا اور اسقدر نسیان او سپر غالب ہو گیا تھا کہ جو سنتا اوسی وقت بھول جاتا اسوا سٹے چار شہ تیسری صفر کو خدمت
 وزارت میں آصف خان کو دوی اور خلعت خاص اور دوات و قلم صحن اور اسکو حمرت کیے اور عجب اتفاق ہوا کہ اٹھائیس برس پہلے میر سے
 حضرت والد نے اوکو میں بخشی کیا تھا اوسنے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ایک لعل کر او کے بھائی ابو القاسم حکیم نے اوکو بھیجا تھا
 میری نذر کیا اور عرض کی کہ خواجہ ابو اس کہ کو کہ خدمت بخشگی اور تو روغیرہ کرتے ہیں اوکو میرا ناب فرماؤں جلال آباد ابو القاسم
 حکیم کے لیکر غائب کو حمرت کیا پھر سینے حکم کیا کہ اس بڑے سفید پتھر کو کہ نہ زمین پڑا ہر ہتھی کی صورت پر تراش کر او سکے سینے میں
 یہ صرح تاریخ گدین سنگ سفید فیصل چھا گئی بادشاہ اور اوصین روزوں کیا ان را جبکہ باجیت کا بیٹا خدمت میں آیا سینے
 بہت بڑی باتیں اس حرامزادے کی سنی تھیں کہ ایک اونین کی یہ تھی کہ اسنے ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنے گھر میں چھپا
 رکھا ہر او خود شہرت سے او سکے ان باپ کو مارا گدین و باویا ہر سو سینے اوکو قید کر کے ان باتوں کی تھیں کی بد شہوت سینے
 او سکی زبان کنو کر چکر گیا کہ بھٹیوں کے ساتھ کھانا کھایا کر سے اور احم امیس ہے بعد اوسکی موضع سرخاب میں منزل ہوئی ان
 سے پھر میں مقام چکر گیا میں اوتر ایمان جو بلوہا کہ عمدہ لکری ہو کثرت ہوتی ہر او سب زمین کنکرئی ہوا تھی ہر موضع آٹھ ایک
 بعد اوسکے بورت بادشاہ اور وہاں سے خود کابل مقام گاہ ہوا اس منزل میں سینے قاضی عارف پھر صادق طوائف کو اصدار ستا رکھا
 کابل حمرت کی موضع گلہار کے شاہ اولو ایمان آئے طینے بخت تمام سو عدد اوکنے نوش کیے دولت نام حاکم وہ جگری کا سینہ
 بھول لیا کہ وہیے سینے تمام عزمیں نڈیکے تھے وہاں سے چکر موضع گرائی میں مقام کیا وہاں ایک اہلن جانور گدھی کی شکل دکھایا اور لوگو
 سے معلوم ہوا کہ اس گدھ میں وہ جانور ہوتا ہر چہ او سکے قریب نہیں رہتے اسوا سٹے اسکو میر موستان کہتے ہیں بسبب گدھی نہ کھینے
 کے لینے اولی تصویب ہر او تر والی نہولے سے بڑا تھا کہ ہر سکین کے شاہ اور وہاں سے سینے احمد بیک خان کو نباش چٹانوں کی تیس
 پر میں کیا اور غریب لڑاق سموری کو جو انگ میں تھا حاکم راکہ دو لاکھ روپیہ تھو تیلداری موہن داس پسر راجہ بک باجیت کے ہمراہ روپیہ
 کر لیا کر کے لکھنؤ پہنچ کر سے ہر ہزار ہر ہزار روپیہ اس لشکر کے ہمراہ گئے اور بیچ جلال خان بیچ بیچ ابو افضل کو نصیب ہوئی

وہاں سے لکھنؤ پہنچ کر سے ہر ہزار ہر ہزار روپیہ اس لشکر کے ہمراہ گئے اور بیچ جلال خان بیچ بیچ ابو افضل کو نصیب ہوئی

کیا اور قلع خان کو فرمان بھیجا کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ آمدنی لاہور سے واسطے مدد دینا لشکر تہذیب کے روانہ کرے۔ میرا خانہ
 کابل اور بنی ماہر دی کہے کہ وہ ان کے کارندوں کو حکم دیا کہ جو دست حسن بیگ روسیہ کاٹ گیا جو وہ ان اور دست لگانا وین اور سپر
 اولنگ کو تاجالاک کے بھی کیے عجیب خوش جگہ دیکھی کہ وہ ان حاکم حکواری ایک جانور رنگ نام تیرے ماہر لایا سینے بے ایک
 رنگ نام جانور نہ دیکھا تھا بنکو ہی کہ مشاہیر ہی فرقت ہو کہ سینگ رنگ کے خداداد بنکو ہی کے سیدھے ہوتے ہیں لپٹے ہوئے سا
 کی طرح میں کابل میں واقعات باہری کا مطالعہ کرتا گیا کہ تاکھا جو خود اونکی تصنیف ہو اور بالکل اوصاف کے ہاتھ کے تھے کیل اور میں
 چارجز اخیر کے میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا لگا تھے اور ان میں ترکی عبارت لکھی تھی کہ معلوم ہو یہ چارجز میرے لکھے ہیں
 باوجودیکہ میں ہندوستان میں بڑھا ہوں لیکن ترکی لکھے پڑھنے سے عاری نہیں ہو پیوں صفر کو مع بیگمات سیر جگہ سفیر سنگ
 کے دیکھے دوسرے دن جسے کو حضرت باہر شاہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہو افتقاد رکھنا اور جلوسا کو اگر زیارت کیا
 رقمیہ سلطان بگ نے جو دستہ مرزا ندال کی ہیں اب تک اپنے باپ کی زیارت نہ کی تھی آج اوس سے مشرف ہو میں پھر سراج الاول
 کی تیسری تاریخ سینے خیا بان میں کھڑا دوڑا اٹھے کو اسپ خاصے منگوائے اور شہزادے اور امرا سب کھٹوڑے دوڑنے کرنگ نام
 عربی کھوڑا کہ عادل خان حاکم کو کچے منگوا بھیجا تھا سب بہتر و موثر اوصاف نون میں پھر زرا سبچ ہزارہ اور سپر زراشی کے جو ہزارت کے
 سوار تھے ملازمت میں آنے کو بہت مال اور کھوڑے نذر کیے ایک رنگ تیرے ماہر لائے تھے سینے افتقاد رنگ بھی نہ کچھا تھا پھر تیرے
 سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم تہذیب ہار اپنی جاگیر میں کہ پرگنہ شور پور بھیجے دینے لگا کہ جب وہ آوے گا تو کابل اوسکو سپر کر کے ہندوستان
 کی طرف کوچ کرونگا پھر راجہ نرسنگر دیو کی عرضی آئی کہ سینے لپٹے بھیجے جو وقت پر ہزارت تھا فکر لیا اور اسکے بہت آدمی قتل کیے سینے حکواری کہ
 اوسکو قلعہ گو الیا میں مقیم رکھیں پرگنہ گرات سے سرکار پنجاب شہر خان افغان کو محبت کیا اور قلع خان کے لڑکے کو منصب بہت ہزار
 ذات اوپا نسو سوار عنایت ہوئے اور بہت مفاہمت پوری خسرو کی بڑی سینے کاٹ کر شہزادہ باغ کی سیر کو بھی قلعہ رنگ وغیرہ احمد بیگ
 سے لیکر نذر خان کو دیا اور تاج خان کو بگشاہیدون کی لڑائی پر گیا تھا پچاس ہزار روپے بھیجا اور علیخان کڑوراکو کہ میرے والد کا قدیمی نوکر
 اور داروغہ نذر خان کا تھا خطاب بہت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دو سو سواروں سے سرفراز کیا اور ماسنگہ پرا سنگہ کے
 پوتے کو بھی بخش چھانی کے دفع کو بھیجا اور رام داس کو اسکا تالیق کیا پھر میرہ کو اٹھارہ ہون تاریخ وزن تھری چالیس ہون سال کا واقع
 ہوا وہ پھر کو میں ترنرون میں بیٹھا اور زر وزن سے دس ہزار روپیہ لیکر اپنے معتبر دن صحابہ کو دینے کہ فقیروں کو تقسیم کر دینے اور انھیں نون
 عرضتہ سروار خان حاکم تہذیب ہار کو ہندو زمین ہزارہ اور غزین کی راہ سے آئے کہ اچھی حضرت شاہ عباس کا جو اچکی خدات میں آیا یہ ہزارہ
 سبک ہو گیا اور شاہ ایران اپنے لوگوں کو لکھا کہ کون مغل نے ہے حکم تہذیب ہار پڑھائی کی جو کیا نہیں جانتا کہ موافقت ہمارے خاندان
 تیمور سے خاص کر حضرت ہمایون اور اوکی اولاد سے ہے نہایت بڑا گروہ ملک بلخ بھی تو کبھی ہو کر کھائی جا گیا بادشاہ کے سپرد کہے لوٹ
 آنا اور میرے دل میں آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کروں کہ غزین کی راہ کا اس طرح بندوبست کریں کہ تہذیب ہار سے کابل کے آئندہ لوں
 کو راہ میں فراغت ہو اور انھیں روز و ن قاضی کو الدین کو منصب صدارت ماہ اور او میں کے عنایت کیے پھر سپر مرزا شادوان ہزار
 روپے تاجر ہی خان کہ امرا سے معیت جاوئی سے جو قدرت میں حاضر ہوئے توجہ خان نے ایک عورت ہزارہ کی سے نکاح کیا تھا پھر لڑکا
 اوس سے پیدا ہوا ابھی پھر سینے کو اونیسویں تاریخ لانا لشکر ولد رانا اودی سنگہ کہ منصب ڈھائی ہزار می ذات اور ہزار سوار عنایت کیا
 اور تھوہر کو منصب ہزار می ذات اور پچھ سو سوار کا دیا اور شہزادہ افغان ایک میٹھا لائے کہ دو نو سینگ او سکے لیکر ایک ہو گئے تھے
 ہن کے سینگ کے مانند اور بھی افغان ایک جانور جسکو بڑا بخوری کہتے ہیں نذر لائے تھے کہ سینے ولایت دیکھا تھا چار ہن ہندوستان

مصور دن سے مینے اوسکی تصویر تروانی اوسکا سنگ گڑ بڑھ گڑکا ہوا اور شجاعت خان کو منصف ڈوڑھ ہزاری ذات اور ہزار سولہ
 سے مت زد کیا اور گولیا کا ملک اعتباراً رخان کی جاگیر میں دیا اور تاجانی عزت اسکو داد اسکے اہل قرابت کے ساتھ تنگشون کے اور چھبیا اولوی
 دن کے آخر میں عرضداشت اسلام خان کی لکڑی سے مع خط جاگہ قریبان کے کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکھا تھا ملاحظہ میں آئی اونے معلوم
 ہوا کہ تیسری تاریخ صفری قطب الدین خان کو بردوان میں علی قلی استنا جلوسے ایسا خرم مارا کہ دوپہرات گئے وہ مر گیا اور بیان : و سکا یون
 بڑ کہ یہ علی قلی سفری شاہ اسماعیل والی ایران کا تھا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی کے وہاں سے بھاگ کر توندھان میں آیا پھر سلطان بن
 تاجانیان سے کہ ملک تلمیر پر مقرر ہو کر گئے تھے ملاقات کی اور اوسکے ہمراہ اوس ملک گولیا خانانان نے اوسکو غائبانہ بندگان اکبری
 میں داخل کیا لیکن اوستے : اوس سفر میں عمدہ کام کیے اوساطے موافق اپنے منصف پایا اور مدت تک میرے والد کی خدمت میں
 رہا جب جناب والد خود بدولت دکن جاتے لگے اور کچھ رانا پر چھبیا تو اوستے کو امری کی نوکری کی مینے اوسکو رکن شکر کا خطاب دیا
 جب میں آتا ہوں سے اپنے والد کی خدمت میں آیا تو بوساطے بے التفاتی کے کہ ان دنوں بھیر تھی اکثر میرے شوگ مجھے جدا ہوا
 وہ بھی اندون میں مجھے دور ہو گیا لیکن بابت مروت بعد جلوس کے مینے اوسکی تقصیر میں معاف کیں اور صوبہ بنگالہ میں اوسکو
 جاگیر دی وہاں سے کچھ اخباریں آئیں کہ ایسے مفسدون کو یہاں رکھنا مناسب نہیں اوساطے مینے قطب الدین خان کو لکھا
 کہ اوسکو روانہ دیکھا کرے اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو منراوسے قطب الدین خان اوسکو خوب جانتا تھا میرا کہ ہونچتے ہی ہمارہ
 اپنے لوگوں کے جان حاضر تھے مردوان کیطرت کہ اوسکی جاگیر تھی ایسا کر کیا اوستے قطب الدین خان کا آنا مسکتا تھا دارولی سے استقبال
 کو یا اور جب وہ اونکی فوج میں آ گیا لوگوں نے اوسکے ہمراہیوں کو قید کر لیا وہ یہ دیکھ کر گھبرا یا قطب الدین خان نے لوگوں کو مستعین کیا اور
 اوسکو پاس بلوایا کہ تنہا میں مضمون فرما سنا میں اوستے فرصت پا کر قطب الدین خان کو دو تین تلواریں ماریں انہی خان
 کشتی کہ اسیر زاد وہاں کا تھا اور قطب الدین خان سے نسبت رکھتا تھا روانگی سے اوسکے پاس جا کر علی قلی کے سر پر زخم مارا اور
 اوستے پھر انہی خان کو بھی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی یہ حالت لوگوں نے دیکھی اوسکو گھیر کر لڑے لڑے کہا انہی کو ہریش
 دوزخ میں رہے انہی خان دہن شہید ہوا اور قطب الدین خان کو کہ بعد چارپہر کے اپنے گھر اگر اسی ملک بقا ہوا یہ سیکھنے کمال
 عینک ہوا کہ قطب الدین خان کو کہ میکہ بھائی مینے کے برابر تھا لیکن تقدیر الہی سے راضی ہو کر صبر کیا جبکہ بعد میرے باپ کے وفات کے
 ایک اوسکے وفات کا خبر اوسکی ماں کی وفات ایسی ہی ہوئی کہ کوئی عمر اوسکے برابر نہیں جمے کو چھبیا رنج الاخر کو فرزند خود سکھان
 مین کہ اور نہ باغ میں بنایا گیا تھا اور میکہ خوب بنا تھا اگر میرے پیرے والد بعد ہر سال میں دو یا مطابق شروع سال شمسی اور قمری کے
 اپنا وزن فرماتے تھے اور شہزادوں کو سال شمسی میں تو اسے لیکن اندون کہ سولہ ان سال قمری فرزند خود مرگے عمر کا تھا اور بچوں کے
 بھاری جتا تھا اور اوسکی طبیعت درست نہ تھی اوساطے مینے اوسکو بھی سونا چاندی اور باقی خازرات سے تلوار کسکے بقیہ یون پریم
 کرا دیا تمام یون میں باخوڑ مے گھڑ میں رہا اور اکثر پیشکشیں ہاوسکے پسندائیں اور چونکہ میرے کابل کرتے تھے اور میرے عمدہ
 کھائے تھے بوساطے چید مصلحت کے اتوار کو چوتھی جمادی الاول کے کلر دیا کہ میری خیمے ہندستان کیطرت روانہ کر میں پھر مینے
 سوار ہو کر چکے سفید رنگ میں منزل کی وہاں انکو رسم صاحبی اور کششی اور شاہ آو عمرہ ہوتے ہیں میں نے ڈوڑھ سوا دون تک ایک
 دن میں نوشہان کیے اور زرد آلو پونڈی بھی خوب ہوتے ہیں خصوصاً شہر آرا باغ میں اوسکا ایک درخت میرے چچا مرزا سکھنے بوا کر
 اوسکے زرد آلو پونڈی عمدہ ہوتے ہیں مشہور تھا ساتھ مرزا ایک شقا کو بھی نفیس اور بہتر ہوتا تو میرے واسطے لوگ استغاف سے شفا لیا
 لاتے تھے مینے جب تلوار پونچس روپیہ بھرا ہوا اسکے اوسکے شفا ل ہوسے باوجود ان عمدہ زرد آلو کابل کے کوئی بھی نہیں سزا دیا

قطب الدین خان کو لکھا تھا ملاحظہ میں آئی اونے معلوم ہوا کہ تیسری تاریخ صفری قطب الدین خان کو بردوان میں علی قلی استنا جلوسے ایسا خرم مارا کہ دوپہرات گئے وہ مر گیا اور بیان : و سکا یون

سوار ہو کر چکے سفید رنگ میں منزل کی وہاں انکو رسم صاحبی اور کششی اور شاہ آو عمرہ ہوتے ہیں میں نے ڈوڑھ سوا دون تک ایک دن میں نوشہان کیے اور زرد آلو پونڈی بھی خوب ہوتے ہیں خصوصاً شہر آرا باغ میں اوسکا ایک درخت میرے چچا مرزا سکھنے بوا کر اوسکے زرد آلو پونڈی عمدہ ہوتے ہیں مشہور تھا ساتھ مرزا ایک شقا کو بھی نفیس اور بہتر ہوتا تو میرے واسطے لوگ استغاف سے شفا لیا لاتے تھے مینے جب تلوار پونچس روپیہ بھرا ہوا اسکے اوسکے شفا ل ہوسے باوجود ان عمدہ زرد آلو کابل کے کوئی بھی نہیں سزا دیا

انہ کے برابر خوش ذاتی نہیں مہا میں کاہر گنہ مہابت خان کو مرحمت ہوا اور عبدالرحیم خوشی احد لوگوں کو نصب ہفت صدی ذات اور
 دو سو سو برس پہلے کیا مبارک خان سردار کی کو عبدالاری سرکار ہمدانی کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آباد میں جا کر مدد اور اور تاج
 اصفغان کے جہاں کو نصب ہزار سی ذات اور پانچ سو اسے سرفراز کے خلعت خاصہ اور سپنجشش کیا اور بخش گیری صوبہ شہر
 اور حاجی پور کی اور کو مرحمت کی اور چونکہ میرا تو قبیلہ جی تھا اس واسطے اس کے ہاتھ مرصع تلوار اور اسطے فرزند سلیم خان عالم
 اوس صوبہ کے بھیجی اور قریب علی سیدی اور غریب خانہ کے راہ میں ایک کڑی لیکرے کے برابر دیکھی کہ ڈیرہ گن کا ساپ بے
 ہونے تھی تھوڑی دیر میں اوسکا تماشہ دیکھتا رہا کہ وہ ساپ مر گیا اور کابل میں سینے سنا تھا کہ سلطان محمود کے وقت میں ایک
 شخص نوجوا بیا قوت تام موضع نہاں اور باسیان ایک غار میں مدفون ہوا اب تک اوسکا بدن تازہ ہر کو پھیرا تب عین ہوا سینے
 تعجب سے اسنے معتبر صاحب اور جراح بھیجے کو غار میں جا کر اوسکا حال دیکھا تو میں جب وہ دیکھا آسے تو معلوم ہوا کہ نصف بدن
 جو قریب زمین تھا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہے ہاتھ پانوں کے ناخن اور سر کے بال نہیں گرے اور ڈاھی
 موٹھی آدھی ایک طرف کی کر گئی ہے اور اوس خاصے کے روز سے کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سے پہلے کی ہے
 کوئی اور کمال فضل نہیں جانتا حضرت کو چند ہون تاریخ ارسلان بی حالتہ کاسر و ملازم ولی محمد خان والی توراں کا حاضر ملاقات
 ہوا میں ہمیشہ سنتا تھا کہ مرزا حسین پیر شاہ مرزا کو اور کون نے مار ڈالا اور ان دنوں ایک شخص نے اسکا نام سے جھوٹی دی
 اور علی بیاری سوری و قیمت کا نذر کے واسطے لایا تھا مدعا اوسکا یہ تھا کہ کچھ فوج مدد کو ملے تا میں بختان اور کون سے لیلو
 خنجر صبح اوسکو دیکر زبان لکھو ایا کہ اگر تو فی الواقع مرزا حسین شام رخ کا بیٹا ہے تو میڈر ہر حرکت میں جلد حاضر ہو کہ فوج تیرے ہمارہ کر کے
 بختان کی طرف روانہ کرو ونگا پھر دو لاکھ روپیہ واسطے خرچ لشکر ہما سنگھ اور رام داس کے کہ بکشوں کی لڑائی پر سنے تھے روانہ
 کیے پھر بلا احصا کے جا کر کانات دیکھے کوئی نگہ میری سکونت کے لائق یہ تھی سینے اون سبکو توڑا اور بادشاہانہ مکانات اور دیوانے
 بنوایا وہیں مستانف کے شہا کو میری نذر میں آئے سرے کے برابر تھے تو میں ترسٹھ روپیہ اکبری کے برابر کہ ساتھ تول ہوے
 کمال شیرین تھے کابل میں اس سے ہتراد میوہ سینے نہیں کھایا پچیسویں تاریخ ماوہ سے خبر آئی کہ مرزا شاہ رخ نے وقت پانی اللہ
 اوسکو غریب رحمت کرے جب سے وہ میرے والد کی خدمت میں آیا تھا مرے دم تک اوس سے کوئی ایسا کام نہ ہوا کہ میں سے
 ملال خاطر ہوا ہوا غلاص سے خدمت کرتا تھا اوسکے چار بیٹے ہیں حسن اور حسین یہ دونوں ایک ملین سے متولد ہوے لیکن حسن
 برہانپور سے بھاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہاں سے بختان کو مشہور ہو کر وہاں اب تک ہر چہا پنج میں کچھ حال اوسکا
 بھی بیان کر چکا ہوں مگر تحقیق نہیں کہ یہ وہی مرزا حسین ہے یا بچہ شیونکا بنایا ہوا نام ہے مرزا شاہ رخ کو بختان سے آئے ہوسے
 والد کے پاس عرصہ چوبیس سال کا ہوا لیکن بختان واسے باعث تھا اور آرا اور اور کون کے جس لڑکے کو وہیہ لائق دیکھتے ہیں
 شاہ رخ کا بیٹا اور مدیر زسیلیان سے مشہور کہ جماعت بہر ہو چکے ہیں اور او را کون سے لڑکے کچھ ملک بختان لیتے ہیں لیکن
 اور تک پھرانے لڑکے اوس میرزا حسین مشہور کا سرکاٹ نیز سے پرر لکھ بختان میں تشہیر کرتے ہیں اور بخشی پھر وہی ایک مرزا
 ہے اس طرح اب تک کئی مرزا آگے لیکن میں جانتا ہوں کہ جب تک بخشی رہے یہی جنگ جہاں بیگیا اور تیرہ لڑکا مرزا شاہ رخ کا مرزا سلطانی
 ہے کہ سیرت و صورت میں لڑکا اوسے ممتاز نہیں اوسکو اپنے والد سے طلب کر کے اپنے پاس کھایا اور خود تربیت کیا اوسکو میں اپنے بیٹوں کے برابر
 چھٹا ہوں اور ہر تین آدھیا ہوں ممتاز ہے بعد جسکو سینے اوسکو نصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور صوبہ لوہٹ
 اوسکے باپ کے بھیجا اور چھ ہا بیابانہ الزمان ہو کر مرزا شاہ رخ اوسکو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے اوسکو بھی سینے نصب ہزاری

دو سو سو برس پہلے کیا مبارک خان سردار کی کو عبدالاری سرکار ہمدانی کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آباد میں جا کر مدد اور اور تاج

دو سو سو برس پہلے کیا مبارک خان سردار کی کو عبدالاری سرکار ہمدانی کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آباد میں جا کر مدد اور اور تاج

ذات ویا اور پانسو سوار عنایت کے جب تک میں کابل میں آیا شکار قرقضہ کا نہیں کھیلنا تھا چہرچ بہندستان کو لوٹا اور شکار کا بہت شوق تھا اس واسطے حکم دیا کہ وہ فرقہ کوچو کابل سے سات کوس بڑگھیرن قریب سوہر نون کے اوسین گھیرے آدھے اون کے شکار ہو۔ کمال لطف ہوا پھر شینے پانچزار رو میر عاکا کو جو گھیرنے میں حاضر تھے بطریق انعام دیئے اور اوسی دن واسطے شیخ عبدالرحمن پسر ابو الفضل کے پانسو سوار اضافہ کیے کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا ہووے اور کابل سے آتے وقت حضرت بابر شاہ کے تختگاہ پر ایک دن پہلے گیا اور اوس دن کو مانند عرفہ عید کے جا کر اوس جگہ جشن ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ تپتیز کھدوایا تھا شہر سے بھرا کر لوگوں میں تقسیم کی وہ دن بڑے لطف سے تمام ہوا جمعہ کو پر دن چڑھے جب میں کابل سے نکلا تو پہلی منزل چلکر سنگ سفید میں کہ شہر آرا باغ سے چلکے تک دو طرفہ چو اتنی اٹھتی دونوں ہاتھوں سے نقرہ پڑھکھینا آیا اور جب کابل سے بیڑم روانگی میں ہاتھی برسوار ہوا اوس وقت خیر نعمت امیر الامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مینے یزید ان مخلصوں کے کہاں مبارک جانی دوسرے دن ایک کوس کوچ کر کے موضع گرامی میں مقام کیا اور تاش بیگ خان کو کابل میں چھوڑا کہ شاہ گہستان کے آئے تے شہر و اطراف کی خوب مخالفت رکھے پھر شہر نشینہ کو تیرہویں تاریخ موضع سناک کے ڈھائی کوس براہ دو آبرہ کراد شہر پہنچے آیا کہ جھلکنار سے پر چار چار کھڑے تھے بہت پر کیفیت جگہ بڑ لوگ اوسکی خوبی پر توجیہ نہیں کرتے قابل اسکے ہر کہ وہ ان عمارت بناوے اور اسی منزل میں اور شکار قرقضہ واقع ہوا ترتیب ایک سو بارہ ہرن وغیرہ کے شکار ہوئے جو میں ہرن جنکو رنگ کتے ٹٹتے تھے اور چاس ہرن سحری اور سو لہڑ کو ہی رنگ عجیب جانور خوش شکل بڑ ایک قوج اور رنگ کو تو لا قوج ایک متن میں سیر کا ہوا اور رنگ دونوں سیر کا اور با وجود اوس وزن کے ایسا دوڑتا تھا کہ دس بارہ کتے فکھاری عمدہ اوس سے عاجز آجاتے تھے اور سکو ہزار محنت پڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہیں کلنگ کا بھی شکار کیا اگر چہ ہوسے بار بار نالائقیاں ہوں کہ سزاوار بڑی عقوبت کی تعین لیکن مینے محبت پدری سے اوسکی جان کا قصد کیا باوجودیکہ سلطنت میں اس بات کی رعایت نہیں لیکن میں نے لڑ کر کے اوسکو آرام سے رکھتا تھا پھر معلوم ہوا کہ وہ پیغام اباش اور بدعاشوں کو بھیجا کہ وہ غلامتا ہوا ویر سے قصد برزخیت دیکر اپنے وعدوں سے امیدوار کرنا جو اکثر بدعاش جمع ہو کر چلے تھے کہ اطراف کابل کے شکار میں مجھ قہرمدین چونکہ فضل النہی حافظ سلاطین کا ہوا نے مجھ نموسکا جب سہراب میں مقام ہوا تو ان میں سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اولیسی دیوان فرزند خورم سے کہا کہ قریب پانسو آدمیوں کے خسرو کے بہکانے سے فتح اللہ میر علی ابو الفتح اور نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور شریف پسر اعجاز والدہ لوگ پاس جمع ہوئے ہیں کہ فریبت اور قابو پا کر بادشاہ کے دشمنوں کا قصد کریں خواجہ اولیسی نے یہ بات خورم سے بیان کی اور اوستے گئے اگر لہ سبقت مجھ سے کہا مینے خورم کو دعا دیکر چاہا کہ اوں ناک حراموں کو قید کر کے سخت سزا دوں لیکن پھر چو کا کہ فرعون بن کی پکڑی تھکے لشکر تہ بالا ہوا جو کچھ اوستے کے سردار و ملک و قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو مستعد کو گونے سپہدار کے اون دونوں نالیقوں کو ہمراہ اور زمین چار لشکر کے بدعاشوں کو قتل کیا فاسم علی میر سے والد کا نوکر کہ جسکو مینے بعد جلوس کے خطاب و ایات خانی کا دیا تھا وہ ہمیشہ اوستے فتح اللہ کو تک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایک دن خود فتح اللہ سے کہا تھا کہ جب خسرو جہاگے اور حضرت بادشاہ نے چھو کیا تو تو نے بھٹ کہا کہ تیرا خسرو کو دینا ازم تقاضی اللہ اس بات کا منکر ہو اور آخر دونوں میں قسری فیصلہ ٹھہرا دونوں نے قسری فیصلہ پر پندرہ دن گزرے ہوئے کہ وہ بے سعادت اتفاق میں بڑ گیا اور جھٹی قسمر کا زہر پیا شنبہ کو لگا بیٹھو جو جامدوی الاول کی خیر قوت حکیم حلال الدین ظفر روستانی کے کہ خاندان علیا بہت سے تھامسی وہ مدعی اوسکا تھا کہ میں جالیئوس کے برابر ہوں ہر حال عمدہ معالجہ تمام کرات اوسکے علم سے زیادہ تھے۔ بیخوش صورت اور خوب اندام ہونے کے زمانہ سلطنت میں شاہ

نیز بعض صورتوں میں بادشاہ اور خورم

طہاسپ کی مجلس میں جانا تھا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے خوش طبعی بہت مینا تاہم ہمارا شویم ہا لیکن مگر باہر اعلیٰ جواد سکا
معاصر تھا فضیلت میں اوس سے زیادہ تھا خصوص علاج اور دست نشانی اور اہمیت اور اخلاق میں کوئی طبیب اوسوت کا
اوسکو نہیں چہنچہ کمال اخلاص رکھتا تھا لاہور میں ایک عمدہ مکان بنایا کر عرض کی کہ میں وہاں چلون اور اوسکو سر فرزند کو
میںے اوسکی خاطر داری کی جہت سے قبول کیا حکم قطع نظر نسبت مصداقت اور طبابت سے سر انجام مہمات دنیا میں خوب قابل
نحو اسیمواسطے الہ آباد میں اوسکو میں بیٹھے مدقون اپنا دیوان کیا پڑ لیکن کثرت دیانت سے معاملات میں لوگوں کو سخت پیری
کیا کرتا اس واسطے لوگ اوس سے ناراض تھے میں برس تک اوسکو سل رہی اوسنے اس مدت تک بندو حکمت اپنے کو
نگھا رکھا باقون میں اکثر ایسی کھانسی ہوتی کہ نہ سرخ ہو جاتا اور سینے اوس سے کر کر کہا کہ تو طبیب دانا ہوا اپنا علاج کر اوس
عرض کی کہ تو خوش علاج پذیر نہیں لیکن اوسکے ایک خدمتگار نے روز کی دوامین زہر ملا کر اوسکو کھلا دیا لیکن اوسنے بعد
اطلاع کے اپنا علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکالنے میں ہر چند ضرورت ہوتی لیکن بہت ممانعت کرتا ایک رات گھر میں جانا
تھا کہ کھانسی اوسپر غالب ہوئی اور زخم شش چھٹ گیا اتنا خون نہ اور داغ سے ہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہینہ آواز کی حد
سنکر اندر دوزا دیکھا تو خون میں بھرا پڑا شور کیا کہ کوئی حکم کو مار گیا پھر معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہیں پڑی وہی زخم شش کا خون پڑ
طبع غلام حاکم لاہور کو نمبر کی اوسنے اگر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند دلہند اوسکا قابل بیچے نہ پھر جو بیسویں تاریخ درمیان
وقایع اور سید کے شکار ہو اچالیس ہرن سر قہ مار گئے ایک جیتی اس شکار فرحت آقا میں ہاتھ آئی وہاں کے
لوگوں نے ظاہر کیا کہ یہاں ایک سو میں برس سے چیتے کا نام تھا پھر وہاں باغ میں مقام ہوا اور مجلس فرزند کی مقرر ہوئی
اوسیدن ارسلان بی نام اوزبک سرداروں سے عبدالوہب خان کے کہ قلعہ کامر و کا حاکم تھامیری خدمت میں حاضر ہوا چونکہ
اخلاص آتا تھا سینے اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور تقابلیت کھتا پھر بیٹے حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد
شکار گاہ اور نہ کو گھر رکھے پھر وہاں قریب بین سو جانوروں کے شکار ہو سے چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا اگر مہتی ہو خوب لیتے
سازمی ضائع ہو کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام پھر سر آکورہ میں تمام ہوا وہاں شاہ بیگ خان نے منع لشکر اگر ملازمت حاصل
کی سیر والد کا پور وہ نہ بہت مردانہ کار کردار ہو میرے باپ کے عہد میں خوب تلوارین مارین ہیں اور میرے وقت میں بھی قلعہ
قدحار کو ایرانی فوج کے محاصرے میں خوب بیمار کھا ایک سال تک گھرا رہا یہاں تک کہ میری اور فوج اوسکی کمک کو گئی ہا سوتے
فقط سلوک امیرانہ اسواسطے کرتا پڑا کہ لڑائیوں میں اوسکی موافقت کرتے ہیں اوسنے مجرم پر اپنے نوکر کو مراد و اوائی اور قتل
اوسکی نظر میں کچھ بڑی چیز نہیں سینے ہر چند اوسکو اس بات سے منع کیا لیکن وہ اپنی عادت سے لاچار ہو چوڑھویں تاریخ ہاشم خان
کو کہ خان زادوں سے اس دولت کے پھر منصب سہزادی زوات اور عہد سوار سر فرزند کے حاکم صوبہ اتر پردیش کیا اور اوسیدن
خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر مرزا شامخ کہ ماوہ میں تھا نادانی اور لڑکپن سے بی بیگانے بد معاشرانوں کے لانا کے ملک کو جاتا پڑا اوس
سطے اور عبدالمد خان صوبہ ماوہ نے یہ سزا اوسکا بھیجا کیا پڑا اور راہ میں پڑ کر اوسکو قید اور اوسکے ہمراہی فتنہ جو یوں کو قتل کیا
تے سینے یہ سزا مل کر گیا کہ اہتمام خان اگر سے سے جا کر زرا کو درگاہ پر لے آوے پھر خبر آئی کہ امام قلیخان نے جو صیغہ ولی خان حاکم
ماوہ التمر کا پڑ مرزا حسن نام ایک شخص کو جو مرزا شامخ کا بیٹا مشہور ہوا تھا قتل کیا پڑی غرض کہ مرزا شامخ کے بیٹوں کا ماننا ہو کہ ماننا ہو کہ
مشہور ہو اوسکے ہر قطرہ خون سے اور دیوید ہوتے ہیں پھر مقام دکو میں شیر خان افغان کہ اوسکو جاتے وقت پشاور میں واسطے قتل
کھائیوں تیسرے چھوڑ آیا تھا اگر بلا حفاظت راہ کی بخوبی سر انجام دی وی زعفر خان ولد زین خان کو کہ واسطے کھانے نفعانوں

تو مندر لاک اور جماعت کمتر اون کی اطراف انگ اور یاس سے کہ وہاں فساد اور شرارت کیا کرتے تھے مقرر ہو گیا تھا بیچ
بھالانے اس خدمت کے اور کمال دینے اون مفسدون کے کہ قریب لاکھ آدمیوں کے تھے پنجاب کی طرف لاکر اسی منزل میں
لازمیت سے سفر فرما رہا اور جیسا کہ چاہیے تھا اس خدمت میں جانفشانی کی پھر جب میں معلوم ہوا جو کہ اس حسینے میں میر
والد کا وزن قمری ہو اگر تھا تو میں نے فکر کیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میرے حضرت والد مرحوم کے وزن سی اور تری میں
تو لقمی تھیں حساب کر کے بڑے بڑے شہروں میں ممالک محروسہ کے بھیجا جاوین کہ اون کی طرف سے بہت ثواب فقرا اور مساکین
پر تقسیم ہوا اور مجموع اسکا ایک لاکھ روپیہ ہوا جسکے تین ہزار تومان عراقی ہوتے ہیں اور تین لاکھ حالی حساب اور رات النہر کے غرض
اون روپیوں کو مستحق لوگوں کے ہاتھ بارہ شہروں میں مثل آگرہ دہلی لاہور کجرات وغیرہ میں خیرات کیا اور صلوات خان کے بیٹے
کو کہ مثل فرزند حقیقی کے جانتا ہوں خان جوانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانوں میں اسکو خاتمان لکھ کرین اور صلوات خاصہ اور شریف
مصعب بھی عنایت کی اور شاہ بیگم خان کو خان دوران کا خطاب دیکر بجز مصعب اور ست ہاتھی اور خاص گھوڑا عنایت کیا اور تمام کار
کابل اور تیارہ اور گنیش اور ملک سواد بجز راونکالنا وہاں کے افتخاؤں کا اور سکے تقویٰ کر کے بطریق جاگیر اسکو عنایت کیا اور فرمایا
وہاں بھی اسکو دی باہسن ابدل سے وہ خدمت ہو کر اس طرف گیا پھر میں نے حکم دیا کہ راجداس کو بواہم کو بھی اسی ملک میں
جاگیر دیکر دو گارہاں صوبہ کا مقرر کریں اور شش چند ولد راجہ موہن کو منصب ہزاری نالک اور پانسو عنایت کیا اور تھری حکم
کجرات کو فرمایا بھیجا کہ میںے حال ولایت اوپر پہنچ کر اسی پسر میان وجیہہ الدین کا بہت ستا کر میری طرف سے ادکویت
دوب دیکر چڑھا سارہاں بھی محبوب لکھا میرے پاس بھیجے کہ میں انکو اپنا اور رکھوں اور پہلے اسی خطہ خان کو باہسن ابدل میں شکار
گھیرنے بھیجا تھا اوستے انکو گھر رکھا تھا ستائیس ہرن سرخہ اور ارٹھ ہرن سفید اور سین تھے اور زمین سے خود سینے انیس
ہرن ماسے اور نور ویز نے بھی کئی ہرن تیروں سے مارے اور مصاحبوں کو بھی تیر مارے تاکہ وہاں لیکن خاتمان نے
سب تیر اچھے مارے کہ بہترین ہرن گرا یا چھوڑو جو ہرن تاریخ طفر خان نے راو لپنڈی میں گھیرا ڈالا باہن سینے دور سے
ایک ہرن تیر سے مارا غرنکہ چڑھا ہورنہ اور بید چکار سے اور دوڑنکا ہو سے پھر کیسویں کو ہلال خان کے اہتمام سے
دو تین کو سر رکھ رہا تھا اس سے شکار گھیرے کا ہوا بیگت بھی اس شکار میں ہر اہتھین دو سو ہرنوں کے قریب آسین شکار
ہوے وہاں کے سے ہرن ہندوستان ہن نہیں ہوتے اس واسطے میںے فرمایا کہ چند ہرن زندہ لے چلیں کہ شاید رندوستان
میں اونکی نسل ہو جاوین پھر اطراف رہاں میں پچیسویں تاریخ اور شکار ہوا آسین بھی اہل محل اور شہر میں میرے ساتھ تھین
اور قریب سو ہرن سرخہ کے شکار ہوے پھر میرے آگے نگرہ ہوا کہ شمس خان بھی جلال خان لکھن کا کہ یہاں بہت ہی اوجو بڑھا
کے اسکو شکار کا اسقدر شوق کہ کچھ ہوان کو نہیں لیکن جب میںے اسکا احوال فقیرانہ سنا تو میں اسکے گھر گیا اور اسکا طرز
طور بیکے بندیا دو ہزار روپیہ اسکو اور ہتھتیر اسکو اہل وعیال کو عنایت کر کے اور پانچ گاؤں واسطے مدد ماش اسکی
کے بطریق جاگیر مقرر فرمائے کہ ہر طرح و محبت سے بسر وقات کرے پچٹی شعبان کو تمام ہند الدین امیر الامرا نے اکلالت
حاصل کی میں اسکے اچھے ہونے سے کمال خوش ہوا اسب طلب کیا ہندو کیا مسلمان اسکو جواب دے کے
تھے لیکن خداوند کریم نے محض اپنے کرہ سے اسکو شفا عنایت کی کہ مجھ و ساسا بات برنگرین کا و بطریق خاص حقیقی
جانین اور انھین دنوں میں صاحب لکھن گہرا سبب اس تصور کے کہ وہ پچیس خسرو کے محل میں غلام ہوئے تھے شہرند
تھا جو نگرہ الامرا کے واسطے سے حاضر و بار ہوا تو میںے اسکا تصور صحت کیا وہیہ سبے خسرو کے چھپے تھا تو اسکو

کے ہرن ہندوستان ہن نہیں ہوتے

اگر ہم ستم جانگر وہاں پھیرا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب محل کو میں بلاؤں تو اس کے ہمراہ آنا عرض بعد طلب کے محل کے ساتھ دو مہینے
 منزل آیا اور پھر اسے بدعاشوں کی ہاتھیں سنکر اپنے گھر چلا گیا اور جانا کہ نزع آپس میں شروع ہوئی دیکھے انجام کیا ہو لیکن اس وقت
 نے جلد فیصلہ کر دیا اور اسکی گردن پر ننگ جڑھی رہی مینے امیر الامرا کی خاطر سے اسکا عمدہ اور نصب اور جاگیر سب بحال
 رکھا اور سلیمان بیگ کو کریرہ لاکھ اور کرایہ شہزادگی سے تھا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا باہر مہوین تاریخ باغ اول مہینہ کنارے
 پر وہ یامی راوی کے مقام ہوا مینے اپنی مان کی ملازمت اس باغ میں حاصل کی اور مرزا غازی نے کہ ایام سرداری شکر تہہ ہا
 میں عمدہ خدمتیں کی تھیں یہاں اگر ملازمت حاصل کی مینے اور سہرت عنایتیں مہینے تہہ راوی کسٹ انجیر داخل لاکھ ہوا اور دوسرے
 دن مرخیل اسٹرو قیامت لارین محمد میر میران کشا نعمت السدولی کی اولاد سے تھا ملازمت میں آیا شاہ طہما سب کے یہاں تمام
 اس کے حکم میں کوئی سلسلہ لیا گیا اس سلسلے کے برابر نہیں چہا سچہ بہن باوشاہ کی جائش سبک نام گھر میں بنی شہرت اس کے
 تھی اور یہ میر میران کے باپ ہیں اور نعمت السدولی لڑکی جو اس سے ہوئی اسکو بادشاہ نے اپنے بیٹے لڑکے اسمعیل مرزا
 کے واسطے طلب کیا پھر میر میران کے لڑکوں کو اپنا داماد کر کے اپنی لڑکی اس کے بیٹے لڑکے کو دادا کے ہمنام تھا وہی اور
 اسمعیل مرزا کی لڑکی کی جو بادشاہ کی بھانجی سے پیدا ہوئی تھی دوسرے لڑکے میر فیصلہ اس سے نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ
 کے رفتہ رفتہ خرابیاں اس سلسلہ میں واقع ہوئیں اور شاہ عباس کے وقت میں بالکل خراب ہو گئی اور املاک اور سب برباد
 پھر وہاں ذرہ کے میر علی السدوی میری خدمت میں آئے جو بہت نعمتوں سے آتا تھا اور غلاص اس سے ظاہر تھا اور سہرت عنایتیں
 کیں اور بارہ ہزار روپیہ نقد و دیگر نصب ہزاری اور دو سو سو سے سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پھر دیوانوں کو سینے حکم دیا کہ منصب
 فرزند خرم کا موافق ہشت ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار کے اطراف او میں میں اور کھارہما رنہ زورہ جاگیر خنواہ میں دن بائیسویں
 تاریخ حسب التماس تصفیہ ان کے مع اہل محل اس کے گھر میں گیا میں اور تمام ہرات وہاں دوسرے دن اسکی شیکش ملائظہ کی
 قریب دس لاکھ روپے کے جواہرات اور مرصع ہتھیار اور سامان اور ہاتھی اور گھوڑے عمدہ سب اس کے تھے کئی عمل دیاتوت
 اور چند موٹی اور کچھ فروش اور چند کپڑے چینی اور فقوری اور صفائی اونہیں سے قبول کر کے باقی اسکی عنایت کیے
 مر قاضی خان نے گجرات سے انگوٹھی ایک لعل خوش رنگ کی مع نگ اور صلحہ کے ترشوکر وزنی ایک متقال پندرہ رتی کی بطریق
 پیشکش جو جھکو بھی تھی بہت پسند آئی آج تک ایسی انگوٹھی نہیں بنی کہ کسی بادشاہ کے پاس ہوا اور ایک تلو لعل بھی شش رنہ
 کہ دو دانگ اور پندرہ سونہ وزن رکھتا تھا تھی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کے ہمراہ بھی انگوٹھی ہی اسی قیمت کی تھی اور اونہیں
 دنوں وکیل شریف کو مد پر وہ دروازہ کوہ شریف کے میر سے پاس آیا اور کمال غلاص ظاہر کیا بائیں لاکھ دام کہ قریب آٹھ ہزار
 روپیہ کے ہونے مینے اسکو دیے اور ایک لاکھ روپیہ کے متعلق شریف کے مکے واسطے بھیجے دسویں تاریخ میرزا غازی
 کو منصب پنج ہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹٹھہ اسکی جاگیر میں تھا لیکن جو بہت ملتان سے کچھ اسکو
 جاگیر میں عنایت کیا اور قندھار کی حکومت اور گبانی اسکی سپرد کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اسکو دیا کہ نعمت کیا مرزا غازی
 صاحب کمال جو شعر بھی اچھا کہتا جو اور قاری تخلص ہو یہ شعر اسکا جو ہے کہ مرام کہ سب زندہ او شد چہ مجب لجا بر چہ
 کہ گریہ رخ کا شش خست مد و پند بھوین تاریخ پیشکش خان خانان کے ملائظہ سے گذری جائیں ہاتھی اور جواہرات اور مرصع
 ہتھیار اور فروش ولایتی اور کئی کپڑے تھے سب قیمتی ڈیڑھ لاکھ روپہ اور مرزا ستم وغیرہ وہاں سرداروں نے بھی عمدہ پیشکش
 بھیجی تھیں اور وہیں سے سینے کئی ہاتھی پسند کیے اور انہیں دنوں خبر فوت اسے دگا کی کہ زیادہ چالیس سال

سے میرے والد کی خدمت میں رہا تھا آئی اور اپنی لیاقت سے منصب چار ہزاری پایا تھا پہلے لانا اودھ سنگھ کا نوکر تھا مقدمات
سب جاگہری میں خوب صلاح دیتا تھا اور سلطان شاہ افغانی کے مفید و چلیزیت تھا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز جنانچہ اسکے بھائی
کا یہی باعث ہوا اور نیکست اور پکڑے جانے خسرو کے تھا حضرت آباد کے پھارون میں بھاگ گیا آخر وہاں کروری میں نعل نے
اوسکو پکڑ کر میرے پاس بھیج دیا تھینے کمالا پور کے میدان میں اوسکو تیروں سے اڑا لیں کہ علت اس تمام فساد کا بجز اور
کروری نہ کو کو زیادتی منصب اور خلعت سے ممتاز کیا اور نیکوین تاریخ شیرخان افغان کہ بندہ قدری میر تھا فوت ہوا گویا اوسنے
خود آپ کو مارا کہ شرب بہت پیتا تھا اور گذشتہ رمضان کے روزے نہ رکھے تھے ان دنوں اوسنے چاہا کہ شہان کا تمام مہینہ اوسخان
کے تضامین روزے لکھے کہ دو ماہ برابر روزہ دار جو سب ترک عادت کے کہ طبیعت ثانیہ بجز اوسکو ضعف پیدا ہوا اور جو ہک
جاتی رہی آخر اٹھارہ سال کی عمر میں فوت ہوا مینے اوسکے بھائی میٹون کو بقدر لیاقت پرورش کی اور اوسکے منصب و جاگہریں سے
کچھ لکھو دیا پھر شوال کی پہلی تاریخ میں مولانا محمد امین سے مینے ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کے مریدوں میں سے ہیں اور شیخ
محمود اپنے وقت کے بڑے بزرگ تھے حضرت ہمایون شاہ کو اوسنے کمال افتقاد تھا چنانچہ ایک بار محمود اودھ کو وضو کیا تو یہ بھی
بہت نیکذات اور باوجود استغفات کے بے پروا ہیں فقہ و نفس کشی میں کامل ہیں ان سے ملکر بہت خوش ہوا اگر درد و اسپندل
کے کھلے اور اوسکے نصل اور عمدہ باتوں سے میری تسلی ہوئی غزالیہ گمہ زمین اون کے وجہ عاشق کو اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت ہوا پھر ایک
پہر دن چڑھے لاہور سے آگرے کی طرف روانہ ہوا تلیج خان کو حاکم اور میر تقی میر کو امیر الدین کو دیوان اور شیخ پودست کو نجفی اور جمال اللہ کو
کو توالیہ دیوان کا کر کے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا چاہیے کہ کو دیواری سلطان پور سے اوتھر کر دو کو سیر نکور سے تمام
کیا یہاں میرے والد نے اپنے فرزند سے میں ہزار روپیہ شیخ ابو الفضل کو دے تھے کہ درمیان ان دو پوگنوں کے جناب بانڈھکر
زمین کو بیڑا کرین شیک بہت عمدہ بل بنا ہونے بھی ستر الملک جاگہ دارون کو فرمایا کہ اس بل کے بلیر عمارت اور باغ عمدہ تیار کرین کہ لوگ
اوسکو دیکھ کر خوش ہوں و متوین ذیقعدہ کو شنبہ کے دن وزیر الممالک کہ قبیل جلوس میرا دیوان تمام رض اسماں سے مر گیا اوسکا ایک
ناہارک لڑکا پیدا ہوا تھا کہ چالیس دن میں مان باپ کو کھیا گیا اور تین سال کا ہو کر خود بھی مر گیا مینے چاہا کہ اوسکا گھر اکیبار کی ویلان
نوا سواسطے اوسکے بھتیجے منعور کو منصب سے سزا دیکر پھر راہ میں سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال کے دو شہر مست ہیں کہ
مسافر و فوج اوسنے کمال ایذا جوتی برسو تہنی پر سوار ہو کر ہان گیا اور ہتھیوں کا گھر بانڈھکر لٹکا کر لیا اور لون و لون کو بنائے شگہی
خود مندوق سے مار کر راہ بندگان خدا کی صفات کی جہرت کو اٹھاڑوین تاریخ دہلی میں چونچا اور سلیم خان افغان نے جو اپنے ہمد
میں عمارت جتا پر بنا کر سلیم کو تمام رکھا تھا اوسمیں اوترا میرے والد نے وہ مقام مر قلعے خان کو کہ متوطن دہلی تھے عزت کیا تھا ان
مر قلعے خان نے اوسمیں دیا کی طرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا تو جب حضرت ہمایون شاہ دہلی میں تھے تو اکثر وہیں وہ صاحب
محبس کرتے مینے بھی چار روز وہاں ہمیش کیا اور مظفر خان حاکم دہلی نے چیشکس حاضر کیے اور باقی جاگہ دار اور اہل علیہ نے
بھی شیکش اور نذرین گذارین پھر مینے چاہا کہ پرگنہ پالم میں جو قریب ہر شکار قلعہ کھیلون لیکن لوگوں نے عرض کی کہ اگر وہیں
داخل ہونے کی ساعت بہت قریب ہے کہ پھر ویسی ساعت قریب مینے اسواسطے میں شکار موقوف کر کے کشتی میں بٹھکر براہ دیا اگر کو
چلا اور مینوں ذیقعدہ کو چار لڑکے اوسمیں دستر مزا شامخ کے کہ میرے والد سے ظاہر تھے تھے لوگ میرے پاس لانے مینے اون لوگوں
کو اپنے معتبر مصاحبوں کے سپرد کیا اور لوگوں کو عمل میں دیا کہ سب بخوبی پرورش ہوں اور اکیسویں کو راجہ مان سنگھ تلوار تاس سے
جو ملک چینا اور بہار میں بڑے عہد پونے سات فرزانوں کے حاضر و نگاہ جمایا بھی خان اعظم کی طرح متافق اور مکمل کر کے اس دولت کا

جو کچھ اوستے مجھے کیا اور سینے اوٹکی عوض میں نیکیاں کین خدا سے تعدلے جلتا نہ خوب جاتا ہوا اور کوئی کسی سے نہ کر سکتا اس راجے نے سوا باقی مزادہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیما نہ شاہی میں داخل ہو چونکہ پروردہ میرے والد کا تھا اس واسطے بیٹے اوسکا کوئی تصور روہروا اسکے کہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا بخش جلوس میں نیت مانوس کا

دوسری تاریخ ذی الحجہ کی جمعرات کو مطابق غزہ فروردین کے آفتاب عالیشان سے صحت سے حضرت سزائی گل میں کہ مقام شادی اور شادمانی اوسکے کا بڑا رونق بخش ہوا سوسوی اور نوحان سیدوں کو خلعت نوروزی اور قباہی سبز سے ممتاز و سرفراز کیا موضع رنگتین کی پانچ کوس اگر سے ہر مجلس نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل میں یہ فرسی و خورمی سے میں نیت پر بیٹھیا سب امیوں نے سہارا کیا دی کا نجان کو اوسی مجلس میں منصب پنہاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور نوحا جہان کو خدمت بخشگی رعایت کی وزیر خان کو وزارت صوبہ بنگالہ سے معزول کر کے ابو الحسن شہاب خانی کو اوسکی جگہ بیجا ہوا والدین تلی کو اگر سے کاکو توال کیا اور چونکہ وزارت شریف میرے والد کا سمر لہ پڑتا تھا اس واسطے اول میں آئے اگر میں زیارت سے مشرف ہو گیا تو لوگ جلتینگے کہ سبب واقع ہونے کے راہ میں زیارت حاصل کی سمیٹنے یہ ارادہ کیا کہ سیدہ ہاشمہ میں جا کر دوبارہ وہاں سے تھک زیارت کو حاضر ہوں اور جیسے سیر والد میرے پیدا ہونے کے واسطے اجمیر تک چاہا ہائے میں بھی پیادہ پا چل کر اس سعادت کو حاصل کروں کاشکے اگر یہ راہ آنکھوں سے طے ہو سکتی تو میری کمال سعادت تھی پھر شنبہ کے دن دوپہر کو پانچویں تاریخ اگر سے میں داخل ہو چوائی تھنی پنہار روپیہ کی دو فون ہاتھوں سے ہائے تلے کے اندر و لٹے اسے میں رونق افزا ہوا اوسی دن راجہ نرسنگھ دیوتے ایک سفید چیتا نذر کیا اگر چھا اور جانور ہندو چمزد سفید میرے چڑھا خاندن میں تھے اور سینے اکثر دیکھے تھے لیکن سفید چیتا نہ دیکھا تھا اوسکے دلغ سیاہ ہوا ہیں انکے شیلے تھے اور سفید چیتا میں اور سیاہ اور شکرہ کہ باسین سے نوکتے میں اور چڑھا اور کو اور جیتا اور لو اور طاؤس وغیرہ میرے یہاں بھی ہیں اور یہ کالا ہرن ہندوستان کے سوا اور کین نہیں ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہوا اور دغین دنوں میں تین ہسرا جو بیچو ہڈا ہکا اسے معتبر سے ہر حاضر ملازمت ہوا اور تین ہاتھی پیشکش کیے ایک اون میں کا منگو موت پسند آیا سکار میں اوسکی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہوئے سینے اوسکو خاصہ ہاتھیوں میں رکھ کر اوسکا نام نرسنگھ لکھا گیا ہاتھی کی قیمت ہندوستان کے بڑے راجوں میں پانچ ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہوتی مگر کل بہت گران ہوا اور تن کو خطاب سربندار سے کا دیار اور صدر جہان کو منصب پنہاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز کیا اور عظیم خان کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز کیا اور عبدالمد خان کو سہ ہزاری منصب اوپا پنسو سوار دے مطلق خان اور جوا سنگھ ہراک کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور ابوالحسن دیوان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اعتماد الدولہ کو سینے ہزاری ذات اور دھانی سو سوار دے اور چھبیسویں تاریخ راجہ سوچ سنگھ طغانی فرزند خرم کالاباب ہوا اور شہام اپنے بیچا قصور کے بیچے کو ساتھ لیا بی بی بیگم چھ مشور رکھتا ہوا ساری ہاتھی کی خوب جانتا ہوا اور راجہ سوچ سنگھ شعری ہندی زبان سے ایک شاعر مجاہد لایا تھا کہ میری طرح میں اوستے آتش منوں کے اوشعار نذر کیے کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ دن رہتا اور رات ہرگز نہ ہوتی اس لیے کہ بعد غروب اوسکے کے بیٹا اوسکا جائنشین اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکھتا محمد ولد اللہ کہ تھا ہے باپ کو حق تعالیٰ نے اس قسم کا بیٹا تھا کیا کہ بعد فوت ہونے اوسکے کے لوگوں کو وہ دھاتم کہتا نذر کے ہر تھا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا ہوتا کہ جاتین میرا ہوا کہ جہان کو روشن کرتا اور رات تو تھی جیسے روشنی طالع اور نور عدالت تھا تا باوجود

ہر گز نہ

تیسرا بخش جلوس میں نیت مانوس کا

ایسے واقعہ ہمارے ہاں کہ جہاں ایسا سنورا اور روشن بچہ گویا رات کا نام و نشان نہیں پایا جاتا اسطرح کھاتا زہر مضمون شعر اسے ہند سے کم سن لگا بچہ اس حرفیت کے مسئلے میں سینے اور سکو ایک ہاتھی حرمت کیا راجپوت لوگ شاعر کو چارن کہتے ہیں ایک نے شعر وقت سے اس مضمون کو اسطرح پر نظم کیا ہے کہ پسر ہستی جہاں افروز پوشک شہی ہمیشہ بودی روز پڑا زانکہ چون اونہ فہہ ہنسر یہ نمودی گلاہ گوشہ بستر پاشکر کز بعد آئینان بدر سے پڑ جانشین گشت آئینیں پسر سے پڑ کہ زشتقا رگستن آن شاہ پداس با تم کرد جاہر سہ ماہہ روز چہ پیشہ ہنھوین ماہ محرم سنہ ۱۰۸۰ میں جلال الدین مسعود کہ منصب چہا صدی ذات کا رکھتا تھا اور خالی مرد انجلی سے تھا چنانچہ کئی از ایوان میں اوس سے بڑے بڑے کام وقوع میں آئے تھے اور خطبے بالکل خالی تھا تمنا بھر سچا س سال یا ساٹھ برس کے میں بیٹوں کی بیماری سے مر گیا انیوں کھایا کرتا اور اکثر اوسکو کھانے پکوانے کے مثل بنیر کے کھاتا اور غرض تھا کہ اکثر اوقات اپنے والدہ کے ہاتھ سے کھاتا جب بیماری اوسکی نے زور پکڑا اور اتار مرگ اوسکے معلوم ہونے لگے تو والدہ اوسکی بمقتضای کمال محبت جو انیوں کو وہ اپنے بیٹے کو کھلایا کرتی تھی اوس سے زیادہ کھا کر اپنے بیٹے کے فوت ہونے سے دو سٹا بعد وہ بھی مر گئی ہنھو محبت اپنے بیٹے پر کسی مان کی نہیں گئی ہنودون میں رسم کر کہ عورتیں بعد مر نے شوہر ون کے خواہ بواطم محبت یا واسطہ محفوظ ناموس اپنے باپ وغیرہ اوقبا کے اپنے تئیں جلاوتی ہیں مگر ہندون یا مسلمانوں میں سی سے ایسی بات نظرو میں کبھی نہیں آئی ہنھوین ماہ مذکور کی وہ گھوڑا کرے سب گھوڑوں میں عمدہ تھا سینے بطور عنایت راجہ مانگ کر حرمت کیا شاہ عباس نے یہ گھوڑا مع اور گھوڑوں کے اور کچھ نئے عمدہ ہمراہ منوچہر غلام متبر اپنے کے خدمت میں عرش اشیا نی کے بھیجا تھا اس گھوڑے کے حرمت ہونے سے راجہ مذکور ہنھو خوش ہوا کہ اگر ایک سلطنت اوسکو میں دیتا تو بھی اتنا خوش نہوتا جب لائے تھے تو تین چار برس کا تھا اور ہندوستان میں بڑا ہوا چنانچہ اکثر زندگان درگاہ نے قوم مغل اور راجپوت اہل اہل میں عرض کی کہ ملک حرات سے ایسا اور کوئی گھوڑا ہندوستان میں نہیں آیا جب والد بزرگوار میرے نے ولایت خاندیس اور دکن کے تئیں میرے بھائی دانیال کو حرمت فرمائے اگر سے میں تشریف لائے براہ حرمت اذکو مکمل ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تھا میری ہوتیے مانگوں انھوں نے وقت لاکر اس گھوڑے کی عرض کی تم اس اذکا قبول ہو کر یہ گھوڑا اذکو حرمت ہوا روز شہ شہ بنیونیوں ماہ مذکور کے یعنی اسلام خان کی دستمل اور بر خیر فوت ہونے جہاں گیارہ گیارہ صاحب صوبہ بنگالہ کے کے ظاہر خاص میرا تھا بلکہ بھی اپنے جوہر ذاتی اور استعداد فطری سے زمر سے میں امراض عام کے انتظام رکھتا تھا اوسکے فوت ہونے سے اہلکور رنج ہوا حکومت بنگالہ اور آئی تھی شاہنژاد جہاندار کی سینے اسلام خان کے بیٹے کو حرمت کی اور سچاے اوسکے سینے فضل خان کو صاحب صوبہ بہار کیا اور پسر حکیم علی کا کہ سینے اوسکو واسطے چند خدمتوں کے برابر ہونور کو بھیجا تھا آیا اور چند بازگیا ساتھ اپنے لایا کہ وہ اپنا نظیر و عدیل نہیں سمجھتے تھے چنانچہ ایک اون میں سے ساتھ دس گیند کے کہ ہر ایک برابر بارنگی تھے اور ایک برابر ترنج کے اور ایک برابر رتی کے تھے ایسا کھیلتا تھا کہ اگر چہ وہ چھوٹی بڑی تھیں مگر کوئی غلط نہیں جاتی تھی اور ایسے ہی اور طرح طرح کے کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام میں ایک درویش سرندیپ سے آیا اور چند جانور طرح طرح کے لایا ہونگ نام ایک جانور بچہ کہ موندہ اور سینہ اوسکا بکری سے مشابہت تمام رکھتا بچہ اور ہنہت مجموعی اوسکی ہنڈر کی سی مگر دم نہیں رکھتا اور سہکات اوسکے بندہ سیاہ بے دم کی سے کہ ہندی میں اوسکو مانس کہتے ہیں رکھتا بچہ اور وہ برابر بچہ بند کے وقتین میں سے بچہ اور عرصہ پانچ برس سے اوس درویش دلیریش کے پاس بچہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس زیادہ نہیں بڑھا ہوگا دیکھی دوہ ہوا اور کید بھی کھاتا بچہ جو کہ وہ از بس عجیب نظر آیا مصور ون سے کھما کہ تصویر

کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات مختلف کے کھینچیں بیٹھے اون میں نہایت بری دیکھتے ہیں آج کے روز مرزا فریدوان بلا مشرب
ایک ارادہ پانصدی ذات اور ایک اڑتین سو سوار سے سر فرزا ہوا اور کل ہوا کر بائینہ خان محل چو ترو دسپا بگری سے مرتبہ کبیرینی
کو پہنچا ہوا وہاں منسوب دو ہزاری کے جاگیر دار تھے الف خان بجنبہ بنت ہزاری ذات اور ہا نسو سوار کے سر فرزا بجنبہ
فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتھ چار ہزاری ذات اور تین ہزاری سوار کے سر فرزا ہوا وہاں مقنا قلعہ تھاس کی سپہر
کشور خان ولد کلب الدین خان کو کہ کے ہوئی اہتاہر خان بجنبہ ہزاری ذات و سہ سو سوار کے سر فرزا ہو کر جو مدت میر بھیری اور سلمان
نوارہ بنگالہ کے سر فرزا ہوا ماہ منفر شمس الدین خان ولد اعظم خان نے دس ہاتھی شیکش کیے اور بجنبہ دو ہزاری ذات
اور ہزار پانصد سوار کے سر فرزا ہو کر خطاب جہانگیر خانی ممتاز ہوا اور ظفر خان بجنبہ دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
صاحب افشار ہوا اور دختر جگ سنگھ بیٹے ہا سنگھ کی بیٹی جو ہستگاری کی تھی تباخیخ سو طوین اسی ہزار روپیہ سا بیچ کر
میں راجہ مذکور کھیا سٹے سر فرزا ہی اور کئی گھسٹے بیٹھیا اور قرب خان بی بی بڈکھپا سے ایک پردہ فرنگستانی بیجا کہ اس مرتبہ تک
کام مہولان فرنگ کانین دکھیا گیا اسی ایم میں بیچو بھی میری بیٹی بجنبہ انسبا بگری گھسٹے ہوس کے سل ورت کی بیاری سے فوت
ہوئی اور گے بیٹے میرزا مالک مینے بجنبہ ہزاری ذات اور دولت سوار کے سر فرزا کیا اور خان حاجی مالور ارنہری کہ تو ان کے
روم میں رہا تھا خالی مقبولیت اور معرفت سے نین اپنے آپ کو اپنی خون کار کا مشہور کر کے اگر سے میں اگر با کھ سنا بات
مجمول بھی رکھتا تھا گر نظر احوال دو مضع اور کئی کے کسی نے بڈگان درگاہ سے تصدیق لہجی ہونے اور سکے کی بی بی بیون
سے کہ حضرت صاحب ترائی نے روم کو فتح کیا تھا اور ایڈرم بائینہ حکم وہاں کا گرفتار ہوا اور بعد لینے پٹیش اور تحصیل کسار
کل ولایت روم کے مقرر کیا کہ اور کمالک پھر اور کو عنایت کرن لیکن اوسی حد میان میں ایڈرم بائینہ نے وفات کی تو ملک اسکے
بیٹے موسیٰ علی کو دیکر فوت آئے اب تک باہر جو ایسے احسان کے اور یاد شاہدان کی طرف سے کوئی نہیں آیا اور نہ لہجی بھجا آ
کے یہ یقین ہو کہ بیٹھخص مالور ارنہری وکیل شاہ روم کا بڑا بڑا بیات میری سمجھ میں نہ آئی اور کسی نے اور کئی گواہی مذہبی اس
واسطے مینے فرمایا جان جا ہے چلا جاوے اور جو تھی بیع الاول کو لڑکی بکت سنگھ کی داخل زمرہ پرستہ ان محل کی ہوئی تھی
داوی کے کل میں جیس اور کئی شادی کی آہستہ ہوئی بھلا اوس سبب سے کہ راجہ بانسنگھ نے ہرا کہا تھا ساتھ ہاتھی تھے اور جو بیٹھ
لانہا کھو منٹو تھی اسواسطے چاہتے کہ ماتت خان کو بھجوں اور ہزار سوار آہستہ ہزار سواران کا دیدہ کے اسکے ساتھ مقرر کیے اور
پانسو احدی اور دو ہزار گل چنے پیاہ اور تو بھانے منتہل اور پرستو پ کے مع خستہ بلین اور تہا تھی اسکا کو میں کیے اور بگوارا بکریل
دو بیچرانہ اس لشکر کے ساتھ سب ساتویں تاریخ اس ماہ کو مریشیلان صدقہائیرت آمد نیردی کا کہ بیان اور اسکا احوال اور سلسلے کا کھ
آگے ہو چکا ہر دستوں کے مرض سے مر گیا اور اسکے ظاہر احوال سے اخلص اور دوستی ظاہر تھی اگر عروہ کو امان دینی
اور خدمت میں رہتا تو منصب علی کو پونہا اور ہر اپنور سے خوشی نے جو والی آموں کی بھیجی تھی مینے اوس میں کا ایک لہوا اوسا ہا
بادن تو لے جا چکا پھر اٹھا رہوین تاریخ چار شنبہ کو میری داوی کے گھر میں مجلس وزن ساچ لہو کی فری حساب سے آہستہ ہوئی
مینے اوس روزون کو عورتوں اور فرعون کو دوا ایا بھرات کو چو تھی بیع الآخر کی ظاہر بیک سنبلی ایدویون کا خطاب ملک خانی
سے اور ملاقتیا ہر مشیر کی رضامندی اور کمالات سے آہستہ اور علم تاریخ اور انساب کا خوب ماہر تھا خطاب بیخ خانی سے فرزا
ہوے اور دوسریں تاریخ عبدالسر کے بھائی برخوردار نام کو خطاب بناو خطی کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر مہتران کو
نے ایک مرتبہ اس سنگھ بڈبب کا کہ مرزا الف بیک کو رکھان لگی وقت کا تھا بہت عمدہ اور قییس سفید چہرہ کا اور اسکے

دواوی اور انسا بنگالہ کا بیان
ہے

موزہ نیراموس بادشاہ کا مع من گھوڑا تھا نذر کیا مینے پسند کر کے فرمایا بلکہ میرا اور میرے بھائی کے ہاں اس کے کھانے پر کندہ
کردین یہ منہ خان قدیمی ٹکھوٹا ان اس دولت سے بے نیاز نہ رہے تھے اور حضرت امیرن شاہ کی خدمت میں بھی تھے اور میرے
والد کے عہد میں صہدین مرتبہ امارت کو پہنچا ہوا تھا اپنا اعتماد جانتے تھے اور فرمان قضا حیران اس مضمون کا کہ ولایت
سنگرام کی جیسی کہ ایک سال وجہ الغام میں فرزند اسلام خان کے مقرر ہوا ایک سال وجہ الغام میں انتقال خان صوبہ دار بہار کا
مقرر ہوا اور مہابت خان کو منصب نہراری ذات اور ڈھائی ہزار سوار مقرر کیا اور پورے خان و گنہین خان تکریم کو منصب نہراری
ذات اور آٹھ سو سواروں کے مہتمم کیا چوبیسویں تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اس سپاہ بیکہ کراچی سکوی کو مقرر کیا تھا حضرت
خان تو کو غلط اور سب او ذیل خاص اور شہر میر صغ سے مرہند ہوا اور نظیر خان عثمانیت سے نشان کے مقرر ہو کر غلٹ خاص
اور خیر صغ سے ممتاز ہوا اور شہر مہابت خان کو بھی نشان اور خاص باقی خاصیت کیا اور اجنہ سرنگر دیو کو غلٹ خاص
گھوڑا اور شنگلی خان کو گھوڑا اور خیر صغ اور نائین دہ اس کچھو امہ کو اور علی علی کو درمن اور ہزریر خان تین کو صدر بردار علی بی او
بھاو خان اور مرزا ملک شہی کو خیر صغ بخشا اس طرح ہر امیر و سردار اپنے لائق انعام اور کام سے مرہند ہوا اور بیرون ہندھا تھا
کہ ایڑا لایق تھا بہر ان پور سے اگر خدمت میں حاضر ہوا تو بیکہ مارے شوق کے قیاب آیا تھا اپنے سر کو میرے ہاتھوں پر ڈال دیا
میں بھی محبت سے اس کا سرواٹھ کر ہم نعل ہوا اور اسکی پیشانی پر بوسہ دیا تو سب متیوں کی اور پورے قطعہ لعل فرمز کے نزدیک
کثرت اون سب جو امیر کی تین لاکھ روپی ہوئی اور سوا اسکے ہر طرف علی غیب اور سماں سے بہت کچھ نذر کیا اور شہر جو علی بی
الذول کو وزیر خان دیوان بنگالے نے اگر ملازمت حاصل کی ساتھ شہزادہ ہاتھی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خدا نام توم
سے تھا اور لائق ہر خدمت کے اس واسطے مینے اور سو فرمایا کہ خدمت میں لہ کر سے اور تمام خان جو اپنے پڑ سے بجائی اسلام
خان سے کسی طرح موافقت نہیں رکھتا تھا اور اس واسطے مینے اور سو حضور میں بلوایا تھا سوکل اس سے اگر ملازمت حاصل
کی اور بائیسویں کو آصف خان نے ایک لعل سات ٹانگ کا کہ اس کے بجائی ابو القاسم خان نے کھمپاریت میں کچھ ہزار روپی
کو خرید لیا کہ میرے نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تھا لیکن میرے نزدیک ساتھ ہزار سے زیادہ کا نہیں اور باجوہ دیگر دلیپ پور
پسر اجرامی سنگھ سے بڑے قصور ہوئے تھے لیکن جو اسے فرزند خاٹھان کا واسنیکہ پور اس واسطے مینے سب معاف کر دیا
اور صفا خاٹھان کے اس کے بیٹے کے اگر ملازمت سے مرفزاری پائی اور پچیس ہزار روپی اور انھوں نے پیشکش کیے اور اس
دن خان خاٹھان نے نوے ہاتھی پیشکش کیے اور ہجرت کو خرہ ہماوی الثانی کی میری داوی کے مکان میں ورنہ کسی ہاتھی
ہو وہیہ اور سا قہر تیسیر کر دیا اور جو تھا حصہ اور سا عورتوں کو دیا اور جو تھی تاریخ کو دیا کہ حصہ دی دیوانی کے خان غلٹ کو سو فی
منصب ہفت ہزاری کے جاگیر خزاہ کی دین اور اسدن لوگ ایک ہر تھی میرے پاس لٹائے کہ وقت سے دوہنے وہی تھی اور
ہر روز اس سے چار سو دوہہ کھاتا تھا جب تک مینے نہ کھانا کھا یا تھا ہر دن اور کسبہ اور کھینس کے دوہہ میں کچھ مشرق
نہیں کہتے ہن کہ وہ دسے کو فائدہ کرتا ہوا اور گیارہویں تاریخ راجہ مانگ گھنے واسطے مینے ہماہر آشکو کن کے کہ اس خدمت سے
مقرر تھا خدمت اپنے وطن کی کہ آمیز پو طلب کی مینے اپنا خاص ہاتھی ہشتیا دست نامہ دیکر اور سو رخصت کیا اور پور کو باجرین
تاریخ کہ تیس میرے والد کا تھا سو مصافحہ مقررہ کے تین چار ہزار روپے جہد مینے پھیلے کہ اس کے روز منہ مبارک کے رہنے والوں
تقدیر کو تقسیم کرین پھر اسدن عبداللہ خان غلٹ کو خطاب مرفراز خانی کا دیا اور عبداللہ میر قاسم خان کو خطاب بیانی
کا ہما اور علی کو تین ہزار تاریخ شہر کو بلا کر مینے دیکھا کوئی اولاد باپ سے اس کے بڑے پڑ پڑا نہیں ہوئی ہجرامی کہتے ہن

اوسکا ہونا باپ پر مبارک نین گرا آپ پر مبارک رو پچھ ظاہر ہوا کہ اقسمی لکھتے تھے اور تین برس کے بعد پنجویں دن نے رت کی تھی
انکی بات ظاہر ہوئی اور ایلیہ یون تاریخ خان کا نام نے ذمہ صاف کرنے ملک نظام الملک دیکھی تاکہ میرے والد کے انتقال سے
اوپرین جملہ اقسام ہوسے تھے کیا اور لکھنؤ کا گذر رسال میں یہ خدمت ادا کر دینا تو مجھ میں لیکن اس شرط سے کہ سوا ایشیا تفر
اوس صوبہ کے اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکھ روپیہ خزانہ میری ہزار ہی میں مقرر ہو مینے فکر پاک جلد یہ شکر اور خزانہ اوسکے ہلو
کسے روانہ کرین پھر نلس خان بخشی امدادیوں کو خدمت بشیکری دکن کی دیکر عمدہ اور سکا ابراہیم حسین خان میر پور کو عنایت کیا
اور عہدہ رجب میں پشور خان اور کمال خان نے کہ ہنگان روشناس سے تھے وفات پائی پشور خان کو شاہ ظہا سب نے
کہ بطریق غلامی میرے دادا کو دیا تھا آگے اوسکا نام سعادت تھا میرے والد کے وقت میں جب وہ فرار ش خانے کا کار
ہوا تو اوسکو خطاب پشور خانی کا ملا اس خدمت میں کوئی اوسکے برابر نہیں تھا اور نوے برس کی عمر میں چودہ برس کے
چوانون سے بہتر تھا میرے اور میرے والد اور دادا آمینوں کی اسنے خدمت کی بجز لیکن داکم انخر تھا چندہ لاکھ روپہ اوسکے بہ
اور ایک لاکھ اور سکا رعایت نام کمال نالائق بجز لیکن اوسکے والد کی رعایت سے دار و ملک نصف فرار ش خانے کی اوسکو انصاف
کی کمال خان کو سینے عنایت کی اور کمال خان بھی میرے ہنگان نلس سے تھا وہی کے کلانوں سے اصل اوسکی بچہ اوسکی کمال
دیانت اور امانت سے مینے جو بوجہ اعتماد اوسکو پناہ بکاول بلی کیا تھا ایسے سچے خدمتگار کہتے ہیں اوسکے دو بیٹے رہے مین نے
دون پر کمال مرت کی لیکن آپ کی طرح کیا ہو سکتی ہیں چھ دوسری تاریخ کو عمل تمام کلانوں نے کہ کہ عمری سے میرے والد کی
عنایت میں پرورش ہوا تھا اور ہندی تمام لگ اوسکو یا دتھے شہر برس کی عمر میں وفات پائی اوسکی نو بیٹیوں میں سے ایک آرا
عمر کے ایفون لکھا کہ مر گئی مسلمان عورتوں میں نہیں دفنوار کہ ہوتی ہیں ہندوستان خاص کر سہت میں کہ تواریج جنگال سے قدیم
تھی کہ رعایا وغیرہ بان کی اپنی اولاد میں سے ایک کو خواہ جسہ کر تے پنجاہ عوض زر حاصل کے حاکم کو دیا کرتے تھے
اور رفتہ رفتہ یہ رسم اور ملکوں میں بھی ہونے لگی تھی کہ ہر سال کئی لڑکے ضائع اور برباد ہوتے تھے مینے حکم دیا کہ کوئی ایسا
کام کرنے پادے اور بالکل خرید و فروخت خواہ ہر سرون کی جو کم عمر ہوں موقوف ہو جاوے اور اسلام خان اور اتنی حاکم کو
صوبہ جنگال کے اس ضمنوں کے فرمان لکھے گئے کہ جو پھرا ایسا کام کرے اوسکو خوب سزا دینا اور جسکے پاس کر عمر خواہ سہرا ہو
لے لیا جاوے آج تک کسی لگے بادشاہ نے ایسا حک نہیں واک ہنگان الہی کو جس سے آرام ہوا انشا را بعد تعالیٰ چند روز میں باطل
یہ بہت مت جاوے گی اور اسپ سمنہ بھیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میرے تمام خاصہ گھوڑوں میں عمدہ تھا خان کا کہ مینے حسرت کیا وہ
ایسا خوش ہوا کہ میان مینن ہوسکتا واقع میں ایسا گھوڑا عمدہ بڑے قد کا ہندوستان میں نہیں آیا بچہ اور فتوح نام با تھی کہ لڑا
میں شکل بڑے اور میں ہاتھوں کے اوسکو عنایت کیا اور جو کشن سنگھ ہزار ہی مہابت خان نے عمدہ خدمت کی اور رانا کی
لڑائی میں اوسکا پاؤں برچی سے زخمی ہوا تھا اور شیں آدمی رانا کے اوسنے اپنے ہاتھ سے اسے تھے اور قریب تین ہزار کے
قد کر لے تھے اسواسطے مینے اوسکو منصب دہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور چودھویں تاریخ مینے کولک کر مزار
قندھار کو جاوے اتفاق سے جب یہ مزار بیکر سے اسطرت جلا تو خبر فوت واپسنگے مالک سوار خان کی آئی یہ سسرور خان مہتر
نو کرو میں سے میرے چچا مرزا محمد میر کے ہر شہور ساتھ تختہ بیک کے مینے اوسکے فرزندوں کو نصف منصب اوسکا دیا اور پو
شہر ہون تاریخ زیادہ اپنے والد کے رخصت مہر کو گیا اگر چہ سکتا تو میرے یہ راہ قطع کرتا کہ وہ میرے پیدا ہونے کے لینے مقبور
سے اچھے ترک کہ ایک سو بیس کو س ہر حضرت خواجہ بزرگ کی زبارت کو گئے تھے میں اگر اگھو سچا لون تو بھی عوض نموسکے

نہایت قدر حسرت کی

و بان جا کر اوس عمارت کو جو درونہ پر تھی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ سب مرضی میری تھی کہ کچھ بھی منظور تھا کہ وہ یہ علی غایت اور کمین نہ نکلی کیونکہ اس کے بننے میں سبب خرابی خسرو کے میں لاہور کو چلا گیا سمارون نے اپنے طور پر اوس کو بنا یا جو سبب فرمایا اوس میں کچھ تعزیرات تھیں اور باوجودیکہ بہت حرف سے چار برس محنت ہوئی تھی لیکن بیٹے کا کہنا تھا اور ہوشیار لوگوں کی موافقت سے بیٹھے یعنی مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور رفتہ رفتہ عمارت عالی اوبیاع نہایت مصفی چاروں طرف مقبرے کے کعبہ جو ۱۱ اور دروازہ بہت بلند سفید سنگ کے بناوین کا بنا عرض صرف پندرہ لاکھ روپیہ کا شکستہ پچاس ہزار تو مان کر ایچ ایران اور سینٹا لیس لاکھ خانی مطابق فتح قرآن کے جو سے کام والاون نے مجھے عرض کیا اور تیرہ زونین کو میں حکیم علی کے گھر میں واسطے دیکھنے ایک عوض کے کہ میرے والد کے وقت میں ویسا حوض لاہور میں بنایا تھا مصاحبوں کے ہمراہ گیا وہ حوض چھتہ چھتر گن تھا اور اس کے ایک پلو میں مکان بنا تھا نہایت صاف و درہنشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سے تھی لیکن پانی اوس میں نہیں جاتا تھا اور دس بارہ آدمی اوس میں ملتے تھے جب میں وہاں گیا تو نقد و جنس جو اوس وقت ہو سکا اس سے میری خدشہ کی پھر میں مع ہمراہیوں کے وہاں کی سیر کے حکیم کو دو ہین نصب دو ہزار سی ذات دیکر اپنے دولت خانے کو آگیا اور چھ ہون شہرمان کو خا خا نامان شمشیر مرصع اور خلعت اور قبیل خاصہ سے سرفراز ہو کر خدمت و کن پر نصرت ہو ۱۱ اور اوس سوج ٹکھہ بھی کو ہاڑ کی خدمت پر مقرر تھا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہو ۱۱ اور جب میں نے مکر سن کر تھنے خان کے اہل قزاق اور نوکر احمد آباد کو جرات کی رعایا پر نظر کرتے ہیں اور اوس سے اذکار بندوبست نہیں ہو سکتا اوس واسطے میں نے اوس سے وہ صوبہ لیکر اعظم خان کو مرحمت کیا اور یوں منتظر کیا کہ خود حاضر خدمت رہے اور اپنے بڑے بیٹے جہانگیر قلی خان کو نظر میں بنا جرات میں لے کر اپنے صاحب جہانگیر قلی خان کا اصل اہلخانہ سے ہزاری ذات اور ۱۱ صافی ہزار سوار کا مقرر ہو ۱۱ اور محل ہوا کہ بالافتتاح ہزار گز دیوان اور سو دو بیگ بھدائی بخشی صوبہ مذکور کے وہاں کے کاموں کا انجام دیا کرے اور وہ ۱۱ اس کو منصب بہت سی حدی ذات اور پانسو سوار اور سو دو بیگ کو صدی ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے متباد کیا اور بندگان حضوری سے تربیت خان اور لفظ منصب بہت حدی ذات اور چار سو آدمیوں سے سرفراز ہوئے اور عسکری جہاں چھل اور لکھا گیا ہی نہیں دونوں میں وفات پائی اور سرفراز اور سکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک تیس سوار سے سرفراز ہو ۱۱ اور بدھ کو جو تھی ڈیڑھ کے خان اعظم کی دختر سے خسرو کے ایک فرزند بلند پیدا ہوا اوسکا نام سینہ بلند اختر رکھا اور چھٹی تاریخ کو قرب خان صورتی نے ایک تصویر بھیجی کہ فرنگی اکت ہین شہید حضرت شہلہ تیمور کی جو کہ جب ایلدرم پازیر شاہ روم لنگشک میں قید ہوا تو اوس نصرانی نے کہ اوس وقت حاکم تہنولی تھا دلیل اپنا سے تھوہا پایا بھیجا اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک صورت ہزارہ لکھی کے بھیجا تھا وہ صاحب قران کی تصویر اتار کے لیکیا اگر یہ سچ ہو تو کوئی تھنڈا سے بہتر میری نظر میں نہیں جو صورت اور حدیہ مطابق اون کی اولاد کے تھا اوس واسطے اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

بیان چوتھے جن نوروز کا جلوس ہمایوں سے

تھنے کی رات جو وہ یوں تاریخ دیکھ کر کھنڈا لکھتا کہ جو ہری میں آفتاب نے بح محل میں تجویز کی اور نذر مبارکی اور خوشی سے شروع ہوا؛ مگر کو اپنے جن تاریخ محرم اکہرا اظہار میں حکیم علی نے وفات پائی حکیم نے نظیر تھا علوم عربیہ کا خوب واقف میرے والد کے عہد میں قانون کی شرح بہت عمدہ آؤ لکھی پر مطلب اوسکا علم سے بھی زیادہ تھا میری رات اوسکی سیرت عمدہ تھی مزاج اوسکا باطن زہر تھا اویسویں صفر کو سینے زربخوردہ کو خطا ظن عالم کا اور اڈو پورین ایک قدر بڑا لکھنؤ میرے رومد لاکھ لکھی سفند کھیا تھا قتل میں سا گانہ تیس سیکھا ہوا اور پیر کے دن اونہ سوین رجب الاول کی مجلس میرے سے وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والد کے گھر میں اچھ زراوسمین کا صورتوں کو

جو جمع ہوئی تھیں میں نے تقسیم کر لیا اور جب پچھ ظاہر ہوا کہ واسطے انتظام روکن کے ایک شاہزادہ بھیجا ضرور ہو تو اس واسطے میں نے کہا
 کہ فرزند پروردگار اور ہمدردانہ کرانہ کر لیا کہ اسان اوسکی روانگی کا طیارا کر کے سعادت تجو بزرگین حمایت خان کو جو سرکوبی کرنا
 پر مقرر تھا اور بعضی مصلحت کے واسطے بلا لیا کہ آجاتا اس واسطے عبد اللہ خان کو میں نے خطاب فیروز جنگی کا دیکر اوسکی عرض لانا چھوڑا
 عبدالرحمان بخشی کو ان کے ہر اوکھا کہ سب لشکر کے منصب دہر دیکو حکم سنا آوے کہ اسکی تہمت کرین اسکا لشکر و نکاحیت بہت تھی
 جانین اور چہتی جہادی مال اول میں ایک گونہ خصی بکرانڈر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکے تھن بھی تھے اور ایک پیالے قہوہ کے برابر
 دو دو دیتا تھا میں اس کے دو دھو دینے سے کہ غذا مدہ ہر نیک فال لی اور چھٹی تاریخ خرم ہر مرخان چھڑ کر منصب دو ہزاری ذات
 اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز کر کے حکومت ملک سورنڈھیر کہ جو ناگرہ مشہور ہے میں اوسکی خدمت کو منصب پانچ سو ذات اور
 تیس سوار سے مہندار کے مسیح الزمان کے خطاب سے نامو کر لیا اور سو لوین تاریخ ششمین صبح راجستان گجھ کے واسطے بھیج
 بائیسوین کو بیس لاکھ روپیہ کہ واسطے درخج لشکر دکن کے ہمراہ بر فیروز کے مقرر کیے تھے جہاں تک خزانچی کی تحویل میں پہنچے
 اور پانچ لاکھ روپیہ اور ہر روز کے خرچ کو اوس میں داخل کیے اور بدھ کو بیسیوین تاریخ جہانڈر کہ پہلے نطب الدین خان کو کہ کے ہمراہ
 اسیویں لگا اس پر مقرر ہوا تھا گلازت سے باہر ہوا جگہ جو تھی معلوم ہوا کہ وہ ماوندرا و جزیب ہو گیا چونکہ مسلمان کن کھنڈر لگ گیا ہوا
 تھا اس واسطے عرفہ ماویہ الاقرین امیر اللہ کو بھی اس طرف مقرر کیا اور عطای غلعت اور سپہ سرلند کیا اور کرہنڈ پسر گنا تھا کہ
 منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے عزت دیکر بر دینے کے ہمراہ کیا پھر جو تھی تاریخ تین سو ستر سوار احدی لگ لگ کر
 لانا گھر طرف عبدالرحمان کے ساتھ مقرر کیے اور اوسکو ایک سو گھوڑے سرکاری طوٹے سے دینے کے ہمراہ لے جاوے کہ جن
 منصب دہر احدی کو مصلح جانے دیوے پھر ستر ہون کو ایک لعل ساتھ ہزار روپا مینے پر دیوے اور ایک تھلہ لعل اور دو
 موتی کہ چالیس ہزار روپے کے ہونگے خود کو معرفت کیے اور اٹھائیسوین تاریخ گنا تھا کہ منصب پانچ ہزاری ذات اور تین ہزار
 سوار سے سرلند کیا اور اٹھوین ہر جب لای ہیکھ گھوڑا ہر ہزاری منصب ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کے خدمت دکن پر
 خدمت کیا پھر تاریخ نوین ہجرت کو شاہزادہ شہر مارنے کے گوات سے آکر ملازمت حاصل کی اور نکل کے دن چودھوین تاریخ فرزند پرورد
 گار واسطے تنہ ایک کوں کے خدمت کیا اور غلعت اور سپہ خاصہ اور نکل اہل اور شمشیر و خنجر مرص عنایت کیا اور جو سوار و امرا کہ اوسکے ہمراہ
 میں ہونے تھے بقدر مرتبہ اور حالی کے ہر ایک کو اسپ و غلعت اور نکل شمشیر اور خنجر مرص سے خوشدل و سرا فرات کیا اور ہزار احدی
 پر دینے کے ساتھ دکن کی خدمت پہنچے پھر انھیں دو دن عریض عبداللہ خان کی آئی کہ میں نے ہارون سے سنت مفاہون میں نا
 کا پچھ کیا پھر چند ماقی اور اسباب اوسکا میرے ہاتھ آیا یہ بات کو یاد ہو کر مجھ اوس سے نکل گیا اسکن جو میں نے اوسکو ہر طرح
 تنگ کی تھی تو میں نے پھر کہ غریب گرفتار ہوا مارا جاوے اس واسطے میں نے خان مذکور کو منصب پانچ ہزاری ذات سے سرفراز
 کیا اور سچ موتوں کی تہتی دس ہزار روپیہ پر دینے کو دی اور جو ملک خاندیس اور برابر پر ویز کو پہلے سے عنایت ہوا تھا اس واسطے
 قلندرا میری اوسکو معرفت کیا اور تین سو گھوڑے اوسکے ساتھ مقرر کیے کہ جس احدی اور منصب دار کو مناسب جانے عنایت
 کرے اور بیسیوین کو سعیت خان ہانڈھوٹھانی ہزاری منصب ذات اور ساٹھ ہزار سو سوار سے سرفراز ہو کر خدمت فرماری
 سرکار احدی پر مقرر ہوا اور وہ شمشیر چھٹی شہان کو ایک ہاتھی دیر ہر خان کو دیا اور بعد بائیسوین تاریخ کو میں نے حکم دیا کہ
 تنگ دیوہ کہ جہر ضنا کی پوری ہارون میں دھکے اور جسے بازاری ہو تو تہ ہر کوئی اس باب میں بہت تامل کیا جانے بیسیوین
 کو ایک شمشیر خاندہ خاصہ سے گاسے لڑانے کو حکم آیا بہت لوگ تماشے کو آئے تھے چند جوگی بھی تھے وہ شمشیر ہر طرف

تاریخ خرم ہر مرخان چھڑ کر منصب دو ہزاری ذات

تاریخ ششمین صبح راجستان گجھ کے واسطے بھیج

تاریخ تین سو ستر سوار احدی لگ لگ کر

فہرست
مسلک
نورانی
تاریخ
میں
معارف
میں
دوران
نام
ایک
مقام
ایران
میں
ہو

کھیل کے ایک برس ہو گیا اور اسکو گر کر چڑھا اور جیسے مادہ سے سختی کرنا پھر سطح اوپر چلنے لگا اور کئی دن برابر ہی حرکت کی چونکہ یہ اعتراف تھا اس واسطے لکھا گیا اور دوسری رمضان کو عنایت خان سب التماس بہ اسلام خان کے منصب ڈیپٹی ہزارہی ذات اور آٹھ سو سوار سے متاثر ہوا اور فریون خان بہ لاس کو منصب ڈیپٹی ہزارہی ذات اور دو ہزار سوار کا اتیار تخت اور ہزار تو سونہا چاغی اور ہزار روپیہ دن تو قریب آقا ب کے برج عقرب میں کہ جو کہ ہندو سنگلات کہتے ہیں میں سے صدقہ کیے اور لوہے جیسے مربع سویرن کو ایک باغی شاہ بیگ یوزی کو میں نے مرحمت کیا اور اسلام اندر عرب کہ بہارک نام حکم در قول کے قریب ایک ہجرت جی تو ہم کے شاہ عباس کے پاس سے میرے پاس آیا میں نے اسکو منصب چار صدی ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور چھ دو بارہ اور قریب کو اس میں ایک سو تیرا نوے منصب دار اور چھ ہائیس احمدی تھے پر دین کے چھ دکن کو بھیجا اور پاس پاس اپنے ایک شہر کے حوالے کیے کہ پر دین کو پونہا سے اور تیرہ ٹوٹوں نایب جمہور کو بدھنوں میں غلامین گذارتھا اسکو اس طرح میں نے غلامین لکھا سے من چون کہ کو تیرتہ برادر سردار ناچرنا رسیدہ و گر پر گر رسیدہ ستانہ می خرمی ہست تو حالی پڑا سپندیکہ کہ سہادہ نظر رسید در وصل دست شہد ہر چہ بے قرار ہوا اور جن میں غمی گھرا سر پر سیدہ بدھوش شہدہ کہ پر یہ وصال کچھ فرماوازان زمان کہ مرانین خبر رسید یہ وقت نیاز ہجرت تھا گئی ہر چہ ہا سیدانکہ شہلا نور اثر رسیدہ پھر کہ شہد پندھون نایب جمہور و پوٹھن حسین مرزا کی لکھی کی باقی کے لیے اور اسکو کرم میں بھیجے اور یہ غفر حسین نے سلطان حسین مرزا زین بہرام مرزا ابن شاہ اسماعیل صفوی کے فرزند خود کے ساتھ اس لڑکی کی سنگینی کی تھی اور سر تھوٹوں کو مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سواروں سے سرفراز کیا اور پانچ ہزار روپیہ اسکو مرحمت کیے اور حاجی بے اوزرک کو چار ہزار روپیہ دئے اور بائیسویں تاریخ ایک لعل اور ایک موتی شہرہ کو عنایت کیا اور لاکھ روپیہ ہر فرخ اون کیون کہ خدمت میں ہر مقرر تھے جیسے اور وہ ہزار روپیہ فرخ بیگ مصور کو کہ پختل ہر مرحمت کیے اور چار ہزار روپیہ بائیس ہلال کے فرخ کو بھیجے اور ہزار روپیہ حوالے ملا علی احمد مکران اور ملار و زمان شہبازی کے لیے اور حضرت شیخ سیدم کے عرض میں اون کے روضہ میں حضرت کریم اور ایک باقی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپیہ خواجہ علی گزنی ہاضاری کو مرحمت کیے اور تھکمان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضیٰ خان کو طالبین ہزارہی ذات اور سوار کے رہنما کر کے کاگیر تمام کی دینا ہماری چند نالوں کو بھیجے کہ اگر کہے بھیجے گا حکم دیا کہ ہزار پیادے زمیندار اگر وہ سے نوکر رکھے دکن میں پر دین کے پاس لے جاوے اور پانچ لاکھ روپیہ پر دین کی بد فرخ کو مقرر کیے اور مجربات چھتھی شوال کو اسلام خان منصب ہزارہی ذات اور سوار سے سرفراز ہوا ایوں نے اوزبک کو منصب ڈیپٹی ہزارہی اور غلظہ خان کو منصب ڈیپٹی ہزارہی عنایت ہوا اور وہ ہزار روپیہ بیع الزمان سپہ سالار شایخ اور ہزار روپیہ چھان بھر کو مرحمت ہوئے اور میں نے حکم کیا کہ لغارہ اور اسکو ملا کر سے جب کا منصب سپہ سالاری یا زبا نہ ہوا اور پانچ ہزار روپیہ نے زندہ من سے واسطے تعمیر مل بابا حسن ابدال اور زمان کی عمارت کے حوالہ ابو الفاسد کے اور فتح کے کیے کہ اپنے اہتمام سے دہان کا پل اور عمارت بنو اسے اور میں نے کو تیرہ ٹوٹوں تاریخ چار گھر دی میں نے سے چاند گھر ہونا شروع ہوا میان تک کہ پانچ گھنٹے کی گئے تاکہ سب سیاہ ہو گیا سو اسکی دفع محنت کو میں نے آپ کو سونا ہاندی اور پارچہ پل میں تو لا اور باقی گھنٹے وغیرہ نقد کے یہ سب مال پندرہ ہزار روپیہ کا ہوا اور سب نقدہ دن کو ہوا اور باقی ٹوٹوں تاریخ چار گھنٹہ کو دیکھنے نے اپنی لڑکی میری خدمت نگاری میں دی میں نے بعد قبول محل میں داخل کی اور میری ناسخ جیسے میری شہادت کو کہ فرود اور موضع تہلہ وغیرہ کا تھا ایک باقی عنایت کیا اور عنایت اندر کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور چہار شہنشاہ فرخ و قیودہ میں بدلی چند سب مال بھاری ذات اور تین سو سوار سے متاثر ہوا اور ایک تھنہ کھپو ہر صبح فرزند خورم کو عنایت کیا اور صلاحی ان کہ میری طرفت خانخانان کے

پاس دکن میں کچھ پیغام لیکے تھا ان دنوں میں لوٹ آیا اور ایک محل اور دو موتی قیمتی میں ہزار روپے کے خانخاناں کے بھیجے ہوئے مجھے نذر کیے اور یہ مجال الدیج میں برہان پور سے حسب الطلب آکر حاضر ہوا اور دو ہزار روپے منجھت خان دکنی کو بخش دیے کیے چشمی تاریخ پیلے پر وزیر کے بھیجے سے برہان پور میں خانخاناں کی عرضی مع عریض اور امر کے آئی کہ دکنی جمع ہو کر متعاضد امین ہرین جب سینے جانا کہ باوجود وہ انکی پرورد کے ابھی وہاں حاجت اور کمک کی جزا سوسلے جا کر خود اسطر میں ان ہوں اور نصف خان کی عرضی سے بھی میرے جانا اور دھنسا سب معلوم ہوا اور عادل خان پجا پوری نے لکھا کہ اگر کوئی مستعد لکھا یہاں آوے تو کچھ ضروری باتیں اس سے کہلا بھیجوں امید ہو کہ وہ میں دوستی ان لوگوں کی ہوا سوسلے سینے اپنے امر کے اور دھ جانے کی صلاح کی کہ شہنشاہ اپنی لاسے ظاہر کرنے فرزند خانبہان نے عرض کیا کہ باوجود اتنے امیرون کے کہ دکن سینے کو گئے اور خود حضرت کا جانا اور دھنسا ورنہین اگر حکم ہو تو میں شاہزادے کے پاس جا کر اس حدت کو پورا کروں انشا اللہ تعالیٰ بخوبی انجام دون گا اور سب نے ہی صلاح پسند کی ہر چند میں اسکی جلائی بنانا تھا لیکن اس بڑی عمر میں نصرت دی اور فرما باہد درستی جلد آنا ایک سال سے زیادہ رہنا مشکل کو شہزادین فریقہ کی کدوں اسکی روانگی کا تھا غلت خاصہ و زوری اور خاصہ گھوڑا ہاتھ مرصع اور شہر مرصع اور خاصہ ہاتھی سینے اور سکو محنت کر کے نشان و نشانہ دیا اور ذرا بی خان کو کہ میرا مخلص تھا گھوڑا اور مد و مرصع و غلت دیکر منصب ہزاری ذات اور چار سوسوار سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا اور خانبہان کے ساتھ اسکو اسواسطے مقرر کیا کہ اگر سب الطلب عادل خان کے اسنے پاس کیل وکیل کر کے بھیجے تو اسکو بھیجے اور لنکو پنڈت کو کہ میرے والد کے عہد میں عادل خان کی طرٹ سے دیا اور شہنشاہ لیکر آیا تھا اسکو بھی خانبہان کے ہمراہ رحمت کیا اور آپ و غلت اور نقد عنایت کیا اور جو امر اور سپاہ کہ عبداللہ خان کے ساتھ لڑنا کی تہنہ کو میں ہوتی تھی مثل راجہ تر سنگھ دیو اور شہنشاہ خان اور راجہ بکراجیت وغیرہ اور بنین سے پانچ ہزار سو اور کو فرزند خانبہان کی کمک پر مقرر کیا اور مستر خان کو بتا کیا بھیجا کہ ان لوگوں کو لیا کہ اور میں میں خانبہان کے پاس کر آوے اور دوری خانہ کے لوگوں سے کچھ سات ہزار سو اور مثل سیف خان بارہ ہزار لیا ہے اور بک اور اسلام اللہ عرب بھیجا مبارک حرب کا کہ ملک چوترا اور در قول اسنے نصرت میں تھا اور دوسرے منصب لادور اہل تربت اسنے ہمراہ گئے اور رحمت کے وقت ہر ایک کو اضافہ منصب اور غلت اور مد و مرصع سے سرفراز کیا اور محمدی بیگ کو پیشی لشکر کا کر کے دس لاکھ روپیہ مقرر کیے کہ ہمراہ کر آویں اور پریوز کو خاصہ گھوڑا اور خانخاناں اور باقی امیرون کو کہ وہاں مقرر تھے غلت دیئے اور بعد درستی ان امور کے بقصد شکامین شہر سے باہر گیا اور ہزار روپیہ پیر علی اکبر کو دیئے اور جو کچھ منسل برج تھی پنجبال اسنے کہ سباد اسپاہ سے کھیت خراب ہو جاوین تعلقہ دارو کو مع کیوں کے مقرر کیا کہ زرعیت کی حفاظت کریں اور جسکی زرعیت روڈ جاوے اور سکافرت شاہی خزانے سے دلاوین اور دس ہزار روپے خانخاناں کے لڑکے کو اور ہزار روپیہ عبدالرسم خرو اور ہزار لقا چاہی دکنی کو بطریق مد و مرصع عنایت کیے اور بارہویں کو خیر خان عبداللہ خان کا بھائی مع اصل منصب منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں سے اور بہادر خاں و دوسرا بھائی اسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سواروں سے سرفراز ہوئے اور دکن دوہرن اور ایک ہرتی شکار جوئی تیرہویں تاریخ خاصہ گھوڑا خانبہان کو مرحمت کیا کہ دکن میں بھیجا جاوے اور بی بیع الزمان پسر مزار شاہ رخ کو منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سوار عنایت ہوئے اور پانچ ہزار روپیہ مد و مرصع دکن خانبہان کے ساتھ میں دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اور دکن دوہرن اور تین ہرتی شکار جوئی دکن میں چار شہنشاہ کو ایک ماہ نیل گاڈ اور ایک کالاہرن سینے بندوں سے مارا پندرہویں کو ایک ماہ نیل گاڈ اور ایک چکارہ بندوں سے اور دسویں کو دوہرن

اور ایک موٹی جمانگہ تلی مان کا گرات سے اور ایک ٹھون دان مرصع بھیجا ہوا مقرب خان کا بندر کھپایت سے سیر ملاحظہ میں گذرا
 بیسویں تاریخ کو ایک شیرنی اور ایک نیل گاؤ میں جن دونوں سے ماری اوس شیرنی کے ہمراہ دو بچے بھی تھے لیکن جھاڑ میں
 چھپ گئے تھے لہذا انکو ڈھونڈ کر لا دین جب میں مشرلی پر آیا ایک بچہ اوسکا فرزند خود نے لا کر تڑکیا اور دوسرا بچہ دوسرے مکان میں تڑ
 پڑ لایا اور بیسویں کو سینے ایک نیل گاؤ ملا کر بندوق ماننا چاہتا تھا کہ اوسکے سامنے ایک اردلی اور دو کھد آگئے وہ بچہ کہہ گیا کہ
 سینے غصے سے اوس بارولی کو مر داؤا الا اور کمارون کے پانوں کو اگر گرجون پر سوار کر کے لشکر کے گرو پھرا یا کہ پھر کوئی ایسا کام
 کرے لیکن پیچھے بہت چمٹا ہوا گھوڑے پر سوار ہو کر بازو جڑہ کا لشکر کرتا ہوا منزل کو آیا پھر پھر ایک بڑا نیل گاؤ بغراؤ میں لنگر
 بندوق سے سینے ملا اور اوسکو خوش ہو کر منصب تین حسدی ذات اور پانسو سو کسح اصل و اصغر کے سر فرزند کیا بعد کو
 چوبیسویں تاریخ صغیر خان نے صوبہ بہار سے اگر سعادت باریابی حاصل کی اور ایک تاشقی نذر اور ایک شمشیر عمدہ اور پانچ
 ماہ نیل اور ایک ہاتھی نیز پیشکش کیے سینے اون میں سے نہایتی پسند کر لیا اور اوسمیں یادگار خواجہ سہر قزلی نے بیخ سے اگر
 ملازمت حاصل کی اور ایک کتاب تصویر دن کی اور چنڈ سپ اور دوسرے تحفے پیشکش کیے سینے اوسکو خلعت سے ممتاز کیا
 اور چار شہینہ بیٹیوں کو بیجو کو سوز مالک کہ بخشگی لاشکر سے جو سر کوبی رانا کو گیا تھا موقوف ہو کر خراب و خستہ بحالت بیماری ملاوت سے
 سر بلند ہوا چوہو نیل تاریخ محمد الہیہ نیز کی نصیرین کہ مجرم رفاقت و ہجرتی خسرو کے گدھے کی کھال پہنا کر تڑکیا تھا بیٹے سات
 کر کے منصب یوز پاشی اور دس سو ارون سے سرفراز کیا اور حکم کیا کہ شہیر میں جا کر وہاں کے بخشی کے ساتھ ہر ماہ پانچ خراج
 اور باقی جاگیر وارون اور احدیوں کو خوب دلچسپ فرمائیں اونکی لکھ لاء سے اور پچیس دنوں ک شور خان ولد قطب خان نے

تقاعد ہوا ہے اگر سعادت خدمت اور کونز ش کی حاصل کی

پانچواں جشن نوروز کا جلو س مبارک سے

انوار کو چوبیسویں تاریخ کے بعد دو پہر اور میں کھڑی دن کے آفتاب نے خانہ محل میں کو وال الشرف اوسکا ہر تحویل کی سینے
 مقام ہاں محل پر گئے ہاڑی میں مجلس نوروز کی آراستہ کی اور مثل اپنے والد کے تحت پر پیشا اور صبح کو نوروز کے دن مطابق غزوہ ماہ
 فروری کے روزین دربار عام کیا سبعا اور سلام کو تڑکے اور ہار کیا دی دینے لگے پیشکشیں یعنی ایسوں کی ملاحظہ سے گذر
 خان اعظم نے ایک مٹی جانیہ روپے کا پیش کیا اور میران صدر جہان نے اٹھائیس شکاری پرینوشل بازو جڑہ وغیرہ مع اور تحفوں
 کے نذر کیے سعادت خان نے دو صندوقچہ رنگستان کے بلوری پیش کیے کہ سبب صفائی کے جوانوں میں کھین باہر سے معلوم
 ہوا تھا ک شور خان بائیس ہاتھی نر فادہ نذر کیے اسبیلح ہر کسی نے موافق اپنے نذر اور پیشکش کیے لفر اسد سپر شتم اسد شربت
 اون نذر دن کی تحویل داری پر ہر ہوا اور سارنگد کو کوکہ پروتیز اور رام کے پاس فراہم لیا گیا کو لشکر دن میں مقرر ہوا تھا سینے
 جب کہ خاصہ اوسے سر بلند کیا اور شمع حسام الدین سپر فرغان خوشی کو کہ فقیری اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دو شالہ بھی نوروز کے
 دوسرے دن میں شکار کو سوار ہوا اور شیر اور ایک شیرنی ماری جو تیکے اور کر کے شیر وچ لپٹ گئے تھے سینے اور نکو انعام دیکر ہالیانہ
 زیادہ کیا پھر تاریخ چوبیسویں پنجندون نیل گاؤ کا شکار کیا جب ہوا میں گرمی پیدا ہوئی اور اگر وہ میں آئیگی ساحت قریب
 آئی تو سینے روپ باس لکیر تمام کیا اور چند روزہ نون کا شکار کیا شنبہ کو فرہ محمد سنہ لکھنوا و دس چری میں روپ خواص
 کہ روپ باس لکیر تمام کیا اور چند روزہ نون کا شکار کیا شنبہ کو فرہ محمد سنہ لکھنوا و دس چری میں روپ خواص
 میں باڑیہ جنگلی اور اسکے بھائی جو بنگا لہ سے آئے تھے دربار میں سعادت سلام سے مشرف ہوئے اور سید آدم بارہ ہلد

سید قاسم کا بھی جو سمتا باد گجرات سے آیا تھا باریاب ہوا اور ایک ہاتھی نذر کیا اور سینے فوجاری صوبہ بلتان کی تاج خان لیکر ابول بے
 اوزبک کو حضرت کی پھر دو مشنہ کو سینے منڈا کر بلخ میں جو شہر سے قریب تھا آکر نزول کیا اور فتح کو ایک پیر دو گھڑی دن چڑھے موافق گشتا
 نجوم کے شہر کی طرف چلا آیا وہی کے قریب تک گھوڑے پر سوار تھا اور شہر میں ہاتھی پر سوار آیا کہ لوگ میرے دیکھنے کے نظر نہیں
 اور دونوں طرف رو پیر ہاتھ ہوا وہ پھر کو شہر میں داخل ہوا اور حکم دیا کہ موافق فوجوں کے دیوان خانہ میں بعد کریش کے میں جیہ
 جا کر ٹھیکہ اور خواجہ جہان پیلہ پیشکش لایا جو کچھ تھو تھو جو امر اور سبب سے پہنچا آیا لے لیا اور باقی انکو انعام میں دیا اور سینے حکم
 دیا تھا کہ شہر میں چل کر مجھے عرض کریں کہ اس مدت میں اتنے جانور شکار ہوئے اس واسطے مجھے لوگوں نے عرض کیا کہ میں دنوں
 میں سات شیر اور ستھیل گاؤں و مادہ اور کیا اون ہرن تر سیاہ اور پائسی مادہ ہرن و زکری وغیرہ اور ایک سو اون تھیل لگا لگا حواکس
 و سرنا ب وغیرہ اور دیگر اتھیل چلی پلہ اکیڑا تین سو باٹھیا جانور چرند و پرند و دریائی شکار ہوئے ساتویں تاریخ جمعہ کو مقرر خان
 نے بندر کھنپیت اور سورت سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جہاں ہرات اور سلمان مرصع اور تین سو نے چاندی توگستان
 کے اور دوسرے نفیس تحفے اور لوہڈی ملام جشی اور عربی گھوڑے اور تھوڑی چیزیں عمدہ لایا تھا چنانچہ ڈھالی سینے میں اولی تاریخ بروز
 ملاحظہ خاص میں ہوئے اور اکثر پندرہ تین اور انھیں دنوں میں سفدرخان کو کہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور آٹھ ہزار
 پانسو ذات اور دو سو سواروں سے سینے ممتاز کیا نشان دیکر سر ملند کیا اور اسکی اگلی جاگیر پر نعمت کیا اور کوشور خان اور فریدون کی ان
 برلاس کو بھی علم حضرت کیا اور ایک ہاتھی فوج کا واسطے افضل خان کے اونکے بیٹے پشتون سے کھولے کیا کہ اپنے والے کے پاس
 لیجا اور خواجہ حسین کو کہ حضرت حسین الدین شیخی کی اولاد سے ہیں خراج ششماہی ہزار روپے اور کتاب زینی تو خنقا ملا میر علی صوفی
 لکھی ہوئی شہری جلی کی خانمانان نے بطور پیشکش کبھی ہزار اشرفی قیمت کی تھی اونکے وکیل معصوم نے نذر کی اور روز تیرن
 آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیروں کی ملاحظہ سے گذر کر زمین اونہیں سے چھ پندرہ تین اونکو میں قبول کرتا تھا باقیوں کو وہاں پر پرتیا
 پنجشنبہ تیرہویں کو اویسویں فروردین کی کہ دن شرف آفتاب کا تھا مجلس میں مرتبہ کے چہرین نشہ کی سینے جمع کرانے اور حکم
 کیا کہ نوکر و زمین سے جسکو جو طلب ہوگا وہے اکثر ان نے شراب اور کسی نے مفرج اور کسی نے انہوں نے کھانی اور کوس عمدہ
 ہوئی جیگا قلعین نے ایک سخت کمرت سے نئے طور کا بھیجا تھا ملاحظہ سے گذرا اور اس دوزماں تکہ کو سینے نشانِ حمت کیا اور
 سینے اول مجلس میں حکم کیا تھا کہ کوئی خواجہ سرانگیا کرے اور انکی خرید و فروخت موقوف ہو اور جو ایسا کرے گا وہ گنگار ہو گا اندرون
 افضل خان نے کئی گنگار کون کو صوبہ بہار سے بھیجا کہ اونھوں نے یہ کام کیا تھا سینے ان سبکو واکم میں کیا اور جماعت کی
 شب کو بارہویں تاریخ ایک عیب تصدیع پیش آیا کہ چند قوال دہلی کے میر کے رو بہرہ گاہے تھے اور سوسوی شاہ کو فوجیوں کی طرح
 حال آ رہا تھا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی بڑھی جاتی تھی سے ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے و بوم قبلہ بہت کو مہبت کج کلا
 کر ناگاہ امام علی حرم کے کاسپے میں سے نئے نئے اور خلیفہ اور غنڈہ شکار پر ہمہ ہاتھ اور سینے لڑکپن میں اونکے باپ سے پڑھا
 تھا سانسے سے آیا اور بولا سینے اپنے باپ سے سنا پڑا کہ کہین حضرت شیخ اشعیر نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز فریضی بی
 سمر پر رکھے ہوئے کہ ازہمنا باریک کوٹھے سے ہندوؤں کی عبادت کا ناشا دیکھ رہے تھے اس حال میں وہاں خیر و خیر
 لائے حضرت شیخ موصوف نے ان سے فرمایا کہ اس قوم کو دیکھتے ہوا یہ مصرع زبان سے فرمایا ہے قوم است
 لہی و عنی و قبلہ گاہے پناہی سرسوں نے سپہ نامل پر دوسرا مصرع حضرت شیخ کی طرت اشاہہ کر کے پڑھا پس قبلہ بہت کو
 بہت بکلا ہی بے عرض جیاس ملائے ہوا بت کسی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا کہ بہت کج کلا ہی تو اس کحال بدگیا اور جہوش

بے شک

ہو کر گریہ امین اور اسکے گھبرا کر اسکے سر پر کھڑا ہوا لوگوں نے صرغ یعنی مرگی کا گمان کیا جو طیبیہ حاضر تھے گھبرا کر
 نبض دیکھنے لگے اور دو امین منگو امین اور چہنڈ کو کششیں کہیں فائدہ نہ ہوا وہ پہلے ہی گرنے کے وقت تمام ہو گیا تھا لیکن
 بدن کی گرمی سے خیال حیات کا تھا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ مرچکا ہوا آخر اوسکی لاش اور جھاکر اوسکے مکان پر لے گئے سینے
 ایسی موت جب تک نہ لکھی تھی میں نے بہت بیخبر اوسکے دفن و کفن کا اور اسکے بیٹوں کے پاس بھی جانچو اوسکی لاش دہلی کی طرف
 لے گئے کہ اوسکے بزرگوں کے مقبرے میں دفن کریں بعد کو ایک ایسے تاریخ کشور خان کہ بڑے بھاری منصب لکھا تھا منصب
 و دہن ہاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا اور بنیات عراق گھوڑے طویلہ خاص اور خلعت خاصہ سے کہ بہت حدیث تھا
 ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری ملک اور چھہ کی اوسکے ناموں کی اور اوس ملک کے سرکشوں کی تندیہ کو روانہ کیا اور اپنے بڑے بھائی کو
 بھی خلعت اور سپہ ممتاز کر کے مع اوسکے بھائیوں کے کشور خان کے ہمراہی میں روانہ کیا اور خاص ہاتھیوں میں ایک ہاتھی عالم
 کی ان خاصہ منصب کے ہمراہ لاجہ ہانگہ کیو اسٹے بھیجا اور کیشو و سہ مارو کو ایک خاصہ کھوڑا بنگالیہ بھیجا اور عرب خان جہاگہ و جلال آباد
 کو ایک ماہ و فیصل عنایت ہوئی اور بھینوں نو نہیں اتھا خان ایک عمدہ ہاتھی بنگالہ سے بطریق شیکلین بھیجا تینے پندرہ کے خاصہ ہاتھیوں میں اوسکو
 وائل کیا اور حد ریگان کہ لشکر بنگش کی سرداری پر مقرر تھا بیاعت نیک خدمتی کے مع اپنے فزندوں کے انصاف نہایت سرفراز ہوا پھیلے خاص
 منصب اور سا و دہن ہاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا پانسو اور نصف کے اوسکو حرمت کیے اور ایک تختی سونکی موصع کار واسطے سپہ
 پرویز کے کہ لعل مرور سے بنوائی تھی اور گیس ہزار روپیہ قیمت اوسکی تھی خانبہان کے پاس چارہ میب اسد سپہ ہزار جان کمر ہانچور
 کیلن میں بھیجی اور بھینوں دو نہیں بجا ہوا ہوا کہ کوک بپھر قرقان کا ایک شامی سے ملکا اوسکا عقہ ہوا اور اوسکی کفر ہاتھوں کو دے
 تھول کے کہ عبداللطیف پرتقیب خان اور شریف اپنے چچا زاد بھائی کو گمراہی میں اپنے شریک کیا ہر بعد کھلنے اس مسجد کے چب اونکو دلایا تو
 سب ہاتھ باتین میان کر دیں کہ اوسکا ذکر کروہ معلوم ہوتا ہے لیکن میں نے واسطے تندیہ اور تادیب کوک اور شریف کو بعد زکوٰۃ کی اور
 عبداللطیف کو ایک ڈرتے رہا ہوا اور تندیہ خاص سپاہ حفظ شریعت کے میں عمل میں لاکا اور جہاں بھی سپاہی ہاتھوں کی ہوس نکریں
 اور دو شنبہ کوچو بیویں تاریخ معظ خان دہلی کی طرف روانہ ہوا وہاں کے مفردوں کو سزا و تشباعت خان دھنی کو دس ہزار روپیہ
 ہوسے اور شیخ حسین دہشٹی کو کہ واسطے لے جانے فرماؤں اور عنایتوں کے امر آجگا کہ یہ تفرق ہوا تھا خدمت کیا اور سلام خان کو اسی
 خدمت کے باعث سے منصب فوجداری ذات اور سوار اور خلعت خاص سے سرفراز کیا اور کشور خان کو بھی خلعت خاص دیا اور لاجہ کلبان کو
 اسپہ عالی عنایت کیا اسپہ سب امر کو خلعت اور سپاہ گھوڑے عنایت کیے اور فریدون کو کہ منصب ڈیڑھ ہزار ذات اور تیرہ سو
 سوار کا سرفراز تھا و دہن ہاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ممتاز کیا اور شب و دوشنبہ چہ ماہ صفر کو باعث خدمت سگاردن کے
 آتش خلیفہ خواجہ ابوالحسن کے گھر میں لگی اوسکے بھائی شکرت اسباب و سکاہل گیا میں نے اوسکی خاطر داری اور جہنمندان کو جالیس ہزار روپی
 عنایت کیے اوسکیف خان بارہ دہے والے کو کہ میرا پروردہ تھا نشان عنایت کیا اور دوز الملک دیوان کابل کو کہ وہ صدی ذات اور چھ ہزار
 اوسکے اگلے منصب پر کہ ہزاری ذات اور دو سو چھ ہزار روں کا تھا بڑھا کر خدمت کیا اور دوسرے دن پھول کٹا رہ موصع پیش
 قیمت جو ہر دن سے خانبہان کو دیکر یہ بان پور کی طرف بھیجا اور چونکہ اور بھینوں دونوں ایک بیوہ نے مجھے مقرب خان پر ناشی کی کہ
 اسنے بند و ہدایت میں میری لڑکی زور سے پکڑا اپنے گھر میں رکھی تھی جب میں نے طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سے مرئی
 اور میں نے واسطے اس بات کے تحقیق کا حکم دیا بہت منت سے اوسکی کے ایک نوکر پر کہ باعث اس نساہ کا ہوا تھا پناگہا کرینے
 سہا ہاری کی ماورادھا منصب مقرب خان کا کم کر کے اوس بیوہ کو دیا کہ اپنی سفاشی میں صرف کرے اور خرچ دیکر خدمت

کیا پھر کشتہ کو ساقون تاریخ قرآن خمس واقع ہوا یعنی صدقات میں سونا اور چاندی اور باقی غلامات اور حیوانات کا مال مقرر کیا کہ فقیر اور محتاجوں کو اکثر مالک مہروسہ میں بیجا اورین اور شب و دن خلیہ کو آٹھویں تا بیچ میں بیسٹین سہنوی اور بیچ نصفے کو کہ ضرہ اور کئی اور بیچ اور کھیت حالت کا مہر و نٹ و مہر و نٹا بلکہ ملاقات کی مجلس جماع میں ان کے ساتھ کھیت حاصل ہوئی اور بعد ازاں عجم کے ایک بہت زر و کھیت کیا اور جو مزار غازی بیک ترخان نے کر و اسطے سالانہ قلعہ قندھا را و ماہیا ہر چند ان کو کہ خرمندہ بہت جیتیجی از اسواستے سینے حکم و پاکہ دو لاکھ روپیہ بخود لانا لاہور سے قندھا را کو بھیجی دین اور دو شہزادین اردوی بہت مطابقت جو تھی نہ سفر کو اپنے جان چلواسٹا چہنہ میں کہ دارالامارت صوبہ بہار کا ہر عجیب حادثہ واقع ہوا کہ نفضل خان حاکم وہاں کا کو کھپو کہ کو کہ تو بسکی باگہ زمین نیامقرر ہوا تھا اور بیٹے سے ساتھ کھوس کی مسافت پر تھا جائے لگا اور شہر و قلعہ جو الہ شیخ بناری اور غیاث زین خان دیوان اور اس صوبہ کو مع باقی منصب داروں کے کر کے اس گمان پر کہ اس اطراف میں کوئی دشمن نہیں خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہیں کیا اتنا تہمت اور تضحیک دونوں ایک بھول شخص قلعہ نامہ اور عجیبہ کا کہ فتنہ و فساد سے بھرا تھا لباس درویشی شہر اور چھین میں کہ پٹنہ کے پاس ہر آہا اور وہاں کے غیبیوں اور شہر میں سے لکھا گیا کہ میں غمنا اور مہر و ہون قید سے بھاگ کر آیا ہوں اگر میری ہر آہ اور مدد گاری کرو تو بعد اپنی ترقی کے تم کو مالہ بی سلطنت کا کرو بگا غرض کہ ایسی باتوں سے ان کو پھسلا کر متفق کیا اور گرد آہنی انھوں کے واضح کا نشان دکھلا کر یوں ظاہر کیا کہ یہ نشان کٹوری کا ہر جو قید خانے میں پیرا کھوں پر کسی تھیں اس فریب بہت سوار پوچھا کہ میں کیسے اور سن لیا تھا کہ نفضل خان پٹنہ میں نہیں ہوا سب بات کو غیبت جا کر دوسے اور یکا شنیہ کو دو تین گھنٹی دن چڑھے شہر میں داخل ہو کر سپر طرف قلعہ کے گئے شیخ بناری سے کھپو بے تاب دروازے پر دوڑتا آیا لیکر چونکہ دشمن پہنچ گئے تھے نصرت دروازہ بند کر لی تھی آخر کھجبر کر مع غیاث زین خان کھڑکی کھلے لگا لگا کیسے تھی پر سوار ہو کر نفضل خان کے پاس جاوین اور فساد جو بی قلعہ میں اگر سبیل اور سبب نفضل خان کا مع خزانہ بادشاہی اپنے صرف میں لائے پھر اکثر پدماش وہاں کے بھی اون گل گئے سبب یہ خیر نفضل خان نے گو کھپو میں کسنی اور شیخ بناری اور غیاث زین خان براہ دیا وہاں پہنچے تو بچھے شہر سے لوگوں کے خٹکے کہ نہیں حقیقت میں مسو نہیں ہر تہمت نفضل خان نے کر مہر نفضل آہی پر تیکہ کر کے میرے دولت و اقبال کے بھروسے پر بلا توقف اولہ مفسدوں کی طرف کوچ کیا اور پانچ دن میں پاس پٹنہ کے پہنچا جب نفضل خان کے آئیکہ خیر اس حملہ مزاد سے نسی تو قلعہ کو پہنچا ایک مہر کے حوالے کر کے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بنا کر اسکے مقابلے کو باہر آغا غرض کہ دونوں تین تین دنوں پر لڑائی شروع ہوئی تھوڑی دیر میں اوکی جماعت متفرق ہو گئی اور وہ خود گھر کر لے پتے تھوڑے لوگوں پھر قلعے میں آیا لیکر نفضل خان اسکے پیچھے ایسا لایا یا کہ او سکون نصرت دروازہ بند کر نیکی نہوئی تو وہ گھبرا کر نفضل خان کے مکان میں آیا اور اسکے اندر سے تین ہر کر لے اور تیر دن سے قریب تیس آدمیوں کے نفضل خان کے ہمراہیوں سے ماسہ اور جبکہ اسکے ساتھ والے مارے گئے تو جاہن جو کہ نفضل خان سے امان لیکر یاہر چل آیا لیکر نفضل خان نے فساد مٹانیکو اسے اور سپیدن مارا والا اور اسکے چند ہمراہیوں کو کہ زندہ بچا تھا قید کیا جب سینے ہا ہنڈا پر دیسے تو شیخ بناری اور غیاث زین خان اور باقی امرا کو حفاظت قلعہ اور شہر میں مودت تصور کیے تھے اگر وہیں دیوایا اور حکم دیا کہ کسی سوار و اہل ہتھیار متروک اور لڑھکیاں اور ہا کر کہ جنوں پر سوار کریں اور گرد و شہر اور بازار میں پھرا کہ اور ان کو عبرت اور خیال ہوا اور جب انھیں دونوں میں مکر و خفیہان پر و نزار سب امر معنیہ کن کی آئینہ کا عادل خان پوری عرض کرتا ہوا کہ میر حال الدین میں انکو جو کہ سب امرا و کن اسکے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہیں میرے پاس بھیج دیں کہ وہ یہاں سے اسیروں سے ملکر ان کے دونوں سے خوف و وحشت دور کرے اور بھلاح عادل خان کے کھڑکیہ دولت خواہی کا اور سے انتہا کیا گیا

پیر

پیر

صورت پسندیدہ کالے کتے نقرہ اور پشت وہاں کے لوگوں کا مآثر ہے تو عین مناسب اور بجا ہے کہ وہ اول سنسکو جا کر غنایات و دولت
شہ ہی کا امیدوار کرے اس واسطے سینے میں شہزادہ کو سولہ تاج نصبت کیا اور اس دن دس ہزار روپیہ بطریق انعام اور سکونت
کیے اور تین مہر خان کے منصب سابق پر کہ ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں کا تھا بجمت اس بات کے کہ سپہ بھائی اسلام
کی ملک کو بنگالہ کی طرف جاوے پانچویں ذات اور سوار زیادہ کیے اور آخین دنوں واسطے گوشالی کبریا جیت زیندار ملک
مانڈو کے کہ باغی ہو گیا تھا ماسئلہ کو جو پورا تاج مانڈو کا پھر سینے میں کیا کہ وہاں جا کر مفسدون کو لوٹوس ملک نکال دے
اور جو جاگیر راجہ بکرا جیت کی اور سطر تہا اور سپہ پانچ قبضہ کرے اور بیویں تاراج ایک باقی سینے شجاعت خان کبھی کو عنایت
کیا اور عالم جلال آبادی نے جو حال خرابی وہاں کے قلعہ کا چند بار عرضیوں میں لکھا تھا اس واسطے سینے حکم دیا کہ خزانہ لاہور حیدر اور
قلعہ کے تعمیر میں صرف ہولہی کر دست کرے اور چونکہ اتفاقاً رخا نے بنگالہ میں خدیوین عمرہ کی تھیں اس وجہ سے التماس ہو اور
وہاں کے سینے فتحی رخا کے اگلے منصب پر کہ پورچھ ہزاری تھا پانچ سو زیادہ کیے اور اٹھائیس سو تین تاراج عرضہ شہت علی گڑھ
فیروز جنگ کی بیج سفارش بیٹے کا گروا کر و کر وں کے کہ اس کے ساتھ رانا مقبول کی جنگ میں گئے تھے ملائٹھ سے گزری جو پورے
پہلے کارگزار می اور جس نہ دست خزنین خان چالوی کی لکھی تھی اس واسطے سینے اس کے اگلے منصب پر کہ پورچھ ہزاری ذات اور
تین سو سواروں کا تھا پانچ سو ذات اور چار سو اور بطریق اضافہ کے زیادہ کیے اور بطرح لائق ہر ایک کے زیادتی منصب سے
پر پورچھ ہزاری اور دولت خان کے واسطے لائے تخت سنگ سیاہ کے لٹا باد کو گیا تھا پانچ سو تھی ماہ مہر کو اسکو ہمراہ لاکر آیا
ملازمت کا ہوا اور تخت کو کمال حفاظت سے لایا محیب عمرہ تخت پر کہ نہایت سیاہی سے چمکا پھر اکثر لوگ کسوٹی لکھتے ہیں ہولہ علی
کہ کہ پانچ ہزار اور عرض دو گڑھ ڈیڑھ چھ سو تھیں اسکو کھینے اس کے کناروں پر سنگ گتھ شون سے عمرہ شمار لکھوائے اور پانچ سو بھی اسکو چھ سو
بنو کر لکھائے اور اکثر سپہ بھارتا ہوں اور عجب سبحان کہ سبب بیٹھے تصور دن کے مقید تھا جب اسکا بھائی خان عالم نقل ہوا
ہوا تو سینے اسکو چھ سو کر منصب ہزاری ذات اور چار سو سواروں سے سرفراز کیا اور صوبہ آہ آباد کی فوجداری پر مقرر کر کے گیا اور
کی جو بھائی سلام خان کا پورا اسکو محبت کیے اور تربیت خان کو فوجداری سرکار لاہور پر روانہ کیا با توجین تاریخ عرضہ شہت خا بھائی کی
کہ خا خا خان حسب الارشاد مہارت خان کے ساتھ روانہ درگاہ والا کا ہوا پورا اور یہ حال الیرین سین کہ واسطے جانے پیا پور کے جہاں
سے مقرر ہوئے تھے سو وہ بہانپور سے عادل خان کے وکیلوں کے ہمراہ پیا پور کو روانہ ہوئے اور کیسویں تاریخ مرتفعہ خان کو
صوبہ پنجاب کا کہ سب ممالک بخود سینے بڑا صوبہ پر مقرر کر کے شمال خاصہ عنایت کی اور تاج خان صوبہ دار ملتان کو کابل کی
حکومت پر مقرر کیا اور اسکے اگلے منصب پر کہ تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سواروں کا تھا پانچ سو سینے اور زیادہ کیے
اور عبدالہ خان فیروز جنگ کی سفارش سے لٹا شکرا کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے سرفراز ہوا اور مہارت خان کراول سے واسطے
تحقیق جمعیت امرہ مقررہ دکن کے اور لائے خا خا خان کے بہانپور کی طرف خدمت ہوا تھا جو لوٹ کر قریب آگرے کے آیا تو خا خا
کو چند منزل بھیجے چھوڑ کر آپ آگے بلا آیا اور سعادت آستانہ ہوسی سے مشرف ہوا بعد چند روز کے بارہویں تاریخ ماہ آبان کو خا خا
نے بھی اگر بلا دست حاصل کی چواہر کے تقدس میں اکثر خیر خواہوں نے واقعی یا غیر واقعی لکھا تھا اس واسطے بطریق اس سے تدارک تھا
اور درختا تین کہ میں اس پر آگے کیا کرتا تھا اور اپنے والد کی طرف سے بھی اور سپہ لکھتا تھا اس مرتبہ میں عمل میں نہ لایا اور
اس میں حق میری جانب تھا کہ پہلے خود اسے تحریر کر دی کہ اگر اتنے دنوں میں ملک دکن نہ لوں تو قصود راہوں پھیلے
بروز اور باقی امرہ کے ساتھ اس وطن گیا کہ اس محظیہ کو سر کر سے بعد پونچنے بہانپور کے سبب دقت رسد کا سرا بجا ہو کر کے

سلطان پر وزیر سے لشکر کا ٹیون پر چڑھوایا اور رفتہ رفتہ باعث نا اتفاقی امیر زون اور اختلاف مصالحوں کے یہ حال ہوا کہ عمل بدشواری کی رہیوں کو ایک سیر ملنے لگا سپاہ تمام ہند ہمدرد ہر جم ہو گئی اور کچھ کاشمیر مانگھوٹے سے اوت اور لاکھ خانہ صنایع ہوئے سو بنا جہد ملت و ت کے دشمنوں سے کسی طرح صلح کر کے سلطان پر وزیر کے لشکر کو برہانپور میں لوٹا لایا غنیمت باعث اس سب خرابیوں کا گو کہ نئے خانخانان کو جانگیز غنیمتوں سے مجبواً مطلع کیا ہر چند اسکا نفل انرا ہونا اسکا میں مجبواً کیوں صلح بغیر نہیں ہوا تھا یہاں تک کہ عرض خانہراں کی پوجی کہ یہ تمام نفل پریشانی خانخانان کے نفاق سے واقع ہوئی ہے یہاں یہ خدمت بلا شکر ت اعتماد کے سپرد ہو یا وہ خدمت شریف میں بلا یا جاوے اور مجھ پر ور وہ عنایت کو اس کام پر معین فرماوین اور میں کچھ ہزار سوار اور یہی یہ ملک کو عنایت ہوں تبو نہ تعالیٰ دو سال میں تمام اس ملک بادشاہی کو کر دشمنوں کے تو جہتہ تصرف میں ہر کمال ہو گا اور قلعہ ترقن ہار واکثر مرحلت کے قلعوں کو باقتہ میں لاکر ملک بچا پور کو بھی شامل ممالک محروسہ کے کر دینا اور لاکھ یہ خدمت اس میں ہلکانوں تو باریابی اور سعادت کو نرش سے محروم ہو کر اپنا منہ بند گانہ دیکھا گو نہ دیکھا تو گناہ سمبھت دریاں سرداروں اور خانہراں کے اس مرتبے کو پوجی تو میں نے اور سکا وہاں رہنا مناسب بنانا اور افسری اوس خدمت کی ناپہنمان کے نام کر کے خانخانان کو طرف درگاہ والاکے طلب کیا غرض کہ سبب میری بے توجہی اور بے اتفاقی کا یہ ہے کہ زکوہ ہوا بعد کے جیسا ظاہر ہو گا تو لائق اوسکے توجہ اور عدم توجہ عمل میں آوگی اور سید علی بارہا کو کہ جو انان مقرر سے ہر مقرر فرما کر پانصدی ذات اور دو سو سوار اوسکے مستحقا بق یہ کہ ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا تھا زیادہ فرمایا اور داراب خان ولد خانخانان کو نصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مقرر کر کے سرکار غامنی پور اوسکی جاگیر میں دی جو پھیلے اسکے دختر مرزا مظہر حسین لد سلطان حسین مرزا صفوی حاکم قندھار کے فرزند سلطان خرم کے نام ہر فرمایا پھر خانچہ ۱۷ ماہہ ابان کو جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تھی میں نے فرزند خرم کے گھر جا کر شب گزاری فرمایا اور اکثر امراؤں کو خدمت سے مرفوز فرمایا اور کہنے ایک قیدیوں نے قلعہ گوالیار سے خاصا حاجی میرک نے قندھار سے خلامی پانی اور ایک ایک روپیہ جو اسلام خان نے پرگنات خالصہ شریفہ سے تحصیل کیا تھا جو تکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کے تھا وہ دستگو انعام میں دیا اور ٹکڑے ستوا چاندی اور ہرنس کے سمندر کو دیکھ کر کیا کہ فرما سے اگر وہ کو تفسیر کریں اوسی روز عرض خدمت خانہراں کی پوجی کہ لریج ولہ خانہراں کو شہزادے سے خدمت حاصل کر کے موافق حکم کے روانہ کر گا کا گیا اور جو کچھ مقدر بلو الفتح پوجی کی حکم ہوا تھا جو کہ شہزاد امیر مرد کار مدنی ہر چہ جینا اوسکا ہوت میں سبب نا امیدی دو ستر سواروں کن کا ہوتا تھا اس واسطے وہ لکھا گیا اور جو حکم ہوا تھا کہ کیشو دار پسر کا کلہ کو کہ خدمت پر وزیر میں ہر سینے طلب کیا ہے اگر آنے اوسکے میں تامل ہو تو ضرور بالفرواوست روانہ کرنا چاہیے جو یہ پر وزیر کو دریافت ہوا اوس وقت اور سکو خدمت کیا اور کہا کہ ان چند گلوں کو میری زبان سے عرض خدمت کرنا چاہیے کہ جو جان اور زندگی اپنے کو واسطے خدمت مالک مجازی کے چاہتا ہوں تو ہونا اور نہونا کیشو دس کا گیا ہے کہ میں بھیجنا اوسکے میں استاءگی کرنا لیکن خود گاران اعتباری اور اعتمادی میرے کو کہ ہر وجہ سے طلب کہتے ہیں باعث نا امیدی اور شکست خاطر دو غنیمت ہوتا ہے اور سرحد میں مشہور ہو کر محل اور پے عنایتی صاحب اور قبایہ کے ہوتا ہے کہ آئندہ حکم خدمت کا ہو اور اس تاریخ سے قلعہ صحرانگر کا بھائی دانیاں مرحوم کی سسی سے قبضہ اولیاد دولت عالیہ میں آیا تھا آجکی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اور قلعہ ہر جو اصہ بیگ میرزا صفوی کے پسران شہزادان پناہ شاہہ طما سب سے ہر مقرر تھے بعد ازان کہ شوش و فساد و کھنیاں مقبور کا بہت ہوا اور قلعہ نکور کو گھیر لیا تو واسطے لوازم جان نشاری اور قلعہ درسی میں تقصیر کی باوجود اسکے خانخانان اور مراد وہ سردار کہ ہر ہر ہر ہر کے ملازمت پر وزیر میں جمع تھے متوجہ رنج اور فرغ مقبوروں کے ہونے اور اختلاف اور نفاق ملا اور بے ملہ نامی غلہ سے لشکر بڑے کو دریاں

پھاڑوں اور گھامیوں سخت کے لاکر تھوڑے روز میں بریشیاں اور بے سامان کیا اور گرانی غلہ کی اس فوج کو پہنچی کہ بڑے ایک تھی
 کے جان دیتے تھے اور فریغ ہونے ہوئے مقصد کے لوٹ آئے اور گھانیاں قلعہ کہ مشیم اور پرامداد اس لشکر کے رکھتے تھے سننے اس
 خبر سے بیدل ہو کر جاتے تھے قلعے سے باہر آویں خواجہ بیگ مرزا جو اور اس معنی کے قلعے ہو ایضا قلعہ اور دلاسا آدیوں
 کے مشغول ہوا اور چند کوشش کی لیکن تیجہ دنیا آئس کو ساتھ قول اور اقرار کے اپنے ہمارے بیوں کے ساتھ قلعے سے باہر آکر تھوڑے
 بہانہ پر کا ہوا اور شاہزادے سے ملازمت حاصل کی عرائض کو بقدرت آسنے اور اسکے کے پہنچی جو ظاہر ہوا کہ تردد اور نہک حلالی
 میں تقصیر نہی فرمایا جیسے کہ منصب اور سکا جو پانچہری ذات اور سوار تھے برقرار رکھ کر جاگیر خواہ میں دیوں توین تاریخ عرضہ شدت
 بعضے اہلے دکن کی پہنچی کہ بائیس توین شعبان کو میر جمال الدین حسین پیرا مرین پہنچا عادل خان نے وکیل اپنے کو میں کو سس
 آگے بھیجا اور آپ بھی میں کو سس استقبال کیا اور اسی راہ سے مرزا کو اپنے مکان میں لیکھا جو خواہش شکار کی اور ہراج کے
 غالب تھی اچھی ساعت میں کہ جو بیوں نے اختیار کی تھی شنب جمعہ ہند ۱۰ جون رمضان مطابق ۲۰ جون ماہ آؤر سنہ پانچ کو ایک پیر
 اور چھ گھڑی گزری تھی کہ میں متوہ شکار کا ہوا اور باغ و بہرہ میں کہ نزدیک شہر کے ہر منزل پہلی واقع ہوئی اس منزل میں دو ہزار
 روپیہ اور رفرغل خاصہ سپہ علی باہر کو دیکر اور کو نصرت شہر کا کیا اور بلا حلف اسکے کہ غلات اور کھیتی باہیاں آدیوں کی تہ تو حکم ہوا
 کہ سو آکھو بیوں ضروری اور خاص کے مقرر ہوا کہ بیوں کے شہر میں رہیں اور واسطے حفاظت اور نگہبانی شہر کے خواجہ جہان کو فرما کر
 اسے سختی و جدو گھوڑوں کو سعدا خان ولد سعید خان کو باہر تھی محنت کیا کیسوں رمضان مطابق اٹھائیس توین کو چو ایسیس
 باہر تھی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نے اور ایسہ طرف بنگالہ سے نذر بھیجے تھے ملاحظہ سے کہ گز سے درمیان اونکے ایک فیہل کہ بہت
 خوب اور بے منتہی تھی اسے خاصہ کیا اور اٹھائیس توین کو کسوف یعنی سوچ گمن واقع ہوا واسطے خوش مت و فتح کرنے اور اسکے
 کے تینے اپنے تین سوئے پانچ میں وزن کیا ایک ہزار اٹھ سو تلوہ سونا اور چار ہزار نو سو روپیہ ہونے اسے ساتھ دوسرے
 اقسام غلہ اور انواع جانوروں کے قسم باہر تھی اور گھوڑوں اور گاؤں کے مینے فرمایا کہ شہر اگر ہاورد دوسرے شہر میں کہ حوالی اور
 نزدیک اسکے بہرہ داروں کو کہ محتاج اور حاجت میں تقسیم کر میں جو مہات لشکر کے ساتھ سرداری پر ویز اور فخری خان خاندان اور ہزاری
 اور بڑے امرؤں کے مثل راجہ مانگ اور خان جہان اور آصف خان اور میر الام اور دوسرے منصب داروں اور سرداروں ہزار
 سے کہ واسطے تسخیر ملک دکن کے مقرر اور متعین ہوئے تھے اس حال کو پہنچے کہ نصف راہ سے پھر کر رہا بیہرہ کو اوٹ گئے اور تھامی
 ملازمین تمہارا رہنا نو بیس بیچ لکھنے والوں نے عرائض بیچ و رگاہ کے بھیجے ظاہر کیا کہ اگر چہ بریشیاں اور تہا بیان اس لشکر کی
 بسبب اور وجہ کمزرتھیں لیکن سبب میں بڑا سبب ہے اتفاق اور کاکا پور فاسک نفاق خان خاندان کا اس واسطے خاطر میں آیا کہ خان غنیم
 کو ساتھ لشکر تازہ زور کی چلے یہی ہونا تو بولہ اور بندہ دست بعضے امور لائق کا نفاق امر سے حاصل ہوا اور جو ہوا اس واسطے کیا کہ
 ماہ و سو کو اسے اس خدمت سے سہ روزی بائی اور رکھ ہوا کہ دیوانی واسلے سرانجام کر کے جلد روانہ کریں اور خان عالم اور
 فریدون خان برلاس اور پورعت خان ولد حسین خان نگریہ اور طینان نیازی اور بیارہا اور غلامق اور دوسرے منصب داروں کو
 دکن ہراجہ کے ہمراہ اسکے تعین کیے اور مقرر ہوا کہ سو ادون احدیوں کے کہ دکن میں تین تین دو ہزار احدی اور ہزار کر دیں
 کہ تمامی بارہ ہزار سوار جو میں اور تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور چند حلقے باتیوں کے ہمراہ کہ کہ خدمت وہی اور خلعت ہمیش
 قیمت اور شہہ خزانہ اور گھوڑا زین جیزا واکار اور باہر تھی خاصہ اور پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ اور سکو عنایت کیے اور سکر ہوا کہ دیوانی
 واسلے پھر حال جاگیر اسکے سے وصول کر لیں اور باقی امر بھی ساتھ غلتموں اور گھوڑوں اور عایتوں دوسری کے سرسزرا

ہوے اور صابت خان کو کہ نصب چار خبری ذات اور تین ہزار سوار رکھا تھا بانسو سوار دوسرے اور پرنصب اپنے اسکے زیادہ کر کے حکم کیا کہ خان غلط اور اس لشکر کو برا پانچور میں ہونے پانچا دے اور حقیقت پریشان لشکر کی معلوم کر کے حکم سرداری خان اعظم کا پاس ہے اور سطرک کو پوپو پکار لیکو ساتھ اور اسکے متفق ہو کر ایک جہت کر دے اور سلمان لشکر کا اوڑھنگا دیکھ کر بعد بندوبست اور زنگھام کے لگانا خان کو ہمارا دیکھو طرف درگاہ کے لئے اور کوشش ہو چکی تاریخ شوال کو قریب آخر روز کے شکار چیتے میں مشغول ہوا اور اس روز چھپتے چیتے سفر کیا کہ جاندار مارا نما سے اور گوشت خود بھی تناول نہیں کیا اور نہ کیشنبہ کو واسطے تغذیہ کے نعتہ کہ پدہ بزرگوار میرے اس میں کرتے تھے اور اس روز گوشت کی خواہش نہیں فرماتے تھے اور سارا جاندار کا منع تھا بسبب اسکے کہ شب کیشنبہ کو بیدارش مبارک اگلی واقع ہوئی تھی فرماتے تھے کہ اس روز میں بیشتر ہو کر جاندار صدمہ قصایوں سے خلاص ہوئیں اور چھپتے کو میرے جابوس کا دن تلاش روز بھی سینے فرما لیا جاندار کو ذوق کربن تو امام شکار میں اس دور روز میں تیر اور گلی بندوں طرف جانورون شکاری کے کہ نہیں ڈالتا غرض اس حالت میں لڑ شکار چیتے کا ہوتا تھا نوپ لے کر کھد شکاران نزدیک سے تیر ایک جماعت کو کہ شکار میں ہر آہو تھے تھوڑی دور مجھے ہو کر لانا تھا نیچے اس وقت کے کہ کئی چیلین اور سپٹھی تھیں یہو پانچا جو نظر اسکی اور چارون چیلو کو خبری تو کمان اور چند تیر لیکر اور سطرک متوجہ ہوا اتفاقاً اس وقت کے قریب ایک گاہے آدمی کھائی پڑھی دیکھی اور نزدیک اسکے ایک بڑا خونگ چند زخمتوں کے بیچ سے کہ قریب اسکے تھے اور ٹھکر جاپا وجود کہ دن دو گھنٹے سے زیادہ نہیں رہا تھا جو وہ خون پیرا ساتھ شکار شیر کے جانتا تھا تو خود ساتھ چند ہر ایوں اپنے کے شیر کو کھیر کر ایک آدمی نزدیک میرے بیچا خبر کی چونکہ کھیر سخی وقت میں جلدی اور سطرک متوجہ ہوا اور زنگھام اور علامہ اس اور اعتماد اسے اور صابت خان اول دیکھو اور لایہ میرا ہوا کھیر دو پورہ سینے کے سینے دیکھا کہ شیر ایک زخمت کے سایے میں ٹھپا ہو سینے چاہا کہ اسے پور بندوق مارون لیکن دیکھا سینے کہ گھوڑا بھٹا تھی کہ آیا تین گھوڑے سے پیادہ ہو گیا اور بندوق سینہ کی کے ستر کی جو میں اور پبندی کے کھڑا تھا اور شیر نے چھپنے کھاناکہ اور سپر لگی بانگلی اور سینہ کھڑا ایک بندوق دوسری اور ماری کلبون ولین آتا ہو کر بندوق لگی ہوگی شیر نے ناؤ ٹھکر حکم کیا اور میرے شکاری کو کہ شاہین اسکے ہاتھ پر تھا اور سب اتفاق ہلے ہر اسکے واقع ہوا تھا جی کہ کہ پھرتی جگہ پر چھپ گیا سینے اس حالت میں بندوق دوسری اور میرے ہائے کے رکھ کے ستر کی انوپ ہلے سے پاپا کو پکڑے ہوئے تھا اور شیر کے میں بھی اور کنگا اسکے ہاتھ میں تھا اور بابا خورم اور بلی جان بھوکہ فاصلے پر اور ہم بس اور دوسرے ملازم نیچے اسکے اور کمال قراولی بندوق تیار کر کے میرے ہاتھ میں دیتا تھا جو سینے چاہا کہ پھر مارون شیر میری طرف حملہ آور ہوا اور سیدقت سینے بندوق ماری اور اسکے نھما در اتون پر لگی بندوق کی آواز نے اور سکوا وزیر کیا ایک جماعت خدمتگاران سے کہ جو ملازمی تھی حفاظت حملہ اسکے کی نہ لاسکی گر پڑی دینا پنہ میں دھکا اور زور اسکے سے ایک دو وقت ملازمی جگہ سے پیچھے ہٹ کر گرا اور تحقیق جانتا ہوں تین کہ دو تین آدمی ہاون میرے سینے پر بھگھر میرے اوپر سے گزے لیکن ہاؤ سے اعتماد اسے اور کمال قراولی کے کھڑا ہوا میں شیر نے طرف اون آدمیوں کے کہ اونے ہاتھ کھی نسبت تھے قصہ کیا انوپ راسے سد پایہ چھوڑ کر شیر ک طرف متوجہ ہوا شیر اور سی پستی و چالاک سے اسکی طرف لوٹا اور وہ ہمارے شیر کے مقابل ہوا اور کوئی کہ اسکے ہاتھ میں تھی دو فون ہاون سے دو ہار اور اسکے سر پر زور سے ماری شیر نے نھما کھو کر دونوں ہاتھ انوپ راسے کے نھما سے پکڑے ہوا ایسا چاہا کہ دانت اسکے دونوں ہاتوں سے پار نکل گئے لیکن وہی لکڑی اور کئی لکڑی تھیں کہ اس کے ہاتھ میں تھیں اسکو ہر دو گاہو میں اور ہاتھ کو بالکل نہ چلنے دیا لیکن علامہ شیر سے انوپ راسے درمیان دونوں ہاتھ اسکے کے چھپ کے بل گرایا کہ سردار و موٹھلے کا مقابل سینہ شیر کے تھا اور سوکت نشہ زنگھام اور رام اس شیر ک طرف متوجہ ہوا

بہار شہزادہ شجاع الدولہ نے
 اس وقت کے شکار میں
 اس وقت کے شکار میں

اور انوپ راسے کی مدد سے شانزہ اسے نے تلوار شیر کی کہ پر ماری اور مدد اس سے بھی دولتو اور بن مارین اور ایک سے شاد شیر
 کا کچھ کرنا اور حیات خان نے بھی چوب کہ او اسکے ہاتھ میں تھی گئی بازو سے اوپر سر اسکے کے ماری اور انوپ راسے نے زور
 کی کے ہاتھ اپنا شیر کے منہ سے نکال لیا اور دو تین گھانچے اوپر گلے شیر کے مارے اور ساتھ پہلو کے لوٹ کر زانو کجاں سیدھا
 کھڑا ہوا اور شیر کے منہ سے جو ہاتھ نکالے او درانت گڑھے ہوئے تھے اس واسطے گوشت ہاتوں کا پھٹ گیا اور دونوں پتے
 شیر کے کا مذھ سے او تر پڑے لیکن وقت کھڑے ہونے او اسکے کے شیر بھی کھڑا ہوا اور سینہ او اسکے کو ناخن اور پیچے سے زخمی
 کیا جانا پنہ اون زخموں نے کتنے ہی روز او سکوں بیمار رکھا اور اس جگہ کہ زمین اونچی نیچی تھی دو لون پہلو انون کی طرح کشتی میں پلے
 سہا تھے اور اس جگہ کہ زمین کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ راسے کتا ہر کہ اندر رگٹا نے اس قدر سمجھ بھگدوی کہ شیر کو از خود ادا کر
 طائفہ لگ گیا پھر اپنے سے خبر نہیں لکھتا ہوں کہ کیا ہوا ہوں اسنے میں شیر او سکوں چھوڑ کر چلا انوپ راسے نے او سے بخبری
 میں پیچے سے جا کر تلوار او اسکے سر پر ماری شیر نے جو نہ پھیرا تو تلوار دو سہری او سکی چہرے پر پڑی چنانچہ دونوں اکھیں او سکی
 کت گئیں اور چہرے انون کا او سکی آنکھوں پر کڑا اتفاقاً او سوقت صالح نام پر بھی جو وقت چراغ کا ہوا تھا گلہ اکر آیا مجب اتفاق شیر
 سے قریب ہوا شیر نے کہ اندھا ہو گیا تھا او سکوں غصے میں ایک ٹہا پنچ مار کر گرا دیا گرا اور جان دینا او سکا برابر ہوا لیکن اولڑیوں نے
 اکر شیر کا کا م شرم کیا جو اس قسم کی خدمت انوپ راسے ظاہر ہوئی اور جان دینا او سکا مشاہدہ ہوا بعد اسکے کہ روز خونوں سے نجات
 پائی اور عسوات ملازمت سے سرفراز ہوا تو بیٹے او سکوں خطاب انہر اسے سنگھ دلن کے امتیاز بنیسا انہر اسے زبان ہندی میں سرفراخ
 کو کتے تین او سنگھ دلن سے شیر مارنے والے امرا پر شمشیر خاصہ او سکوں محبت کر کے او پر منصب او اسکے کے کچھ زیادہ کیا اور خرم
 نام پر خان ٹیٹھ کو کہ ساتھ حکومت ولایت جو ناگہ کے مقرر تھا ساتھ خطا بل خان کے سرفراز کیا زکیر شہنشاہ تیسری واقعہ کہ ٹیٹھ کا
 مچھلی کا کھیلا سات سو چھٹا شہ مچھلی نکا کر میں اور میرے سامنے امرا اور کتر ملازمین کو تقسیم ہو میں میں سوا سے مچھلی پونگدا ر کے نہیں
 کھانا ہوں نہ اس سب سے کہ شہنشاہ مذہب او سفیر پونگدا ر کو حرام جانتے ہیں بلکہ سب نفرت کرنے میرے کا یہ جو کہ پور اسے
 آدمیوں سے سنا ہوا اور خبر سے بھی معلوم ہوا ہوا کہ او مچھلی سوا سے پونگدا ر کے گوشت سردار جانور دن کا کھاتے ہیں اور ماٹھی لکھ
 نہیں کھاتی اس سبب کھانا اور دیکھا جو کہ وہ معلوم ہوتا ہوا کہ میں معلوم شہنشاہ کیوں نہیں کھاتے اور کیوں سہرم جانتے ہیں
 شہنشاہ فائدہ سے کہ شکار میں ہمراہ ہوتے ہیں ایک شہنشاہ پنچ نیل گا کو کہ بیالیس میں ہندستان کے وزن میں لیکر کھرا سو گیا
 اور نظیری پتیا پوری کہ فن شعرا و شاعری میں کامل ہوا اور گجرات میں تجارت سے اوقات بسوی کرنا تھا چونکہ سینا او سکوں پہلے طلب کیا
 تھا انون میں اگر او سے ملازمت حاصل کی اور یہ تصدیق ہوئی کہ کما اول مصرعہ اس تصدیق کا یہ جو مصرعہ بانان
 پہچانی جنما ست جمان راہ تصدیق لکھ میرے واسطے لایا سینہ ہزار روپیہ اور سو او خلعت صلہ میں اس تصدیق کے
 او سکوں محبت کیے اور کچھ عید گجراتی لکھ کہ ہر تھے خان نے تعریف او سکی بہت سی کی تھی سینہ او سکوں بھی طلب کیا تھا سو وہ بھی آیا اور
 ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی او سکی زیادہ او سکی طبابت سے بھی ایک مدت ملازمت میں رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات میں سوا
 او اسکے کو فی طلب نہیں ہوا اور او سکوں بھی طالب خدمت کا دکھا تو نہار روپیہ اور چند صد شمال او سکوں اور اسکے فرزند و نو دے اور ایک
 گاؤں تمام و کمال او سکی مدد عاشر کو مقرر کیا اور جو شمال اپنے وطن کو ترخص ہوا اور یوسف خان ولد میں خان مگر بیٹے جاگیر سے اکر
 ملازمت کی پیشینہ کو دشواری دیکھ کی حدی قرآن ہوئی جو اس روز منع کیا تھا کہ جاندار مارا نہ جاوے او سوا سے میرے کے دن چھتے فرمایا
 کہ جانور دن کو قربانی کریں اور تین بکریاں مینے اپنے ہاتھ سے قربانی کیں پھر فرکار کو سو روپیہ اور تین گھڑی رات کے لوٹ آیا

ایک میل کا ڈھکرا رہا، نو سوں پتیریں سیہ کا تھا جو قصبہ اس میل کا دکھائی عجب سہنتھا لکھا گیا دو سال گذرتے کہ میں میرے وشکار کو اسی جگہ لایا تھا اور اس میل کا کو بندوبست ماری تھی جو زخم کاری نہیں لکھا تھا نہیں لگا اور بھلا گیا تیرہ برس پہلے گاؤں شکار کا وہ میں نظر آیا اور فرود لوانے پہچانا کہ آگے دو سال کے زخم کھا کے بھاگا تھا بھلا تین بنو، اور دن بھی اوسکے مابین ہرگز کارگر نہیں پڑیں تیکن سینے اور سکا تین کوں تک بیا دہچھا کیا گیا تھنہ لایا اور لایا میں نے زمانہ کی لگائی میل گاؤں پرے تو اس کے گوشت کا کھانا ادا واسطے ثواب روح حضرت نوح الجگن کا جب سعین الدین کے نظر کو کھلواؤں گا اور ایک مرد اور ایک وچینہ نر اسد ہفتہ ثواب حضرت والدہ نذر گوہر اپنے کے کیا بجز اس نیت کے نیلہ گاؤں کھرا ہو گیا سینے و ذکر فرمایا کہ اس وقت اسکو حلال کرین اور لشکر بین الاکر اوس طریقے سے گذر مافی تھی بجالایا کہ گوشت نیلہ گاؤں کا طماں پکایا اور چھ اور روپیہ کا کھلو اچھو کر فقیروں اور اچھو کون کو روہرو اپنے تفسیر کیا بعد دو تین فرسے پھرا ایک نیلگاؤں نظر آیا ہر چند تر دو کیا اور چاہا کہ ایک عجب آرام رکھے تو تنگ کاروں لیکن بالکل قابو میں نہ آیا اور شام تک اوسکے جیسے مزدوں کا نہ بھرے کے چلا بیان تک کہ آفتاب غروب ہوا اور میں نا امید اوسکے مارنے سے ہوا ایسا کی میری زبان سے نکلا کہ خواہ یہ جیہ نیلہ بھی ہتھاری ناز بھگتا میرا اور بیٹنا اور سکا برابر واقع ہوا سینے اوسکے جلد مزدوں ماری اور اوسکا بھی بستر نیلہ پہلے کے طماں پکا کر فقراؤں کھلا دیا۔ روز شنبہ اونیس دین ہاہ ذی الحجہ کو چھ شکار ماری کا ہوا اور دو تین تین سو تیس چھلی شکار ہوئی ہوگی چھو ہونے رات کو روپ باس میں نزل واقع ہوا جو وہ شکار گاہوں مقدر میری سے ہوا و حکم کہ کوئی آدمی اوسکے اطراف میں شکار نہ کرے ہر آن کثرت سے اوس جگہ میں جمع ہوئے ہیں چنانچہ آبادیوں میں آنے ہیں اور ضرور ہم سب ہر طرح سے بے خوف ہیں سینے دو تین روز بیچ اون جگہوں کے شکار کیا اور بہت جہن بندوں اور پچیتے سے شکار کیے جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھی۔ و منزل و میان کر کے شب پشیمانی و مسرت میں شکار کو بلوغ عبدالرزاق محمودی ہیں کہ ملا جو اشرف سے ہوا اور اوس شب میں اکثر ملازمین و نگاہ نے مثل خواجه جہان اور دولت خان اور ایک جماعت نے کہ شہر میں رہتے تھے اگر ملازمت کی اہرج کبھی کہ صوبہ ملک دکن سے سینے طلب کیا تھا آستان ہوسی سے مشرف ہوا اور جیسے کہ کبھی بلوغ مذکور میں توفیق واقع ہوا اور عبدالرزاق نے اس روز پشیمانی میں گذر ان میں ہوا آخری روز امام شکار کا تھا حکم واکہ مدت شکار را بعد و جانوروں کو کہ شکار ہوئے ہیں عرض کو میں چنانچہ ماہ آذر سے لگاتار تیسویں اپن لار نہ سہنہ پنج تین سینے اور میں نے کی مدت میں شہر بارہ کلا وہ اور گوزن اکیس چھ کلا وہ چھ الیکس کو تہ پانچ ایک اس اور آہو ہر دو اس اور بہت کلا سے اسٹھ اس بہت اودہ آتھ لک کو مٹری چار کلا وہ سہ گولہ آٹھ اس پائل اکیس چھ پانچ کلا وہ کھار سہ کلا وہ کوش چھ اس میل گاؤں ایک سو آٹھ اس چھلی اکیس چھ چھوٹے تھانہ عقاب اکیس تھانہ تھانہ اسی ایک قطعہ طاس و پنج قطعہ کارواں ایک چھ قطعہ تیرہ قطعہ سرخاب ایک قطعہ ساس پنج قطعہ و تھیک ایک قطعہ تمام سی جانور اکیس چار اور چار سو چھوٹے شکار تھو روز شنبہ چار سو چھ مطالبہ ۲۹ ہند گذر میں قبیل برسوا ہو کر متوجہ کلچر بلوغ عبدالرزاق سے دولت خانہ تھانہ تک لک ایک کروہ اور میں طباب مسانت عمر نیر اور پانسو روپو نثار کرتا تھا جہاں عت سعید مقدرہ داخل دولت خانہ ہوا اور بازاروں میں بطریق عادت کے واسطے جشن نوروز کے سامان عمدہ چھپا اور جشن کی طیاری کی اور جو ایام سیر اور شکار میں خواجہ جہان کو مکر ہوا تھا کہ بیچ محل کے ایک عمارت تیار کر کے کہ قابل میری نسبت کے ہوا سو واسطے خواجہ بشارت لایے اس فسرک عمارت عالی شان مع نقاشی اور تصویرات کے تین مینے میں تیار اور پوری کی تھی میں گرداہ اور عمارت بہشت آئین میں داخل ہوا اور اس مکان کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور ساتھ تعریف اور تحسین بہت کے خواجہ جہان نے فریاد پائی اور چوہنکشین کے وہاں مرتب کی تھیں نظر اشرف میں گذر ان میں اور بعض اوس سے پسند خاطر ملی ہوئیں باقی اوسیکو پیشین

پچھٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایوں سے

دوشنبہ ۶ محرم سنہ ۱۰۱۸ میں مجری مطابق یکم فروری کو دو گھنٹی چالیس پہل دن چڑھے آفتاب پہنچ شرف سے برج حمل میں آیا بیٹھے اور سید وقت جشن نوروزی ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امر اور تمام ملازمین و گاہ سنے سعادت کو نش کی پائی تسلیمات مبارکبادی کی بجائے لائے اور شیکشک ملازمین و گاہ نسل میران صدر جہان اور عبداللہ خان فخر جنگ اور جگمگیاں خان کی نظر سے گزیرن اور پورے کے روز تھوین تاریخ محرم کو تھنہ راجہ کلیان کا کہ جگمگاہ سے بھیجا تھا نظر سے گزرا تو تین ماہ مذکور کو حیرات کے روز شہباعت خان اور بیٹے غضب دار کہ حسب طلب و کن سے آئے تھے حاضر ملازمت ہوئے فخر خیز اور زاق وردی اور بک کو بخشا اور ارضین و نوین شیکشک نوروزی مرفی خاکی نظر سے گزری بہت چیزیں ہنر سہی اور جنس سے ترتیب دی تھیں سینے سیکو دکھاؤ جو کچھ جواہر جہاری تھیں اور اسباب خاوت نفیس اور باقی اور گھوڑے سے پسند آیا ایک پائی اور پس کیا اور ڈیڑھ اونچے فوٹ سج دکھنی کو ارضین ہزار روپیہ یہ عبداللہ کو اور ایک گھوڑا حقان قیوم خان کو مرحمت کیا اور شہباعت خان کو اس واسطے و کن سے طلب کیا تھا اور ہنگالے میں نزدیک اسلام خان کے بھیجوں کہ حقیقت قائم مقام اسکے ہوئے اس واسطے منسوب اسکا کہ ہزار روپیہ نصیب کیا فوات اور ہزار سوار تھے اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کر کے اسکو حدرت صوبہ ہند کو رکھی حوالہ کی اور خواجہ ابوالحسن نے دو لعل اور ایک موتی اور مثل انگشتی نظر گزرائی اور پچھڑا شہان کو فخر خیز اور مرحمت کیا منصب خرم کا ہشت ہزاری فوات اور پچھڑا سوار تھے دو ہزار اون زیادہ کیے خواجہ جہان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکھتا تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اور زیادہ کیے جو بیسیوں محرم اٹھارویں فروروزین کو کہ روز بزرگ تھا یادگار علی سلطان ایلچی شاہ عباس دارا ایران کے لئے کہ واسطے تعزیت حضرت عزرائی شہمانی اور مبارکبادی جلوس میرے کے آیا تھا سعادت ملازمت کی پائی اور تھنہ نفیس ہر جنس کے اور عمدہ گھوڑے سے منظر کے کہ میرے ہزار شاہ عباس نے بھیجے تھے نظر حال میں گزارنے اوسمیرہ زحمت اور تیس ہزار روپیہ بحساب ولایت کے ہزار تومان ہوتے ہیں اسکو مرحمت کیے اور وہ خط مبارکبادی جلوس پر پیش واقع والد ماجد اس حسن انعام اور رعایا اور بیگانگی میں سریر تھا کہ میں خوش ہو کر نقل اسکی مجھنے اس کتاب میں درج کی

ترجمہ بلفظ خواجہ شاہ عباس علی

جب تک کہ شہنشاہی سماج نہیں رہا اور نظرات تمام فضل سبحان طراوت بخشنے والی حلائق ابداع اور اضلاع کے ہوں ہمیشہ گلشن سلطنت اور جہانیاں اور چین زارایت اور کامرانی اعلیٰ حضرت نلک تربیت حورشید نہولت بادشاہ جہان بخت کیوان وقار شہ پارنا مار سپہاقتار نہر جو ہا گیا کہ کشور کشا نہر سکندر شکوہ دارا نو سندنشین بارگاہ عظمت و جلال صاحب سر پر اقلیم دولت واقبال زہرت افزا سے برابریں کامرانی چین آئے گلشن مہا ہتھرائی چہرہ کشا ہی جمال جہانیاں میں روز آسمانی زیور چہرہ انش و بیش نہرمت کتاب آفرینش مجموعہ کالات انسانی مرات جلیات ہرذاتی کندہی بخش ہمت بلند سعادت انوارے طالع احمد آفتاب فلک اقتدار سایہ حافظت آفریدگار جمجاہ انجسپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید نگاہ عالمناہ جو مبارک عنایت آئی جو شیر ساجرت ناقمانی سے سر نہر ہو کر مساحت اقدس مساحت او کے اسبب شک سال عین الکمال ہے نہرمت ہر مس اور محفوظ رہے ہی حقیقت شوق اور محبت اور کیفیت حلت اور عودت کی ترخیر چہرین میں جس ع نظر آن زبان نبود کہ لاز عشق گوید باز بچہ اگر یہ صورت میں بعد مسافت مانع دریافت کوید مقصود کی ہر لیکن قبلہ ہمت والا نعمت نسبت معنوی کا ترس باطنی ہی احمد اللہ کہ حسب اتماذاتی کے یہ نیاوند و گاہ ذوالجلال کا اور وہ نمانا ہلسا راہمت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتے ہیں کہ بعد سگانی اور دوری

صورتی جسمانی مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نہیں اور بیاعت اس کو جتنی کہ کر ملا لکی اوپر کینہ خاطر مشیت شمال کے نہ بیچہ کے یکس پیرچمال اوس نظر کمال کا پورا و معلوم و باغ روح ساتھ فرشتہ بیون خلعت وود او انیسر عمر شہر محبت اور اتحاد سے مطہر ہو کر مہرست روحانی اور مہرست جاودانی سے رنگ دور کرنے والا دوستی کا پیرچہ ہنر نیشہ خیال تو دوسرے سو وہ دگر پد کین وصال کے درتہ غیر جراتش نیست پد احمد لہر قلمے و تقدس کے نعل آرزوی و دستار حقیقی کا ثمرہ و تقصود سے لبارہ و او جو شاہد ہر کسا لہا سال سے پردہ خفا لیکن ستور تھا تصریح اور جمال سے بارگاہ ہر بستانال مرین مقصود اوسکی جلوہ گری سؤل تھی اب بلہ سن جو وہ جملہ غیب سے اوسنے ظہور میں آکر برتو جمال اپنا ساحت آماں خستہ آل نظر وں پر ڈالا اور او پر ت جہا یوں سر پر سلطنت ابد قرون کے نبیل گیر اوس نے جن اپنا باو شاہی اور زینت افزای سر پر شاہنشاہی سے ہوا اور اوسے جہان کشائی خلافت اور شہر یاری اور چنگل فرسائی سادت و جہان زاری اوس نے تیش انسر اور ننگ اور عقہہ کشائی دانش و فرنگ نے سایہ سعادت اور محرت کا اہل عالم کے سروں پر ڈالا اوسید ہر کہ اللہ تعالیٰ جو امید پیشہ وانا جہان کا ہوا اس جلیوس مہرست مانوس اور خوش طالع ہمایوں نبیت کو کہ فرزندہ قلیق اور فرزندہ تخت بر سب پر مبارک اوز میوں اور فرخندہ اور ہمایوں کر سے اور پیشہ اسباب سلطنت اور جانیانی اور مویات شہرت اور کامرانی بیج تزا کلا و رقصا صفت کے ہون تقدیر ستارین وود اور روش آسحا کو در بیان آبا اور اجداد کے مشفقہ ہوا پورا تازہ و در بیان اس مخلص محبت گزین اولوس سعادت آئین کے قرار پایا ہر تقدیری اوس بات کا ہوا کہ جو فرودہ جلیوس اوس جہان نشین کو گانی اور وارث انسر صاحب قرانی کا اس ملک میں ہو چکا تو ایک شخص کے مرغان مریم حضرت سہ پر سید تعبیل مقرر کر کے واسطہ مریم تنہت کے روات کر چا پتا کیا کہ جو مولود فرمایا جان اور پیشہ ولایت شران کے دوش تھی اور جسے ایک خاطر ہر گزین مہمات ولایت نہ کورہ سے صحت نہیں ہوئی تو نوٹنا ملوں ستقر سلطنت کے میں فرما سوا لوڈنم اس نظر میں تانیہ اور تقدیر واقع ہوئی ہر چند ہر موعوم و معاوت ظاہری کو نیز دیکر ارباب دانش اور پیشہ کے لعلہ تبار نشین لیکن بالکل موعوتی اوسکی ظاہر میں بیچ نظر کو تاہم بیون کے کہ سوا امور ظاہری کے نہیں کیجئے تحقیقت میں ترک دوستی کا ہر واسطہ انہر جہتہ فرجبار میں کے خدا ملا لکھ امتزاج مہمات اوس ولایت گئی جوئی سے موافق مدعا احباب کے فارغ ہوتے او خاطر بالکل اوسط سے بیعت ہوئی تو طوط دار سلطنت مہمات کے کہ تقر سلطنت پر نزول اجلال کا واقع ہوا او سو وقت امارت شعرا کمال الاضلاع ہر ہاتم الایعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باب داد سے زمرہ بندگان کجیت اور صفویان صفائی طویت اس خاندان سے ہر بداند اوس کا بیٹا بیٹا اور بارگاہ اسط کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کو تیش اور تسلیم کے اور پانے شرف تقبیل اور تسلیم سلاطنت کے اولاد آ رہنے لو ازہر پتیش اور تہنیت کے نہمت مزہبت کی لیکر انبار و ست آمار سلطنتی ذات ملاگ سعادت اور تہ نزل و لحن خوش سید با تاج سے خوشی زانہ کر نیو الا خاطر اس مخلص نیز ہوا کہ ہوا امید ہو کہ ہمیشہ دخت محبت اور وود امور وئی اور کتبگی اور باغ خلعت اور اتحاد ہوئی اور بیوی کا کہ سید حاصل کرنے تاریخ کے شمار زوالا ت اور بیٹے نرون مصداق تہ سہایت ترو تازگی قبول کرنے والا ہوا جو بچنے والا کمال نشہ و نما تھا روانہ کرنے خطوط اور کلا کے کہ تحقیقت میں جہا ست روحانی ہر جو ک سلسلہ گنگی اور لقی عالمہ گنگی کے ہوتے گمین اور واطم منوی کو الفت ظاہری سے ملا کر واسطہ پورا کرنے کامیوں کے ممنون ہائین جن جہا نہ تعالیٰ اوس زیدہ خاندان جاہ و جلال اور خلاصہ وودمان بہتہ و اقبال کو تا کلمات غیبیہ میں مویہ رکھے نقطہ بیان تک سیکر بھائی شاد عباس کے خط کا صفحوں پر جو او جو اکثر امر اسطغان ملرا و او انیال برادران مرحوم میر کا جو میر سے پدر بزرگوار کے سانسے لہی فردوس بن کے ہو سے تھے ہا سہر مختلف دگر کیا کرتے تھے اسواسطہ سینے حکو دیا کہ ایک کوشنہ را وہ عقور وود سے کوشنہ را وہ مرحوم لکھا کہ ان اعماد والد و جدہ لزانق عمومی منصب داران نہرا و ہا نصدی کو منکعب نہرا و ہر شہ صدی سے سفر فرا کیا اور پورا لانی ہر جا

نیاویں اذان اور اس کی

فصل احادیث و روایات

برادر اسلام خان کے دو سوار پچاس سو از زیادہ کھینچے بیٹے خان خانان کو کوزا تو قابل ستعد تھا خطاب شاہ نواز خان کا وسیع انداز پر سعید خان کو لقب نوازش خانی سے سربلندی بخشی وقت جلوس کے میں نے ذنون روپے اور شرفی اور گزوں کو کھینچا زیادہ کیا تھا چنانچہ تین رتی اور پانچ تین اور روپے کے زیادتی ہوئی تھی اب کہ لوگوں نے عرض کیا کہ میں دین میں از مطلق اللہ کا ان ذائقہ میں ہر جو جو تاجی باقون میں آرام و آسودگی خلق اللہ کی منظور رکھتا ہوں حکم کیا کہ تاج کی راہ میں اروی ہشت سستہ چھ سے سب گھسا لوں ممالک و مسویرین اشرفی اور روپوں کو باذان سابق ضرور کرن جو پہلے اسکے تاج و تختی ماہ صفر ذرشت ہونگے لکن ارازمیس کھو اعدا و برہنہ دے سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سے خالی ہوا و خانہ خان کابل میں نہیں ہو اور سردار الملک تھوڑے ملازمین سے کابل میں پڑے تو فرصت کو غنیمت جان کر ساتھ سواروں اور پیادوں بہت کے خافل اور پیچھے کابل میں پونجا اور سردار الملک نے ساتھ انداز قوت اور حالت اسنے کے تھوڑا سا ترو دیکھا کابل اور رہنے والے شہر سے اور جماعت تخراباش نے گلیوں کی کو چہ بندی کر کے اپنے گھروں کو مضبوط کیا تھوڑے بچان جمع ہو کر گلیوں اور بازار کی طرف سے آدھوں نے چٹوں اور اپنے گھروں سے اول سربیاہ جنتوں کی ایک بڑی جماعت کو تہیوں اور بندہ ذنون سے تامل کیا جب بارکی سردار طلیل القدر را کج قریب آئی اور میوں کے مارا گیا تب سچے کشا یہ کچھ لوگ جمع ہو کر کہنے کی راہ بند کر لیوں سب گھبر کر دو گھوڑوں سے شہر سے پکڑ کر بھاگے ناہ علی سیدانی نے دینے سے لوگوں سے اوسی دن کے آخر میں کابل میں اور تھوڑی دورا دکھتا تب کیا چوٹا ٹھٹھا ہوا تھا اور جماعت اوسکی کھلی لاجار لوٹ آیا سینے اوسکی اس سچی پڑے کہ سردار تھوڑے چلے آیا اور پوچھا کیا اور سردار الملک کی کوشش پڑے کہ شہر میں کی تھی اون دنوں کو منصب زیادتی سے سرفراز کیا ناہ علی کو کہ نہ ہی منصب ڈیوڈ نہری کیا اور الملک ڈیوڈ نہری ایک ہزار روٹھ سو کا منصب وا جو اچھڑ پکھا ہوا کہ کابل اور خانہ ذوران دن ناکتہ میں اور مدارک احدا و برہنہ کا واز ہوا تو سینہ چا با کہ خان خانان کو جو خانہ نشین اور پیکر جمع اوسکے لڑکوں کے اٹھتے پر مقرر کروں لیکن قبل اسکے اٹھین روزوں میں قلع خان بوجب فرمان میرے کے جواب سے آچکا تھا اور خان خانان کی تقرری واسطے بندوبست احدا کے سکر اوسے ایسا لال ہوا کہ خود طالب اس خدمت کا ہوا تب سینے حکم دیا کہ صوبہ اور پنجاب کو مقرر قلع خان کو کرن اور خان خانان خانہ نشین سے اور قلع خان کو منصب شہزادی ذات اور پنجواری سوار کا دیکھو گوت کابل پر واسطے وضع احدا و برہنہ دے اور کہ ہستانی چوچون کے روا کہ کیا ناہان کے منہ دون کا بندوبست کر کے کچھ و بنیاد سے اٹکو اور کھاٹے اور خان خانان کی صوبہ اگر ہ سکر کا قلع و کلبی سے خواہ و جاگو مقرر کر کے اوسکو مکر دیا کہ تھروان اوس نواح کو نہرا دیوسے اور نصرت کے وقت ہر ایک کو خدمت خاصا و سہ و فیصل خاص انعام میں دیکر روانہ کیا اور اٹھین دنوں بحسن اخلاص اور قربانت خدمت کے اعتماد الہ کو کہ منصب و ونہراری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیے اور مہارت خان کو کہ واسطے پنجابستان ضروری لشکر و کن اور ہزایت اور اونائی اتفاق اور یکدل و بان کے امر کے سینے بھیجا تھا ہر مین ما تیر طابن کیسویں بیج انسانی گولوت آیا اور اگر ہ میں سعادت ملازمت حاصل کی اور چونکہ ہلام خان کی عرض سے ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ میں اچھی خدمت اور نوکری بجا لیا پانچ سو اسٹے میں نے اوسکا منصب باقاعدہ سے اور زیادہ کر کے اصل واسطہ کے دو نہراری کیا اور راجہ کلپان کے منصب پر کہ وہ بھی صوبہ بنگالہ میں مقرر تھا پانصدی ذات اور تین سو سوار اور پڑھانے کے کل ڈیوڈ نہراری ذات اور آٹھ سو سوار جو جان میں شہر خان کو کہ اور بیس میں تھا حکومت لشکر کی عنایت کی اور اسکے چنانچہ اگلے چوبیس دن کو چلے اکثر کھڑت روانہ کیا کہ اوسکے ساتھ تھکا رہا اوس ملک کا کتا ہے میرے باپ کے عہد میں اسکے باپ محمد قاسم کے لشکر کو لیکر داخل ممالک محدود کر کے تھا چنانچہ قلع میں کہ ارشاد لاو سے قلع خان کے چھ صوبہ کابل سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی چونکہ خانہ زاد می اوسکی ساتھ جو ہر ذاتی کے

جمع تھے اس واسطے اوسکو خطاب خلی سے سر ملنے کر کیا اور سب التماس اوسکے باپ کے بشرط بھی آوری خدمت تیرا کہ باصفندی خدات
اور تین سو سوار اسکے اگلے منصب پر سینے زیادے کیے اور چودھویں مرداد کو بغیر قد است اوسلا صندی اور کاروانی کے اعتماد والد اولہ
کو اور منصب عالی وزارت کے تمام مالک محمد وسیدین سر ملندی وی اور اسیدان ایک خنجر مصری یادگار علی علیجی دارای ایران کو
عنایت کیا اور عبدالرحمان کافر لشکر کا واسطے سر ملنے کرنا ناما مقبور کے ہوا تھا جو نکمہ اوستے اس بات کی ذمہ داری کی کہ گورکھ پٹ
سے میں فری لایت کرن بن چلا جاؤں گا اس واسطے اوسکو صاحب صوبہ اوس ملک کاکر کے راجہ باسکو کو اوسکی جگہ مردار لشکر لانا مقبور کا
کیا اور پانچ سو سوار اسکے اگلے منصب پر زیادہ کیے اور صوبہ بگورت کی عوض صوبہ مالوہ خان لشکر کو عنایت کیا اور چار لاکھ روپیہ واسطے
مسلمان اور صغیر نام لشکر مرہی عبداللہ خان کے کہ راہ ناسک سے تفریب ملک دکن کے سعیدین لشکر کو عنایت کیے مقصد خان مع بھائیوں کے
صوبہ بہار سے اگر آستانہ ہوی سے شرف ہو اور غلامان بادشاہی سے ایک تھمیب وغریب کام مقبور کا دکھایا کہ برابر وقت کے
پھیلکے پر چاہر سعیدین باقی دولت سے تراش کر بنایا تھیں اول مجلس شہی کیے ورنی کہ دو آدمی کشمی کرتے ہیں اور ایک نیزہ ہاتھ میں لیے
کھڑا ہوا اور ایک ہاتھ میں لیے ہوسے ہر اور ایک ہاتھ میں پر کئے بیٹھا ہوا اور اسکے آگے ایک چوب اور کمان اور پندرہ تین
بنائے تھے اور دوسری مجلس میں ایک تخت بنایا تھا اور اوپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر ایک پاون و دو سپہ سالار ان پر کئے
ہوئے تھیں شہت سے لگا کر اس تخت پر بیٹھا ہوا ہوا اور پانچ خدنگار در پیش اوسکے کھڑے کیے تھے اور اس تخت پر ایک شمشیر و زینت کا سا
ڈالا تھا تیسری مجلس میں کام ٹون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کر کے تین مسیان امین یا مذہبی تھیں اور ایک نٹ اور سپہ سالار پاون
اوتے ہاتھ سے بھی ہر سے کپڑے ایک پاون سے کھڑا ہوا اور ایک بکری اور اس لکڑی کھڑی کی تھی اول کٹ ٹھنٹھول گردن میں
ڈالے ہمارا ہوا اور ایک آدمی ہاتھ اوپر کیے کھڑا ہوا تیسوں کپڑوں دیکھتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہ ان کھڑے ہیں کہ ان میں ایک کے
ہاتھ میں لکڑی ہوا اور جو تھی مجلس میں ایک خرت بنایا تھا اور اوسکے نیچے تصویر حضرت عیسیٰ ملی بنیا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بنائی تھی اور
ایک شخص آپ کے قدموں پر سر رکھے ہوسے ہر اور ایک بوڑھا آدمی آپے باتین کر باہر اور چار آدمی اور کھڑے ہوں گے جو ان جو اسطے کھا
کام عمدہ بنایا تھا سینے اوسکو انعام اور بلوئی علقو سے سرفراز کیا اور مرزا سعیدین کے میں نے اوسکو دکن سے بلوایا تھا تیسویں ہائیوز
اوستے اگر ملازمت حاصل کی اور مقصد خان کو اضافہ منصب سے سرفراز کیا اور لشکر لانا مقبور کی کمک پر مقصد خان جو عبدالرحمان
فیروز جنگ نے ارادہ کیا تھا کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن میں آوے اس واسطے میرے دل میں آتا تھا کہ راہ ناسک چھوڑا ہر
کہ کہ بندگان باخلاص سے میرے والد مرحوم کے بی عبداللہ کے ساتھ مقرر کروں کہ ہر جگہ اوسکے ہمراہ رہے اور اوسکو نچوڑے کہ
تو اور ارشتمانی بے وقت کوے اس واسطے اوسکو اچھی رعایتوں سے سرفراز کر کے خطاب راجگی سے کہ اوسکے گمان میں تھا
ممتا کر کے تقار بھی عنایت کیا اور قلعہ رشتہ کو کہ ہندوستانی مشہور قلعے سے ہر اسے راہ ناسک چھوڑا ہر کو دیکھتے فخرہ اور باقی بیٹوں
دیکھتے کیا اور خواجہ ابوالحسن کو کہ دیوانی کل سے برفوت ہوا تھا صوبہ داری دکن پر چلا اوسکے کہ میرے بھائی مرحوم کے ساتھ
دلتون و مان ہاتھ میں مقدر فرمایا اولیٰ کس بہر اعتماد والد ولہ کو خطاب تمہدو خانی سے سرفراز کیا اور منظم خان کے لڑکوں کو
لائق دیکھ گیا کہ میں اسلام خان کے پاس بھیجا اور راہ کلیان کو مردار اور تیرہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اوسکو اضافہ و دست
ذات و سوار سے سرفراز کیا اور عارنہ رار و پٹی شجاعت خان و کئی کو عنایت کیے اور اہان کی ساتویں تاریخ پر بیع الزمان پھر راتلخ
نے دکن سے اگر ملازمت حاصل کی ان دونوں میں بسبب شورش اور ہرج مرج کے کہ ولایت مالوہ انہیں واقع ہوا تھا بہت مہرا
اور سپاہی قوم دکن کے مثل میں لے اور پہلوان بابا اور نورس بے درزن اور برہم بے وغیرہ میری دگاہ میں تھی ہو کر ملازم

مردار لشکر لانا مقبور کا
مردار لشکر لانا مقبور کا

مردار لشکر لانا مقبور کا
مردار لشکر لانا مقبور کا

ہوئے ہر ایک کو خدمت اور نفاذ اور سپ اور منصب اور جاگیر سے سینے سر فراز کیا اور دوسری تاریخ آؤنگی کہ باشرخان بجگا سے کہ سعادت ہستنا
 ہوئی کئی شہنشاہ ہوا پہلے لاکھ روپیہ بدفع واسطے لشکر فروری آمد دکن کے کہ سرداری عبدالرحمان مقرر ہوا تھا کہ دست روپ خود اور شہنشاہ
 کے احباب و گجرات میں بھیجے اور غزوہ کو کین بقصد شکار موضع سمونگ میں کہ میری شکار گاہ مقرر ہو تو جو ہوا اسی میں ہن وہاں شکار ہوا کہ بڑے
 سے سولہ ہن خود میں شکار کیے تھے اور چھوڑ کر شکار ہوا اور غور نے دو دن رات میں وہاں رہا اور راتوں کی رات وہاں کئی بچہ خودی شہر میں آیا اور
 رات پر بیت میرے دل میں آئی ۱۵ ہوا وہ آسمان تامل پر پڑا بسا و کس اور از چہ شہر و در پڑا اور چہ چھوٹا اور قصہ خود انون کہ سینے کو اور ایک وقت
 سلام و صلوة بھیجے میں اور تصدق کی ابتدا اس شعر سے کیا کہ میں اور اب اس طرح ہوتا ہے میری ماہ دو کی کوشنہ کے دن خوشی ہست خان
 کی بیوی بھی کہ عادل خان چاچوری اپنی تصدیق سے وہ شہیمان ہو کر بندگی اور دولت خود ہی میں زیادہ سے سب سرگرم کر دیا چوہرین و کی حکایت
 سماع شوال کے باشرخان طرف کثرت کے خصیت ہوا اور یادگار علی زبھی ایران کو فخر خاصہ میں عنایت کیا اور حقاہ خان کو اپنی ایک
 تلوا خاص سرانجام بخشی اور شادمان ولد خان عظمیٰ کو خطاب شادمان خانی کا دیکر منصب اور اس کا اہل اور اجناس سے ایک ہزار و تیس صدی
 ذات اور پانسو سو اس قدر ہوئے اور نشان سے سر فراز ہوا اور ہزار خان برادر علی اللہ خان فیروز جنگ اور سلا خان بی اور باک کہ جہت
 سیمان کی ایک لکھ روپیہ بھیجی کہ سینے نشان عنایت کیے اور سینے خاص جو ہر آن تھے حکم کیا کہ ایک چٹے کے کجا نازین ہوا کہ دیوان خان
 میں چھوڑ دین کہ لوگ اور چہ نازین بڑھاکرین اور میر عدیل اور قاسمی کو کہ مدار علیہ اہلرت شریعہ کے ہن ہوا وسطہ رعایت غرت شرح کے حکم
 کیا کہ کھجور زمین ہوس جو شہر چہرہ کے ہن دیکر کیا کہ میں اور شہنشاہ کو باسیوں میں تاریخ دی کہ چہ تہرنگ لکھن شکار کو متوجہ ہوا چوہرنگہ وہاں
 ہن بہت تھی تھے اس واسطے خواجہ جہان کو نصرت کیا کہ لکھن کرادن جو کہ میر نے خیرین کی طمان لاؤن ڈیڑھ کو سن میر شاہی چہ شہر بنا کہ بہت شکار
 گیر سے میں آیا بڑھ تو اس طرف متوجہ ہو کر جمعہ کے دن میں شکار شروع کیا اور آہستہ جہرات تک ہر روز شکاریت کے ساتھ اس کو گیسے
 میں بیٹھے شکار جہاں تھے بیٹھے زندہ پکڑے جاتے تھے اور بعضے بندوق تیرے پاسے چلے تھے اور اور جہرات کو کہ میں بندوق
 جانور پینہن ماتا ہوں اس واسطے ان دنوں میں زندہ پکڑے تھے فرض اس بیٹھے میں نو سو ستور مزادہ شکار ہوئے اور میں سے
 چھ سو اکتالیس ہن نر مزادہ زندہ گرفتار ہوئے چار سو چوڑھوڑ کو لمانہ کیے کہ وہاں کے کہ سنہ میں انکو چوڑھوڑ دین اور چوہاسی کو ان میں
 حکم کیا کہ انکی ناکوں میں تھپین جاندی کی ڈالکر اسی زمین میں آزاد کرین اور دوسرے ہن کہ تیرو بندوق چینی سے آگے گئے تھے ہر روز
 انکو شکاریت اور خادمان مل میں اور باقی اسرار اور بندگان شاہی کو تقسیم کیے اور جب میں شکار کرنے سے تھک گیا تو سب مارا کو ناکا شکار گاہ
 میں جا کر قیوں کو مارین اور خود بدولت مع اخیر روانہ شہر کو ہوا اور یک ہن مطابق ستر چوبین واقعہ کو میںے کلوا کہ مالک محروسے پڑے شہر
 میں نیش آتا ہوا اور احمد آباد اور لاہور اگر اور ملی وغیرہ کے لنگھٹانے واسطے فخر کے بناوین جب بڑے شہر تین شہار ہونے خواہنے
 چھ چھ لکھ اول سے لنگھٹانے اور چھ میں میں اب جاری کرنے کا حکم دیا اور چھ تاریخ میں کی نہاری میں منصب راہہ نرسنگہ پڑا پرخاندا کیا
 کہ سب چا نہاری ذات اور دہزار سو چوبین لنگھٹانوا خاص اسکو محنت کی اور دوسری خاص تلوار شہہ پندر شاہ نواز خان کو عنایت
 کی سولہ ہن ماہ اسفند کو مہراج انان پھر زاشا من کا لشکر لاکھ شور پرافسہ مقرر ہوا اور اسکے ہاتھ راہب باسو کے واسطے سینے ایک تلوار
 بھیجی اور جب سینے کہ سرنگہ امر سجد کے بعضے مقدمات کو کہ اونکے غیر مناسب ہونے میں لائے ہن اور کھانا شروع کو تورہ کا نہیں کرتے
 اس واسطے میں نے شہنشاہ کو فونیکا کہ فرمان امر سے سجدہ کو تحریر کرین کہ چھ رنگ ایسے کامون کے جو خاص لائق باشند ہوں کے ہن نونہ
اول یہ کہ چھ رنگ کے میں نے شہنشاہ کرین اور امر اور سرداران چو مقرر انکی ملک کہ ہن تکلیف چو کی اور تیر لکھ ہن کرین لوسا تھی نہ لڑا
 کرین نہ سیاست کیواسطے انکے میں چھوڑ کرین انڈان کان نہ کا ٹین اور ہر دو سیکو مسلمان کرین اور لپٹے کو گردن کو خطاب نہ کیا کرین اور

نگو ناندہا شاہی
 عنایت

فیض
 امین
 جمالی

نورالان شاہی کی کوشش اور تسلیم نہ کیا کریں اور گوئیون کو مہاراجہ کے چوکے پر پتھر لکریں اور سو اچھوتوں کو قتل کر دیا اور باقی گھوڑے جو لوگوں کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہوں خواہ کوئی لڑکے تو جلوا کر بھج گئے اور کھول کر دیکھا کہ اسلام اونٹنے لیا کریں اور اپنی سواروں میں ملازمان شاہی کو بیاہ نہ چلو اور کریں اور جو انکو لکھیں مہاراجہ کے اور لکریں اور ان سب پر کراہتیں ہانک دی گئیں اور ہر ایک کو کھینچ کر مارا گیا

جشن سالانہ نورور کا جاوس مبارک سے

سینے شب فرور دین کو سالانہ نورور سال جلوس مہاراجہ کے لئے لکھنؤ اور اکیس سبھی کو درمیان والا خانانہ اور میں مجلس خصوصیہ حالانکہ نورور جشن عرس تہذیب کی قرب ہوتی اور پختہ تہذیبی فرور دین کو بعد گزرنے چار گھنٹے کے کہ ساعت مقرر کی ہوئی ہو گی یوں کہ کسی میں نہایت پختہ اور واقف ہر سال کے کلوریا کے روز شرف آفتاب تک بازار آراستہ اور مجلس عرس مرتب ہے جسے سرور ہے اور لکھنویان ہر اور بیک میں حضور عجمی مشہور ہوئے اور زمین دنوں میں کیا اور سعادت ملازمت حاصل کی چونکہ مرز معتبر ملک اور لکھنؤ کا تھا اس واسطے اسکو چنے بہت عنایت سے ہے سر نہ کیا اور صنعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایچی ایزان کو چند روز گزار دی نظر برتت مہاراجہ کے عنایت کیا اور انھیں دنوں پیشکش افضل خان کی تیس ہاتھی اور اٹھارہ ناگن اور ناکسے تھان بنگالے کے اور چوب صندوق اور ناکسے تھان کے اور چوب صندوق اور باقی ہر طرح چیزیں صوبہ ہستے آئی تھیں نظر شرف میں گزریں اور بعد اسکے پتیا لیس گھوڑے اور دو تتر چینی اور چھ بے سواروں کے اور باقی تھانہ کابل اور وسط میں ملتے ہیں پیشکش بھیجے ہوئے خاندان نورور خان کے بھی ملاحظہ کیے اسباقی ایرون نے اپنے گھروں میں تین لاکھ کمان تکلفا تھیں کیے تھے واقف ہستور سال کے ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تھا اور میں سے چوہنہ خاطر ہوتی اور سولے لیت اور باقی صاحب خاندان حضرت کرتا اور تیرہ یوں فرور دین کو مطابقت اور تیسویں محرم کی حضرت مسلمان خانی آئی کہ تہذیبی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ عثمان افغان کے فساد سے خالی ہو گیا حقیقت اس لڑائی کی بھی کھلی جانگلی چند خصوصیتیں بنگالہ کی تہذیب ہوتی تین لاکھ ایک ملک ہر نہایت وسیع دوسری تھانہ میں ہلوا اور ساکنہ بن چکا ہے موضع کر ہی تک ساتھ ہجرت کر کے تنگ اور عرض اور کشمیری پہاڑوں سے ملک مدائن کے کنارے تک دوسو تین کوس حاصل اور کھٹیا ساہوکاروں کے زمین لگے جا کر بنگالہ کے ہمیشہ میں تھوس اور لاکھ پیدل رکھتے تھے اور لکھنؤ اور باقی اور چار پانچ کشتی نواٹے کی اور باقی سامان جنگ وغیرہ کا اور کتبے بیان رہتا تھا شیرخان اور سلیمان خان کے وقت سے یہ ملک چھانوں کے پاس رہا جب ملک ہندستان میرے والد کی حکومت سے مزین ہوا تو انھوں نے افواج قاہرہ اور اس ملک کی طرف روانہ کی اور بہت مدت تک اس طرف توجہ فرمائی تب یہی اور کوشش اولیامی دولت قاہرہ کے خاندان نے داؤد کرمانی وہان کے حاکم آخر کو مارا اور اسکا لشکر متفرق ہوا اور اسکا یہ ملک میرے نوکروں کے تصرف میں آیا اور اب تک کچھ چھان اور سلیمان خان کے وقت سے یہ ملک میرے ہاں ہے اور وہاں کے تمام کھلی اور کتبے میں تھے لیکن رفتہ رفتہ وہ بھی ہماری فوجوں سے عاجز ہوئے اور تمام ملک ہمارے تصرف میں آیا اور جب ہندوستان تمام ملک کا ہندوستان سے متعلق میری ذات سے ہوا تو میں نے اول سال جلوس میں راجہ مان سنگھ کو کہ وہاں کی حکومت پر مقرر تھا اپنے پاس بلا لیا اور طلب فرمایا کہ لوگ تاش کو کہ میرے یہ دن میں متاثر تھا اور کسی تھانہ بنگالہ میں بھیجا لیکن وہ وہاں ہو چکا چند روز میں ایک فساد کے بعد سے کہ اس ملک میں متعلق تھا شہید ہوا اور وہ ملک حرام بھی مشر میں مانا گیا تھیں جو مانگیا تھیں ان کو کہ سب صوبہ اور جاگیر دار ملک ہمارا تھا کہ سب نزدیک ہونے کے منصب پختہ زاری ذات اور سوار سے سرفراز کر کے لوگ بنگالہ میں جا کر وہاں حاکم تھا اور سلام خان کو جو گاہ میں تھا صوبہ ہمارے میں بھیجا کہ وہ اس ملک کو اپنی جاگیر میں رکھے تھوڑی مدت تک جمانگیا تھیں ان کو کہ بنگالہ کے رہا سلیمان خانی آپ و ہوا کہ کمال پیار ہو کر وفات پائی جب سینے لاہور میں حالی اور سلیمان خانی فاسا تو اسلام خاندان کے نام فرماں لکھا کہ صوبہ ہمارا کو افضل خان کے

بھائی بنگالہ
ساتھ کر رہ رہ کر
سے کلہاڑی سے پھینک دیا
کر دیو پیراں لکھنؤ
ہوئے تین اور جب
ملک اور لکھنؤ
میں داخل تھا یہ سب
میں اور اسکی اولیامی

سپر کے خورد جلد تر روانہ ہو گیا اور اسکی خدمت اور سکودینے سے سبب اوسکی کمزوری کے اکثر لوگوں باتیں کہیں لیکن جو ہر ذاتی
 اوسب تعلقہ اصلی اوسکی جویری نظمیں تھی اسواسطے خود دینے اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر مقرر کیا جسب اتفاق سے سمرات
 اوس ملک میں سے خوب سمران مہدیہ کہ ابتدا سے عملداری تھی آج تک کسی نے وہاں کا ایسا بندوبست کیا تھا اور خصن عمرہ کا ہون میں سے
 اوسکا ایک دفعہ کرا عثمان خان کا بچہ کہ اسنے میرے والد مرحوم کے وقت میں کئی بار فوج شاہی سے مقابلہ کیا تھا اور اچ نکٹ کا لایا
 ان دونوں کے ہلما مرخان نے موضع ڈھاکہ کو اپنا مقام کاہ کیا تھا اور دھر کے زمینداروں کے بندوبست پر توجہ ہوا تو اوسکے دلیر کی پاکہ
 کچھ فوج عثمان خان تک لاکہ کو روانہ کیا چلتے ہی اگر اعلیٰ تہ قبول سے تو بتورنہ اور مخالفوں کی طرح اوسکو بھی سزا دیا اور اوجہ نیک بھی خانہ
 اور تخت و تاج اسلام خان کے پاس پہنچ گیا تھا تو قمرہ سرداری اس لشکر کا اوسکے نام نکلنا اور چند نرسری مثل کشور خان اور افغان خان اور
 سید کوسم بارہ اور شیخ مجھے ہتھیار مقرب خان کا اور عتہ خان اور لشکر کے معظرفان کے اور اہتمام مرخان وغیرہ کو مستعدان شاہی سے میں
 اور اپنے لوگوں میں سے بھی ایک جماعت اوسکے ہمراہ کر دی اور نیک ساعت میں اس لشکر کو واسطون روانہ کیا اور یہ قاسم سپہ مرزا اور
 کو تیشی اور واقعہ نولیس کیا اور چند زمینداروں کو بھی واسطی راہ تہ لائے کہ ہمراہ بھیجا فوج جب یہ فوج شاہی اوسکے ملک و قلعے کے
 قریب پہنچی تو اول کسی کھیل اوسکی نمائش کو گئے کہ اوسکو واسطی اعلیٰ بادشاہ کے ہایت کرین اور فساد سے باز رکھیں لیکن چونکہ
 کمال خرمادوسکے دفع میں صحابا ہوا تھا اور تیرہ ہنگالہ اور دوسرے لکوں کا لینا اوسکے خیال میں تھا اسواسطے ہرگز اوسنے اونکی باتوں کو
 نہ سنا اور تیرہ ہنگالہ کا ہوا اور ایسی جگہ واسطی لڑائی کے مقرر کی کہ وہاں جمیل اور دل دل تھی کہ چند فوجیں محرم کو شجاعت خان نے پست
 نیک افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہمراہ اپنی اپنی جگہ مقرر پر کھڑے ہوں عثمان خان نے اوسدن تار جنگ میں لین کیا تھا لیکن جب بنا لشکر
 شاہی طیارا ہو کر آیا تو لاچار سوار ہو کر ناز کے کنارے پر آیا اور اپنے سوار و پیادوں کو برابر لشکر بادشاہی کے کھڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی
 اور فوج اپنے سلتنے کی فوج کی طرف بڑھی تو پہلے اوس فوج کے اپنے دست ہاتھ کو بادشاہی ہر اول فوج پر بڑھایا اور فوج لڑائی ہوئی
 ہر اول کے سرداروں میں سے سید غلام بارہ اور شیخ اچھے درجہ شہادت کو پہنچے اور بزرگسے سردار افغان خان نے بھی خوب ہمداری کر کے
 حق نمک ادا کیا اور جان قربان کی اور اوسکے ہمراہی بھی ایسے لڑے کہ کوفے کوفے ہو گئے اور اسطرح سردار بزرگ بھی کشور خان داد
 مروم کی دیکر فدا ہوا اور باوجودیکہ وہ بڑبڑت بھی بہت زخمی اور مارے گئے تھے لیکن وہ کھنت سے بھاگا کہ سردار ہر اول اور افسر بزرگ اور
 بزرگسے کے فوج شاہی سے مارے گئے ہیں اور یہی ایک غول بہا ہر اس خیال پر اپنے لوگوں کا مزا اور زخمی ہونا اوسپہ بھاری نگذرا اور وہی
 گرمی سے غول پر گرا اور ادر بھائی بیٹے شجاعت خان کے اوباقی انسراں فوج شاہی اڈو لکھیرے ہوئے شہر میں کی طرح عثمان خان کو سبھو
 کر رہے تھے چنانچہ اسی تلاش میں اکثر شہید ہوئے اور اکثر دنوں نے بڑے بڑے خرمادوٹھے اسی حال میں اوسنے اپنا ہلا ہاتھی دست
 کچھت نام شجاعت خان پر ڈر پڑا اور اوسنے بڑھا اٹھا کر اوس ہاتھی کے مال لیکر ایسا کست ہاتھی تھا کہ اوس پر چھ سے نرو کا تو تھپتھپانہ
 نے تلوار نکال کر پڑ پڑا اور سپر دو ہاتھ مارے وہ اوسکو بھی خیال میں نہ لایا تو شجاعت خان نے ہر جھکال دو ہمدھاروسکے مارے وہ
 اوس سے بھی نرو کا اور شجاعت خان کو مس گھوڑے کے گرد یا شجاعت خان گرتے وقت جھاگیا شاہ پکار کے کہا اوسگھوڑے سے
 جدا ہو گیا اوسکے ادلی نے دو تلوار میں ہاتھی کے اگلے پاؤں پر مارین کہ ہاتھی بٹھیک گیا پھارولی نے ہاتھی بان کو نیچے گردا یا شجاعت خان
 نے پیادہ ہمدھارے ہاتھی کی سوند اور پشانی کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتھی اوسکے وار سے چلا کر لوٹ گیا اور سبب زخموں کے اپنی
 فوج میں جا کر گر پڑا اتنے میں شجاعت خان کا گھوڑا صبح و سالار ہوٹھک کھڑا ہوا اور یہ اوسپہ سوار ہو گیا سلتنے میں اون لوگوں نے
 ایک ہاتھی چلی اور شجاعت خان کے نشان برور پر ڈر پڑا اور اوس نشان کو مس گھوڑے گردا یا شجاعت خان پیکھ کر دوڑنا ہوا آیا اور

لڑائی کے وقت کئی کئی خان
 سے مدد دیا لیکن

شجاعت خان اپنے

نشان ہمدار کی تسلی کو پکارا کہ خبردارست گھبرا نہیں زرمہ ہوں اور سوت نشان کے غصے بہت بندگان شاہی حاضر تھے سب تیر و دم
 اور شہ لیکر یا تھی بیرو وزے اتنے میں شجاعت خان نے علمدار کو اور شمایا اور دوسرا گھوڑا اور گھوڑا سوار کیا پھر وہ نشان بلنگ کے اپنی
 جگہ کھڑا ہوا غرض اسی گشت و خون میں گولی بندو کی کی شمان کی پیشانی پر لگی اور چند لوگوں نے اسے مارنے والے کو ڈھونڈھا
 لیکن وہ باعزت اس زخم کے اوس تیزے سے باز رہا اور وہ پیر تک اوستے اپنے لوگوں کو لڑائی کی ترغیب دیکر سب ان میں گم
 رکھا بعد اوسکے وہ لوگ بھاگے اور فوج شاہی نے چھپا کیا یہاں تک کہ اوں کو اوسے سگرتین داخل کیا دشمنوں نے اوس میں کھسک لوگ
 تیر و بندوت سے روکا اور بادشاہی لوگوں کو اندر نہ جانے دیا لیکن ولی خان پر بادشاہان خان اور مرزا اوسکے بیٹے نے مع اور بگائوں کے
 عثمان خان کے زخم پر نظر کر کے تو جاناکہ یہ اس زخم سے نہ پختہ گا اب اگر ہم بھاگ کر اپنے قلعے میں جاویں تو ان لوگوں میں سے کوئی زندہ
 نہ رہیگا صلاح یہ ہو کر کہ ابھی اسی سنگین لڑتے رہیں اور اخیر رات کو فرصت دیکر قلعے میں چلے جاویں غرض آدمی انکو عثمان من کر گیا غیر
 شب کو اوسکی لاش لیکر وہ لوگ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور سامان وغیرہ سب وہیں چھوڑا اقرالوں نے یہ خبر شجاعت خان کو دی
 ووشنبہ کے فجر کو سب دو لشکر اہل شاہی جمع ہوئے اور یہ صلاح کی کہ اسکا تعاقب کرو اور اوں کو فرصت نہ لینے دو لیکن بسبب
 ماندگی سپاہ اور کفن و دفن شہیدوں اور غنچناری زمینوں کے تعاقب سے باز رہے اور اسی سوچ میں تھے کہ عبدالسلام سطر
 خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپچیوں سے وہاں پہنچا اور سب ریش کرتا زہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر ان کے پیچھے چلا
 یہ خبر عثمان خان کے بھائی ولی نے کہ اوسکے بعد مرتضیٰ ہوا تھا سنی کہ شجاعت خان مع ایک نئے تازہ لشکر کے کہ ابھی آیا ہے
 غنچہ آپ پہنچا اور سوت اوستے اپنا چا و سوا عجز و انکسارا و نا خلاص و صلحت کے نہ دیکھا اور لوگوں کے واسطے سے پیغام بھیجا کہ
 جو مرتضیٰ تھا وہ نہ با اب ہم جو لوگ کہ باقی ماندہ مسلمان اور بندہ بادشاہی ہیں اگر قول و قرار دو تو ہم اگر تھے ملین اور بادشاہی ہند
 میں حاضر رہیں اور اپنے ہاتھی شیکش کرین شجاعت خان اور مقتدر خان نے کہ لڑائی میں عمدہ خدمتیں کی تھیں اصلاح اور اونکو اپنا
 کے صلحت جانکر اوں کو امان دی اور قرار سے تسلی کی دوسرے دن ولی مع خود نشان و قریبان عثمان خان کے اگر شجاعت خان اور
 باقی سرداران کو ملا اور خاص ہاتھی شیکش کیے شجاعت خان اور امراء شاہی کو برگہ اور ہار میں کہ اوسکے تصرف میں تھا چھوڑ کر خود
 مع ولی اور باقی انعاموں کے چھپی صف کو دوشنبہ کے دن مع افواج قاہرہ جاگے مگر میں آئے اور اسلام خان سے ملے
 جب آگرہ میں یہ خبر خوشی کی اس ہندہ درگاہ اگھی نے سنی تو سیدہ شکر بھالایا اور اس فتح کو محض عنایت الہی سے جانا اور
 اس سن خدمت پر اسلام خان کو شہنشاہی منصب سے سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زبان کا دیکر ہزاری قات
 اور سواروں کے اگلے منصب پر بڑھایا اور دوسرا میر و کومبھی موافق و فکے خدمت کے اضافہ اور ہراتوں کو مٹان کیا اور سب پہلے چند عثمان خان
 کے آس جانیلی حوام میں مشور ہوئی تھی تو واسطے صدق و کذب اس خبر کے سینے فال پوان میں اسان لغیب جو حافظ شیرازی کے کچھ قویہ
 غزل نکلے دیدہ و دیدہ کو بصر بصر افکارہ اندرین کار دل خوشی بدریا گنم پانچوہمہ امیر فلک بادہ بدہ تاسرت پانچوہمہ دیندہ برگس مجزا کلیم
 چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تھی تو سینے اوس حال فتح کی یہ چند روز کے خبر لڑی کہ عثمان خان تیر غنما سے اگلا اور سب ڈھونڈھا
 اوسکا قاتل معلوم ہوا اور ملوں فروریں کو قرضان کہ سرداران محمد اور محمدان سرگھ گریہ سے ہر منصب ہزاری قات ہمدار سوار سے
 سرفراز ہند کھنچا پات سے آیا اور سعادت ملازمت سے شرف ہوا سینے اوسکو بخت چند صلحت کے ملکر اسی تھا کہ بندر کو وہ سر ہاکر
 وہاں کے حاکم وزیر بری کو دیکھے اور وہاں کی جو عمدہ چیزیں دیکھے خاص ہمارے واسطے خرید لیا و سوا سٹے وہ کو وہ لوگیا اور ایک
 مدت وہاں رہ کر جو عمدہ چیز وہاں دیکھی بے طمع ز قیمت مہنگائی نہ لکھوں کو دے کر خریدی جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو شیرین

کلی مرتبہ بن میری نظر سے گذرنا میں ہر طرح کے اوسمیں تھے اور چند بار تو اس میں بہت عجیبی غریب تھے کہ سینہ زد کی تھے بلکہ کوئی اوجھان بھی نہیں جاتا تھا حضرت فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اوقات میں صورت اکثر جانوروں کی کھلی کر کے لکھی اور کئی بنحوائی سینے جا لگیا کرتے ہیں ان کی تصویریں بھی بنواؤں کہ جیسا سنتے سے اس کے قبہ ہوتا ہے کچھ سے بھی حیرت ہوا کرتا ہے اور میں مورنی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں انہی دم کو بلا وس کی طرح کر لیتا ہوا اور اپنا چہرہ جو بیچ اور باؤں اس کے سرخی کے مشابہ ہیں اور اس کے سرورگہ پر ہر دم نیارنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہوجاتا ہے کہ گو یا مرجان میں جڑا ہوا اور تصویر میں یہ دیکھنا شہید ہوجاتی ہے اور وہی کی طرح نظر آتی ہے کہ طرفہ ہرگز کہ سستی میں وہ کلمے کے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے ہیں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح رنگ آتے ہیں اور پھر چہرے اور پینٹ پینٹا ہر توبارہ نکلنے کے سنگ کی طرح دود و گوشت کھرے ہوا نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کنگارنگ نہیں جلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا ہے جو مختلف خانوس کے ہر دم کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ یا خون اور سر گوش اس کے مثل ہند کے اور ضد ٹوڑی کا سا اور آٹھ دین بانگی سی لیکن بانگی آٹھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اوپر نیچا بال دن کے شبیر کی طرح خاکستری رنگ کا خون سے تھکے تک سرخ دم آدھ گڑھے کچھ بڑی برفلاں اور بندرون کے اوسکی دم ملی کی طرح گرتی تھی کبھی ہر دم کے بچے کی طرح بولتا ہے غرض عجیب جانور ہے اور بگلی جانوروں سے بجا کو جوتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا اور سنتے کہ میں انڈے سے بچے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اور سینے جب اٹھنے نہ ہوا وہ گوشت سے لیکر کھانے کا ہوا انڈے سے بچے ہر مینے سرخی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تڑپ آئی چون کے ہوسے اور کچھ اور پچاس کے بڑے لوگوں نے اس کمال قبہ کیا اور کھنے لگے کہ ہنہ ولایت میں بہت سخی کی لیکن اسکے بچے ہوسے اور میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور بانسو سوارز یادو کے کہ سب پار ہزاری ذات اور ساٹھ تین ہزار سوار ہوجاؤں اور منصب اختیار ہوں گا سب اصل اصل اور اضافہ کے پار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گئے کہ منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے کہ منصب اصل اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوجاؤسے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھا کے کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاؤسے اور ہر جاہ اوس نے انھیں دنوں میں بس سے اگر سعادت ملائے گا حاصل کی اور دو تین ہزار کو جو بڑا آداب اور جو نور کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہزار تین منصب پر بانسو سینے نامہ لکھے اور شرف آفتاب کے دن اونیسویں فرورین کو منصب سلطان نورم کا کہ جس ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے اور منصب خواجہ جہانگیر کا کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوسے فرسنگ اور انھیں ایام نور زمین کنیز کا کاشی نے فرات کی تھی اس واسطے بنے اوسکو خطاب راس سے سر بندھی دیکھتے پھنایا اور سینگے کہ ایک بنایا اور تھا سوچ کھم اور باجوہ سوچ سینگے نے سوچ سینگے کی ان کی محبت سے اوسکو دینا ایشیں کر کے شیکا داتا اور بیجا تھا کھانہ سوچ سینگے نے بیجا ایشیں ہوا ہوا اسکے ذات کا سوچ سینگے کے کہ ایک باپ نے کھلو کھا دیکھا اور بیجا ایشیں کیا ہے میں نے اوسکی اس بات سے ارا من ہو کر کہا کہ اگر باپ نے کھلو کھا دیا ہے تو اب میں دلپ کو سرفراز کر کے دیکھا دیتا ہوں چہرے ہاتھ سے اوسکی پٹیائی پر شیکا لگا کر جاگیر اور ملک اس کے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد اولد کو دو ذات و تلمر مع عنایت ہوا اور کھنچ پندرہ راجہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتر را چون سے ہر

فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اوقات میں صورت اکثر جانوروں کی کھلی کر کے لکھی اور کئی بنحوائی سینے جا لگیا کرتے ہیں ان کی تصویریں بھی بنواؤں کہ جیسا سنتے سے اس کے قبہ ہوتا ہے کچھ سے بھی حیرت ہوا کرتا ہے اور میں مورنی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں انہی دم کو بلا وس کی طرح کر لیتا ہوا اور اپنا چہرہ جو بیچ اور باؤں اس کے سرخی کے مشابہ ہیں اور اس کے سرورگہ پر ہر دم نیارنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہوجاتا ہے کہ گو یا مرجان میں جڑا ہوا اور تصویر میں یہ دیکھنا شہید ہوجاتی ہے اور وہی کی طرح نظر آتی ہے کہ طرفہ ہرگز کہ سستی میں وہ کلمے کے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے ہیں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح رنگ آتے ہیں اور پھر چہرے اور پینٹ پینٹا ہر توبارہ نکلنے کے سنگ کی طرح دود و گوشت کھرے ہوا نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کنگارنگ نہیں جلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا ہے جو مختلف خانوس کے ہر دم کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ یا خون اور سر گوش اس کے مثل ہند کے اور ضد ٹوڑی کا سا اور آٹھ دین بانگی سی لیکن بانگی آٹھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اوپر نیچا بال دن کے شبیر کی طرح خاکستری رنگ کا خون سے تھکے تک سرخ دم آدھ گڑھے کچھ بڑی برفلاں اور بندرون کے اوسکی دم ملی کی طرح گرتی تھی کبھی ہر دم کے بچے کی طرح بولتا ہے غرض عجیب جانور ہے اور بگلی جانوروں سے بجا کو جوتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا اور سنتے کہ میں انڈے سے بچے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اور سینے جب اٹھنے نہ ہوا وہ گوشت سے لیکر کھانے کا ہوا انڈے سے بچے ہر مینے سرخی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تڑپ آئی چون کے ہوسے اور کچھ اور پچاس کے بڑے لوگوں نے اس کمال قبہ کیا اور کھنے لگے کہ ہنہ ولایت میں بہت سخی کی لیکن اسکے بچے ہوسے اور میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور بانسو سوارز یادو کے کہ سب پار ہزاری ذات اور ساٹھ تین ہزار سوار ہوجاؤں اور منصب اختیار ہوں گا سب اصل اصل اور اضافہ کے پار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گئے کہ منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے کہ منصب اصل اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوجاؤسے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھا کے کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاؤسے اور ہر جاہ اوس نے انھیں دنوں میں بس سے اگر سعادت ملائے گا حاصل کی اور دو تین ہزار کو جو بڑا آداب اور جو نور کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہزار تین منصب پر بانسو سینے نامہ لکھے اور شرف آفتاب کے دن اونیسویں فرورین کو منصب سلطان نورم کا کہ جس ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے اور منصب خواجہ جہانگیر کا کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوسے فرسنگ اور انھیں ایام نور زمین کنیز کا کاشی نے فرات کی تھی اس واسطے بنے اوسکو خطاب راس سے سر بندھی دیکھتے پھنایا اور سینگے کہ ایک بنایا اور تھا سوچ کھم اور باجوہ سوچ سینگے نے سوچ سینگے کی ان کی محبت سے اوسکو دینا ایشیں کر کے شیکا داتا اور بیجا تھا کھانہ سوچ سینگے نے بیجا ایشیں ہوا ہوا اسکے ذات کا سوچ سینگے کے کہ ایک باپ نے کھلو کھا دیکھا اور بیجا ایشیں کیا ہے میں نے اوسکی اس بات سے ارا من ہو کر کہا کہ اگر باپ نے کھلو کھا دیا ہے تو اب میں دلپ کو سرفراز کر کے دیکھا دیتا ہوں چہرے ہاتھ سے اوسکی پٹیائی پر شیکا لگا کر جاگیر اور ملک اس کے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد اولد کو دو ذات و تلمر مع عنایت ہوا اور کھنچ پندرہ راجہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتر را چون سے ہر

فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اوقات میں صورت اکثر جانوروں کی کھلی کر کے لکھی اور کئی بنحوائی سینے جا لگیا کرتے ہیں ان کی تصویریں بھی بنواؤں کہ جیسا سنتے سے اس کے قبہ ہوتا ہے کچھ سے بھی حیرت ہوا کرتا ہے اور میں مورنی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں انہی دم کو بلا وس کی طرح کر لیتا ہوا اور اپنا چہرہ جو بیچ اور باؤں اس کے سرخی کے مشابہ ہیں اور اس کے سرورگہ پر ہر دم نیارنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہوجاتا ہے کہ گو یا مرجان میں جڑا ہوا اور تصویر میں یہ دیکھنا شہید ہوجاتی ہے اور وہی کی طرح نظر آتی ہے کہ طرفہ ہرگز کہ سستی میں وہ کلمے کے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے ہیں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح رنگ آتے ہیں اور پھر چہرے اور پینٹ پینٹا ہر توبارہ نکلنے کے سنگ کی طرح دود و گوشت کھرے ہوا نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کنگارنگ نہیں جلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا ہے جو مختلف خانوس کے ہر دم کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ یا خون اور سر گوش اس کے مثل ہند کے اور ضد ٹوڑی کا سا اور آٹھ دین بانگی سی لیکن بانگی آٹھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اوپر نیچا بال دن کے شبیر کی طرح خاکستری رنگ کا خون سے تھکے تک سرخ دم آدھ گڑھے کچھ بڑی برفلاں اور بندرون کے اوسکی دم ملی کی طرح گرتی تھی کبھی ہر دم کے بچے کی طرح بولتا ہے غرض عجیب جانور ہے اور بگلی جانوروں سے بجا کو جوتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا اور سنتے کہ میں انڈے سے بچے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اور سینے جب اٹھنے نہ ہوا وہ گوشت سے لیکر کھانے کا ہوا انڈے سے بچے ہر مینے سرخی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تڑپ آئی چون کے ہوسے اور کچھ اور پچاس کے بڑے لوگوں نے اس کمال قبہ کیا اور کھنے لگے کہ ہنہ ولایت میں بہت سخی کی لیکن اسکے بچے ہوسے اور میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور بانسو سوارز یادو کے کہ سب پار ہزاری ذات اور ساٹھ تین ہزار سوار ہوجاؤں اور منصب اختیار ہوں گا سب اصل اصل اور اضافہ کے پار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گئے کہ منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے کہ منصب اصل اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوجاؤسے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھا کے کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاؤسے اور ہر جاہ اوس نے انھیں دنوں میں بس سے اگر سعادت ملائے گا حاصل کی اور دو تین ہزار کو جو بڑا آداب اور جو نور کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اس کے ہزار تین منصب پر بانسو سینے نامہ لکھے اور شرف آفتاب کے دن اونیسویں فرورین کو منصب سلطان نورم کا کہ جس ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کے اور منصب خواجہ جہانگیر کا کہ دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوسے فرسنگ اور انھیں ایام نور زمین کنیز کا کاشی نے فرات کی تھی اس واسطے بنے اوسکو خطاب راس سے سر بندھی دیکھتے پھنایا اور سینگے کہ ایک بنایا اور تھا سوچ کھم اور باجوہ سوچ سینگے نے سوچ سینگے کی ان کی محبت سے اوسکو دینا ایشیں کر کے شیکا داتا اور بیجا تھا کھانہ سوچ سینگے نے بیجا ایشیں ہوا ہوا اسکے ذات کا سوچ سینگے کے کہ ایک باپ نے کھلو کھا دیکھا اور بیجا ایشیں کیا ہے میں نے اوسکی اس بات سے ارا من ہو کر کہا کہ اگر باپ نے کھلو کھا دیا ہے تو اب میں دلپ کو سرفراز کر کے دیکھا دیتا ہوں چہرے ہاتھ سے اوسکی پٹیائی پر شیکا لگا کر جاگیر اور ملک اس کے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد اولد کو دو ذات و تلمر مع عنایت ہوا اور کھنچ پندرہ راجہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتر را چون سے ہر

اور اوسکا باپ راجہ اودھرم سے باپ کے محمد مرین آیا تھا اور آتے وقت عرضی کی تھی کہ راجہ تو ڈرل کا بنیا اگر میرا ہاتھ بڑے خدمت میں لے کر چلو موجود اوسکا التماس کے تو ڈرل کا بنیا اوسکے لایکو مقرر ہوا تھا اس واسطے لکھی چندے بھی التماس کیا کہ عتقاد والدہ کو لے کر بنیا اگر مجھے خدمت میں لے چلے سو میں نے شاہ پور کو بھیجا کہ اوسکو اپنے ہمراہ لے آوے اور پہاڑی سفوفت عہدہ مانگن اور شکرانی جا فوراً تقسیم بازوجہ اور شامین وغیرہ سے اور شکرانے اور شکرانے کے ہونے کے چہرے کے اوس میں نمانے لگے ہوئے تھے اور تلواریں بنگلو ہند میں کھاڑے کتے میں اور خنجر کہ اس زبان میں کٹا رہے کتے میں اور ہر طرح کی چیزیں لاکر ہندوؤں میں درمیان راجوں اس کو ہستان کے یہ راجہ پوجہ اسکے کہ سونا بہت رکھتا ہی معروف اور شاہ پور کتے میں کہ کان سونے کی اوسکی ولایت میں ہوا دینے واسطے بنا کر نے دو تھانہ لاہور کے خواجہ جہان خواجہ دوست محمد کو کہ اس کام میں مہارت تھا تھا کہ سبھی مہاسات کو اس کے سبب سرداروں کے نفاق اور سب پر وائی زبان و عظیم کے ایسے گاہے کے شکست عبدالہ خان کی ہوئی تو غولہ پوجہ اس کو واسطے تحقیق اس واقعہ کے سینے ہا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شکست عبدالہ خان بارہ کی سبب غرور اور جلدی علی اور بات نہ ماننے کے ہوئی تھی اور کچھ تھوڑا سا فتور سبب نفاق اور نا اتفاقی امر کے بھی واقع ہوا چونکہ از منہ تو قرار دودہ ہوا تھا کہ عبد اللہ خان ناسک تہہ شک کی طرف سے ساتھ لشکر گجرات اور اوان ایہ دونوں کے ہمراہ اوسکے تعین کیے گئے تھے روانہ ہوئے یہ فوج ساتھ سرداروں معتبر اور بیرون دلاور مثل امیر احمد اس درخان عادل سعید خان و علی مردان خان بہادر و خضر خان اور دوسرے بڑے نیک خواہ کی اس سنگنی تمام رکھتے تھے شمار لشکر کا دوس ہزار سے گزر کر پودہ ہزار تک پہنچا تھا اور بڑا کھیلتے سے مقرر تھا کہ راجہ پوجہ اور خان جہان اور امیر الامرا اور بہت لوگ سرداروں سے توجہ ہوا میں اور یہ دونوں نوع میں کوئی اور تمام ایک دوسرے سے خیر و بد میں نہ کہ تباہی میں ہر دو صاحب سے غنیمت کو چہ میں گئی میں اگر یہ ضابطہ منظور ہوتا اور دل شفیق اور غرض میں دانگہ نہ ہوتی تو غالب گمان وہ تھا کہ اس قدر تامل نہ فرمائی کہ راجہ عبدالہ خان جو کھائی سے گزرا اور بیچ ولایت غنیمت کے آیا تو عقیدہ اس امر کا نہ ہوا کہ تمام دونوں کو بھیجا خیر اس فوج کی معلوم کر کے اور بوجہ قرار داد کے حرکت دینی کو ساتھ حرکت دینی کے مطابق کر کے ایسا کر کے کہ روز اور وقت میں پر غنیمت کو گئی میں بلکہ تکیہ اور قیوت اور طاقت اپنی کے کر کے اس معنی کو غلط میں لایا کہ اگر تباہی میں میری جانب سے ہوئی تو بہتر اور چھا ہو گا اس داعیہ کو دل میں قرار دیکر چند لمحوں نے چاہا کہ ساتھ سہولیت اور ہنگامی کے آگے جایا چلے فائدہ کیا غنیمت کہ اوس سے خیر تمام رکھتا تھا ایک جماعت کئی کو سرداروں اور تکریموں کے ادب سے ان کے بھیجے اور ہر روز اوس لڑتے تھے اور سب کو ساتھ پھینکے بان اور کھلے آتش بازی کے تصور کیا تھے تھے ہمان تک کہ غیر نزدیک ہوا اور اصلاح اور دوسری فوج سے اوسکو خیر پہنچی اور جب دولت آباد میں کومل جمعیت دکنیوں کا تھا نزدیک پہنچا تو وہیں سارہ روئے ایک لشکر کو کہ نسبت قربت کا باعث ہوا اسکے سلسلہ نظام الملک سے رکھتا تھا واسطے اس امر کے کہ آدمی دل و جان سے سرداری اوسکی قبول کریں اور اوشکا کہ ہاتھ اوسکا پڑا اور خود کو پیش اور سردار قرار دیکر متبہ تہ آدمی بھیجا رہا اور کثرت اور ازعام غنیمت کا کھنڈہ زیادہ ہوتا تھا ہمان تک ہجوم لاکر سات پھینکے بان اور کھلے آتش بازی جنگی کے کار اور ہوا اسکے کیا الا خلام و لوانا ہوتی نہ صلاح دیکھی کہ اوس فوج سے مدد نہ پہنچی اور دکنیوں نے متعہ ہو کر رخ طرف ہمارے کیا ہر صلحت دولت کی اسی میں ہر کہ بالفعل لوٹ کر میرا انجام دوسرا کیا جاوے جسٹا کیدل اور یک زبان ہو کر پیلہ طلوع ہونے صبح صادق سے کوچ کیا اور سرداروں اوس ولایت تک دکنی ہمراہ آئے اور ہر ایک فوج ساتھ ایک فوج کے مقابل ہو کر بیچ مارنے کو نئے کے تقصیر کرتے تھے ان دوشین بہت جہانان مروانہ کاہ آئے عہدہ اور خان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی دیکر ختم سخت اوتھائے اور زندہ گرفتار لشکر

خیر میں ہو کر سنی تک حلالی اور جانتقانی کے ہمراہیوں کو چھٹے اور ذوالفقار بیگت بھی ترددات موازا اور مانا نہ کسی ایک بان اونکے
 پائون لین لگا اور بعد وہ دفعہ کے اس سلیغنی سے طرف مکان جاوادی کے نہ انہو سے وسیع ولایت راجہ بھرجو کے کہ دولت خاں ہونے کا
 سے ہوا اصل ہوے وہ جماعت لوٹ گئی اور عبدالسد خان طرف گجرات کے متوجہ ہوا حاصل کا یہ کہ اگر بیچ روڈ لگی کے بعدیت جانا اور
 انتظار کرنا کہ وہ فوج و دوسری بھی سات اوکے لٹھائی تو کارخانہ خواہ اولیای می دولت قاہرہ کے صورت پاتا ماجرداوس کے کہ جسکو
 عبدالسد خان کی سر دارون فوج کو کہ راہ ہارے متوجہ تھے پہنچی پھر ٹھہرا مصلحت نہ دیکھ کر لوٹ گئے اور بیچ عادل آباہ کے کہ
 حوالی ہر بانپور میں واقع ہر لشکر پر دینے کے طوق ہوے جوینہ خبر اگر سے مین پاس میرے پہنچی اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہو کر ان ملازموں
 نکھرا م کو بیچ و بنیاد سے گردون امر اور ولتخواہ اس منی پراصلاراضی منوسے خواجہ ابو الحسن نے عرض کیا کہ اوس طرف کی جہات
 کو خانخانان نے سمجھا کر دوسرے نے نہیں سمجھا او سکو چلے پیچھے جینا تاکہ اس بگڑی مہم کو درست کرے اور بیچ اتظام کے لاوے اور
 ساتھ مصلحت وقت کے ایک صلح در میان میں ڈالے تو ہر اور ایام سر انجام ہوئی کیا جاوے اور دوسرے دو تھوڑا ہونے پہلی خانخانان کے
 . بھیجے ہر اتفاق رسے کا کر کے کہا کہ خواجہ ابو الحسن بھی ہمراہ اوکے جاوے اور ساتھ ہی فرار اوکے دیوانوں نے سامان روانگی
 خانخانان اور ہر ایہیوں اوکے کا کر کے روزیکشنبہ ہندم رومی بہشت سہ سات کو فرسے کیا نشا ہنواز خان خواجہ ابو الحسن
 اور اراق برومی اوکے اور اوکے اکثر ہر ایہیوں نے اسی تاریخ میں سلام فرستے کا کیا خانخانان نے سات منصب شہزادی کے
 سہ فراری پائی اور شاہ نواز خان کو منصب سد ہزاری ذات اور سوار کا تسلیم کیا داراب خان کو ساتھ اضافہ ہندی ذات اور
 تین سو سوار کے کہ تمام دو ہزاری ذات اور ایک ہزار اور پانچ سو سوار سے سر بلندی کی ہوئی اور حسن واد پسر خور داد کیلکو بھی سینے نصب
 لائق دیا خانخانان کو شملت فائزہ اور خیر صغ اور نسل خاصہ مع سامان اور اسپ عراقی عنایت کیا اور اسے ہی اوکے بیٹوں اور ہر ایہیوں
 کو ضلع و ہر محبت کیا اور اسی معینہ میں مغل الملک مع پسران اپنے کے کابل سے اگر سعادت آسان ہوئی سے سرفراز ہوا
 شہام سنگھ اور راسی سنگت ہمدویہ نے کہ تعینات لنگو نگش سے تھے حسب الالہام سے بیچ خان کے سات زیادتی منصب سر بلندی
 پائی شہام سنگھ ہر اور ہندی تھا ہا ہندی اور اوکے منصب پراضافہ ہوے اور اسی سنگت بھی سات زیادتی منصب سے سرفراز ہوا
 ایک مدت ہوئی کہ اخبار میں جاری آسٹھان کی پہنچی تھیں اور چند مرتبہ رنجہ مرض بھی ہوا اور پھر لوٹ آیا بیان تک کہ برہانپور میں ٹھہر
 برس کی عمر میں انتقال کیا فلوور ہستعداوسکی نہایت خوب تھی اور تیز ہستی اوکلی طبیعت پر غالب تھی شعر بھی کہتا تھا کتاب خسرو
 شیرین کو بنا مہرے نظر کر کے نوز نامہ نام کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میرے کے بدرجہ امارت اور وزارت کے پہنچا تھا باوجود اسے
 کہ میرے زمانہ شانہزادگی میں چند مرتبہ اوس سے کچھ جھگڑتیں ظہور میں آئیں اور اکثر آدمی بلکہ خسرو بھی یہی جانتے تھے کہ بعد جوس سے
 کے نسبت اوکے ناراضی اور عتاب فراوان عمل میں آئیے اب بخلاف اوکے کہ جو لوگوں کے خیال میں تھا اوکلی رعایت کر کے
 اور بعد اوکے ایک مدت وزیر صاحب متعال ہوا ساتھ رعایت احوال اوکے کے کوئی دقیقہ فرگنڈاشت نہوا اور اوکے اتعال
 کے بعد اوکے فرزندوں کو منصب دیکر ہر طے سے رعایتیں کی آخر الام ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوکے کا درست تھا نظر اور پراچھال قہر
 اپنے کے کہ حدیث مجھے تو ہر دل میں رکھتا تھا اوس شورش اور شاد سے کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تھا کہتے ہیں یہ خبر دار ہا بلکہ
 تقویت اون تیرہ تھوڑی کی کرتا تھا لکھنیکو باور نہیں ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کے مصدب خواہی اور بیچتی کا ہوا بعد جوس
 عرصے کے بیسیوں ہی ماہوری بہشت کو خیر فرست ہونے مزار غازی کی پہنچی ہر سال اللہ علیہ حاکم زادگان کو ٹھہرے مین ترغمانان کی خدمت
 سے ہر عہد والد بزرگوار میرے میں پورا اوکے میرزا جانی نے دو تھوڑا ہی اختیار کر کے ساتھ ہر ایہی خانخانان کے کہ اوپر ولایت اوکلی

تصیر میں شہزاد لاہور کے شرف ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور ساتھ بخشش باوشانہ کے ولایت اوسکی کو ساتھ اسکے سونپا اور
مولا زمت و مبارکی اختیار کر کے آدمیوں اپنے کو واسطہ حفاظت اور نگہبانی ٹھہرے کے خدمت کر لیا اور تازہ زندگی ملازمت میں رہا
اور لاہور بہاؤ میں وفات پائی نیز غازی خان نیزہ اور سکاکٹھہ میں تھا بموجب بدمان غرض شہسپانی کے سرداری اور حکومت و سونپا پر
سنوارا ہوا تھا یہاں تک کہ بکرمین تھا حکم ہوا کہ اوسکو والا سا دیکر حاضر درگاہ کر کے خان مشا را لیبہ نے لوگوں کو بھیجا کہ اوسکو دو تھوڑی کی
بیمانی کی آخرا لاہور اسکواگرہ میں لا کر فطرت پاپوس والہ بزرگوار میرے سے سفر فرما کر مہنوارا کرے میں تھا غرض شہسپانی نے
تہتال فرمایا اور بیٹے تخت سلطنت پر جلوس کیا بعد اسکے کہ میں خسرو کا تعاقب کر کے لاہور میں داخل ہوا پھر پونجی کا امر خراسان کے جوہیت
کر کے بر سر تخت ہمارا نے میں اور شاہ ایک حکم دیا کہ ہاں کا غلطی میں حضور ہو کر نظر ملک کا پھر بالفردت ایک بیچ بسہڑاری میرزا غازی اور دیگر امرا کے
واسطہ ملک قندھار کے مقرر ہوئی یہ فوج جو جوئی آئندہ ہار میں پونجی لشکر خراسان کو کتاب مطلقے کی نہ لا کر لوٹ گیا میرزا غازی
قندھار میں پونجی ملک اور قلعے کو سردار خان وہاں کے حاکم کو سپو کیا اور شاہ بیگ خان اپنی جاگیہ کی طرف متوجہ ہوا اور زراعتی
پاکستان سے فریخت لاہور کی اور سردار خان نے قلعہ ٹھہری مدت میں کہندہا میں وفات پائی اور پھر دو ولایت متواج ایک حمرہ و صاحب
جوو کی ہوئی اس مرتبہ قندھار کو ساتھ لانا دشمنی کے میرزا غازی کو حمرت کیا اوس تاریخ سے زمان حالت تک وہاں پر ساتھ لوازم
حفظ و حرمت کے قیام و اقدام رکھتا تھا سلوک و کما ساتھ مرکشوں کے بنوا ان پسندیدہ تھا بموجب میرزا غازی کے ایک سردار قندھار
میں بھیجا تھا اس واسطہ اونیسی اور یک لکھناتان اور میں حدود میں واقع تھا اس خدمت پر بیٹے نامو کیا منصب اسکا ہزار و پانصد
ذوات اور ہزار حوا تھا سرداری ذات و سوار و فخر کیا اور خطاب بہا و رعایا اور علم سے سرانہ ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حرمت اور
ولایت کی تقرب خان کے نام مقرر ہوئی اور پونجی خاص کو کہندہ نگار والد بزرگوار میرے کا تھا بظاہر خواص غوازی اور منصب ہزاری
ذات اسی پانصد ہی سوار سے سفر فرار کر کے فوجداری سرکار فوج کی اوسکے حمرت کی جو دختر اعتقاد و خان ولد اعتقاد والد کی واسطہ فوج
کے نمونہ نگاری کی تھی اور مجلس کرد خدائی اوسکے درمیان میں تھی روز بخشیدہ اٹھارو دین خورد او کو میں اوسکے مکان پر جا کر کیا
اور ایک شب وہاں ہوا اور قتل و لاش پشکش کیے اور بیگوان اور ماروں اپنی کو مع خادمان محل کے تھوڑا سامان دیکر بیرون کوشیا
غایت کیے اور عبدالرزاق کو گرفتاری ذری خانہ کو واسطہ سفر انجام ولایت ٹھہرے کے بھیجا کہ اقلین سردار متقل صاحب جوو کے رہا میں
اور تربیت و ہانکی سبکو والا سا دیکر اوس ولایت کو پونجی قبضہ کے لائے اور اضا نہ منصب اونیل اور میر نر م خاصہ کی مرتزائی پاکر
مخمس ہوا مرف الملک کو جبا سے اسکے بھی کیا اور خواجہ جہان نے کہ واسطہ دیکھنے عمارت لاہور کے اور قلعہ طرح اوسکے کے مخلص ہوا تھا
آخرا میں غازی ملازمت حاصل کی نیز اعلیٰ مرتبان کے میرزا غازی کے نوٹیوں سے لشکر و کن میں تعین تھا اور واسطہ صلحت امور
ٹھہرے کے سب اعلیٰ بی تاریخ سے سعادت ملازمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تھا منصب ہزاری ذات اور پانصدی
سوار تھا ہوا اور جو کونوں نے میرے فری کی کچھ غلبہ کیا تھا ایسا وہاں بلبل کے چار شہنشاہ ہا نہ کو کو تو یہ ایک اثنا کے خون دست چپ اپنے
سے کمالا بوخت اور بکلی تمام حاصل ہوئی میں دل نہیں آیا کہ رعایا و ذات میں خون کھینے کو سبک ہونا کہیں تو یہ ہر ہوگا بحال ہی عبادت
لکھی جاتی ہر قرب جان کو کہ اوسنے غصہ کی تھی کچھ بوضع عنایت کیا کشن و بس مشرف فیل خانہ اور صلح کرنا حضرت عرض شہسپانی
سے اب تک تصدی و وضع و خدمت کا تھا امدت عمر سے آرزوی خطاب راجی اور منصب ہزاری ذات کی رکھتا تھا اور بیٹے
سے خطاب سے سفر اتھا اب ساتھ منصب ہزاری کے کام ہوا ہوا میرزا ستم ولد سلطان حسین میرزا میٹھوی تینہ لشکر کو
نے صلح اہل اس طلب کر روز شنبہ نہما تیر کو مع فرزندوں کے اگر ملازمت حاصل کی ایک تعلقہ اعلیٰ اور جیالین دادہ مرزا برید پیکش

اور میرزا غازی

ذات شہادت خان کی ہاشمی سے لگے

کیے اور منصب تاج خان حاکم بھکر کے کہ امر اسے قدیم اس دولت سے پہلے اقتصادی ذوات اور سوار زیادہ کیے اور تصنیف نجات شہادت خان کا کہ اور مجیدی اور غیر سے بڑھ کر وہ اس سے کہ مصدق لیس خدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اس کو سربکار اور سیکریٹری خدمت کیا تو اتنا براہ میں ایک رت ماہ قبل چوکنڈی وار پور ہوا اور نو احمد سر آخر ہوا کو اپنی خواہی میں بٹھا یا جس وقت کہ لشکر اپنے سے باہر آیا ایک فیصل مست سرلہ پر ہاتھ تھا وہ فیصل اور اس سر سپان و حرکت سواروں سے تفریق ہو گیا اور اس سبب شور و غوغا بلند ہوا جو شہر و محل خواجہ سر کے ان کے مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بھالت خواجہ شہوری یا نشہ شراب میں تھا سیر کیا اور کہا کہ فیصل مست تھک گیا اور ذوق ہاضمہ کافہ پر یہ مضطرب ہو گیا جو کنڈی سے کودا اور پانوں کی اونگھی تھوڑی لگ کر چڑھ گیا اور اس وقت سے دو تین روز کے بعد وفات پائی مہلا گوش زرد ہوئے اس خبر سے حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جو انمرو بجز اس فریاد کے کہ اس تک پہنچی یا وہ مرغ زرد سا لگنے سے اصرار مضطربانہ اور بیتا باند آپ کو بالائے فیصل سے نیچے ڈالے واقع میں جا حیرت ہوا وینڈیوں ما فیکر خواجہ اس حادثے کی کو جو پہنچی بیٹے اور کون کی نواز شتون اور منصوبوں سے بھونکی کی اگر یہ تصدیق اور سپر گذرتا تو ایسی خدمتیں نمایاں کین تصدین کہ ساتھ طرح طرح کی رعایتوں اور شفقتوں کے سرفرازی یا نامصرعہ ہاتھ برہمی توان آمد ہوا ایک سو ساٹھ بڑے فیصل آباد ہام خان نے بنگال سے بھیجتے رہی اور نظر سے گذرے اور داخل فیضی نہ خاصہ شریف کے ہوسے لچر نیک چند لاکھ لاکھوں نے خدمت چاہی جو کہ اسکے پتہ کو نہ مانع و شرف شامانی میں ایک سوار اس آپ مرحمت ہوسے تھے بوجہ بادسی دستور کے اپنے حضرت کیے اور فیصل بھی دیا اور جب تک یہاں رہتا ہست غلطیوں سے سرفرازی پائی اور خیر صرح بھی دیا اسکے برادر و ن کو بھی غلٹ اور اوپر علی کے اور اسکی ولایت کو بہ طور سابق اس کو عنایت فرما لاکہ شادمان اور کامران اپنے وطن کو لوٹا اور کسی تقریب میں یہ مہاراجہ اور لاکھ بڑے بڑے بگڑ مسیح انسر لاکھ لاکھ عیش و یکندہ کر دن تو بصدخون برابرست ہوا طبیعت میری موزوں ہر کبھی ساتھ انھیں کار کے اور کبھی اپنے اختیار بصد باہمی باریت کتا ہوں یہ مہرینہ نظر کیا سے ان میں شایخ کہ نہیں ہے تو ایک نفس بڑیکد لگستن تو بصدخون برابرست ہوا طبیعت شہر شہر تھا وہ بچھڑ چھڑ طبع موزوں لھکتا تھا اس میں میں یہ بیت لکھا کہ لڑائی ملا علی احمد مرنے سے بھی کہ احوال اور سکھ پٹیلے میان ہو چکا ہے کیا خوب کہا سے اسے محتسب کر کے یہ بیعتان تبرس ہوا یک شہر لگستن تو بصدخون برابرست ہوا بوشیخ و کنی کہ امر سے متعبہ جاو خان سے تھا اور پٹیلے اس سے دو کبریں و انھوں ہی امتیار کر کے آپ کو داخل اولیای دولت قاہرہ کا کیا تھا و سوین مارچ امراد کو ملازمت میں لایا اور مظاہر غایت اور تربیت کا ہوا کہ شہر خاصہ اور غلطی سے سرفرازی پائی اور بچہ چند روز کے آپ خاصہ بھی اور سکھو حضرت کیا خواجہ شہر شہر کی نہایت جتنی پٹیلے نہیں کشتیہ کو گیا تھا جو خاطر و ہاکی مہات سے جمع ہوئی نہیں دونہین اگر ملازمت حاصل کی جو کہ واسطے حکومت پٹنہ اور دارانی وہاں کے کوئی سردار بھیجا ضرورت تھا سو بیٹے چھٹیوں جمادی الثانی مطابق دوسری ماہشہ بور کو توجہ توجہ ملازمت منصب دار پانچواری ڈیڑھ ہزار سوار کو بانٹا ہوا پانچ ہزار ذوات و سوار غلٹ حکومت پٹنہ میں سپ وزیر جمع و شہر مرصع ذخیل کے سزوار کر کے اور اسکے اور کون اور پانچ خضر حسین میں پانچ ہزار اسکے کو باضافہ منصب غلٹ میں اسپ پٹیل کے سزوار کر کے ہمراہ اسکے بھرت کیا اور اپنی لیس کپور کو اسکے مقام اور اس حدوت سے نزدیک ہوا اس طرح کر کے ہمیت خوب کے باضافہ اقتصادی ذوات اور سوار اور پٹنہ ہزار ذوات اور ہزار سوار کے مہار کر کے مزار تشریح لکھا یہ تصدین کیا اور ابوالفتح سرکان ناگپور اور اس حدوت میں جا گیا کہ لاکھ لاکھ لاکھ جاگیر اپنے کا بھی کرے اور محافظہ و نگہبان اور س ملک کا بھی رہے ہنسوسیک اور بک فوج جاری سرکار مروت پر میں ہوا اور منصب اور ساٹھ ہشت صدی ذوات اور بصد سوار کا تھا اب اور ہزاری ذوات اور اقتصادی سوار کا ہوا اور پٹیلے بھی اور سکھ حیرت کیا اور غیر ذوات و شہر خان کیو اسطرح پوری کرے انہوں سے دل اسکے کے باضافہ منصب جاگیرت سے سزوار کر کے علم و تقار و زمین اولی تسمای دلی تھی حیرت کیا

نورانی

اور صلح پیر شہنشاہی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا بہت جوان پرترو اور کار کا طلب ہو اسکو ساتھ خطا پنج خان کے سرگرم خدمت کیا اور
پنجشنبہ بانیسوں اور موافق ہوا، اور سبب بند کے حضرت سرمرزائی کے مکان میں مجلس نشستی میری منعقد ہوئی کہ اس طرح آپکو بون
کرکے کا طبقہ اچھا ہو حضرت عرش شہبانی کو نظر لطف و کرم کے تجھے اس طریقے کو پسند کر کے ہر سال آپ کو دو مرتبہ تو اسامی نفلات
علاوا اور نقد وغیرہ اور اگر کھانوں نفعیہ سے وزن فرماتے تھے ایک مرتبہ مطابق سال شستی اور دوسرے مرتبہ موافق سال عمری کے
اور تمام اس مال کو کہ تریب ایک لاکھ روپے کے ہونا تھا نقد اور ارباب اعتبار کو تفسیر کرنے میں جس طریقے پسندیدہ کو عمری رکھتا
ہوں اور اس واقعہ سے آپ کو وزن کر کے وہ اجناس نقد کو دیتا ہوں معتقد خان کو ایوان بنگالہ نے اس خدمت سے معقول
ہو کر ایک کون اور بھائیوں اور بیٹے خود شکارون عثمان خان کو لاکھ سلام خان نے بھاری اوسکے میری درگاہ میں بھیجا تھا بعد ملازمت کے
نظر اشرف میں گذرانے اور تصدداحوال ہر ایک کا انعامان سے ساتھ عہدہ ایک کے بندوں معتبر سے مقرر ہوا اور پیشکش اپنے کو کہ
بچپن میں پیشہ اور دو طفل لعل اور بچھول کشا رومع اور خواجہ سلیمان معتبر و طرح طرح کی بنگالہ وغیرہ کی ترتیب دی تعین نظامین
گذرانے میری سرانچہ سلطان خواجہ نے کہ لشکر دکن میں تعین تھا حسب سعادت آستان ہوی کی پائی ایک قطعہ عمل پیشکش
گذرانے اور جو کہ دریاں تلخ خان سوار لشکر پیشکش سرحد کابل و دامیون اوس صوبہ اوسکے بھری کو خان دولان سے نزاع اور گرفت و بختوں
تھی بہت تحقیق اس امر کے کہ ناسازی اسکی جانب سے ہر شے خواجہ جہان کو بھیجا گیا اور جون ماہ مہر کو معتقد خان نے منصب والہ سے
بخت گیری سے سرفرازی پائی اور منصب اوسکا نہاری ذات اور سید سوار مقرر ہوا دوسری مرتبہ بقر خان نصیب رکہ و نہاری
اور پانصدی ذات اور نہارو پانصد سوار پر پانصدی اور اضافہ ہو کے سب سہ نہاری ذات اور نہار سوار ہو گئے اور بچھول کشا
خان خانان کے فریدون خان برلاس کو سینے منصب و نہارو پانصدی ذات اور نہار سوار مع صلح اضافہ کے سرفرازی کیا
اور سی منوہر صاحب نہاری ذات اور شہ تصد سوار کا ہوا اور راجہ سنگھ و پونصیب چار نہاری ذات اور نہارو ویت سوار
سے سرفرازی کیا بھارت کو کہ نواسہ لچمنڈ بندلیہ کا ہو بعد مرنے لچمنڈ کے خطاب راہگی سے سرفرازی کیا لطف خان نے صوبہ گجرات سے جو بی
طلب کے اٹھانیسوں آبان کو ملازمت کی ایک طفل لعل اور میں دانے مر واریہ کے پیشکش گزارے چھٹی آڈر مطابق تیسری سوال
کو بہر ہا پور سے خبر کئی کہ امیر الہام نے جو لاہور میں ایسا بیار ہوا کہ ہوش و شعور و حافظہ میں فرق آگیا تھا روزیکشنبہ تالیسوں آبان
کو پرگنہ نھال پور میں انتقال کیا مجھے اطلاع بہت کھتا تھا حیف کہ اس سے کوئی فرزند نہا کہ قابل تربیت اور رعایت کے ہوے
چیرت علی خان لے کہ اپنے والد کی طرف سے پشاور میں تھا بہتر آؤ کو اگر ملازمت حاصل کی ایک سو مہر اور ایک سو روپے نذر گذرانے
گھوڑے اور گوشہ اور دوسری زمینیں پیشکش کی کہ ہار رکھتا تھا مذکورہ لطف خان کو کہ خانہ زادوں اور کو کہ لاہور معتبر سے زمینیں نوازش کے
صوبہ کی بہار پر سرفرازی کیا اور منصب پانصدی ذات اور سوار بڑھاکر سہ نہاری ذات اور نہار سوار مقرر رکھا اور مع بھائیوں کے
خلعت و اسپ سے سرفرازی پاکر اس صوبہ کو نصرت ہوا ہمیشہ آرزو کی یہ کہ خدمت صفحہ پر سرفرازی پاسے تاکہ اپنے جوہر
فانی ظاہر کرے سینے میں چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوی اوسکی آرزائیش کی مقرر کی جو کہ وقت میرے شکار کا تھا شنبہ کے
دن دوسری دفعہ مطابق چار ماہہ دیکو دار اختلاف اگر سے میں بارادہ شکار کے نکلا اور بلوغ و ہر میں منزل ہوئی اور چار
روز اس بلوغ میں توقف ہوا اوسوں روز ماہ مذکور کو غیر فوت ہوئے سیلہ سلطان بیک کی کہ شہر میں بیاتھیں سی والدہ اوکئی
کلچ بیک سعید حضرت فردوس مکان کی تعین اور باپ اوکے مرزا نور الدین کو خود احمد نادون خواجہ شرف بند سے ہرین سات کج صفتا
مسند کے اسم علی کئی تعین مھلون میں ایسے بہتر اور قابلیت کج جمع ہوتے ہیں حضرت بہت بخندیا تی نے اس خواہر زادی

اپنی کو زراہ کمال شہقت کے نامزد ہوا۔ ہر خان کے کیا تھا اس کے انتقال کے بعد آغاز سلطنت حضرت عرش شہسپانی میں ہوا۔ ہواوی واقع ہوئی بعد اسے ہلے نشا را لیبہ کے والد ہنگو اور میرے انکو اپنے عقیدت میں لائے۔ حضرت ساگی میں اس روز نیاغ و ہجر سے کوچ کر کے وہل حضرت خدا ہو میں اکتھا والد و کو واسطے مراد ہوا۔ تمیز تکفین کے لیے بھیجا اور عمارت باغ منہ انکرمین کے مگر نے خود بنایا تھا فرمایا دفن ہو میں ستر ہو میں ماہ و کو فرما علی حکمت انکے شاہی نے لشکر و کن سے کرنا دست کی خواجہ جہان کے کہ طرف کابل کے حضرت ہوا تھا تاریخ اکیسویں ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور واسطی مدت جانے آئے تکی تین مہینے گیارہ روز ہوے اور بار ہوا اور بارہ روز پینڈہ کیے اور واسطی دن راجہ رمداس نے لشکر فروری اثر و کن سے کرنا دست کی اور ایک سو ایک مہنڈر گذر لی جو امر اسے کو کن کو غلعت زمستانی نہیں بھیجا تھا جنات خان کے ہاتھ ارسال کیا اور جو بندہ سورت کا جاگیہ تھی جن میں تقریباً تین تالیج نے واسطے ضبط اور جرست اور جگہ کے التماس کیا کہ مرض ہو سے تالیج میں تاریخ ماہ و کو غلعت ہوا تھا جنات کی اور علی سے سفر ہوا کہ مرض ہوا واسطے نصیحت امر اسے کابل کے ماسازی و ریمان اور کے اور تالیج خان کے واقع ہوئی تھی راجہ رمداس کو بھیجا اور زب اور غلعت اور سس ہزار روپیہ در خرچ عنایت ہوئے تاریخ جمع بن میں محل نزول پر گنہ ہاڑی میں حضرت ہنڈے خواجہ محمد حسین بندہ تھم غلعت کی پہنچی بڑا بھائی اور ساکھم تھا جنان زمانہ والد ہنگو اور میرے میں رعایت کلی پائے ہوئے تھے اور خواجہ محمد حسین جو اور غلعتوں سے کہ از رو سے اکتھا و کے فرمایا تھا مثل کجا ولی اور اشغال اس کے سفر فرما ہوا تھا اور اس سے کوئی فرزند نہیں ہوا اور کھوسے تاکہ اصلا اسکے و اثر بھی اور پونچھ میں ایک بال نہیں نکلا تا کہ اس نے میں بھی بہت فرما کرتا تھا اور مثل خواجہ میرا اور کے سمجھا جاتا تھا اور شاہنواز خان کو کہنا تھا نا ان سہ ہاڑی ہو سے واسطے عرض کرنے بعضے مہر و صلات کے روانہ کیا تھا پندرہویں ماہ مذکور کو اسے اگر ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر کیے جو کن کے رعایا میں نے بسبب جلوی عبدالرش خان کو زلفات امر کے صورت ہتری کی پیدا کی رکھی گوگ راہ سخن کی کار امر اور دولہا دونوں وہاں سے حکایت صلح کی ریمان میں لائے اور عا دل خان نے طریقہ دو تھی ای کا اختیار کر کے التماس کیا کہ اگر مہر و کن کی طرف میری رجوع ہوا یا سا کن کے بعضے حال جو حضرت اولیاء دولت سے باہر ہو سے میں بچرت و تصرف میں اولیاء دولت کے آویں و فرخو انوں نے مصلحت وقت پر نظر کر کے اس معنی کو عرض خدمت کیا اور تجویز ایک طرح کی ہوئی اور عا لخان نے فرمایا کہ نام مہر و کن اور نگہ کیا گیا خان عظم کو کہ ہمیشہ چاہئے وانا دفع زمانہ مہر و کن کا تھا اور اس خدمت کو واسطے حصول ثواب کے التماس کرتا تھا مگر وہاں کو کوئی جاگیہ ترہہ پر جلا کر مہر و کن کے دوستوں جس حضرت کا ہو سے اور پلو انسی اور ایک ہزاری ذات اور پانصد سو ہزار جہا کے کو سب جاہز ہاری ذات اور پانصد ہزار اور پانصدی سوار ہو جاوین مدت شکار کے دو مہینہ اور میں روز کیچھے میں اس باہر میں تمام روز مہر و کن شکار میں تھا جو نور و ز عالم انفریجیکے پانچ تھوڑے سے زیادہ نہیں رہے تھے بچرت لوٹ کر جو بیرون ہند لکھا باغ دہر میں محل نزول کا ہوا اور مہر و کن اور ایک جامعے نے منسوب داروں سے جو کہ حسب انکا شہر میں رہے تھے اس روز کہ اگر ملازمت کی مقرب خان نے مہر و کن سے اور کلاہ فرنگی اور کجنگ مرصع پیشکش کیے تین روز باغ مذکور میں توقف ہوا مہر و کن تالیجوں کے سفندار و فعل شہر میں ہوا اس مدت میں دو سو اترتیس راس ہرن ڈھیرہ اور تالیجوں نے نیل کالو اور دو کو اور تالیجوں نے قلع کار و کابگ و دیگر وادوں

بہاؤ شاہ کی بیان سے
اس کو غلعت زمستانی
جنگی و اول کے تین
دیانا تھا

کو مہر و کن اور غلعت
اس کے لئے کہتے ہیں کہ
بسیکے تالیج کا

ایک ہزار چار سو ستاویں مہلی شکار ہوے

دیشن کے سوال نوروز کا جلوس

جمہور کی رات سستاہ میں تاریخ مہر و کن ایک ہزار بائیس ہری مطابق فروردی شہد جلوس میں بعد گزرنے ساڑھن

گھڑی کے حضرت غیر عظیم بیچ موت سے جس محل میں کہ خانہ فیروزی و فرخی اور سکا پور گزرا گیا اور بیچ کو اوس رات کی کہ روز نو فوج
عالم فرود کا تھا ملباس جس نے بآئین تما حجب بتو ترتیب زینت پانی اور پھیلدون میں اوس روز کے اور بچرت عورت کے جلوہ نشاں تم
سوا اور اعلیٰ عیان دولت اور امرای مقرران درگاہ لیلر اور مبارکبادی بجالائے اور میں اس باغ عجب تہہ انجماس میں تمامون دیوانخانہ میں
و عام میں باہر آتا تھا اور مطالب اور خاص مدعیوں کے بیچ عرض کے پونچنے تھے اور پیشکش بندگان درگاہ کے نظر سے گذرتے
تھے اور ابلی جاکر آتند ہار گے گھوڑے عراقی اور شکاری کتے پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے نوین تاریخ ماہ مذکور کی نفس خان نے
صدیہ بہار اگر ملازمت کی اور ایک سو مہرا اور ایک سو روپیہ مذکورہ لڑائے اور ایک رسیخیر فیصل نظر لایا اور کیا رہوین تاریخ پیشتر
اعتقاد اور لہ گدا اور جہارت اور نقشہ اور دوسری اجناس سے جو کچھ کہ خوش آیا قبول ہوا انفضل خان کی پیشکش سے دس تھی سی
روز ملازمت سے گذرے اور بتایا تیہ جوین پیشکش تیرتیت خان کا بیچ نظر سے گذرے اسفقہ خان ایک مکان اگر سے میں خرید کر کے بندو زبان
بسر لیکیا اور بیستین پور پڑا اور سپہ واقع ہو میں سنائی کہ چاچر پیر حکم سعادت اور نحوست کا کرتے جن اول عورت دوسرے غلام
تیسرے مکان چوچھے گھوڑے پر واسطے جانے سعادت اور نحوست مکان کے ضابطہ قرار پایا ہو بلکہ سات محبت کے ملائے تھے
زیرین خاک سے خالی کیا وے اور بچہ و وہ خاک اوسی جگہ پر ڈالی جاوے اگر بری ہو تو وہ مکان میانہ تری سعادت میں اوس کو ہو
اوسکا حکم نحوست پر تہ اور زیادہ آوے سعدا اور مبارک ہو اور جو دھوین کو پیشکش اعتبار خان کی نظر سے گذری اور کچھ مقبول ہوا لیا گیا
منصب اعلیٰ خان کا کہ نہری اوس بیصد سوا تھا و نہری اور ایلند سوار کاہا باندھی آوے اور جو دھوین سوار نصب تیرتیت خان پر
بڑھا گئے کہ دو نہری ذات اور شہت صد و پنجاہ سوار کا ہو گیا ہوشنگ بیٹے اسلام خان نے کہ بنگالہ میں اپنے باپ کے پاس
آکر ان دونوں میں ملازمت کی کتنے ایک کو مردم گئے کہ ملک اور بکا تریب پگوار جنگ کے ہر بلکان دونوں میں یہ ولایت بھی
داخل اور صرف اوسکے میں بچہ ہراہ لیا تھا مذہب اور طریقے اوسکے سے مقدمات تحقیق ہوے ہوا چند دیوان ہن بصورت
آدمی کے دیوانات بری و جبری سے سب چیز کھاتے ہیں اور کوئی چیز اوسکے مذہب میں نہیں مینا اور سات ہر ایک کے کھاتے
ہیں اور میں اپنی کو جو دوسری مان سے جوئی تصرف میں لاتے ہیں اور صورت اولکی تصرفات سے شاہ بہر لیکن زبان انکی تہی ہر
اور اصلا ترکی سے نہیں لیتی بچہ اور بھی ایک ہاڑا ہر کہ ایک سوا اور سکا دلایت کا شہر سے ملا اور دوسرا سکا دلایت بیکے کوئی دین
دست اور وہ طریقہ کس دین سے مشابہ ہو نہیں رکھتے پہلانی سے دو لاکیش ہندوی سے مجبور ہیں دو تین روز صرف
ملازمت میں رہے فرزند خورم نے چاہا کہ میں اوسکے مکان پر جاؤں کہ پیشکش فرور نظر سے گذری التماس اوسکی قبول ہوئی
اور ایک شب روز اوسکے مکان پر توقف کیا گیا پیشکش اپنی نظر سے گذرانی جو کچھ کہ پسند ہوا قبول کیا اور باقی اوسکو دیدی دوسرے
روز مرضی خان نے پیشکش اپنے پیش کے ہر طرح چیز دن سے سامان کیا تھا اور روز صرف تک پیشکش ایک کا امر سے
بلکہ دو تین کا نظر سے گذرنا تھا و شنبہ کے دن انڈیوین تاریخ ماہ فرودی کو مجلس شرف نے ترتیب پانی اوس روز سعادت
میں بخت سلطنت پر بیٹے جلوس کر کے حکم دیا کہ تمام کھت شراب وغیرہ سے حاضر کریں کہ شخص نہ ہوش طبیعت اپنے جو کچھ چاہے
پیوے اکثر ہر دم تکب شراب کے ہوتے پیشکش حمایت خان کا اس روز گذر ایک مہر ایک ہزار تو کہ ساھ کوک علاج کے موسوم ہر دیا کا علی
انچی ایران کو سینے دیا مجلس گفت ہونی بعد رفاست کے حکم کیا کہ اسباب اور زمین کو باندھیں جو ایام فروری میں پیشکش مقرر خان
کی نے سامان پایا تھا تہر سے نفاس اور تھے خوب ہر پہنچائے تھے انشا بجا رہا اس آپ عراقی اور عربی کہ جہان زمین انکا ناھ
دوسرے زمین بیچ کاری فرنگی نظر سے گذرے نوازش خان کے منصب پر پانصد سوار اور اضا ضہ ہوے کے کہ دو نہری ذات

مجلس شرف اور جہان
مجلس شرف اور جہان
مجلس شرف اور جہان

اور سوار ہو گیا ایک ہاتھی نہیں بدن نام کہ اسلام خان نے جنگا لہ سے بھیجا تھا ماخذ ہو کہ داخل نبدان خاص ہوا تیسری تاریخ مئی
 بہشت کی خواجہ یا کابرا بد عبد اللہ خان نے گجرات سے اگر لاہر سے آئی کیسے وہ جگہ گیری ننگا گزرتی جو کہ ملازمت میں تھا بعد پندر
 کے خطاب سوار خان سے سرفرازی پائی چونکہ کچھ مہینے متوالا لشکر کشی اور اس حدود میں بھیجا تھا مقتدر خان کو اس خدمت پر
 مرتاز کر کے اور اسے منصب پرسی صدی ذات اور پچاہ سوار اضافہ کر کے ہزار و پانصدی ذات اور سی صدی پچاہ سوار کا منصب
 کر کے شخصیت کی محمد بن علی کو خریدنے جو اس پر ہم پہنچانے تھنوں میں کہ وقت کامل رکھتا تھا کچھ زور دیکھتے کیا کہ راہ
 حلق سے استنبول میں جا کر تھے اور نفاہیں ہم سہ چاکر والے سے سر کار ولت پایدار کے خریداری کر کے اس وقت میں مقرر تھا
 کہ دلی ایران کی ملازمت کر سکتے ایک خطا و سکو دیا تھا کہ ایک یادگار جھانڈا ہوا اسکے موصوالتی شہدین میں سے بھائی شاہ
 عباس سے ملا اور اسے شخص کیا کہ جنیون کی خرید کا کلمہ واسطے سرکار کے جو بچہ مبالغہ بہت کیا تو چلی بنے اس یادداشت
 کو کہ ہر ہفتی پیش کیا اور اس یادداشت میں فیروزہ خوب اور صومالیائی کافی اور بات و نقل تھی شاہ نے فرمایا کہ پڑھو پڑھو
 سے مدینہ منورہ گئی یہ اس کے واسطے میں بھیجا ہوا اس وقت کو کہ اس کے ملازموں و شناس سے تھا اختیار کر کے شش
 اپنا چھوڑ دیا کہ تھینا تیس سیر خاک رکھتا تھا اور جوہ تولد صومالیائی اور چار سس سپ عراق کہ ایک اہلق تھا اس کے حوالے کر کے
 ایک خط مشعر اور صحبت اور دوستی پیش زمینش کے لکھا پڑے جو نے خاک اور کی موصوالتی کا عذر بہت سا لکھا اور واقعی خاکے
 بہت بڑے نیکے چھینکا کون اور گین سازوں نے چاکا کہ ایک گین قابل انگشتری بنا گیا جو نہ کھلا غالباً ان دونوں میں ایسا تھا
 فیروز سے کا کہ ماہ شاہ محمد شاہ طلہا سپ میں کان سے نکلتا تھا اب نہیں ظاہر ہوا اس وقت سے کا کہ گناہ میں تخریر
 کیا تھا اور صومالیائی میں جو حکم سے ساتھ تخریر کیا ظاہر ہوا زمین معلوم کہ اطبا سے اس کے اثر میں ہوا ہر حد سے زیادہ کیا تھا یا
 بسبب کنگی کے اثر اس کا ہو گیا بعد تقدیر موافق فرار داد اطبا کے انوں میں کا تو بڑے زیادہ اس سے کہ کتنے تھے کھلا کر اور کچھ پور
 عمل کے لئے کے ملازمین روزگ محاکمات کی حالت کا کھول کا قول تھا کہ صبح سے شام تک کافی عرصہ اسکے ماخذ کیا کہ کسی
 طرح کا اثر ظاہر ہوا اور نیکسکی پانچ مرغ کی بحال خود تھی علیہ کا غد میں سفارش سلام اللہ عرب کی لکھی تھی اس وقت منصب
 اور جاگیر اسکے کو زیادہ کی اور نبدان خاص سے مع سامان عبد اللہ خان کو بھیجا اور فیصل دو سرتالیخ خان کو محرمت ہوا بارہ ہزار
 سہارہ اور عبد اللہ خان کو ساتھ ضابطہ سپ اور سپہ سپ کے سرفراز فرمایا کہ بخوارہ لوہین اور جو سابق میں واسطے خدمت جو
 گڑھ کے پانصدی ذات اور سپہ سوار اپنے منصب درازمان برابر اسکے بڑھائے گئے تھے دوبارہ وہ خدمت کامل خان کو ہوتی
 میں جو کہ کیا کہ اس اضافہ کو برقرار رکھنا منصب اسکے میں اعتبار کرین اور سرفراز خان کو کہ تہرا اور پانصدی ذات اور پانصدی ہزار
 تھا اور وہ گوارا دیا گیا بہت و ہشتہ اور سی ہشت کی مطابق بہت و ششتر بیچ الارادلی شہ معلوس اور سزا بکرا باہر انگشتر
 ہجری کے و مجلس وزن تری کی مکان میں تری میں ترتیب پائی اور قدر سے روزوں مذکور سے عموقوں اور دستخون کو
 کہ کہ من والدہ میری کے بھیجی ہوئی تھیں فرمایا ہے کہ دیا جاوے اور اسی روز ہزاری اور پانصدی مرتضیٰ خان کے بڑھایا گیا
 کہ شش ہزاری ذات اور بیچ ہزار سوار جو گیا حضور میگ غلام زان خان نے بیٹے سے بھلا عبد الازاق محمودی کے اگر ملازمت
 کی اور سوار خان بزار عبد اللہ خان نے طرقت احمد باو گجرات کے خدمت پائی دو کر بان کہ پانچ ہزار کو تیس کرانگ سے
 ایک اضافہ لایا تھا ہیشہ سامنا تھا جو جانور کہ پانچ ہر کھتا ہی بہت لاغر اور بون ہوا تا چھالانگہ بکر کیا نہایت فرور تیا تیس
 ایک کو اون میں سے کہ وہ تھی محبوب حکم سے کے مارا چار پانچ میں زہر ظاہر ہوا اور یہ معنی باعث حیرت تمام تھا ہوا

نذر ہزار دہ بکران
 بھائی سکھان آئی
 تھیں

یوز ترور کو بغیر طلحہ میں ادا ہونے سے نجات نہیں ہونا چاہیے اور اللہ بزرگوار نے ایک مدت میں تریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا کہ یہ سپین ساتھ ایک دوسرے کے جفت ہوں میں ہرگز ہرگز نہیں اور بارہ یوز ورمادہ کو باغات میں قلاوہ کا لکھو چلا وہاں بھی ساتھ ایک دوسرے کے جفت نوسلان دونوں میں ایک یوز نے قلاوہ اپنا ٹوک کر پاس ایک اودہ یوز کے جا کر جفت ہوا اور یہاں مینے کے تین بچے جنی فی انجا عجمائت سے نیا لکھا گیا جبکہ یوز سات یوز کے جمع نہیں ہوتا اور شیر بڑھ اولی سے انہیں لگا کعبہ اگر قناری کے جنت ہوا جو کہ عد دولت فیض ممد میر سے میں پشت طبیعت جانفرون جھولائی کی ادا اٹھائی گئی چنانچہ شیر اس قدر کھمکھے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوسے و میان آدمیوں کے پھرتے ہیں اور نہراوان سے آدمیوں کو بوجہ تباہی کو اور تیرہ اور رسید کی رکھتے ہیں سب اتفاق ایک شیرینی حامل ہوئی اور بعد میں مینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز نہوا کہ شیر جنگلی بعد کہ قناری کے ساتھ مادہ اپنی کے جمع ہوا جو عکبوں سے سنایا تھا کہ دو شیر کا واسطہ رہتی تاکہ کے نہایت مفید ہو چرند کو کشش کی کہ دورہ پستان اوسکی میں ظاہر ہو میر خواجہ خاطر کے ایسا پوچھا کہ شیر جانو نہ صبا ک پر اور شیر پستان ماور میں از روی محبت کے کہ بچے کے ساتھ ہوئی تیرہ بزرگ ہوئے اور چونے پتھر سے وقت پڑنے تھن اوسکے واسطہ نکلنے دووہ کے عتہہ اوسکا پلا ہوتا ہے اور شیر نیک ہونا ہے اور انہی ہزار ہی ہشت میں خواجہ تاسم بارہ خواجہ عبدالعزیز نے کہ نواہ زار دونوں نقش بند سے میں ماوراء النہر سے اکر ازات کی اور بعد روز کے بعد بارہ ہزار روپیہ طور انعام اوسکو مرحمت ہوسے اور جو کہ خواجہ جہان نے زوالی شہر میں فالینہ روز سے کی یوانی تھی بعد گذر سنے دوپہر کے روز شنبہ دو منور داد کو کشتی پورا ہو گیا وہاں دو ماہ واسطہ فالینہ کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمارے تھے دو تین گھڑی دن رہتے پوچھا کہ شب سے فالینہ میں سحر کی عیب باد تندر اور بیکر موا کا ہوا کہ غصہ اور سدا پر وہ ہر پانچ ماہ کشتی پر وہ رات لیسر کی اور کچھ روز بعد سے بھی سزنا لیند میں گذرا اور کچھ شہر کی طوت آبا افضل خان کہ مدت مدید سے الرمنیل اور زمون عرب میں گرفتار تھا دسویں تاریخ خورد او کو فوت ہو گیا جاگیر اور وطن راجکین کہ سب خدمت وکن کے تقصیر کی تھی اکر امامت خان کو عنایت کیا شیخ میر کہ ہار سنگون اور بے تعلون وقت سے ہر افاضل سبب محبت اور اظہار ہسکے طریقہ خدمت گاری اور عہد ہی کا میر سے ساتھ اختیار کیا ہے پر گند میرٹھ جو وطن اوسکا تہر قبل اس سے بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تھی ان دنوں کسی تقریب میں ذکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو میں نے تمام اس بنای خیر کھٹا پنا پیا چار ہزار روپیہ دیے کہ جا کر فوت اوسکا کہ اور ایک خرد شال خاصہ کی محبت کر کے میںے نصبت کیا اور دیوانہ عاوم خاص میں دو مجھ جوئی تریب دی گئی ہیں مجھ اول مخصوص ہر واسطہ امر اولی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہیں ہوتا ہے اور مجھ دوسرا کہ وسیع تر مجھ اول سے ہر واسطہ جمع ہندکان اور منصفیداران اور اجدایان اور اوان لوگوں کے کہ اطلاق نوکری کا اور پانچ لکے کیا جاوے قرار دیا گیا اور ہر اس مجھ کے لوگوں امیر اور تمام لوگ کہ دیو افغانہ مذکور میں آتے ہیں کٹھ سے ہوتے ہیں جو در میان مجھ اول اور شاہی کے کچھ فرق تھا وکین آریاکہ مجھ اول کو ساتھ نقرہ کے زینت دیا وے میںے فرمایا کہ مجھ کو اور اوس شروبلان کو کہ اور مجھ سے اوپر بالا خانے مجھ کے کے رکھا اور دونیل چوٹی کو کہ دو نوطت بھر وکے کے ہنر مندوں نے بنائے تھے چاندی میں جو ہر ایک بعد تمام کے عرض ہوا کہ ایک سو چوبیس ہن چاندی یوز ہن ہندوستانی کے کہ اٹھ سو اسی میں ولایت کے پتھر کی گئی اٹھ اسی زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا قوسری تاریخ ماہ تیرہ کو مظفر خان نے پٹنے سے اکر ملازمت کی بارہ مہنہ گذرا نہیں اچھ صفت چٹاؤ جلد کا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور جو ہون ماہ مذکور کو صفدر خان نے صورت ہار سے لکر ملازمت حاصل کی ایک سولہا مہنہ گذرا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور مظفر خان بیچ خدمت کے تھا ہانصد ہی فلات اور پڑھ سب اس کے

یوز ترور کو بغیر طلحہ میں ادا ہونا چاہیے اور اللہ بزرگوار نے ایک مدت میں تریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا کہ یہ سپین ساتھ ایک دوسرے کے جفت ہوں میں ہرگز ہرگز نہیں اور بارہ یوز ورمادہ کو باغات میں قلاوہ کا لکھو چلا وہاں بھی ساتھ ایک دوسرے کے جفت نوسلان دونوں میں ایک یوز نے قلاوہ اپنا ٹوک کر پاس ایک اودہ یوز کے جا کر جفت ہوا اور یہاں مینے کے تین بچے جنی فی انجا عجمائت سے نیا لکھا گیا جبکہ یوز سات یوز کے جمع نہیں ہوتا اور شیر بڑھ اولی سے انہیں لگا کعبہ اگر قناری کے جنت ہوا جو کہ عد دولت فیض ممد میر سے میں پشت طبیعت جانفرون جھولائی کی ادا اٹھائی گئی چنانچہ شیر اس قدر کھمکھے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوسے و میان آدمیوں کے پھرتے ہیں اور نہراوان سے آدمیوں کو بوجہ تباہی کو اور تیرہ اور رسید کی رکھتے ہیں سب اتفاق ایک شیرینی حامل ہوئی اور بعد میں مینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز نہوا کہ شیر جنگلی بعد کہ قناری کے ساتھ مادہ اپنی کے جمع ہوا جو عکبوں سے سنایا تھا کہ دو شیر کا واسطہ رہتی تاکہ کے نہایت مفید ہو چرند کو کشش کی کہ دورہ پستان اوسکی میں ظاہر ہو میر خواجہ خاطر کے ایسا پوچھا کہ شیر جانو نہ صبا ک پر اور شیر پستان ماور میں از روی محبت کے کہ بچے کے ساتھ ہوئی تیرہ بزرگ ہوئے اور چونے پتھر سے وقت پڑنے تھن اوسکے واسطہ نکلنے دووہ کے عتہہ اوسکا پلا ہوتا ہے اور شیر نیک ہونا ہے اور انہی ہزار ہی ہشت میں خواجہ تاسم بارہ خواجہ عبدالعزیز نے کہ نواہ زار دونوں نقش بند سے میں ماوراء النہر سے اکر ازات کی اور بعد روز کے بعد بارہ ہزار روپیہ طور انعام اوسکو مرحمت ہوسے اور جو کہ خواجہ جہان نے زوالی شہر میں فالینہ روز سے کی یوانی تھی بعد گذر سنے دوپہر کے روز شنبہ دو منور داد کو کشتی پورا ہو گیا وہاں دو ماہ واسطہ فالینہ کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمارے تھے دو تین گھڑی دن رہتے پوچھا کہ شب سے فالینہ میں سحر کی عیب باد تندر اور بیکر موا کا ہوا کہ غصہ اور سدا پر وہ ہر پانچ ماہ کشتی پر وہ رات لیسر کی اور کچھ روز بعد سے بھی سزنا لیند میں گذرا اور کچھ شہر کی طوت آبا افضل خان کہ مدت مدید سے الرمنیل اور زمون عرب میں گرفتار تھا دسویں تاریخ خورد او کو فوت ہو گیا جاگیر اور وطن راجکین کہ سب خدمت وکن کے تقصیر کی تھی اکر امامت خان کو عنایت کیا شیخ میر کہ ہار سنگون اور بے تعلون وقت سے ہر افاضل سبب محبت اور اظہار ہسکے طریقہ خدمت گاری اور عہد ہی کا میر سے ساتھ اختیار کیا ہے پر گند میرٹھ جو وطن اوسکا تہر قبل اس سے بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تھی ان دنوں کسی تقریب میں ذکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو میں نے تمام اس بنای خیر کھٹا پنا پیا چار ہزار روپیہ دیے کہ جا کر فوت اوسکا کہ اور ایک خرد شال خاصہ کی محبت کر کے میںے نصبت کیا اور دیوانہ عاوم خاص میں دو مجھ جوئی تریب دی گئی ہیں مجھ اول مخصوص ہر واسطہ امر اولی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہیں ہوتا ہے اور مجھ دوسرا کہ وسیع تر مجھ اول سے ہر واسطہ جمع ہندکان اور منصفیداران اور اجدایان اور اوان لوگوں کے کہ اطلاق نوکری کا اور پانچ لکے کیا جاوے قرار دیا گیا اور ہر اس مجھ کے لوگوں امیر اور تمام لوگ کہ دیو افغانہ مذکور میں آتے ہیں کٹھ سے ہوتے ہیں جو در میان مجھ اول اور شاہی کے کچھ فرق تھا وکین آریاکہ مجھ اول کو ساتھ نقرہ کے زینت دیا وے میںے فرمایا کہ مجھ کو اور اوس شروبلان کو کہ اور مجھ سے اوپر بالا خانے مجھ کے کے رکھا اور دونیل چوٹی کو کہ دو نوطت بھر وکے کے ہنر مندوں نے بنائے تھے چاندی میں جو ہر ایک بعد تمام کے عرض ہوا کہ ایک سو چوبیس ہن چاندی یوز ہن ہندوستانی کے کہ اٹھ سو اسی میں ولایت کے پتھر کی گئی اٹھ اسی زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا قوسری تاریخ ماہ تیرہ کو مظفر خان نے پٹنے سے اکر ملازمت کی بارہ مہنہ گذرا نہیں اچھ صفت چٹاؤ جلد کا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور جو ہون ماہ مذکور کو صفدر خان نے صورت ہار سے لکر ملازمت حاصل کی ایک سولہا مہنہ گذرا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور مظفر خان بیچ خدمت کے تھا ہانصد ہی فلات اور پڑھ سب اس کے

یوز ترور کو بغیر طلحہ میں ادا ہونا چاہیے اور اللہ بزرگوار نے ایک مدت میں تریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا کہ یہ سپین ساتھ ایک دوسرے کے جفت ہوں میں ہرگز ہرگز نہیں اور بارہ یوز ورمادہ کو باغات میں قلاوہ کا لکھو چلا وہاں بھی ساتھ ایک دوسرے کے جفت نوسلان دونوں میں ایک یوز نے قلاوہ اپنا ٹوک کر پاس ایک اودہ یوز کے جا کر جفت ہوا اور یہاں مینے کے تین بچے جنی فی انجا عجمائت سے نیا لکھا گیا جبکہ یوز سات یوز کے جمع نہیں ہوتا اور شیر بڑھ اولی سے انہیں لگا کعبہ اگر قناری کے جنت ہوا جو کہ عد دولت فیض ممد میر سے میں پشت طبیعت جانفرون جھولائی کی ادا اٹھائی گئی چنانچہ شیر اس قدر کھمکھے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوسے و میان آدمیوں کے پھرتے ہیں اور نہراوان سے آدمیوں کو بوجہ تباہی کو اور تیرہ اور رسید کی رکھتے ہیں سب اتفاق ایک شیرینی حامل ہوئی اور بعد میں مینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز نہوا کہ شیر جنگلی بعد کہ قناری کے ساتھ مادہ اپنی کے جمع ہوا جو عکبوں سے سنایا تھا کہ دو شیر کا واسطہ رہتی تاکہ کے نہایت مفید ہو چرند کو کشش کی کہ دورہ پستان اوسکی میں ظاہر ہو میر خواجہ خاطر کے ایسا پوچھا کہ شیر جانو نہ صبا ک پر اور شیر پستان ماور میں از روی محبت کے کہ بچے کے ساتھ ہوئی تیرہ بزرگ ہوئے اور چونے پتھر سے وقت پڑنے تھن اوسکے واسطہ نکلنے دووہ کے عتہہ اوسکا پلا ہوتا ہے اور شیر نیک ہونا ہے اور انہی ہزار ہی ہشت میں خواجہ تاسم بارہ خواجہ عبدالعزیز نے کہ نواہ زار دونوں نقش بند سے میں ماوراء النہر سے اکر ازات کی اور بعد روز کے بعد بارہ ہزار روپیہ طور انعام اوسکو مرحمت ہوسے اور جو کہ خواجہ جہان نے زوالی شہر میں فالینہ روز سے کی یوانی تھی بعد گذر سنے دوپہر کے روز شنبہ دو منور داد کو کشتی پورا ہو گیا وہاں دو ماہ واسطہ فالینہ کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمارے تھے دو تین گھڑی دن رہتے پوچھا کہ شب سے فالینہ میں سحر کی عیب باد تندر اور بیکر موا کا ہوا کہ غصہ اور سدا پر وہ ہر پانچ ماہ کشتی پر وہ رات لیسر کی اور کچھ روز بعد سے بھی سزنا لیند میں گذرا اور کچھ شہر کی طوت آبا افضل خان کہ مدت مدید سے الرمنیل اور زمون عرب میں گرفتار تھا دسویں تاریخ خورد او کو فوت ہو گیا جاگیر اور وطن راجکین کہ سب خدمت وکن کے تقصیر کی تھی اکر امامت خان کو عنایت کیا شیخ میر کہ ہار سنگون اور بے تعلون وقت سے ہر افاضل سبب محبت اور اظہار ہسکے طریقہ خدمت گاری اور عہد ہی کا میر سے ساتھ اختیار کیا ہے پر گند میرٹھ جو وطن اوسکا تہر قبل اس سے بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تھی ان دنوں کسی تقریب میں ذکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو میں نے تمام اس بنای خیر کھٹا پنا پیا چار ہزار روپیہ دیے کہ جا کر فوت اوسکا کہ اور ایک خرد شال خاصہ کی محبت کر کے میںے نصبت کیا اور دیوانہ عاوم خاص میں دو مجھ جوئی تریب دی گئی ہیں مجھ اول مخصوص ہر واسطہ امر اولی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہیں ہوتا ہے اور مجھ دوسرا کہ وسیع تر مجھ اول سے ہر واسطہ جمع ہندکان اور منصفیداران اور اجدایان اور اوان لوگوں کے کہ اطلاق نوکری کا اور پانچ لکے کیا جاوے قرار دیا گیا اور ہر اس مجھ کے لوگوں امیر اور تمام لوگ کہ دیو افغانہ مذکور میں آتے ہیں کٹھ سے ہوتے ہیں جو در میان مجھ اول اور شاہی کے کچھ فرق تھا وکین آریاکہ مجھ اول کو ساتھ نقرہ کے زینت دیا وے میںے فرمایا کہ مجھ کو اور اوس شروبلان کو کہ اور مجھ سے اوپر بالا خانے مجھ کے کے رکھا اور دونیل چوٹی کو کہ دو نوطت بھر وکے کے ہنر مندوں نے بنائے تھے چاندی میں جو ہر ایک بعد تمام کے عرض ہوا کہ ایک سو چوبیس ہن چاندی یوز ہن ہندوستانی کے کہ اٹھ سو اسی میں ولایت کے پتھر کی گئی اٹھ اسی زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا قوسری تاریخ ماہ تیرہ کو مظفر خان نے پٹنے سے اکر ملازمت کی بارہ مہنہ گذرا نہیں اچھ صفت چٹاؤ جلد کا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور جو ہون ماہ مذکور کو صفدر خان نے صورت ہار سے لکر ملازمت حاصل کی ایک سولہا مہنہ گذرا اور دو محل مرصع پوشیش کیے اور مظفر خان بیچ خدمت کے تھا ہانصد ہی فلات اور پڑھ سب اس کے

تاریخ احمد شاہ

راکی کاوان و بیرون کا پور

سورہ صافات اور ان کی

کے ہمارے علم عنایت فرمایا اور شاہل خاصہ دیکر خصمت پیشہ کو کیا یقین جانتا تھا کہ دیوانہ کتا جس طرح نوری کو کاٹے مہ جاتا ہے غالباً یہی
 اور ہوا تھی کہ گنج نہیں ہو گئے میرے عمدہ دولت میں لیا واقع ہو اگر ایک رات ایک گتے دیوانے نے بیچ جگہ بندھے ایک نیک نسل سہ
 کے کہ کچھ نام تھا اور یوں میں ایک مادہ فیل کے کہ ہمہ اوفیل خاصہ کے تھی کاٹ کھلایا وقتاً فیل مادہ کو رجائی جن فیلیان و ڈرک
 نزدیک ہوئے بچے لنگ دیوانہ بھاگ کر ایک زومہ زار میں کہ حوالی اس کے میں واقع گھس گیا اور بعد توڑی دیر کے ٹھکر قریب
 فیلیان سہ کے پونچھا اور ہاتھ اوسکا کاٹا فیل نے اوسکو مار ڈالا جو مدت ایک ماہ پانچ روز کی گذری ایک روز کہ ہوا اڑنا کہ تھی شور و
 کا گوش مادہ فیل کے چرنے میں مشغول تھی ہو پونچھا کیلکرا کی فریاد کی اور لرزہ اور لرزہ اعضا کے طاری ہوا کا پڑی اور زمین پر گڑ پڑی اور
 پھر اٹھکرات اور فنگ اس حال سے کہ پانی منہ سے جاری تھا اور ناگاہ فریاد کرتی تھی اور بے آرامی تمام رکھتی تھی فیلیان چہ چہ
 در پڑی علاج کے ہوئے نفع نہ ہنشا آٹھویں روز گڑ پڑی اور مر گئی بعد گذرنے ایک مہینے کے فیل کلان کو کنا رے پانی کے بھگل کیط
 لے پاتھ تھے بطریق اول اور بعد ظاہر ہوا فیل نہ کو صیرن تھی میں یکبارگی کنا پ کر زمین پر بیٹھ گیا فیلیان اوسکو بجز رحمت و شفقت اور پ
 مقام کے لائے بعد اوسی مدت کے اوس مادہ فیل کیطخ یہ ہا تھی بھی تصدق ہوا اس مقدمے کے واقع ہونے سے حیرت
 حاصل ہوئی اہمیت جانی حیرت پر کھڑا تیار جانور باوجود اس کلانی اور تومی پہلی اور ترکیب کے ادنی حرارت میں کہ ایک حیوان
 ضعیف سے اوسکو پونچھی اور اہم قدر موثر ہوئی جو جان خان نے مکر حسب استدعا شاہ نواز خان پسر اپنے کو نصرت کیا تھا بتاریخ
 باہر میں ہزاروں سپہ ظلمت دیکر سینے طرت وکن کے نصرت کیا اور بے توبہ تجزی کو کہ منصب اوسکا صدر و غیا جی تھا سبب ایک
 ترود کے کہ اوس سے واقع میں آیا تھا ساتھ منصب ہزاروں ہندسی ذات اور ہزاروں سوار کے سرفراز کر کے بختاب غالی کے اوسکو
 سینے سر لہ کیا اور علی ہی کراست ہوا گروہ ہنود نے اوپر چار قسم کے قرار پایا پھر اور ہر ایک اوپر طریق اور
 آئین خاص کے عمل کرتا ہوا اور ہر سپہن ایک روز معین رکھتے ہیں اول طریقہ جبرین یعنی پونچانے والے اسد تقالے
 جاشانہ کے اور طریقہ اور کا چھہ چیز سے جو عمل سکھنا اور دو مہون کو تربیت کرنا اور آتش پونچا اور آٹھ مہون کو ولالت طرت
 آتش پستی کے کرنا اور کچھ معتاد ہون کو دینا اور کچھ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین پور اور روز ورتہ آخر ماہ ساون کا پھر کہ
 دو مہر آئینہ برسات کا پھر شرح اس روز کو مبارک جانکر عابدن کے اوپر کناہ دریا و اتلاب کے جاتے ہیں اور طرح طرح کے افسون
 پڑھ کر اور پرسیوں اور ڈورون زمین کے چھونکتے ہیں اور دو مہر روز کہ مہادون شروع سال کا پور اون رسامی افسون و وسیہ کو
 لاجہ اور بزرگان عبادت ہتھے ہیں اور لشکون جانتے ہیں اور اوسکو لکھی گتے ہیں یعنی کھدشت یہ دن ماہ تیر میں کہ آفتاب جانتا
 بیج مہر طان میں واقع ہوا اور طائفہ دو مہر اچھتری پھر کہ ساتھ کھتری کے معروف و مشہور تہو اور مہر اچھتری
 سے ایک طائفہ پور کہ قتلومون کو شرفالون سے محفوظ کر گتے ہیں آئین اس طائفہ کے تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ خود دل پڑھنا
 اور دوسروں کو تعلیم کرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پستی کرنا اور طرت پرتش کے اور دین کے سنہون ہونا اور تیسرے یہ کہ خود
 معتاد ہون کو دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھ نہ لینا روز اس طائفے کا بیچے اور دوسمیں پور اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اور پرتش
 کے کھینچنا گتے نزدیک مبارک پورا اور پانچ دن کے اوسکو ساتھ خدائی کے پوجتے ہیں اس روز لشکر کشی کر کے اونچھم اپنے کے
 ظفر پائی تھی اس روز کو معتاد جانتے ہیں اور ہا تھی گھوڑوں کی اکر لپس کر کے پرتش کرتے ہیں اور ہر روز ہر سینے شہر پور کے
 میں کہ آفتاب برج سنبلین پور واقع ہوا آٹھ مہون اور فیلیان وغیرہ کو انعام دیتے ہیں طائفہ سہرا آئین پور اور یہ
 جماعت ان دونوں طائفوں کی کو ڈر کر کنا گتہ از افسرت کرتی پور زرعیت اور شریف و فرحت اور ہوا اور سو سے شغل پکا مقرر ہے

اس طائفہ کا بھی ایک روز زمین پر کراہو سکھو دیوالی کہتے ہیں اور یہ روز بیچ ماہ مہر کے لکھنؤ میں واقع ہوتا ہے
 بھائی سونین تاریخ ماہنامہ قمری کی ہر ایک رات کو اس روز چرخ روشن کرنے ہیں اور دو سو ستون اور عزیزوں کو جمع کر کے ہنگامہ نمازی باہری
 گاگر کر کے ہیں جو طائفہ اس طائفہ کی اور سو دو سو واو کے ہواؤ قدم لینیوں کو اس روز شگون سمجھتے ہیں

طائفہ جو تھا شور و ہوا

یہ گروہ شہادت شکوہ کترین طائفہ ہنود سے ہے سبکی خدمت کرتے ہیں اور ان چیزوں سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہوں ہیں
 نہیں کہتے روز ان کا ہولی ہی اعتقاد ان کے روز اخیر سال کا ہر چ روز بیچ مینے اسناد کے کہ تیرے عظیم برج حوت میں منزل
 رکھتا ہوا واقع ہوتا ہے رات اس دن کے آتش کو چوں اور بازاروں میں روشن کرتے ہیں اور چون ہوتا ہے ہوا کو ایک پہنک
 خاکسترو وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اڑاتے ہیں اور ایک شور و غوغا بلند کرتے ہیں اور بعد اسکے نما دھو کر پوٹا شاک پیتے ہیں
 اور اسے سیر یاغات اور صرا کے جاتے ہیں جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہے کہ مردہ اپنے کو جلاتے ہیں آگ جلاتا اس رات کو شب
 آخر سال گذشتہ کی ہر گناہ دوس سے ہے کہ سال گذشتہ کو بندہ مردہ کے ہر جلاتے ہیں میرے والد بزرگوار کے زمانے میں
 امر راجہ اور دیگر طوائف تہلیل اور نئے کے رسم راجھی کی بجائے لالے کہ لعل اور مردار یا دیگر گناہ سے مرصع ہوا گر ان بہاڑتوں
 میں چوکر اور دست مہارک انکے کے باندھتے آتھے کئی برس تک معمول اس رسم کا ہوا جو مختلف حد سے زیادہ گزرا یہ معنی اوپر
 طبیعت اور نکی کے گران آیتس فرمایا اور برہمن ہاتھ لای ہنگون کے رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ آکا ہر باندھتے تھے سینے بھی اس
 سال میں اوپر طائفہ پسنیدہ او نئے کے عمل کر کے فرمایا کہ امر راجہ اور اعیان اس طائفہ کے راجھی اوپر ہاتھ میرے کے
 نہ باندھیں ہر روز راجھی کے کہ فون تاریخ امر واو کھی پھر وہی امر کہ قائم ہوا اور دوسروں نے براہ تقلید کے جا کر ہاتھ اس قسم سے
 باز کر لگا اسی شان کو قبول کیا تو میں فرمایا کہ ساتھ اوسی ضابطہ قدیم کے برہمن ابریشم اور رشتہ باندھتے ہیں اس وجہ سے طائفہ
 عیس حضرت عرش شامیائی کا واقع ہوا اور اس ایک قاعدوں سے ہے کہ معمول ہندستان کا ہر سال میں روز ہفتا ہر چہرہ
 اپنے کے طعام اور لہما جو شہور وغیرہ باندہ حالت قدرت اپنے کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتے ہیں
 اور مجلس کبھی ایک ہفتہ تک کھینچتے ہیں آج بابا خورم کو سینے بھیجا کہ اوپر روضہ متبرکہ اون کے کے جا کر مجلس جمع کرے
 اور وہ چہار روپید دس آدمیوں کو بندگان معتبر سے دیئے گئے کہ نقد اور باب احتیاج کو تقسیم کریں پندرہویں ماہ امر واو
 کو پیشکش اسلام خان کا نظر سے گزرا اٹھائیس ہاتھی اور چالیس اس گھوڑے اوس زمین کے کہ ٹانگن جو بان کے مشہور
 ہیں اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانچ سو پانچ لاکھ نفیس ستار گانے بھیجے تھے جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمع صلحوں کا چھ مہینے سرحدوں کا
 بیچ عرض کے ہونچتا رہے اور واقعہ نوئیس درگاہ سے اوپچاس خدمت کے تھیں ہوسے اور یہ امر ایک ضابطہ ہوا ان میں سے
 کہ پندرہ روزا میرے نے مقرر کیے ہیں اور میں بھی موافق اسکے عمل کرتا ہوں اور اس ضمن میں فوائد کئی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتے
 ہیں اور اطلاع اوپر دوسرے حالوں عالم اور عالیوں کے ہونچتی ہے اگر فوائد اسکے مرقوم ہوں ہیں عبارت طول ہو جاوے
 ان دونوں وقائع نوئیس لاکھ ہونے لگھا تھا کہ ماہ تیر کے اخیر میں دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کو اس پر واقع ہے کہ ہیں ہجرت
 گرجی کا ہوا نیچے ساتھ ایک درخت کے پناہ لگیئے مہاران اوسکے ہوا اور ایک بگولہ لایا اور وہ ہوا جو اس جماعت کو ہونچتی لڑتے
 میں اگر نو آدمی نیچے اوس درخت کے مر گئے اعلیٰ ایک شخص زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بجا رہا اور بعد مدت اور اذیت بہت
 کھت پائی اور وہ جانور کو ہر درخت مذکور کے گھونسلہ رکھتے تھے زمین پر کر کے مر گئے اور اس طرح میں ہوانے اس قدر

یہ لکھنؤ میں واقع ہے

یہ لکھنؤ میں واقع ہے

خرانی پیدا کی کہ جانور بھی کشت زاروں پر آکر گر کر تے تھے اور نبرے میں لوٹ لوٹ کر مرتے تھے جملایہ کہ جانور بیت ہلاک ہوئے
 بروز پنجشنبہ ۳۱ مارچ اور کی سچ کے بارادہ شکار کشتی پر سوار ہو سکے طرف موضع سمونگہ کہ ایک شکار گاہ مقصد میں گیا اور خان عالم
 کو مصیبت چھینے عزت اور ہمراہی الچی بادشاہ ایران کے بلایا تھا تھیسی تاریخ شہر ہوئی کہ یہاں پر پونجا ایک سو معہ نذکر کی جو کہ سمونگہ نامہ تیار
 کی جاگیر میں مقرر تھا اوستے ایک مکان پر تکلف اور پرکنارے دیا کے بنایا تھا خوش آہوا اور ایک باغی اوساب انگشتری نگین زمرود
 کی شوکیش کی وہ قبول اہل چوٹی شہر ہوئی تک شغول سیر و شکار ہا اس چند روز میں چیل گرفت لاس آہو نر مادہ اور دوسرے جانور
 شکار ہوئے اس عرصے میں دلاور خان نے ایک قطعہ اعلیٰ شیکش بھیجا تھا مقبول ہوا شمشیر خاصہ واسطے اسلام خان کے بھیجی
 اور منصب حسین علی ترکمان کے کہ ہزاری ذوات اور ہفتصد سوار کا تھا پانصدی ذوات اور ایک سو سوار زیادہ ہوئے آخر بائی روز
 پنجشنبہ ۱۴ ماہ مذکور کو نزل مرہم زمانی میں وزش تھی گیا گیا آپکو ساتھ فلانات اور دوسری چیزوں بہتوں کو لے کر اس برس میں میرا
 چیل چار سال تھی پورا ہوا اسی روز یادگار علی الچی ایران اور رضا لوم کہ اس جانب ہمارے اوسکے معین ہوا تھا مخلص ہوسے یادگار علی
 کو آپ بازمین مصعب اور کمر شمشیر مصعب اور چار قب طلاء دوزی و کھنی با پروینہ اور تیس ہزار روپیہ نقد محنت ہوسے کہ کل چالیس ہزار
 روپیہ ہوئے اور خان لوم کو کسبہ و مصعب با پھول کٹارہ کہ علاقہ سردارید سے رکھتا تھا شرفقت کیا ۲۴ ماہ مذکور کو واسطے زیارت کو
 مقدسہ منورہ والد زنگور کے رہشت آوا کو فیصل سوارہ میں متوجہ ہو پنج ہزار روپیہ لوٹائے گئے اور پنج ہزار روپیہ خاں جہان کو
 دیا کہ نقد کو لقب پیر کے اور بعد نماز مغرب کے کشتی پر سوار ہو کر متوجہ طرف شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کانراے جہا کے
 واقع تھا میں اوترا اور شلک اوس مکان میں فیروز دوسرے روز تک بس کی اور پیشیا اوسکی سے خوش آہوا قبول فرما کر متوجہ دوتھا
 کا ہوا اسکان اعتماد خان کا بھی اور پرکنارے آب جہا کے تھا سب التماس اوسکے سات موم محل کے اوترا کر منازل اوسکی کو
 کہ نوسانت تھی سیر کی اہم جاے مطبوع و در کسپ بھی بہت خوش آیا اور صفحہ لائق کہ آئینہ اور جواہرات اور قسام اجناس سے
 جمع کیے تھے سب نظر اشرف سے گذرے اکثر پند خاطر مومے قریب شام کے داخل دولت خاں مبارک میں ہوا جو کہ چہرہ
 اور اختر شاسون نے بجلی رات سات نیک واسطے جانے اجیر کے اختیار کی تھی دو گھنٹی رات گئے و شنبہ دوسری شنبان کو
 مطابق ۲۲ شہر پور کے سات فیروزی اور قبائل کے بارادہ اجیر اور اختلاف اگر سے باہر آیا اور اس عزیمت میں دو چیزیں منظور
 خاطر تھیں اول زیارت روضہ منورہ خواہر حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتوں موج اکی سے کشا شیشی ج عنین داس و دو مان والا کو چینی
 ہیں اور بعد جلوس کے زیارت مقصد بزرگوار انکی کی میسر نہیں ہوئی تھی اور دوسرے دفع کرانا اسرنگھ کھنور کا کہ زینداروں
 اور راجوں متہر ہندستان سے ہوا اور سروری اور سوار کی اوسکی اور باپ دادوں اوسکے کی تمام راجہ باپ اس ولایت کی قبول
 رکھتے ہیں اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست ہر خاندان اوسکے کے ہوا اور مدت دراز حد دو مشرق میں کہ پورب روہ پور
 حکومت کی ہوا اس ایام میں سات خطاب راجگی کے مشہور ہوئے ہیں بعد اوسکے ہر وزیرین دکن میں آئے ہیں اور بیشتر
 ولایت وہاں کی قسمت میں لائے ہیں بجا سے راجہ کے لقب رانا اور راول کا ہر دو اسم کا کیا ہوئیں اوس سے
 کہوستان حیات میں آئے اور رفتہ رفتہ قلمہ چھپر میں قسمت کیا اور اوس روز سے آج تک کہ آٹھواں سال جلوس میرے
 سے ہر ایک ہزار چار سو کھتریس ہوسے ہیں چھپہ میں آدمی دوسرے اس طالب سے کہ مدت حکومت اٹنے کی ایک ہزار روپے
 ہوسے لاول خطاب رکھتے ہیں اور اول اول سے کہ مننے پہلے سات راول کے ہتھیار پایا ہر رانا اسرنگھ تک کہ آج کے
 دن رانا چوہدری کوشش نذر ہیں کہ عرصہ چار سو آٹھ سال سے سروری کرتے ہیں اور اس مدت مدید میں کسی بادشاہ کے

بجلاور دکانی
 جہاں چہرہ

نہا دوسرا
 تریبہ

بادشاہوں چند سے اطاعت نہیں کی اور اکثر اوقات تمام سرکشی اور غمناکی میں جہاں اور محمد سلطنت حضرت علیؓ جہاں فرودوس
 مکانی میں اناسکا کافی تمام راجوں اور ولایتوں اور زمینداروں اس ولایت کو منج کر کے ساتھ ایک لاکھ سو تیرا سو اور کئی لاکھ سپاہ
 کے حوالیہ میں نصف جنگ کی اور مدد باری تعالیٰ اور باری رحمت سے لشکر ظفر شرا سلام نے افواج کفر قتل کیا اور شکست منیعین
 اور احوال اس کے راہ پائی تفسیر اس جنگ کی تو تاریخ معتبرہ مخصوص واقعات میں کہ قصیدات حضرت فرودوس مکانی سے جو مذکور
 اور وسط طور ہی والد بزرگوار میرے سے کہم تو فرودوس اور کجا جاسے فیوض نامتو ہی کا ہو جو بیچ و بیچ کرنے ان سرکشوں کے بہت کوششیں
 کیں اور کئی بار لشکر اور پسر اورنگ کے تمیز کیا اور سال دو اندوہ میں جلوس اپنے سے واسطے تسخیر کرنے تلخہ بیچوہ کے کہ کھل تر
 تلوہن مستر رہ عمرہ عالم سے ہوا اور تباہ ویرا باؤ کرنے ملک رانا کو غزیت کی اور قلعہ مذکور کا بعد اس کے کہ چار مہینے دس ہونے
 ہی بصرہ کیا اور ساتھ جان تارون پر رانا امر سنگ کے جنگ و جدال کر کے از رو سے قدرت اور قوت تمام کے لیا اور
 قلعہ کو خراب کر کے لوٹے اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ کا روپہ او سکے ننگ کر کے ایسا چاہتی تھی کہ گرفتار او سے یا خراب اور آوارہ
 ہو سے تقارن او سکے ایک امر ایسا واقع ہوتا تھا کہ میر جہاں تھی یہاں تک کہ آخر صد میں گیدن خود دولت واسطے خستہ ملک کن کے
 متوجہ ہو سے اور جنگوں سات لشکر عظیم اور سرداروں صاحب تظلم کے اوپر رانا کے بھیجا جب اتفاق یہ دونوں کام ہو واسطہ چہرہ سے
 کہ ذکر او سکاطول و طولیل بصورت پذیر نیو سے جب زمانہ خلافت کا چھو ہونچا اور یہ مہم اور یہ میری تھی بیچے جلوس کے ایک اول
 لشکر کہ حد و حد مالک میں بھیجا سینے ہی لشکر تھا فرزند پرین کو سردار کر کے مع ارکان دولت کہ زینت حاضر تھے ساتھ اس خدمت
 مقرر کیا اور خزانہ سمورا اور تو بیچانہ مہم ہوا کہ رے روانہ کیا جو کہ تقدیر الہی سے ہر کام اور ہر وقت کے موقوف ہوا اس نیک
 تفسیر ہا حقیقت خسرو کا وقوع میں آیا چھو ضرورت تعاقب او سکاطول جناب کے کرتا تھا اور ولایت اور پایتخت کی بیچ دار آسمان آنگرہ
 کے تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ وزیر بلا تفسیر امرار لوٹ کر واسطے محافظت آگرہ اور حوالیہ وحاشیہ اس کے قیام تک
 مجا اس واقع بھی مہم رانا کی حسب دلخواہ منویٰ جو ساتھ حفاظت الہی کے شرف و فساد خسرو سے اہل ایمان تسلی حاصل ہوا اور پھر آگرہ سے
 محل ہندوئی ریاات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ بسر کردگی حمایت خان و عبدالعہ خان و دیگر روسا کے کعبت کی گئی اور وہی
 تاریخ سے وقت لوٹنے ریاات عالیات کے طرف اجمیر کے ولایات او سکی پائمال عسکر فیروزی تاشیکہ تھے انتہا اس مہم کی
 صورت پسندیدہ ظاہر کرتے تھے تب سینے سوچا کہ آگر سے میں کچھ کام نہیں ہوا اور یہ مہم نہیں میرے تمام نہو گی بیچ ساعت
 مقرر کے قلعہ آگرہ سے باہر آکر بلخ و ہر میں منزل واقع ہوئی دوسرے دن میں دوسرے نے صورت دکھائی بدستور عمل کیوے
 اور فی الحال آستہ ہو کر نگر سے گذرے جو دوبارہ والدہ اور ہنشین و خسرو کے نے عرض کیا کہ اب وہ اپنے کاموں سے نامدار
 پیشان ہر وقت عطف اور شفقت پوری نے جو شام رات تب ہی سے او سکولایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطے سلام کے آمد و رفت
 رکھے بلخ مذکور میں آٹھ دن مقام جو سے اٹھائیں سوین کو خبر ہو چکی کہ راجہ راجہ اس نے کہ نگش اور حد و کابل میں ہر ہر ایلی خان
 کے خدمت کرتا تھا اوقات پائی غزہ ماہ میں بلخ سے کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطے نگہبان دار اسطنت آگرہ و محافظت خزانہ
 و محلوں کے نصرت فرمایا اور فیصل اور نقل خاصہ او سکومرمت ہوا دوسری ماہ مہر کو خبر ہو چکی کہ راجہ باسو نے تھا نہ شاہ آباد میں کہ صبر
 ولایت امری مقہور سے ہر وقت پائی و سٹوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ حال ساتھ امن آباد کے موسم ہوا منزل ہوئی اور
 پہلے یہ حال بیچ جاگہ روپ خواص کے مقرر تھے پھر ساتھ لڑکے حمایت خان و موسم بامان اللہ کے مرمت کیے گئے کہ او سکے نام
 کے کیے جا میں گیارہ ہون دن میں بھی ہر میں مقام ہوا چھو شکار کہ موجود تھی طبیعت نامل شکار جو سے ہر روز واسطے شکار کے سوا

لشکر کا جو یہ تھی
 اور اس وقت تک

موت چنانچہ اس چند مدت میں یکھند و پنجاہ دہشت آہو نہ ماہ اور تمام جانوران شکار ہوئے پچیسویں ماہ مذکور کو امن آباد سے کوچ ہوا
 ایک سو ن ماہ کو سلطان آٹھویں ماہ رمضان کو خواجہ ابو الحسن نے کہ برہان پور سے طلب کیا گیا تھا ملاکات کر کے سپاس فرمادے
 اور چند ماہ مرصع آلات اور ایک زنجیر نفل کہ اور سکود اہل فیضان خاصہ کیا پیشکش گذرا دی نو سہری تہبان مطایق و سہویں
 رمضان کو خیر فرقت تلخ خان کی پوجی اتسی برس کی عمر میں جان بحق تسلیم کی پر شاہ درمیں واسطے خدمت و دفع کرنے افتخاروں پچیسویں
 کے مقیم تھا منصب آؤ سا چلے ہزاری فرات اور پانچواں سوار کا تھا مرتضیٰ خان دکنی کہ طرہ پور باری میں کہ اصطلاح و کتیاں ایک کنگلی
 مشہور اور نزدیک مغلوں کے شمشیر بازی پر نظیر و بے مثل تھا چندت آگے میں او کے ساتھ اس ورزش پر متوجہ ہوا اس فتنہ
 میں او سکھ خطاب و ورزش خانی محبت ہوا اور جو قاعدہ میرا تھا کہ راقون کو اور باب آفتاق اور درویش نظر سے گذر کر میں ہاتھ سے
 حال ہر ایک کے ڈاکڑ زمین زور نقد اور پوشش عطا کروں درمیان اون آدیوں کے ایک شخص نے جاگتے نام کو ساتھ اس علم
 اللہ اکبر کے حساب ابو میں مطایق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھ نفاذ و لشکون کے خوب لیکر ساتھ مناسب او کے کے
 زمین واسطے زور نقد و خلعت کراست کیا زور و شنہ پانچویں شوال مطایق پچیسویں آبان کو ک ساعت داخل ہونے جسے کہ قریبا
 تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار تھا ہر ایک کو س پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ چوستان تھر
 ہو سے کہ سالین کو زور دیتے ہوئے پلین جاگھری دن چڑھے داخل شہر و آبادی ہوا پانچویں ساعت کو شرف زیارت روضہ
 مستبر کی نصیب ہوئی بعد از ان طرقت دولت خانہ ہیون کے متوجہ ہوا اور دوسروں تکم و پاک تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خود
 شہری اور گذری نظر سے گذر کر مور و عطیات و بخشش بیایات کی ہو میں ساتویں آذر کو بقصد سیر شکار آلاب ہیکر کہ سب ہونو کا متوجہ ہوا اور
 شکار مرغابی وغیرہ کے پھرا ہیکر کہ دہرے بہت میں نجاہ او کے را نا شکر نے کہ عمر می مقبور کا پتو اور میرے یہاں اس کے
 عطیہ سے ہوا سے ایک مندر لاکھ روپیہ صرف کر کے بنایا ہوا و میں ہا یک صورت سنگ سیلا سے تراشی ہوئی کہ سردار سا شل سر
 حوک اور جسم مانند آدمی کے دیکھنے میں آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسی صورت میں ظہور فرمایا میں نے
 اوس صورت کو توڑا کہ تالاب نہ کو میں ڈلوادی اور قلم کو ہیکر گندہ سفید نظر آیا اور حال اسکا دریافت کیا گیا یہاں ایک جوگ نے
 کہ فر و شرک پھیلا یا جوگی مذکور کو خارج کر کے بہت پرستش اس کے کا توڑ و دیالوگون نے کہا کہ عمق تالاب کی انتہا میں معلوم کروایا
 باز گئے عمیق زیادہ نہیں ہی اور دور اسکا ڈیڑھ کوس کا اوسی وقت شکار شیرینی کا کر کے لوٹ آیا اور گوشت شکار نیاں کا و کافق کو
 تقسیم کروایا اور زور وغیرہ محبت ہوا اور خبر پوجی کہ فرہنگیوں نے چاہا زور صورت بندر کے درہم ہر ہم کر کے مال و مستاع اسکا لوٹ لیا یہ امر
 او پر دل کے ناگوار معلوم ہوا متبر خان کو کہ بند مذکور اسکے حوالے تھا بھلائے خلعت فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت
 کو یوسف خان اور بہادر الملک سے صوبہ دکن میں فہر ہوئی تھی اس واسطے نشان اونکو عنایت ہو سے اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس
 مقصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سراجا مہم رانا مقبور کا تھا اسیلے دل میں آیا کہ میں یہاں ٹھہرون اور فرزند بابا
 خورم کو اوس طرف روانہ کر دین تب ایک خلعت معرفت و درواید کہ لائق شان شاہان ہوں فرزند مذکور کو عطا کر کے ساتھ بارہ ہزار
 سو اجرا و ارفان جان نثار کے اور خلعت فرخورد و صلہ ہر افسر وغیرہ کے و دیگر فرصت کیا اور فدائی خان بخشی اشکر مذکور کا ہوا آدمی
 ساحت صفدر خان واسطے حکومت کشمیر کے خلعت وغیرہ ہا کر روانہ ہوا اور ابو الحسن خان کو بخشی کل کر کے خلعت دیا اور ایک
 دیگر گلان اکبر آباد سے طیار کروا کے رنجہ بہتر خواجہ صاحب میں لاکر چڑھوائی اور طعام واسطے مساکین اور فقرا کے کھلو کر
 زور نقد وغیرہ و دیگر فرصت کیا اور پانچواں آدمی اوس ویک سے مکہ میر ہو سے اسلام خان حاکم بنگال نے ان دنوں میں ساتھ منصب

داخل ہوا

شاہانہ ہون کا رانا

شش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ کہم خان پیر عطر خان کے علم مرت ہو اور شوبن محرم کو میرے نرکا کہتا
 ہوا ہر گنا میں اور میں دن میں لوٹ کر داخل شہر ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جان اور کہ عیسیٰ اوسکی واسطے حفاظت اور حرمت اگر وہ اور
 فوجی اوسکی کے عرض کی گئی پانصدی ذاتی اور اکیس سو اور پندرہ صاحب اوس کے کے زیادہ کیے گئے اور انہیں دنوں میں پانچ سو گنی
 نے جاگیر سے اگر ملاقات حاصل کی تیرسی ماہ مذکور کو غیر فوت ہونے اسلام خان کی پونجی اور دروغ خدمت کفان مذکور سے ساتھ لینے
 ولایت غیر مجبور سے کے ظاہر ہوتی تھی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمت کلی کہ ہوتا اور سینے حسب خواہش واسمہ عا خان علم
 کے شاہزادہ فیروز مند کو دکن بھیجا مگر باجوہ ولد اری و خاطر داری شاہزادہ کے حال ناستودہ کاری خان و عظم کھانا تب
 میں نے امیر اسبجین سپہ منقہ کو اوہر و اندک اور یہ پیام دیا کہ تو نے برہان پور سے بازو سے تہ اس م خدمت
 کی رہجو است کی کہ اگر اسی قصد میں ہر جاؤں تو شہید وگر نہ غازی ہو نگاہ تب ساتھ تیری سپرو کے مینے اور جو کچھ ملک و مدد تو چاہتے
 سے خواہش رکھتا تھا سرانجام پایا اور پھر لکھا کہ بے حرکت رايات جلال اس حدود کے فیصل ہونا بہت دشوار ہے بحال
 شاہزادہ کو عرض بھیجا کہ طلب کیا اور حسن صوابا بدیر ظاہر ہوا کیا باعث کہ پانوں معرکے سے ایسا لکھیں کچھ بچہ مقام ساز کاری
 کے آیا با با خورم کو کاس مدت میں ہرگز اپنے سے جدا لکھا تھا محض ساتھ اعتماد کاروانی تیری کے بھیجا گیا چاہیے کہ طرہ رفقہ نیک
 خواہی اور نیک اندیش منظور و مرعی رکھ کر شب و روز خدمت فرزند سعادہ مند سے خائف نہ ہو اور اگر خلاف اسکا ہوا دستار داد اپنے
 سے قدم باہر رکھنا تو حق تیر میں اچھا نونوگا امیر اسبجین نے حاکم ساتھ اس تفصیل کے یہ باتین خاطر نشین اوسکے کہ کچھ نتیجہ نہ ملا
 جل اور قرار داد اپنے سے نہ آیا با با خورم نے جانا کہ وجود اوسکا محل کار و بار ہے نظر بند کے عرضداشت کی کہ رہنا اسکیا مان
 کچھ کام نہیں دیتا جو اور محض ہوا اسطے اوس نسبت کے کہ ساتھ شہر کے رکھتا ہے ہر مقام کام بگانے کے ہر ساتھ صحبت خان
 کے حکم کیا کہ اوسکو اور پیور سے لے آئے اور معہ تعلق دیوان بیہات ساتھ لانے سفر زندون اور مسلمان اوس کے
 کے مندور سے طرہ آہیہ کے مقرر ہوا گیا رہوین ماہ مذکور کو نہ ہو چکی کہ ولید و لدر سے سنگھ نے براؤ خورد اپنے لڑو سوچ
 سے کہ واسطے اوسکے مقرر ہوا تھا شکست عظیم کھان بچ ہاتھ مردان محکمات سرکار حصار اور دوسرے فوجدار و جاگیر دار اوس خان
 کے مفید ہو کر درگاہ والا میں ہو چھا جو چند بار اوس سے حرکات ناشائستہ نمودارنی تھیں قتل اوسکا واسطے عبرت اور فہم دہن کے
 ضرور ہوا اور عرض اس خدمت کے اور پندرہ صاحب راو سوچ سنگھ کے پانصدی ذات اور چار سو سوار انہو دہو سے عہد خدمت فرزند
 باخو رم کی پونجی کہ شہر فرخیر نعل مع با تھی حاکم کمان نامی لانا کے بچ ہاتھ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عہد تیر سب پیکر صاحب و کا
 بھی ساتھ کیے کر دار کے ہو چھے

انوار جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نورین صفر کو بعد نصف شب کے شب جمعہ سے آفتاب نے سحر محل میں کہ خانہ شرف اوسکا ہو نقل کیا اوسکی فوج کو کہ غزہ ماہ فروری
 تھا جشن نوروزی کی خطہ دلپذیر باجمیر میں آگستہ ہوئی اور تقویل کے وقت کہ نیک ساعت تھی سینے تحت پہلوس کیا اور فوج
 رسم قدیم کے دو تہنہ کو ساہان سے آگستہ کیا اوسی حال میں با تھی حاکم کمان نام ساتھ اور شہر ہاتھیوں کے نرو ما وہ کہ باخو رم
 نے لانا کے ہاتھیوں میں سے بھیجے تھے نظر اشرف سے گندے اور موجب خوشی کے ہوئے دوسرے دن میں اوس پر واسطے
 نیک خالی کے سوار ہوا اور بت زر نثار کیا اور تیرسی تاریخ منصب اتفاقا وہاں کا کہ دہن زری ذات اور پانسو سوار دکھا تھا شہزادہ
 ذات اور بہار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کے خطاب سے ممتاز کیا کہ پہلے دو آدمی اوسکے خاندان کے اسس خطاب سے

سرفراز جو سے تھے اور منصب ریاست خان پر بھی بپانصدی ذات اور وہ سوار اضافہ کیے اور انھیں دنوں میں اعتماد ملنے لگا کہ منصب چنگیز اور
ذات اور دو نذر سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کی اور سب التماس بابا بخاروم کے سیف خان بابرہ کے منصب پر انھیں
ذات اور دو سوار اور اس بقدر منصب پر دلا اور خان اور کزن سنگم اور سرفراز خان کے زیادہ کیا اور کشتہ کو دسویں تاجیخ
پیشکش نصف خان کی ملائے سے گذری اور چونکہ ہون تاجیخ اعتماد الدولہ نے اپنی پیشکش گذرانی ان دنوں پیشکشوں سے
جو جو چیزیں پسند ہوئیں ان کو میں نے قبول کیا اور باقی سب پھر دین اور تعلق خان نے مع اپنے برادر ون اور لشکر کے کابل سے آکر
ملازمت حاصل کی امرا نیز خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوا اور
اور خدست بلبل اللہ پشی گئی اور بیگانہ کے بشارت خواجا ابو الحسن کے مقرر ہوا اپنا ہون تاجیخ مہابت خان نے کہ واسطے لاسنے
خان اعظم اور اور اسکے بیٹے عبداللہ کے مقرر ہوا تھا کہ ملازمت حاصل کی اور بیسویں کو مجلس شرف آراستہ ہوئی اور میں پیشکش
مہابت خان کی نظر اشرف سے گذری اور خاصہ ہاتھی روپ سندز نام واسطے فرزند پر ویز کے بھیجا گیا دوسرے دن سینے حکم کیا
کہ خان اعظم کو آصف خان کے سپرد کرین تا اسکو قلعہ گوالیار میں نظر بند کرین اور دو اندیش اوسکی اس قید میں یہ تھی کہ مبادا بہت
قرابت خسرو کے مہم راہنہ کوئی نفاق اور نفاق اوس سے ظاہر ہوا اس واسطے میں حکم کیا کہ نظر بند رہے اور کسی چینی کی طرف سے
اور چنگیزی نہ کیا و اسے اور تعلق خان کو انھیں دنوں ساتھ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور سات سو سوار کے مع اصل و اضافہ کے سرفراز
کیا اور منصب تاجیخ خان کا کہ حاکم بھکر کا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اٹھارہ دن ماہ اردی بہت خسرو کو سلام سے نجات
کی اس واسطے کہ سینہ بسبب الفت پوری کے اوسکے مان بہنوں کی سفارش سے یہ اجازت دی تھی کہ ہمیشہ سلام کو آکر سے
لیکن جب اوسکے چہرے سے خوشحالی نہ معلوم ہوئی اور ہمیشہ طول رنجیدہ ہوا اسکو سینہ پایا اس واسطے حضور می سے منع کیا عہد
سلطنت میرے والد بزرگوار میں نظر حسین مرزا اور رستم زاسین سلطان حسین مرزا کے کہ بھائی شاہ ظہما سپہ صفوی کا ہے
اور حکومت قندھار اور موضع دور سے اوسکے قرض میں تھے تو اس واسطے قرب خراسان اور آنے عبد اللہ خان اور بیک کے اس
طرف مکرر عرضیاں بھیجیں تھیں کہ نگہبانی اس ملک کی جسے نہیں ہو سکتی اگر کسی بندہ درگاہ کو اس طرف بھیجیں تو ہم یہ ملک اوسکو سپرد
کر کے حصول ملازمت سے آکر شرفیاب ہوں اس واسطے شاہ بیگ خان کو کہ اس حال خطاب خاندانی سے سرفراز ہے واسطے حکومت
قندھار اور ملک دار و تعمیرہ کے روانہ کیا تھا اور فرمان عنایت آمیز ان کو سکھ لکھا حضور میں جو آیا اور بعد آنے اوسکے کہ ہر ایک
عنایتوں سے خوش ہو کر کے قندھار سے گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تھا چونکہ اون سے بندوبست نہ ہو سکا
اس واسطے رفتہ رفتہ جاگیر اونکی تفریح ہو گئی نظر حسین مرزا خورد و برود میرے والد کے انتقال کر گیا اور مرزا رستم کو ہمراہ خاٹن مان
کے صوبہ دکن کی طرف روانہ کیا اور کچھ جاگیر اوسکو دیاں دی جب اللہ تعالیٰ نے تخت سلطنت کو میرے وجود سے آراستہ کیا
تو سینہ مرزا رستم کو وہاں سے بحیال اس بات کے بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر دو انکرون اوسکے آتے ہی مرزا غازی کی کاظم
اوقندھا کا تھا حکومت خدایں داخل ہوا تو سینہ جا بجا اسکو ملک ٹھہر کی حکومت برروانہ کر دی کہ یہ اپنی سیاحت سے اوسکی خوب
مخالفت کرے اس واسطے منصب چنگیزی ذات اور سوار سے سرفراز کر کے دو لاکھ روپہ نقد بطور مدد خسرو اوسکو عنایت کیے
اور ٹھہر کھڑے نہایت فرمایا اور گمان تھا کہ اوس سے وہاں خوب خدایتیں ظاہر ہوگی خلافت گمان کے وقوع میں آیا اور اسقدر ظلم
شروع کیا کہ بہت لوگوں نے اوسکا شکوہ کیا اور علاوہ اوسکا و چند بائیں اوس سے سنیں کہ اوسکا سفیر کرا ضرور پڑا اس واسطے
سینہ اپنا ایک معتمد شخص مقرر کیا کہ اوسکو لے آوے مع پیدوین اردی بہت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوس کا خلق خدا پر نہایت کو

پونچھ تھا سو بوجب مخالفت کے ضرور ہوا کہ اوسیدن مقدمات کی تحقیق کی جاوے اس واسطے میں اوسکو سپہ دار نہ رہی مگر دلن کے
 کیا لکھوئی تحقیق کرے اور کچھ تبدیلی اوسکو دیکھا جاوے کہ اور دن کو عبرت ہوا اور انھیں دنوں میں جو خبریں است احوال اور امنان کی آئی تفصیلاً
 اسکی یہ خبر کہ متقدخان پور گنڈرین کے حوالی پشاور کے پیرسا تھانوں کا رہنے کے، باکراتھا اور خان دوران سے اپنے لشکر کے کابل
 وغیرہ کی طرف خیال میں اوس رو سیاہ کے رہا کرتا تھا اسی آسامین پیش پولاغ سے متقدخان کو حیرت آئی کہ احوال اور امنان کو ت
 تیرہ میں کہ جلال آباد سے آٹھ کوس پر چہرہ بہت سوارویا دون کے آیا ہوا اور بادشاہی رعایا وغیرہ سے بہتوں کو قتل کیا اور کتر
 کو قید کر کے چاہتا ہوا کہ تیرا ہیچو اولاد ہوا دیکھا کہ جلال آباد اور پیش پولاغ پر شہب خون مارنے سے متقدخان مجبور سننے
 اس خبر کے مع اپنے چہانت کے روانہ ہوا اور پیش پولاغ میں جا کر جا سوس دشمن کی خبر کو روانہ کیے جب اوسکو معلوم ہوا کہ جلا
 اوس کی جگہ تشریح تو ہوا اپنی جماعت کے عنایت الہی پر اعتماد کر کے اوسکی طرف چلا اور اپنے لشکر کو دو تھوک کیا احوال اور امر ہوا چار
 پانچ ہزار یادہ و سوار کے سفرو بے ناک تھا اور گمان اوسکا یہ تھا کہ اسطرح میں سواخان دوران کے کوئی اور فوج علیین جو جو غالب
 ہو جب کیا رہی خیر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان لشکر کے دیکھے تو گھبرا یا اور اپنے لوگوں کے چار ٹائے کر کے خود ایک
 چھوٹی پہاڑی پر کہ لوگوں کو وہاں جنگ میں جانا دشوار تھا بڑھ گیا اور وہاں سے اپنے لوگوں کو لڑانے لگا پر تندر ازوں نے افواج
 قاہرہ کی اوسکو بندو قون میں گھیر لیا اور اوسکے بہت ہرا میوں کو قتل کیا اور متقدخان غولی ہرا لے کر اتنا حملہ ادا کی خوف
 آیا کہ وہ سوا ورتین باڑھوں کے اور نہ مار سکے اور سوا بھاگنے کے پناہ نہ دیکھی متقدخان نے تین چار کوس چھپا لیا اور ڈیڑھ سو
 آدمی اوسکے قتل کیے باقی اکثر زخمی ہوئے اور تھپاڑھوڑ کر اطراف دہرا نب میں بھاگ گئے فوج شاہی شبیہ کو وہیں رہی اور فوج کو
 چھ سو سوار کت پشاور میں ملے آئی اور اوسکا ایک سینار بنوایا پانسوا سپہ اور خوشی پیشا اور بہت مال و ہتھیار ہات لگا اور قتل
 رہائی پائی اور قدرت الہی سے بادشاہی فوج کا کوئی مشغیر شخص نہیں مارا گیا اور شہب جنہ جبکہ غرہ خورد اور متھینے واسطے شہ کا
 شیر کے بلکہ کی طرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دوشیر ندوق سے مارے اور وہیں سنا کر نقیب خان راہی ملک تھا ہوا خان کو
 قوم سادات فزویں سے ہوا اور اوسکے والد میر عبد اللطیف کی قبر جمعہ میں پورا ہوا دن میں بیماری تپ سے وفات کی تھی ہر ہر مدار
 اوسکی بیوی کے اندر وند شہر حضرت خواجہ بزرگو اوسکے دفن کیا اور پھر متقدخان سے خدمتیں پسندیدہ جنگ احوال میں ظاہر ہوئی
 تھیں سوا اوسکی عوض میں سینے اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کو دیویدو کی طرف بابا خورم کے پاس بیٹھے احکام
 پہنچانے گیا تھا ساتویں ماہ خوردا کو لوٹ آیا اور بندہ دست اور فوزک بابا خورم کا اچھا بیان کیا فدا سے خان کیا نام شہزادگی سے
 میں لوگ تھا اور بد خدمت نشینی کے سینے اوس سے بہت رعایتیں کی تھیں اور اس لشکر کا ہتھیار کیا تھا ہر ہر میں اس ماہ کو اس خانی
 سے کوچ کر گیا اور مزار ستم کہ اپنے نالان کاموں سے پشیمان تھا تومروت میں تھیں اسبات کی جہلی کو اوسکے تصور دن کو رعایت
 کو دن اسواسطے میں اوسکو حضور میں بلا کر کوئی نسی اور بھوئی کے بعد خلعت پنہار کو لیا کہ دربار میں سلام کو آیا کرے گیا ہر ہر میں
 تیر کی اتوار کی شب ایک تہنی نے فیضانہ خاص کی بچہ دیا سینے پہلے سے حکم کیا تھا کہ تھی کی مدت حمل دریافت کریں آخر تحقیق ہوا
 کہ بچہ ماہہ ڈیڑھ سال اور بچہ نوائیس سینے مان کے پیش میں رہتا ہوا اور بر نکلات ولادت آدمی کے کہ سر کی طرف سے پیدا ہوا ہوا
 با تھی کا بچہ پانڈن کی طرف سے نکلتا ہوا غرض جب بچہ اوسکے شکم سے جدا ہوا تو مان نے پانڈن سے اوسپر ناک ڈالی اور محبت کرنے
 لگی تھوڑی روز ہوا ہر ہر اچھرا نکھرا مان کے تھنوں کی طرف متوجہ ہوا چودہویں تاریخ مجلس گلاب پاشی کی کہ رسم قدیم اور ساتھ
 آب پاشی کے مشہور ہے آہستہ ہونی پانڈن امردا کو خوجہ قوت راجہ ماسکھی کی آئی یہ راجہ میرے والد مرحوم کے بڑے بھائی تھے

جان نون احوال اور امنان کی آئی تفصیلاً

تھیں سوا اوسکی عوض میں سینے اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کو دیویدو کی طرف بابا خورم کے پاس بیٹھے احکام

میں تھا جو اکثر بندگان درگاہ کو سینے رفتہ رفتہ مہر و کفن پر بھیجا تھا اس واسطے اسکو بھی ۱۱ برس خدمت پر مقرر کیا تھا بعد اسکی وفات کے کہ اس خدمت میں واقع ہوئی تھی مرزا بجا و نگہ کو کہ اسکا لائق بیٹا تھا سینے حضور میں طلب کیا جو شاہزادگی سے طریقہ خدمت پر بھیجا گیا میری خدمت میں رکھتا تھا باجوہ دیکھو لائق و ستور راجون کے ہائشین بڑا بیٹا ہوا تھا اور اسکی اس وقتوں اس دستور کے سیاست مہا سنگھ نے لکھا کہ بڑا بیٹا بوجہ موتی کا تھا پونہ پتی بھی لیکن سینے منتظر کیا اور بجا و نگہ کو ساتھ خطاب مرزا راجو کے سفر اراک کے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا عہدہ کر کے اور موضع آنہیر کر وطن او سکے باپ دادا کا تھا اسکو مرحمت کیا اور ما سنگھ کی بھی تسلی اور بچائی کر کے پانصد دی اور سکے منصب پر اصفانہ کی اور ضلع کر سہا اور سکھ بطریق العوام دیکر خیر صم اور اسپ اور خلعت او سکے واسطے بھیجا گیا

انھوں نے امر وہ کو میرے مزاج میں تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور درد و سر کی نوبت پہنچی سینے بغیال بہات کے کہ مہا باد پریشانی ملک اور لوگوں میں واقع ہو اس بات کو اپنے مصاحبوں سے پوشیدہ رکھا بلکہ بیہوش سے بھی نہ کہنا چند روز اسی حال میں گذرے سوانو جہان بیگ کے کہ اس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا کیا اس امر کی اطلاع ملی طریقہ کمال پر نیز کجا بالیہ کو سوانو نے سختی کے اور سب کھانا ترک کیا اور موافق تھا ہمیشہ کے دیوانہ خاص و عام اور جہر و کہ اور غلٹی نہ میں آتا رہا ہاں تک کہ چہرے پر آثار ضعف ظاہر ہوا اور بعض دوست مطلع ہو کر ایک دو طلب کہ متعدد تھے مثل حکم مسیح الزمان اور حکیم ابو القاسم اور حکیم عبدالشکور کے اس مرض سے آگاہ ہوئے جب تک لگی اور تین رات سب عادت شراب پی گئی تو ضعف اور زیادہ ہوا اسکی حال اور پریشانی میں روضہ شکر پورچہ بزرگوار میں گیا اور وہ ان اللہ تعالیٰ سے اپنی صحت کا طلبگار ہوا اور صدقے اور نذرین مائین اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے منحصر اپنے کرم اور فضل سے مجھ کو صحت عطا فرمائی اور ظاہر میں علاج حکیم عبدالشکور کا باعث ہوا اور طبیعت نے عرصہ باندہ سب پرورد میں حالت اصلی پر رجوع کیا سینے شکرانہ الہی اس خوشی کا کھلا اور صدقے بھیجے سینے کسی کے سامان کا صدقہ متول کیا اور کھل گیا کہ شرف سے اپنے گھر میں جو کچھ چاہے نظر اور ساکن کو دیوے اور سوین ماہ پور کو خبر آئی کہ کن خان قن حاکم پٹنہ کا گھر گیا یہ قیدی امین سے اس نذران کے تھا سینے بیٹاری میں سوچا تھا جب مجھ کو صحت کمال عنایت ہوگی تو جیسے میں باطن میں خواہر بزرگ کے خاوندوں میں سے ہوں اسے صریح ظاہر میں بھی اپنے کان میں سوراخ کر کر داخل حلقہ علماموں میں دو گنا چھپنے کو بارہ سوین ماہ پور کی اپنے دو نون کان چھدوا کر ہر کان میں ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ امر بندگان درگاہ اور مخلصان ہوا خواہ ہر روشن ہوا تو بہت لوگوں نے کہہ ہراہ تھے اور اکثر وہ نے کہ مقرر سرحد پر تھے اپنے کان چھدوا کر اظہار عقیدت کیا سینے اون سب کو جو اچھا نہ تھا سے موتی عمدہ کان میں ڈالنے کو عنایت کیے آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگوں میں عام ہوا ۱۱ صد سوین شعبان کو مجلس وزن شمس کی آراستہ ہوئی اور سب دستور قدیم سب کام آوا ہوسے اور اسیدن مرزا راجو بجا و نگہ شاد کام باطنیان تمام اپنے وطن کو رخصت ہوا اور وہرہ کیا کہ دو تین سینے سے زیادہ وہ ان توقعت نکر دیکھا اور بعد چند روز کے خبر آئی کہ فریدون خان ہرطاس نے اور دے پور میں انتقال کیا جماعت برلاسیدین سوا۱۱ اسکے کوئی سروار نہیں رہا تھا چونکہ ان لوگوں کو اس سلطنت میں حقوق اہل بیتین بہت ہیں اسواسطے سینے اور اسکے لشکے مرحلی کو نوازش کر کے منصب ہزاری ذات اور سواروں سے سرفراز کیا اور خان دوران سے جو اچھی خدمتیں ظاہر ہوئیں عقین اسواسطے سینے اور سکے منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل ادا خانہ ملا کر شہزادہ ہزاری ذات اور چہنزاری سوا منصب اوسکا ہوا وے اور شہزادہ آبان کو قزولان خاص خبر لائے کہ چھہ کو سب پر تین تین بعد دو ہر کے میں اور دورا نہ اور ۱۱ تینوں کو سینے ہندوں سے ملا انھوں نے تہج کو نگارہ دوالی کا شروع ہوا سینے دیا کو دو تین رات مصاحب ہر دورے کھیل ہار جیت کا کھیلین انہا روین تاریخ کو لاش سکندرعین قزولان خاص کی کہ امام شہزادگی

یہاں تک کہ...

یہاں تک کہ...

یہاں تک کہ...

سے خدمت گزارانہ تھا اور میوے سے اچھے شریفین آئے مینے اوسکی جماعت کو نکر دیا کہ اس لاش کو لیا کر کنارے تالاب نہ تکر
 کے وطن کریں سب حد تک نگران مین اسکو جسے کمال انخاص تھا اور بارہویں ماہ آفر کو دلاؤر مکان کہ اسلام خان نے اپنی حیات مین
 زینداران کوچ سے کشرقی جانب مین واقع ہو لایا تھا مع اوسکے فرزند اور چوراؤسے ہاتھیوں کے لالٹھے سے گدزین لکھنؤ
 اکثر تھیں داخل نیلکی نہ خاصہ ہوئے اور انھین دنون مین ہوشنگ نے کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تھا بنگلہ سے آگے آواستاتان
 یوہی حاصل کی اور دو ہاتھی اور ایک سوا ایک مہرا اور ستر روپے پندر کے موسم سرما مین ایک شب مینے خواب مین اپنے
 والد کو رگوار کو دیکھا کہ فراتے ہیں با بالگناہ عزیز خان کا کا خان اعظم ہے ہجرت میری خاطر کے بخشد ہے جب مین مہار ہو تو لین
 مقرر کیا کہ اوسکو تلخہ گو لیا سے طلب کرو بنگا قریب شہر ہجیر کے ایک درہ عمدہ ہجیر اوسین ایک شہر شیر مین ظاہر ہوا کہ ہجیر کے سب
 پائیوں سے بہتر اور عمدہ ہجیر یہ درہ اور شہر دو دنون ساتھ تمام حافظ جمال کے مشورہ مین جب مین وہاں گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان لائق
 اس جگہ کے بناوین ایک سالہ و عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور بگروہی عمارت میان نہیں کرتے تمہارون نے ایک بڑا حوض
 دہان بنایا اور اوس پانی کو فور سے حوض مین ڈالا وہ فوارہ بازہ گر اوتھتا ہوا اور وہ حوض چیل چیل گزے اور حوض کے
 کنارے ایک والاں عمدہ ہجیر اوس سطح اوسکے اوپر کے درجے مین عمدہ مکانات بنا لے مین سینے اپنے تمام کی نسبت اوسکا نام شیر
 رکھا اوس شہر مین فقط یہی عیب ہو کہ در میان شہر باہر مشراہ راہ نہیں اکثر عمارت اور جگہ کو مین مین رہتا ہون سب مرضی یہی
 شاعرون نے اوسکی تاریخ مین عیدای گیلانی زرگر لکھی ہے اس عمدہ مسرہ مین خوب تاریخ کمال ہے عرصہ محل شاہ
 نورالدین جہانگیر پو مینے حکم کیا کہ اوسکو بھنگین بولکھا اوسکے اوپر لگا دین اور ابتدا سے ماہی مین سو واگر ولایت کے
 آئے اور یزدی انار اور کارنری جزیرہ کو کھنڈہ خراسان کا ہو لائے مینے سب امر اور بندگان درگاہ کو اوس مین حصہ
 عنایت کیا اور سب نے شکر و شکر حقیقی کاوا کیا اب تک مینے قسم اے غرہ نوسے اور انداز کی ندیکھی تھی باوجودیکہ ہر سال بخشان سے
 خربوزے اور کابل سے انار مینے واسطے آتے ہیں لیکن وہ خربوزہ اور انار خربزہ کارنری اور انار یزدی سے کچھ مناسب نہیں لگتے
 میرے والد کو میوے سے کمال شوق تھا اوس واسطے مجھ کو بڑا انوس ہوا کہ کاشکے یہ میوے اوسکے روہر آئے کہ اوسکے واقف سے
 خوشی تمام اوسکو ہوتی اور سطح مجھ کو عطر جاگیری پراسوس آتا ہجیر کہ انوس وہ اسکی خوشبو سے محفوظ نمونے میرے
 عمدہ دولت مین یہ عطر نوزہان میگر کی والدہ نے نکالا ہجیر کلاب کھینچتے وقت کچھ چکانی اوسکے برتن مین آبانی ہجیر سب گریں کے
 اوسکو عطر اتھوڑا جمع کرتے ہیں اور سب بہت کلاب نکالا جاوے تو وہ چربی زیادہ ملتی ہجیر خوشبو اوسکی استقدر تیز ہوتی ہجیر کہ ایک نظر
 سے تمام مجلس ہلک جاتی ہجیر اور ہجیر کوئی یہ جانتا ہجیر کہ میرے پاس بہت بھول کلاب کے رکھے ہیں ایسی شوخ اور ملا خوشبو کہ مین
 نہیں ہوتی کہ جان دول ہجیر وہ کوشاوان اور سجال کرتی ہجیر مینے اوسکے ہنس نے کے عوض ایک ہار موتیوں کا عنایت فرمایا اسکا
 سلیم ہجیر حرم وقت ایجاد اس عطر کے حاضرین نام اس روغن کا عطر جاگیری رکھا ہندوستان کے ہوا مین اختلاف اکثر معلوم
 ہوا ہجیر ابتدا سرما مین در میان لاہور کے کہ حد شکر ہجیر ہندوستان و خراسان کے درخت توٹ کا پھلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا
 جیسا موسوم مین ہوتا ہجیر لوگ اوسکو لکھا کہ بہت خوش ہوسے یہ خیر روٹے نویس نے مجھ کو کھینچی اور انھین دنون بخشان کا انوت کہ عادلانی ہوا
 دکھنی سے نسبت تمام رکھتا تھا کہ اپنے پیغمبی کو عادل خان کے نکاح مین دیا ہجیر اور گئے اور روپے کئے مین اوسکو اپنا حلیف بنایا
 ہجیر کلاس درویشان مین جھان آیا مینے اوسکو ہر و بلو کر تحقیق احوال کیا اور کمال خاطر واری اوسکی کی اول مجلس مین
 دس ہزار روپے نقد اور پچاس ہزار ہجیر قسم کے اور ایک تہجیر مروارید اوسکو عنایت کی اور آصف خان کے جان اوسکو مہمان رکھا

اسلام خان انصاف
 ہجیر کوئی کچھ
 مینے اسکی اور
 خان اسکی کچھ
 خان مین:

اور حکم کیا کہ اسکا احوال واجب تحقیق کیا جاوے لیکن یہ ظاہر نہوا کہ وہ اپنی خوشی سے لباس فقیر امین بے اجازت حاصل خان کے سیر کو چلا آیا تو با عا دل خان نے اسکو اس لباس میں پوشیدہ واسطے جاسوسی کے روانہ کیا گیا ایمان کی صلح بخوبی در بافت کر کے اوس سے کئے لیکن گمان غالب میرا یہ ہو کہ وہ باوجود اون نسبتوں کے عادل خان سے بلا تجوز واسطے آیا ہر دو میل اسپر عرضہ شد میر جمال الدین سین کی ہو کہ بطریق اطمینان گری ہوا پور میں مقرر ہے کہ اوسنے لکھا تھا کہ عادل خان نے بے کہا ہو کہ جو کچھ عنایتین بادشاہی نسبت بنجر خان کے ظہور میں آئی ہیں حقیقت میں وہ سب حقیقت اور محنت میرے حق میں ہو چکے ہیں اسید واسطے اوسکی بہت رعایت کی اور جب تک ہرمان رہا عنایتوں سے سرفراز ہوتا رہا راتوں کو میرے پاس رہتا تھا اور سہنے عادل خان کے بنانے ہوئے لہ خود اوسنے دو ڈھنگ ایجاد کر کے اونکا نام فورس رکھا ہو چکا تھا تاکہ باقی احوال اوسکا تاریخ خصمت میں لکھا جاوے تاکہ اندون میں ایک جانور ولایت نہ رہا دے لوگ لائے تھے کہ رنگ اوسکو ملوے گا تھا لیکن بدن اوس سے چھوٹا ایک خاندان سکایا ہو کہ تیس شاخ یا لکڑی پراو سکو چننا دو تمام رات تو ہین چھپانا رہتا ہو چنٹ ہوتا ہو تو اوس سے اوپر کی شاخ پر چھپا ہو مشورہ ہو کہ جانور عبادت کرتے ہین غالب گمان میرا یہ ہو کہ یہ حال اوسکا طبعی ہوا یا کبھی ہرگز نہیں پتیا کہ اوسکے حق میں اثر نہ ہو کر آتا ہے ماہ ہین میں پیا پے غیرین خوشی کی آمین اول خبر اطاعت رانا امر سنگھ کی کہ اوسنے ہنگی درگاہ کی اختیار کیا کی تفصیل اسکی یوں ہو کہ جب فرزند سلطان خورم واسطے بھانے تھا اون کے فصد ہما اون تماموں میں کہ سبب خبر ملی آب و ہوا کے لوگوں کے نزدیک وہاں دشوار تھے اور واسطے تعاقب رانا کے فوج لیکر بے لحاظ گرمی اور برسات کے گئے اور اکثر اہل و عیال اون لوگوں کے پاپیے لے لانا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس ملک سے بھگتا یا پکڑا جانا تو کمال لاچار ہو کر اطاعت اختیار کی اور اپنے خالو سو بکر نام کو ہمراہ ہر داس جہال کے کہ مرد معتبر اوسکا تھا فرزند اقبال مند کے پاس بھیجا اور عرض کی کہ اگر میرے قصود و معائن ہوں اور تسلی و ہجاء سے اور نشان چنچہ مبارک کا واسطے اطمینان کے لئے تو فوج و مین بھی ملازمت میں حاضر ہوں اور اپنے ولیہمد کر نکلنے کو بعض اپنے خدمت شاہی میں روانہ کروں تا سب راجا اون کی طرح وہ وہاں حاضر ہو کر چند مین بجا لادے اور جو کچھ ہنڈ پیری کے حضور ہی درگاہ شاہی سے معافی ہوا اوس واسطے فرزند خورم نے اوسکے اون کیلون کو ہمراہ اپنے دین و ملاشکر اشتر کے کہ بعد اس اس مہم کے خطاب بفضل خانی سے سرفراز ہوا پورا ہوا ہر اہا اپنے سیر سلمان سندھ واس نام کے کہ بعد اسکے اوسکو خطاب راجا یان کا ہوا پوچھ کر والاکے بھانہ کیا اور حقیقتہ فصل لکھ بھیجی جو قدیم سے ہماری بہت اس بات پر ضرورت ہو کہ تیری خاندانوں کو خراب و برباد کریں اور عرض یہی تھی کہ رانا امر سنگھ اور باپ دادا اوسکے نے بسبب غرور و نصیب ملی اپنے کو ہستان کے کسی بادشاہ ہندوستان کے مطیع نہوسے میرے ایام سلطنت میں یہ غرور اوسکے سر سے بھلاوے سے وہ واقف التماس فرزند خورم کے سینے اوسکی سبب تصفیہ میں معائنہ کنین اور فرمان عنایت آئیہ اوسکی دلچسپی کو مع نشان چنچہ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان محنت عنوان فرزند جگر جو بن باخورم کو لکھا کہ تیرے یہ مقدمہ تمام ہوتو کمال خوشی میری ہوگی غرض جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اوس مندر زند نے اون کیلون کو ہمراہ ملاشکر اللہ درندہ اس کے مع فرمان محنت اور نشان چنچہ مبارک رانا کے پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہو کہ امیدوار عنایات بادشاہی کا ہووے اور مقرر کیا کہ کیشنیک دن چہ تینوں ماہ ہین کو رانا مع اپنے فرزند کے چہ پاجا حاضر ہو

دوسری خبر اتھال جہاوردلی

کہ ملک گجرات کے حاکم زورون سے تھا اور باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے حکم سے اوسکو نیست و نابود کر دیا تیسری خبر شکرست اصم مزرا کی کہ واسطے لینے قلعہ اور شہر سورت کے بڑے مسلمان سے آیا تھا اوس سے ساتھ لکھنوی

کے کہ اوس بندر میں واسطے پناہ کے آئے تھے لڑائی واقع ہوئی سو محنت کے اکثر شہزادہ اسکے انگریزوں نے جلا دیے لاجپاناب
مقابلہ کی تلاش کا اور بھاگ گیا اور اپنا وکیل مقرب خان کے پاس کے حاکم گرات وغیرہ کا تھا بھیجا اور پیغام دیا کہ میں واسطے صلح کر آیا تھا
نہ اراہہ مخالفت سے تاج انگریزوں نے یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطے قتل غیر کے استعداد ہوئے تھے
وقت فرصت کے انھوں نے عزیز کو گھیرا اور کچھ زخمی کیا لیکن جہنبر کے ہمراہیوں نے اوس سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ میں باہر
اہمیر کے لشکار میں مشغول تھا محمد سیک ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی محکوم دی اوس میں لکھا تھا کہ رانا سید فرزند
کے میری ملازمت میں آیا تفصیل اسکی عرضی سے معلوم ہوگی سینے اوس وقت سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا کیا اور اسپ اور فیصل اور خیر
مرصع محمد سیک کو عنایت کیا اور خطاب ذوالفقار خان سے سرفراز کیا انھوں عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسویں تاریخ
ماہ ہجرت کی رانا ماندا بندگان درگاہ کے باآداب و توره فرزند خورم کی ملازمت میں حاضر ہوا اور ایک بڑا لعل اور چڑاؤ ہتھیار اور سا
باقی عمدہ اور نو گھوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بھی نسبت اوسکے کمال عنایت کی بیان تک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا
تقدم لیا کہ معافی اپنے قصور و ن کی چاہی تو فرزند اقبال مند نے اوسکو اٹھا کر اپنی باجی میں لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح
اوسکی دلجوئی ہوگی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازمین مرصع اور خاصہ ہاتھی مع سامان نفرہ کے اوسکو عنایت کیا
اور اوسکے ہمراہیوں کو کہ قریب سو آدمیوں کے لائق سرو پادینے کے تھے ایک سو سو ہوا اور پچاس گھوڑے اور بارہ کپور مرصع اور گھو
دیے جو رہستان میں رہتے کہ فرزند ولید مدار جو بجا ہرہ باب کے بادشاہوں کی خدمت میں نہیں آتا موافق اس رسم کے اوس نے
بھی بڑے پینے کی نام کو کہ ٹیکہ والا تھا ہر اہل بلا یا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونے والے تھے اس واسطے رانا
کو اوسی وقت خلعت کیا تا خود جا کر کرن کو بھیج دے بعد اوسکے جائیکہ کرن بھی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بھی عمدہ خلعت اور
شمشیر و خیر مرصع اور اسپ ملائی زمین کا اور خاصہ ہاتھی عنایت کیا اور کرن کو ہرہ ایک سلطان خورم اوسی شام کو روانہ فرست
درگاہ شاہی کے ہوئے غرض کہ میں تیسری ہفتدیا کو شکار سے لوٹ کر اہمیر پشیر میں آیا ان ٹولہ دن کے شکار میں ایک
شیر فی مرتب بچوں کے اور تیرہ نیل کا و شکار ہوئے تھے فرزند نامدار سلطان خورم دسویں تاریخ مذکور کے قریب اہمیر خیریت
سے موقع دیورانی میں آکر تمام گزین ہوئے سینے سب امیروں کو مل گیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت استقبال
کر کے پیشکش گزارنے اور یکشنبہ کو گیا راجپوتوں شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اسکے دوسرے دن
شاہزادے نے سب لشکر ہمراہ اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کے اہمیر میں آیا اور داخل دولت خانہ خاص میں ہوا اور بعد
دوپہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایک ہزار اشرفی اور ہزار روپے بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپے
بطریق نقد پیشکش کیے میں نے اوس نو شہر کو قریب بلا کر بغل میں لیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر عنایات شاہی سے منحوس کیا
بعد نذر اور عرض ضروریات کے عرض کی کہ اگر کھلے ہو تو کرن سنگھ بھی آداب اور کورنش سے سرفراز ہو سینے اوسکو بدہر مطلب
فرمایا چھبیسویں نے اوسکو موافق ادب اور قاعدے کے حاضر کیا جب وہ کورنش سے فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خورم کے سینے
حکم کیا کہ اوسکو وہی جماعت میں پہلے کھڑا کرین پھر بیٹے خورم کو فرمایا کہ جا کر اپنی ہر والدہ کو سلام کرے اور خلعت خاص
اپنا کہ منتقل اوپر چارت مرصع و قباسے زر لہنت کے تھا اور ایک سیج مردار دیا اوس فرزند اہمیر کو عنایت کی جب شاہزادے
نے اس خلعت خاصہ کا سلام کیا تو پھر میرے اسپ خاصہ بازمین مرصع اور فیصل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن کو بھی عمدہ
اور شمشیر خاصہ سے سرفراز کیا اوس وقت سب امرا اور منصب داروں نے جماعت جماعت آکر کورنش کی اور تین دین اور

سلطنت کرن شاہی
فرمان پور

ہر لکھ بھائی اپنی مرتبہ کے عنایتوں سے سرفراز ہوا چونکہ نوسنہا توہلی کرن کی منظور تھی اس واسطے میں ہر روز اور چند مرتبہ تازہ کرتا تھا چنانچہ دو برسے دن خیر جمع اور تیسرے دن خاص گھوڑا عوامی معین فصیح اوسکو دیا اور صوبہ محل کے دربار میں گیا تو نوجوان پلم نے بھی اوسکو کچھ دیندگی اور شہرہ مرصع اور اسپسج سامان اور ہاتھی دیکر سرفراز کیا بعد اوسکے سینے تسبیح مروارید پیش کر دیا اوسکو وہی دوسرے دن خاصہ ہاتھی مع سامان طلائی عنایت کیا جو منظور تھا کہ ہر طرحی چیزیں اوسکو دیا جویں اس واسطے تین ہزار تین ہزار اور ایک شہرہ خاصہ اور ایک کھڑا اور ایک چار امینہ خاصہ دو انگلیوں ایک لعل ایک زمردی اوسکو عنایت کیں اور اسی ماہ کے آخر میں میں نے حکم دیا کہ فرس ہر طرح اور فالین اور ننگیہ اور ترسم کی خوشبو میں اور سنہرے برتن اور دونزل بل گجراتی اور بھقان طرح کے کپڑوں کو خواہوں میں رکھ کر احمدی لوگ اپنے سراور گندھون پر دیوانہ خاص و عام میں لاکھیا پھر سب چیزیں میں نے اوسکو مرحمت کر دیں اور ثنابت خان کو ہمیشہ دربار میں لالائق باتیں اور اعتراف مرض اعتماد والدولہ اور اسکے بیٹے آصف خان پر کیا کرتا تھا ہر ہندو کو معلوم ہوتی تھیں میں نے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتیں مخلصان بارگاہ کے حق میں نہ کیا کر لیکن وہ اپنی اسس عادت سے باز نہ آیا چونکہ کچھ ناطہ اعتماد والدولہ کی بہت منظور تھی اور جبکہ اوس کے خاندان سے بہت نسبتیں اور تعلق تھے اس واسطے مجھ کا پانسہ معلوم ہوتی تھیں یا جو دن باتوں کے ایک رات بے بہت اور بیواسطہ پھر وہی نالائق باتیں کرنا شروع کیں اور اسقدر کہ کین کہ آثار ریح اور آرزوگی کے اعتماد والدولہ کے چہرے پر ظاہر ہوئے میں نے بوقت صبح ثنابت خان کو ایک نندہ تنگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بھیج دیا کہ اوسے جو رات کو تیرے والد کے حق میں باتیں نالائق کی تھیں اس واسطے میں نے اوسکو تیرے حوالے کیا اب تو چاہے اوسکو بیان چاہے تعلقہ گوالیار میں بند رکھ کہ حبیب تک حیرا باپ اوسکو راضی نامہ بند گجرات تک میں اوسکا قصور معاف کر دینگا سو حسب حکم آصف خان نے اوسکو قلعہ گوالیار میں بھیج دیا اور اسی مہینے میں جمانگیر علی خان ساتھ اضافہ منصب کے سرفراز ہوا کو ڈھائی ہزار کی ذات اور دو ہزار سو اسنے اوسکے اگلے منصب پر اضافہ کیے اور امرتسر کے خان کو کہ بندگان قدیم سے اس دولت کے ہیں اور سرفراز کابل میں اوس سے چند تقفیرین واقع ہوئی تھیں اور کرار اسکے نفات اور شرارتوں سے تلخ خان سردار لشکر نے شکوہ کیا تھا اس ضرورت سے میں نے اوسکو درگاہ محلی میں طلب کیا اور واسطے تنبیہ اور تادیب کے مہامت خان کے سپرد کیا کہ قلعہ رشتنبور میں اوسکو نظر بند رکھے اور قاسم خان حاکم بنگالہ نے دو قطعہ لعل بطریق نذر کے بھیجے اور دو میرے ملاحظے سے گذرے اور میں نے یہ تادمہ مقرر کیا تھا کہ فقرا و اہل حاجات کو کہ بارگاہ عالی میں جمع ہوئے ہوں بعد وہ پہرات کے انکو میرے ملاحظے میں حاضر کیا کر میں اس سال بھی اوسی طریقے پر درویش و فقرا میرے روہروا لے اور میں نے انکو روہروا اپنے ہاتھ سے پہنچان ہزار روپہ اور ایک لاکھ نوے ہزار سیکہ زمین اور چودہ گاون اور دو سو چھپیس بل کہیتی کے اور گیاہ ہزار خروار غلہ شالی کے تقسیم کیے اور سات ہزار تھوکر دانے نموتیوں کے تہتی چھپیس ہزار روپے کے ننگان بارگاہ کو کہ جنھوں نے انڈروے اخلاص اپنے کان میرے ہواہر محمد روانے تھے عنایت کیے اور اسی مہینے کے آخر میں خبر آئی کہ اتوار کی رات کو بعد جانے ساتھ ماہر گھڑی کے تاریخ اسی ماہ کی برابن پور میں اندر قلعے نے شاہزادہ مراد کی دختر سے ایک منہ زنداہر جسد سعادت پیوند

وقت ملاقات سادات و علم و فقرا کا اور لائق تھی

سلطان پرویز کو عنایت کیا سینے اوس کا نام سلطان دوراندیش رکھا

دسواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شعبے کے دن غزہ ماہ فروردین کو دسویں سال جلوس نسبت مانوس کے مطابق ۸ شہر خضر شہرہ ہجر کی کی نسبتہ اعظم نے

برج حوت سے حج شرف خانہ محل کے نزول اجلال کا فرمایا بعد گزرنے تین گھڑی کے قسب بکشتہ سے سینے تخت دولت چڑھ کر
فرمایا جن نوروزی اور آئین ہندی بطریق سابق کے وقوع میں آئے شانہ و کمان والا قدر سواران عظام طرہ سواران کا
رسوم مبارکبادی بھی لائے پہلی تاریخ منصب اعتماد الدولہ لگا کہ پختہ زاری ذات اور دہزار سوار کا تھا پختہ زاری ذات اور سوار امانتہ ہو
اور کثیر کران اور جاگیر نعمان اور دہزار سوار سگدہ کو کو خاصہ گھوڑے عنایت کے دوسرے روز پنکیش آصف خان کی ملاحظہ سے گزری
سب سامان پسندیدہ جو اہرات اور جزاؤں ہتھیاروں سے اور سنبے سامان اور پارچہ ترسم کے اور چرمس کی چیزیں بہت ہی خوب کی قیمت
بخوبی دیکھی گئیں اسباب بھی سچائی ہزار روپیہ کا مینے اور مین سے پسند کیا اور باقی واپس کر دیا اور اسوی دن ایک تلوار جزاؤں سے پر تلہ
و غیر کو کن کو عنایت کی اور ایک ہاتھی چھانڈ پیمان کو مرحمت ہوا جو ارادہ روگنی کا طرف دن کے میرے دل میں تھا اس واسطے
عبدالکریم موروی کو حکم دیا کہ موضع مندو میں جا کر عمارت خاص واسطے سرکاس کے نئی تعمیر کرے اور اگلے بادشاہوں کی عمارت کی
نمٹ کرے تیسری دن پنکیش راہب زرسنگہ دیو کی ملاحظہ ہوئی ایک لعل اور چند داندہ وار دیا اور ایک ہاتھی اور مین سے مقبول ہوا چونکہ
بہتر منصف مصطفیٰ خان پر پانصدی ذات اور دوسو سوار امانتہ کیے کہ سب دو پختہ زاری ذات اور ڈھائی سو سوار کا ہو جاے پانچون دن
اشفاق اور نقارہ احمد والدہ کو مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ نقارہ بھیجا کرے اور آصف خان کے منصب پر پختہ زاری ذات اور سوار زیادہ
کے کہ سب چار ہزاری ذات اور دہزار کا ہو جاے اور سات سو سوار اور منصف راہب زرسنگہ دیو پڑھائے اور حضرت مین
کی عنایت کی کہ موافق وعدے کے درگاہ میں حاضر ہوا اور مین دنوں پنکیش ابراہیم خان کی ملاحظہ سے گزری
ترسم کی چیزیں پسند خاطر ہوئیں اور کشتہ سگدہ کو کہ راہب زرادون ولایت نگر کوٹ سے بجز خطاب راہ جانی سے سرفراز کیا پھر
پنکیش اعتماد الدولہ کی مقام چھوڑ کر مین ملاحظہ سے گزری بہت عمدہ مجلس آہستہ ہوئی تھی اور کمال خوشی سے اسکی پنکیش بھی
گئی جو اہرات اور جزاؤں ہتھیار اور پارچہ بھی اٹھیسے قیمتیں ایک لاکھ روپیہ کی قبول کی باقی ایک چوبیسویں ساتویں روز منصف کفر سے سگدہ
پکدہ پختہ زاری ذات اور دہزار سوار کا تھا پختہ زاری مینے بڑھائی اور مین دنوں اطراف چھوڑ کر مین ایک چھوڑا آٹھویں کو منصف کران سنگدہ
کا پختہ زاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور ایک چوبیسویں سے بیسویں موتیوں اور زردی کی کہ لعل در میان اٹھکے تھا اور اسکا نام مینو و کے
نزدیک سمران ہوا سو گن قیمت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر پختہ زاری ذات اور چار سو سوار امانتہ کیے کہ اصل واسطہ
سب دو ہزاری ذات اور دہزار سوار کا ہو جاے اور منصف حاجی بی اور ایک پختہ زاری سوار زیادہ ہوے اور اور اہستہ کام سنگدہ
کے منصب پر پانصدی ذات امانتہ فرمایا کہ سب ڈھائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہووے کہ شنبہ کو ذوق تاریخ کو سفیہ واقع
ہوا قریب دو ہرے کسب کی طرف سے آقب میں گن شروع ہوا اور زیادہ تیر چھوٹوں سے گن میں آیا اور آٹھ گھڑی تک رہا مندرجات
طرہ کے از سفر فداات اور جو اہیات اور غلبہ کے فقروں کو بے پھر اور سیدن پنکیش راہب سوچ سنگدہ کی ملاحظہ سے گزری اور مین
جو کچھ مینے پسند کیا وہ سب قیمتی تھیں ایسے تیر اور روپیہ کا تھا اور پنکیش بہادر خان حکم قندھار کی بھی اوسیدن غنٹے گزری
سامان جو دہزار روپیہ کا اوسین سے مقبول ہوا پھر شہر ارشد نہ اور مین صفر کو چھتہ اکھٹ خان سے بابا خرم کا ایک لکھ
ترسم پیدا ہوا اور اسکا نام مینے دار اشکوہ نکھا اسید ہے کہ قدم اور سکا اس دولت اور اسکے باپ پر مبارک ہوا اور سید علی
یار ہر کے منصب پر پانصدی ذات اور مین سو سوار زیادہ ہوے کہ سب دہزار ہزاری ذات اور دہزار سوار کا ہو جاے
دو مین تاریخ پنکیش اعتبار خان کی ملاحظہ میں آئی مست سامان مین سے قرب جا لیس ہزار روپیہ کے سینے پسند کیا اور سون
منصب مصطفیٰ خان پر پانصدی ذات اور دوسو سوار زیادہ ہوے گیا اور مین کو پنکیش مر لقیے خان ملاحظہ ہوئی اور مکمل تمام

سے اہلالت شاہی
کمان نقارہ مین
جو امانت

سواران عظام
طرح سواران

ہوا ہر دست مانتے صل کے اور ایک تسبیح موتیوں کی اور بیشتر ذائقے متصرف موتیوں کے مینے لیے غریبوں کو کھجور اور کئی پیشکش سے چند
 ہوا موتیوں کی ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا تھا باہر ہوں کو پیشکش مزار احمد بہاؤ سنگھ اور رات سنگھ کی ملاحظہ نہائی
 اور تیرہ ہون کو پیشکش خواجہ ابوالحسن سے ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک لڑی موتیوں کی اور پانچ انگوٹھیاں اور
 چار برسے موتی اور بارہ تھان کے سب قیمتی بیس ہزار روپیہ کا تھا مقبول خاطر ہوا جو دھوین کو منصب خواجہ ابوالحسن پر کہ سہ ہزاری
 ذات اور سات سو سوار کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار سینے اضافہ کیے اور فادار خان کے منصب پر اضافہ ساڑھے
 سات سو ذات اور دو سو سواروں کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اور اسیدان مصطفیٰ
 نے کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کی کہ بعد رستی اور فراغت کے مہر گرجستان سے ہزار
 عالیقدر نے اوسکو مع خط فرحت نمط مشعل اور پانواع محبت اور اظہار صداقت کے میرے پاس بھیجا تھا اور چند اس
 سب اور شتر اور چند بار بڑ اور خوشن مجلس کے کہ روم کی جانب سے اوس پر اور کھار کے واسطے آئے تھے اور لوگتے
 فرنگ کے برسے برسے شکاری کہ سینے اشارہ اونکی طلب میں کیا تھا اوسکے ہمراہ مھکو بھیجے غرنکہ وہ سب تھے اوس وکیل تختہ
 میرے پیش کیے اور سینے انھیں دنوں مرتضیٰ خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ کاکڑے کے کہ نذرستان پنجاب میں ہوا اور مثل اوسکے
 اور قلعہ حکم اور منیو ملک تہا سے بہن نصرت کیا جس دن سے کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان میں بلند ہوا آج تک کسی بادشاہ
 اور سپر فتح نہیں پائی میرے والد لہرنگو اسکے وقت میں ابجا رکش پنجاب اس قلعے کے تمام سے بہرہ ور ہوا تھا لیکن بہر صورت ایک اور
 بڑی اثرانی کے وہ لشکر کا مشغول کیا تھا اوس طرف بھیجا اور قلعہ فتح ہونے سے رہ گیا اور وقت نصرت کے مینے قبیل خانم لغبی خان
 کو عنایت کیا اور لاہر سورج ملک کو پوتہ راہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا نزدیک اس قلعے کے تھا اوس واسطے اوسکو قلعہ کی گستانی
 کے واسطے مامو کیا اور پانصدی ذات سوار اوسکے منصب پر اضافہ فرمائے اور راجہ سورج سنگھ نے اپنی جاگیر سے اوسکا
 حاصل کی سو اشرفیان مذکورہ تیرہ ہون کو نذر مزار ستم علی کی دو ہجرت مع اور ایک تسبیح دانہ موتیوں کی اور چند کشتیاں ہار
 کی اور ایک ہاتھی اور چار جانی گھوڑے مقبول ہوئے باقی سامان نذر اوسکیکے پیر یا اور اوسی تاج پیشکش اعتقاد خان کی گئی تھی
 ہزار روپیہ کی مقبول ہوئی اور منصب اعتقاد خان پر کہ ہفت صدی ذات اور دو سو سوار تھا اظہ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کیے
 کہ اصل اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوتے تھے سردہی ازبک کہ زمرہ سپاہیان نامی تھا بعد رفت دست کے مرگیا
 اور مع آٹھویں کو کہ یوم خیرتہ تھا ڈیڑھ ہر ہون رہے شرف آفتاب ہوا سینے خوشی سے تخت پر جلوس سنا مایا اور اناکین دولت
 تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی کیا لاسلے پھر ان سے طرف تہنہ نور کے ہر گانا اور بان نذر مہابت خان کو کہ ہر جب حکم
 مع ہوا نفیس و مرصع آلات و بارچہ نشینی وغیرہ کے خاطر خواہ مرتب کیا تھا دیکھا اون سب میں ایک کپیا مرصع کہ جو جب عرض
 اور سکے زرگران مرکار نے طیار کیا تھا از روئے قیمت و بیساج سرکار مہ دولت کے نہ تھا تھنا قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوا ابانی جو امر
 اور جنس ایک لاکھ اڑتیس ہزار کافی حقیقت کہ سامان بہشتنا تھا مصطفیٰ خان لہجی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت کیا
 اور اکیسویں کو قلعہ بہت عبد الغفور کے ہندو آدمیوں کو امر اسے دکن سے بھیجا اور راجہ کراہیت نے طرف جاگیر اپنی کے نصرت
 پائی جو ہم نرم خاصہ اوسکو محبت ہوا اور اسی ایام میں نمر مصطفیٰ بیگ لہجی کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر
 اسلام خان کے کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے تیسویں کو امر اہم خان سو ہزار
 ولایت بہار کا ہوا اور نذر خان کو حکم ہوا کہ توجہ گاہ مابدولت ہوا اور اوپر منصب ابراہیم خان کے کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تھا

سخی پانصدی ذات اور نیرسوا زیادہ کیے اور سی روز سیف خان فرنگی کے نصرت جو ۱۱ اور حاجی بی اور کینے ساتھ خطاب اور یک
 خان کے سر ہندی پاکے جاگیر کی نصرت حاصل کی اور بہادر الملک شہینہ لشکر دکن کے کمانڈر اور پانصدی ذات احمد و ہزار و
 ایک صد سوار کا رکھتا تھا ہاشم خان پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور پانصدی خواجہ بقی کے کہ ہشت صدی ذات و کینے ہزار و
 سوار کا تھا دو سو علاوہ اسکے اضافہ ہونے اور پانچ سو کے اور پانصدی خواجہ بقی کے کہ ہشت صدی ذات و کینے ہزار و
 ذات اور نیرسوا جو سے خاصہ گھوڑوں سے گھوڑا سپاہ اہلین کہ دارا سے ایران نے بھیجے تھے مہارت خان کو عنایت کیا آخر وہ
 بختیار کو دولت سرانہ خورم میں تشریف لیا جاکر چھ ہرات تک وہاں مقام فرما رہا پیشکش دو بارہا وہاں کی اس وقت نذر سے گذری
 روز اول کو کیرا نیت حاصل کی تھی ایک قلعہ محل مشہور لانا کا کہ وقت ملاقات کے اوسے دیا تھا تھی ساتھ ہزار روپیہ کا نذر کیا گیا کہ
 تعریف کرتے تھے نہ تھا وزن اس محل کا آٹھ ہالک تھا اور سابق رسے بالہ بود کہ دراصل قبولی طوراً و نامی راہین ہندستان سے تھا اسکا
 مالک تھا پھر اسکے بیٹے چند میں کے پاس آیا اور اسنے پریشان حالی میں رانا اور کینے کے ہاتھ پیر اور اسکا پرتاب کو ملا اور
 لانا پرتاب سے اس لانا اسنگ کے پاس آیا جو اسکے یہاں اس سے اچھا تحفہ اور تحفا اسواسطے اسنے اپنے بہت ہاتھوں کے
 وقت ملاقات شاہزادہ خورم کے نذر کیا اور میں نے حکم کیا کہ او سپہ کھدین کرانا اسنگ کے ملاقات کے وقت یہ شاہزادہ خورم کے نذر
 کیا جو اور کئی چیزیں بھی اوس روز با خورم کی پیشکش سکے میں نے پسند کیں نہجا اسکے ایک صندوق جو بلوری رنگستانی تھا نہایت کھلت کا بنا جو
 اور چند لطف نذر کے اور میں انگوٹھیاں اور جاگھوڑے اورانی اور چند تفرقات چیزیں کہ قیمت اون سب کی آتی ہزار روپیہ تھی اور
 اس قدر کہ میں اوسے گھر میں کیا بہت پیشکش کر کے اسکا کئی تھنیا اسباب چاہیے لاکر دو بیہ کامینے سب سامان دیکھا اون سب میں
 سے خوب ایک لاکھ روپیہ کا لیا اور باقی اوسکیو محنت کیا اور اٹھاسو روپیہ تاریخ کو اور پانصدی خواجہ بہان کے کہ سہ ہزاری ذات
 اور اٹھارہ سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے یعنی اور ابراہیم خان کو سب خلعت اور خنجر صبح اور نشان
 تقارہ محنت کیا اور صوبہ بہار کی طرف نصرت فرمایا اور خدمت میں عرض کر کے کہ پشلا خواجہ حاجی محمد کے متعلق تھے بعد اوسکی وفات کے
 متعلق تھے کہ کبیر احمد تھا عنایت ہوئی اور میں سوچتا تھا پانصدی دلاور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور ہزار سوار کا جو جادے
 اور جو جادے نصرت کو نذر کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا محکم کہ اوسکو نشانہ انڈاری اپنی بندوبد کی دکھلاؤن جن اسی درمیان
 میں فراوانی ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ میں سوا خیر کے نہیں مانتا ہوں کہ اس خیال سے کہ اسکا جانے تک شاید اور شیر نئے آوی
 کی طرف متوجہ ہوا میں اور گرن سے پوچھا کہ گولی کہاں ماروں کہ وہاں ملے گی جب قریب شیرنی کے گیا میں تو ہوا تیر چلنے لگی اور شیرنی
 کی شیرنی سے گھبرانے لگی لیکن میں نے کنگر شیرنی کی آگ کھری گولی ماری امدت عالی نے اپنے کرم سے اوس ہندو زادے کے اور بڑ
 میری عزت رکھی کہ اوسکی آگ کھری بین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی کرن نے اسی روز مجھے بندوبد خاصہ طلب کی میں نے زومی
 خاص بندوبد اور کمانیت کی اور جو ابراہیم خان کے نصرت کے وقت باقی بڑیا تھا اوس وقت خاصہ ہاتھی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتھی
 بہادر الملک کو اور دو سو سوار اور ہزار خان کو محنت فرما کر اون کے پاس روانہ کیا اور ہا رو ہی ہشت کی آٹھ سو کو کمانیس وزن قمری کی آگ
 ہوئی اور بیٹے آپ کو چاندی وغیر میں تول کر مزا کو وہ تقسیم کر دیا اور نیش خان کو اوسکی جاگیر کی طرف کوسو رو مالوہ میں تھی نصرت کیا
 اور اٹھیں دونوں ایک ہاتھی خواجہ ابوسعون کو عنایت کیا اور نوزین تاریخ خان اعظم خان کو کہ اگر سے میں گوا لیا رستے حسب طلب ہے
 لائے تھے سامنے لائے باجوہ دیکر اوس سے نصیرین بہت ایسی ہوئی تھیں کہ جو کچھ اوسے شہادتیاں تھیں بجا میں میرے تھا
 لیکن اوسکے رو بہرہ ہوتے ہی آثار شہر مندی مجھ میں ظاہر ہوئے اور سب قصور اسکے میں بوشدے اور نشان کہ میری کرم سے بندھی

تھی اور حکومت کی اور کون کر کے ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا اور سوچ سگئے اسی روز ایک ہاتھی ان رات نام کہ بڑا ہی تھمیری
نذر کیا پیشک بہت نعلوں میں داخل فیما نہ کیا اور سوین تاریخ پیشکش خواجہ جہان کی کہ اگر سے میں اپنے بیٹے کے ہاتھ بھجوانی تھی تو
اشرف سے گزری اور میں ہر طرح کی چیزیں تمیں قیمت اور سب کی جائیس ہزار روپیہ ہوئی اور بارہویں کو پیشکش خانہ دوان
کی ملائے سے گزری اور میں پانچ گھوڑے اور دو فترا اور چند تازی سنے اور کئی جانور شکاری تھے اور سی روز سات ہاتھی اور
راجہ سوچ سگئے نے پیش کیے اور سب داخل فیما نہ خاص ہوئے تھیر خان کہ بعد اسکے ملازمت میں چار مہینے تک رہا اور اس روز رخصت ہوا
سینے معرفت اور سکی چنتہ تین عادل خان کو کھلا بھیجین اور نفع و نقصان دوستی اور دشمنی کے بخوبی سمجھا کر رخصت کیا کہ اچھی طرح
عادل خان کے دل نشین کر دے کہ وہ راہ دولت خواہی اور فرما بنواری اختیار کر لے اور اولی رخصت کے وقت بیٹے عادل خان کو بھی
چند چیزیں بھیجین عرفکہ ان گھوڑے دنوں میں خاص سرکار اور اکثر شہزادوں اور لاکھیر سے کہ سب انکھیر سے اور کھوں نے
عادل خان کو بھیجا ہی قریب ایک لاکھ روپیہ کے حساب ہوا اور جو بہین کو منصب اور بلا خدمت فرزند خود کو کا عذر کیا منصب نہ دیا
بارہ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا تھا اور منصب اوسکے بھائی کا پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا سو بیٹے حکم دیا کہ
منصب اوسکا برابر منصب پر وزیر کے اختیار کر کے جو کچھ اوس سے زیادہ ہوا اوسکو بعد بڈا نام خدمت کے بطریق اختیار فرمایا
رکھیں اور ہاتھی خاصہ بھی گھنگ نام مع سالانہ تھی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو محرمت کیا سینے اور سو لوین تاریخ ایک ہاتھی جہانت خان کو
عنایت ہوا اور ہویں کو منصب راجہ سوچ سگئے پر کہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا ایک ہزار اور اضافہ کر کے منصب بھجوری سے
سر لہنگیا اور سب التماس عبدالہ خان کے منصب خواجہ عبداللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا تھا سینے حکم کیا کہ منصب
اوسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا اور عبداللہ خان سرخان اعظم کو کہ غور بنوین مقید تھا التماس اسکے باپ کے سینے
اوسکو بلوایا جب وہ در دولت برآیا تو پٹری اوسکے پانوں کی بھلو اگر اوسکو نزدیک اوسکے باپ کے بھجوا دیا اور جو بیویوں ایک ہاتھی
فوج سمجھا نام راجہ سوچ سگئے نے نذر کیا کہ چہ بہ ہاتھی خوب بڑا فیما نہ خاص بہین داخل ہوا لیکن اسکے ہاتھی کے برابر
نین کہ وہ نوادرات مانے سے قیمت اوسکی تیس ہزار روپیہ ہوئے بہین اور جو بیویوں کو منصب بروج الزمان ولد زلشاہ رخ کا
کرات سوزات اور بارہ سو سوار کا تھا اور صدی ذات اور اضافہ سینے اوسپر کیا اوسکے دیوان خواجہ زین الدین کہ نقش بندی خواجہ لادون
سے ہر اولہ الہ سے اگر ملازمت کی اور ہٹارہ گھوڑے نذر کیے اور چونکہ زلیشاہ خان کی صوبہ گجرات کا سب سے رخصت ہوان کے
صوبے سے حاضر گاہ ہوا تھا اس واسطے سینے حکم کیا کہ ایک شخص کیون بہن کا اوسکو قید کر کے چھڑ دیکر صوبہ گجرات کے
لیجی وے تا پھر اور لوگ ایسی ہوس کیون اور منصب مبارک خان سدا ولی پر سینے پانصدی ذات اور اضافہ کیے کہ کل دوڑھ
ہزاری ذات اور سات سو سوار کا جو چاوسے اور اوسکو کن تاریخ ایک لاکھ روپیہ خان اعظم کو بیٹے محرمت کیا اور حکم کیا کہ اگر نہ وہین
اور پر گنتہ کا سب کہ کہ موافق بھجوری ذات کے ہونا کہ اوسکی بیگم بن مقرر ہوا اور آخر اوس میں ہا ہا کی تعلقان کو سب اوسکے
غزیز دن اور ہر اردون کے صوبہ الہ آباد کی طرف کیا اوسکی ہا ہا کی ہا ہا سینے رخصت کیا اور اسی مجلس میں بہین گھوڑے اور
ایک قبا پر ہرم کی خاصہ اور بارہ ہرن اور دس تازی کے کھنکھ کی خدمت ہونے پر دوسرے دن کہ خود ہا ہا کا تھا چاکر
گھوڑے اور سری تاریخ میں کتابیس گھوڑے اور تین تاریخ میں گھوڑے کے سب میں دن میں ایک سلاہک بھگ کون کون کوہر محرمت
ہوسے اور کون میں فوج سنگار سے ایک ہاتھی خاص ہتھی تانہ سے شیخ ہویں ہزار روپیہ کا راجہ سوچ سگئے کو محرمت ہوا اور بھجوری تاریخ
دس ہوسے اور دس قبائیں اور دس پگھن کر کے عنایت کیے اور بیویوں کو ایک ہا ہا ہاتھی اوسکو دیا اور ہمیں دوا لگا کر شہر کے احبار میں

تھے گھما کر ملا لگائی نام ایک درخشاں کہ چائیں برس سے بیان ایک خانقاہ میں بیٹھا تھا دو سال قبل اپنی وفات کے صاحب مکان اس
 خانقاہ سے اپنی قبر کی جگہ لگی تھی اور دونوں نے حسب الطلب اس کے خانقاہ میں ایک جگہ قبر کی دی تھی جب دن وفات کے قریب تھے
 تو اس نے دوستوں سے کہا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ جو بات میرے پاس ہے اور کسی کے سپرد کر کے طرف عالم آئوت کے روانہ ہوں دوستوں
 نے یہ سنا کر تعجب سے خندہ کیا اور کہا کہ کیا ایسا عظیم ملام کو اپنی موت پر اطلاع نہیں تو یہ بات کس طرح کہتا ہے اس نے پھر یہی کہا کہ مجھ کو یوں ہی
 حکم ہوا ہے پھر وہ ان کے ایک قاضی زادے سے کہ اس کا مستند تھا کہا کہ میرا قرآن سات سو تکہ کا مال ہی ہے سید میں اس کو موت
 کر کے میری تمہیہ تو کفین میں صرف کرنا اور جب کہ اذان مجھ سے سنا تو میری خبر لیا اور یہ سب باتیں مجھ کو کہیں تھیں پھر سب باتیں
 اپنے چہرے کا دوستوں اور مریدوں کے ہاٹ دیا اور اوسیدن عمر کو حمام میں نہا کر لباس بدلادوھرے دن قاضی زادہ کو دیکھ کر ہاتھ
 سے خانقاہ میں تحقیق احوال کو اس کے آہا دیکھا کہ دروازہ جو ہے کا بند ہے اور ایک مرید ابوسہب بیٹھا ہے خادم سے جب حال پوچھا تو اس
 کہا کہ ملائے حکم کیا ہے جب تک یہ دروازہ خود بند کھلی سے اندر نہ آنا پھر ایک گھڑی گزری کہ وہ دروازہ کھل گیا اور قاضی زادہ ہم
 خادم اندر گیا دیکھا کہ ملا قبروں دروازوں بیٹھا ہے اور جان جان آفرین کے سپرد کی ہے کیا خوش احوال ہیں وہ لوگ کہ اس دنیا سے جو
 دامگاہ متعلق ہے کیوں آزادانہ چلے جاتے ہیں اور منصب اکرم میں راٹھور دو صدی ذات اور چاس سو اٹھانے کے کہ کل غلام کا
 ہزار سی ذات اور تین سو سو کار کا ہوا جو اسے گیا رہوین تاج پخش کش لشکر خان کی کہ تین شتر لواتی اور بیس شکاری تھے لاشے
 سے گزری باہر ہون لوگ تفریح اعتبار خان کو مرحمت کیا اور کرن لو ایک کلنی دوزار روپے کی عنایت کی جو دہوین تاج سپر بند
 کو غفلت دیکر دن کی طرف حضرت کیا اور جمعہ کی شب میں بند رہوین تاج ایک عجیب امر واقع ہوا امد میں اس رات کو لشکر میں تھا
 خلاصہ اس کا یہ کہ کشن سنگھ بھائی سورج سنگھ کا گونبد اس کے گرد وکیل اہل کو کھانا سبب اسے جاتے اپنے بھتیجے کو پالی وہ سہنیم کے
 کہ کچھ دھوپان گونبد اس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا دننگ رہا کرتا تھا اور قصد اسے جانے کا طویل تو غرض کہ کشن سنگھ کو مدتی کی
 گویا کہ اس حقیقت میں راجہ کا بھی بھتیجا ہے عوض اس کے خون کا گونبد اس سے لگا لیا لیکن راجہ سبب ہوشیاری اور کار براری گونبد
 کے طلب قصاص سے قتال کر رہا تھا کشن سنگھ نے جب راجہ کی یہ بے پرواہی دیکھی تو خود اپنے بھتیجے کے قصاص لینے پر کربا بندی
 اور مدت تک اسی تاک میں رہا یہاں تک کہ اس رات اسے اپنے لوگوں کو جمع کر کے اس مقدسے کا اظہار کیا کہ میں لگ گونبد اس کے
 مارنے کو جاتا ہوں اس کے جو کچھ ہوا وہ یہ نہ سوچا کہ اس میں راجہ کو بھی ضرب پہنچے گا اور راجہ اس حال سے جینے کا قریب صاف
 ہوا اپنے بھتیجے کرن سنگھ اور دوسرے ہمراہیوں کے جا کر دروازہ پر پھانسی کی پونجا اور وہاں سے اپنے چند لوگ متبر گونبد
 کے مکان پر کرب راجہ کے مکان کے تھا لڑنے کیے اور خود دروازے پر کھڑا رہا وہ لوگ جب کو بتیاس کے مکان پر گئے تو پھر
 والوں کو انھوں نے قتل کیا اور اس شور سے گونبد اس جب بڑا اور گھبرا کر تلوار لے ہوئے گھر کے ایک طرف سے باہر آ کر اپنے
 والوں کی دھوکے اور وہ لوگ جب پرے والوں کے قتل سے فارغ ہوئے تو گونبد اس کو ٹھونڈنے لگے اور بھڑا دے دیکھتے
 اور کاکام تمام کیا اور قبل اس سے کہ گونبد اس کے مارے جانے کی خبر کشن کو متفق ہو کشن سنگھ لگے اور گھر سے اور بڑا اور
 اندر چلا گیا اور لوگوں نے منع کیا کہ اس وقت پیادہ ہونا مناسب نہیں لیکن اس نے غمانا کو وقت کرنا دشمن کے مارے جانے کی
 خبر سنا کر وسیطرح سارے مسلما ہر آتا لیکن تقدیر میں جو کچھ اس کی موت لکھی تھی زیادہ اندک گیا اور اس شور سے راجہ بھی بھاگ گیا اور پھر
 پتو اڑھیلے ہوئے اپنے دروازے پر پانڈر سے آکر گھبرا ہوا گیا تھا اور لوگ ہر طرف سے وہ شور سن کر نکلے لوہار لیے جمع ہوئے تھے اور
 پھیلے اور چند پیادوں کو گھیر لیا وہ تھوڑی اور راجہ کے لوگ بہت تھے ایک ایک کے دس دس مقابل ہو گئے اور جب کشن سنگھ اور

صفتیہ
 ارباب لائق
 دیدار شہزادہ

خاندان شہزادہ
 کی لشکر تیز

مگر ن سنگ پادشاہ کے مکان کے قریب پونچھے تو لوگوں نے اپنے حکم کے دونوں کو مار ڈالا لاشیں سگد کے ساتھ نغم اور کراچ
 نغم نغم آئے اور جیسا سمجھا آدمی دونوں طرف کے ماسے گئے راجہ کے تیس اور کراچ کے چھتیس جب آفتاب نکلا تو سب میں یہ نقشہ منور
 ہوا اور راجہ نے اسے بھائی اور ایک بیٹی اور ایسے نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سے اسکو تھا کہ تہا پایا اور بانی گرد و پیش کے مقدر تقدیر
 سے یہ ان ہو کر اپنے گھر کو گیا نیز بھگوان شکرین پونجی سینے لاشوں کے جلانے کا حکم موافق اور اس کے طریق کے دیا اور تحقیق مقدر کے
 آخر طرح کے خیر ظاہر ہوا آٹھویں تاریخ میران صدر جہان نے اپنے وطن سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہینہ تک اور بارے
 سو روپے منگ خدمت دکن پر حضرت ہوا ایک جوڑی موٹی واسطے ماہ کے کان کے اور پریم نرم خاصہ یعنی اسکو محبت کیا اور خانہ خان
 بھی ایک جوڑی موٹی بھی اور پچھوین کو منصب اعتبار خان پر چھ سو سوار زیادہ کر کے کل پنچھاری ذات اور دو ہزار سوار کر دیا اور سوار
 کرن انبی جاگیر کبیرت حضرت ہوا گھوڑا اور ہاتھی خاصہ منگ خدمت اور ہار موتیوں کے کہ پچاس ہزار روپے قیمت کا تھا اور خیر صبح دونوں
 کی لاگت کا اسکو میں نے محبت کی اس روز سے کہ وہ آیا تھا اور حضرت تک نقد و جنس اور جواہر اور جواہر و ہتھیاروں سے جو کچھ اسکو
 عنایت ہوا دلا کھڑا دیا اور ایک سو گھوڑے اور پانچ ہاتھی ہوسے سوا اس کے کہ فرزند خورم نے چند بار اسکو دیا جو اور مبارک خان
 سزا دلی کو گھوڑا اور ہاتھی دیکر اس کے ہمراہ مقرر کیا اور کچھ زبانی باتیں رانا کو کہنا بھیجیں اور راجہ سوچ سگد نے بھی بوعدہ دواہ کے آتے
 وطن کی حضرت حاصل کی ستائیسویں نوپا پندہ خان مثل لے کر امرامی قدیم اس سلطنت سے تھا انتقال کیا اور آخرا س ماہ میں خبر
 آئی کہ سلطان ایران نے اسے بارے بیٹے مرزا صفی کو مر داڈالایہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اس نے
 ہوسو غلام کو حکم کیا کہ صفی مرزا کو قتل کر غلام نے وقت موقع کا دیکھا کچھ کچھ کو نوین محرم کی سنا ایک زاریوں میں شہزادے کو کہ حمام سے
 نکل کر گھر کو جاتا تھا غلام نکر سے دو تلو اور دن میں اسکا کام تمام کیا اور بہت دیکھ اسکی لاش خاک و خون میں پڑی رہی آخر
 شیخ بہا والدین محمد نام ایک بزرگ لے کر درمیان اس ملک کے ولایت میں شہر رہتا اور معتقد عنایات بادشاہی کا احاطت اس
 اور چھائیگی بادشاہ سے لیکر اس کے بزرگوں کے قبرستان میں دفن کیا ہر چند سینے ایران کے آنے والوں سے اسکا باعث کچھ کچھ
 کسی نے ایسی بات کہی کہ جس سے تسلی خاطر کی ہو اسواسلے کہ فرزند کے قتل کو بڑا سبب چاہیے کہ قرض اسکی بدنامی کا کرے اور پہلی تاریخ
 تیرہوا کو ایک ہاتھی نرغبت نام صحابہ مرزا رستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بھی ایک ہاتھی عنایت کیا اور میر حسین داماد خواجہ
 شمس الدین کو بخشی اور واقعہ نوین صوبہ بہار کا مینے کیا اور اوسیطرت حضرت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف خوش ملی کو ہاتھی اور خلعت
 دیکر اسکی جاگیر کبیرت حضرت کیا اور نوین ماہ نوکر کو شمشیر صبح واسطے خان دوران کے اور خیر واسطے المداد و درجہ الافغان
 کے بھیجا گیا اور تیرہویں کو مجلس عید باب پاشی کی منعقد ہوئی ننگان درگاہ نے آپس میں کھلب کھچ کر خوشیاں کیں شہزادین
 کو امانت خان طرفت بند کینیا ت میں معین ہوا چو کہ مقرب خان ارادہ آنے درگاہ کا رکھتا تھا اسواسلے اسکو بندہ نکر سے
 تفر کیا اور اوسیدن خیر صبح فرزند پرورد کو بھیجا اٹھارہ دن کو پیشکش خانخانان کی ملاسطے سے گذری ہر طرح کی چیزیں اگہستہ کیں تھی
 تین محل اور ایک سو لکھ موٹی اور سو باقوت اور دو جواہر اور ایک کلنی مرصہ باقوت اور موتیوں سے آہستہ اور ایک جواہر اور
 مرصہ توار اور کراچ عملی بندہ باز و مرصہ کا اور ایک انگوٹھی الماس کی قرب لاکر روپے قیمت کے کہ یہ سب سوا تھا اون اور جواہر ہتھیاروں
 سے اور حمام اور پارچوں کے جو دکن اور کرناٹک سے حاصل کی تھی کہ ہر قسم کے زرد دوا اور سادہ اس میں تھے اور بندہ ہاتھی اور
 ایک گھوڑا کہ بال اسکی زمین کچھ تھی اور پیشکش میں شامناز خان کی بھی پانچ ہاتھی تھے اور زمین سو بارہ ہرتے کے ملاسطے سے گذری
 اور بیٹے ہوشنگ کو خطاب اکرم خان سے سرفراز کیا اور ایک روز افزون نام راجہ زادہ صوبہ بہار کا نفعی تھے حاضر حضور ہوا کرتا تھا

تینے اوسکو مشرف باسلام کیا اور باوجودیکہ اوسکا باپ سنگرام سبب برخطانی کے میری سپاہ کے ہات سے مارا گیا تھا کیسے
 اوس نوجوان نوسلمان کو اوسکے باپ کی جگہ راجہ کر کے وہی ملک اوسکو دیدیا اور باقی دیکر اور درخصت فرمایا پھر ایک ہفتی جا گیا
 کوہرمت ہوا گا دسکے پاس بھیجا جو سے چوہینوں کو جگت سنگھ سیر کو کر کے لے کر بارہ سال کا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور وہ
 اپنی دادارانا امر سنگھ اور اپنے باپ کے حضور میں گذرانی اکثر آثارا صالمت اور امیرزادگی کے اوسکے چہرے سے ظاہر تھے میں نے
 خلعت اور دلجوئی سے اوسکے دل کو بہت خوش کیا اور مزایا سے ترخان کے منصب پر و صدی ذات اضا فذ کی کہ کل بارہ صدی
 ذات اور تین سو سوار کا ہوا جو سے اور ازسی ماہ میں شیخ حسین رو بہد کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تین ایام
 نصرت جاگیر چبانے کی اجازت دی اور مزاشرف الدین حسین کا شہری کے قریبوں کو کہ انیسوں نون آستان پوسی سے شاہجام
 ہو سے تھے دس ہزار روپے عنایت کیے اور پانچویں امرداد کو منصب راجہ تمل پر کو ڈیڑھ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تھا پانچ
 ذات اور ایک سواریے اضا فذ کے ساتویں تاریخ لشوار ہونے کے سرکارا ڈیڑھ میں جاگیر رکھتا تھا اور بواسطہ جو کہ صاحب معبودان
 کے طلب کیا گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور چار ہفتی پیشکش کیے چونکہ ان دونوں محکو خانجہان کے فزاد کے دیکھنے کا شوق مل
 تھا اور اسطے تحقیق حالات دکن کے اکیہا رانا اوسکا ضروری تھا اسوا سٹے سینے اوسکو طلب فرمایا تھا مشیرا مینوں ہاہ انکو کہہ دیا
 ملازمت سے شرفیاب ہوا اکیہا زاشرفی اور اکیہا روپے نوہر کے اور چار مل میں مونی ایک زرد اور ایک چول کراستی ہڑا پچاس
 روپے کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کے عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اسوا سٹے میں روہدہ مبارک میں ان کو نصف شب تک وہاں رہے
 کو وہاں حال آیا میں نے فقرا اور خادموں کو اپنے ہاتھ سے چھ ہزار روپے فقدا دوسرے تقسیم کیے اور شریع مردار یا مرد جان
 اور کراہی فقرا کو دین اور راجہ سنگھ کے پوتے ہما سنگھ کو خطاب راجگی سے سرفراز کر کے فقار اور آستان عنایت کیا سولوں کو ایک
 گھوڑا عرقی خاصہ اور ایک گھوڑا اور سہاابت خان کو مرحمت کیا اونیسویں کو باقی خان عظم کو عنایت ہوا اور منصب کو شہر ہسار
 پر کہ دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا دو سو سوار اضا فذ ہو سے اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کے منصب پر کہ بارہ صدی
 ذات اور چھ سو سوار کا تھا دو صدی ذات سوار اور اضا فذ کیے بائیسویں کو مزارا جہا کو سنگھ نے طرف اپنے وطن آنبر کے نصرت
 پائی اور سینے جاہر پچوہا شہری خاصہ اوسکو مرحمت کیا اور بعد یک خان نے گڑھ پور میں مہجس تھا اگر ملازمت حاصل کی سینے
 بلحاظ اعلیٰ خدمتوں کے معفو فرمایا اور مقرب خان نے نبی صوبہ گجرات سے اگر شرف آستان بوس حاصل کی ایک کلنی اور ایک تھی
 نذکی پھیرنے منصب سلام اندر عہد پر پانصدی ذات سوار اضا فذ کیے کہ سب دو ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوا جو سے
 اور اول ماہ شہر پور میں منصبوں پر اوں لوگوں کے جو خدمت دکن پر جاتے تھے اسطے اضا فذ کیا سینے منصب مبارز خان پر تین
 سو سوار کہ کل ہزاری ذات سوار کا ہوا جو سے اور نامر خان کو اسبقدر اضا فذ سے سرفراز کیا اور دلا درخان کا بھی اضا فذ تین سو
 سوار کا فرما کر کل جھانی ہزاری ذات سوار کا مقرر کیا اور سنگلی خان کے دو سو سوار اضا فذ کے ڈیڑھ ہزاری ذات سوار مقرر کیا اور
 گرد پور پیرہ سال ہشتصدی ذات سوار سے ممتاز ہوا اور اعلیٰ خان قیام حسان امیقدر منصب پر اصل اضا فذ سے پندر
 ہوا اور حسین ہشتصدی ذات اور پانچ سو سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان سپہر شہر خان کو بھی اسبقدر منصب عزت بخشی اور ڈیڑھ
 سو سوار سپہر عبدالقادر بارہ کے منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہشتصدی ذات اور تین سو سوار کا ہو پھر ایک اشرفی لوزہاں نے چھ ہزار
 چار سو روپے کے مصطفیٰ خان بیگ کیل ایران کو مرحمت کیے اور پانچ پتے شکاری قاسم خان حاکم شکار کو مرحمت کیے اور مزاداد
 ہر ماہ ہزار ستم کا باہمیں اسی ماہ کو خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سولوں شب کہ مطابق شب برات کے عقی چار ہفت

میں نے اپنے
 ہاتھ سے

تال رہا ساگر کے خوب روشنی کرکاراؤ کے تماشے کو گیا میں چراغوں کا عکس پانی میں عجب کیفیت دکھاتا تھا ذرا اٹھ لفت تھے
 ہمراہ بگیت کے وہاں رہا میں ستر مہینے تا بیخ مرزا جمال الدین حسین نے کہ کوئیل ہو گیا پورا گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی جاوے گی
 تین کہ اوں میں ایک عقیقہ نئی منایت بیلرب کی تھیں لیکن اس عقیقہ کی بجز عادل خان جیادری نے سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرف
 سے ہمراہ میر مذکور کے بھیجا تھا اور چند ہاتھی مع سامان طلائی اور تقریبا دو روپے گھوڑے اور ڈھاؤ تھیا اور جو ہرات اور کپڑے اور
 فردش اور سفر کے بنے ہوئے ہمراہ اور اسکے لطیف شیکش بھیجے تھے وہ سب میرے ملائے سے گزرے اور چند شہت رکھی
 سینے دیکھی پھر اوسیدن مجلس روز نشی کی مستعد ہوئی اور چھبیسویں کو مصطفیٰ بیگ وکیل نے حضرت پائی مدت حضور میں کو
 جو کچھ کہ مرحمت ہوا تھا اس کے سوا بیس ہزار روپہ نقد اور خلعت سینے اور سکونایت کیا اور جو اب میں شاہ ایران کے ایک عجب
 نامہ کمال دوستی کا لکھا جوتھی ماہ گھر کو منصب میر جمال الدین جین کا کہ دو ہزاری ذات اور پانچ سو سوار کا تھا چار ہزاری ذات اور دو
 ہزار سوار کا سینے مقرر فرمایا پانچویں کو وہاں خان کہ ہمراہ خانبھان خان کے خدمت دکن پر مقرر ہوا تھا بواسطہ ملاحظہ ساعت مقرر
 سفر کے کہ آگئی تھی حضرت ہوا اور خلعت و خنجر اور پھول کٹا رہ اور شیشہ خاص اور ہاتھی سے سربند ہوا اونوں کو خانبھان خان رحمت
 ہوا اور سکونایت اور نادری خاصہ اور سپہ راہبوار مع زین اور فیصل خاصہ اور شیشہ خاصہ سینے عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا
 کہ سترہ سو سواروں کو ہمراہ ایران نہایت خان سے تنخواہ دو سو سپہ اور سپہ کی دیجاوے وہ سب لوگ کراس بار خدمت دکن پر
 مقرر ہوئے تین سو تیس منصب ہزار اور تین ہزاری کے اور سات سو سوار اور چاق کے اور تین ارغمان دلہ ناک تھے یہ کل تین ہزار سوار
 ہوئے کہ ساتھ تیس لاکھ روپہ خزانہ اور توپ خانہ جنگی آرسنہ اور جنگی ہاتھیوں کے خدمت مقرر پر روانہ ہوئے اور منصب سربند
 پر پانچ صدی ذات اور دو سو ساٹھ سوار سینے زیادہ کیے کہ کل دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور باجوہیتجا قلع خان کا
 منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور منصب راہبکش کس پر بھی پانچ صدی ذات سینے اضافہ
 کی اور حسب التماس خانبھان کے منصب شہباز خان اودی کا کہ مستغنیان دکن سے ہرج مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ہزار
 سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان سپہ مرزا ستم کا ہزاری ذات اور چار
 سو کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھویں اوسی ماہ کو اور ایک ہزاری ذات اور پانچ سو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر سینے
 اضافہ کیے اور اسکو منصب بزرگ پنجہاری ذات اور ڈھائی ہزاری سوار سے سرفراز کیا اور بیسویں تاریخ راجہ سوچ سنگھ نے
 مع اپنے پسر چنگ کے کہ وطن گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سو شہسنی اور ہزار روپے نذر کیے پھر سینے سید کبیر وکیل عادل
 کو ایک شہسنی نوز جہانی پانچ سو تو کہ کی مرحمت کی بیسویں تاریخ نوے ہاتھی کہ قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح گہ اور ڈیڑھ
 رانا کے اور بیسویں سے سینے تھے ملاحظہ سے گزرے اور دخل غلیانہ خاص ہوئے اور اراوت خان منصب میر سامانی اور
 مستعد خان خدمت بخشگی کیونکہ اور محمد رضا جبری بخشگی صوبہ پنجاب اور وہاں کے اخبار نویسی پر مقرر ہوئے اور سید کبیر
 عادل خان کی طرف واسطے درخواست عفو و تصدیق امرایان دکن کے اور ذمہ داری چھوٹ جانے تلخہ احمد نکر کے مع دیگر کامیابی
 کہ بعضے مفردوں کی خرابی سے قبضہ مالان شامی سے جاتا رہتا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ میں حضرت ہوا اور خلعت اور ہاتھی
 اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور جو راہ بچ مسنگہ گھنچا ہوا دکن میں گر گیا تھا اسکے بیٹے رام دس کو منصب ہزاری اور چار سو
 سوار سے سرفراز کیا اور چوتھی ماہ آبان میں سیف خان بارہہ کو قمارہ مرحمت ہوا اور اس کے منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے
 کہ کل ک ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ مان کو کہ قلعہ گلو ایار میں بندھا تھا انھم مرقعے خان کے

ہوا تو فیکر منصب اور سکا برقرار رکھا اور متمتعہ کا لگا کر شہ پر نژادیک خان مذکور کے رفعا نکلیا اور حسب التماس خان دوران کے عہد
 کے منصب پر چین سو سوار کا حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سوار کا مو اور مرزا عیسیٰ ترخان نے نے قبیل سے کہ اوسکی جاگیر میں تھا
 اگر طاعت حاصل کی اور سوار شرفیاب نیکدین سولون کو راہ بسویج مسنگ طرف خدمت دکن کے حضرت ہوا اور چین سو سوار اور سنے
 منصب پر ہا کر کل ہزاری ذات اور چین ہزاری میں سو سوار کا مقرر کیا اور وقت رو گئی کے خلعت اور گھوڑا اور سکو عنایت ہوا اور
 منصب مرزا عیسیٰ کا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا مقرر کر کے خلعت اور باہتھی حرمت کیا اور دکن کی طرف
 بھیجا اور انھیں روزوں میں خبر فوت چین قلعہ بوجت کی عرصہ آشت جہانگیر قلی خان سے معلوم ہوئی بعد وفات قلعہ خان کے کہ
 قدیمی امیر اس سلطنت کا تھا سینے سن لائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تھا اور چون پور کا سا ضلع اوسکی جاگیر میں مقرر رکھا اور
 اہل اسکے سب مرزا اور قریبوں کو اوسکے ہمراہ فرما کر واراد سکا کیا اور اسکے بھائیوں میں لاہوری نام ایک شخص تھا نہایت مہربان اور
 شریفینے سنا کہ غلوق آئی اوس سے کمال تکلیف میں ہونے کوئی پتے روانہ کیے کہ اوسکو جو پور سے لے آوین جہاں دہلی ہاں پنجو تو چین قلعہ نے اپنی کم
 سے جا پا کر اپنے اوسن لائق بھائی کو ہمراہ لیا بھاگ جا کر خوار اسکے منصب اور جاگ اور دولت اور عزیزوں کو بھیجا کہ خند لو تو نکلے ساتھ کونہ رو جاہر
 لیا بھاگ گیا اور سینے پھر شہر کمال بھیجا اور وہ جن میں باد کے پاس تھا اوس کے کچھ لیکر باڑا لیا گیا تاکہ نینے سنا کہ وہ ملک جہت میں گیا اور وہاں
 جا کے چند روز گزار کر پھر ہاں لیا گیا کہ وہاں لیا گیا کہ اوسکی بہن بڑی تولیے آئی تھی کہ لڑکوں اور بیویوں کے ساتھ اور جا پا کر جا لیا
 قلعہ خان پاس کے جاوین اپنے ہاتھوں لگا لگا کیا اوسکے ہر ہاتھوں لگا اوسکو چند روز پہلے سے ایک بیماری ہوئی تھی اوس سے ہلاک ہوا لیکن اوسکا خود
 ہلاک ہونا بھی سن گیا اوسکو کہ اوسکو بھاگ کر قلعہ خان کے پاس لیا وین پھر اوسکی لاش کو اسکے فرزند اور غلام لڑکا دینے لگا اور کتر مال اوسکا ضلع ہلا
 بیٹھ گھوڑی کا بھی بنی مرزا کے اوس سے کرا لیا اور جو زمین اور جو زمین لیا اور اللہ العالی خاں نے اوسکا منصب بھی سنبھال لیا کہ تھیں سے تھا وہ
 سوار ہر جا کر کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیا اور کھراج کے کہ دو ہزاری ذات اور سو سو سوار اضافہ کیے اور قلعہ خان کو کہ ہزاری جاوار
 و دھار سوار کا منصب تھا سب ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام سپہ شاہ محمد قند ہاری کہ امیر زادوں
 سے تھا اور خدمت قزولی کی رکھتا تھا خطاب خانی سے سرفراز کیا پانچویں ماہ آڈر کو فوج جمع داراب خان کو عنایت کیا اور
 راجہ سانگ دیو کے ہمراہ خلعت واسطے امراء دکن کے بھیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کے بیٹھے مقدمات ناشاریتہ سینے سے
 اس واسطے اوسکو جاگت سے سرفراز کر کے احمد بیگ خان کو نظر اوسکی اگلی خدمتوں کے حکومت کشمیر عنایت کی اور اوسکا منصب
 ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا جمال رکھ کر خراج و فوج اور خلعت سے ممتاز کیا اور خلعت فرمایا اور اتھام خان کے ہمراہ
 مڑا دل واسطے قاسم خان کے کہ حاکم نکال بھرا دانگیے اور پیش کشی کئی دلدار فقیر خان کی کہ ایک باہتھی اور جو ڈھانگن تھے اور
 کچھ فوج سپرد میں ماہ مذکور کو ملا خط سے گذری اور خطاب مروت خانی سے اوسکو متاڈا کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ کو لایا
 میں تھا اور حسب التماس اعتماد الدولہ کے اوسکو مینے طلب کیا تھا سعادت کونش سے مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط
 ہوا تھا اوسکو حرمت ہوا اور انھیں دنوں خواجہ ہاشم وہ ہندی نے کہ ان دنوں ماوراء النہر کی طرف پیش قدمی ہو رہی تھی
 اوس ملک کے لوگوں کا بھی ہمراہ اپنے ایک مرید کے ایک خط شمل اور دوا اور خلاص قیوم سے ساتھ اس خاندان عالی شان
 کے بھیجا اور وہ شہر کہ حضرت جہاں نے واسطے خواجگی نام ایک نژاد کے کہ اوس سلسلہ میں تھا کہ مصر ملکہ خاں کا ہے
 خواجگی سامبندہ ایم و خواجگی رہ بندہ ایچم اوس خط میں لکھا مینے بھی اوس خط کے جواب میں چند سطریں
 اپنے ہاتھ سے تحریر کیں اور یہ رباعی اوس وقت لکھا کہ ایک ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بھیجیں رہا سے

ای انکہ امر تو پیش از پیش است + ازد دولت باد دولت ای درویش است + چنداگر ز فرود ات در شاد و غم و شادمانا
لطف از حد بیش است + سینه مصاحبون سے حکم کیا کہ جو کوئی شتر کتنا چور سپر باسی کے سوا حکیم سے الزام کرنے بہت خوب
کسی رباعی داریم اگرچہ شعل شامی بریش + ہر خطہ کنیم یا دور ویشان ہیش + اگر شاد شو ز ناول یک درویش + آرا شرم حاصل
شامی خوش + نیے حکیم کو کہو اور اسکے صلے میں زرا شرفی عنایت کین اور ساتویں ماہ دی گو کہ بکھے سے کہہ کہ آتا تھا پتیا
بیالینکس شوگ شکار ہو کے میوین کو میر میران نے اگر ملازمت حاصل کی مجھ احوال اور سکے خاندان کا یہ ہے کہ با یک کین
سے + یوتا میر غیاث الدین محمد میر میران ولد شاہ نعمت اللہ دلی کا ہے شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کر سکتے تھے چنانچہ شاہ
طہماسپ نے اپنی بہن جانش خانم گوشاہ نعمت اللہ کو دیا تھا کہ وہ مرتبہ میری سے ساتھ دامادی بادشاہ ایران کے متنازعہ
اور والدہ کی طرف سے + میر میران نو اسہ شاہ اسماعیل خونی کا بی بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کے اور کجا بیٹا میر غیاث الدین
میر میران رعایات شامی سے ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نے پھر خاندان سلطنت سے ایک لڑکی کا نکاح اسکے بیٹے
فرزند سے کیا اور شاہ اسماعیل کی دختر اسکے چھوٹے فرزند کو دی کہ نام اوسکا میر غیب اللہ تھا یہ میر میران اوس سے پیدا ہوئے
اور میر غیب اللہ نے آٹھ برس پہلے اس سے لاہور میں اگر مجھے ملاقات کی ہے چونکہ سلسلہ نامی اور کراچی سے تھا اس واسطے
سینے اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سے اوسکو مال مال کیا اور اوسکی تربیت میں مہر و فربہا چرب اگر ہ تمام
خلافت ہوا تو تھوڑے دنوں میں بسبب بہت اٹھ کھانے کے اوسکو عارضہ اسہال کبیر کا شروع ہوا اور بارہ روز میں وفات
پائی میں اوسکی وفات سے کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد و جنس کو حکم کیا کہ ولایت میں لیا کر اوسکے فرزندوں کو پونجا دین
ان دنوں اس میر میران نے بائیس برس کی عمر میں بصورت غلندرانہ کہ اوسکو راہ میں کسی نے نہ پہچانا اسنے آپ کو امیر میں منجھ
پونجا لیا سینے اوسکے سب پنج و تکلیف کا عوض کر کے منصب بہاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز کر کے پرشانی اوسکی غار پر
باطن کی دور کی اور تیس ہزار درہ نقد اوسکو مرحمت کیے اب میری خدمت اور ملازمت میں سے بارہویں کو لطف خان نے کہ
صوبہ داری بہار سے تغیر پایا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سو اٹھ ہزار درہ تین ہاتھی کش کیے پھر سینے قاسم خان صاحب
صوبہ بنگالہ کے منصب پر بہاری ذات اور سوار اضافہ کیے کہ کل چار بہاری ذات اور سوار کا ہوا اور جو دیوان اور خوشی بنگالہ سے
کہ حسین بگ تھا اور ظاہر میں اوس سے خدمت پسندیدہ وقوع میں نہ آئی اسواسطے سینے مخلص خان کو کہ بندہ معتد اس درگاہ کا تھا
خدمتون مذکورہ پر معین فرما کر منصب اوسکا دو بہاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بھی عنایت فرمایا اور خدمت عرض
کر کر کی دیانت خان کو مرحمت کی کہ چھوین کو جمعہ کے دن فرزند خورم کا دزدان واقع ہوا آج تک کہ بڑا اوسکی چوبیس سال کی عمر اور صاحب
کچر کبھی شراب نہیں پی کر اوس مجلس دزدان میں سینے گنا بابا تو صاحب اولاد ہوا ہے اور بادشاہ اور بادشاہ ہر اسے شراب پیتے
آئے ہیں آج تیرا جشن دزدان جو کجا شراب پلاتا ہوں اور اجازت دیتا ہوں کہ جشن اور نوروز اور تہری مجلسوں میں شراب بطریق
اعتدال پیا کر اقدار رکھل زائل نہو اور اوس سے عرض فالسے اور نفع کی رکھا کہ جو بولے جو بہتر حکیمین کا بیجے رباعی کی عمر
رباعی ہی دشمن است و دوست ہوشیار است + اندک تریق و بریش زہر ہار است + در بسیارش حضرت انیک مست +
در اندک او منفعت بسیار است + آخر میانہ تمام سینے اوسکو شراب دی سینے بھی پندرہ برس کی عزتک اوسکو نہ پیا تھا کہ لڑکھ
میں کہ والدہ نے دو تین بار بطریق دو انکجو دی تھی کہ مقدار ایک تو نے کئی پائی اور کلاب میں ملا رکھا شمشکی کی دماغ سے نام سے
پلا دی اور جیکو میرے والد کا لشکر وسطے دفع و فساد افتانان یوسف زئی کے غلندہ ایک میں کن اسے دریائے تیلاب کے

شاہیوں کے چور ایک کے سوا اور بہت سی

واقعہ تھا ایک دن میں شکار کو گیا چونکہ بہت تھکا تھا تو راستہ شاہ قلی نے کہ اسنو تو چنانچہ میرے چچا مرزا محمد حکیم کا تھا جسے کہا کہ اگر ایک پیالہ شراب نوشان فرمائو تو سب کھل اور مانگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی کے تھے اور طبیعت رغبت انہیے کاموں کی تھی تو بیٹے محمود جابر سے کہا کہ کھلیے علی کے پاس جا کر شربت کیف ناک لے آ کر کھینے مقدار اڑھسے پیالے کے شراب زبرد تک سیرین چھوٹے شیشے میں بھی سینے جب اوسکو بنا تو اسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکے کینے شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑھا گیا کہ شراب الگوری کا نشہ ہوتا تھا پھر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑھا گیا کہ ۹ سال میں بیس پیالے عرق دو آتشہ کے پینے لگا چودہ دن میں باقی رات میں کہ وزن اچھلکا کچھ سیر ہندوستانی ہوئے ہیں اور ایران کا جو تجربہ سیر اور چوکا سیری ان دنوں ایک بیچ بابان اور مولیٰ تھی جب کوئی بھگو منع نہیں کر سکتا تھا اور میرا یہ حال ہوا کہ سب کمال عیشہ کے ہات سے پیالہ نہیں ادا تھا کسکتا تھا اور لوگ بیا کرتے تھے پھر سینے حکیم ہام برادر حکیم ابو الفتح کو کہ میرے والد کے معنا جوں میں تھا کیا اس حال سے مطلع کیا اوسنے کمال دوسوزی اور اخلاص سے مجھے کہا کہ صاحب عالم اس طرح کہ آپ عرق نوش فرمائے ہن خدا سے تمہارے پناہ دے اگر چہ سینے اس طرح گدھے تو علاج نہو سکے گا چونکہ اوسنے خیر خواہی سے کہا تھا اور جان عزیز پر مجھے اوسکے کہنے کا اثر ہوا اوس دن سے میں کم کرنے لگا اور فلونیا کھانا شروع کیا اور جقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑھاتا اور زیادہ شراب انگوری میں عرق ملا کر دیا کہ چنانچہ دو حصہ شراب انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کہ اسے اور ہر روز کم کرنا رہا مدت سات برس چھ پیالوں پر ثوبت پہنچی کہ وزن سیرین کا اٹھارہ شقال ہوتا تھا اب پندرہ برس ہوئے کہ اوس بقدر پیتا ہوں نہ اس سے کہ نہ زیادہ اور مدت کو پیا کرتا ہوں کم جموات کو کہ دن پر سے جلوس مبارک کا ہے اور شب جمہ کو کہ مبارک شب بخیر نہیں پیتا اوسکی عولفن آخزل میں پی لیتا ہوں تا شب غفلت میں نگڑے اور شکر منہم حقیقی میں غلغل واقع ہو اور جموات اور انوار کو گوشت بھی نہیں کھاتا ہوں اسوا سٹکے کہ جموات دن پر سے جلوس مبارک کا بچ اور انوار میرے والد کی ولادت کا وہ اوس روز کی بہت تنظیم کرتے تھے پھر سینے عرض فلونیا کے انفیون شہر دہلی اب کہ میرے عمر چھبالیس سال چار بیٹے کی حساب سبب شمس کے ہو اور سبب تالیس سال ہونو کی فری حساب سے اٹھ تالی فیون پانچ گھڑی دن چڑھے اور چھ رتی بعد جموات جانے کے کھاتا ہوں اور خیر مصعب ہمدت معقولہ علی کے عبدالقدیر خان کو مرمت ہوا اور شیخ موسے خویش قاسم خان نے خطاب خانی سے سرفراز ہو کر منصب ہشت صدی ذات اور چار سو سوار سے امتیاز پایا اور طرقت بنگالہ کے رخصت ہوا اور مظفر خان کے منصب پر پانصدی ذات اور سوار اضا فو کیے اور ہم نگش پر پتھر ہوا اور انصین دنوں محمد حسین بھائی خواجہ جہان کا عمدہ فوجداری موضع حصار سے ممتاز ہو کر رخصت ہوا اور دو سو سوار اوستے منصب پر اضا فو کے کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کیا اور ہاتھی بھی عنایت کیا اور میر سیران کو بھی ہاتھی عنایت کیا اور خواجہ عبدالکریم سودا گار اراٹ جب ہندوستان کو آتا تھا تو میرے بھائی شاہ عباس اوسکے ہاتھ بیع عقین یعنی کی اور ایک رکابی کاروند کی بہت تھی تھی کچھ بھی بھی تھی بلا شطے کہ گدڑی میں بہت خوش ہوا اور شیش سلطان پردہ کی کہ چڑا ہستیار وغیرہ بھیجے تھے ملاحظہ سنگدڑی ساتویں اسفند ابر کو صادق نام پختیا اعما والد ولد کا گزشتی تھا خطاب خانی سے سر بلند ہوا اوسویں کو جگت سنگھ سپر کنوکران کا کہ وطن کو رخصت ہوا تھا اسوا سٹکے سینے اوسکو بیس ہزار روپہ اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور نشان خاصہ مرمت کیا اور ہر دس چھارہ ستمدان رانا سے تھا اتالیق کرن کے لڑکے کا اوسکو بھی سینے پانچ ہزار روپہ اور گھوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اوسکے ساتھ شمش برہی طلا کی دا سٹکے رانا کے بھیجے میسون کو راہ سوچ مل ولد راہ با سو کہ ہمراہ مرتضیٰ خان کے ہم فلعہ کا گلوہ پر پتھر تھا حسب الطلب اگر شرت افروز ملازمت ہوا خان مذکور اوس سے کچھ بدگمان ہوا تھا اسوا سٹکے کر عر ضیان اوسکی طلب میں

مبارک بادشاہ نے
 میرا شراب پینا
 چاہا

یہ بھی یقین کر رہنا اور سکا میرے ہمراہ نعل طلب ہے سو میں نے موافق اور کسی تحریر کے طلب کیا اور نظام الدین خان نے بھی سلطان سے
 اگر ملازمت کی اور آخرا سی سال میں اخبار فتوح ہر طرف سے ممالک محروسہ کے پونچھن ایک حال احواد افغانان کا کہرت سے کہرت
 کابل میں سرکشی کرنا تھا اور وہاں کے اکثر افغانان کو ملا کر میرے والد کے عہد سے آج تک طریقی مخالفت پر تھا ہر چند افواج شاہی کے
 اور سکو شکستین دین اور اسکی جمعیت گشتہ اور متفرق کیا لیکن وہ موضع جرتی میں کرمان اور سکا تھا ملین رہتا تھا ہر چند خان دورا
 نے اور سکو مجاہدہ کیا اور راہ آمد و رفت مسدود کی جب وہاں کا غلہ نربا تو ایک مات مویشی کو ہار سے اوتا کر میدان میں جرناتھا
 اور خود بھی جگر جری کو کہا تھا خاندان نے یہ سکو کار و بردہ لوگ اور سبقت مقرر کیے کہ قریب جرتی کے جا کر گسین گاہ میں چھپ جاویں
 اور ان لوگوں نے راتوں رات جا کر اپنے کو گسین گاہ میں پوشیدہ کیا فجر کو خاندوران مع سپاہ اور سرف جلاب جب اون پر
 کو خان دوران کا آنا معلوم ہوا گھبرا کر لوٹنا چاہا لیکن خاندوران نے باغین اور کھان میں اور اسکو آیا اور گسین والوں نے جیسا
 کہ احواد لوٹ کر اور برآنا ہی تو اور خنوں نے بھی ننگا حاکم کیا چونکہ مقام سخت اور جنگل تھا اس واسطے دو پہر تک لڑائی رہی آخر افغانان
 گھا کر ہلاک میں چلے گئے اور تین سو آدمی احواد کے لوے گئے اور سو بڑے آئے اور احواد کو جو اس جگہ جانا دشوار ہوا تو خود
 قندار کی طرف بھاگ گیا افواج شاہی نے موضع جرتی میں جا کر اونکے سب گھر باجلا دیے دوسری جنگ سخت غیر باختری اور
 حال اسکا یہ بھی کہ ایک جماعت سرداران قوم ہر کی سے کہ نہایت سخت جان اور جاکش ہوتے ہیں اور مدار کار و بار اور اس ملک
 اور خنیں پر بھی عیسے ناراض ہو کر بغیر دولت خواہی چاہا کہ پاس شہنوا از خان کے آویں اور اس واسطے قول و قرار چاہا خان مذکور
 کہ بالا پر میں مع افواج تھا اولاً وہ سکو خوش ہوا اور ہر طرح اونکی تسلی کی بعد اسکے آدم خان اور یاقوت خان اور سرداران ہر کی
 سے جا دوراے اور بابو کا تیجہ اگر شہنوا از خان سے ملے او سے ہر ایک کو اسب ذیل اور خلعت لائق دیا اور میری اہل سخت
 پرا دکو مستعد کیا پھر او کو ہمراہ بالا پر سے کوچ کر کے غیر مقصود کی طرف چلا راہ میں دکنھنوں کی فوج سے کہ وہ میں اکثر سردار
 تھے مقابلہ ہوا آخر شہنوا نے او کو شکست دی وہ بد بخت بھاگ کر غنبر کے لشکر میں گئے او سے بیاعت غمزدہ چاہا کہ فوج
 شاہی کا مقابلہ کرے اس غمزدہ پرچ اپنے لشکر اور سپاہ عادل خانی اور فوج قطب الملک کے کہ جمع کیا تھا مع فوج شہنوا اور سلطان گما
 کے آگے بڑھے میان تک کہ فوج شاہی سے فاصلہ پانچ چھ کوس کار ہا کیشنبہ کچھ بیویں بہن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اس تباہ کا
 ہوا پھر دن رہے سے بان اور توپ شریع ہو سے آخر واراب خان انسرہ اول اور باقی سرداران می شمل راجہ زینگ دیو اور چوہدر
 اور علیخان تقاری اور جہانگیر علی بیگ ترکمان وغیرہ نے تلواریں کھینکی غنیمت کی فوج ہراول پرچا کیا اور مردانگی سے او کو متفرق کر دیا
 پھر سیدھے او کے غول پر گئے اور دو گھڑی تک ایسی جنگ ہوئی کہ دیکھنے والے حیران ہونے لگے کشتوں کے پتے ہونے سے غنبر
 سپاہ اختراہ مقابلہ کی ناسکا اور میدان سے بھاگا اگر تاریکی شب نہو جانی تو کوئی اورن میں کاسلا مت عثمان دلاوران بادشاہی
 نے دو تین کوس تک اور پچھیا کیا جب اسب دوسرا ٹھک گئے اور دشمن متفرق ہو گئے تو یہ لوگ لوٹ آئے بالکل فوج شہنوا
 اور قن سوانٹ بان لڑے ہوئے اور کھلی ہاتھی اور عربی گھوڑے اور ساز و سامان زائد حساب سے لشکر شاہی کے ہات میں آیا
 کشتوں کا کچھ شمار تھا اکثر سردار اسکے زندہ پکڑ لیے گئے دوسرے دن افواج نظر افواج نے مقام گاہ سے طرف موضع کر کے
 کوچ کیا جب دشمنوں کا وہاں نشان نیا یا تو وہیں مقام کیا چند فرسنگے کی مین مقام کر کے او کے مکانوں کو خراب و تباہ کیا اور
 فتح و فیروزی سے براہ گھائی روہن کھڑے کر لوٹ آئے سینہ اس جانفشانی کے انعام میں اورن نے کما اعزاز کیا تیسرے
 فتح ملک کو کہہ اور لٹنے کان الماس کی پونچھی کہ حسن سہی ابرہیم خان سے حاصل ہوئی یہ ملک مصالحت صورت پونچھ اور بہت

ہندوستان میں ایک نہایت ہی کچھ اور دین سے الماس لاتے ہیں اور طریق اور سکا یہ ہے کہ مبدک ہو جانے پانی کے اوہین گڑھے ہو جائیں اور وہیں گڑھے میں الماس ہوتا ہے اور پتھر بہت چھوڑے اور بھنگے اور اکرتے ہیں وہ لوگ اس نشان سے معلوم کرتے ہیں اور اس کو کھوج کر لیتے اور پتھر جن سے چھوڑے پڑے الماس نکال لاتے ہیں اور کبھی لاکھ روپیہ قیمت کا بھی الماس ہا تھا تاہم اس ملک اور دنیا کا حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہر چند حکام صوبہ ہارنے اور سپرنٹنڈنٹ خود بھی خریدنے خریدنے کی لیکن سبب معمولی دور ہونے کے لئے کے دستور جا کر دو چار الماس لیکر لے آئے اور اس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفر خان حکومت صوبہ مذکور سے بل گیا اور اسکی جگہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو ہننے اور وقت حضرت کردیا کہ وہ ملک اوس ہرگز مجبور سے لے لیتا اور ہر خان نے ہا میں حاکم لشکر جمع کیا اور اس ملک پر گیا راجہ نے بہت سواقیق دنیا کے الماس اور چند ہاتھوں کا اپنے وکیلوں کی معرفت کھلا بھیجا اور جمع کرنے اور اسکو محفوظ کیا اور تیزی سے اوس ملک کے اندر گیا اور قبل جمع ہونے کے لشکر کے کھنڈن سے حال دریافت کر کے اوسکے مقام پر ایٹھا گیا اور اسکو اطلاع ہوتے ہی ابراہیم خان نے اوسکے مکان کو کہ پھاڑکی گھائی میں تھا گھیر لیا اور اپنے آدمی دیکھا جسکو متفرق کیجئے آخر اسکو ایک غار میں چنیدہ عورتوں کے کواکب اور اسکی حقیقی مادر اور چند سوتیلی بھین اور ایک بھائی کے پڑا لیا اور تلاش کی کہ کچھ الماس اوسکے پاس تھے لے لئے اور تین ہا تھی بھی ہاتھ لگے سینے اس خدمت کے انعام میں ابراہیم کا منصب صحرا و اضافہ چار ہزاری ذات اور سوار کا مقر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور سپیل او اسکے عمر ہتھیوں کے منصب بڑھانے اب وہ قبضے میں ملا زبان شاہی کے ہی اور اس نرسے جب قدر الماس نکلتے ہیں درگاہ شاہی میں بھیج دیتے ہیں ان دنوں میں ایک الماس پتھر ہزار روپیہ قیمت کا اوس میں سے آیا یعنی ہی کہ بعد بہت جستجو کے بہت الماس ہاتھ آویسکے +

گیارہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کے دن آخزاہ اعظمی شہر ہا ق غزہ سے الماس کی تخمینہ ڈیڑھ پھرون چڑھے آفتاب نے برج حوت سے بیچ محل میں برتوساوت اپنا ڈھال میں لے نکر آمد قلعے کا آڈاکے دیوانہ خاص و عام فزوش اور شامیانون اور پر دون زرعبت سے آہستہ آہستہ اور تخت دولت پر جلوس کیا شہزادوں اور امرا اور سب ارکان دولت نے تسلیم مبارکادی سجا لاکر دعائیں دین چونکہ حافظہ ناد علی کو کنبہ میرے قدیم نوکروں سے تھا اس واسطے سینے حکم کیا کہ دو مشہور کوچہ نقد و مجلس پیشکش میں آوے بطریق انعام اوسکو بھیجا دوسرے دن پیشکش یعنی امیروں کی ملا خطے گدڑین چوتھی کوچہ پیشکش خواجہ جہان کی کہ اگر سے بھیجی اور اوس میں چند قلعہ الماس اور چند دامنہ وارید اور کچھ بڑا ہتھیار اور ہر قسم کے فزوش و سامان تھے مع ایک ہاتھی کے ملا خطے سے گدڑی وہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا پانچویں کو کوکران کو لائے گھر گیا تھا اگر شرف یاب ملازمت ہوا سو شرفی اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی مع سامان اور چار گھوڑے پیشکش سے ساتویں روز منصب پڑھت خان کے کے چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا اور ہزاری ذات مع دو ہزار سوار کے اضافہ کر کے نشان و نقارہ دیکر سر بلند فرمایا پھر اسدن پیشکش میر جمال الدین حسین کی ملا خطے سے گدڑی سب چیزیں اوسکی پسندیدہ چوبیس اون میں ایک خیر مع جو اپنے ہاتھ سے درست کیا تھا اور ہر ہندی سے اوس میں دستہ پر ایک ہاتھ دھند رصفت بیضہ مرغ کے کمال صفائی اور لطافت سے خراجتہ کر دیا یا قوت گدڑی نے دیکھا ہوگا اور گدڑی کے اور ہاتھ اور ہر ہندی سے لگائے تھے کہ تھے وہ لون نے اوس خیر کے پچاس ہزار روپیہ قیمت کی سینے سر مذکور کے منصب ہزار سوار زیادہ کیے گئے چار ہزاری ذات اور ساتویں ہزار سوار کا ہوا آٹھویں تاریخ منصب پر صادق خان کے تین صدی

فات اور سوار سینے زیادہ کے اور منصب ارادت خان پر بھی تین صدی ذات اور دو سو سوار زیادہ کے کہ یہ دونوں ہزاری ذات اور ہائیسو
 سے ممتاز ہوں تو بن چکیش خواہ ابو الحسن کی نظر سے گذری اور میں سے جو اہرات اور چڑاوتھیا راز اور فروش قیمتی جالیس ہزار
 روپیہ کے سینے قبول کیے اور باقی او سیکو محنت کیے اور چکیش تانچا بجا دل کی سے ایک لعل اولیاق یا قوت اولیاق تھی چڑا اور دو لکھ تھیا
 اور چند راجہ قبول کیے وہ میں کو تین ہاتھی و گھنی راجہ ہما سنگ کے پیچھے ہوئے اور ایک سو چند دھان زربعت کے کہ مرضی خان نے لاکھوں
 سینے کے لاکھ میں آئے دیانت خان نے بھی اپنی چکیش کر دو تین ہزار اور دو لعل اور چھ ہوتی متفرق دیئے تھے اور ایک حد خواہ
 سنری قیمت اٹھائیس ہزار روپیہ کی اور ہی تاریخ پیش کی اور جمعہ ہر کو گیا رہوں تاریخ واسطے سر سوزی اعتماد والد لڑکے کے اور اسکے مکان پر
 اور وہیں او کی چکیش ملاحظہ کی زد ہوتی آئیں سے تیس ہزار روپیہ قیمت کے اور ایک لعل قلبی ہائیس ہزار روپیہ کا اور چند مردار اور
 لعل کہ قیمت ان سب کی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھی سینے قبول کیے اور فروش و مسلمان وغیرہ بھی ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظہ
 ماتی او سیکو عنایت کیا اور ہرات کے لنگ امرا و صاحبوں میں خوشی سے مجلس کی اور گویا کہ بنگان خاص کو بیادین گیات بھی وہاں
 گئی زمین خوب مغل رہی پھر اعتماد اللہ سے عند کہ کہ طوت دولت خانے کے آیا اور زمین و دیون سینے حکم دیا کہ نور محل کو اور جان کو گوان
 پھر چکیش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک مہر شرب شکل بھلی کے چڑا و علیحدہ بانڈازے میر سے سینے کے بہت خوب بنائی تھی او سکو شک
 اور چڑاوتھیا راون اور جواہرات کے اور فروش کہ قیمت اون سب کی چھین ہزار روپیہ کی تھی سینے قبول کی تھی اور او سیکو عنایت و لڑکے اور
 سبارخان حاکم قندھار سے کچھ سوات گھوڑے سواتی اور گھوڑے یا چون عمدہ کے تھے سینے ملاحظہ ہوئے اور چکیش ارادت خان اور راجہ سراج
 پسر راجہ بسو کی تیر ہوں کو ملاحظہ سے گذرین عبد سبحان کو منصب بارہ صدی ذات اور چھ سو سوار سے امانہ کر کے ڈیڑھ ہزاری ذات کو
 سات سو سوار کا کیا اور چند ہوں کو صوبہ داری ملک ٹٹھ سے شمشیر خان کو مسزول کر کے او سکی بجائے مغل خان کو سربند کیا پھر چکیش اعتبار خان
 پسر اعتماد والد لڑکے کی ملاحظہ میں آئی اور میں سے سامان تیس ہزار روپیہ کا قبول کر کے باقی او سیکو محنت کی اور چکیش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی
 جواہر اور سامان وغیرہ او میں سے سترہ ہزار روپیہ کا لپنڈا یا پھوچن آصف خان کے گھر گیا اور وہیں چکیش او کی ملاحظہ کی دولت خان
 اور اسکے گھر تک سافت ایک کوس کی تھی تمام راہ میں اونے مغل زربعت اور دارائی اور مغل سادہ و خوش کر دیا دیئے تھے چنانچہ دس ہزار روپیہ
 اور چڑاوتھیا ر اور طلائی ظروف اور پانچ ہائے نفیہ سے مقدار ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ کی اور چار لکھ سے اور ایک اونٹ پست نظام اور
 کا ہوا اور بیون کو کہ دن شرف آفتاب کا تھا و لختا نہ شاہی میں بڑی مجلس آراست ہوئی سینے موافق ساعت نیک کے گواہائی لکھی
 دن رستہ سخت پہلو س کیا فز زبا باخوڑم نے او س وقت ایک لعل آما زنگ کیا لاکھ اور او سکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوئے سینے منصب
 او س فز زنگ کا کہ پندہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا تھا میں ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور چھین دنون ورن
 میر محل میں آیا اور منصب اعتماد والد لڑکے کا کہ شمشیری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا سینے امانہ کر کے سات ہزاری ذات اور ہزار
 سوار کا مقرر کیا اور نون اور نون دیکر کام دیا تھا اور اسکا عند تھا سے فز زخوڑم کے گیا اگرین اور تربیت خان کے مخلصت پانصدی ذات
 اور سوار زیادہ کر کے کل سات سو تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور اتفاقاً دھان اضافہ ہزاری ذلت اور چار سو سوار سے متا
 ہوا اور نظام الدین خان مع اصل و اضافہ فقہی ذات اور میں سو سوار سے سرفراز ہو کر صوبہ دار بنا کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب
 شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور عقیدہ مردار سے سرفراز ہو کر ملاقہ گوش درگا سے ہوا مع جمال الدین پھر کو خطاب صاحب الدین سے
 سے سرفراز کیا اکیسویں تاریخ عند قتلے سے فز زخوڑم کو لڑا کا دختر بقیم دلہتر حاصل رکھا بار سے بی بی کی اور لہما و افغان کو

یہ لکھنا چاہیے



کافر تھے ہندو کی کا افتخار کیا تھا اور باوا خلاص ایجا و مرناسے جو اچھرا کر دیا گاہ میں آیا تھا میں ہزار درت عنایت کے پھیر میں کو غریبوں
 ہای مشورہ کی کا لشکر دکن میں مقرر تھا منی بیٹے کو اسکے بیٹے کو منصب یا نقدی ذات اور میں سو سو سے سفر انگیا اور مقام باب کا ایک
 دیا اور سے دن پیش کیا واصلی میدانی کی نوک ٹھہرے اور چند میڈسے اور چار اوٹ و لاتی ملا خطے سے گزرے ایک ہاتھی مبارک خان
 حاکم قندار کو اور ایک ہاتھی میریوان ولد علی اللہ کو اور ایک ہاتھی سید یازید حاکم بھکر کو عنایت ہوا اور غزہ اردی بہشت میں سب التماس
 عبداللہ خان کے اور اسکے بھائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک بڑا کھوپڑا اللہ داد خان کو مرحمت کیا اور انھیں دونوں
 سنگیا کہ قدم بچانہ بچانہ قوم آفریدی کا کہ دو تھوڑا اور فرزندار تھا اور راداری کھاٹہ ڈھیر کی اور اسکے متعلق تھی بنا رہنے وہم و خیال کے
 اطاعت چھوڑ کر مستوطن ہوا اور خانے پر اپنے آدمی بھیجا کہ غفلت میں اور کو مروا ڈالا دوبارہ اس میں انھیں امکان کی حرکت سے کوہستان
 میں شور و فساد پھیلنے جب یہ سنا تو ہارون برادر قدم اور اسکے بیٹے کو کھافر دیا ہر تھے مگر کیا کہ فقیر کر کے آصفت خان کے سپرد
 کرین تا قلعہ گوایا میں مجبور رہے اور انھیں دونوں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے فرزند خورم نے لمبہ فتح رائے کے امیر میں اگر کھجوا ایک لعل
 آجبار ساتھ ہزار روپیہ قیمت کا قدر کیا تھا سینے جاہا کہ اگر اسکے لائق دونوں طرف کے دو موٹی تھے لیون تو ادسا کا بازو بند بندہ اپنے ہاتھ
 پر باندھوں ایک موٹی حسب خود ہوش میں ہزار روپیہ کا مقرب خان نے پیشکش فرزند میں نذر کیا دوسرا نہیں ملتا تھا کہ بازو بند پورا جو فرزند
 شخوہم کیسے و لہدی خدمت میں شرف و فخر ہا کہ تھا مجھے عرض کی کہ قدیمی سر نہ میں ایک موٹی اسکی جوڑی کا یا پورا تاجی سینے اور سکوٹھا
 دیکھا ملا فرق اور سید تھا جو ہری تمام حیران ہوئے کہ ایسا موٹی برابر بنا وزن صفائی میں اور عجیب ہو گیا کہ دونوں ایک سا ہے کے ڈھلے
 ہوئے ہیں پھر سینے اور بازو بند کو طیار کر کر بازو پر باندھا اور سیدہ شکر پرورد و کلا جیتی کا بجالایا یہ اندوست و زبان کہ برآید کہ کعبہ
 شکرش مبارک باد پانچویں تاریخ کھوڑے حواقی اور ترکی بھیجے ہوئے مرنقی خان کے لاہور سے ملا خطے میں گذرے اور ترشہ گھوڑے اور
 پندرہ اونٹن شرمادہ اور ایک گلگی اور نو عاقری اور نو چھٹی خطائی اور نو ڈونان ہا ہی جو سردار دروین سندھ میں وغیرہ پیشکش خانہ عدنان کی کہ
 کابل سے بھیجے تھیں ملا خط میں آئیں اور ایک چھوٹا ہاتھی جھنڈے کا کہ جہاز پر لائے تھے مقرب خان نے پیشکش کیا بہ نسبت ہندوستان کی
 ہاتھیوں کے اور اسکے انھما میں تقاضا تو تھا کہ کان اور دم اور ہوشہ اور اسکے مہان کے ہاتھیوں سے بہت بے تھے میرے والد کے
 چھوٹے میں ایک بچہ ہاتھی کا اعتقاد خان کو برائی نے بطریق پیشکش کے بھیجا تھا جب وہ بڑھا تو بہت تند اور تیز اور بہتر ہوا اور ایک بڑا خوش
 سفر خان حاکم شکر کو مرحمت ہوا اور انھیں دونوں جبرائی کو جماعت افغانان بچانہ بچانہ نے ایک خانہ پر عبدالرحمان بہائی خان عالم
 پر حملہ کر کے اور سکو گھیر لیا اور عبدالرحمان نے ہمراہ اور منصب راون کے دامد داگی دکر باغیوں سے لڑائی میں خوب کوشش میں کیں لیکن
 چونکہ تھے اون بدباعتوں کے ہاتھ سے سب شہید ہوئے سینے واسطے تحقیق اس شخصے کے فزان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ
 خانہ لگا کر کہ اسے و کالت ایران کے مقرر ہوا تھا بھیجا اور جو میں تارک کو پیشکش کر م خان ولد عظیم خان کی کہ بنگالہ کی تھی اور اس مکان
 پر طرحی جلس اور سب چیزیں اور میں تھیں میرے ملا خطے سے گذری پھر سینے منصب اکثر جاگیر داروں کا کہ صوبہ بجات میں اضافہ
 کوئے بڑھایا اور حکا عالی نے شرف نفاذ پایا کہ سمجھا اون کے سب سردار خان کا منصب کہ ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں کا ہی منصب
 ڈیڑھ ہزاری ذات و تین سو سوار کے مقرر ہوا اور ایک شال ہی اور سکو رحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور مع اصلح اضافہ کے کہ ساتہ
 آٹھ صدی اور ساتہ چار سو سوار کے اور پارک بھتے احمد قاسم کو کا کاسات منصب چھ صدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے
 متاز ہا ستر ہون کو غزوت رنراق مردی اور فک تھیکہ کین کی کہ امر اور مغز ما و لدا لہر سے تھائی گئی کی کو میں کو اللہ داد خان
 کا کہ منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا کہ تھا ساتھ خطاب خان اور منصب ذات اور ہزار سوار کے سر فرزا کیا میں لگھ

روپیہ خزانہ لاہور سے وسطی انعام اور مدتیج خانہ دران کے کہ خرابی افغانان میں کوشش کی تھی مقررہ سے انھیں میسون کو کوکرنڈن شاہی شادی کے اپنے مقام کو حضرت بہاؤ اللہ علی خانی خاصہ کے پاس زمین اور کراؤنجر مرصع ہتھے اور سکھ حکومت کیا اس مہینے کی تیسری کو خرفروغ مرقضی خان کی کہ قریبان اس دولت سے تھا پونجی حضرت والرنے اور سکھ تربیت کے درجہ اعتبار پر پونجا یا تھا اور جیسے محمد بن ابی قحتر حضرت نمایان کی کہ زیر کرا سنرو کا تھا پالی اونیضیٹ کا شہنزاری ذات اور پھزار سوار کو پونجا اور اذنون صاحب صوبہ پنجاب تھا اور واسطے متوجہ قلندہ کا گھر کے کہ اور منسلع میں بلکہ تمام عالم میں لایا قادمیکو و مضبوطی کا حضرت ہو کہ مشغولی رکھتا تھا اس سبب سے اس خرفروغش سے و لگو بہت بچ ہوا چوتھی ماہ محمد داد کو منصب سید نظام کا مع صل و اہنا فہ صدی ذات اور سال سے چھ ہزار سوار کو پونجا اور خدمت بہمانداری اطمینان اطراف کی فوہ الدین قلی کو فوہانی گئی ساتوین کو خرفروغت سینت خان بارہہ کی جنگ خسرو میں خوب ترود کیا تھا پونجی کو صوبہ دکن میں علت برید سے فوت ہوا اور اسکے فرزندوں کی پرورش کی گئی علی محمد کو بڑا اور دانا اسکے بیٹوں میں سے تھا ساتھ منصب صدی ذات اور چار سو سوار کے سر فراز ہوا اور سید علی بھتیجا اوسکا ساتھ اضا فہ پانصدی ذات اور سوار کے ممتاز ہوا انھیں دنوں میں خوب قدر سپر شہباز خان کنپڑو ساتھ خطاب زینو خان کے مشرف ہوا انھوں نے حضرت شہم خان کا صل و اضا فہ ذکر کے ساتھ دھانی ہزار ذات اور اٹھارہ سو اسکے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایک ہزار بیس رب اللہ داد خان لگو ہتھے مرحمت کیے کہ راجت راجہ ولایت ماہوں سکے کہ باوا اہوا سے نچو زمین داران معتبر سیدستان سکے بوسیدہ فرزند اقبال مندیا باخرم کے سعادت کو پیش کی حاصل کی تصدیقات اوسکی سعادت فرمائی گئیں نوین کو کلیان جیسے مری نے کہ راجہ کشناس اور سکھ لینے گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور ایک سو موہر ہزار روپیہ بطریق نذر کے گذرانے برادر کلان اوسکا راول پھم کہ صاحب مقام تھا جب فوت ہوا ایک روکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بھی چند روز میں جبکہ مراد کی اوبکی دختر باختر کو سینے ایام شہناروگی میں واسطے اپنے خواتنکاری کر ساتھ خطاب ملکہ جہان کے مخاطب کیا تھا جو باوا جہاد سے یہ لوگ دولت خواہ میں یہ موند بھی درمیان میں آیا کلیان مذکورہ کے بلوگر استائے نیکے راگی اور خطاب راول کے سر فراز کیا ہتھے پھنر پونجی گومد فوت مرقضی خان کے راجہ جان سے ووتھو اپی طور میں آئی اور دران قلندہ کا گھر کو دلا سکر یہ بات مقرر کی کہ راجہ زوادہ اوس ملک کو کہ اوتیس سال کا ہی دربار میں لاوے سبب مستعد و سرگرم ہونے اور سکے کے خدمت نگر میں منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور شہنوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا ہتھے خواجہ جان صل و اضا فہ ساتھ منصب چار ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار کے سر فراز ہوا اس تاریخ میں ایک نے اتمہ پیش آیا ہر چند ہتھے اوسکا کہنا چاہا دل اور دست نے کام نہایجب ہتھے قلم کلاوا حال شہنوار اجار اتمہ والد و کو فرمایا کہ گھدے سے پیر غلام با اخلاص اتمہ والد کو حسب الحکم یعنی موافق فرمان کیے سچ اسل جریدہ اقبال کے لکھتاری واقع تاریخ ماہ خرداد صدیہ قدسیہ شاہزادہ ابتدا اقبال شاہ خرم کے تلبین کہ بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے تب یعنی ہمار ہو کہ بعد تین روز کے ایک باظہار اور تاریخ چھبیسویں ماہ مذکورہ مطالبہ پونجی ماہ چادھی الاول شہنشاہ تہ کے روز اوسکی روح پیڑہ عصری سے پرواز کے باغ بہشت میں پونجی اور اسی تاریخ سے حکم ہوا کہ چار شہنہ کو گھر کہا جادوے کیا لکھوں میں کہ اس واقعہ حالت خرد اور ساتھ اتمہ خاندان سے اور بذات پاک حضرت نعل سبحانی کے کیا گذر اتمہ کا لکھتا اوس جان تھا کا صل اس طرح ہوا دوسرے بندوں کی کہان زندگی ہر گوسا سٹے زندگی ساتھ اوس ذات پاک کے واپس ہر گوسا سال ہوگا دو دن دربار نہوا اور دو مکان کو جگہ شہت اور برجاست دختر شاہزادہ کا تھا حکم ہوا کہ دیوانی بنائی جاوے تاکہ نظرنہ پڑے تیسرے دن بیتابوں کے مانند شاہزادہ والا قندہ کے کافین اشرفیٹے مل گئے اور بندوں نے بھی ساتھ کھینچی کہ قوش کے سر فراز ہو کر زندگی تازہ پانی پینے دربار راہ کے حضرت ہر چند چاہتے تھے کہ اپنے کو مضبوط فرماوین بے اختیار شہم مبارک سے شک گرسے اور مدت دراز تک ایسا حال



گر بقدر شننے ایک بات کے کہ ہو اس وقت کہ حسین آتی حال بادشاہ کا مبدل ہو جاتا تھا چند روز مکان شاہزادہ میں گذرنا کر دو شنبہ
تیرا ہوا کہی کو مکان آصف خان کے میں تشریف لے گئے پھر وہاں سے لوٹ کر شہر نذر کو توجہ فرمائی روز فرزند ایک خلع مبارک اپنی
کو اوسوی جگہ شغول رکھا لیکن امیر تیک کو جگہ لشکر اقبال کی بھی ضبط اپنے کو نہیں کر سکتے تھے جو قوت بات شاہزادے کے کان میں پہنچی
نہی بے اختیار آئندہ گھوڑے چنگتے تھے اور دل نوکرون چاکرون کا سولخ سولخ ہوتا تھا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کے اتفاق
چرا کچھ تعلق حاصل ہوئی تو اسی تاریخ کے پر تھی چند بیٹے راے منور کو خطاب رہے اور منصب پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا
پنج وطن کے ملار و شہزادہ گیا پھر پنج تاریخ کو شہر نذر سے متوجہ و تو خانہ امیر کے ہوسے شب کی شہزادہ تاریخ باطلوں کو بعد گذر نے منیتین
اوس وقت کہ شہزادہ میں درجہ پلاط قومی تھا حساب نجومیان ہند سے اور نذر درجہ پلاط مدعی حساب نجومیان یونان سے تھا
دختر آصف خان سے لڑا کیا پیدا ہوا اس خوشی کے بچہ جن فقارے شہجے اور دروازا خوشی کا اور درخلاق کے کھلا بغیر تامل اور فکر کے نام اسکا
شاہ شجاع سیری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اسکا اور چہای اور باب اس کے کے مبارک ہوئے بارگاہوں تاریخ کو ایک قفسہ وضع اور
ایک بیخو فیصل را دل کھلایں جس سیری کو محنت کیا سینے سے بھین دوزن کے خبر انتقال ہو جانے خواص خان کے کہ جاگیر اوسکی
پنج ہسہ کار قونج کے تھی چوٹی ایک با تھی دہلے کو نذر دیوان کو عزت کے محنت کیا سینے با بیٹوں اسی سینے کو اور پانسو ذات اور
سوار اور ہما سنگد کا اضا فکیا ہے کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار میں منصب علی خان تاری کا کہ پہلے اس سے ساتھ خلاصہ خرافی
کے سر فرزند تھا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہوئے نذر بھی ایک محنت کیا دہلے کلنے سینے کارون کے خیال کیا تھا سینے ملک سہری
شکبہ دار طلافی واسطے مقرر یعنی نذر خواجہ بزگارا کے بنا ورن تاریخ شہزادہ میں اس سینے کو تمام با یا فرمایا ہے کہ لیکار وہاں تھری کرن ایک
لاکھ دس ہزار روپین تمام ہوئی تھی اور جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ یہی چاہتا تھا سلطان پندرہ سے نہو میں دل میں آیا کہ نذر نہ کھلے تین مبارک
بابا خود کھلے شانی رشاد اور کاروانی کی احوال اس کے سے ظاہر ہے سردار لشکر نذر کی اثر کار کے ساتھ قوم خاص کے پیچھے سے اس کے روز
مہون سینی سوا سٹے پر دیو کو زمان لکھا کہ روانہ منصوبہ آبا کو جو در میان ملکن محروسہ کے واقع ہو چیا ان دونوں کے کہ ہم اس جگہ میں
مخافت اور حسرت آدمیوں اوس ملک کے چٹواری کرے تاریخ اونیشوین ماہ مذکور کو فرزند شہزادہ بھائی داس واقع نویس برابنور کا پونجا کہ
شاہزادہ تاریخ بیسویں کو ساتھ حضرت اور خوشی کے شہر سے روانہ ہوئے مذکور کے ہوسے پہلی تاریخ اور ماہ کو پورہ وضع واسطے نزارا ہر مبارک
کے محنت کیا ہے اور ملک شہزادہ کی ہاتھی محنت ہوا اتحاد شہزادہ تاریخ کو چار ہسہ گھوڑے را ہمارا کہ لشکر خان نے بھیجے تھے نذر کے
میر نعل اور چاکوت سرکار سبھل کے بسبب بھلے جانے سید عبد الوارث کے کہ جہاں خواص خان کے اور چاکوت سرکار قونج کے مقرر
منوا تھا حاکم مقرر ہوا اور منصب اسکا بشرط خدمت مذکور کے پانسو ذاتی اور سوار کے مقرر ہوا اکیسویں تاریخ کو نذر آئے کھان جس سلیبی کا
نظر سے گذرنا تین ہزار ہر اور نذر اس گھوڑے اور پچیس ہزار اونٹ اور ایک زئیر با تھی تھا منصب قزلباش خان کا اصل واسطہ سے
دو سو ذاتی اور نذر ہر ہر مقرر تھا تیسویں کو شہزادہ خان نے اعازت جاگیر کی پائی کہ جاگیر کے سرخجام فوکار اور ولایت اپنی کا کر کے
بیج جائے وعدہ مقررہ کے حاضر ہووے بیج اسی سال کے بلکہ ذریل سال دسویں جلوس کے و بار عظیم سینے تھری بیج بعض جابوں ہند
کے ظاہر ہوئی اور فا دیس ہا کا پرگنات پنجاب سے مہارفتہ رفتہ بیچ شہر لاہور کے پونچی اور بہت مخلوق مسلمانوں اور ہنودوں
اس چہاری میں تلف ہوئی تھیں اس سے سر ہند اور در میان دو اب سے پہلی تھی اور پرگنات اطراف تک پونچی اور بہت کا فون
اور یہ گئے ورن کیے انہوں میں کم جو اور آدمیوں عمر رسیدہ اور نوار بچوں گذشتہ سے ظاہر ہوا کہ ایسا مرض کسی زمانے میں دیکھا
نہا تھا گیا سب اسکا کھلا اور دوائیاں سے عیافت کیا گیا تو بعضوں نے کہا کہ جو دروسال منگی ہوئی ہے اور بارش نہ ہوئی اس سبب

ہوا اور مضمون نے بیان کیا کہ یہ سب محکم اور غنوت ہوا کے ہی مضمون تھے اور زاد میں کیوں مسلم نزدیک اللہ رب العالمین کے ہے
 فرما ہوا میری پرکون تھکانی آدمی کیا کرے جو کرون نیر کے زمان پر پانچ پانچ میں نے بزرگ پانچ ہزار روپے درج کے طور پر پاس واپس
 میر میران کردہ شاہ اسمیل ثانی کی تھی بات سودا گروں کے یہ عراق میں بھیجے گئے تھے تاج عہد اشت علیخان نیشی کا اور
 واقعہ نویس احمد آباد شمال اوپر اس بات کے کہ عبد اللہ خان بہادر فرزند جنگ سب اس بات کے کہ مہذب مقدمات کر دل دیکھا نہیں
 چاہتا تھا کہ داخل واقعہ کرون میں اور غلات مرضی اور سکی کے داخل واقعہ ہوئے تھے لڑائی کی اور اسی میرے اوپر بھیجے اور کچھ بیڑی
 کے ساتھ اپنے گھوڑے لگا کر چنانچہ جنین کی یہ بات کچھ بیڑی معلوم دی سنیے چاہا کہ کیا رنگ اور کونٹے سے لڑا کر ضلع مطلق کرون آخر کار کرون
 آیا کہ دیات خان کو احمد آباد بھیجا سنیے تا یہ تفسیر اور کچھ جا کر دیوں میں غرض سے تحقیق کرے اگر یہ کاتحقیق میں سچ ہو تو عبد اللہ خان کو
 ہزار لیکر درگاہ پر حاضر ہوئے اور نگہبانی احمد آباد کا ذکر سردار خان بھائی اور اسکے کا مورے سے روایت ہوئے دیات خان سے پھر
 خان فرزند جنگ کے پاس بھیجی وہ نہایت اضطراب اور بے قراری کے ساتھ اپنے آپ کو گنہگار قرار دیکر پاباہ پاروانہ درگاہ کا جواب دیا
 راستے میں خان مذکور سے اور اسکو خراب حال سے دیکھا چوسیا دگی راہ سے پیر تہی ہوئے تھے سواری دیکر ہوا لیکر ماہر مذکور
 ہوا اور مغرب خان کہ خدمت گزاران قدیمس درگاہ سے ہے نہاد شاہزادگی سے درخواست صورت گرفت کی جسے کرا بھی پاس علی
 حرکت عبد اللہ خان سے توقع میں آئی ول میں آتا ہے کما رز و خدشا قیدی کی مثال کرا و سکی جیسے خان مذکور کے احمد آباد بھیجے
 اٹھین دنوں ساعت نیک اختیار کر کے سات منظور کرانے حکومت و صاحب صوبہ کی مٹوہ مذکور کے اور سکو کار وائی غامری و باطنی کیا سنیے
 دشمن تاجیح اور پٹنہ بہادر خان حاکم قندہار کے چار ہزار زوات اور تین ہزار سوار تھا پاسنوفات کے زیادہ کیسے گئے شوقی طعنہ لڑا
 کے تین کما دران روز گارے ہی اور دشمن ہندی اور فارسی کو اس طرح بجا تا کہ کونگ کو بدل سے تراشتا ہی ساتھ خطاب اندہ خانی کے سطر
 اور دھوش کیا اندہ زبان ہندی من خوشی اور رحمت کو کہتے ہیں دن موئے اندہ کچھ ولایت ہندوستان کے آخر میں ہے کہ سوانہ میں
 مغرب خان صبح بگڑ کر اس کے کہ وطن آبا و اجداد اسکے کا ہی اور باغات لگائے ہوئے اندہ کے زیادہ دنوں تک مٹی دینے زیادہ ک
 محافظت کر کے گھر کے کیوے کے ساتھ ہر روز بھیجا کرتا تھا جو یہ بات ایک ستر کے تقیبات سے تھی لکھی گئی آٹھویں تاجیح کو گھوڑا عراقی نادری
 عمل بے سانا ماہ اسے سواری کے ہاتھ تشرین خدشا گروں کے اوس فرزند کو بھیجا گیا صورت رانا اور کرن لڑکے اور سکی جنگ تراشون
 چیز جنگ کو فرمایا تھا ہٹنے کہ سنگ مر مر سے ساتھ تدار اور اس ترکیب کے کہ وہ کہتے ہیں تراشین جی اسی تاجیح کے صورت نے تمام پایا اور
 خیال میں آیا تو فرمایا سنیے کہ اگر لہجہ کر سنیے کے جو کہ درشن میں بیچ مانگے جاوین جیسے سوین تاجیح کو مجلس شہسی موافق قاعدہ مقررہ کے مطابق
 دن اول چھ ہزار اور پاسنو چودہ تولہ سونے کا ہوا اور بارہ وزن تک ہر دن ساتھ ایک مجلس کے ہوتا ہی چاہے دن دوسرا بارہ کا اور
 وزن تیسرا شیم کا چوتھا اسی طرح بارہ وزن تک اور چودا اور بان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور چودا
 سے موافق شمار سالگرہ شہ کے ایک بکرے زار اور ایک گھنٹہ مرغ مٹی ایک مرغ فقیروں اور درویشوں کو اور درویشوں کا روپیہ کل کل ایک لاکھ
 ہوتا ہی فقیروں اور محتاجوں اور دیاب حاجت کو فقیر کرین ہا لڑوئے کہ لعل کہ مہابت خان نے عبد اللہ خان سے فرمایا تھا خاطر سے گزرا
 اسی معلوم دیا لیکر ستر لعل خوشنما ہی منصب خاصہ خان نظر کا ساتھ ہزاری زات کے مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ کچھ ہی دنوں کے موافق اور سکی
 جا لیکر تھوڑے دیوں اور جو کچھ کہ منصب دیات خان کے میں کے سبب مقدمات گذشتہ کے کم ہوا تھا موافق عرض کرنا اعتماد اللہ و اللہ کے
 سلامت ہوا اور عند اللہ لڑکے کو صوبہ دار ملک الوہ کیا تھا رضعت کیا اور مہربانی سے ایک خلعت اور گھوڑا اور سکو رحمت ہوا منصب حاصل
 کلیان جیلیری کا حضور خدمت اور ہزار سوار مقرر ہوا اور حکم دیا کہ ولایت مذکور اور سکو خواہ کی جاگی میں بیویں اور جو ساعت خدمت



سچ اسی تاریخ کے ہی ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور شیر مہمع اور گھوڑہ اور غلعت پر مضم خاصہ پارک سات خوشی تمام کے اپنی ولایت کی
 نصحت ہوا اکتالیسویں تاریخ مقرب خان احمد آباد کو حضرت ہوا اور نصب اسکا باگھنزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار تھے پانچ ہزاری ات
 اور سوار قرار پایا اور غلعت خاصہ اندازاری سچ گورم وارہ کے مرحمت ہوا اور اس گھوڑے طویلہ خاصہ سے اور ایک بھیر باقی خاصہ اور
 ایک قبضہ تلوار نصن کے اور سکومرحمت ہوئی اور خوش ہو کر صوبہ گوردانہ ہوا گیا اور مہینہ تاریخ جینے مہر کو غلعت سنگہ سپر کو سنگہ وطن اپنے
 سے آیا اور خدمت ملازمت حاصل کی سولہویں تاریخ مرزا علی بیگ اکبر شاہی ولایت اور ہے کہ وہ حج جاگیر او سکی کے مقرر تھی اگر ملازمت حاصل
 کی ہزار روپیہ نذر گزارنے اور ایک ہاتھی کہ ایک زیندار کا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اسے لے دیا گیا اکتالیسویں تاریخ کو نذرانہ قلب الملک حاکم
 کو لکندہ کا کہ شامل چند آلات مہمع کا تھا نظرسے گذرا اور نصب عید کا رسم بارہ کا اصل اور اضافہ سے ہزار سوار سے اور جو سو سوار ہزار
 ہوا جمعہ کی رات بائیسویں تاریخ کو مرزا علی بیگ کہ اکاشی برس کی عمر ہو گئی تھی مگر کیا اس درودت پر کہ ابھی اچھی خدمتیں اور سے سرعام
 پائین پانچ نصب اور سکے کا رقمتر رفتہ چار ہزار تک پونچا جو انان کہ رقم الطبع سے ایسا تھا کہ فرزند اور نسل تک نہ کھا بلکہ علی بھی رکھتا تھا اور
 کہ زینت کے واسطے اور دھرم منورہ حضرت خواجہ بزرگ رحیم الدین کے گیا تھا احوال اور کا متغیر ہوا اور وفات کی سننے اور سکوا ویسے مقام تبرک
 میں مدفون کر دیا اور مین بسوقت ایچون عادل خان جیالوری کو حضرت کرنا تھا تو سفارش کی تھی سینے لاکر ولایت مذکورہ میں کوئی شہ باز
 نامی بکنشی گیر نامی ہو عادل خان سے کہدین کہ ہمارے لیے بیٹھے بعد ایک مدت کے اچھی کھیر کھیر شہ علی نام نزل زدہ کجا پور کی کھیر
 تھا اور کشتی گیری اور ورزش میں کمال مہارت رکھتا تھا چہ چند آدمیوں شمشیر باز کے لائے شمشیر باز خود ہا ہر ہوسے کر شہ علی کو سات پانچ
 پہلو انون اور کشتی گیری دن کے لڑایا کوئی مقابلہ نہ کر سکا غلعت اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی اور سکومرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور
 زور و عظام ہوا اور سکویج ملازمت کے بلا کر باس رکھا اور خطاب پہلوان پائے تخت کا دیا منصب رجا گیا دیگر رعایت تمام رکھی اور چودہویں
 تاریخ دیانت خان کہ واسطے لینے عبد اللہ خان فرزند جنگ کے سینے مقرر فرمایا تھا اور سکوا حاضر لاکر ملازمت خدمت حاصل کی اور ایک سو
 مہر نذر گزرائی سچ اسی تاریخ کے راماس دلدار راج سنگہ کو کامرہ سے راجوت سے سچ خدمت دکن کے وفات پائی تھی سات ہزار ذات اور
 پانسو سوار کی سرفروزی پانی جو عبد اللہ خان سے تقصیرات وقوع میں آئی تھی با باخورم خوش گنا ہوں اپنے کا کیا تھا چھبیسویں تاریخ مہمل
 با باخورم کے سینے حکم گورنش کا دیا از روی شہرندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک ہزار روپیہ نذر کا گذرانا جو پہلے آئے ایچون اور خان
 کے سے قرار یافتہ دل میں یون تھا کہ با باخورم کو ہر اول کیسے خود متوجہ دکن ہوں میں اور اس مہم کو کہ واسطے بعضے کاروں کے سچ تامل کے
 پڑی جو درستی دون اسواسطے سینے حکم کیا تھا کہ ہم دینا دارون دکن کے تین بغیر شانہ زودہ سے دوسرا کوئی عرض نہ کرے سچ اندون کے
 شانہ زودہ ایچون کو ملازمت میں لایا اور عرض گذرائی عبد اللہ خان رضی خان سے راجہ مان اور کٹر شہر راجک خان مذکور کی دنگا میں آئے
 تھے سچ اسی تاریخ کے راجہ مان کو موافق عرض کرنے اتھا والدہ رو کے واسطے ایک مہر دار کے لے آئے کے قلعہ کا گروہ پر مقرر کیا سینے
 اور ایک جماعت آدمیوں کی ہمراہ اور سکے بیچی اور سر ایک کو موافق حالت اور سکے سات انعام اور گھوڑے اور ہاتھی اور غلعت اور
 زر کے دل خوش کیا اور حضرت دی پٹھے چند روز کے عبد اللہ خان کہ بہت دل شکستہ ہو گیا تھا نجات اور سکود دی اور حسب التماس
 با باخورم کے پنج مہمع مرحمت کیا سینے اور حکم ہوا کہ نصب اور سکا برستور قرار ہو کر ملازمت فرزند مذکور کے قینات خدمت دکن سے ہر
 تاریخ ۲۳ راجان کو منصب وزیر خاں کر بیج ملازمت با با پور کے رہتا تھا دو ہزار ذات اور ہزار سوار اصل و اضافہ سے حکم دیا چوتھی تاریخ
 حشر کو کہ انیزی سنگلان واسطے مہملت اور خیر فاعی او سکی کے مقرر تھا سبب بعض خیالات جمعہ خان کو سو تپ کڑھال خاصہ اور سکوا
 حضرت ہما ساروش بابان کو مطابق ترمیز میں شوال کی مہر رضا بیگ نام ایک شخص کہ درازی پلان نے بھرتی مہارت کے مہر تھا ملازمت

حاصل کی پیچھے ادا کرنے فرمون کو ریش اور سجدہ اور تسلیم کی اور خط پیش کیا اور جو گوشہ سے اور صفحہ کو لایا تھا انہوں سے گذرے وہ جو کچھ لکھا اور کلاما سبجا تھا تمام از رو سے دوستی اور صداقت کے تھا ایسی کو اسی تاریخ نایح معص او خلعت مرحمت کیا اور جو کچھ کتابت میں اعلیٰ رقم دوستی اور محبت کا کیا تھا اچھا معلوم دیا کچھ دوسروں کو کتابت کے داخل جہاں کثیر نامہ تھوڑے

نقل کتابت دار اسے ایران

تمازگی گلستان اخلاص و عقیدت اور سیرابی بوستان اعتقاد و عبودیت کی بیخ نیایش اوس مسموم کے موجود ہے کہ جسے اسے دولت افرا بزرگان عرطہ فرمانروائی اور دیہیم سلطنت و احوال شہسواران میدان جہانگشائی کو جو اسے توفیقات ناقصا ہی سے آہستہ کر کے ساتھ توفیق کے طرف شاہراہ ترویج دین و دولت اور انتقام ملک ملت کے ہدایت کی اور جو دست آجا بدل کو گنجائش شہد کی مراتب شایہ اوس کے سے کہ لائق پرستش کے نہیں ہے اس واسطے بہتر ہے کہ پامی فکر کرے کرنے اس ماہ حیرت افزا سے جدا کر کے ہاتھ طلب نہ تھا کایچ دامان مقدسہ حضرت سلطان رسل بادی بل سیدالکلی فی اکل علیہ الصلوٰۃ کو سلام اور حضرت ائمہ ہدی کہ شفیعان روزگار میں خصوصاً شاہ اویساہ ورافصنا علی رضی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرما احسان بجا کر مست یزدانی اور جو بہر بیان و بار رحمت ربانی ہیں مضبوط کر کے کچھ مختصر نسبت معنوی اور قرب باطنی کے کہ پیش نہاد بہت حقیقت شناسان دور میں اور آگاہ فلان حق کرین کی بوجہ وہ گاہ طور میں لاد کے مرآت ضمیر انوار اور ازمینہ خاطر فیض کسٹر میں کہ نوز حاصل کرنے والا انوار ولایت سے اور روشن شعلہ ہدایت سے جو کھنی اور جو کچھ ہے کہ عالم میں کوئی شیخ محبت سے بزرگ نہیں اور کوئی امر مثل الفت کے لائق نہیں اس واسطے کہ انتظام اس عالم کون و دانہ کا اور محبت اور الفت کے آیا ہی خوش فہم دل کہ قبول کرنے والا پر تو کتابت محبت کا ہو کہ جہاں جان اور عالم ابرام کو طاعت شست سے پاک کیا احمد تہذیب شریف رضیہ اور طریقیہ فریضہ نے از رو سے درشت اور کتابت کہ در میان ان دونوں سلسلوں عالی کے ثبوت یا باہمی اور شہرہ آفاق اور آوازہ و در کا مانند حرکت سہراہ نوز غور شیعہ کے مبسط زمین میں مشہور و فاضل ہو نکلواہ عاقبت انڈیش اور حقیقت گزین و فاکیش کا ہوا ہی سوز غور اتحادی اور الفت قدیمی کے کہ در میان اس اخلاص شہاد اور اس براؤنا ملاو کے جو محبت و محبتی نے اس مرتبہ مستحکم پایا کہ جو مصداق اس صبر کا ہوں مصدعہ اندر غلط کن تمام یا تو سنی + اور توافق صوری و مسنوی اس حد تک پونجی ہی کہ دوئی اور جہانی کو در میان ہمارے اور تمہارے دنیا اور عقیدے میں گنجائش نہی اس مہنی کے ظہور سے گلزار دوستی نے سرسبز پائی اور غنچہ آرزو ایسا کھلا کہ ٹیل جان میشناسی اور مرغ و کثیر الاشتیاق کی سطح او کے عمدہ فکر سے باہر نہیں آسکتا اب خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ خبر کہ آج جسے بعد ایک شخص طرز دانان بساط عزت سے ہمیشہ ہمیشگی شہسول الش کا ہوا کرے اور جو نعمت پناہ عزت و سنگاہ محمد سین علی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھ نسبت خادمت اور اختصاص کو ساتھ اور ہمتان رخصت نشان کے ملا ہوا کہ گناہی اور ساتھ و فروع عقل و گیاست کے موصوف اور طرز خدمت سلاطین سے واقف ہو اور اوضاع اوس کے پسندیدہ ہماری خاطر انہوں نے کہ جن اور پہلے اسطرح وہ سارے درستی اور پیچھے کاموں کے کہ اون میں تاخیر واقع ہوئی مقرر ہوا تھا اور سوا کے بہت خدمتین اوس سے متعلق تعین سوا کے سزاوار اس کام کا ہوا بجزت معفو دہونے تکلفات رسمہ کے فیما بین سے ایسے شخص کو کہ فرصدان اوس بادشاہ عالیجاہ کا بجز معین نہ لایا ہونے کو جو کچھ ہم سرکار اس دوستداریر با کے ہوا ز قسم اتھرا اور اجناس سے اس لاپت کے ہتھارے کے ملا خطہ میں پیش کرے ہر جس چیز کو کہ نسبت خاطر اقدس تمہاری کا جائے وہ زیادہ اس طرح سے بھیجاوے اور بعد اسکے کہ اوس سے خدمتین حسب ذوقہ طور میں آویں خاطر شریف اوس سے خوشنود ہو سوا اس حال میں اگر توفیق اوس کا وہاں پر توافق نراج اقدس کے ہو خدمت شریف میں شہد گاہ اور اگر لائق خدمتگاری کے جائیں اوسکو واسطے فیصلہ ہمت کے اس ولایت میں مقرر فرما دین یا جہاں سے اوسکو اور کسی شخص کو

کہ لیاقت اس امر کی رکھتا جو تین کرین اور جو سفارش کرتے درباب خریداری جو اہم فیضہ خصوصاً وہ سطل چند قطرہ لعل کے کہ اس سلطنت میں تھے اور ایک اور تین کا بنام نامی آباد اور جدا دوس والا دو دان خرین ہر اور بموجب وقف شرعی کے سب سے کثرت اشرف کے چھڑکھتا تھا جو حق چلی مذکور کے فرما تھی تو چھوڑا امید یہ تھی کہ جو کما متعلق اس سلطنت کے ہوا زوی نے تکلفی اور بیگانگی کے اس سے کجا خبر کچھیا ہے ہر چند کہ ملک ایران کو مختصر مگر قابل رجوع ہے کاموں کے تین جانتے ہو لیکن میں ایسی خبروں کے اداسے عمدہ رہا سکتا ہوں اور دو نو لعلوں مذکور کو اصلاح علی اور قضا کے سر کا کثرت اشرف میں سے لیکر رکھا ہر اور وہ صندوقہ کہ فرنگ سے میرے واسطے لائے تھے اور لائق کے تھا کہ وہ لعل اور تین رکھنا تھا میرے واسطے بھیجا جاوے جب چلی مذکور نے اور سکتا تھا میرے واسطے اپنے کیا تو میں نے جانا کہ خاطر خاطر تھاری عجیب غریب چیزوں کی طرف مائل ہوا سو سطل میںے اور ستادان کا رواج کو حکم دیا کہ او کو جو تین و آہستہ ترین اثنا اللہ تعالیٰ بعد رستی کے سب سے کثرت لعل خدمت عالی میں روانہ کرنا ہوں اور جو خاطر محبت ذخائر میرے واسطے لکھنے ابواب اتحاد کے متعلق ہر اور تھاری طرف سے خوشبو اس التقات کی مشام محبت میں نہیں آتی اس واسطے میں اپنے ایک منگھل اور متعقد قدیمی محرم رضا بیگ تھی کو کہ لکھوں کہ سے آج تک میری ملازمت میں رہا ہے واسطے تحقیق اس معنی کے ملازمت عالی میں روانہ کرنا ہوں اور جو بعضی باتیں اور سے بانی کسی ہیں وہ اونکو ہنگام خلوت میں عرض کرے گا اور سعادت آثار اخلاص شامی محمد قاسم بیگ براد چلی مذکور کو ملازم میرا ہے واسطے دستری بھجھا اور لکھ لکھ جابے امید ہی کہ برخلاف گذشته کے بالکل رنج حجاب جدائی فرما کر جو چیزیں کہ پسند تھاری خاطر اشرف کی ہوں ان کی تکلف واسطے پونچھانے ان کے گے اشارہ فرماتے رہو اور ان دو نو فن شخصوں کو جائید خدمت فرما کر کنوٹات ضری فی الحال اپنے سے خوشحال کو ہر بیجا امیدات ربانی اور توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قادمہ اور فیض زود کار خلافت

تھارے کی ہو جو فقط

کیشندہ کو اٹھارہ دین شوال کی پیش خمیر فرزند بابا خرم کا واسطے تیار دکن کے امیر سے نکلا کہ فرزند کو بطور ہر اول کے آگے چلے من بعد رایات اجلال و سلطنت متوجہ ہوں اور دو شخصہ کو اوامیروں تاریخ دولت خاتما ہی بھی اور سطر ت روانہ ہوا اور منصب راجہ سو ج مل کا کہ میرا ہی شہزادہ سے من مقرر ہوا تھا سب اصل داصنافہ و ہنراری ذات و سوار کا مقرر ہوا اور شب فرزند ہر آبان کو کہ میں سعادت محمودہ عثمانی میں تھا اور بعض اہم اور تہنگار حاضر خدمت تھے اور حسب اتفاق سے محمد رضا بیگ انجلی دارا سے ایران بھی وہاں حاضر تھا ایک آنکھ بند کرنے چھ گھڑی رات کے آکر اور ہر بندہ کو کھٹے کے بیٹھا اور بت کر نظر آتا تھا چنانچہ اکثر آدمی اور سب معلوم کرنے سے عاجز تھے میں نے ہندو قی منگو کر اور سطر کو او سکھ دیکھتے تھے سر کی تو کو لوی اور سب کی کوشش سے ہر گیا حاضرین متعجب ہو گئے اور لب سب نے ساتھ تھیں و آفرین کے گھوڑا پھر اسی رات کو قاصدان بھائی عباس سے کچھ باتیں دریافت کی گئیں یہاں تک کہ نوبت پہنچ سخن نقل سنی مرزا کے آئی میں نے پوچھا کہ مدت سے یہ بات دل میں تھی بیان کرو گا اور انھوں نے کہ اگر قتل اور سکا اسی روز تو میں نے آقا تالیبہ وہ شخص تھا کہ آکر آب نشانی بار شاہ کو معلوم ہوئی مراد یا منصب مرزا حسن اور مرزا تہ کا بیع انھیں دونوں کے اصل اور ہفتا سے ہنراری ذات اور تین سو سوار کا شخص ہوا اور منصب ستم خان کا کہ اور حضرت بخشید گری اور اس لشکر کے ہمراہ بلا خرم کے گیا تھا میں نے ہنراری ذات اور دعائی سو سوار کا قرار پایا جمعہ کو بیرون تاریخ ساعت رخصت بابا خرم کی ہوئی آخری ساعت اوس روز کو بیچ رہی تھا کہ آدھ بیوں خاص اور عام اپنے کو سسل اور کل سوار اندر وہ خانہ کے لاکر نظر سے گذرانی اون عنایات ظاہری سے کہ ساتھ فرزند کو کے واقع ہوئی خطاب شاہی ہوا جزا اسم اور کے کا کیا اور فرمایا گیا کہ او کے تین مجھے بعد سلطان خور کہسا کہتے ہیں اور خلعت اور چار قبضہ کے ہوئے تھے اور ایک گھوڑا عراقی مع تین مہرے اور ایک گھوڑا ترکی اور ایک گھوڑا

تھام شہزادہ
شاہ عباس

خطاب شاہی
شہزادہ جان

خاصہ یعنی لال نام اور ایک رتھ ملزنگری کہ اوپر بیٹھ کر توجہ ہوا اور شیر مرصع باہر نکل گیا اور کچھ فرسنگ گئے تھے اور پرتگہ بہت نامی اور مشہور ہے اور خیر مرصع اسکو محرمت ہوسے ساتھ لیاقت تمام توجہ ہوا اسید کر دم واجب نکلتا ہے وہ ہر کچھ اس محرمت کے سرخو ہوئے اور ہر ایک امیر دن اور منصب اردون کو بقدر مراتب اور اسکے گھوڑا اور خدمت محرمت ہوا اور شیر مرصع اپنی کمر سے کھول کر عبادتہ خان فیروز جنگ کو محرمت کی سینے جو دیانت خان ہمراہ شانہ زار سے کے سین کیا تھا خدمت عرض کر رہا خواجہ قاسم علی علیہ السلام کو محرمت فرمائی سپاس سے جو اوپر نذرانہ سرکاری لے کر گزرتے ہیں اسنی روپیے لے گئے تھے کہ اگر وہ چیزہ کو تو اہل کے تھا کچھ چیزوں کے چند آدمی اون میں سے ہاتھ سر مرداروں کے لے کر نول نام رکھتا تھا آئے اور کڑا کڑا نگاہ اوس سے نہیں بظاہر ہوا چوں میں آیا کہ اونہوں نے اگر قسمتی کر دلی ری کو لے انکو سیاست سلیم میں بھیجا چاہیے ہر ایک اک سیاست خاص میں بھیجا کہ نول کے سردار کا تھا فرمایا کہ کسے پیر ہاتھی کے ڈال دو اسنے کہا اگر حکم ہو دے ہاتھی سے لڑتا ہوں میں کسا میں نے ایسے ہی ہوا ایک ہاتھی پرست منگوا کر سفر کر گیا بلکہ تلوار ہاتھ اوسکے میں دیکر ہاتھی کے روبرو دیکر پندرتبہ ہاتھی نے اوسکو گرایا مگر وہ ہتھیو سبیاک باوصت دیکھنے سیاست کے براہ اور ان اسکے پر گزرتے قائم حواس رہا اور جگہ سے نہٹا اولیٰ طرح مسج مردانہ اور دلیرانہ فرمایا کسے سوڈ میں پونچھا دے اور ایسا کیا کہ ہاتھی حاکم کرنے سے اوسکی طرف بہت راجت حال دکھا سینے فرمایا کہ دلیری اور مردانگی اوسکے سے خبردار ہو پھوڑی سی دیکر کے سبقتھنا بدذاتی اور دن طلق ہوئے جگہ اور مقام اپنے کی یاد کر کے بھاگا یہ بات مجھو بری معلوم چوں کیا کہ دارون سے کہنا کہ اوسکو ڈھونڈ کر لاؤ اتفاق سے دوسرے مرتبہ بھی گرفتار ہو گیا اکی حکم دیا سینے کہ اوس ناسپاس تمنا شناس کو حلق سے سینچیں مضمون کہا ہوا شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کا سابق حال اوسکے کے آپا صرحہ غارت ک بیٹھنے کا یہ بیٹھ یاہوتا ہے جو اگرچہ ساتھ آدمی کے پردہش پاسے ہو پونچھتا ہے غرور و تقیہ کو مطابق کیوں سو ماہ ابان کی تھینے اوسکے کہ باج کھری دن گذرنا غیرت اور ساتھ ہمدردی کے اخیر سے اور پرتھ فرنگی کے جہاز کھوڑے جسے جانتے تھے سوار ہو کر آیا میں اور حکم دیا سینے کہ اکثر امراتھ پر سوار ہو کر ہمراہ میرے ہوں اور قریب چینی کے اقتساب او پاؤس کم دوسرے باقی دوسرے گاؤں میں اور تازہ ہنود کہتے ہیں کہ اگر طرف شرق کے بادشاہ یا کوئی بزرگ جاوے اور ہزارہ ملک لینے کے تو ہاتھی زندان دار پر سوار ہووے اگر غرب کی طرف جاوے اور کھوڑے یا رنگ کے سوار ہووے اور اگر شمال کی طرف اور یا کئی اور سنگا س کے اگر جنوب کو جاوے اور پرتھ کے سوار ہو کر عالم ارب سے چر اور ہل کے سوار کرتے ہیں تین برس پانچ دن کم جمین توقف کیا آبادی اور کچھ کر جگہ بقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور خواجہ حضرت مین الدین چینی بخوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی چر اولم دوسری سے جانتے ہیں ہوا اوسکی اعتدالیٰ جز شرق اوسکا دارا اختلاف اگرہ جز شمال قصبات دہلی جنوب اوسکا صوبہ کجرات جز اور مغرب اوسکا ملتان اور دیا پور نکلاس ولایت کی تمام گریستان جز آب دشواری سے زمین کلان لچھ مارا اوسکی کہیتی کا باران پر چر جاوے معتدل تمام ہوتا ہے اور گرمی اوسکی اگرہ سے ملکا ترچ اس صوبہ سے جیسا تھی ہزار سوار اور تین لاکھ چار ہزار تیرہ راجپوت وقت لطانی کے نکلنے میں اس آبادی میں وقتال کلان واقع ہیں ایک سو تین لاکھ اور دوسرے کو تین سا کہتے ہیں تین لاکھ چار ہزار تیرہ راجپوت اور ہند اوسکا کھلا ہوا اولن دونوں میں حکم کیا سینے کہ اوسکو نذر کردو اور ناسنگر کو رہنے دو کسا ملے کہ ریات اقبال کا نزول چندت سے اہر ہوا یہ راج ہے تال نکور دیرہ کوں اور پانچ طباب چر پانچ ایام قیام کے فوج حضرت روح منورہ مقدسہ حضرت خواجہ خواجگان نرنگہ راجا مین الدین چینی سمجھتی رحمتہ اللہ علیہ وارک سینے اور پندرہ مرتبہ اہلی نال بھگوا گیا اور آٹھ مرتبہ پونہ کے دیکھے کو گیا چاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا میں پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیہ گوشت اور تین ہنگا اور بیستیس گوزن یعنی بارہ سنگھے اور نو سے ہرن اور اٹنی ٹکڑے لینے بجا نورا دتین سوجا لیکس مرغابی شکار کیا سینے گاؤں دوسرے میں پانچ مقام ہوئے اس جگہ سے پانچ نیل گاسے بارہ مرغابی شکار کیا ۲۴ کو دیورے سے کوچ کیا اور گاؤں دسہ واسے کہ دیورے سے کوچ کیا

کوس تھے نزول اجلال فرمایا ایک ہاتھی کچھ کے دن محمد خان کو مرحمت کیا تھے دوسرے دن اس گان میں اتفاق گذرنے کا ہوا ایک کشت کا
 اور شکار کی اور دوست واسطے فتنہ اولہ نور کے قہقہے بیٹھے تیسویں تاریخ میں نے آند کو گاؤن مذکورے کوچ ہوا چنگا فون ماہدان
 کہ سواد کو کس تھا نزول اجلال فرمایا درمیان راستے کے چھ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوئے جو تھی تاریخ ذریعہ کوس نہیں چلے تھے
 فواج رام سرکہ تعلق نور جہاں بیگم دارمحل نزول جاہ اور اجلال کی ہوئی آٹھ فروری تک میان اسجگہ ٹھہرے ایک میٹرک کو خدمت کا زمان
 سے سات ماہیات اندخان کے فرمایا بیٹے پانچویں دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچلی شکار ہوئے دوسرے دن بجکت سنگرز
 کنور کن گھوڑا اور خلعت پارکے روانہ وطن اپنے کو ہوا سات کدیشو اس لاکھ کو بھی گھوڑا مرحمت ہوا ایک بچہ باقی الدوا خان افغان کو کشتا
 ہوا چھ اسی دن کے ایک بار ہر سیکل اور تین ہرن اور سات مچلی اور دو مرغابی شکار کی خبر فوت ہونے راجہ سیاحہ تک کہ قشتان لشکر کشیش سے تھا
 بھی اٹھین دنوں میں سنی گئی اور ساتویں کو تین ہرن اور پانچ مرغابی اور شکار کاغذ شکار کیا دن جموات اور شب جمعہ کو جو رام سرکہ جانگلم
 کے تھا شبن اور صورت ممانداری کی اور جو کئی آکات مرصع اور اسباب نفیسہ اور جنس اور ہرنے سے نذرا یہ خطر سے گذرا اور رات
 کے وقت نالابون میں روشنی کرا پی گئی بی بجھو مجلس سات ترتیت شاپستہ کے ہوئی آخروں جموات کو امیروں کو بلار بھی اکثر حکم
 پہلار کا دیا گیا چھ سفر فون شکاری کے بھی ہمیشہ شستی ساتھ رہتی ہے تاکہ ملاح اوسکو چھینتے تھیں اور کشتی پر سوار ہو کر شکار مجلس کا ہون
 ایک کشتی پر سوار ہو کر شکار مچلی کے کیا تھ ہر ایساں تھوڑی سی دیر میں اڑتا نہیں چھلی کلان جال میں آئیں لکھتے اور سین سے ستم روہ
 کیسی تھی رات کے وقت اپنی حضور کی نوکروں کو تقسیم کی تھے واقع تاریخ تیرہویں رام سر سے کوچ ہوا چار کوس تک شکار کرتے
 ہوئے گاؤن بلودہ میں پونچا دوسرے دن مقام کیا سولویں تاریخ کو سواتین کوس چکر موضع نعال محل میں نزول اجلال کیا اٹھارہویں کو
 کوچ ہوا راستہ سواد کو کس قطع ہوا راج کے دن ایک ہاتھی محمد رضا بیگ لہجی دارمی ایران کو عنایت ہوا مقام جہنہ میں گیا دن بیسویں کو
 کوچ کر کے دیوگاؤن میں منزل کی تین کوس کا راستہ شکار کرتے ہوئے طے ہوا اس منزل میں مقام رہا پھیلے دن سے ارادہ شکار کے
 سے سوار ہوا اس منزل میں ایک عجیب دیکھا گیا پہلے اس سے کہ ہم وہاں پونچیں خواجہ سرکار کے نال پر جو گیا کہ اس گاؤن میں
 واقع جو دو نیچے سلس کے شکار گانگ سے کہ جانور بھی کڑ لیے تھے رات کے وقت کہ وہاں سور و لشکر اقبال ہوا دو خان کلان گردوغلیا کے
 فریاد کرتے ہوئے پھرنے لگے گاؤں پر گئے اس نال کے غلٹنہ کھڑا تھا جیسا کہ کسی نے اون پر نظر کیا ہونفس الامر غلامانہ فریاد کرتے تھے
 اور بلا وحشت اور وحشت سامنے آئے دل میں آیا کہ البتہ اپنے کسی نے ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت میں خواجہ سرکار
 نے دو بیچے کڑ لیے تھے لاکھ نظر میں گذرانے جو قازوں نے آوا بچوں کی سنی بیٹا بانہ اپنے بچوں کے سر پر گین اور جو لاکھی تھیں اور
 قہقہے کی بخوار سی کرتی تھیں آخر کاراؤن بچوں کو پروں میں لیکر اڑتی ہوئی شوق سے طرف آستانہ کے متوجہ ہوئے تیسویں کو کوچ
 کر کے پونے چار کوس طے کیے اور گاؤن بھاسو میں پونچے گاؤن اسجگہ مقام ہوا ہر دن شکار کو جاتے تھے چھ بیسویں کوچ ہوا موضع
 کاگل میں بعد قطع ہونے دو کوس کے پونچے اور ستائیسویں کو متعصب بیع الزمان ولد مرزا شاہ رخ ازاصل و اضافہ کے ڈیڑھ ہزار
 ذات اور ساتھی سات سو سوار تھے ہر دو تیسویں کو کوچ ہوا پونے تین کوس قطع کر کے موضع لارہ میں مقام ہوا یہ دن موافق
 عید قربان کے گذرا فرمایا لوازمات اوسکے لارہ دن روانہ ہوئے اجیر سے آجنگ کہ تیسری تاریخ ماہ آذر کی چھ برسٹھہ نیل گاؤ
 اور ہرن وغیرہ کدیشو قطعہ مرغابی اور سوادے اوسکے شکار ہوا تھا دوسرے کو اس یعنی کو لارہ سے کوچ ہوا تین کوس اور دس
 جرمیہ شکار کرتے ہوئے قطعہ کارگاؤں کا گلوہ کے جا کر منزل اور مقام ہوا جو تھی تاریخ کوچ ہوا سواتین کوس چلے موضع سوتیہ
 میں منزل ہوئی چھٹیں تاریخ ساڑھے چار کوس چکر موضع پر دار میں نزول ہوا ساتویں کو مقام تھا چچاس مرغابی اور چودہ قطعہ کاغذ

شکار چھا دوسرے دن بھی مقام رہا اس دن ستائیس مرغابی شکار کیا نوین دن کوچ ہوا۔ چار کوس جا کر شکار کرتے ہوئے منزل خوشی تال پر جا کر اترے اس منزل میں عرضداشت ستمخان کی آئی کہ جوگر دولایت ران محل کے نزول شاہ خورم ہوا آوازہ تاج پوچھ سے خون کھا کر اود سے پورا کر کے سرحد منزل جاگیر اوسکے کی تھی ملازمت حاصل کی اور تمام شرطین اور آداب بجالایا کوئی دقیقہ دروگذا نہیں کیا شاہ خورم نے رعایت اوسکی کر کے خلعت چا رقب اور شیر مع اور کبچہ مع اور گھوڑا مرغابی اور ترکی اور تاجی دیکر اوسکو خوشدل کیا اور عزت کے ساتھ رخصت کیا اور فرزندوں اور نزدیکوں اوسکے کو بھی خوازا اور خندان اوسکے سے کہ بلخ بخیر باقی اور ستائیس گھوڑے اور خواجه بھرے ہوئے جواہرات کے اور مع آلات کے تھے تین گھوڑے لیکر سب اوسکو واپس کر دیے اور قرار پایا کہ لڑاکا اوسکارن بیچ اس مہم کے ساتھ ہزار اور پانسوسوار کے ساتھ بابا خورم کے رہے دسویں تاریخ کو لڑکے راجہ ماسنگہ کے اپنے وطن کی جاگیر سے آگرچ گروہ رہتیبنو کے ملازمت حاصل کی اور سرزخیر فیمل اور گھوڑے مندگنہ مانے اور ہر ایک نے لائق اپنے حال کے سرفرازی پائی جو بیٹے غلامند کو محل صدور ریات بلال کا ہوا قیدیوں کو جو اوسمین قید تھے زند لیک کر رہا کیا بیٹے جی اچکے کے دو دن مقام رہا اور ہر روز شکار کو جاتا تھا اور آٹھ قطعہ مرغابی اور شغلداغ شکار ہوا بارہویں تاریخ کو کوچ کر کے بعد طے ہونے جا کر ک کے موضع کوئٹہ میں نزول ریات اقبال کا ہوا درمیان راہ چودہ مرغابی اور ایک ہرن شکار کیا بیٹے چودہویں تاریخ پونے جا کوس قطعہ کر کے گروہ موضع اکبٹورہ کے منزل ہوئی اور ایک اس نبل گا اور بارہ قطعہ کرانگنہ غیرہ آتھا راہ میں شکار شروع اس تاریخ کے آٹھ فاصلہ کیے نیابت اعتماد والدہ کے بیچ حکومت لاہور کے معین سپہ بختاب فاضل خانی کے سر بلند ہوا بیچ اس منزل کے دو تھانہ پائی کو اور پکنارے ایسے ایک تالاب کے گھر لکھا تھا کہ نہایت صفائی اور لطافت رکھتا تھا ایسا واسطے دوسرے دن اس منزل میں مقام رہا آخر اسے روز کو شکار مرغابی کی طرت توجہ کرے بیٹے سپر چھوٹا مہابت خان بہرہ و نام بیچ اس منزل کے قطعہ رہتیبہر سے اگر ملاوٹ حاصل کر کے دفتر خیر باقی لایا تھا دونوں داخل قیدیوں خاصہ میں ہو گئے نصفی میٹا امانت کے تین ساتھ خطاب خانی اور مصافحہ سرفراز کے بیٹے اور واقعہ تھی اور واقعہ نویں صوبہ گجرات کا کیا بیٹے ساتویں تاریخ ساڑھے چار کوس قطعہ کر کے محل پر منزل ہوئی بیچ دن مقام کے ایک قطعہ مرغابی اور تین تیس تیر شکار کیے جو شکر خان کو سبب ناسازگاری ہوا جانے اوسکے کے خان دوران سے طلب کیا تھا اس منزل سے عہد خان کو میاے اوسکے اور خدمت پیشگری اور واقعہ نویں کے سفر کیا گیا اوسنوین تاریخ کو کوچ ہوا سو اود کوس چکر متصل بواج کوراکہ کے اور کنا رہ دریا میں ٹیل کے واقعہ ہے منزل کے سبب خوبی مگر اور لطافت آب و ہوا ہے تین دن تک توقف رہا ہر روز کشتی میں سوار ہو کر کے شکار مرغابی کے واسطے اور سیر اور کشت دریا میں مذکور کے بائیسویں تاریخ کوچ کر کے شکار کھیلتے ہوئے ساڑھے چار کوس کے اور موضع سلطان پور اور چیلہ لہ میں اورتا ہوا مقام واسطے دن میران صدر جہان کو پھیرا روپیہ دیکر اوسکو اوسکی بگڑ بگڑ جاگیر سقرہ تھی روانہ کیا اور ہزار روپیہ اور بیخیر کو مرحمت ہو چکی بیسویں تاریخ کوچ کر کے ساڑھے تین کوس سے قطعہ کرتے ہوئے اور شکار کھیلتے ہوئے موضع چانور میں محل نزول ہوا مصافحہ کے واسطے ایک مقام اور ایک کوچ مقرر رکھا ستائیسویں دن کوچ فرمایا چار کوس ادا تک بیچ چکر شکار کرتے ہوئے موضع اودہ میں منزل کی اس منزل میں روز بھر ناچ اچ اسے بیٹے کے چار سو سو راہنوں کا شکار کھیلا ستائیسویں تیر اور ایک سو بائیسویں شغلداغ اور ایک سارس اور سات قطعہ کرانگنہ اور اکبٹورہ اٹھارہ مرغابی اور ایک خرگوش غرہ مہن موافق بارہویں محرم ۱۱۸۵ کو باجل کشیدیوں میں بیٹھکر متوجہ آگے کی منزل کا ہوا ایک گھڑی دن باقی رہے سب سے چالی روپا بھیرہ میں کمل اقامت کا تھا جو بیٹے چار کوس اور پندرہ مرید رستہ قطعہ کیا اور بیچ تیر مارے اور بیچ بھین دنوں کے اکیس آدمیوں امیرون مقیدتان دکن سے جو تھے خلعت دستانی بیچ ہاتھ نچھینے کے

بیجا گیا اندھا کیا کہ دس چور روپیہ امر اندھ کو سے شکوہ خلعت میں لہو سے یہ منزل خلعت طراوت بخشی تھی تیغ سے روز کج ہوا ساقی قاتل
 دوسرے دن کے کشتی پر سوار ہو کر سوار کو س اور مدینہ فتح کر کے موضع کا گھامین کل نزول اجلال ہوا اور مدینہ پہنچنے کے شکار کرنے
 بیٹے میں آنا تھا ایک نیرسا سے اور نما اور جا کر لیکھوت میں گر گیا ہر چند اسکی خلعت مہولی لیکن اسکا نشان بھی نکلا اور کابک قراول کو
 حکم دیکر وہ تماشا کر کے لگا دیا اسکی ملاوے اور دین آگے بڑھا اس حصے میں ایک تیر اور اوٹھا اسکو بیٹے بانگ کیریاٹ گرایا اسی در بیان
 میں وہ قراول آیا اور وہ تیر نظر سے لاکر گزرا تا حکم دیکر اسکو لیا کر خوردش باز کا راہ اندھ ایک اور تیر بیٹے پکڑا دیا ہے وہ تیر بھی ہے وہ نگاہ
 رکھا حارسے بدقت پہنچنے اس حکم کے تیر شکار نے اسکو باز کو کھلایا تھا تھوڑے سے عرصے میں قراول نے سروض کی کہ اگر تیر کو فوج
 نکرو تا تو یہ مر جاویگا حکم دیا گیا کہ لہو کچ کرین جو تلوار اور اسکے گلے پر کئی تھوڑی درین تلوار کے بیٹے سے ٹھکرا تا حد میں سے اور کس
 بیٹے اس کے کشتی سے میں کھوٹے پر سوار ہوا ایک چڑیا ہوا کے آہستہ جان چائے ہوئے جہاں سے پانچے آپ کو کو نزدیک کشتی تھی
 لگ کر گئی اور بدقت ہلاک ہو گئی کہ وہ بھالا ایک قراول جلوس میں لیے ہوئے چلتا تھا اس حسرت افزا بات اور تیرنگی نازکی سے
 تعجب کیا بیٹے کہ وہاں تو تیر اجل سیدہ خاص ہو جاوے اور بیان چڑیا طیران بچہ اجل میں گرفتار ہو جاوے بیچ بڑا تلوار عالم تیرنگی
 کرے ایک رنگ نیکر خدا کے نہیں کٹ سکتی اور دین کابل کو بھی خلعت زستانی کا تھا فریاد اول کے بھیجا گیا بسبب طراوت خوبی ہوا
 کے اس منزل میں بھی ختام کیا اندھوں خبر فوت ہو جانے یا دلی خان کے کابل سے آئی اور کون اور کے کو ساتھ صاحب کے سفر کو گیا
 اور یہ صاحب دلی شکر کے موافق التماس اور ابراہیم خان فرخزنگ کے پانچوں کے اور سزا سزا دہا گیا جیسے توین تاریخ کو کچ ہوا سارے
 چاکر کو س درہ سے لگھائی جا تا مشورے کے گذر کر موضع امدار میں نزول اجلال ہوا نہایت سزاور چھے درخت تر و تازہ نظر میں آئے یہ منزل
 کتا بہ صوبہ اجمیر کا جو ساری کوس رستہ قطع ہوا یہ منزل بھی منزل خوب پر فوجان یکے اپنے ہجرا آگے قرشہ بندوق سے دارا کو جنگ لیا ساکن
 اور تیرنگ کیا تھا فرمایا نیرنگی فن کیا تو نو سے تو پانچ ہاشمہ زمین ہوا موضع مذکور استیلا ولایت مالوہ سے اور تیرنگ ولایت دوسری سے
 بچو دمازی اس صوبہ کی اخیر ولایت سے تا ولایت بانسوا اور دو سو تالیس کوس ہوتے ہیں عرض اسکا پر گنہ چندیری سے پار گنہ زبردہ دوسرے
 تیرنگی کوس بچو شرقی اور کئی ولایت بانسوی اور شمالی قلعہ زرد بچو اور جنوبی ولایت بجلا مغزی ہے صوبہ گجرات اور اجمیر بہت ولایت پرانی ہے
 اور خوش ہوا پانچ ہدیہ سے ہندون اور ندیوں کے اوس میں جاری ہیں گو داری اور ہیمیا اور کالی سند اور تیر اور تیرہ اور ہوا اور کئی
 متصل ہے زمین اس ولایت کی اہمیت طر خوان پار کے بلند بچو قصبہ دھار کے کہ جگہن مقررہ مالوہ سے بڑا گور کے پتھن سلل میں دور تیرہ
 انگہ گئے ہیں بچو اول حوت ادریح ابتدا اس کے یعنی جس زمانے میں کہ آفتاب حوت میں آتا بچو اور جس زمانے میں کہ آفتاب اسد میں آتا ہے
 حوت میں گھوڑ تیر تیر تیر تیر تیر اور پشہ در بے ہتیار کے نہیں رہتے اور چار کر واد سات لاکھ دام حج اس ملک کا ہوتا ہے چار لاکھ
 وقت کو تیرہ اور تیر سو اور چند سوار اور چار لاکھ ستر تیر تیر سو پانچ سو ایک بچو فیصل کے چلتے ہیں اس ولایت سے آٹھویں تاریخ کو د
 کوس اور دو نصف ہاؤنر علی کے کر کے فرما دینا اور تمام ہوا رستہ میں جو وہ تیر اور تیر کہ در ایک شکار ہوا اور تیر کوس کرتے ہوئے
 موضع سند ہا میں پر پہنچے گید توین کو مقام بقا باقی دن سے سوار ہو کر شکار کو گیا نیکلا سے ماری بار تیر میں تاریخ کو بعد قطع کرنے سوا جا کر
 کے گاؤن کھیاری میں منزل ہوئی انھن گاؤن میں رہا اور سکے نے چند سدا بچو تھے تھے خوش مزہ تھے یہاں تک کہ بند کر اچھوڑتے
 خوش مزہ تھے کہ اچھوڑتے ہوا کوس خضرے کو پہنچتا تھا کہ تھوڑے کھاسے زیادہ کھانا نقصان رکھتا ہے چوتھی تاریخ کو کچ ہوا پونے
 پانچ کوس رستہ قطع کر کے گاؤن میلی میں جا تھوڑے کی چھٹی راجہ جانیسے کہ زمیندارون معتبرہ اس گاؤن سے ہے وہ اچھی فضا
 کے جو جو تو پیر اور بچو اس کی گزیر بہت کاریز سے لگژرہ ہرات کے قلع ہے لائے خان عالم سے بھی پچاس اونٹ بیٹھے تھے بچو ان

اس نہایت کے ساتھ سالہا سال ہمیں لائے تھے کہ بیچ ایک خان کے چند قسم کے میوے حاصل لائے کہ خنزیرہ کاریز کے اور خنزیرہ برفشاہ کے اور کابل کے اور انکو برتر قندار بدخشان کے اور سیب سمندر اور کشمیر اور کابل کے اور لال پابا کے اور اتنا س کر اپنے میوے میں سے بے ہمتی انساں اگرہ کے کہ پودہ اور کے فرنگ میں خوب ہوئے ہیں اور اگرہ میں کفایت کے ہیں ہر سال چند ہزار بیج باغات اگرہ کے کہ تعلق ساتھ خالصہ شریف کے پھیل آئے اور دیگر خوبصورت اور لذت میں چھوٹا میوہ سے اور خنزیرہ اور کابل کا خنزیرہ میوہ بھی کھل کر آتے تھے کاکون زبان سے اوکھا جاوے والے دیگر گوار کو میوے بہت رغبت تھی خاص کر سات خروبوڑہ اور انکو اور انہ کے اگرہ کے زمانے میں خروبو کا بزرگ کا اور اناریز کا کہ عروت اور مشہور عالم ہے اور انکو برتر قند کا سندھستان میں ہمیں کوئی لایا تھا جبکہ یہ میوہ مغرب میں آتے ہیں تا سٹ آج ہرگز کہ کاش یہ میوہ اوس زمانے میں آتے تا اسکی لذت وہ معلوم کرتے پنڈتوں میں تاریخ کو خرفوت جوئے میر علی ولد خرفون خان برلاس کلاہ امیر زادوں اس درگاہ سے تھانسی سولہویں دن کچھ ہوا چار اولعت پا کوں چلا قریب موضع گری کے اوتے سے رستے کے دریاں میں قراول خیر لائے کہ شہرت اس فوج میں ہیں اوسکے شکار کو متوجہ ہوا میں اور ساتھ سر ہونے ایک بندوق کے کارا کو تمام ہوا جو کہ دلاوری شیر برکی مشہور چہا بیٹھے کہ جلیلو کو اندر کی اوسکی دیکھوں میں بیٹھے خانے کے ظاہر ہوا کہ شہر پر کارا اندر گیا کے کھلا جھلات اور دوسرے جانور کے دل میں ہوا جو کہ دلاوری شیر برکی اس سب سے ہوتی ہوئی اٹھا رہیں تاریخ کو بعد قندار کرنے دو کوں اور سہ نم پاوے کے موضع امیر باہن مقام ہوا اور نینلوین تاریخ کو تمام قرا دیا گیا شکار کو متوجہ ہوا میں بعد طے کرنے فاصلہ دو کوں ایک جگہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور تھوڑا سدر خون کے درخت انہ کے او میں اوگے ہوئے اسقدر بڑے لہر بہتر کہ اور جگہ دیکھنے میں آئے اور اس باغ میں ایک بندوق کوٹ کا نظریہ فرمایا ہے کہ مسات کرو بلندی اوسکی زمین سے سر شاخ تک شراؤد جا کر گڑی عرض ہوا کہ ساڑھے چھ گائیس گڑ کا طول اوسکا ایک سو پانچ پچھتر گڑ کا عرض آٹھ گڑ تھا کھانیا گیا بیسویں دن کوچ ہوا اور سہ میں نیلگی گو کے بندوق سے ماری اگلہوں دن مقام قندار میں سے شکار کو سوار ہوا بعد وہاں سے سوئچی کے اعما دالہ ورس کے گھر پہلے بن خواجہ خضر کا دیکو خضری کہتے ہیں آیا اھ ایک پہرات کے تک وہاں سہا کہا نا کھایا یا دولت سے چایوں کو لٹھا آجکے دن اعتقاد لہر کو ساتھ نہایت محبت کے نواز کر تیمان حم سے سہ سے کہنا کہ اوس سے نہ چھپاویں بغیر پردہ کریں اس نہایت والا کے ساتھ اوسکو سرفراز کیا واقع تاریخ بائیسویں کو کوچ ہوا اور تین کوں اور شہر پاو قطع راہ کر کے موضع بول کھری میں پونے رہتے کیچ میں دو میلگ سے مارین تیسویں تیر کو کہ تمام تھا ایک تیل گے سے بندوق سے ماری چوبیسویں تاریخ بعد قطع کرتے تاریخ کو تیر کی فاصہ گڑہ میں پونے رہتے تین ایک جانور غید شکار جگہ جہان سے چھپے پھرتے اوسکے گل چار سینگ رکھتا تھا دو سینگ سامنے گوشہ آنگد کے تھے اور دوا گشت بلند تھے اور دو سینگ گردن میں لٹکی کو طرف رکھتا تھا چاند گشت بلند تھے اہل ہند اس جانور کو دو ہار یہ کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ نارا دیکھا جاوے سینگ اور ماہ لے سینگ ہوتی ہو اور ایسا ذکر مہا کلاس قسم کا بہن زہر وہ میں رکھتا ہے جو بھی اندر کی اوسکی چیری کی بہت کھلا معلوم ہوا کہ غطبات ہے پھیپسوں دن کہ تمام آخروں سے شکار کو روانہ ہوا ایک تیل گا وادہ بندوق سے ماری باجو پھرتے قلع خان کو گلا ورتن صعب ہزار ذرات اور ساڑھے سات سو سو سو کے تھا صوبہ اہد میں جا کر رکھتا منصب و ہزار ذرات اور دو ہزار دو سو سو کیا اور ساتھ خطاب قلع خانیکے سرفراز ہوا کہ صوبہ بنگالہ رقبہ میں کیا پھیپسوں تاریخ کو کوچ ہوا سو ہزار کوں مسات لے کے کہ تھا ضیان پر کہ فوج اوجہ میں ہے منزل کی اس منزل میں انہوں کو کہ بہت آہا تھا خیر و پیکار پانی کے گھرا کر آیا گیا تھا پہاڑوں و غریب خان اس منزل میں سیاست کو پونچا اس نے سلاوت کو بعد میرے اسکے پاسکے نوکرو کو جمعہ اور ولایت کلاو کہ جگہ اور مقام باپ دادا اوسکے کا تمام محنت کیا جو کہ عمر تھا ان اوسکی یعنی برابریوں سے مانع ہوتی تھی وہ یہاں کہ بہت آیا چند نوکریکے رات کو گھر میں اگر ان جاتی رہی کو ماوے تھا یہ تلوار میرے پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو بعد تحقیق و تصدیق کے کیا میں بھی

اس منزل میں چھوڑا ہے کہ حضرت نظر سے گزرا انعام اور وضع نئی طرح کی تھی دیکھا اصل اس وقت گوکہ یہ بجز کہ ایک تہ نہ ہوا ہے جو گنہگاروں پر
دو وقت ہو گیا یعنی دو گز سے بنے اور ایک شاخ دوس گز کی اور ناصلا دونوں شاخوں کا ساڑھے چار گز کا زمین سے اوپر تک کہ جہاں پہنچے ایک
طرف سے ایک شاخ بڑی سو گز اور ایک طرف سے شاخ ساڑھے پندرہ گز اور چھ گز کے کشاں اور پتے سنبھروے درخت کی چوٹی تک گائی گز اور
گروا و سکا و ڈھائی گز اور ایک اور نایاب کا چوترا تین گز کا بلند گز اور اسکے طیار کرین بہت سیدھا اور سوزن تھا مصوروں کو کہا کہ جہاں تک نام
میں اور کسی تصویر بناؤ تا شیخ کو بیخ کوچ ہوا سو دو کوس چلے اور موضع ہندوال میں جا کر ٹھہرے دریاں راہ کے ایک میل گا می شکار کی شکار
تاریخ دو کوس پہنچے قطع کر کے کالبا وہ میں منزل کی کالبا وہ میں مغلزین بنا جوئی ناصر اللہ بن سلطان غیاث اللہ بن سلطان محمود علی کے
تیلانے کے میں کہ حکام مالوہ کا تاج دوزن حکومت اپنی کے فلاح اور میں میں کہ شہزاد شہزاد اور معروف صوبہ مالوہ کے سے ہے بنوائے
کتے ہیں کہ گری طرح میں اس کے غالب ہو گئی تھی چھ پانی میں اسراوقات کرنا تھا یہ مکان دیامین بنا کر نرن اور اسکی پانی کے وجہ میں
دو ڈالنی ہیں اور چھوڑے جسے عرض لائق ہر مقام کے تیار کر کے جن بہت دشمن اور فرحت افزا مقام جو مشہور مکانوں سے ہندستان کے اور پہلے
اس سے کہ وہاں اور ترون سما کو بیٹے کو دیکھا کہ وہاں جا کر ان مکانوں کو صفحہ کرین پھر تین روز گامیں اوسی مقام دکش میں ہا شجاعت خان نے
اپنی جاگیر سے گورہ میں ملازمت کی اور صین حکیم شہزادوں سے ہے اور نہ ہو کے ساتھ پستش کا ہونے جو شہزاد میں ایک یہ شہر ہے اور راجہ کراہی ہے
رصد افلاک اور ستاروں کی ہندوستان میں بنائی جو اس ملک کا حاکم تھا اب تک کہ مدت ایکڑا چھ سو چھترس کی ہوئی وہ رصد موجود اور ہندوستان
سما اوسی رصد سے احکام نکالتے ہیں یہ شہر دیا کی پھر کے کنارے پر آباد ہے اور ہندوؤں کا یہ اعتقاد ہے کہ برس میں ایک بار اس دیا کا پانی دودھ
ہو جاتا ہے جس سے والد کے وقت میں جب شیخ ابو الفضل کو واسطے درستی حالات سے بھائی شاہ مراد کے دکن کو بھیجا تھا تو اسے یہاں سے
عرض کی تھی کہ بہت ہندو سوزن گئے اور اسی دی کو کہ سیرے آئے سے چند روز پہلے ایک ات اسکا پانی دودھ ہو گیا تھا یہاں تک کہ بن لوگوں
نے اس بات پائی اور سکا ترون میں پھر لیا تھا فورہ برتن اور گئے پھرے ہوئے دودھ سے تھے چونکہ یہ بات شہزاد مصلحتی اس واسطے شیخ حضور
کو اس میں مطلع کیا لیکن میری عقل بزرگ قبول نہیں کرتی کہ یہ بات شیخ ابو اللہ اعلم العوالب اور دوسری تاریخ مسنددار کی منزل کا لبا رہ سے
کشتی بر جا رہا نہ کہ ترون کی منزل کا جو اس میں کر سنا تھا ہے کہ ایک سناسی حاجب ریاضت جرداب نام بہت برسوں سے اور او میں کے پاس جنگل میں
عمادت کرنا ہے جو گوارا کر دینے کی کمال آرزو تھی اگر وہ میں سینہ چاہا تھا کہ اسکو لگا کر کیوں لیکن اسکی ناراضگی کے خیال سے سینہ نہ بلوا حاجب میں اس
کو قریب پہنچا کشتی سے اور کر باؤ کوس تک پیادہ اسکی ملاقات کو چلا اسے اپنے رہنے کو ایک میل میں سولج گیا تھا کہ اس کے اندر رہا کرتا تھا
اور ماہ اسکی مسند تک تھی کہ وہاں آجی بہتر از شفقت امین جاسکے وہ تھا او میں رہا کرتا تھا کچھ فرس اور چٹانی اس کے پاس تھی اور کمال سردی
سوا اوسی لشکر کے کہہ نہیں اور پتا اور گال بھی نہیں جلا نا گیا اور اسکے حق میں یہ قول مولانا مرقوم علی الرحمتہ کا صادق ہے ہے پرشش نارو تاب
آفتاب و شب تمنائی و محاف از ہتہاب و امیر پانی جو اس کے غار کے قریب ہے اور میں ہر روز دبا جا کر نمانا ہے اور ایک بار ہر روز شہزادوں میں
آتا ہے اور تین گھر دن سے ہندوؤں سات گھر دن ہر ہمنوں سے کہ وہ اس کے مستقدا فرم رہے ہیں اور عیال دار پرانچ لکھ کھانگی لے کہ جو کچھ وہ آتا
کھا لیکو پکاتے ہیں تاک کہ اور کھیتی پر کر کھو لے چاہیے عمل جانا ہوتا لذت اسکی نہ معلوم جو اور وہ بھی اس شرط سے کہ ان گھر دن میں اور سدا
کوئی صحبت با وودت یا ماضیہ عورت منواد اور پیش اور اسکے طرف زندگانی کا بھی ہے اور کسی سے نہیں ملتا لیکن لوگ جیسے اسکی شہرت اسکو کہتے ہیں
جہاں میں البتہ وہ شخص خالی متصل سے نہیں علم یہاں کہ ہندوؤں کے نزدیک علم تقدوس ہے خوب جانتا ہے چھ گھڑی تک میرے اس کے ملاقات رہی تھی
باتیں وہ کرتا رہا کہ اسکی باتوں کا میرے دل میں اثر ہوا اور میرے شہ سے وہ بھی خوش ہوا جس وقت میرے والد قاضی اسراو ملک ظاہر
کو فتح کر کے آئے تھے اسی جگہ اس سے ملے تھے اور پیش اسکو داکر تے تھے دایا میں ہندو نے ایام زندگانی فرم میں کہ کہ بہت دین

بست تھی چار قسم کی سے اور چاروں قسموں کو چار قسم کہتے ہیں برہمن کے گھر میں جب لوگ پیدا ہوتے ہیں تو سادات برہمن تک کہ عمدہ طواریت کو کو
 برہمن تین کہتے اور دیگر طرہ کی اور سپر کلینٹ نہیں پھر انھوں میں سال محفل آسپتہ کر کے برہمنوں کو جمع کرتے ہیں اور ایک رستی میں جی کہ او کو منجی کہتے ہیں
 بٹ کر سو اور ان کی اور سپر کچھ دعائیں اور شتر پڑھ کر اور تین نام اپنے اگلے پیشواؤں کا لیکر اور سپر دم کرتے ہیں اور تین گہن لگاتے ہیں اور اس کے گہن کے
 کمر میں باندھ دیتے ہیں اور ایک زنا رکے جسوت کا بٹ کر مدی بطرح اور کے سیدھے کا ذمے میں لٹکاتے ہیں اور ایک لاری کرتے پھر طری اور
 ایک لوہا پیل کا پانی پینے کو او سے دیکر بڑے برہمن کے پاس علم سینے کو سپر کر دیتے ہیں کہ بارہ سال اسکے پاس ہے اور پیر کے اور ان کے نزدیک
 بیو علم الہی جو پھر اس روز سے دیکو برہمن کہتے ہیں اور اس مدت تک شتر پڑھ کر وہ بدن کے آرام کی طرف مشغول ہنو دور ہون کو اور برہمنوں کے
 گھر کو تھوہن کی بطرح ملک لاوے اور اور ستاد کے پاس لاکر او کی اجازت سے کھاوے اور لباس میں سوا لکینھوئی اور ایک چادر کے اور کچھ
 پاس نہ رکھے اس حال کو برہمن چرچ کہتے ہیں یعنی شوق شغولی کا ساتھ کتاب الہی کے اور بعد اس مدت کے اور ستاد اور باب کی اجازت سے
 شادی کرنا خوب اور دیکو دست پڑھ کر ہر طرح لذت سے بدن کو آرام دے یہاں تک کہ اسکے بیٹا پیدا ہوا اور پھر سو سال کی ہو اور اگر اس کے
 بیٹا نہ ہو تو اتنا لیس سال تک اسکو لباس تعلق میں رہنے کی اجازت ہو اور اس مدت کو گڑہت کہتے ہیں یعنی صاحب گھر کا پھر جب اسکے بیٹا ہو
 یا اس مدت کو پونچھے تو پھر سب اپنے بیگانوں اور دوست آشناؤں سے جدا ہو کر سب عامیش و عشرت کو ترک کرے اور تھائی اور جنگل میں جھاڑ
 میں مشغول ہو اور اس حال کو مان پرست کہتے ہیں یعنی جنگل کا رہنا اور ہندون کے نزدیک مفر سے کہ جو کوئی نیک کام دینا دار سے بے نگریت
 عورت کے سینہ ہوتا اور ابھی او سے کوئی کاٹھیا عبادت دیش ہے تو عورت جنگل میں ہمراہ لیاوے اور اگر حاملہ ہوتی ہے تو جب تک کہ وہ بچہ
 اور لوکا پانچ برس کا ہو تب لڑکے کو بڑے بھائی یا سنی اور قریب کے سپر کر کے اپنے کام میں مشغول ہوا اور پھر تین عورت کو اگر حاملہ ہو تو پاک
 ہونے تک ہمراہ لیا جاوے اور پھر اس مدت تک جماع کرے اور رات کو کھیر اپنے پشاب کے مقام پر کھکر سو بار کے ادا ہر س تک پہنچ ہے
 اور جنگلی پتے خود لوکھا کرے اور زنا نہ پینے ہے اور اگر پوجا کرے اور خطا اور سر اور ناخن نہ ہوائے جب بارہ برس طرح کا ہے تو پھر اپنے گھر کو
 آوے اور عورت کو نزدیک لڑکے بالوں اور باقی قریبوں کے چھوڑ کر کسی شہر کا محل کے پاس جاوے اور اپنے بال اور زنا وغیرہ اور کے لے
 سب آگ میں ڈالے اور کے سینے اپنا سب تعلق برہمن تک کر یا خدمت اور عبادت اور خود آہش لی سب چھوڑ دیا پھر رقبہ حق میں مشغول ہوا اور
 موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کے سجانے اور علم عبادت کی باتیں کیا کرے کہ حاصل اسکا بابا فانی نے اس غیر میں خوب کہا ہے
 ایک چراغ ست مدین خانہ کا درپڑو آن ہر طرف می گمراہ یعنی ساختہ اندہ اور اس حال کو سرب بیاس کہتے ہیں یعنی سب کی ترک اور
 اس شخص کو سرب بیاسی کہتے ہیں غیر خدا کے سب میں بعد ملاقات حدیث کے ہاتھی پر سوار ہو کر اور صحت گمان سے نکلا اور سارے میں ہزار روپیہ
 دینے بائیں قرار رہنے کے اور سو کو جس موضع وادو کھیرا میں کر لنگر گاہ تھا اور پھر تیسرے روز کو وہاں مقام قہاہ روپ سے ملنے گیا اور
 چھ گھڑی تک اس سے بائیں کین اور دن بھی خوب بائیں زمین قریشام کے اپنی دولت سے مینی آیا چھتے روز وائیں کوس کوچ کر کے
 قریب موضع جواد کے پانچ پرانہ میں تمام کیا یہ منزل بھی بہت خوب جگہ نہرہ زار ہے چھٹی کو پھر کوچ کیا اور پوسے پانچ کوس چلکر دیال پورکے مقام سے
 کتا رہے بہرے میں اور تاروس چلنے کی خوبی کے سب سے چاروں تک وہیں مقام کیا اور پھر شام کو تالاب میں نشی پر سوار ہو کر غامیوں کا
 شکار کیا یہاں لوگ میرے واسطے انگو فزوی احمد گھر سے لائے تھے اگرچہ کابل کے انگو فزوی کے برابر زمین ہونا گرونی میں اور اس کے زمین
 اور منصب بیچ الزمان سپر نفاذ ہرے کا بابا خودم کی سفارش سے وزیر ہزاری ذات اور شہر سوار کا مقرر کیا پھر کیا زمین کو کوچ کیا اور سوا
 تین کوس جا کر حوالی پگنہ دولت آباد میں اور تار بار میں کو مقام کر کے شکار لگایا اور پگنہ کے موضع خینچو میں ایک بڑا دولت رکھا دیکھا
 کہ دودھ اور کے ترک سارے اشارہ کر کا تھا اور دراز پڑے شاخ تک ایک سواٹھائیں گروکا اور اس میں سے بہت شاخیں اور دراز

اور کی مین اور ایک شاخ ہاتھی کے دانتوں کی صورت جیسا میں گولگی نبی جو جب سکر فالو جرم بہان آئے تھے تو اس شاخ پر زمین سے ساڑھے تین گز
 اوپر اپنے پنجہ کا نشان کندہ دیا تھا جسے ہم اسی کے برابر کی شاخ پر اٹھ گز اوپر چمک کر کہا کہ یہ راجہ کھدا دین اور اس خیال سے کہ بعد چند دن گھس
 نجاوے اور دونوں پنجوں کا متش سنگ مرمر پر کھدا پھروس درخت میں کھدا دیا گیا اور اس درخت کے چاروں طرف ایک عمدہ چوڑا بنوایا اور جو
 ایام شہزادگی میں میرنیا مال دین فروری سے کہ سات ماہ یعنی سے ہوا وہاں مشہور ساتھ خطاب مہطفے خان کے وعدہ کیا تھا کہ گز مالہ جو مشہور
 پر گنتوں سے بگا کہ ہر طریق جاگیر چکوا دہیری اولاد کو دو گا تو اس منزل میں مینی اپنا وعدہ وفا کیا تیرہویں کوچ کو جس کے شکار کو مع گیا تھا اور
 چند مصاحب اور خدشا کاروں کے لشکر سے جدا ہو کر موضع چاولپور کی طرف چلا اور لشکر کچھ مینا دیا لیکن سینے موضع ساگور میں مقام کیا وہاں
 کیا خوبی لگا۔ دن کا نہ کہ وقت بہت اور تمام زمین سبز نازخ تین دن تک وہیں مقیم رہا اور اس موضع کو گیشو بندو سے لیکر کمال خان قزوئی
 کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ آج سے اس جگہ کو کمال پور کہا کریں اسی منزل میں شیدرات واقع ہوئی بہت جگہ جمع ہونے لگا اور اس رات
 کے بجلائے گئے اور اس قوم کے فاناوں سے مجلس ہی پھر دن کو تین بل گاوارے اور ہر وقت راجہ مان کی وہیں پونجی او سکھنے سے فرادشا لشکر
 کر کے قلعہ کا گڑھ پر بھیجا جاتا ہے وقت لاہور میں جب پونجی تو سکر گرام ایک سا جو بہرستان گانچ ہے اس کے ملک میں آیا اور اس کے کوچہ لگا
 پر قابض اور تصرف ہوا تو اس کا وضع کرنا سب ترسہما اور سکی لڑائی کو چلا سکر مین کہ اس لڑائی کی طاقت تہمتی او سکا آنا سکر وہ ملک
 لیا ہوا چھوڑ دیا اور حکم ہاروں اور جھاروں میں چلا گیا لیکن راجہ مان اس کے تعاقب میں اسی سخت جگہ گیا اور کمال خضد اور غرور میں نظر نشین
 پر نکی اور تھوڑی جماعت سے اوپر گرا سکر مین نے جب آگے جگہ بھاگنے کی نہ کیھی اور اس کے لشکر کو کہ پایا تو مقتضای اس شکر کے سے وقت
 ضرورت چوٹا نگر نیرہ دست بگیر دست شہرت ہوا اور اس لڑائی میں لوٹ پلٹا تقدیر الہی سے ایک پتھر راجہ مان کے لگا کہ وہ اس سے مر گیا اور
 او سکی فرج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئے اور زخمی خراب حال اسباب چھوڑ کر لوٹ آئے پھر سترہویں کوچ قطع تین کو س راہ کے مجموع
 حاصل پور میں پونجیا اور راہ میں ایک نیل کا شکار کیا موضع مذکور مالوہ کے مشہور مقاموں میں سے ہے اگورا اور انبہاں بہت ہوتا ہے اور طرف
 پانی بہتا ہے جب مین وہاں گیا تو ہر ظان موسم ولایت کے وہاں اگوروں کی کثرت تھی اور شمشاد کے گھیت بہا رہتے تین روز تک وہی گڑھ
 موضع میں مقیم کیا اور تین نیلا گوارے اکیسویں کوچ کو کوچ کر کے لشکر سے جاملابا سوہن کو علی سے کوچ کر کے قلعہ ماندو کے تلے تالاب پر مقام کیا
 اور قزولوں نے خبر دی کہ ہتھن ایک شہر مین کو س بگہر رکھا ہے ہر چند مین کیشندہ اور شہنہ اور شہر مین کنان لیکن خیال کیا کہ یہ موزی جائز ہے جسے
 اسکو مارے اساطے اوسیدن اور ہر گیشو کو دیکھا سینے کہ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے اور کچھ موندنا اسکا کھلا ہوا ہے سینے او کے سیکے
 اندر بندو قی کو جو بڑا گاد دی تقدیر سے خلق مین گولی لگ کر خیر جاگلی اور اسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لیکن نے جب اس کے بن
 پر مین زخم گولی کا نیکیا تو کمال حیران ہو سے سینے کما اسکا موندہ کو مولو تو سب کو غلام ہوا کہ گولی خلق مین لگی ہے اور زرار شہ نے وہاں ایک بیٹھا
 مارا مین نے اس کا شکر چاک کرایا کہ ملاحظہ کروں اسکا پتہ بھی شیر کی طرح ہے گز کے اندر ہوتا ہے یا اور جانوروں کی جگہ چلنے کے
 پس مین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کی طرح اسکا پتہ بھی ہے جب کہ اندر ہی پھر دو شنبہ کو تیس مین تاریخ پہر مین چڑھے مبارک ساعت مین ہاتھی پر
 سوار ہو کر قلعہ مانو کے اندر گیا ماہ مین ڈیڑھ ہزار روپے تصدق کیے اور قلعہ کے اندر سے واسطے جو مکان ترکہ کیا تھا او مین اترتا جیسے
 ماندو تک ایک سو اوشٹھ کوس ہیں چارہ سینے دو دن مین چھیا لیس کوچ کر کے پونجیا اور شہر مقام راہ مین کیے اور زرنلوں مین دلکش عمدہ
 مقام دیکھا اور تکر تھا اور کس مین شکار خالی مین گیا تمام ماہ ہاتھی اور گھوڑے پر سیر و شکار کرنا ہوا گیا کبھی راہ مین نہ کھکا گویا باغ مین مین
 کرتا ہے چوہنوں اس ماہ کے شکاروں مین آصف خان اور مزار سترہ مین ہر مین اور رانیز کے اور جرات اقتدار راجہ ساگور کو اور سید کا
 اور خواص خان چھبیر سیر رکاب مین ساتھ رہے سینے اول ماس سے کہ دہر کوچ کروں عبدالکریم سموی کو واسطے تو میر عمارت حکام

سابق کے قلعہ مانڈو میں بھیجا تھا اسے یہاں آکر گھنڈو میں، امیر میں شاگردت میں لگے مکانوں کی خوب مرمت کی اور نئے مکانات بنائے تاکہ
 غرضکاروں کو ایسا ایک عمدہ مکان کر دیکھ سکیں اور ایسا لطیف مقام نہ ہو گا کل مرمت اور تعمیر میں تین لاکھ روپے کی ولایت کے دو ہزار تومان چوبیس
 صرف میں آئے ایسی عمارت کا شکیں جسے شہر میں کہ میری تخت گاہوں میں ہوتی یہ قلعہ پہاڑ پر بنا جو دور دورہ اور سکا دس کوس کا چوبیسات میں کوئی
 نیکو اس قلعہ کی بار بعمہ اور خوشتر نہیں اور بجا و دین میں بیان استعد سردی ہوتی جو کہ سبے سعادت شب کو نہیں سوا یا تا اور ذکر کو کبھی کی حاجت
 نہیں مشور ہے کہ راجہ کو براجت سے پہلے ایک راجہ تعجبی سنگ دیو نام اور کے وقت میں ایک شخص گھاس لائیو جو کل میں آیا تھا گھاس کاٹنے
 میں اس کی درستی سوئے کی موٹی اور سوتی تھی وہ دیکھا کہ ادن نام ایک لوہار کے پاس درست کر لیا گیا اور لے چا گیا کہ یہ سونے کی موٹی ہے
 اور سنے پہلے سے سنا تھا کہ اس نیکل میں سنگ پارس پہاڑ پر اور کے چھو جانے سے لوہا سونا ہو جائے اور اس وقت لوہار گھاس کاٹنے کی جگہ پر
 گھاس دبا کر عمارت لایا اور تحقیق کر کے وہ چھو پایا اور اس وقت کے راجہ کو پھر وہ تیز زندگیا راجہ سے اس سے تھمت سونا بنا کر یہ قلعہ اور سکا
 بنوائے اور بارہ برس میں یہ سب عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اس لوہار کے اکثر تھمت بورت سندان تر شاہ کر دیا اور قلعہ میں جو اس نے پھر ایک
 راجہ نے اپنی آخر میں دل دینا سنا و شمار دیا سے زیدہ کے کہنا سے کہ عبادت خانہ مقرر ہو گا جو ایک مجلس آریہ کی اور بھونوں کو جسے کہ
 ہر ایک کو نقد و جنس بہر مانی عنایت کیا جب نوبت ایک برس میں کہ راجہ کا قدیمی تھا آئی تو وہ سنگ پارس اور سکو دیا زمین نے اس کو پہچانا
 اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ سے غیر دیکھو یہ دیا اور مجھے قدیمی ذوق کو الگ بلکہ راجہ میں ایک تھمت و تاجی رخصت میں در میان دیا کے پھینک دیا
 جب معلوم ہوا کہ سنگ پارس تھا، انوس کیا اور چند ہوئے ہاٹھانایا اگر یہ بات کہانی نہیں لوگوں کی زبانی سنی ہے لیکن میاں ہرگز
 اس کو قبول نہیں کرنا مانڈو ایک سرکار چوبیس سالہ کی تقریر کا دن سے ایک کروڑ تالیس لاکھ دام پہا کی جمع سے اور یہ قلعہ درون تخت گاہ
 میان کے بادشاہ ہوئی رہا جو عمارت اور نشانیاں ان کی امین موجود ہیں کڑوں میں اب تک نقصان نہیں ہوا جو جو بیوں ذیقہ کو سوس عمارت
 سلاطین سابق کی کر لیا سو اور پہلے سی جامع میں کہ سلطان پوشنگ غوری کے نانی ہوئی جو آیا میں ایک عمارت عالی و کچی تمام تراشیدہ پھر سے
 بنوائی جو اور باوجود ایک سو سی سال سکونے ہوئے گزرے لیکن ایسی معلوم ہوتی جو کہ گویا آج بھی ہے پھر سلطان خلیج کے تھمت درون میں گیا
 دیان قبر و سیاہ ازل نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین کی بھی تھی مشہور ہے کہ اس وقت سے دیان اپنے باپ کے واسطے کوڑھ اور وہ
 روزوں بار نہر مہرہ کے استعمال سے بنائیت الہی چنگی تیسری بار شہرت کہ اپنے میں خوب نہر کا لکھ اپنے باپ کے باپ کو دیا کہ اس کو خوش کر لیجئے
 باپ نے جو اس کو اس کام کے دینے دیکھا تو پچھلے نہر مہرہ اپنے بازو سے کھو کر بیٹے کے آگے جو لایا و پچھلے اس کو دیا کہ اس سے عرض کی کہ
 الہی اب عمر میری اسی کو بچئے آج تک تیری عنایت سے بخوشی و غوری گذری کہ عیش کسی بادشاہ کیسے نہ ہو گا اب کا خیر وقت ہی امیدوار
 ہوں کہ تعمیر کو میرے خون میں پکڑے اور میری اس موت کو اجل مقدر میں حساب کر کے اس سے اسکا مواخذہ نفریہ یا بین مگر وہ شہرت نہر لانا
 پایا اور جان آفرین کے سپرد کی جب اسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹا تو آٹھ اوپر چالیس برس کا تھا مصاحبوں سے کہنے لگا کہ میں
 اپنے باپ کے روبرو تیس برس تک دشمنوں سے لڑا ہوں اور نہر طرقت فوج کشی کی جو اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہیں چاہتا ہوں کہ باقی عمر
 عیش و عشرت میں بسر کروں شہور سے کہ پھر اس نے پندرہ ہزار عورتیں اپنے محل میں جمع کیں اور ایک شہر عورت کا بسا لیا کہ اس میں خوش تھے عورتیں
 تمام پیشہ و درون اور حکام اور قاضی کے بھی عورتیں تھیں ہر طرح کی کا نڈار اور قسط شہر کا اٹھتین عورتوں کو کیا اور جان کوئی عورت حسین متا ہزار
 میلا اور سکو ہاتھ میں نا اطرط طرح کی کار گیری ان اور علم و نہر عورتوں کو سکھائے اور سکھایا کہ ابھی اس کو سکھایا شوق تھا ایک منہ بنا کر اس میں سر طرے
 کے جانور چھوڑا لے جب دل چاہتا عورتوں کے ساتھ او میں شکار کھیلتا بعد سلطنت میں برس تک کر زندہ رہا اٹھتین باقون میں مشغول رہا
 کہ عورتوں کو کشتی بھی اور فرزند اور عیش سے عمر گذاری اور سپہ سالار اور کسی لے بھی اس کے ملک پر چڑھائی کی سکتے ہیں کہ جب شیر خان آئی

اپنے ایام حکومت میں اوسکی قبر برآیا تو فیصلہ لایا کہ اس قبر کے ساتھ اوسکے اس فعل شیع کے ہر ایاموں سے کہا کہ اگر ایان ملین میں بھی جئے بان گیا تو
اوسکی قبر بنید لائین مارین اور ہر ایاموں سے کہا کہ تم سب ہی اس پر کلمہ کاری کرو اور جو اس سے بھی دیکھا دیکھی سنوئی تو چاہا کہ اوسکی قبر کھدوا کر جو کلمہ اسکی
باقی رکھے اوسکا گل میں جلدا اوسکے قبر خیال کیا کہ اگر اسدغالی کا نور پور پور ہے کہ اوسنایک کے اجازت برآں سے مدخل اور یہی اول میں گذر کر
مبارا اس پیر سے جاہل سے کچھ اور کسا عذاب کم ہو جاوے اس طرح سے حکم کیا کہ قبر کو نظر کر اوسکے آخر کو زبیرہ میں ڈال دین زندگی میں باعث کمال عبادت
کے ہمیشہ پانی میں ریاکت تھا مشہور ہو گیا کہ ایک بار کبھی میں ملایا وہ کے کسی حوض میں کود پڑا وہ بہت گدھا تھا اور چون کہ کھڑا تھا کھینچن ہزار شہتے اور کچھ
بال سر کے پیکر بار پھینچا جب اسکو ہوش ہوا اور اپنا ٹکٹا اس طرح نکالا کہ میرے بال سر کے پیکر کو کھینچا آخر تو بہت غصہ ہوا اور ہاتھوں اور ہاتھوں سے کھاروں
کے کٹوا کر اسے پھر دوسری بار کشت نشہ سے اوس میں گرا تو کبھی سننے نہ سے خوف کے اوسکے کھٹانے کی جرأت نکلی یہاں تک کہ غوطہ کھا کر اوسی میں مر گیا
بحسب اتفاق اب بود گذرتے ایک سو برس کے اوسکی موت سے یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلامہ ابدان اوسکا پھرنی میں پڑا چھبیسویں تاریخ پھیلے لڑکے
کو جلد وین درستی حالت ماندہ کے اگر اپنی کو شش سے جلد اور عمرہ انجام دیا تھا منصب شہتہ سی ذات اور چار سو سوار سے جمع واصل و اضافہ کے
سر فرار کیا اور مورخان کے خطاب سے سر بلندی دی اور اوسیدن کرایات اقبال جیسے قلعہ ماندو میں داخل ہو فرزند اقبال سلطان ام
مع لشکر ظفر بیک اپنے کے شہر براہ پور میں کو تھکا دیکھا تازیر کی پر داخل ہوا بعد چند دنوں کے عرشیاں فضل خان اور راجا دلی کہ امیر سے پہنچے
وقت فرزند کو لے اوندکو ہمراہ الہی عادل خان کے رخصت کیا تھا آمین اون میں لکھا تھا کہ جب چارے ایک غیر عادل خان نے کسی توسا کیس
تک وہ سٹے استقبال فرماں شہزادے کے آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کے سب پورے ادا کیے اور وقت ملاقات
کمال اور دستخط ہی نظر کر کے اسباب کی ذمہ داری کی کہ جو ملک پانڈے سے ملازان شامی کے نکل گیا ہی میں اون سبکو غیر تیرہ نخت سے چھین کر
بندگان بادشاہی کے سپرد کروان گا اور استدار کیا کیشایش لافق ہمراہ ایچوین کے بغرت تمام درگاہ ہنڈی میں چھوٹا کچھ پھرتے لکھا لکھن جو
کمال عزت سے اون کا نئی میں کرادنے واسطے آ رہتے تھے اور وایا اور اوسی روز اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجا جو کچھ لیا اوسکو بھیجا تھا کمال
بھیجا جس سے روز و شنبہ بیسویں ماہ مکہ تک کہ اسکو صبح چار میں نے گا گذر تا پھر دوشنبہ اور تیسریں نکل گا اور پھر چھیل اور ساتھ ہرن اور
تینتس خروگوش اور لوٹری اور ایک ہزار دو سو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوئے تھے اوس رات کو ذکر شکار کا ہوا جو کچھ کجاو اس طرف کمال
رضیت ہی اسواسطے سینے اپنے پاس والوں سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنا سب شکار جو سن شہر سے آج تک لیا ہی معلوم کرون
واقف نویسوں اور مشرفوں اور قوادوں سے اسباب کو تحقیق کر کے ہر طرح سے جانور ان کو مجھے علی و علیہ عرض کروا دو ہوں نے یہ بات کوئی دریافت کر کے
مجھے کہا کہ بارہ برس کے عمر سے لغایت سترہ سو نووا مٹھاسی چھری تک کہ گیا ہوا دن سال میرے جلوس ہایون کا پڑا اور پھر کاس برس کی ہی بیٹن پھر
کے حساب سے کل شکار مٹھاسی ہزار پانچ سو بیس ہین اویسویں سے سترہ ہزار اور کوسو پھرتے جانور تھے خود میرے ہاتھ کے کہ نہ بدی
وغیرہ سے خود بیٹھنا اسطرح شکار کے ہین چنڈہ جانور تیس ہزار دو سو تین اور چھپاسی شیر ریچھ اور چھٹا اور لوٹری اور اولاد اور چرخ اور
نیل گاوا اٹھ سو نوناوے اور دھاکا کسم بارہ سٹک کی پڑی زندگی میں نیل گاوا کے برابر بیٹیس ہرن زیادہ اور چکارہ اور چیل اور بکری وغیرہ
ایک ہزار چھ سو ستر اور ستھی اور ستر ہرن دو سو پندرہ بیٹھے چوٹھارنے جھینے چھتیس اور سو پندرہ اور ایک کسم ہرن کی جھکو رنگ ٹھیکے میں
چھبیس اور چیل میٹھے بائیس رانگی تیس راس گورچھد راس خرگوش تیس راس اور جانور پندرہ اون میں سے تیرہ ہزار نو سو چھٹے کو پڑ
دس ہزار تین سو پانچ تالیس لکڑا اور کچھ تین عقاب دو ولیون تیس قطہ چندا و تالیس تو طمان بارہ قلعہ موش جو پانچ قلعہ کیشنگ اکٹایا
قلعہ فاختہ چھبیس قلعہ دوم تیس قلعہ مرغابی اور قازار اور کاروگک وغیرہ ڈبڑہ سونخ تین ہزار دو سو چتر اور دینی جانور وین میں سے لکھ
کہ چھوٹا داری میں تھنگ اونا کا مندی میں گئے ہین دس عدد شارا میں آئے ہے

بارموان حبش نوروں کا جلوس مبارک سے

بارموان تاریخ بیچ الاول کی سنائیکیز جمین جمہری میں دو شنبہ کے دن ایک گھڑی دن چڑھے آفتاب بیچ جوت اپنے عشرت سراہے
 صل میں کہ خانہ شرف اوسکا چوگند فرمایا میں سے اوس ساعت سعید میں تخت دولت پر جلوس کیا اور دستور سابق دیوا خانہ عام و خاص کو
 آراہستہ عمدہ فرش اور شامیا نوں سے کر لیا فرزند خورم مع اپنے ہمراہی امر کے حاضر تھے لیکن عمدہ مجلس مرتب ہوئی کہ میان سے باہر
 پیشکش یہ شنبہ کی اندخان کو محرمت کی سینے اور غرہ مور دین کو عرضنداشت شاہ خورم کی اپنی مضمون اوسکا یہ تھا کہ بہت خوشی ہوئی
 ہوا لیکن جو سفر و پیش ہوا سو اوسطے عرض کرنا ہون کہ پیشکش تمام سال کی سببگان مخلص کو معاف ہو جاوین میں اس بات سے مکمل
 خوش ہوا اور اپنے فرزند سے بت خوش ہو کر اوسکی ترقی دارین کی پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا گیا کہ اس فرزند میں کوئی پیشکش نہ کرے
 اور اوسکے دو کر نہ نام و نشان تنباکو کے سینے حکم کیا تھا کہ کوئی ممالک محروسہ میں جتنہ نہ پیا کرے اور میرے مہمانی شاہ عباس نے پسی اوس
 نقصان پر نظر کر کے تمام ملک ایران میں اوسکے بیٹے کو معافت کی تھی لیکن خانہ عالم اوسکے بیٹے میں لاجار تھا کہ اوس سے ترک نہ ہو سکتی
 تھی یادگار علی سلطان الملی شاہ ایران نے یہ حال اوسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خان عالم بے رحمہ ایک ساعت میں یہ نہ سکتا شاہ عباس نے
 اوسکے جواب عرضی میں یہ شعر لکھا سے رسول یار سچو ہر گند طما تمباکو چہ من از شمع و فاروشن کرم نازشہا + خان عالم نے یہ سنا کہ اوس
 میں یہ شعر لکھا بھیجا سے من پیارہ ماخوہ دم از اظہار تمباکو چہ ز لطف شاہ عادل گرم شد با بار تمباکو چہ تیسرے دن حسین بیگ دیوان
 بیگ کہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتھی زودہ پیشکش کیے ظاہر نام الگ از بقی بیگ کہ کا عتاب شاہی میں تھا باریاب سلام ہوا اور اسکے پیشکش کے
 اکر میں باقی ملاحظہ سے گریہ سے اوس میں سے بارہ جگلو سپند آئے باقی اوسیکہ عنایت کیے اوسدن تمام حاضرین اور بارکو شراب عنایت
 کر کے سرور کیا یعنی پھر ترادون نے خبر دی کہ ایک شیر بر کو قرب سکر تالاب کے قلعہ کے اندر سے عمارت مکام الوہ سے گئے گیر رکھا زمین
 اوس وقت وہاں شکار کو گیا اور شیر نے ٹھکر میرے ہمراہی اصدیان پر لگا گیا اور دس بارہ آدمی زخمی کیے آخر میں نے تین گولیوں میں اوسکو
 مارا پھر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چار سو سوار کا تھا ڈیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خورم
 خانجہاں کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ کل چہ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیرہ ہزاری ذات اور سوار
 سوار کا تھا ہزاری ذات اور ڈیرہ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر پھول خان میانوی کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیے کہ
 کل ڈیرہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور منصب از اشرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن میں عمدہ خدمتین کی تقسیم مع اصل + اضافہ ڈیرہ
 ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دو سو بیچ طاہرین بیچ الاول کو مجلس وزن قمری کی آراہستہ ہوئی اوسدن دوعرائی گویا
 خاصہ اور خلعت سینے فرزند خورم کو عنایت کر کے ہمراہ بہرام بیگ کے روانہ کیے اور ہزار سوار ہستہ مارخان کے منصب پر بڑھانے کہ
 پنجہری ذات اور تین ہزار سوار سے سفر فرمایا ہوا سے اور حسین بیگ تیزی کو کہ شاہ ایران نے بطور کالت باس حاکم لکھنؤ کے بھیجا تھا
 اور بوا سلطان فرنگیوں کے ساتھ قزلباشوں کے میر بند کو سزا دہا اور دوسرے کی پناہی تو ہمراہ ایلی گولگندہ کے میرے خدمت پر آگئے اور
 دو گھوڑے اور چہ نقان اور گھوڑی میرے پیشکش کیے اسی دن بیٹے ایک عراقی گھوڑا خاصہ خانجہاں کو محرمت کیا پھر ہزاری ذات منصب
 پر مزاراجا بجا ہونے کے برابر کل پنجہری ذات اور تین ہزار سوار سے ممتاز کیا اور پانسو سوار اور ہزار سوار کے منصب پر زیادہ کے کل منصب
 اوسکا پنجہری ذات اور ہزار سوار کا گیا اور منصب صادق خان کاس مع اصل + اضافہ ڈیرہ ہزاری ذات اور ساتہ سو سوار کا مقرر کیا اور ادرادت خان
 کو بھی سید منصب پر مزاراجا اور تیسرے کے منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا

اور اونیسویں کو تین گھنٹری دن رہے شنبہ کو شہر کو ساعت شرف کا ہوا سینے پھر تھرت پر جلوس کیا تیس قیدی شکنجہ بھر کے کرشنہ اور خان سے لڑائی میں پکڑے تھے اون میں سے بیٹے ایک کو اعتقاد خان کے سپرد کیا تھا پھرے والوں نے غفلت کر کے اس کو بھگا دیا میں بیس گولیاں بھجیہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینے تک واسطے سلام کے آنے دیا چونکہ وہ شخص نے پتا تھا سریندر ہونڈوا اس کو پناہ آفرینہ سے لکھ گیا اور ان سپاہیوں کے انہ کو سیاست کرن پھر اعتقاد خان کو اعتقاد والدوں کی سفارش سے باریابی سلام کی ہوئی اور جو اہمیت سے اس حال بنگالہ کا اور قاسم خان کے سلوک کا وہاں کے لوگوں سے مصلحت نہیں سنا تھا اس واسطے دل میں آیا کہ باریہ خان فتح جنگ صاحب کو وہاں بنگالہ بندت منجوبی کیا ہے اور الماس کی گمان پر عملداری شامی بکڑدی ہے بنگالہ کا صوبہ دار کروں اور جاگت علی خان کو کہہ آتا ہا میں جاگت دار اور جو اسکی جاگتوں بہا میں بیچوں اور قاسم خان کو درگاہ میں طلب کروں اس واسطے اسیدن مبارک میں حکم کیا کہ فرزان ان باقوں کو تحریر میں اور سر نرول مقربوں سے کہہ جاگت علی خان کو صوبہ بہا میں ایجا کر کہ ہم قاسم خان فتح جنگ کو وہاں سے روانہ بنگالہ کریں پھر تے مکند جو ہر کی کو نہاری دیا اور قین جو سوار سے سر فرز کیا اسیوں کو محمد رضا اپنی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور غفلت اس کو کومت سے چھوڑ دیا اور پھر شاہ عباس کے کہہ بھیجے تھے بیٹے بھی چند ہزار تہیاز بھیجے ہوئے ایران دکن کے اور عمرہ پارہ فرستے اور سر نرول کے تھے کہ بادشاہوں کے لائق ہوں تہی بی ایک لاکھ روپیہ کے اپنی مذکورہ کے ہمراہ روانہ کیے اسیوں ایک ٹھوری پیالہ تھا کہ سطحی نے عراق سے بھگا پھا تھا اور اس پیالہ کو پہلے شاہ عباس نے بھی دیکھا تھا اپنی نے مجھے کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکھا تھا کہ اسکا گر سہا کی جہاں اس میں شربت بیکر لکھو تھیں تو شربتی خوشی ہوئی تھی اسی سے یہ سنکر اس کے روبرو اس میں چند با شربت بی پھر سر پوش در کابی اور اسکی بنگا ر خفات میں پھر پھر اور اسکا مینا کار تھا اور شہیوں سے جواب خطا موافق لکھو کر وکیل کو دیا پھر قراول ایک شہر کی بجلائے سینے اسی وقت جاگت بند قون میں اس کو مارا اور صبح الزمان نے ایک مہینی ملی لاکر بھگت ندر کی میرے بیان اس کے نیچے پیالہ سے اول اس کے بچھا اور بی سے مہینی کر کے بھی بچے پید اچھے پھر بیٹے پھر جو کہ در شہن میں بیٹھو کہ اعتقاد والدوں کی فوج کو میدان میں ملاحظہ کیا دو تہا سرور سوار اکثر اوس میں مغل تھے اور پناہ سوجا رہہ ہونڈوا اور گورا نڈوا اور چوہہ ہاتھی اوس فوج میں شہیوں نے فلکس کے بھگتوں کو اس فوج کی آڑ اسکی آڑ میں بہت خوب معلوم ہوئی پھر تے ایک شہر کی شاہ کا کیا سمجرات کے دن غزہ اردی بہت میں الماس مقرب خان کا بھیجا ہوا ملاحظے سے گدنا بہت اعلی الماس تھا تیس ہزار روپیہ اسکی قیمت ہوئے سینے اسکی انگوٹھی بنوائی تھیں یہ تاریخ نصب یوسف خان کا بہت فاش بابا خود کس محل و اضافہ کے نہاری ذات اور تہہ ہزار سوار کا مقرب کیا اور بہت قدر نصب اور میر دن اور نصیلا دن کا تھو نریا با خود کم مقرب کیا گیا ساتوں کو قراونوں کو جا شہر گیسر تھے بیٹے کس بگیا ت اور ہزار لاکھ کی بھینچے دیکھے تو نوز جان بیکر نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں بند قون سے ان شہروں کو ماروں سینے اس کو اجازت دی اور تے ڈشیر ایک ایک بند قون بن اور ہائی دو میں سے ہر ایک کو دو دو بند قون میں مارے غرض کہ اوکو چشم زدن میں اور چھ بند قون میں اور چار شہروں کو مالیا پیکال تھا کہ ہماری میں سے بیٹھا ایسا نشانہ لاکر شہر نزل سکے سینے اس کے عوض میں نے ہر سے ہزار شہر فی قربان کین اور ایک جوڑی یونجی الماس کی تہی لاکھ روپیہ کی عنایت کی ایک شہر نے ایک شہر فی المبدید کیا سے

نوجوان گرو پھوررت نازت ۶ درصفت مردان زن شیر انگن مت

اور پھنہین دونوں محمود خان واسطے طہاری مکانات دو تھا نہ لاکھوں کے رخصت ہوا اسیوں کو بخر فون سید وارث کی کو فونڈا صوبہ اورہ کا تھا پھر بی پھر حسب ہندو عیسر محمد کے خطاب تو خوانی اور اضافہ سے سر فرز کر کے بیٹے بگتات صوبہ بلتان کا اور سو فوج کیا پھر ظلم شہی بنگالہ کو کہ کہیب تھا کے سلام سے محمود تھا اجازت سلام کی ہوئی اور شیکش پچھند کے اور تھ ہاتھی شیکش قاسم خان حاکم بنگالہ کے اور دو ہاتھی شیخ مودو کے اور دن ملاحظے سے گزیرے اور باتاس خاوندان کے منصب عبدالعزیز خان پر

۲
۱۳۱

یا ضد ہی اٹھا ڈر گیا اور پانچون خور داد کو دو جوانی صوبہ گجرات سے کی شہود اس کو موقوف کے نر اسپین کو مقرر کیا اور اس کو خطاب کھاتہ خانی
سرفراز نیا آٹھون کو لاکر خان کے کشتی گری بگش بر بفر تھا اگر کرامت حاصل کی سو ہر پاسور پینے کے چند روز اس سے پہلے اوستا دھرم پائی
کوکہ اپنے فن میں پیش تھا فرزند خرم نے جب طلب بھیجا تھا کی بارینے اور ساکانا اور دو نقش کفرل میں میرے نام پر باڑھا تھا پیش کیا۔
بارہون کو سینے اور سے روپیوں میں تو لایا اور چھ ہزار تین سو روپیہ اور ہاتھی مع حوضہ اور سکودیک حکم کیا کہ سپہ سوار چکر روپیہ اپنے ہمراہ لکر گیا
اور ملا سدا تصہ خوان کے کہ میر غازی کا لکر تھا انھین دنوں میں اگر ٹھٹھ سے ملاوت حاصل کی اوسکی قصہ جوانی سے میں کمال خوش ہوا تھا
مخوف غنائی کا اوسکو دیکر ہزار روپیہ و خلعت اور گھوڑا اور طاقی بالکی عنایت کیے اور بعد چند دن کے اوسکو بھی روپیوں میں تلوا لیا اوسکے ورنے کے
چار ہزار چار سو روپیہ کو بچھ نصب و صدی ذات اور میں سوار سے اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہمیشہ مجلس گپ اور دنگی میں حاضر ہوا کرے
اور اوسی دن لشکر خان کی جماعت کو بھر دکر دشمن میں سے ملاحظہ کیا یا سنو سوار چوہہ ہاتھی اور بیہر قنار تیر تھے جو بیہون کو بھڑائی کر سکنگ
نواسہ راجہ مانگہ کا کامری کلان میں سے تھا شہر مالوہ اور ولایت براہین بسبب کثرت شرب خوارمی کے مر گیا اوسکا باب بھی تیس برس کی عمر
کثرت شرب سے مر تھا اور انھین دنوں بہت اندک سلے بہان پورا اور گجرات اور اطراف مالوہ سے اگر سواد خانہ خاص میں داخل ہو کر دیکھے
عدہ اند اور کہین سوا چہرہ مٹو کے نہ ہوتے تھے سو اے ایسکے وزن میں بلکہ کہ پینا نہ تھے اچھا بیسویں کو ایک حرف ص نادری کو
کہ دیسی عمدہ میرے بیان اور تھی بابا خرم کے واسطے بھیجی اور لیجانے واسلے کو حکم کیا کہ یہ نادری رستہ وقت کدینا کہ یہ ایسی
نادری ہو کہ سینے اسکو وقت معلوم کی تیرہ دن اجیر سے بنا تھا اب سب فرزندوں میں نکوہ تیرہا لکھتا ہوں امدادی روز بگری اپنے سر
کی بندھی ہوئی سر سے اٹھا کر اعتماد اور دلور کے سر پر رکھی اور اس ٹری عنایت سے اوسکو سرفراز کیا اور تین زہرا اور ملک طلوع
اور بسی مرصع اور لکھنوی با قوت کے گنگ کی کہ مات خان نے لہر ترقی شیکش بھیجی تھی ملاحظے سے گذری سات ہزار روپیہ تھی
امدادی روز زبان رحمت بر ضلع ماندو میں اوس سال پائی کی تھی اور مخلوق پریشان تھی سینے بہت پریشانی لوگوں کے باوجود یہ
اور دنوں امید بارش کی نہ تھی لوگوں کو کنا سے زہل کے مای استقامت کے واسطے بھیجا اور خود کمال عاجزی کے اندر تھائی کی طاعت
متوجہ ہوا پروردگار نے میری شرم کھی اور اپنے فضل و کرم سے آٹھ ہزار پائی برسایا کہ سب تالاب بھر گئے اور لوگوں کی پریشانی مٹائی گئی
شکر یہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کروں اور غزہ ماہ تیر میں نشان دہر خان کو مرحمت ہوا اور شیکش لائی کہ دو گھوڑے اور چھان گور
اور چند کوزہ اچھا اور ہرے کے تھے ملاحظہ میں آئے تیسری سوزو گور تھاری عبد اللطیف کی گجرات کیلئے وک نشاقتہ زہرا و سدا و تھانہ اسلانی
جواو سے کرے جانے میں نلتق ایتہ کا قلع تھا سینے بہت شکوہ لکھا اور لکھا کہ اوسکیا کہ قریب خان اوستے کسی مہر کے ہمراہ درگاہ شاہی میں
رہانہ کرے اور اکثر زمیندار اطراف ماندو کے شیکش ملائے اور کرامت حاصل کی آٹھون پانچ اور اس پہا ہر بلکہ پلو پلو شکار گری
کا لگا کر خطاب راگلی سرفراز کیا اور ادا کار بیگ کے لکھا اور انہر میں ساتھ یادگار قہر می کے شہر ہری اور وہاں کے حکم کے نزدیک
صاحب نسبت تھا مجھے اگر ملا اوسکی شیکش میں سے بھلاو ایک پیار سفید خطائی پیدا اور بہت پسند آیا اور شیکش بہا ہر خان حاکم قند ہار
کی کہ نو گھوڑے اور نو چارے کپڑوں کے اور دو چوڑے روباہ سیاہ کے اور باقی خیرین تین واسطے سے گندی امداد و سیدن راجہ کرے
پیم برائے سعادت باریائی سے مشرف ہوا سات ہاتھی شیکش کے دستوں پانچ سینے کھڑا اور طاعت یادگار تھو چو کہ مرحمت کیا گیا تھو
کو عید گلاب پاشون کی تھی لوازمات اوسدن کے خوبی کیے گئے اسی شیخ سوادوشتی کہ سواد بھلا کے تعینان میں سے ہے سوا تھہ
خطاب پیشی خانی کے سرفراز ہوا اور سینے گھوڑا اور سے مرحمت کیا چودھون کو ماولی سر سے سپر اول اور کو بیگ نے نیا نیا اٹھا لے
اگر طاعت حاصل کی اور تیس ہزار روپیہ تین ہاتھی بلکہ چھ اور پانچ امان اور ایک جزا و شکار شیکش کیا پھر نر ناس اس پر سر خان فتح جنگ

صوبہ دار ہارنے اوس طرف سے پیدار کے پہلو محمد گیک کے بیچے وہ سب ملا خط میں گذرے اور سب میں ایک قطعہ سارے چودہ ٹانگ
کا تھا کہ اوسکی لاکھ دو قیمت ہوئی اور اسی دن دن یا وگا تو جی کو چودہ ہزار دس بلاق انعام دیکر ساتھ نصب پانصدی ذات اور تین سو
سوا کے سر فرزاد کیا اور نصب تانہ خان کا دل بھی کاغذ اصل ادا و اضافہ دہناری ذات اور تین سو سوار کا مقر ہوا اور اوس کے بیٹوں میں علی محمد
ہر ایک کو اضافہ منصبے سر فرزاد فرمایا اور سب انہماں شاہزادہ سلطان پریز کے پانصدی ذات منصب وزیر خان پڑھائی اور آخرا دین مہرت
کو سید عبد اللہ باہرے کہ بھی ہوا با با خورم کا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور عرض اوس فرزند نامدوس کے پیش کیے کہ اوان میں اخبار فتح و کن کے
تھے کہ سب امرار کن نے اطاعت اختیار کی اور فرمانہ داری اور کجیان غلبوں کی خاصا احمد گرا کی مجھے دی گئی تھے اسکے شکر میں سر فرزاد
آگے پروردگار کے زمین پر رکھا اور کمال عجز و نیاز مندی کی اور شادیا نے بی نیکیوں کا ویا شکرا اللہ تعالیٰ کا کہ ہاتھ سے نکلا ہوا ملک بھر آیا
اور عندون سرکش نے اقرار عجز و نالوائی کا کیا اور سب خراج گذار ہوئے جب یہ خبر نوز جان کیلگی نانی سنی پر گنہ پودہ دلا کھڑو دیکے محال کا
اوسکو تو شجری میں عنایت کیا اور چھائی افواج شاہی اور قاضی ہندی کے جب با با خورم وہاں کے گا فون سے مطمئن ہو تو پیش کش بیان
کی سرزت اوس کے مکملین عید و نہایت ملا خط میں آدی اور با خورم نے لکھ بھیجا تھا کہ میں امیر کو اس صوبہ میں بگڑو گیا وگی اوسکو
میں ہمارا لڑو گا کہ سادت ملازمت حاصل کر کے واپس آدین اور نشان فتح و اقبال کے بخوری روانہ اور اطاعت جن چندر و نہ پینے آئے اس
خبر فتح و اقبال کے سینے ایک رات دیوان حافظ میں اسکی فال و گبی بھی کہنے لکھے انہماں سا کہو کہ ہو یہ نزل غلی سے روز پنجان و شب وقت
یا ر آخر شبہ نزد میں فال گذشت اختر و کار آخر شبہ مجھے حافظ مرحوم کے لسان انہب ہونے سے ایک گونہ اہلیان ہوا اور بچیس
روز کے یہ خبر فتح آئی سینے بہت مطلوبوں کی فال دیوان حافظ میں نکالی بچوب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہے اور کم خلات ہوا اور اسی دن
آصف خان کے منصب پر بیٹھے ہزار سوار بھانے کہ پوز ہزاری ذات و سوار سے سر بلند ہے اور آخر زمین سگیات کے سیر عمارت
ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کے اسکے بادشاہوں میں کا نوبیا ہوا جو اوسکا نام سلطان محمود علی تھا یہ مکان سات طبقہ کا جو ہر طبقے میں
چار بگڑہ ہیں ہر ایک میں چار چار درختے بندی اس مکان کی سڑھے چون گری کی ہوا اور وہ پچاس گونہ زمین سے ساتوں طبقہ تک ہو
اکتھ گزے آئے جاتے ہیں وہاں کے لیکڑا چار سو روپہ شاد ہوا ہے پھر عبداللہ خان کو خطاب سیف خانی سے سر فرزاد کیا اور طاعت مع
ہاتھی گھڑی سے ادر خورم کے دیکر اوسکو سر بلند کیا اور با خورم کی خدمت میں رخصت فرمایا اور ایک لعل نیاد تیس ہزار روپہ کی قیمت کا اور
ہاتھ فرزند لہ اقبال کو بھی لاکھ اسکی قیمت پر لڑو کر کے چونکہ بیٹے اسکو مدون اپنے سر پرانہ حاجی مبارک جان لکھ گیا اور سلطان محمود خوش
نہو ابو حسن بخشی کو اور خدمت بخش گیا اور واقعہ فریسی صوبہ ہمارے مقبول کیا اور رخصت کے وقت ہاتھی بھی اوسکو عنایت کیا پھر
ہر وہ سگیات کے سیر نزل کندہ کو کھلم کندہ کے محمد و مقاموں میں سے چو گیا میں شاہ ملاق خان کہ امر او متیر سے میرے والد کے تھا
جک یاو کے پاس یہ ملک جاگ میں تھا لہو سے میان ایک ہا ہر عمارت بنائی تھی میں اوس مقام دلکش میں ہوں گھڑی ہتھ کر لوٹ آیا اور
چونکہ مخلص خان دیوان اور سنی صوبہ ہمارے اموز لائق سینے سے تھے اس واسطے اوس کے منصب سے ہزاری ذات اور لڑو
سوار کر کے ساتوں تاریخ ایک ست ہاتھی گزراج نام عادل خان کی پیشکش میں کا وہ سٹے مانا اور سگڑے کے بھیجا اور گیا ہوں کو نقدہ کا
ایک منزل قلعہ سے ہوا گیا لیکن باعث کچھ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تھا لوگوں کا رخ اور جانوروں کی ہلکانی خیال کر کے لو گیا پھر
ہدایت اللہ کو کہ خدمت تو کر اور کا حضور میں بہت چالاک بچ خطاب فدائی خان سے سر فرزاد کیا اوس سال ایسی بارش ہوئی کہ پورے
صوبہ میں گے لوگوں نے کہا کہ میں ایسی بارش یا وندن چالیس دن بار چھڑی رہی سبب شدت باذبابان کے اکثر مکانات نے پورے
گر گئے اور ایک ہفت اس روز کی لڑاک سے بھی گری کہ بھی ویسی آواز نہ سنئی تھی میں آدمی ندن مرد و دو میں ضلع ہونے اور اکثر بختہ

مکانات پھٹ گئے کوئی آواز اور سخت نہیں بھنگل اور بہاروں میں اقتدار نہ ہو اور معلوم ہو کہ بیان اور حکامین ہو سکتا معلوم
کہ ہند میں ماہوں کے برابر اور کوئی مقام عمدہ آب و ہوا اور لطافت جا اور محرابین اور بھی ہو خاکسار برسات میں کہ موسم گرمی کا تو ہوا کی
سیان گھروں میں شکوہجات اور ڈھکے تین اور دن کو مطلق پیکھے کی حاجت نہیں ہوتی بہار کی فریوں میں سے جب بند لکھا جاوے
حقیقت میں کہ مہنگا بریان اور جڑی دیکھیں کہ کہیں ہندوستان میں نہ دیکھی تھیں ایک جنگلی کیلہ کہ اس قلعہ کے جنگل میں خود بہت
اوغا کی دوسرے گھوسٹے مولا کے جو کفارسی میں سپرکتے ہیں آج تک کسی شکاری نے اس کا گھونٹا نہ دیکھا تھا صاحب اتقائی بہار
کے شک عمارت میں اس کا گھونٹا ملا اور میں دو بچہ مولا کے تھے پھر سہ پہر کے وقت پشیمہ کو اڈیو میں تاریخ مع سیکات سکنا لا
کی سیر کو گیا میں وہاں کے مکانات ماہوں کے اگلے حاکموں کے ہونے میں اور سولہ اعتمادالہ ولد صاحب کے ایک ہاتھی خاصہ
جگت جیت نامہ راہ میں عنایت کیا شام تک اور میں عمرہ مکانات میں رہا اور بعد نماز شام کے دولت کو لوٹ آیا اور بعد کے دن ایک
ہاتھی اناہل نام کہ جاہلگری خان نے بطریق پیشکش بھیجا تھا لفظ ہوا پھر مٹھے لباس اور سامان خاص اپنے پٹھنے کے واسطے مقرر کر کے
حکم کیا اور کوئی ایسا نہ بنا کر سے مگر جو میں عنایت کیا کہ دن اور دن میں سے ایک دکان نوری ہو کر فبا کے پھر برتا کرتے ہیں درازی
اوکلے کے کتاب کی اور آستین اور میں نہیں ہیں آگے کہ گھنگٹا ہی مردم ولایت اور سلو کر دی کہتے ہیں میں نے اس کا نام نوری
کہا ہے دوسرا جاہ شمال طیس کا ہے کہ میرے والد بزرگوار نے اس کو اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبلا کاتبوں کی گرگیاں اور سرسبز
آستینوں کے اور میں چکن دوزی ہوا کرتی ہے اور سلو بھی میرے والد بزرگوار نے اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبایہ ماشیہ دارا اور
قبایہ اطلس گجراتی اور چیرہ اور کہ نہ بدیشی جا ہوا کہ کاتبوں سہرے اور فرتی سے مجاہد ہوا اور جو ہا نہ تھوڑے سے سواروں کا پتہ
نے ہر ایوں سے مطابق قاعدہ سہ پہر اور دو کوس کے واسطے تھلم کر کے اسانہ ہوا تھا اور آخر میں یہ مدت پوری نہدی تو پٹھنے
حکم کیا کہ دیوانی دارا اور مصارت کو اسکی جاگیر سے وصول کرن اور ججرات کو چھیدوین تاریخ مطابق جو دو میں شہان کی کہ شب برات
تھی سینے در میان ایک مکان کے مکانات اور جہان بیگ سے کہ جسے تالاب کے در میان واقع جو مجلس جشن کی اور آہستہ کی اور مقبول
شاہی اور امر کو اوس مصل میں کہ آہستہ کی ہوئی بیکر کی تھی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگوں کو مافق اولی خوشی کے پالے اہتمام کیفیات
اور روشن کی دیوں ہتوں نے وہ پالے لیکر اپنے پھر بنے فرمایا کہ جو کوئی یا ایسے اپنے منصب کے مافق مجلس میں بیٹھے
اور طرح طرح کے میوے اور کباب بطریق کرک دیوان میں مقرر کیے کہ ہر کسی کے آگے کہیں جب مجلس آہستہ ہوئی اور شام سے تالاب کے
کناروں پر فائوس اور جھار اور غون کے روشن کرادیئے تھے امید کی کہ اس طرح کی روشنی اور کہیں نہدی ہوگی اور سب چراغوں ہوا
خانوں کا عکس باہی میں دیکھتا تھا اور یہ تماشا تھا کہ گویا تمام تالاب میں آگ لگی ہوئی ہے نسبت برب وزینت سے وہ مصل آہستہ ہی
اور پالے بیٹے والوں نے اپنے جو صلتے بڑے ہر پالے فوش کیے اور سرور وغوری ہر روش رہی نظم دل نہد وزیری شد آہستہ و
سجوبی بران کہ دل خوشتہ و گھنڈہ زینت میں سبز کاغذ و باطنی چویدان بہت فرخ و زبس نکست بزم ہر ہر دور و فلک تاشہ چہ
ازخوہرہ شدہ جلوہ گرانہ زینان باغ و رخ افروختہ ہر یکے چون چراغ و بعد گھنڈے تین چار گھڑی رات کے مردوں کو خدمت کر کے اہل کل
کو طلب کیا ایک بہرات اس مقام خوشی میں صرف کر کے حسب دعوہ سینہ عیش و خوشی خواجہ شہینہ میں بعضے کام آگے آگے تھے
اول یہ کہ روز ہمارے جلوس کا تھا دیکر یہ کہ دوزخ شب برات تھی اور بھی دن راکھی کا تھا کہ پہلے بیان کیا گیا اور منور دون کا یہ سب جو بنا بران
سبب سعادت کے اس کا مبارک شہینہ نام رکھا اور وہ ہر کو تید کا سو مٹھاب پرورش خان سرفراز مور و زوم چار شہینہ چھینا کہ چار شہینہ
ہوا اچھا ہوا تھا یہ برضلاف ہوا اس واسطے اس دن کا نام شوم کہ شہینہ رکھا کہ ہمیشہ یہ دن جہاں سے کم ہو جو دو سری خنجر ہوا یا دگر تو رہی

پانسو سو اے سرفراز پور میران ولد میر خلیل اسٹریک یا تھی خود پند کے کہ ایک ہاتھ اور ایک ہاتھ تان خان کی عنایت کیا سمجھتے ہیں
 کہ ریاست مجددیہ سے بعد نے اپنے باپ کے صوبہ دکن سے اگر ملاقات کی ایک سو اشرنی ہزار لاکھ یعنی ۱۰۰ لاکھ روپے کی رقم کے راجہ کلیان ولایت
 اور لکھنے اگر ارادہ ہستان بڑی کار کھتا ہے جو کہ اوسکی باتیں ناخوشی کی سنی تھی کہ جو کہ اوسکو مع او اسکے بیٹے کے سپرد نصف خان کے
 کرین ہا تھا تحقیقات اذن باقون کی کہ جو مقدمہ اوسکے میں مذکور ہوئیں تین کر کے ۱۹ لاکھ روپے فیصل سے منگ کر عسرت ہوا جلیبیوں کو
 دو سو سو ارادہ پڑھنے کے تھو ما رو سکے محنت ہو کہ منصب اوسکا اصل و ضافہ دو ہزار تیرت دہارہ سو سو ارادہ کا ہودے ۲۳ لاکھ ارادہ اذ افغان
 کو خطاب رشید خانی امتیاز دیکر تھے پر مزم خاص عنایت کیا اٹھارہ ہاتھی پیشکش راجہ کلیان سیکر کے ملاطفت سے گذری سولہ ہاتھی اصل
 فیلی نہ خاص کے ہونے دو ہاتھی تھے اوسکو دیے جو ولایت عراق سے حضرت فاطمہ والدہ میر میران لوی کی شاہ اسمیل ثانی کی کہ طبقہ سلطانہ
 صفویہ سے تھا بھی تھی اوسکو خلعت بھی کیا اس تقریر سے اوسکو نکالا ۲۵ لاکھ فدا می خان خلعت پار با اتفاق اوسکے بجائی روح التباد
 دیگر منصب دارون کے واسطے تین بیعت پوری کے روانہ ہوئے ۲۸ لاکھ کو بارادہ تماشای نرید اور شکار اوس طرف کے تعلق سے اوسکو رس
 اہل محل اوس طرف کو گئے ہم دو منزل کنار سے نرید کے اوتڑے جو کہ شہ و کیک بہت تھے ایک شب ٹھہرے دوسرے دن تارا پور پہنچے
 روز بعد ۳۱ کو مار جنت کی غرہ ہاہ مہر حسن خواجہ کو کہ ان دنوں اور ارالہ نرسے آیا تھا خلعت اور یا نچرا روپہ رحمت ہوسے دوم کو بعد
 تحقیقات اذن مقدمات کے راجہ کلیان کے باب میں عرض کیے تھے اور نصف خان واسطے تحقیقات اوسکی کے امور ہوا تھا جو
 بیگانہ واضح ہوا سادات ہستان بوسی کی پائی ایک سو اشرنی اور ایک ہزار روپے نذر کیے اور پیشکش اوسکا لاکھ سلک مراد پیدائشی
 دو دو لعل کی اور ایک پونجی کہ اوس میں دو دانہ مراد پید اور ایک لعل تھا اور صورت اسپ طلا کی چڑھا جو اوسے نذر سے گناہ حضرت فدا می خان
 کی آئی کہ جو فوج قاہرہ ولایت حبت پور کی آئی زمینداروں کے بھاگ گئے طاقت مقابلی کی نلائے ولایت اوسکی لبت کی وہ اپنے
 کیے سے ایشیان ہی ارادہ کھتا ہے کہ درگاہ جہان پناہ میں حاضر ہو کر بندگی اور اطاعت کرے روح اللہ مع فوج کے اوسکے کچھ بھی گیا
 کہ اوسکو گرفتار کر کے درگاہ میں لاوین یا آوارہ دہی پونجی کا کرے اور اوسکی عورتوں و علاقہ داروں کو کہ مقام زمینداروں بھائی کے تین
 ہن تیکرین آٹھوین کو خواجہ نظام چوہہ انار شہر موٹا سے لایا تھا نذر کیے بندہ کو سے چودہ دن میں لایا تھا اور عسرت سے ماند
 میں آٹھ روز میں آیا تھا کلانی ناز مذکور بار بار اٹھنے کے ہی ناز اٹھنے کا یہاں نہ انار بلانہ و ناز کا تھا تا نکلی میں اور ناز اٹھنے کے غلبہ کھتا
 ۹ لاکھ روپے پونجی کہ مع اٹھ اوس علاقے کے ایک گائون میں معلوم ہوا ہے کہ عورتیں اور متعلقان حبت پوری اس گائون میں ہن ہانڈ
 تلاش باہر گائون کے اوترا آدمی بھیجے کہ جو آدمی اس گائون میں ہن اڈ کو حاضر کرو دریاں تحقیق و تلاش کے ایک شخص تاجہ اور
 جاہنزاں زمیندار کو سے دریاں آدمیان گائون کے آرا حبوت آدمی جا گیا اوتڑے تھے اور روح اللہ کچھ سبب نکالا اور
 تالپوں کے بیٹھا تھا اوس شخص جاہنزاں اور بھیجے سراوٹ کے اپنے تین پونجیا اور چھاپا اور پانے سکے مارا اور وہ چھاپا کارگر ہانڈ
 اوسکے سے نکلا جو چھاپا کھینچا برع اللہ فوت ہو گئے آدمی جو حاضر تھے اوس مرد کو قتل اور تمام آدمی جو علیہ اوتڑے تھے پھانچا
 بانہ کہ روانہ گائون کوئی گائون والوں کو جو ہم ٹھہرنے مخالفوں و کرسٹوں ایک گھنٹہ میں قتل کیا عسرتیں اور لوکیان اوسکی
 گرفتار ہو کر قید ہوئیں گائون میں آگ لگا دی ایسا جلایا کہ سوے ڈھیرا کہے کہ نظر نہیں آتا تھا اور تمام لوگوں کو جلاہ روح اللہ کہ اس
 فدا می خان دانہ کیا روح اللہ کی مرادگی میں کچھ نہ تھی بسبب غفلت کے یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت میں نرید میں
 جان کے پانڈروں اور کل پھیل گئے پوشیدہ اور گناہ ہوسے پاس فدا می خان کے آدمی بھیجے عرض پیش گنا ہونے کی حکم ہوا
 کہ اوسکو قول کر کے درگاہ میں لاوے منصب مودت خان کا اصل اور اضافہ شہر طریت و پور کرنے پر یہاں زمیندار چہند کو گناہ

سرخاوس سے آزار تمام پانچ سو تیس سال پہلے ہی کا ہے۔ اسی زمانے میں اس کا نام لکھی ذات اور پندرہ سو سولہ تقریباً ۱۳۱۴ء کو راجہ سورج مل مرہا نے نئی نئی نوکر بنا کر خدمت کے آئے
 اور ملاقات کی جو مطلب کہ گستاخا تمام عرض کیا جس کا کام کا اقرار کیا تھا حاجی کیا موافق عرض فرزند شاہالیہ کے بنیاد علم اور تقاریب کے
 سر ملندی بائی تھی اور کما و کے ہمراہ تھا کہ جو صبح دیا اور دفتر ہوا کہ اپنا کام کر کے جلدی رخصت ہوا اور منصب خواہ علی بیگ ہزارا کے واسطے تھا
 اور بہت اہم کار کے دفتر ہوا تھا پنجہزاری ذات اور سوار کا کل ہوا اور لڈین علی اور خواجگی طاہر و سید خان مجور ترضی دولی بیگ سر اہلیہ کے
 ایک بیٹے نیکل رحمت کیا۔ اور کو منصب جا کر بیگ صلح و صفا نہ ایک ہزاری ذات و دو سو سوار تقریباً اور اور اسیدین راجہ سورج مل غفلت
 دہائی اور گھوڑہ صبح اور تھی غفلت دیا اور خدمت کا گلوہ پر حضرت کیا جو بیٹھے ہوئے فرزند علی نقی اقبال شام غورم ساتھ ایچو علی خان
 کے اور وہ بیٹے تھی فرزند بیگ تھی داخل بریا پور ہوئے اور خاطر اوس فرزند کی پہل مہمات مودیوں کے جمع ہوئی صاحب مودیوں برابر و
 خاندان و اچھڑا کر سید سالار خان خانان سے عرض کی شاہ نواز خان بیٹھے اوسے کو کہ عقیقت میں خاندان خان جوان ہر بار ہزار سوار موجود
 واسطے ضبط کرنے کے ملاقات فرم کی ہوئی کہ بھی اور ہر جگہ اور ہر موقع پر جا کر زمین ایک کے سبتر دن میں سے دیکر بندوبست وہاں کا سبتر
 ملائق و مناسب تھا کیا اور تمام لشکر سے کہ ہمہراہی اوس فرزند کے دفتر تھا تیس ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ فرزند وہاں تھے اور ہاں تھے اور تمام بائی
 آجھی کے تیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تھے ہواہ لیکر روانہ ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ ۱۰ مہر ماہ الہی کو سولہ جلوس موافق
 یازدہم شہر شوال ۱۱۳۱ھ ہجری بعد گذرے تین پہر ایک گھڑی قلعہ ماڈر میں ساتھ ساعت مبارکی اور خوشی کے نیکی ملاقات کی حاصل
 اور جو عرضہ جہانی کا پندرہ سینے اور گیارہ دن کا ہوا تھا بعد ادا کرنے آداب کورنش زمین پوسی کے گھر کے میں ہننے لایا اور نہایت
 محبت و شوق سے بے اختیار اپنی چوکی سے اٹھ کر نیکل میں مہربانی سے لیا حقیقہ کہ اوسے آداب و فرستی میں زیادتی کی
 کھننے عنایت اور مہربانی زیادتی کا دہانے پاس بیٹھے کا حکم فرمایا ہزارا شہنی و ہزارا ویہ لکھ نزار اور سید پریم بقدرت گذرانا اور جو وقت
 باوکی خب پیشکش دیکھنے کا تھا اوس واسطے نیکل سوار کے عادیان کے سب باقیوں میں عمدہ تھا اور صندوقچہ بھر اموال نفیس جو اس وقت
 ملا تھا من گداز کر پیشوں کو حکم ہوا کہ ہوا ہر اور اوس فرزند کے آئے میں موافق منصب کے ابا ب ہوں اول خاندان کے ملازمت حاصل کی
 سینے اور کو اسکے لیکر دولت قلعہ بیوس سے سرور کیا ہزار اور ہزار و پندرہ اور صندوقچہ بھر اموال کا پیشکش کیا سینے اور کو پیشکش میں
 اسباب قیمتی جیٹا لیس ہزار کا لیس کیا عید اور خان لے آتا نہ پوسی کر کے سوہن نذر میں پچھ مہمات خان نے زمین پوسی سے سر ملندی
 پالی سوا شہنی اور ہزار و پندرہ لکھ اور پچھ جو اس بات اور عزا و ہتھیار پیش کی قیمت ادا کی ایک لاکھ چوبیس ہزار و پندرہ پوسی میں لیکل
 گیا رہ شقال کا جھاکہ رسال ایک فرنگی اور کو اجیر میں بیچنے لایا تھا اور دو لاکھ و پندرہ لکھ تھا جو ہری قیمت اوسکی اسی ہزار و پندرہ کتے تھے
 جب وہ سوانہ گیا تو اسکو بیچنے گیا ہر ان جو زمین مہمات خان لے لائے اوسے لاکھ و پندرہ لکھ خرید پھر ہر جاہ مبارک لے ملازمت حاصل کر کے ہزار
 رو پندرہ کے اور پچھ جو اس بات اور عزا و ہتھیار پیش گذرے اور اس طرح داراب خان اسپر خاندان اور سردار خان ہزار عید اور خان و
 شہامت خان عرب لکھ و حاجت خان اور شہزادہ خان اور مہتمم خان بخشی اور اور دارم کرمہ سردار و ن نظام الملک سے ہوا بعد اسکے شاہ جو
 کے اگر سک دولت تھا ہوں میں متسلم ہو چکا اور باقی اسے موافق مراتب منصب کے ملازمت حاصل کی پھر عادل خان کے دیکھو نے زمین
 کہ کس خدمت اور کو پیش کی اول اس سے جلد سے فتح لڈین میں منصب بہت ہزاری اور اوس ہزار سوار فرزند اقبال مندر کو رحمت ہو گئے تھے
 جب ہمہراہی کو راجہ شاہی کا پایا اب بعض موضع اس مہم کے منصب میں ہزاری ذات اور میں ہزار سوار کا اور خطاب شاہ جہانی سینے
 اور کو عنایت کیا اور گھڑیا کہ بعد اسی دربار میں مندلی پہلی قریب تخت کے بچھا کر کے کہ فرزند اوس بچھا کر کے اور یہ خاص عنایت
 اور کو کی پہلے پارے یہاں اسکی رسم تھی اور غفلت خاص مع چار قب زلفیت روز کا گھڑیاں اور سرستین اور حاشیہ دامن موٹیوں

میں سلاہوا تھا چاس ہزار روپیہ قیمت کا اور شیر مرغ میں چار سو روپے اور اسکو حضرت ڈالیا اور اسے اچھی سرسوزی کی فوج عموماً کے اور کرنا
 جاہرات کا اور جوان زکا اپنے ہاتھ سے اور پھر بیٹے شاکریا اور سزاگ باقی کو فریب ملا کر دیکھا حقیقت میں جیسا شہر تھا اس سے زیادہ
 عمدہ اور خوبصورت تھا ویسا باہمی کہ ہوگا جیسے بہت پتھریا اور اوپر سوار ہو کر اندر دلت خانہ خاص کیلگیا اورا وہ پتھریا شاکر کے حکم کی لگاتار
 دولت خانہ کے اوکو اسکے اور نام اوکا نویت رکھا جبکہ کوچو میسورین تاریخ راہ ہر جہز دنیا لگاتار اگر کراہت مل کی پہلی نام ہوگا سکا
 لیکن وہاں راجہ کو ہر جہز کہتے ہیں ڈیرہ ہزار سواروں کے میان کو چون کام کے وقت میں ہزار سوار جمع کولیتا ہر ملک بھلا نہ کا دوسراں کو
 اور خاندان اور دکن کے ہر وہاں دو مضبوط قلعے ہیں سالہا راہ الیہ نام سب ہونے قلعہ راہ کے آبادی میں یہ خود ہوتا ہے وہ ملک سیرت
 ہر انبہولان لڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہے اور نو بیٹے کس ہوتا ہے اور کورھی وہاں بہت ہیں لیکن نامی اور عمدہ نہیں اور راجہ راجہ بھلا گھوڑا اور کھانا
 اور دکن سے موافقت رکھتا ہے لیکن کچھ بیان اور طاقت کو نہیں گیا اور سب کوئی اسکا ایک ایسا چاہتا ہے اور کئی اور سے اسکی دست داری
 سے محفوظ رہتا ہے جب گجرات اور خاندان اور دکن عنایت ایزوی سے میرے والد کے قہر میں آیا تو اسے برہان پور میں راجہ سعادت
 زمین پورس میرے والد کی حاصل کی اور سلگ بندگان مخلص میں دولتی ہو کر سہ ہزاری نصیب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان برہان پور میں چوٹے
 تو اسے آگیا یہ باہمی پیش کش کیے اور ملازمت حاصل کی اور اسی فرزند کے ہمراہ حاضر و گاہ ہوا صاف ہی ہے اخلاص اور ہرنگی کے ساتھ
 شاہی سے سیر لند ہوا اور عنایت شہر مرغ اور میل اور سب اور ضلع سے امتیاز پایا بیٹے اوکو تین اور گھوڑاں یا قوت اور اس اور
 نعل کی محبت کین مبارک شنبہ کو تیسویں تاریخ فرجوان یکم نے تہنی فتح فرزند شاہجہان کا کیا اور شاہجہان کو بھاری جلیست مع فارسی
 کہ طراہ پھولوں اور توتون میں آگے تھی اور جہز اوپر عمدہ جاہرات کا اور کشتیاں طرہ مرادیا دکر پتھریا سلسلی مرادیا کا اور شیر مرغ پرورد
 مرغ اور پھولوں اور دودھ گھوڑے مع زین جڑا اور افساد ہاتھی مع دو ماہ فی لیکن عنایت کیا اور سطح فرزند شاہجہان کے بیٹوں کو اور عنایت
 کو عنایت وزین سامان بٹشا اور اس کے عمدہ گھوڑوں کو گھوڑے اور ضلع اور جہز اور محبت کے لیے فرسنگ تین لاکھ روپے اور اسے اس میں تین
 صرف ہوئے اور بیٹے اور سید عبداللہ خان اور اس کے بھائی سردار خان کو عنایت اور سب دیکر کالی کی طرف کہا رکھی جاگہ میں ہی محبت
 کیا اور شجاعت خان کو بھی اسکی جاگیر کی طرف کہ صورت گجرات میں تھی تنخواہ و نعلیت اور تھی دیکر محبت فرمایا اور سہ ہزاری کو دیکر دیکر
 کا تھا گھوڑا دیکر محبت کیا اور جب بکڑا کہ خان دوران خان پر وضعیت ہو گیا یہ طاقت ساری اور دورہ کی زمین گستاخ اور مرغ
 کامل اور نگلش میں کہ ملک فتنہ خیز ہر جاگہ جان قوی چاہیے کہ اسے تنبیہ چھانوں کے ہمیشہ سار ہوا اور وہ کیا کہ ہے چونکہ جہز اور سب اور
 کی ہر اسو اسے سینے صابت خان کو صورت دار کامل اور نگلش وغیرہ کا گیا اور ضلع عنایت ہر محبت کیا اور خاندان کو ملک شہد کی
 حکومت سے سرسوزی دی اور باہر جان فتح جنگ اور سے چاس ہائی ہمارے نگلش میں ہے اور سب کے لئے وہاں بیکر
 واسطے لوگ سو گیا لائے آج تک وہاں کیلئے کہا یا ہتھار ہند ایک آگشت کا تھا لیکن برہمہ شہر میں کو کوئی کیلئے وہاں نہیں ہوا البتہ کہ غلام
 تھا کہ جب دس کیلئے کھائے تو گرائی حلوم ہوئی اگر یہ کیلئے لالوں کھائے نہیں مگر اسے گرائی کے ہر ہزار روپے اس سال آہ ہر تک
 مغرب خان نے انہو گجرات سے تاک چوکی میں پونجا لائے اسی تاریخ میں سنہ ستر ہجری میں بے بھائی شاہ عباسی ہاگے میں دولت
 کے عارضے سے مر گیا اور محمد قاسم سو داگر کو میرے بھائی کی طرف سے آیا تھا اپنا وہی کہ گیا اسو اسے بے بھائی کہ ہو گیا اور وہی
 کے اوکے اسباب ہمد سالان کو خوار اوکے کرن کہ شاہ ایران کی خدمت میں پونجا وے اور وہاں سے روہ ہوا کے ہاگے میں کے سب
 کرن اور سب دیکر اور بخت خان و کلارنا دل خان کو ضلع اور باہمی محبت فوسے مبارک شنبہ کو تیسویں فرجوان آبان اور اسکی جاگیر لگ
 ترکمان کے کہ خطاب جان پارغانی سے سرفراز ہو گئے اور ملازمت حاصل کی اور کباب ایران کے اسو اسے سے تمام

والد کے عہد میں ولایت سے آیا تھا اور کمون نے اسکو منصب دیکر صوبہ دکن میں بجا وہاں بڑا اگرجہ کر حاضر حضور ہوا لیکن اب کشاہجہان
اگر اسکی اخلاص مندی اور جان سپاری بیان کی تو سب سے اونکو جریدہ درگاہ میں طلب فرمایا کہ باریاب ہو کر پھرت جاوے اور اسمدن اور ارام
کو منصب سہناری ذات اور چودہ سو سوار سے سزا لگایا ذات کا ہر مہینہ پچھتر گنہ بیان بڑا معتبر تھا جب شاہ نواز خان عہد سے لڑنے گیا تھا تو
آدم خان حبشی اور عابدو سے اور بابواری کا تھپہ اور اودارام اور چند سردار نظام الملک سے اوس سے جدا ہو کر شاہ نواز خان سے آئے
تھے اور مہاراجت عہد کے عادل خان کی زہری اور عہد کے فریب سے ترک بندگی اور دولت خواہی کر کے چلے گئے عہد نے آدم خان سے
قرآن شریف درمیان کر کے وقت غفلت میں فریب سے بکڑا اور قلمہ دولت آباد میں مقید کیا بیان تک کہ آخر اسکو مار ڈالا اور باہو سے
کا تھپہ اور اودارام عادل خان کے یہاں گئے عادل خان نے اونکو اپنے یہاں لے آیا اور باہو سے چند دنوں میں اپنے کسی شہانے
فریب سے مار لگایا اور اودارام پر عہد نے فوج بھیجی اوسے خوب لوکر فوج عہد کو شکست دی پھر اوس ملک میں ۲۰ سکا سرحد پر ایک شاہی کے چلا آیا
اور ان لیکر اتل و عیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نے اسپرست عنایت اور مرہ بانگی اور منصب سہناری ذات اور
نہر سوار کا اسیدوار کیا اور ہمراہ اپنے درگاہ میں لایا چونکہ وہ بندہ کار آمدنی تھا سینے پانسو سوار اور دو کے اضا فرمائے اور شہباز خان کو
کہ منصب دوہناری ذات اور ۲۰ نہر سوار کا رکھنا تھا پانسو سوار اور عنایت کے اور فوجدار سوار کا ساڑھنچو اور بعضے صوبہ مالوہ کا گیا اور خانہ
کو خاصہ کھڑا اور ہاتھی مرحمت فرمایا مبارک شہنہ کو دو سو تیر ماہہ مذکور کی فرزند شاہجہان نے اپنی پیشکش ملائے میں گذر جانی جو اسرات اور خزاو
ہتھیار اور سامان اور پانچیس ہتھیار کے سب میں چھوڑ دیکر میں آ رہتہ کیے اور ہاتھی اور گھوڑے مع سالان طلائی اور نقدی سجا کر دے پاس کھڑے
کیے سینے اوسکی خاطر دوسے میں سے اوتار کے تفصیل اوس سالان کو دیکھا اوس میں ایک عہدہ لعل تھا کہ بندہ کو وہ میں اوس فرزند کے واسطے
دو لاکھ روپے کو مول لیا گیا تھا وزنی سترہ سقالی ساٹھے پانچ تھی تاکہ وزن میں سرکاری اعلون سے بڑھ کر تھا جو ہر یونہی ہے اوسکی وہی
قیمت لگائی اور ایک نیلا کھروپہہ کا کہ دو سا کھہ اور بڑا چنگ نہ دیکھا تھا اور ایک الماس محکومہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس نہر روپہہ کی تھی
محکومہ دکن میں ایک ساک کو کتے ہیں جبکہ سہر قبی خان نظام الملک نے بار کو فوج کیا تو عورتوں کے ساتھ ایک دن باج کی پیر کو گیا وہاں ایک
عورت نے اس الماس کو درمیان ساک محکومہ کے پا کر نظام الملک کے پاس لگائی اوس روز سے اسکا نام الماس محکومہ ہوا اور احمد آباد سے
ابراہیم عادل خان کے ہاتھ لگا اور ایک نہر تھا اوسی عادل خان کی پیشکش میں کا اگر چہ نیا تھا مگر دو سا کھروپہہ اور نیک اور نفیس کہ دیکھا تھا اور دو
موتی کہ ایک نو ماٹہ گیارہ رتی قیمتی پچیس نہر روپہہ کا تھا نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قلب الملک کی پیشکش میں کا کہ تیس ہزار
روپہہ اوسکی قیمت تھی اور بڑے سوا ہتھی کر اون میں سے تین ہائی مع زہر طلائی اور نقدی وغیرہ کے تھے میں اوسکی اون میں سے سینے دخل
فیلمی نہ خاص میں کیے پانچ اون میں بہت عمدہ اور نامی تھے ایک نورخت نام کہ فرزند خورم نے پہلے دن مذکر کیا سو لاکھ روپہہ قیمت کا
دوسرا صوبت نام کہ عادل خان نے دیا تھا لاکھ روپہہ قیمت تھی کہ نے اوسکا نام وجن سال رکھا اور نخت بلند اوسکی پیشکش میں کا کہ اوسکی
قیمت بھی لاکھ روپہہ تھی اوسکا نام گر ان بار رکھا چوتھے ہاتھی کا نام قدوس خان اور پانچویں فیل کا نام ام رضا تھا یہ دونوں قلب الملک
بیان سے آئے تھے لاکھ لاکھ روپہہ کی بھی قیمت شخص موٹی باقی اوس میں ایک سو گھوڑے عربی اور عراقی لاکھ تارون میں خوب تھے
اور میں سے تین کا زین اور مسلمان مع تھا تو محکمہ اگر سب پیشکش بابا خورم کی فاض اور وہ جو کچھ کہا مراد دکن سے لایا چھ فصل تحریر ہو تو بیان
بڑھ جائے جمل بڑھ کر جو کچھ سینے اوسکی سب پیشکش سے قبول فرمایا تھی ۲۰ لاکھ روپہہ کا تھا اور دوسرے سالان دو لاکھ روپہہ کا بھی والدہ روپہہ
بیکم کے نذر کیا اور ساٹھ لاکھ روپہہ اور والدہ اور بیگم کو دیکے کہ سب بجا اب ایران پچتر نہر تو مان ہوسے اور سترھ لاکھ انٹی نہر سنا
رائج نودا کی پیشکش میں سلطنت میں کبھی نہ ہوئی تھی سینے فرزند خورم کو رکھ لیا لطفقت اور عنایت کی اور میں اوس سے نہایت رہی

ہوں کہ سب لادیں بلقی تری دستار اوسکو عروبت سے بزور کسے اور شیخے کہی تھی کاشا نہ کیا تھا اور گمراہ ہو کر کونکے کاشا اور قورقو بیگ خان تھی
شکار کا دیکھ کر کاشا تھا سوچنے مقرر کیا کہ کونکے کاشا اور گمراہ ہو کر کونکے کاشا اور قورقو بیگ خان تھی
روانہ پہنچا اس خیال سے حضرت برج زمانی اور باقی میگا ت کو مع اسباب اور غامحات سلطانی کے روانہ اگر کیا اور خود مع ضروری ہمارا ہونے کے
طریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو چلا اور شہر جمعہ ماہ آبان میں بلباک کے ملذو سے کوچ کر کے راتل علیہ کے مقام کیا فخر شکار میں ایک نیلگا و دیگر
سے مارا اور شہر بند کی رات مہابت خان کو اسب و نیل خاصہ عنایت کر کے اور پھوہ داری کامل اور نیلگنس کے رعناہ فرمایا اور اسکے انہماں
سے رشید خان کو نڈت اور اپنی اور گمراہ اور خیر مرصع دیکر اوسکی ملک کے وسط مقرر فرمایا اور اباسیم حسین خان کو پختے دکن مقرر کیا اور سرک چین
کو اوس صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کیان سپہ راجہ تو دل کہ اور پیر سے آیا تھا سبب اوسکے چند تصور دن کے تھوڑے دنوں سلام سے محرم
رکھا اور صحت اوسکی بیکیا ہی کے آپ اور خلعت دیکر ہمراہ مہابت خان کے ہم پیش زمین کیا دوشنبہ کے دن عادل خان کے دیکھو کہ
طرح جڑا و کئی عنایت ہوا اور جو قنصل خان اور ای ریان فرزند شاہجہان کے نوکر دن نے اس خدمت کو بخوبی سرا بخام دیا تھا اس واسطے
اون دونوں کو اضافہ منصب سر فرزند ارکان ایان کو خطاب بکرامیت سے کہ ہندی میں عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا ایک وہ بندہ شایستہ
لائق تربیت ہوا اور شہر شکار میں جا کر دوشنبہ کا بندوق سے مارے دوشنبہ کو پیر ساٹھے چار کوس کوچ کر کے موضع کچین میں اور زائر تین
کو تین نیل کا ڈھارسے ادن میں سے بڑا بارہ سن کا تھا اور اوس روز زائر تہم سے عیب ایک مخلوق ہوئی کہ بندوق بھر کر پیر سے لگائی
اور گولی کو سبب روانہ ہونے کے چاہ رہا تھا کہ توڑے سے بندوق نے آگ لیلی اور بقدر ایک بالشت کے اوسکا سینہ جل گیا اور
رزیہ باروت نے دن میں گھس کر زخمی کیا اس سے مرنا کو نہایت الم ہوئی سولہوں کو چار نیل کا و شکار چوسے مبارک شہرہ واسطے سیر
درہ کو ہی کے گا اوس میں آب روان تھا گیا نیل گراور پیر سے جان پائی کرتا تھا وہاں می نوشی میں مشغول رہا اور دن اوس میں شین گذار کر
شکر میں لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان کی عرض سے اوسکا گناہ معاف کیا تھا دولت آستانہ بوسی سے شرف ہوا
پھر جمعہ کو متفرق نیل گا اور دو ماہہ شیر شکار ہوئے پھر جو ہر اولوں نے عرض کی کہ پرگنہ حاصل پور میں شکار بہت ہے حسب لشکر کو یہاں چھوڑ کر
بیسویں کو خاص کوگون کے ساتھ جا چلو بیسویں کہ پین کو س تھا گیا سیر حاتم الدین ولدیر جمال الدین حسین آٹھ کو کہ محمد ولد علیہ کا خطاب
رکتا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سو سے مع اصل اضافہ سر فرزایا اور یادگار حسین قوس یگی اور یادگار قورچی کو کہ ہم پیش میٹر
ہوے تھے ہاتھی رحمت ہوئے اور اسی تاریخ گور میراہ حسین کا بل سے آئے زبان شکر یہ اعانات الہی سے قاصر ہے کہ مسافت تین ماہ پر
آگور ترقی زانہ عنایت کیے پھر شہر قچند نیل گا وادش کار ہوئے جو بیسویں کو کمار سے آل حاصل پور پر بزم بیا فیض شد ہوئی فرزند شاہجہان
اور پیر سے ایروان کو پیراے عنایت ہوئے یوسف خان پچھریں خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب ہزاری ذات اور پیر ہزاری
سبب اصل اضافہ سر فرزایا اور نو خداری گوٹروا نہ پر حضرت فرمایا اور سوا اسکے نیل اور خلعت انعام میں دیا پھر پیر ہزاری داس
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جانک پانخان کو عنایت نشان سے سر بلند کر کے اسب و خلعت
مرحمت کیا اور دکن کی طرف رخصت فرمایا بیسویں کو وہ دو کوس کوچ کر کے موضع کمال پور میں منزل کی اور راہ میں ایک نیل کا کار اور ای
رستم خان کاشا جہان کے عمدہ نوکر دن میں سے ہے اور بہان پور سے مع لشکر راجہ گوٹھانہ پر زمین ہوا تھا ایک سو دس ہاتھی آدھ سو
لاکھ روپیہ پیشکش کے لیے ہوئے اس تاریخ میں آستانہ بوسی سے شرف ہوا اور زانہ پیر شہر جماعت خان منصب ہزاری ذات اور
چار سو سو سے مع اصل اضافہ سر فرزند ہوا تا بیسویں کو شکار باز و پیرہ کا گیا اور راہ میں نیلگا دھمی ماری اور بیسویں کو بھلول میانہ
اور ڈاکر کو کھانے ہم گوٹروا سے اگر ملازمت حاصل کی یہ بھلول خان پچھریں میانہ کا پیر اور میانہ ایک فرقہ ہے ساتواں کا پیلے حسن گرا

صاحب خان کا تھا کہ وہ ماہنامہ سانس پر ہوا تھا۔ شاہی ظالموں میں داخل ہوا اور خدمت دکن میں ملا پھر اس کے بیٹے منصبوں سے سرفراز ہوئے اور اسکے آٹھ بیٹوں میں سے دو بیٹے خوب شہرت پزیر ہوئے۔ اولیٰ میں سے شہسوار نے امتیاز سے جہانی میں وفات پائی اور یہ پہلوی رشتہ رتہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اور شاہجہان نے برہانپور میں جا کر اسے لائق پرورش و تکریم نصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزارے اسید و اسکا بہن کا بھگواو سے آج تک مذکور کیا تھا لیکن چونکہ کمال شائق تھا اس واسطے اپنے اسکو طلب کیا بیٹنگ خوب خانہ زاد ہو کر جیسے اسکا بہن شہجامت سے آ رہے تھے اور اسکا بھی وجہ امت سے خالی نہیں منصب تھوڑا کیا ہوا شاہجہان کا بیٹا اور خطاب سرفراز خان کا دیا اور اسکا بار کو کا بھی ہندو لائق تربیت ہو کر اسکو خدمت حضور سے میں ملا اور جا کر بلوایا پھر غزوہ ماہ آڈر کو شہر میں جا کر نلگا و ملا اور اس نے اخبار کشمیر سے ظاہر ہوا کہ ایک ایچشم فروش کے گھر دو لوگ بیان جوڑ خان پشت کی طرف سے پیدا ہوئے باقی اعضا خدا سے اور تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گئے۔ دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کہ گنا سے سال کے خیمہ برپا ہوا اور مزید یہاں تہ پہنچی لشکر خان کو غفلت اور باقی محرمت ہوا اور حضرت دیوانی صورت دکن سے سرفراز فرمایا منصب اسکا صلہ اہل و عیال ہائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقر کیا اور وکلا و عادل خان کو بڑا گوکب طالع نام کہ ہر ایک ہون میں یا سوا شرفیوں مراد سے تعین انعام میں دین اور سرفراز خان کو سپہ طاعت عنایت ہوا اور حوالہ بارگاہ سے بھی عمدہ خدمتیں وقوع میں آئی تھیں اس واسطے اسکو خطاب بہت خانی جو طاعت محرمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چکر کر گئے۔ دکن میں نزل و احوال ہوا اور پھر شہنشاہ کو اسقدر چکر تحسیر دیا میں مقام کیا ہمارا ہندوستانی قریبی شہروں میں سے جو راہ بھیجیں میں گذرا ہو اس کے زمانے کو ہزار برس چوک اور اکثر سلاطین مالوہ بھی بیان سے ہیں جب سلطان محمد ملوک نے فرم شہر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ سنگ تھا کا اس کے اندر بطور بال قلعہ دلپذیر چھوڑا جا رہا میں بہت عمدہ اور صاف تھی لیکن اس کے اندر عمارت نہیں طول اندر کا بارہ طبابت گزی اور عرض سات طبابت تیر گز اور چوڑا دو چوڑا قلعہ کا ساٹھ ساٹھ فوٹس گز اور بلندی کنگو سے تک ساٹھ سے تر گز اور اس کے باہر اندر خانہ بیرونی کا طول کمپن طبابت چوک اور شاہ عید غوری نے کہ جو ساتھ دلا درخان کے مشہور تھا اور زائد سلطان محمد سپہ سلطان فیروز بادشاہ دہلی کے میں مستقل بادشاہ مالوہ کا گز ہے سوا سے باہر اللہ علی کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل در مسجد کے ایک میل دوسے کا کھڑا کیا ہے جب سلطان بہادر گجراتی نے مالوہ پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میں کو گجرات میں لے جاوے کہ کوئی نہ ہو کھڑے وقت احتیاط کی اگر گجرات میں پڑو گز سے ہو گئے ایک گز اسکا ساٹھ سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا چوک اور دوسرا گز چوک وہاں بیفائدہ پڑا تھا حکم کیا کہ پڑا گز اسیا کر گزوں میں درمیان روضہ سرے لٹکے اسکو کھڑ کرین اور لاقون کو اوپر روشنی ہوا کہ اس میں مسجد کے دو میں ایک مضمون کی شکر گھڑی ہوئی ہے کہ سلطان عید غوری نے سرفراز کو سرفراز میں یہ مسجد تعمیر کی ہے اور دوسرے درہا ایک قصیدہ کہہ کر کہا دوسری میں یہ چند اشعار ہیں

خدا بیگان زمان کوکب سپہ حلیل	مدار اہل زمین اکتاب اور کمال	پناہ و پشت شریعت محمد داود	کہ اتھار کن عورتان حمیدہ خضاب
سین و ناصر دین نبی دلاور جا	کہ برگزیدہ خضاب و ناز و شمال	بشیر و ہار بنا کر دوسرے جہاں	ہوت سجدہ تہ بندہ فرخ نزل
انزشتہ روز در تاریخ ہشتاد و ہشتاد	کہ شد تمام ہر احوال در گز مال		

جب دلا درخان نے انتقال کیا اس وقت ہندوستان میں کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ سب مرجح کا تھا جو شہنشاہ سپہ دلا درخان کے چوش سب بہت تھا تخت مالوہ پر جلوس کیا اسکی قوت کے بعد تقدیر سے سلطنت محمود علی سپہر خان جہان کو کہ پونشنگ کا درہ تھا ملی اور اس کے بعد اس کے فرزند غیاث الدین کو پونجی جہان نادر الدین سپہر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیا کہ دہلی کی سند پر بیٹھا پھر اس کے بعد اسکا فرزند محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے لکھ مالوہ محمود سے لیا پھر سلسلہ سلاطین مالوہ کا محمود گزور تمام ہوتا ہے چوبی تاریخ پھر شہر دکن میں نزل کا ذکر کیا اور مرزا شرف الدین حسین کا شہرہ کی کو باقی عمارت اس کے خدمت میں لکھ خدمت کا

اور اودا امر کو چھوڑ کر شرفی سو تو لے والی اور سب ہزار درپ انعام میں دہی ساتویں کو تین ہوا یعنی ایک گرنہ بوق سے اور چھوڑنے سے
بڑا تر تھا لیکن کینے آٹھ گرنہ کا لہنا اور ایک گرنہ کا چوڑا دیکھا جو مندرستان کی انہوں میں بہت ہوتے ہیں پھر کیشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ
کر کے سعدیوں میں مقام کیا میان ایک ندی پر نام الدین علی نے بل باندھا ہے اور کٹارے مکانات بنوئے زمین مثل کلا دیر کے کہ دونوں
مستقل و س کے بنوائے ہیں جیسے کٹارے دیر کے خوب روشنی کر کر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ نیم پالہ آہستہ کی اور وہاں فرزند غا سجان کو ایک
اصل جمعیت سالاکہ روپیہ کا اور دو موٹی انعام میں ویسے یہ وہ اصل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری ماں سی حضرت عمر کمانی نے میرے
سند دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے پیچ میں رہا پھر سبھی بتر جا اپنے پیچ میں رکھا قطع نظر ایت کے مبارک جا کر بیٹے اس
فرزند کو عنایت کیا پھر مبارک خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اس سے اصل و اضافہ سر ہندی دیکر فوہاری سرکار ریوات میں کیا اور
خلعت اور تلوار اور ہتھی انعام میں دیا اور بہت خان سپر کستہ خان کو شمشیر رحمت ہوئی اور کمال خان قزاق کو کہ قدیمی ہندو حکمران ہمیشہ حاضرین شکار
سے ہر شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور ہوا ارام خدمت موٹہ دکن پر مقرر ہوا اور اقامت اور شیل اور عراقی گھوڑوں سے سرفزری پائی اور اس
ہمراہ خرم خاندین سامان کا سب سالار خان خاندان اتالیق کو بھی شنبہ کو کیا رہوین تاریخ پوسے چار کوس چکر موضع خلوت میں نزول چلائی کیا مار چکھا
کو بیچ کوس کوچ کر کے پرگنہ میں جا کر کیشو داس مار کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں ہی سنے اپنا وطن بتر گیا پھر کہہ سکتا
اور باغات بنا لیے ہیں اور ایک بادی سر راہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہویں کو شکار میں جا کر ایک نیل کا بندوق سے مارا اور فرزند نیل کر دو
کے اندر ہتا تھا باہم و موٹہ سڑی کے پانی سے الفت تمام رکنا تھا جب پانی اوسکولتا تو بیٹے سب بدن پر ڈالتا میں نے کہا کہ سڑی میں اسکو
خضر نہوا سوسے گرم پانی مشکوں سے اسکی سڑ میں موالین پھر اتفاقاً صاحب سر ہادی اوستے اپنے اوپر ڈالا تو کاپینے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
چودھویں کو کچھ کوس کوچ کر کے مقام سیگڑہ میں منزل ہوئی پندرہویں کو دیریا میں سے اور کرام کٹہ میں اور اولوں کو کر مبارک شنبہ تھا تمام
کر کے قرب لشکر کے ایک نذر تجلیں سا غم ترب ہوئی وہاں سر ہندی خان کو عنایت علی سے سرفزاد کر کے باجی دیا اور خدمت موٹہ دکن پر بھیجا اور
اوسکا اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سوسوار مقرر فرمایا اور راجہ بیہم نازین نینکارا کر کے کاکہ ہزاری منصب اوسکا تھا پچی جا کر کو خدمت
ہوا اور راجہ جوہر عزیزار بگلا کو منصب چار ہزاری سے سر بنکر کے اوسکے وطن کو رخسہ تفرار کر کے عجب وطن پہنچے تو بیٹے ٹپے بیٹے خان
کو حضور میں روانہ کر کے لیا اوسکی عوض درگاہ میں حاضر ہے اور جا ہی کوچ کر کے قزاقوں کا سردار ہوا اور بہت ہندی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب بیج خانی
سے سرفزاد کیا جمعہ کو سترہویں تاریخ کوچ چکر موضع دادلہ میں اور اور شنبہ کو اتھارویں تاریخ کے بعد قربان تھی مد فرغت قربانی وغیرہ کے
سوا تین کوس جا کر موضع ناگور میں کٹارے تالاب کے مقام کیا اونہویں کو باج کوس چکر کٹارے تالاب کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسویں کو لوچا
کوس جا کر پرگنہ دو در میں اور تارہ پرگنہ سر ہالو سے اور گرات کی پھر جیسے بیٹے دروازے کوچ کی پر تمام رام میں جنگل اور جھاری اوسکے ستان تھا اور
کو مقام کر کے باٹسویں تاریخ کو سوا پانچ کوس کی اور موضع انا و میں منزل ہوئی جبارک شنبہ کو بیسویں تاریخ مقام کر کے کٹارے تالاب
مجلس شہرت ہوئی جمعہ کو چوبیسویں تاریخ ڈھانی کوس چکر موضع جالوت میں اور اولوں میں منزل میں رکھتا ہے ہاتھ لے اپنے تماشے دکھلائے
ایک نئے تجربہ لوسے کی بار سٹے پانچ کوس کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر میٹ سے نکالی پھر چھوڑیں کو باج کوس چکر موضع ندرہ میں اور
اور ستائیسویں کو بھی پانچ کوس جا کر کٹارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کر کے کٹارے تالاب کے قیام گاہ میں اول میں شرفی
جسکو کو دنی کتے میں سب رنگ کے بگڑت کھلے ہوئے سفید اور تیرہ کھلے دیکھے تھے مگر سبھی لو فرمایاں ملامت خوش رنگ اور تارہ سے
جیسا کہ کتے ہیں جن زسرفی و تیری خواہر چکیدن چکنول کچھول کو دنی سے چلا ہوتا ہے اور کنول دن کو کھلتا ہے رات کو بند ہوتا ہے چھوٹو رات کو
کھلتا ہے دکھنہ موتا ہے اور چھوڑان دونوں چھوڑوں پر شیر رکھا نیکو بہت بیٹھتا ہے اور اگر تیر سبب اسکے مہم جو چائے رات کو اوس میں رہتا ہے

جز ہر سیاہ ہمیشہ ان پھولوں کے ساتھ رہا ہے اس واسطے ہندی شاعر بھوسے کو کنول پر عاشق بنا دیتے ہیں اور میل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
 عمدہ مضامین، امین کہتے ہیں تا ان میں کلافت کا میرے والد کی خدمت میں پہنچے وقت کا بے دخل تھا اور کل گانے والوں کا دستور ہی آوستے
 ایک قصے میں عشوق کے مونس کو آفتاب اور آگر کھولنے کو کنول کا کھلنا اور آگر کوئی تیلوں کو بھوسے کا کھلنا تشبیہ یا جز اور ایک دو ہرہ میں
 عشوق کے کن آگر کیوں دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلے کنول اور کھلے بھوسے کے دی ہے اور اس منزل میں انجرا احمد ابا کے آئے اگرچہ
 برہان پور کے بھی عمدہ ہوتے ہیں لیکن شیر بن اور کم دانہ میں سینے وہاں دو مقام کے اور سر فراز خان نے احمد ابا سے وہاں اگر ملاقات
 حاصل کی اور کسی پیشکش میں سے ایک بیج مویز کی گیا یہ ہزار روپے کی اور وہاں سے دو گھوڑے اور سات بیلین مع بیلوں کے اور چند
 تھانہ گجراتی کپڑے کے مقبول ہو یا باقی سامان سینے اور سیکو پٹیاں سر فراز خان فدا سے مصاحب بیگ کا بڑے میر سواد حضرت ہا یوں شاہ کے
 امیروں میں سے تھا اور میر سے والد اور سکواو اسکے دادا نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تھے سینے اپنے اول جلوس میں اور سکوا منگے
 صوبہ گجرات میں مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تھا گجرات میں اپنے کام کے سینے اور سکوا وزارت بیت جگہ خطاب سر فراز خان
 سے سرزنش کیا اور منصب دو تہری ذات اور ہزار دار کا مقرر کیا جمعہ غزہ ماہ دی کو جا کر کوس کا کوچ کے کن رستال حرم پر اور تولا برہان
 ناہ مان افسر خدمتی پیدا دن کا رو ہو چمیل لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تھی اور جگہ اور کسی طرف شوق بہت ہو گیا کہ میں خوش ہوا اور چہ
 مان کو گھوڑا عینت کیا گیا اگرچہ پرگنہ دو محدود داخل گجرات میں ہو گیا لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
 لباس اور زبان گوگون کی سب نئی اور غیر ہراس محل میں درخت انہ اور اعلیٰ اور کھنی کے بہت ہیں ہر کھیتوں باڑھوں پر کی ہر اور تمام ملک
 ریت کا ہی تھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوجھتی ہے سینے لگا کر اس ملک کو عوض احمد ابا کے گردا گردنا چاہیے دوسری تاریخ
 جا کر کوس جا کر کنا سے دیباہ مہی کے امرا اور تیر سے کچھ چار کوش موضع برولہ میں نزول سعادت ہوا وہاں اکثر منصب داروں نے
 کہ صوبہ گجرات میں مقرر تھے اگر آستانہ بوسی حاصل کی جو تھی کو بائوچ کوس چل کر تیر سیاہ میں اور با بائوچ کوس ساڑھے پانچ کوس کی مسافت
 طے کر کے پرگنہ موندہ میں ریایات اقبال برہا چو اسدن تین میل گاؤ مارے بڑا دان میں تیرہ من دس سیر کا تھا چھ کچھ کوس چل کر پرگنہ
 نیلا دین منزل ہوئی اور شہر میں سے سو کوشین ہزار روپہ شاکر کرنا ہوا نکلا ساتویں کوس ساڑھے چھ کوس چل کر پرگنہ نیلا دین فوکش ہوا
 گجرات میں اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہیں سات لاکھ فرساکا حاصل ہر چونکہ میان کے لوگوں کی سواری کا مدار گاڑی پر ہی چلے گا اور کھینچنا
 گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر چھ لاکھ گیا لیکن گردوغبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ
 میں مقرب خان نے احمد ابا سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موٹی قیمتی قمیص ہزار روپہ کا کہ خریدنا تھا پیشکش کیا جمہ کو اور میں
 تاریخ ساڑھے چھ کوس جا کر کنا سے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنبا بیت قدیمی نند ہر برہمنوں کے قول سے کہ ہزار برس اسلی تعمیر کو
 جو سے پہلے اسکا نام ترپناوتی تھا اور راجہ ترنگ گنور وہاں حاکم رہا ہو اگر ماضی برہمنوں کے اس راجہ کا حال مفصل لکھا جاوے تو
 کتاب دراز ہو جاوے غرض جبکہ نوبت بہت راجہ بھگت گار کو اور سکوا فدا سے بھلاوینی تو تقدیر سے اس شہر میں ایک ملازلی ہوئی
 کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوئے گئے ہیں کہ ایک بت کے جب کو راجہ ہو جاتا تھا
 کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب میں کندیا بھتار اور جہاں ہل و میال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہو کر وہاں
 سے دو دریا لگا کر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان میں لگڑو ب گیا لیکن ماجہ کی جو جہات باقی تھی جہاز کے ستون پر بتا ہوا اس کے لگا اور
 پھر نے ہم سے شہر آباد کیا اور اسی ستون کو بیچ میں واسطے علامت کے لگا لیا جو ہندی میں ستون کو استنب اور کھنبا کہتے ہیں
 اس نوبت سے اس شہر کو استنب گری اور کشتوتی کہتے ہیں اور کبھی راجہ کے نام پر تہا دی بھی کہتے ہیں رفتہ رفتہ کثرت استعمال

اور اودا ام کو بڑا خوش اور شرفی سو تو نے والی اور سبب ہزار درپ انعام میں دئی ساتویں کو توں ہوا زمین ایک مگر بندوبست سے ملامت خیریت سے
 طرہ تھا لیکن ایسے آٹھ گڑھ کو کلبا اور ایک گڑھ چوڑا دکھیا ہر مندر دستان کی اپنوں میں بہت ہونے ہیں پھر کیشنبہ کو ساٹھے چار کوس کوچ
 کر کے سولہ پور میں مقام کیا بیان ایک ندی پر ناصر الدین غلی نے پل بنا دیا ہے اور کنارے مکانات بنوئے ہیں مثل گلابیہ کے کہ دونوں
 منقطع اوس کے بنوائے ہیں سینے گنا سے دریا کے خوب روشنی لڑکر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ نیم پانچ ہفت کی اور وہاں وزیر فرزند سلطان کو ایک
 عمل قیمتی سوالا کہہ روپہ کا اور دو موٹی انعام میں دیئے یہ وہ عمل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری ماں حضرت امیر حکیم کانی نے میرے
 منہ دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے سرچ میں رہا ہی پھر تیسری ہی بڑگا اپنے سرچ میں رکھا قطع نظر ایت کے مبارک جا کر سینے اس
 فرزند کو عنایت کیا پھر مبارک خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ساڑھے سچ اصل و اضافہ سر ہندی دیکر فوجداری سرکار سیوات میں کیا اور
 خلعت اور تلوار اور ہتھی انعام میں دیا اور بہت خان کوشمیر رحمت ہوئی اور کمال خان قزاقوں کو قدیمی خردگار اور عینہ حاضرین شکار
 سے ہرنکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودا ام خدمت موہنہ کن پر مقرر ہوا اور انعامت اور ایش اور عراقی گھوڑوں سے سرفزائی پائی اور اودا
 ام ہر ہفتا حاضرین سامان کا سپہ سالار خان خانان آتا مین کو بھیجا شنبہ کو کیا رہوین تاریخ پونے چار کوس چکر موضع خلوت میں نزول اجلائی کیا با رہوین
 کو بیابان کوس کوچ کر کے پرگنہ میں جاگیر کشیدو اس بار دے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں ہی اسنے اپنا وطن مقرر کیا پھر کلبا گیا
 اور باغات بنائیے ہیں اور ایک بادی سرراہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہویں کو شکار میں جا کر ایک نیل کا بندوق سے مارا اور غریب نیل کر دو
 کے اندر ہتھا تھا باوجود موم سوزی کے پانی سے الفت تمام کرتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو لپٹے سب بدن پڑا کرتا میں نے کہا کہ سوزی میں اسکو
 ضرر نہوا ساسے گرم پانی مشکون سے اسکی سڑ میں مردالین پھرا تھا قاجاب سر دیانی اور سننے اپنے اور ڈالاقو کا سینے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا
 چودھویں کو کوچھ کوس کوچ کر کے مقام سیلوہ میں منزل ہوئی پندرہویں کو دریا سے مٹی سے اور کرام لکھہ میں اوترا سولہ کو کر مبارک شنبہ تھا مقام
 کر کے قرب لشکر کے ایک ہنر چیلان عمر تہ ہوئی وہاں سر ہندی خان کو عنایت علی سے سرفزاد کر کے ہاتھی دیا اور خدمت موہنہ کن پر بھیجا اور
 اوسکا سچ اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ جیم خان زینا دار کر کے کاہنہ ہزاری منصب اوسکا تھا بی جاگیر کو عنایت
 ہوا اور راجہ جو جرمیندار لگلا د کو منصب چار ہزاری سے سر بند کر کے اوسکے وطن کو بخت فدا کر دیا کعب وطن پونچھے تو پونے پڑے پٹے خان
 کو حضور میں روانہ کر کے کراوسی عرض دگاہ میں حاضر ہے اور جاہلی بلوچ کو کہ قزاقوں کا سردار ہی اور نسبت ننگ کی قدیمی رکھتا ہے خطاب پونچھانی
 سے سرفزاد کیا جسے کو سترہویں تاریخ کوچ کوس چکر موضع دہاد میں اجرا اور شنبہ کو اتھارویں تاریخ کو عید قربان تھی مید فرغت قربانی وغیرہ کے
 سوا تین کوس جا کر موضع ناگور میں کنا سے تالیب کے مقام کیا اونیسویں کو پانچ کوس چکر لگنے سے تالیب میرے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسویں کو لوچا
 کوس جا کر پرگنہ دو درمیں اوترا یہ پرگنہ سولہ سے اور گہات کی پورے سینے دروازے سے کوچ کیا ہر تمام ماہ میں جنگل اور چھامری اور سنگستان تھا اس
 کو مقام کے بائیسویں تاریخ کو سوا پانچ کوس واقع کی اور موضع انا و میں منزل ہوئی مبارک شنبہ کو بیسویں تاریخ مقام کر کے کنا سے تالیب
 مجلس عمر تہ ہوئی جبکہ چوہو بیویں تاریخ ڈھانی کوس چکر موضع جالوت میں اوترا بیس منزل میں کراٹھکا ہاتھ لگائے اپنے ہاتھ سے دکھلائے
 ایک نے زنجیر لپے کی کسار سے پانچ کوئی تھی پانی کی مرد سے پی اور پھر میرے سے نکالی پھر چھوڑ دین کو پانچ کوس چکر موضع بندہ میں اوترا
 اور ستائیسویں کو پانچ کوس جا کر لگنے سے ایک تالیب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کر کے کنا سے تالیب کے قیام ہوا اوس دن میں شرفی
 جنگ کو دنی کتنے میں سچ رنگ کے گہرت کھلے ہوئے تھے سفید اور تہرے دکھے تھے مگر سنے سیلو فرمایاں ملامت خوش رنگ اور نارنگی تھے
 جیسا کہ کہتے ہیں چمن زسفی و تیری خواہر چکیدن چکنول کپھول کو دنی سے ظاہر ہوا ہی اور کنول دن کو کھلتا ہر رات کو نہ ہوجانا پھر سیلو فرات کو
 کھلتا ہی دکھو نہ ہوتا پھر اجدیہ ہوزان دونوں پھولوں پر پشیر لکھا نیکو بہت بیٹھنا ہی اور اگر تہ سبب اوسکے مہم جو جاننے رات لجاو میں رہنا پھر

برزجو بسیاد ہمیشہ ان بھولوں نے ساتھ رہیں، اس وقت سے ہندی شاعر بھونے کو کنول پر عاشق باندھے ہیں اور میل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
 لہو رضا میں یامین کہتے ہیں تاں میں کلانوت کہ میرے والد کی خدمت میں اپنے وقت کا بے مثل تہا اور کل گانے والوں کا استاد ہوا ہے
 ایک قصے میں عشوق کے موند کو آقا فرما، اور ماگہ کھونے کو کنول کا کھلنا اور اکھونکی نیلون کو بھونے کا کھلنا شہید یا جو اور ایک دو ہرہ میں
 عشوق کے کن ڈاکمیر سے دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلے کنول اور کھلے بھونے کے دی ہے اور اس منزل میں انجرا احمد بابا کے آئے اگرچہ
 برہان پور کے بھی عمر ہوئے جن میں شیرین اور کم دانہ میں سینے وہاں دو مقام کیے اور سر فراز خان نے احمد بابا سے وہاں اگر ملاقات
 حاصل کی اور کسی پیشکش میں سے ایک بیج موتیوں کی گیا یہ ہزار روپے کی اور وہاں سے دو گھوڑے اور سات بہلین مع بہلیوں کے اور چند
 تھانہ گجراتی کپڑے کے مقبول ہو باقی سامان سینے اور سیکو جینا سر فراز خان نواسہ صاحب بیگ کا بچہ کہ یہ سواد حضرت ہایدن شام کے
 امیروں میں سے تھا اور میرے والد اور سکواو اسکے دادا نام پر صاحب بیگ کہا کرتے تھے سینے اپنے اول جلوس میں اسکا منصف
 صوبہ گجرات میں مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس روگاہ کا تھا گجرات میں اپنے کام کے سینے اور سکواو نزار تربیت جگہ خطاب سر فراز خان
 سے سر بند کیا اور منصب دو تہذیبی ذات اور ہزار دار کا مقرر کیا جمعہ غزہ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کے کن رستہ مال حرم پورا و تلوہا میں
 راجہ مان افسر خدمتی بیادوں کا رو پو پہلی لایا چونکہ گیا رہ ماہ سے نہ ملی تھی اور جگواو اسکی طرف شوق بست ہر کمال میں خوش ہوا اور چہ
 مان کو گھوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دو حد داخل گجرات میں ہے لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
 لباس اور زبان گوگون کی سب نئی اور غیر ہر اس محل میں درخت انہ اور اعلیٰ اور کھرنی کے بہت ہیں ہر کھینچوں باڑھو پھر کی ہر اور تمام ایک
 ریت کا بڑھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بست اور چھٹی ہے سینے کما کہ اس ملک کو عوض احمد بابا کے گردا بد کھنا چاہیے دوسری تاریخ
 چار کوس جا کر کن سے دیاسے می کے اور آراور میرے کو پھر چار کوس کا موضع بردہ میں نزول سعادت ہوا وہاں اکثر منصب داروں نے
 کہ صوبہ گجرات میں مقرر تھے آراستانہ بوسی حاصل کی چونکہ کو با بیج کوس چلکر تھر سیا میں اور با بیج کوس ساڑھے پانچ کوس کی مسافت
 طے کر کے پرگنہ موندہ میں ریایات اقبال پر با بھوا اسدن تین میل کا و ماہ سے ہزاروں میں تیرہ من دس سیر کا تھا بیج کو چھ کوس چلکر پرگنہ
 نیلا دین منزل ہوئی اور شہر میں سے ہو کر میں ہزار روپہ شہار کرنا ہوا نکلا ساتوں کوس ساڑھے چھ کوس چلکر پرگنہ نیلا میں فرکس ہوا
 گجرات میں اس سے ہزار پرگنہ کوئی نہیں سات لاکھ روپہ اسکا حاصل ہر چونکہ میان کے لوگوں کی سواری کا مدار کاٹری پر ہر جگہ بھی دیکھ کر
 کاٹری پر ہوا ہونے کا ہوا دو کوس کاٹری پر پھٹ گیا لیکن گردوغبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ
 میں مقرب خان نے احمد بابا سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موٹی قیمتی تیس ہزار روپہ کا کہ خرما تھا پیشکش کیا جمعہ کو آراور
 تاریخ ساڑھے چھ کوس جا کر کن سے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنایت قدیمی بند بڑھو ہونوں کے قول سے کہی ہزار برس اسکی تعمیر کو
 جو سے پہلے اسکا نام تریا ہوتی تھا اور راجہ تریک گنوار وہاں حاکم رہا ہے اگر موافق ہر ہونوں کے اس راہ کا حال مفصل لکھا جاوے تو
 کتاب دراز ہو جاوے عرض جبکہ نوبت ریت راہا بجے کما کہ کو اور سکواو اسکا نواسہ تھا بونجی تو تقدیر سے اس شہر میں ایک بلانزل ہوئی
 کہ اس قدر خاک بری کو تمام سکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاننا ہلاک ہوئے گئے ہیں کہ ایک بت کے جبکو راہہ جو تھا
 کئی دن بیٹے راجہ سے یہ واقعہ خواب میں کندیا کھتا راجہ سنل و عیال اور اس بت کے جہاز پر سوار ہو کر وہاں
 سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان میں اگر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو بات باقی تھی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کتا رہے لگا اور
 پھر نے پھر شہر آباد کیا اور اسی ستون کو بیچ میں حاصلے علامت کے لکھا گیا جو ہندی میں ستون کو استنب او کھنبت کہتے ہیں
 اس نسبت سے اس شہر کو استنب گری اور کھنبتوتی کہتے ہیں اور کبھی راجہ کے نام پر تریا دی جی کہتے ہیں رفتہ رفتہ کثرت استعمال

کھنایت جو گیا یہ بندر بندہ وستان کے بندرون میں بہت بڑا کراؤ اور نسل بھری جو رہا ہی عمان سے اجماع ہوا جو طول اسکا چالیس گوس اور
عرض سات کوس جہاز اس کاشی میں آتا ہے تو بندر کو کلا میں کراچ کھنایت سے ہر دیا کے کن سے پر لنگر دیتے ہیں اور وہاں سے آسپا
غرابون میں بھر کھنایت میں لاسے ہیں اور اسی طرح سے جاتے وقت میرے پہنچنے سے پہلے چند روز دباں کی جہاز فونگ کے آئے
تھے اور خرید و فروخت کر کے جانا چاہتے تھے بلکہ غراب آہستہ کر کے مانا دکھلا یا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوئے گیدوبون کو میں خود
غراب پر بیٹھ ایک کوس کی مقدار بانی میں پھر بارہوین کو شکار میں دوہرین مارے پھر سرتال تا تک سر کو سوار ہوا اور شہر میں سے پتھر
تو پتھر کرنا ہوا گیا میرے حضرت والد مرحوم کے وقت میں کلیان رہے تھے کہ حاکم اس بندر کا تھا بلکہ بادشاہی ایک حلقہ چیتہ چوئے اپنے
کاگر دشتہر نیا یا جو بہت دو درگا اطراف سے آکراس شہر میں بستے ہیں اور عمدہ اور خوش مکانات مرصح تو میرے کہ ہیں اور خوشی اور خوشی
سے اوقات زندگی وہاں بسر کرتے ہیں بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہے عمارت اس میں گنجان
اور بکثرت ہیں گجراتی بادشاہوں کے وقت میں درمیان اس شہر کے ساڑھواں سامان کا بہت لیا کرتے تھے اب سینے کا دیا
ہر چالیس حصے میں ایک حصہ لیا کرین اور زیادہ سے دست بردار ہوں کہ تجارت و خلق کو بیچنے اور ترقی کاروبار حاصل ہو چکا
اور تہ بون کے کہ وہاں حاصل دس میں سے ایک لیتے تھے اور سودا گروں کو بہت تکلیف دیتے تھے اور جہہ میں بھی کہ قریب
ملکہ کے بیچ بے ایک کے چار لیتے ہیں بلکہ زیادہ اسی سے قیاس کیا جاوے کہ حاصل بندر گجرات کا اگلے حکام کے وقت میں
کس قدر زیادہ تھا شکر امیر تھے کہ کجگو توفیق معافی محصولات کل ممالک محمودہ کہ بے حد دشنایت بجز عنایت فرمائی اور نام
محمولوں کا میرے ملک سے جاتا رہا اور انھیں دونوں میں سے حکم کیا سنگھ طلا اور ترقی کا وزن ہوا اور پیدہ مولیٰ لضعفی بناوین اور تنگہ طیار ایک طرف
یہ لکھنیں جہانگیر شاہی سنگھ اور دوسری طرف یہ ہو ضرب کھنایت سنگھ جلوس اور سنگھ سنگھ نگرہ کا یون نہو نہو ایک طرف درمیان میں نقطہ
جہانگیر شاہی سنگھ کا ہوا اور گردو اسکے بیصرع ہنرین سکڑدشاہ جہانگیر نظر بر تو اور دوسری طرف درمیان میں یہ ہو ضرب
کھنایت سنگھ جلوس اور اسکے گرد بیصرع دوسرا ہیں از فتح دکن آہرچہ در گجرات اماندو کسی عہد میں سنگھ سوار میرے سپاہ
کے دشمنوں میں ہوسے اور سنگھ سونے چاندی کے میرے نکالے ہوئے ہیں اور اسکا نام سنگھ جہانگیر کی رکھتا اور مبارک خنہ میں ہونے
کو پیشکش امانت خان تصدی بندر کھنایت کی محل میں ملا خطے سے گذری منصب اسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا مقر ہوا اور نور الدین علی منصب میں ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا جسکو کو نوزخت با تھی بیٹھکر
گھوڑے کے ساتھ دو ڈیڑا بہت خوب دوڑا اور روکتے وقت بھی اچھا روکا یہ تیسری مرتبہ ہے کہ میں خود سوار ہوا ہوں پھر رامس رجب سنگھ
منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا اور داراب خان اور امانت خان اور سید باڑی
بارہ کو با تھی عنایت کیے ان چند روزوں کے گنارے سمندر کے مقام لشکر کا تھا سوار اور اہل پیشہ اور ارباب استحقاق اور کل سنے
قالوں کو بند کھنایت کے سینے ملا خط کیا اور موافق حال ہر کسی کے غفلت اور سپ اور خچے جگایر عنایت کیے اور اوس ہی تاریخ
سید محمد صاحب سجاد شاہ عالم اور بیٹے شیخ محمد غوث کے اور شیخ محمد نواسر میان وجید الدین کا اور دوسرے شاہج رہنے والے
احمد بابا کے واسطے استقبال کے اگر مجھے ملے اور جو مطلوب دیکھنا سمندر اور اسکے اوتار چڑھا دکھا تھا اس واسطے مقام کر کے کشنہ
اور نیوین تاریخ نشان اقبال احمد آباد کی طرف برپا ہوا اور عمدہ چہرین میمان کی ملا خط سے گذرین اور عمدہ میل سیاکی عربیت نام کر جان لوں
نے پکڑن اور میرے واسطے لائے بیشک اور تسم کی چمیلیوں سے میمان کے بہتر اور لذت ترس ہر مرد جو کی لذت کو نہیں بانی جہانگیر
گجراتیوں کی باجرے کی کچھڑی ہے اوسکو لذت دیکھتے ہیں باجو اسناد وستان کے اور کھین نہیں ہوتا اور بہ نسبت تمام بند وستان

گجرات میں بہت بڑے اور سب سے بڑے تاج پرینے آگے کبھی نہیں گھسیا تھا جب پورا لکھیا تو خالی لذت سے تھا مجھے پسند آئی اور حکم
 کہ عمل پڑھنے کے دنوں میں جب ترک حیوانات کیا کروں تو اسکی کچھڑی اکثر خاصہ بڑھاؤ کیا کروں شہنشاہ کو سوا چھ کوس کوچ کی اور موضع گوسالہ
 میں منزل ہوئی اور میسورین تاریخ پر گزرتے ہوئے نکل کر سے ایک منہر کے اوتار یہ منزل چھ کوس کی تھی کیسویں کو تمام کوس چھابیں شہر اب آہستہ
 کی اور اس منہر میں بہت بھلیاں نسا کرین اور اہل مجلس کو بائیں حصہ کو بائیں موضع چلا کر موضع پارچہ میں مقام فرمایا اس راہ میں
 دیوار بنی ہوئی ڈھانی گز اور تین گز کی بلند دیوین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگوں نے بعد ثواب نواذین ہین کہ وجہ اور بٹھانے والے
 جب راہ میں بٹھا جایا کرن تو اس پر گھبر کر دم لیا کرن اور صاحب بے مشقت اور بٹھانے میں عمل پڑھنے والا مواخص گجرات جو بی کا جو بھگوت پسند آیا اس
 واسطے حکم دیا کہ تمام بڑے شہروں میں سڑکیوں کی طرف سے راہ پر ایسی دیوار بنائی جاوےں پھر تیسویں کو پونے پانچ کوس چلا کر کنارے
 مال کا ریکہ کے مقابلہ کرکے نظر پڑا کہ اس ہواں تالاب کو قلب الدین نواسہ سلطان احمد نے کہ شہر احمد آباد بسایا تھا تھریک ہے چاروں طرف
 اس میں پنجترینے رکھے ہین اور درمیان تالاب کے پھیلا باغ اور ایک طرف مکان بنایا ہے اور کنارے سے اس مکان تک تالاب میں
 پل بنا دیا ہے کسب بہت دنوں کے اکثر جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور مقام شست کا بھی بہت نین رہا ان روزوں کو نشان اقبال احمد آباد
 کی طرف متوجہ ہوئے صغنی خان پشی گجرات نے سڑکار کی طرف سے اوکی مرست کی اور باغ صفا کر کے اور شا ایک مکان کنارے تالاب
 اور باغ کے بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور بھگوت بہت خوشی ہوئی اور اس پل کی طرف نظام الدین احمد نے کہ میرے باپ کے
 عہد میں بنی تھا ایک باغ کنارے مال کے بنایا ہے اور اس وقت میںے سنا کہ عبدوہد خان بسبب عداوت کے کہ عابد پر نظام الدین احمد
 سے اس کو تھی دخت اس باغ کے کوڑا ڈالے ہین اور یہ بھی سنا گیا کہ عبدوہد خان اپنے وقت حکومت میں درمیان مجلس شہر اب
 کے ایک سخرے کو کہ لوگوں کو رہنمایا کرتا تھا مجھ کو اس بات کے کہ اوس بیوشی میں نا اہستہ کوئی حرف نہا سبب نہ کرنا ہوا اور اپنے غلام سے
 اوسکی گردن اوڑوا دی میںے بقضایا عداوت کے سکر کیا ل غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی دے ہزار سارو دوسہ اور سہ کوس پر ایسا بن عبد
 کے سے موافق ایک کچھ متروکہ کے باقی روپیہ کہ شہر کا کام ہونے اوسکی جاگہ سے تحصیل کر لیں جو اس منزل میں برترہ قبرہ شاہ عالم
 کا واقعہ ہے زمین فاختہ پڑھ کر وہاں سے آگے بڑھا کر پل لکھ روپے کے حج تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہو گا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کے ہین اور سلسلہ
 انکا حضرت مخدوم جہانیاں کی طرف تمام ہوتا ہے بیان کے سبب خاص و عام حضرت شاہ عالم کے مقتدر ہین اور تھے ہین کشاہ عالم فردے
 زندہ کیا کرتے تھے جب کئی فردوں کو جلا اور اسکے والد نے ساقاؤنگو اس حرکت سے بہت منع کیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کاڑ جانے
 میں یہ گستاخی کیا کہ خلاف شرط بندی کے ہر اتفاقا ان شاہ عالم کا لکھ خادم تھا اس کے فرزند نہیں ہوتا تھا اللہ تعالیٰ نے انکی
 دعا سے اوسکو روکا دیا وہ ستائیس برس کا ہو کر گیا وہ خادم رہتا ہونا رنارنگے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میری ایک بیٹا تھا کہ گیا
 جواک دعا سے اللہ تعالیٰ عادت قدرت نے دیا تھا اب امیر دار ہون کہ پھر آپ کی دعای کا دے کہ فرزند زہد ہو جاوے شاہ عالم ایک خط
 تھکے ہو کر اپنے حج سے میں گئے اور خادم بقیار ہو کر آپ کے چوٹے فرزند کے پاس کہ اوکو بہت چاہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ میان تمام انچ
 میرے بیٹے کی زندگی کے لیے اپنے والد سے دعا کرو فرزند شاہ عالم نے اندھا جاکر باعث کم عمری کے اس باب میں کہا بل باندہ کیا شہر
 نے کہا اگر تو اسکے بیٹے پر راضی ہو تو اپنی جان اور اسکے عوض میں دو خایہ میری دعادی ہوئی مقبول ہو کر کہنے کہا جس میں جو سا
 اللہ تعالیٰ کی اور آپ کی خوشی وہ رضا مندی میری ہے شاہ عالم نے اپنے بیٹے کے دونوں ہاتھ پکڑا اور بٹھایا اور آسمان کی طرف
 منہ کر کے کہا یا کما عوض ماں پر عالم نے اس بڑھاکو کولے اوسی وقت فرزند اور خدای فرودس ہوا شاہ عالم نے اوسکو اپنے
 ایک پرش کرنا بھی جاوے اور ڈاڈی امیر بڑھاکو اور اس خادم سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے لڑکے کی خبر لے شاید اوسکو سکھن ہوا ہو اور

نہر موجودہ سبب گھر میں آیا تو اپنے لڑکے کو زندہ پایا خوشگوار گہرات میں اس طرح کے کمال شاہہ کے بہت بیان کر لے جن اور بیٹے خود
سید محمد صاحب سجادہ اوکے کئے گئے بڑے صاحب فضیلت ہیں پوچھا کہ یہ قصہ کس طرح ہوا تو انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ دادا
اسی طرح بلا اطلاع سنا جو اودا کی شہرت تھا تو ہر دو اللہ اعلم کہ یہ بات متعنا ہی عقل خود ہو لیکن بہتادوبت مشہور ہے کہ کسا رحلت
شاہ عالم کی سند آٹھ سو اسی پچہری میں عد سلطنت سلطان محمود بیکہ میں واقع ہوئی جو اور مقبرہ آپ کا بنوایا ہوا تاج محل جاتی کا ہے کہ
سلطان مظفران محمود کے بڑے سرداروں میں سے تھا جو روز و شبہ کو ساعت نیک واسطے داخل ہونے شہر کے تفریح ہوتی تھے
اس واسطے یا شنبہ کو چوبیسویں تاریخ تمام فرمایا حسین خروڑے مقام کاریز کے ایک قصبہ پر تو تاج بہت سے میرے واسطے آئے خزانہ
میں ویسے خروڑے اور زمین بنیں ہو گئے جیسے خروڑے کا بیڑے کے بہن پاو جو دیکھ مسافت ایک ہزار چار سو کوس سے مدت پانچ مہینے میں
آئے تھے بت ہی بہت ترقی آراہ آئے اور اتنے بہت تھے کہ میرے سب لوگوں کو کافی ہوئے اور انہیں دنوں میں کوئلے بنگلے
سے آئے اور باوجود مسافت نہر کرکوس آئے میں خراب نہ رہے چونکہ اسکی طرف بھگو کمال رغبت ہے اس واسطے ڈاک چوکی والے ہاتھوں
ہاتھ میرے حاضر پر پونچھتے رہتے ہیں زبان اللہ تعالیٰ کی ادا سے شکر سے حاضر ہے شکر نعمت سے تو چند اگر نعمت مست
امانت خان نے دو دو اہت ہاتھی کے نفع کے ایک اوس میں تین گز آٹھ ٹلو کا طول میں اور سو ٹلو کا شاپے میں تھا وزن میں تین میں
دوسرے کا عرقی ساٹھ چوبیس میں ہوتے ہیں دو شنبہ کو چھبیسویں تاریخ تھ گھڑی دن چڑھے نیک ساعت میں طرف شہر کے روانہ
ہوا اور صورت گیم نام ہاتھی پر کچھ گھنٹہ پندرہ تر تھا سوار ہوا باوجود کیمت تھا لیکن بسبب اعتماد کے اوس پر خوف نہ کیا ایک مخلوق مرد وزن
سے گھیروں کو چون میں بھری تھی بلکہ دیواروں پر سے میرا انتظار کرنے تھے شہر احمد آباد کی جیسی سینے تعریف سنی تھی ویسا نکلا آہستہ
باندھ کا جبہ زیبیت جو اسے لیکن دو کا تین اوس کے موافق ویسے زمین عمارت بازار تمام چوٹی پر کو پورے بازار پر تمام گرد و غبار کناستے ل
کار سے قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کھتے ہیں نیچا اور اوضیات کرنا ہوا گیا بدر بہان مہنی مبارک کے ہر مکانات سلاطین گہرات کے
جو بدر میں واقع ہیں اس مدت چھبیس سال میں خراب ہو گئے ہیں ہا ہی طرف کے حاکموں نے اکثر کور دست اور تھیر کیا جو جب میں ہند
سے احمد آباد کو چلا تو مقرب خان نے ایک قدیم مکان کو تھیر کر کے دیوانخانہ ایک بنا کر میرے واسطے ضروری تھا شتمل تھیر کر اور دیا
عام و خاص بنایا جو اس مرد مبارک میں وزن فرزند شاپہ جہان کا تھا اس واسطے برہم قدیم اوسکو سونا چاندی اور نانی اجناس میں لڑائی
اور اوسکا ستا بیسواں سال بنی و خوبی شروع ہوا اللہ تعالیٰ اوسکو جو مبارک ہے اور میرے کامیاب ہے پھر اور وہی نیک گہرات میں فرزند کی جاگیر میں بنا
قلعہ ناندو سے بندر کعبیات تک پہنچے کہ میں کیا ایک چوبیسویں کس ہر اٹھائیس کو چھ مہینے میں ہوتے اور پھر کعبیات میں بس دو مقام کیا وہاں
احمد آباد تک گیس سے پہنچ کر دو مقام کر کے پونچھو تھو کہ کعبیات اور کعبیات تک تحصیل سا بن ایک سو پچاس تیس کوس کی مسافت سے
ڈھائی مہینے میں آیا کل تیسویں کو چ اوریا لیکر ایک مقام ہوئے پھر دیکھے کوسو جاس کے جو چوکی میں ہے جا کر وہاں خضر کو رو پیسہ کیا یہ
بھرات اپنے ہاتھ سے کی یہ مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کے ہے جسے احمد آباد یا سیانچہ تین دراو کے ہیں اوسکے دو نون طرف بنا ہے اور دو
شرقی کے تقابہ میں مقبرہ اوس سلطان احمد کا ہے اور گنڈ زمین سلطان احمد اور پرا داسکا سلطان محمد اور پونا داسکا قلعہ الدین مدفون ہیں
طول صحن مسجد کا سوامی رت کے ایک سو تین گز ہی اور عرض ننانوے گز ہی اور اوسکے چکر و دھلان بنائے ہیں ساٹھ سے چار گز چوڑے
ستون سنگ سے کہ ہیں موہ فرش چھلی اینٹ کا اور ستون سنگ سے کہ دھلان میں ایک سو چھن ستون ہیں اوسکے کو پتر سینہ
بنائے ہیں اور طول جالان کا پچیس گز ہے اور عرض پچیس گز کا فرش اور صواب و مہراب و مسجد اسکے سنگ مرمر کے ہیں اور دو
طرف اوسکے پیش طاق کے دو دریا تر شہیدہ چھ گز میں ہر ایک پر تین میں گنڈ زمین اور پچیس نقش و نگار کے ہیں اوسکے پیر

بادشاہ شہنشاہ خانیہ اور اسکے آگے جان سنگ مرمر کی ہر جب بادشاہ ناز جہا اور عبد کو آتا تو مع چند اپنے صاحبوں کے اوس میں جا کر
 ناز پڑھتا ہر اوس کو سہاں وہ لے لوگ خاندان کے جن اور ہر ٹرا کام واسطے احتیاطاً جو مع عام کے کیا ہر اور لے شک یہ بھی عجیب ہے ہر کوئی کہ نہیں
 کو میں سستا بیسوں تاریخ خانقاہ میں شیخ وجیہ الدین کے کہ نزدیک دولت خانہ کے ہر گیا اور ان کے فرار کہ اوسکے ضمن میں واقع ہر خانقاہ
 پڑھایہ خانقاہ صادق خان نے کہ میرے حضرت والد کے سیر دن میں سے تھا ثانی ہر شیخ وجیہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کے ہر مگر وہ مرد
 ہرین کہ کہ کو پانچ فرقا انکا مرید ہوا وہاں پہنچے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہ الدین کلمات ظاہری اور باطنی سے آہستہ تھے تیس برس اس شہر میں
 اوکی وفات کو ہوسے پھر اوسکے بیٹے شیخ بلال بدو لائق وصیت باپ کے سمندر شاد پر بیٹھے ٹپے ریاضت کش تھے بعد اوسکے انتقال کے اوکے
 بیٹے شیخ احمد الترادنے جانشین ہوے اور کبھی جلد انتقال ہوا پھر اوسکے بھائی شیخ حیدر صاحب سجاد ہوے اب بھی آئندہ جن اور اپنے پاپ
 دادا کی قبروں پر فخر کی خدمت میں مشغول ہیں صلاحیت اوکی پیشانی سے ظاہر ہر اور دنوں کہ عرس شیخ وجیہ الدین کا درپیش تھا میں نے
 ڈیڑھ ہزار روپہ اور اسکے بیچ کو شیخ حیدر کے حوالہ کے اور ڈیڑھ ہزار روپے خانقاہ کے فقیروں کو اپنے ہاتھ سے دیے اور ہانسور روپہ شیخ
 وجیہ الدین کے بھائی کو عنایت کیے اسی طرح ہر ایک کو اوسکے فرعون میں سے لائق ہر ایک کے بیچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سے فرما
 کہ تم عن دم و دیشون اور فقیروں کو جانتے ہو اوسکے واسطے خرچ اور جاگیر کی عرض کرو و شبہ نہ کرو اٹھا بیسوں تاریخ واسطے سیر ستم خان بلخی
 کے گیا میں ڈیڑھ ہزار روپہ اور اسی راہ میں شارسیکے ہاڑی ہماں باغ کو کہتے ہیں یہ وہ باغ ہر کہیر سے بھائی شاہ مردانے اپنے فرزند محمد
 نام کے نام پر آباؤ کیا ہر ایک شہن مبارک شہنہ کا سینہ اس باغ میں کیا اور نندگان خاص کو بالے عنایت کے شام کو سیر باغچہ جو ملی شیخ
 سکندر کی کی اوس میں انجیر پختہ بہت عمدہ تھے اپنے ہاتھ سے عین لے انجیر قڑے اصل شیخ سکندر کی کجرات ہر اور نہایت مقبول ہے
 اور سلاطین کجرات کے حالات سے خوب واقف ہے آٹھ نو برس سے سیری نیا زمندی میں ہر جو فرزند شاہجہاں نے ستم خان کو کہ اوسکے
 محمد مصاحبوں میں سے ہے احمد آباد کا حاکم کیا تو سینے شاہ جہاں کے التماس سے ہاڑی اس ستم خان کو بلجا مشارکت کا مادی اور سپاہ
 راجہ کلیان زمیندار ولایت اندر کا آستانہ پوسی سے مشرف ہوا ایک ہاتی کو کھڑے پیکش کیے پھر بیٹے ہاشمی اوسکو بیکو تختہ بایہ کجرات کے
 معتز زمینداروں میں سے ہر ملک اوسکا کوستان رانا سے ملا کجرات کے بادشاہ ہمیشہ اسکے ملک پر لشکر کشی کرتے رہے اگر ہر بعضوں نے کچھ
 اطاعت بھی کی ہر اور پیکش بھی لیکن کسکے سلام کو نہیں آئے جب سیر سے والد نے کجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانہ کیا جب سب نے پچا
 سہا فرابنداری کے نہ کیا تو بندگی اختیار کی اور حاضر دگاہ ہوا اوس دن ملک بندگان میں منتظم ہے جو احمد آباد میں جا کر آتا ہر تو یہ وجہ
 سہ لشکر کاروبار کے وقت اوسکے پاس حاضر ہوا ہر اور روز شہنہ فرہ ماہ ہرین کو چند سیرین کہ عمدہ زمینداروں سے اس ملک کے ہر دولت
 آستانہ پوسی سے مشرف ہوا انوکھ فریکے دوسرے دن راجہ کلیان زمیندار مدبر اور سید مصلیٰ اور میر فاضل کو باطنی عنایت ہوے
 اور دوشنبہ کو واسطے شہر باز جو کہ سوار ہوا روپہ راہ میں فیصلہ کیے اس روز ناشیا تیان در بستان سے میرے واسطے آئین چینی
 تاریخ مبارک شہنہ کو واسطے سیر فتح باغ کے کو موضع سیر پھر میں ہے گیا اور ایک ہزار ہانسور روپہ راہ میں شارسیکے چونکہ نذر شیخ احمد کٹھو کا
 راہ میں واقع ہر پہلے دہان جا کر فاتح پڑھا کٹھو گور کا ایک مقصد ہر کچھ فہرگ دہان پیمانہ سے تھے اور عدو سلطان احمد میں جسے آغا باد
 سبیا ہر سیر میں آئے یہ بادشاہ انکا کمال معتقد تھا یہاں کے لوگوں کو بھی ان سے بہت عقیدت ہر اور بڑا ولی جانتے ہیں ہر شب محمد کو
 سب خور و ذرگ اسکے کلا پر جمع ہوئے ہیں سلطان محمد پسر سلطان احمد نے اسکے فرار پڑی حکارت بنوائی ہر اور اوس مقبرہ میں مسجد اور
 خانقاہ بھی ہر اور جنوبی طرف او اسکے جڑا تالاب بنوایا ہر لیکن جامی اس عمارت کی عمد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد میں ہوتی
 اور مقبرہ پیمانہ کجرات کا اوس تالاب پر واقع ہے اوس میں سلطان محمود بیکہ اور سلطان مظفر شاہ اوسکا اور سلطان محمود شہید

نمبرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تھا مدفون ہیں لیکن گجراتی زبان میں ٹری ٹری پٹری ہوتی ہے۔ کہ کہتے ہیں، اسے شاہ گجراتی اور ٹری ٹری ہوتی ہے۔ تین اس واسطے اسکو بیکہ کہتے تھے اور انکے مقبرے کے قریب گنبد سواروں کے جن میں ایک مقبرہ شیخ بہت بلند اور نفیس تھی قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکھ روپیہ معلوم ہوتا ہے۔ واندہ اعلیٰ بالصبوب بعد از غنت زیارت کے فتح باغ میں گیا اس میدان میں خان خانان آتا لیکن سلطان مظفر خان انجو کو اوسکا شکست دی تھی اسی واسطے اس باغ کا نام فتح رکھا گجراتی اسکو فتح باڑی کہتے ہیں تفصیل اسکی یوں ہے کہ جب بیکت میرے والد کے ملک گجرات فتح ہوا اور بنو قید میں آیا تو اعتماد خان نے عرض کیا کہ یہ لوگ ایک بیدان کا بچہ چونکہ سلطان محمود کا کوئی بیٹا نہ تھا اور سلطانین گجرات کے بھی اولاد سے کوئی نہ تھا اس واسطے ہیئے صلاح وقت دیکھا اور اسکو سلطان محمود کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا نائب سلطان مظفر مشہور کر کے سمئے انشا بادشاہ اسکو نواب سب لوگ اس بات پر راضی ہوئے چونکہ میرے والد اعتماد خان کے قول کو مستبر جانتے تھے اس واسطے اوس شخص کا کچھ وجود مستبر بنانا مدفون وہ خدمتگاروں میں خدمت کرتا رہا اور احوال پر کچھ تو یہ نظر ثانی عرض وہ غنچ پیر سے بھاگ کر گجرات میں آیا اور زمینداروں کے یہاں ایک مدت چھاپا رہا تھا یہاں تک کہ میرے والد نے شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سے معزول کر کے اعتماد خان کو اوسکی جگہ حاکم گجرات کا کیا اگر فخر شہاب الدین خان کے گجرات آئی تو کب بند تھا اوس سے جدا ہو کر امید نوکری کے اعتماد خان کے پاس احمد آباد میں رہے جب اعتماد خان شہر میں آیا تو صوبوں نے اوسکی طرف رجوع کیا اوس نے انکی طرف کچھ توجہ نہ دی وہ پھر شہاب الدین خان کے پاس بھی نہ جاسکے اور نہ وہاں رہ سکے اور ہر طرف سے حیران ہو کر صلاح یہ دیکھی کہ بنو کے پاس جا کر دست آویز ہوں اور اسکو گردانین غنچک اس ارادے سے سات سو سواروں کے پاس گئے اور بنو کو مع لوئید کا بھی گئے کہ اوسکو پناہ دی تھی فنا دہرا دھا یا آورا احمد آباد کو لوٹے اور شہر کے پاس آئے تک اوسکی جماعت بڑھ گئی جب اعتماد خان نے یہ سنا کہ سنا شیر خان نام اپنے بیٹے کو شہر میں چھپو کر خود بیچھے شہاب خان کے کہتو توجہ دگا ہوا تھا اور سواروں کو لاکر اوسکی مدد سے علاج اس فنا دہرا کرے اور ہر چند شہاب خان کی عمر ہی سے عمدہ لوگ جدا ہو گئے تھے لیکن رہے ہوں گے حال سے بھی نشان بے وفائی ظاہر تھے مگر چاروں چارہ اعتماد خان کے ساتھ راہ میں سے لوٹا اتفاقاً پہلے انکے پہنچنے سے بنو علما احمد آباد میں داخل ہو گیا تھا بندگان بادشاہی میدان میں لڑائی کو مستعد ہوئے اور تک حرام بھی قتلے سے نکل کر مقابلے میں آئے جب فوج بنو کی نمودار ہوئی تو ایک بارگی شہاب خان کے سب جہاز ہی نکلے غنیمت سے جا ملے اور شہاب خان نے شکست کھا کر وطن پلٹنے کے کہ بادشاہی مملکت میں تھا لوٹنا سب مال و سبب اوسکا لٹ گیا پھر نوٹے اور غنچک دن کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہرودہ میں تھا لشکر کشی کی اسکے بھی نوکروں نے مانند نوکروں شہاب خان کے بے وفائی ظاہر کی اور جدا ہو کر بنو سے جا ملے شرح اسکی اگر بنا میں ہے پھر قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اسکا سب مال و مال کر برابر خزانہ ایک بادشاہ کے تھا لٹ گیا تھوڑے دنوں میں پنتالیس ہزار سوار بنو کے پاس جمع ہو گئے جب یہ حال میرے والد مرحوم نے سنا تو مرزا خان خلعت بیبرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران نزد جوئے بنو مقرر کیا کہ جا کر اوسکی گوشمالی کریں جب مرزا خان شمالی شہر میں پونجا تو منصور جنگ کرتے ہیں اوس وقت ہمراہ اوسکے آٹھ نو ہزار سوار تھے لیکن نیو تیس ہزار سے مقابلے میں آیا بعد واقع ہوئے جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر منصور ہوئی اور بنو شکست کھا کر جان بچھا گیا میرے والد نے اسکے جلد وین واسکا منصب خجندی خات کا اور خطاب خان خانانی کا عنایت کیا اور حکومت گجرات میں مرزا خان کو دی وہ بلخ جو خان خانان نے اس میدان میں بنا دیا پھر کرا سے دریا سے تھی کے ہے اور عمارت عالی مع برآمدہ طرف دریا کے آگے بنائی پھر گرداوس کے دیوار پختہ ہے ایک سو بیس جریب کا وہ بلخ پھر قریب دو لاکھ روپے کے اوس میں صرف ہوئے ہیں محکمیت یہ بلخ کا تمام گجرات میں ایسا بلخ نہوگا مینے اوس میں جن مبارک شہزادہ کا کر کے دربار یوں کو پیالے عنایت کیے اور سات کو وہاں رہ کر آخر

اور وہ بڑا ہی شہر تھا۔ ہزاروں عوامین شہر کے پھراؤ کے باغبان نے عرض کی کہ کئی ہفت چنپے کے کسانے اوس برادر کے تھے ایک کوکر نے مغرب خان کے کاٹھ پوسے ہیں میں یہ سنگر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا جدبوث اس جرم کے سنے اوسکے دونوں انگوٹھے کٹواڈالے تاہم اوس کو عبرت ہو مین ہے کہ مغرب خان کو اسی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ اوسی وقت تڑو تیا سہ شینہ کو پندہر ہون تانج کو تو ال شہر ایک چور کولایا کہ پہلے اوسکو گئی ہر زدی من پکڑا کر اوسکے اھنکا کاتے تھے چنانچہ سید ہاتھ اور اوسلے ہاتھ کا انگوٹھا اور اولی کا اور ناک اور دونوں پٹھے پانن کے کٹھے ہوئے تھے لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی حرکت دے باز نہیں آتا تھا کل یہ چوری کو گھاس لے کے گھر میں گیا اوسنے مطلع ہو کر اسکو پکڑا اسیے کی چھریان گھاس مانے کے مارین اور اوسکو ٹھاک گیا اس شوہر میں ا۔ سکتے تھین نے اوسکو گرفتار کر لیا سینے دے چور متوں کے وارڈن کو دے دیا کہ اپنا قصاص اوس سے لین ہر ہون کو میں ہزار دینہ غفلت خان اور عقیدہ خان کو جو اے کیے کہ کل شیخ اوسکو کھڑا کر پکارا فقرا کو باٹھ دین تہر ہون کو میں فرزند خرم کے مکان میں گیا اور شین مبارک شہنہ جو ان کیا دبار ہون کو پکڑا دیے اور سندہن من ہائی خاصہ تیز و ڈرنے والا کارا اوسکو سر سے والد بہت دوست رکھتے تھے سبب پندہ ہونے شاہ جہان کے کہ مجھے کئی بار ماگھا قصاص سامان طلالی اور زنجیر وغیرہ ساتھ ایک اور مادہ نیل کے اوسکو عنایت کیا اور ایک لاکھ درہم عادل خان کے وکیلوں کو عنایت فرمائے پھر اوصین دونوں سنا کہ کرم خان پیر معظم خان نے جو صورت دارا وڈلیہ کا ہی ملک خوردہ کو اوسنے فتح کیا اور وہاں تھاراجہ بھاک کہ منڈ کے پاس گیا چونکہ وہ میرے بندگان نہیں سے تھا اس واسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکے اصل واسطہ فرسہ تھاری ذات اور دو ہزار سوار کر کے حکم دیا کہ قندہ اور پھل اور غلت بھی اوسکو دیا جاوے درمیان سرحد اور ڈلیہ اور گولکنڈہ کے دورا ہے تھے ایک خوردہ ونگا دوسرا منڈہ کالک خوردہ کا عملداری شاہی بیڑ چنگا وندر کرم سے آگیا اور ملک منڈہ باقی رہا امید عنایت الہی سے یہ چکر قدم بہت آگے بڑھے اور عرض شدت قلب الملک کی فرزند شاہ جہان کو آئی کہ میرا ملک جبا دشاہی سرحد سے ملا چو ہے اور میں ہوا خواہ مخلص ہون امید ہے کہ کرم خان کو فرماں ہو جاوے کہ میرے ملک سے دست صرف کوتاہ رکھے یہ کرم خان کی شجاعت کی ثبوتی دلیل ہے کہ قلب الملک سا شخص اوسکی طرف سے تڑو پچ اوسا سی تاریخ اکرم خان پیر اسلام خان کو خوب ہاتھ پور وغیرہ کار کے غلت اور ہائی اوسکو رحمت کیا اور چند سہن رام نہ ہو کہ غلت اور پھل اوسا سی سے متاڑا اور لایین قاشل کو خیل عنایت ہوا اور اسی وقت منظر سپہ مرزا باقی ترخان کو سعادت آستانہ پوسی حاصل ہوئی اوسکی مان وخت ہر بار میر زمیندار کہہ کی تھی جب مرزا باقی نے وفات کی تو رباست ٹھہر کے مرزا صافی کو پونجی لیکن مرزا جانی نے اپنے دم سے اس زمیندار مذکورہ کے پناہ لی اور غلویت سے اب تک وہیں گذران کی ان دونوں کے لشکر منظر اور نشان اقبال احمد بادین سایہ نکلن ہوا تو اوسنے اگر ملازمت کی اگر چہ چلی لوگوں میں بڑا ہجر اور رسم و عادت دبار سے نیچر ہے لیکن جو اوس کے سلسلہ کو نسبت حد بھگاری اور حقوق بندگی مان حضرت صاحب قرآن ثانی سے ہمارے ظنڈان کے ساتھ تحقیق میں نور عایت اوسکی احوال لازم جا کر اس وقت دس ہزار روپیہ بیخ اور غلت اوسکو عنایت کیا اور منصب اوسکے لافنی دیا جاوے گا شاید یہ سب کچھ میں خوب مشہور ہو باسیوین کہ مبارک شہنہ کے دن حج باغ میں جا کر سیر گلاب کی دیکھی ایک تھہ بہت عمدہ تھامیان گلاب کہہ کر سخی اسقد بھی غنیمت تھا سیر لال بھی اوس میں خوب تھی چندا میر پتہ ہوسے تھے سینے اپنے ہاتھ سے ڈوبے بڑا اوس میں ساہے سات تو نے کا تھا اور اوسی دن ٹیڑھے چڑ خروچے کاریز کے نیچے ہوئے خان اظہر کے پونچے سینے ہزار اوس میں سے دربار ہون کو دیے اور پانوں میگا ت کو چار دن اوس باغ میں تھی رک پھر شیخ اور چند خروچے وہاں کے شایع ہو دیے وہ کھا کر ان ہوسے اس واسطے کہ گوات میں خروچہ اچھا نہیں ہوتا سا تیوین کو باہر کہتے ہیں کہ وہ تھا جسکے اندر جو ایک نے شاہان کو برت سے اوسکو نیا تھا مجلس سچہ ذکر کے پیلہ دربار ہون کو دیے ایک تختہ انکو کہ اس باغ میں خوب پکڑا ہوا تھا سینے حکم کیا کہ جن دربار ہون نے پیلہ پیے ہیں وہ انکو دفن کو اپنے ہاتھوں سے توڑیں اور روز دہشتہ غرہ ہفتاد

کو احمد باد سے کوچ کر کے نشان اقبال مالوسے کی طرف بند کیے اور کنا سے تالی کا کرے تک کہ دو قوموں میں سے ایک آئے اور پھر یہ قوم
 تین دن وین تمام کیا مہارک شنبہ کو چوتھی تاریخ پیشک مشرف خان کی ملاحظہ ہوئی کوئی چیز اوس میں پسند اور مرغوب نہ تھی اوسے شہزاد
 ہو کر وہ پیشک اپنے فرزندوں کی معرفت محل میں گزرائی کہ محکو وہ ان پسند آد سے اوس وقت جو اسرات اور ہزار ہتھیاروں سے اونٹنی
 سامان قریب لاکھ روپیہ کے سینے قبول کر کے باقی اوسیکو بھیر دیا اوسیکو کچھ گھوڑوں میں سے بھی قریب سو گھوڑوں میں کوئی عمدہ اور سترہ مصلح
 عمدہ کو باجوین تاریخ بعد کوچ چھوڑ کر کنا سے درپہ احمد باد کا مقام موجود فرزند شاجان محمد خان کو کہ اوسکے عمدہ فکروں میں سے تھاکوت گہرات برحق ہوتا تھا سو
 ایک نشان و نشان و نشان اور کوئی نشان نہ تھا بلکہ اسان میں نہ تھی کہ شہزادوں کو نشان کو نشان تقارہ محرت جو چنانچہ یہ کہ والد شہزادہ جو دوست
 کے کہ مجھے تھی میرے کسی نوکر کو نشان و نشان اور خطاب جو فرمایا جو چھو فرزند غورم کی طرف عنایت نہایت تھی اور وہ فی تحقیقت لائق ہر
 عنایت کے ہوا اور نوعی میں بن مہم پر توجہ ہوا اوسکو سرے خاطر خواہ پورا کیا اس واسطے سینے اوسکی خوشی لوری کی اور اوسی روز مقرب خان
 نے نصرت و عن کی بائی اور جو مزار قطب عالم پیر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع نبوہ میں برابرہ تھا میں خود وہاں گیا اور وہاں کے رہنے
 والوں کو روپیہ بانو دیے بھی کہ روپیہ کے محمد آباد میں کشتی پر بیٹھ کر شکار بھی کرتا ہوا مقبرہ سید مبارک بخاری کو لگا رہا پڑھنے تھا گڑا سید مبارک
 بخاری عمدہ امر کے گہرات سے ہے یہ مقبرہ اوسکے فرزند اوسکے جہاد اسکے فرزند سید میران سے جایا تھی بہت مستحسبوا و عمدہ بلند مکان کی زیادہ دولت
 روپیہ سے اوس میں صرف ہوئے ہیں جسے تقبیر سلاطین گہرات کے سینے دیکھے کوئی اوسکو نہیں پوسنی باجوہ کہ وہ حاکم اور یہ لوگ تھا
 لیکن بہت خدا کی طرف سے ہے ہزار آفرین اوس فرزند پرگ باب کا اب مقبرہ بنا دیے عہد دنیا میں تیرا دیکھی باوکاری کہ کیشد کہ مقام
 کے کہ چھپل کا شکار کیا جاوے گا میں آئین تک اوس میں باہی بی بولک کہ جسکو کٹا ہے کہتے ہیں نظر آئی ننگ اور ساکڑا اونچا اوسا تھا جو چاہے
 اوسکا ننگ چاک کر لیا اوس میں ایک تازہ چھپل بھی لگا کہ ابھی اوسے کھائی تھی جب دونوں کو لٹو لیا تو ننگ باہی ساکڑے چھپل کی تھی اور وہ کھائی
 ہوئی دوسری آٹھوں کو سوا جاوے چھک موضع سوہہ میں اور اوسان کے لوگ برسات گہرات کی بہت شریف کہتے تھے اتفاقاً آٹھ پتہ کی ان
 رہا اور گروہ خاک بستی جو یہ لک بائل گہرات ان چہ برسات میں کیڑے نہیں تھی اول شہر مہراجا تھی جو ننگ منوہ برسات کا بھی دیکھا شہنشاہ کو ساکڑے
 پانچ کوس چھک قریب موضع جیوانی نزول اقبال کا ہوا وہاں خزانہ کی کہ ہانگہ سیدوڑہ چھل ختم ہوا سیدوڑہ ایک قوم تھی منوہ سے کہ ہمیشہ
 بادوں اور سر برین کہتے ہیں جسے اون میں ہال سر کے اور بڑا بھی سوچتے کہتے ہیں اور جسے نہیں اوسیا کہ پانچ نہیں پستے اوسکے وہ میں بڑ
 کہ کسی جان دار کو تخلیف عنیا چاہیے قوم نہی انکو اپنا پر دشمن سمجھتی تھی اور اوسکو سجدہ پرستش کرتی تھی اور سیدوڑوں کے دو فرسے ہیں
 ایک پتا دوسرا کھل پتہ کہ گروہ سردار قوم کھل کا تھا اوسا چند مشر پتا کا یہ دونوں میرے والد کی خدمت میں رہا کہتے تھے جب اوسوں
 نے رحلت فرمائی اور مرد جاگا اور میں اوسکے پیچھے گیا فرمایا سنگ برین زمیندار کیا نرسے جو میرے والد کی عنایت سے مرتضی سارٹ کو لٹو لٹا
 مان سنگ گندو کہ سے جو چھک مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کتب تک تھی اوسے کہ خود کو علم نجوم اور تجربات کو اکب میں اوستا دھاتا تھا اوس
 سے کہ اوسکے عنایت سلطنت جہا لگی کہ دور میں تک ہر وہ یہ قوت اوسکے اعتقاد پر بے ہمت میرے اپنے وطن چلا گیا جب میں عنایت لہی
 نیت و نظر ختم ہوسے لوٹ کر گروہ کو آیا تو وہ شہزادہ پھر حاضر دگا ہوا غرض کہ ہانگہ گروہ اوسی تین چار سینے میں بیماری عظام میں مبتلا ہوا
 اور اعضا اوسکے گرسے امدادس حال میں کہ موت اپنے سینے سے بہتر تھی بیکانچہ میں رہا جب سینے یا کر کے اوسکو بلوایا تو وہ میں ہانگہ
 خوف کے زہر کھرتی اللہ سو چونکہ نیت میری ہمیشہ غیر و عدالت اور پرکشیوں کو گون کی تھی تو یقین جانتا ہوں کہ میرے برا چلنے سے اوس
 کا بھی یہی حال ہو تو سیدوڑہ اکثر شہزادوں میں شہد و شہتان کے ہیں حضور گہرات میں کہ نبیوں کا جو وہاں دین میں بہت تھی تو یہ لوگ
 بھی بہت ہیں اوسو اہت خانوں کے رہنے کو اور عبادت کے جہاد مکان بنا کے ہیں کہ حقیقت میں اوسکو دارالافتاء دیکھا ہے

کو بیٹھنی برور ہونے کے لئے پختہ ہو چکے ہیں اور کچھ جاغرم نہیں کرتے وہ اون سے طرح طرح کے فساد اور بے جانی کرتے ہیں اور
 سینے سے بیرون کے نکال دینے کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بھیجے کہ جہاں یہ ہون میرے ملک سے نکالے جاوین دونوں کو میں شکا
 کو گیا اور نیکل گا در مادہ ہندو سے آئے اوس دن دلاہ خان کے بیٹے نے پٹن سے کراہلی باب کی جب گتخواہ میں تھا اور ملاوت
 حاصل کی اور دو کچھ گویے نزدیکی کے بہت خوب صورت اور خوش قسمت تھے ایسے کسی نے فاطمہ کجرات میں نہ رہنے کیے گیا اور وہیں کو کنارے
 تال کے زیم پر پہنچا کی اگر بہت ہوئی وہاں اون نڈرون کو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تھے انعام اور نصرت دیا نصرت کیا اون میں
 شجاعت خان عرب کو ڈھالی ہزار ذات اور دو ہزار سواروں سے مع اصل و اصناف سرفرازی اور نقارہ اور کچھ اور خلیفہ دیا اور بہت ذات
 کو نصرت دیا ہزار ذات اور آٹھ سو سواروں سے ممتاز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا کفایت خان کو دیا ان صوبہ کجرات کا کیا اور بارہ صدی ذات
 اور دو سو سواروں سے مع اصل و اصناف ممتاز کیا صفتی خان بخشی آپ خلعت سے سرفراز ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑھ ہزار ہی منصب ذات اور
 ساڑھے چھ سو سوار کے مع اصل و اصناف مقرر فرما کر اصدیوں کا بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور شہنشاہ در ب قطب الملک کے وکیل کہ کہ
 پیشکش لایا تھا انعام ہوئے اس دن فرزند شاحبان نے انا را روزی کہا اور اسکے واسطے فراہ سے آئے تھے کچھ نڈر کے اور اس قدر سے
 آج تک نہ دیکھے تھے جب لوہا تو ہسی اور تین نور نوماشہ کہا اور ناسار طے چالیس تو کہ کا ہوا جمعہ کو باہر ہونے تاریخ شکار کو گیا دونوں گیارہ
 شکار ہوئے اور تیرہ ہونے کو تین چوڑا ہونے تاریخ شمع اسماعیل و کد شمع محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپے خرچہ کیے بیٹے ہونے کو پھر شکار ہونے
 نیل گا وارے سولہ ہونے کو بیٹے تاریخ کجرات کو کہ میرے ہمراہ آئے تھے دوبارہ خلعت اور خرچ اور زمین جاگیر دیکر نصرت فرمایا اور ہمراہ
 کو گت بن کتب خانہ خاصے میں تقریر کشاف اور تفسیر حسینی اور وقتہ الا جاب کے عنایت کین اور او کی پشت پر آنا کجرات کا اور عنایت کرنا
 لکھا جب تک میں احمد بابا دین رہا ہی نہیں خلکو تھا کہ فرما اور اہل کمال سے زمین اور او کو جاگیر عنایت کروں اور باوجود کہ شیخ احمد صدر اور کئی
 مصاحب مزاج دان مقرر ہوئے تھے کہ فقرا اور اہل کوسا سے لاوین اور پشای شیخ محمد غوث کا اور میرہ شیخ وجیہ الدین کا بھی اس خدمت پر
 مع مشائخ کے مقرر تھا کہ جہاں ایسے لوگوں کو سونو میرے رو برو لاؤ اور محل میں سے چند عورتیں بھی اس خدمت پر مقرر تھیں کہ ہونے اور
 بیویوں کو لایا کین اور مرد میری یہ تھی کہ سالہا سال کچھ مجسما بادشاہ میان آیا ہی تو کوئی محمود مہجہا رے اس واسطے تھے اس قدر کوشش کی
 حق تعالیٰ میری نیت کا گواہ ہو کر سینے سے حضور نہیں کیا اور گواہ احمد بابا کے آنے سے خوش نہیں ہوا لیکن میں دل منگلو اس بات کی خوشی ہو کر
 کہ میرے آنے سے یہاں بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پھر کو کب پسر قرخان کو کہ برہانپور میں فقیر ہو کر نکل گیا تھا لوگ
 کو پھر رو برو دیکھنے کے لئے تفصیل اسکی یہ کہ میرے کو کب فاضل میرے قطب الدین قزوینی کا کجرات سے بیٹے سے خانہ زاد سوروی اس خاندان کا بڑے
 لشکر دکن میں مقرر تھا چند وزوں وہاں تھکرت و پریشان رہا جو بہت دلوں انصاف منصب سرفراز ہوا تھا تو میری نامہ راوی اور کچھ عنایتی کا او کو
 گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہو کر نکل گیا پھر سینے تمام ملک کن میں نکل دولت آباد اور بیدراور پیرا پورا اور کنگ اور گو کٹہرہ
 کی سیر کی پھر بندر داکل میں جا کر کشتی پر بیٹھا اور بندر کو کہ میں آیا اور بندہ سورت اور بروج وغیرہ پھر کراہما با کو آیا اب زاد نام ایک نوکر فرزند خاں تھا
 کا اوسکو پورا میرے رو برو لایا جب سامنے اوسے باعث اسکا پوچھا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زاد کی کے موجب اسن آئی
 کا کیا تھا تو عرض کی کہ قبلہ عالم کے رو برو جھوٹ لکھنا چاہیے حق یہ کہ میں پہلے امیر دارمحت کا صاحب نصیب سے حاصل ہوئی تو تب
 کچھ چھوڑ کر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچ باتوں سے میرے غم فرود ہوا تو پوچھا کہ اس پھر نے میں عادل خان اور قطب الملک وغیرہ کو بھی تو نے
 دیکھا ہے یا نہیں اوستے عرض کی کہ جب میں ایسے دیباہی بکران سے محروم رہا تو لب بہت اپنا اون نروں سے تر نہیں کیا اور وہ سرفراز کو
 اس درگاہ میں جھک کر اور کین سلام کو بھیجے غریب نواز میں بس اوسے فقیر ہو کر نکل ہواں اپنا سب احوال بطریق رونما پوچھ لکھا پھر حضور اوس میں

میواسب احوال دریافت کرلین مجھکو اوسکی اس بات سے کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو غم جو ہوا اوس نے اس سفر میں بہت محنت کی ہزار ہا جادو کتب پھر لکھیں اور بہت مہربان ہوا اور دوسرے دن اوسکو حضور میں بلا کر قید اوسکے ہاتھ پائیوں کی دوسرے اور غفلت اور گھوٹا اور ہزار روپیہ خرچ کر دیا اوسکے اگلے منصب پر امان فرما کے اوس قدر اور پلعت و مہربانی کی کہ اوسکے خیال میں تھی اور وہ اپنی زبان حال سے یہ کہنے لگا کہ ایک می بہم بہت است یا رب خجواب بخوشی شین را و چنین نعمت پس از چندین عذاب و پھر ستر سوین کو چیم کوس چکر مقام بارہ سینور میں اتفاق نزول اقبال کا ہوا پہلے اس سے سنا جاتا تھا کہ کشمیر میں کچھ وہاں عمر خداشت واقعت نویس کی آئی کہ اس ملک میں وہاں بہت عزت اوسکی تھی کہ پیلے ان ردلوں پر ہو کر خون ناک سے بہت چٹائی دوسرے دن وہ شخص رجبات ہوا جس گھر ایک شخص اس میں مرتا ہوا سب لوگ گھر کے معرض تلف میں آئے تین اور جو بیاریا دوسرے کے پاس جاتا ہوا وہ لکھی جانی میں بہت مستمرا ہوا ان میں سے ایک کی لاش کو گھاس کے گنے پر ڈال کر نشتا ہوا اتفاقاً ایک گاسے نے اوس میں سے اکر کھایا وہ میں گئی پھر کتون نے اوس گاسے کا گوشت کھایا وہ سب بھی مر گئے لوگوں پر یہ خوف بڑھا کہ باب بیٹے اور میا باب کے پاس نہیں جاتا اور عجیب یہ ہے کہ جس محلے سے پہلے یہ بیماری اوسھی وہاں آگ لگی اور تین ہزار گھر اوس میں جل گئے اور اوسکی کچھ کو شتر والے اور اطراف کے کہ اوس گھر نکلے تو ایک گون شکل دروازوں پر دیکھی کہ اون میں ہر ایک کے منہ پر تین میں دوازے بڑے اور دو دو گویائی اور ایک چھوٹا اون شکلوں میں تھا اور یہ شکلیں دروازوں پر سب گھر دن کے تین میان تک کہ مسجدوں میں بھی دیکھیں لیکن جس روز سے آگ لگی ہوا اور یہ شکلیں دیکھیں میں وہاں میں تخفیف ہو گئی یہی مینے باعث غرابک یہ حال کلی عقل سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا و لعل عند اللہ تعالیٰ امید ہے کہ پروردگار مہربان اپنے کندگار بندوں پر رحم فرما کر اس بلا کو مخلوق سے دور کرے اٹھا مسوین کو دھالی کوس چکر گناہے دریا مہی کے مقام ہوا زمیندار جام نے وہاں زمین بوس کی پچاس گھوڑے اور سوا شتر پی اور سور وینہ ندر کیے نام اوسکا جاوہر لقب ہوا جو وہاں جا شین ہوا ہوا اوسکو جام کہتے ہیں یہ سب گجراتی زمیندار دن میں عمدہ اور بہتر ہے بلکہ تمام ہندوستانی راجوں میں نامی ہوا اسکا ملک سندھ سے ملتا ہوا ہے ہزار سوار ہمیشہ اس کے پاس رہتے ہیں کام کے وقت بارہ ہزار سوار تک جمع کر لیتا ہوا اس کے میان گھوڑا بہت ہوتا ہوا ہے دو ہزار و پچاس چھی گھوڑا وہاں لکھا ہوا ہے اوس راجہ کو غفلت عنایت کر کے لگا لگا اور اوسی دن پچیس تین راجہ ملکہ کوچ کا کہ فوج ملک بنگالہ کے واقع ہے استناد ہوسی سے مشرف ہوا پان سو مہرین نذر کین اور عنایت غفلت اور غم جو سے سرفراز ہوا اور فوج پسر مدعا تہ خان کہ ملک چوکواہ کی حکومت پر تھا دولت آستان ہوسی مسند ہوا اونی سو تین کو جو ہے کہ روز قیام کیا مسوین کو پونے چار کوس چکر گناہے تالاب حنود کے منزل ہوئی اکیسویں کو ساڑھے چار کوس کوچ کر کے کنارے تالاب بڈروا کے اوترا وہاں جہر فوت غفلت خان گجراتی کی سنی کو بسب بیماری کے احمد بابا دین رہ گیا تھا صاحبان فراہدان سے تھا اور حضرتین عمدہ کی تین تحقیقت ملک وکن اور گرات سے خوب واقف تھا مجھکو اوسکی خبر فوت سے پہنچ ہوا اوس تالاب میں ایک لوٹی دیکھی کہ مجھ کو با تصدیا لکھائی لگانے کے اکٹھا ہو کر مرجھا جاتی تھی اور بعد تصویر می در سے پھر چھلتی تھی اوسکی مانندالی کے تھی عربی میں اوسکو خبر بھی کہتے ہیں اور نہ ہی میں کچھ نام سے کراچ گیا کو کچھ میں لکھا کہ کوسے مرجھاتی ہوا اسکی کچھ سبب تھی کہ تین ہفتی میں بھی ہوئی ہوا تیسویں کو قحام کہتا ہوا اور تین ہفتی کے بعد تیسویں کو کچھ خبر سنا اور بہت مستمرا ہوا اس کے جنگل میں تازہ آدمیوں کے اعصاب دیکھے تھے اوسکی طرف توجہ نہسار کی کہ ایک بندو ق میں اوسکا کام تمام کیا اگرچہ براشیر تھا مگر میں نے اوس سے بڑے زیادہ مارے ہیں جو شیر کرینے قلعہ ماڈو میں مارا تھا ساڑھے آٹھ من کا تھا اور یہ ساڑھے سات من کا تیسویں کو فوج ساڑھے تین کوس کے کوچ کر کے کنارے دیا بے باب کے اوترا اور جو پچیسویں کو چھ کوس چکر گناہے تالاب سبہ کے منزل کی مبارک شہ پچیسویں یاق کو مقام کیا اور مجلس بیالہ آہستہ ہوئی ننگان خاص پالیوں سے سرخوش ہوئے فوج

کڑھ پڑھائی گوات پر پانہتی کا ایشاد کر کے صغ دو ہزار سوار کے سر فرزا گیا اور خلعت و ذیل مرحمت فرما کر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور محمد حسین سزک کو واسطے خریدنے عمدہ گھوڑوں کے بھرت بچ بھیجا تھا اوسنے اوس تاریخ میں حاضر ہو کر سعادت ہستانہ ہوسی حاصل کی تاہن لائے ہوئے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ابرش نہایت خوش رنگ اور اچھے جوڑ و نچا تھا اب تک ایسا ابرش ندیکہ تھا اور گھوڑے تو ہم بھی خوب لایا تھا اس واسطے نے اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جبکہ وہ جینے میں تاریخ سوا پانچ کوس چکر موضع جالور میں منزل ہوئی اور راجہ کچھی نرین چچا راجہ کوچ کو کہ ان دونوں میں ملک کجرات اوسکو عنایت کیا بخشش ہب سے سر فرزا کیا شنبہ کو تا میسون تاریخ میں کوس جا کر تمام بودہ میں نرول احوال فرمایا پھر ایشاد میسون کو کیا پانچ کوس طے کر کے قریب قصبہ دودھ کے آئے تہہ برہہ گجرات اولو کا پھر مقام ریات احوال کا سوا دہاں پہلوان بہاؤ الدین برقنداز نے ایک پیر لنگو کا مع ایک بکری کے ملازمت میں حاضر کیا اور عرض کی کہ میرے مہراہی ایک بندو تھی نہ راہ میں اوکی مان کو لیے ہوئے درخت پر دیکھ کر بے رحمی اوسنگدنی اوسکو زخم بندوق سے مار ڈالا اوسنے گولی لگتے ہی بچنے کو سینے سے جدا کر کے اور گالی پر گڈ لیا اور زمین پر گر پڑی دیکھا تو اوس میں جان تھی اس حال میں وہاں میں بھی پونجا اور اوس بچے کو اندر کر واسطے دودھ پلانے کے اس بکری کے تھن سے ملایا حق تعالیٰ نے اس بکری کو اسپر ایسا مہراں کیا کہ چائے تھن کی گتہ گویا اوس کے پیٹ سے نکلا پڑھینے فرمایا کہ یہ بچا اوس بکری سے جدا کرین پھر دھوا کونے کے اوس بکری نے فریاد اور بے صبری کی او پیر لنگو کا بھی سپنے لگا کہاں جاے تعجب ہو لو اسطے غارت اس حمل کے لگھا گیا دو شنبہ کو اونیسون تاریخ مقام کر کے شکار نیلگا دکا کھیلا ایک بارہ بندوق سے ماری شنبہ کو نیسون تاریخ بھی وہیں بہت ام فرمایا

تمام شد

جلد اول ترجمہ تاریخ تونک جہانگیری

مطبع نظامی کانپور واقع ۲۲ ماہ بیع الاول ۱۲۸۳ھ

حکم جہانگیر

بعد تمام ہونے تحریر اس حالات بارہ سال کے کہ خود مین لکھی تھی کار گزاران اہل فن و مہران شیرین قوم

حکم

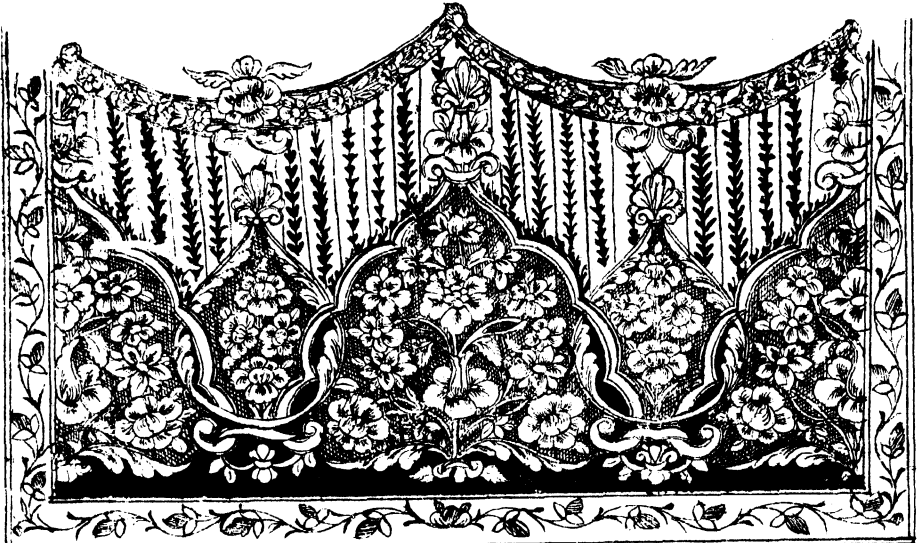
کیا کہ اسکو ایک جلد ترتیب دیکر نشہ نامی متعدد لکھین کہ بندگان کو اطراف و جوار

میں بھی بھیجے جاوین تا اور شہرون میں بہر باب دولت اور

اجاب سعادت اسکو دیکر اپنا دستور العمل وزگار

اسکے موافق کریں تا موجب آبادی ملک از خود

خلق اللہ اور رضا مندی میر گار



بسم اقدار من الرحیم

جلد دوم تیرہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے تڑک جاپگی

شب کم شہزادہ بیگم بیچ اولی سہ ماہیگر ستائیں۔ عہری کو بعد گزرنے ساٹھے چودہ ٹھہری سے تھول آفتاب جہناب تیرا مظہر فرخندہ کی
 کی بیچ گل میں ہوئی اس روز گیتی فرزندک باہون سال جلوس ہمایون اس نیازمند درگاہ الہی کا بخت گذر سال مبارک بفرمائی آغا زہما روز
 مبارک شہدہ دوسری فروردی ماہ الہی کو جشن وزن قمری کا آئین افروز ہو کر اکا فوان سال مبارک عمر اس نیازمند درگاہ ایزدی کا آغاز ہوا
 کھوت حیات مرصیات آقی میں مرت ہو کوئی دم بے باداوسکے گذرے بعد فراغ وزن کے بزم نشاوانا تازہ تازہ مرت ہوئی اور شہدہ
 خاصہ ساغر لبر رعایت سے سرخوش ہو اسی روز آصف خان کو نصب پختاری ذات اور تین ہزار ہوا سے سر فراز ہائے مہربانی سے اور
 چار ہزار ہوا سے اور سہ ہزار ہوا سے اور سکو عتاب کے اور تابت خان کو خدمت عرض کر کر دی اور خدمت قویچہ نہ منور خان کو خدمت کی گھوڑا
 کھینچنے اور خان شیکش کیا تھا کجرات میں دو ساعده گھوڑا میری سرکار میں نینن دیا لیکن جب میرا زرتہم نے اوسکی بہت خواہش کی تو شہ
 سبب اوسکی محبت کے اوسکو عنایت کیا اور جام کو چار کو ٹھیا ان الماس اور باقوت اور زمرہ اور نیل کی اور دو باز مرصت ہوے
 راجہ جہنم زاین کو بھی چار گھوڑیاں لعل اور عین الہرہ اور زمرہ اور نیل کی دین مرت خان نے کو تین ہاتھی لگا دے تو زمین جیسے تھے
 دوران میں سے خاصہ نظر کے شب بھوکو میرے حکم سے چکر دانا بکے خوب روشنی ہوئی نہایت عمدہ تماشہ ہوا حاجی رفیق نے عراق سے
 اگر سادہ کشتان ہوسی حاصل کی اور خطیر سے بھائی شاہ عباس کا بھگو دیا یہ شخص میر محمد امین قافلہ باشی کا غلام ہے میرے اوسکو بے فرزند
 پرورش کیا جو معزز عمدہ ضد شکارچی بابا عراق میں آمدورفت کی ہوا دریر سے بھائی شاہ عباس سے آشنا ہوا جس اس بار پانچ کے گھوڑے
 اور عمدہ سان لاپا تھا اون گھوڑوں سے چند گھوڑے اہل خاص میں ذہل کیے جو کہ شہدہ کار آمدنی تھا اوسکو خطاب ملک المتبار سے سر فراز

اور راجہ بھوپالی نے ان کو شہر خاصہ اور تہج مسیح اور چار سو تالیس ہزار کے علاقے کے عنایت کیے اور منصب ہزار ستم کا کچھ بھاری ذات اور ہزار
 سولہ کا تھا اور سپر اضافہ پانسو سواروں کا فرمایا اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور ہزار سواروں کو منصب قبا
 ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ملا محمد خان نے منصب ہزاری ذات اور ساڑھے تین سو سواروں سے امتیاز پامانی رہے سکندر اور
 خدائی خان کو سپر صدر مہر عنایت ہوا جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تھا اور اسکی نحو ہیش سے میر قاسم کو بخشی احدیوں کا بسبب قرابت
 اور سکے کے اوس صوبہ میں مقرر کیا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز کر کے ساتھ خطاب قاسم خانی کے سرفراز کیا پہلے رام
 پھمی دین کو عرائفی گھوڑا دیا تھا اس تاریخ میں ہاتھی اور ترکی گھوڑا بھی مرحمت کر کے بگاے کی طرف نصرت کیا راجہ جام کو خاص تلوار مسیح اور چڑ
 تسبیح اور ایک گھوڑا عرائفی اور ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو نصرت کیا آصف خان کے متعلقہ صلح نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سے متا
 کر کے صوبہ بنگالہ کی طرف نصرت کی وقت روانگی ایک گھوڑا بھی مرحمت ہوا اسی روز میر علی نے عراق سے آکر تستان بوسی کی یہ شخص صہنائی سپر
 میں مستبر ہوا اور انکا خاندان عراق میں ہمیشہ مقرر رہا چواب اسکا بیٹا میر علی میر سے بھائی شاہ عباس کی خدمت میں منصب صدرت سے مخصوص
 اور بادشاہ نے اپنی دختر کی اوس سے نسبت کی جو چودہ برس ہوئے کہ میر علی عراق سے آکر نزدیک محمد علی قطب الملک کے گلگندہ میں گیا تھا
 اصلی نام اسکا محمد امین بن قطب الملک نے میر علی خطاب دیا دس برس تک اسکا کا نذر رہا اور میر سلمان مہاجب قطب الملک مر گیا اور اسکا
 بیٹا جاکم ہوا اور اسے میر سے جیسا چاہیے سلوک کیا اس واسطے میر نصرت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نے بسبب قرابت میر علی اور میر سلمان
 ہونے کے بہت خاطر اور عزت کی یہ بھی متجاہد عمدہ پیشکش کر کے تین چار سال تک وہیں عراق میں رہا اور ملائین پدیا کہ جب میں نے اسکا
 شوق بیان آنے کا کر سنا اور فرماں پیکر دیا اور میر بند کو بجز فرماں پونچنے کے ترک تعلقات کر کے جبریکس بارگاہ میں حاضر ہوا اور
 تستان بوسی سے متعجب ہو کر بارہ گھوڑے اور دو کشتیاں سامان اور دو گشتہ بانگ شنگیش کن جو عقیدت اور اخلاص سے آیا تھا میں نے اوس نسبت
 عنایت کر کے ہاتھ میں ہزار درہم خیر اور خلعت عنایت فرمایا پھر خدمت بخش مگر احدیوں کے قاسم خان سے لیکر عنایت خان کو عنایت
 کی خواہ عاقل کو کو قدیمی ملازم تھا خطاب عاقل خانی سے سرفراز کر کے خاصہ گھوڑا دیا میر کو دلا اور خان نے دکن سے آکر آستان بوسی کی سوتھرائی
 اور ہزار روپے نذر کیے باقر خان کو فخر سلطان بنصرت شہنشاہی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور تجارت خان اور باہمی زمیندار صوبہ
 ملتان کی عنایت فیصل سے سر بند ہوا شہنشاہی ہوں کو سینے واسطے شکار ہاتھی کے موضع دودھ سے کوچ کر کے موضع کہارہ بارہ میں نزول فرمایا
 کیشندہ بارہویں کو موضع جبارہ میں جا کر اور ایمان سے دودھ لٹھ کو من ہے اور شکار گاہ ڈیڑھ کو س دو شہنشاہی ہوں تاریخ صبح کو صاحبوں کے چہرہ
 ہاتھی کے شکار کو چلا ہاتھیوں کی چرائی بہاڑ زمین تھی دشواری راہ سے پیادے دیان جا نہ سکتے تھے لیکن پہلے بہت سوار ہادیوں نے
 اوس جنگل کو گھیر رکھا تھا اور اوس جنگل میں ایک درخت پر تخت لکڑی کا بیسے واسطے بنا کر اور سکے روکے درختوں میں بیٹھ گئے واسطے ہاتھی
 بنائی تھیں دو سوز ہاتھی ساتھ مضبوط کندہ دن کے اور بہت مادہ فیل مٹا کر کے ہر باہمی پر دو دو فیلیان قوم ہر گے کے کہ واسطے شکار
 ہاتھی کے مخصوص ہن مٹھلائے تھے اور حکم دیا تھا کہ جنگلی ہاتھیوں کو اطراف سے میرے سامنے لاؤ تا اونکے شکار کا تماشا کر دن لیکن یہ
 کثرت بھاری اور شہنشاہی فرائض کے جنگل گھر نہ سکا ہاتھی جنگلی متفرق ہو گیا نکلے اون میں بارہ ہاتھی میرے رو بروکے اسی خون سے کہ
 سب ادا یہی اور طرف تھا کہ جاویں سرکاری ہاتھی بڑھو کر اون سب کو باذہ لیا اگرچہ بہت ہاتھی شکار ہوئے لیکن اون میں دو ہاتھی بہت
 عمدہ نکلے جو اوس بہاڑ کو جنگل میں مقام ہاتھیوں کا تھا اس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتے تھے اس نسبت سے سینے اون دونوں ہاتھیوں
 کا نام راون سر اور ہادیوں کے دو دیوون کا نام رکھا اور شہنشاہی چودہویں اور کم شہنشاہی پندرہویں کو وہاں مقام کر کے شب مبارک شہنشاہ
 سولہویں کو کوچ کیا اور کہہ بارہ میں مقام ہوا حاکم ملک کو جو خانہ زاد درگاہ کا چرخ خطاب حاکم خانی سے سرفراز کیا اور تین ہزار روپے

مسکرام زمیندار پنجاب کو انعام ہوئے اور بید شدت گرمی کے کوچ شب کا متفر کیا شنبہ شمار میں کو پرنہ دو دھن مقام ہوا اور کیشندہ اوسیتوں کو کہ آنتاب نے بیچ عمل میں جلوہ گرمی کی میںے بشن علی آہستہ کہ تخت پر جلوس فرمایا شنبہ ازخان کو کچھ چھاری تھا دو ہزار سوار و سپاہ و سپاہ عنایت کیے اور خواجہ ابوسن غیر شہزی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و عضافہ کے سر فزائی دی اور احمد بگ خان کا بی جا حکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشمیر کا وعدہ دو برس کا کیا تھا اور باوجود گلز نے اس وقت کے اوسے فتح کی اوسے اے اوسکو سفول کر کے دلا اور کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور مملکت مع باقی دیکر رضعت کیا اوسے بھی تحریر فتح کی عرصہ دو سال میں واسطے تبت اور کشمیر کے لکھی دی اور بیچ ازخان سپہ فرما شاہ رخ نے اپنے جائیداد سلطان پور سے اگر سعادت ہستنا بوسی حاصل کی قاسم خان کو خراج و خراج باقی عنایت ہوا اور صوبہ پنجاب کر کے رضعت فرمایا شنبہ شہنشاہ کیوں کو وہاں سے احمد آباد کی طرف کوچ کیا اور سبب گرمی کے کہ سفر اور دنوں دشوار تھا میں نے جانا اگر وہاں کا اوس موسم میں بخیاں تکلیف لوگوں کے ہوتوں کیا اور گجرات کی برسات کی تفریح سنکر فرمان جانا چاہا لیکن رہنا احمد آباد کا اختیار فرمایا جو سعادت الہی قدرت سے پیشانیال ہے خراج کی ہر گزہ مین و با شروع ہے اور بہت لوگ تلف ہوئے مین پھر تیشو میں کو جن مبارکت کا منزل جالو دین مرت ہوا آگے کہ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک طرف برنام اور دوسری طرف نام تمام اور اہ اور سن جلوس نقش کرتے تھے اب ہر نے خیال میں آیا کہ میں نے اب گجرات سے مخصوص کر لکھو کہ میں جیسے فرمادی میں صورت برہ کی اور اندر شہزی مین دور کی اور اسی طرح اور دن مین اور یہ خاص میری یاد دہی کسی نے اب تک نہیں کیا جو اعتقاد خان اور مرآت خان تعینہ تھا کہ کوشاں گجرات ہوئے شہنشاہ تیشو میں کو موضع جیدہ والدین کہ گنہ سہرا کا ہے مقام ہوا وہاں آواز کوں کی سنی یہ جانور شہل لکھنے کے کچھ گاؤں سے چھوٹا لکھن لکھنے کے کالی اور ہسکی سرخ ہوتی ہیں اور کوں کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتے ہیں اور نہ رنگ سیاہ رنگی آواز بہت عمدہ اور صفت مین یہ شہنشاہی میں کچھ طرح میل بہار میں مست ہوتی جو کسی کوں کی برسات مین کہ مبارک شہنشاہستان جو زمین پھر اور اسکا نالوں مین کمال اثر کرتا جو اندک کے کینے کے وقت بہت مست ہوتی پھر اور اوسکی رنگ و بو سے خوش ہو کر پکارتی پھر اور کمال یہ پھر کہ کوں اپنے پنے آپ نہیں نکالتی پھر جہاں کوں سے لاکھوں لکھتی پھر اور اس کے اندرون کو چوچے سے تو لکھتے ہیں کہ پھر اور اپنے اندرے دیکر اور جانی پھر لکھا اوسکو اپنا اندازا جگر بے کھانا پھر مینے خود یہ امر عجیب اور آباد مین دیکھا شب کا شہنشاہ تیشو میں کوں رے دیا سے می کے منزل ہوتی اور وہ مین مبارک شہنشاہ کا شہنشاہ کیا وہ پانی اس قدر صاف تھا کہ اگر شمشاد اوس مین گرتی تو معلوم ہوتی تمام دن گلیات کے ساتھ وہ مین رہا اور سبب عمدگی اوس جگہ کے دالان تعمیر کرائے اور عمدہ کوشکا چھٹی کا کھیلنا مٹی بڑی کھینے دار مصلی شکار جو مین پہلے فرزند شاہجہاں کو حکم کیا کہ تلوار مینی آواز سے پھر اور امیروں سے کہا کہ اپنی کروں کی تلوار مین آزما مین شاہجہاں کی تلوار سے نسب زیادہ کا ناما پھر خاص لوگوں کو جو حاضر تھے چھلیان عنایت مین اور شہنشاہ شہنشاہ عزاہ دی برشت مین وہاں سے کوچ کیا اور خاص برداروں اور اداری والوں کو حکم دیا کہ راہ مین اور قرب اوس جہاں چوہ اور بے چاروں کو پابان کر دینے کہ میرے روبرو دلا کر مین کہ اپنے ہاتھ سے اذکو دیا کروں گلاس سے بہتر کوئی شکل نہیں شہنشاہ تیسری تاریخ شہنشاہ خان عرب اور بہت خان اور دوسرے شہنشاہان و گن اور گجرات نے دولت ہستنا بوسی حاصل کی اور احمد آباد کے شہنشاہ اور اہل کمال نے اگر ازمانت کی شہنشاہ چوچی کوں رے دیا سے محمود آباد کے اور رستم خان کو جو فرزند شاہجہاں نے حکومت گجرات پر چھوڑا تھا اوسنے اگر سعادت زمین بوسی سے سر فزائی پائی شہن مبارک شہنشاہ جیتی کوں گنہ سے سال کا کہ یہ کے مرت ہوا اور ناہر خان نے حسب احکم دکن سے اگر گورنش ادا کی پھر فرزند شاہجہاں کو انکو مٹی الماس کی کشتاب الملک کی پیشکش مین کی تھی قیمتی خراج مری کجرت ہوتی اس الماس مین میں خط برابر اور ایک خط محرف اوسنے شہنشاہ واقع تھا کہ نقش امداد اوس سے معلوم ہوتا تھا اوسنے اوسکو نواہد سے جا کر بھیجا تھا باوجودیکہ جہانگاہ وغیرہ کا جو اہرات مین عیب پھر لیکن بطور عام فریب تھا اور صمدن کو مقرر سے بھی تھا فرزند شاہجہاں نے

فصل اول

بہار میں
اور پھر
میں نے
کامیاب

اوسکو وسط سر سے بھائی شاہ عباس کے شمع دکن کے نشانی کر کے بھیجا اس روز سنے ہزار روپہ بطور انعام روکھ رہے بھات کو عنایت کیے یہ شخص اس میں گوبرائی بڑا اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکھتا ہے پہلے نام اوسکا بونٹہ تھا (یعنی پودہ) میرے دل میں آیا کہ بوڑھے آدمی کو بونٹہ سے کیا نسبت حضور صاب کہ ہمارے صاحب انعام سے سرسبز و بارور ہوا اس لیے بیٹھے حکم کیا آئندہ اسکور وکھ رہے کیا کریں کہ روکھ زبان ہندی میں درخت کو کہتے ہیں مجھ سے سائون کو مطابق غرہ حامدی الاولاد کی احمد آباد میں آیا وقت سواری کے فرزند قابل ہند شاہسماں میں ہزار چرن جسکے پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہیں واسطے ٹھاکر کے لایا در دو تھانہ تک میں نشان کرنا آیا وہاں اوسے ظہر مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا نذر کیا اوسکے اہلکاروں نے بھی جو اوس صوبہ میں تھے نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ کے ہوئے ہوں گے جب میں نے سنا کہ مرزا خواجہ بیگ سفوی احمد زکریا میں فوت ہوا تو اوسکے متنبہ خضر خان کو جو فرزند قیمتی سے بھی سائون عزیز تھا اور فی الحقیقت وہ جوان رشید خدمت طلب قابل پرورش ہے منصب دو ہزاری ذات دوسارے مع اصل و اصناف کے سرفراز کر کے قلعہ احمد نگر لایا اندونوں بیہشت گرمی اور عنوت ہوا کے عیاری کی کثرت چوٹی حاضر وادارے کوئی آدمی کہ پچاس ہوا کہ تپ محرق یاد رہے میں متبلا شوہا دو تین دن میں لوگوں کو ایسا صنیف و خیف کر دیا کہ مدت تک موصوت کے اثر صنفت کا باقی باہا لیکن فضل الہی سے جان کا خطر بھریمان کے معر لوگوں سے معلوم ہوا کہ تیس برس پہلے اسی قسم کے تپ ہو گئی تھی لیکن ساتھ ضربت کے چلی گئی بہر حال گجرات کی آب و ہوا کا لفظ ظاہر ہوا میں یہاں کے آنے سے بہت پشیمان ہوں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیخ و دغدغہ کو لوگوں سے منع فرماوے تیرہویں مبارک شنبہ کو پہلے اوس پسر پسر شاہین منصب ڈیڑھ ہزاری ذات دسوار اور عنایت نشان سے سرفراز ہو کر خدمت فوجیاری سرکار میں ہوا سید نظام فوجیاری سرکار لکنئو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کاشیخان صوبہ قندھار سے بہادر خان صاحب صوبہ قندھار کے اتھاس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرب ہوا سید ہریرخان بارہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سر بلند ہوا از بدست کونینیب آٹھ صدی ذات اور سات سو تین سو سوار کے سرفراز زایا ان دفون قاسم خواجہ بدہ ندی نے کہ پانچ ہزار تونون کے ماوراء النہر سے ہزار ایک شخص ہم قوم اپنے کے برہم نیازا سال کیے تھے ایک بازراہ میں تعلق ہوا چار باز سلامت اور چین میں پونچھ حکم ہوا کہ مبلغ پنج ہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرن تاکہ شمع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کو بجا دے اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوے اور اسی وقت خان عالم نے جو نزدیک دارے ایران کے اچھی ہو کر گیا تھا ایک باز ہر شہابی جسکو فارسی میں اکندہ کہتے ہیں شیکیش میں بھیجا تھا نظر سے گذرا ظاہر میں کوئی فرق باز دای سے نہیں رکھتا ہے لیکن مبادا اڑانے کے فرق ظاہر ہو تا ہے مبارک شنبہ کو مہیون تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم نے سب اکہم دکن سے آکر سعادت آستان ہوسی حاصل کی سوا شرفیاب اور کلنی بڑا دند کی میرزا یوسف خان سادات رضوی شہکی سے بڑا درسلہ انکا خزانہ ہمیشہ کرم اور نفع بخش ہے اور بافضل میرے بھائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابوصالح حکمر کے بلاذخر سے منسوب کیا ہے ناپ اوسکا میرزا واقع خادم باشی ورضہ رضیہ امام شہر کما جو اور میرزا یوسف خان میں پرورش حضرت عرش کانی سے تہذیبات اور منصب چھ ہزاری کو پونچھا بہت خوب امیر تھا اور نوکر کوڑے توڑ کر لے رکھتا تھا اور بہت خویش واقرا و اسکے نزدیک اوسکے جمع ہو گئے تھے وہ صوبہ دکن میں واصل رحمت الہی ہوا اگرچہ چند فرزند اوسکے باقی رہے اور نیز حقوق قدامت کے پرورش افکنی کی گئی خصوصاً اوسکے چڑے بیٹے کی پرورش میں بہت توجہ صرف و ذرا کوڑے مدت میں میں نے اوسکو تہذیبات امرت پر پونچھا لیکن اوس میں اور باب میں فرق بہت دور روز مبارک شنبہ تاویل کو میں ہزار درب انعام کے حکم سراج اربان کو مرحمت ہوئے اور حکیم روح اللہ کو سو مہر اور ہزار روپیہ بیٹھے عنایت کیے جو وہ میرے سراج کو خوب بھیجا تھا کہ کیا کہ ہولت کی ناموافق ہر عرض کیا کہ جب آپ شراب و افیون جمونی میں کچھ نہ فرمائیے گا یہ تمام کو فٹ ایک بیکار کی جاتی رہیگی جیکے میں نے اون ہر دو سے کچھ کم کیا اول ہی روز بہت فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری سو ردا کو قریب باش خان منصب ڈیڑھ ہزاری

ذات اور دو سو سوار اصل و اضافہ فرسے سر فرار ہوا اور غمی گہمت خان داروغہ فیلی نہ اور بیچ خان قراول کی بی بی پوچی کہ اب تک آؤ تو ہاتھی
 زوداؤ شکار ہو سکے ہیں اور آئندہ جو کچھ کرنا ضرورت ہے عرض کیا جاوے گا میں نے حکم کیا کہ باقی بوٹا اور جو ہٹا ہرگز نہ بکریں اور دو قسم کے سوار زیادہ
 جو کچھ نظر آوے پکڑ لیں اور شہنشاہ چودھویں کو دو ہزار وید واسطے عرض شاہ عالم کے اوسکے سواہ شین سیر محمد کو رعیت کے ساتھ ایک مہلک مہلکی
 کبھی کہ سپاہی عمرہ جام سے تھا اوستے کو پیکشیش کیا تھا اور ہرگز نہ سکڑا جو کو حرکت ہوا نزار وید بیچ خان قراول کی کجی کو کہ حضرت شکار فیلی نے سیرین
 انعام فرمائے شہنشاہ پندہ ہون کیسے اور گرائی اور وہ دوسرا یا آخری جو گیا رات کو بیلے معمولی نیچا اور بعد اچھی رات کے آٹھ بجے کا گھنٹ
 تپ پڑیا اور صبح کے ستر پڑا ہن پر کما کھڑے سیرلوہن کو پیکھلے دن تپ کہ موٹی اور نصاب وید حکم کے اوس آٹ وقت پائے لستہ کے
 پیے اور وہ واسطے کمانے شہر سے ماش و بیچ کے گھنڈے پر ساندھ کر کے تھے لیکن جیسے قبول کیا اور بیچ سے کہ حد تیر کو پونچا ہوں یا نہیں کہ
 کبھی یہ کھانا کھایا ہوا سید پر کہ آئینہ بھی اسکی حالت زبڑے اور جو کبھی خدا پر طبیعت راغب نہونی تین دن دو مین قادی سے گزریں یا دو گھنٹ
 ایک دن رات تپ رہی گھنٹ اور ناخانی اس مرتبہ کو بڑا کویا مدتوں صاحب فرانس راہوں اور شہنشاہ لکل جاتی رہی نمودار کھانے کی نشین ہوئی
 جانی حیرت ہو کہ اس شہر کے بنانے والے کو کیا خوبی نظر تھی کہ ایسی زمین بے فیض میں شہر بسایا اور بعد اوسکے اردوں نے بھی عرفان پائی اسکی
 میں گداری ہوا اس شہر کی مسہم پر اور باقی کی قلت برت اور گو عبد کثرت اور باقی ناقص اور غیر باختم پر اور نہی کہ شہر کے کنارے پر جو چھوٹا پش
 کے خشک رہتی ہو کو بن اکثر نورخ ہن تالاب اگر شہر کے ہن دھو ہوں کے صوابوں سے گو یا کہ چھ چھ مین بڑے آدمیوں نے جو مقدور کھتے ہیں
 اپنے گمرون ہن عرض بنا سکے ہن برسات مین آب باران سے بھر لیتے ہن اور سال آئندہ تک اوسکی پالی پیتے ہیں اور مرزا اوس پالی کا
 جب کو کبھی ہوا نکلے اور دستہ تجارت نکلنے کا اوسین نوا خواہ پر جو کجا سے بنو دریا صین کے تمام نکل مین پر قوم کھرا اور جو ہوا کہ قوم مارے آؤ
 فیض و نعمت و اسکی معلوم صحیح اور تو مجموعہ خوبی بچناست خواہم + اول ہنضا احمد آباد کو گردانا کہ کتاب اسکا سوستان نام رکھیں یا
 ہمارستان مین یا زقوم بھرا یا جہم آباد کہ تمام صفتیں اس مین موجود ہیں اگر موم برسات مانع نہ تا زمین ایک دن بھی اس سخت خاست مین وقت کوتا
 اور اندر شیان کے سخت ہوا مین پر شہر کے جلا جان اور خلق خدا کو اس آفت و بیخ سے بچانا اور اس خیال سے کہ لوگ مین کے نصیحت دل اور عاجز
 ساد اکسین یعنی مردان لشکر ان کو کو گن گن مین برفا قندی زبڑ مین اور فقر و مساکین کو شاد مین اور قاضی اور میر عدل سب برتا سکنے کے
 اوسن شہر مینوں سے روداری اور رعایت کریں اس احتیاط سے جس تاریخ سے مین اس شہر مین آیا ہوں باوجود شدت حرارت جو اسکے
 ہر روز شہر فراغت عبادت و ہر کے دنیا کی طرف کے جہر و کس مین کہ کوئی شہر حاصل رود و دیوار اور سیا دل و چوہر سے مین ہوتی دو مین سخت
 نشست کرنا ہوں اور ملتفا ہی عدالت داد خواہ کے فریاد سیکھا کہ کو موافق خطا کے سزا دیتا ہوں حتی کیا م صفت مین ہی باوجود دل آؤ
 کے ہر روز موافق عادت کے جہر و کس مین جھنگ آرام اپنے اوپر رام کیا پر نظر مہر گمانی خلق خدا شب کم دیدہ ہو ان شہنشاہ از بے
 آسودگی کو مین + پنج ہند مین خوشی مین + اوند کے فضل سے عادت ایسی پڑ گئی کہ شب و روز مین زیادہ دو مین ساعت کبھی سے لگتے
 وقت کو خواب مین ضائع مین کرتا اس مین محکو دو خانہ سے منظور مین ایک آگاہی ملک سے دو حصے بیدار رہی یا دھن مین اور عیت ہو کہ
 ہر چند روزہ غفلت مین گزری جو بہت بڑی نیند ہن شیش پر اس بیداری کو کہ پھر خواب مین ہی مین دیکھن کے عینت جان کہ ایک خطا با دھن
 سے حاصل نہا ہے ہونا مصرع باش بیدار کو خوابی بچے ہن شیش است + اور جن دن محکوت ہوئی فرزند جان بیوند شاہ جہان کو کبھی نہ ہوئی
 اوسکو کہ وقت مدت تک ہی دس روز کو ریش کو حاضر نو سکا چو مین ناسخ روز مبارک شہنشاہ کو کلامت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آگیا کو یا
 جاری آگیا مینے کی با زیادہ پڑی پر شکر کہ انجام خیر ہوا روز مبارک شہنشاہ کھنڈ مین کو مہر چکر اندرون ایران سے آیا تھا کہ وہ حال اوسکا
 اول نہ کو ہوا چو منصب چو ہن زری ذات اور دو سو سوار سے سر بند ہوا چو سبب مدح مصنف اپنے کے ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور

یہاں سے لکھو

یہاں سے لکھو

ہوا جس شہسور کو بن کو جو فوت ہوئے اور اسے شکر کی کہ موبہ باریں قیمتات تھا معلوم ہوئی ان سنگ میر کلان اسکا نسب دو ہزاری فدات اور پندرہ
سوار کے سرفراز ہوا اور اربے اور مقوم اس کے اثنا سے ممتاز ہوئے اور اسکی شایعت کو اور پھر سے مبارک مشبہ کیسوں کو بل باون ستر کا
کیا جو اس مبارک کو اسے بلجانے کے پرگنہ دو صدین چھوڑ گیا تھا حضرت میں آیا بیسے حکم فرمایا کہ نزدیک حیدر کو جانب دیکھ کے کہیں تاکہ ہوشیہ نظر
رہے فیما حضرت عرش شیبانی میں کوئی باقی کلان ترینل درجن سال سے جو مدت سے سرگردہ فیان خاصہ کا تھا نظرتین آیا لہندی اور کی دو
پانچ گراہی تھی کہ اسکا گز اور تین انگل شرعی ہوتے ہیں اور بائیں میں میری سرکار میں سے بڑا پہلو ان عالم گراج ہے کہ حضرت سے شیبانی ہوتے
سے اسکو نکار فرمایا تھا اور سرگردہ فیان خاصہ میرے کا بھی اور تھا اور اسکا چار گز نیم باوے کہ سات گز اور سات انگل شرعی ہوتے ہیں گز شرعی جو بی
اور انگل مردم متوسط کے مقربین اور گز انکی چالیس گشت ہے اسکی تاریخ کو مظفر خان نے کہ خدمت صوبہ ولایت ٹھٹھہ پر سفر کرتا سادات ہستان کو
حاصل کی سو ملو سو روپہ نذر اور مقدمات ایک لاکھ روپہ لکھ ہوا اور چارو اور اسان پیشکش کیا ان دنوں خبر پونجی کہ حق تعالیٰ نے فرزند پروردگار کو داد و خیر
شاہ مراد مظفر سے علیک امید کہ قدم اسکا اس دولت پر مبارک ہو گشت بندہ جو میں کہ وہ بہار نے دولت ہستان ہو بی حاصل کی ملک گز تین
اس سے بڑا کوئی زیندار نہیں ملک اسکا وہیے شو سے ملا اور بھی بارہ او عام ایک حدی ہیں اور دست اور جا شے ہیں حاصل کلام ملک اور
جمعیت کی بہت اعتبار بارہ کا جام سے زیادہ ہے کہ وہ واسطہ ملاقات کسی سلاطین گزات کے نہیں آیا تھا سلطان محمود نے اوپر فتح شیبانی
اور لڑائی ہوئی فتح ہو چکی تھی القصد جس وقت کہ خان اہم وسطہ سے تیر خلدہ جا گدہ ملک سورہ کے آیا تو اسکا سلطان مظفر اسکا خطاب تھا
اور آپ کو وہ وارث ملک کتا تھا اور مجال تہا چہ از فیان درون میں ہوز گا شہر کتا تھا اجداد کے جام نے ساتھ افواج منصورہ کے صحت جنگ
کہے گشت کھائی اور نونیاہ میں رہے بہار کے آیا اعظم خان نے نو کو رہے بہار سے طلب کیا اشارا یہ جواب مقابل لشکر منصورہ کی کر گشتا تھا
تو جو اگر دیا اس دولت خواہی کے سبب صدمات افواج کا ہر سے محفوظ رہا جلیا احماد نے قول موک اقبال سے رونق پائی اور جلدی
کلی سہا اس باعث وہ ملازمت چہن نہ پونجی اور زمین اور کی بھی دو تھی اور خدمت بھی متعینی تین افواج کی نہ ہوئی جو اتھاقی ہے پھر جمعیت
ملاح ہوئی اس دن فرزند شاہ جہاں نے راہو کو باجمیت کو ساتھ ایک فوج کے بندہ اسے دگا سے تعین فرمایا وہ عجات اپنی منحوسے میں جا
خود اسے سادات ہستان میں کے دور آیا دو سو ملو اور دو ہزار روپہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بھی گھوڑا ایسا نہ تھا کہ غلط
جو عمر اسکی اتنی برس سے زیادہ نظر آیا ہے اور وہ کتہہ کر کہ میں نوٹے سال کا ہوں لیکن جو اس اور تو ہی ظاہری میں کچھ فتور نہیں آیا اسے
لوگوں میں ایک بڑا شخص نظر آیا کہ برش بدوت اور اور اسے سفید ہو گئے تھے کتا ہے کہ میرے ایام طفولیت کو بہار یا دگھتا ہے کہ میں نے
اسکے بڑا ہوں جیسا ہی تارنگہ اب اس منصور خطاب نارادانی سے سرفراز ہوا علیس پر سے جلوس کی دیا یہ جاہنگر نامہ میں جھنکار سے لایا جو نورا
تحتین اور فخر کے تمام مرد الطاف بے نہایت ہوا تصویر میں اسکی فوارات روزگار سے ہیں اس زمانے میں نظیر پانچ نہیں رکھتا ہے اگر
آج اسکا عبادی اور ادا ستاد ہزار ہوتے تو ادا اسکے کار کی دیتے باپ اسکا آقا مراد میرے ایام شانہ راگی میں میری خدمت میں رہا پھر
اسکو نسبت خانہ زاد کی کی اس دگا سے ہے لیکن اسکو کہ مناسبت اپنے باپ سے نہیں بلکہ دونوں کو ایک عالم سے نہیں کہہ سکتے ہیں بلکہ
اسکا ساتھ خیالی تربیت بہت پختہ سفر سے اسکا ایک خاصہ ہمیشہ متوجہ ہو کی پرورش کی تھی یہاں تک کہ کام اسکا اس درجہ کو پونچا آتھی
کہ وہ شخص نادر ہے نالے کے اور ادا باہمی اسکا دستور تھا کہ خطاب نادر العسری سے ممتاز ہے اور فن تماشائی میں یگانہ اپنے عہد کا ہے اور
میرے پاس اور میرے علم میں یہ دو شخص نہایت اپنا نہیں رکھتے ہیں بلکہ ذوق تصویر اور مہارت اس کے تیر کی اس قدر گھوٹی ہے کہ اسکا بدن
بڑھ گیا ہوں اور کل ہر ملک کا نظرتین آجاتا ہے ہر دن اس کے نام اسکا لیا جاوے معلوم کر لیتا ہوں کہ یہ کام فلاںے کا ہے بلکہ اگر ایک مرتبہ شل
چند تصویروں کا جو اور پختہ بریل مبادعا اور اسدا کی ہوتو میں معلوم کر جاتوں گا کہ ہر چہ پنا یا ہوا فلاںے کا ہے اور جو ایک صورت میں بیچ بیچم اور

میرزا محمد علی
گورکھ پوری

کو کسی دوسرے نے کھینچی ہو اس صورت میں میں جتنا ہوں کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا خلائے کا جو اوچھیرا اور برونڈے ہوئے خلائے کے شب
 یکھینڈا کی تو میں کو باقی بہت برسا سہ شہ فرخا ہر دو ایک بہت شدت سے برسا سولہ روز تک برابر اور باران راجو بہت ملک تھی کا جو اور عاتقین الکی
 کوزہ میں اس باعث سے بہت نکالنا تھا گر پڑے جسے تیار ہی بھی تک ہوسے بیان کے رہنے والوں سے سنگا کو اسیا میں کا برتا کبھی کسی کو دین
 کہ کسی سال میں برسا ہونہی سانچہ تھی اگرچہ ظاہر بآب نظر آتی تھی لیکن اکثر گھگھ بآب ہوا اور باقی عیشہ آمد رفت کرتا تھ جب کہ ایک دن فیہ موقوف
 ہوا گھوڑے ۱۰۰۰ ہر بھی بآب کوزہ کے گلے سر شہ اس ندی کا کورستان ملک انامین تھ کو گروہ کی لکھی تھے تلخی تھ اور ڈیڑھ کو س نکل کر پنے میر کو
 گذری جو وہاں اس ندی کو دریا سے داخل کئے تھ اور تیس کو س میر پور سے ہسے کو ہر سا تھ تھی کتے میں روز سب ایک شہہ دسویں کو را وہا رہا تھ
 باقی اندھنی اور غیر موص اور جا رگشتہ ی یا قوت سرخ اور زرو اور زیل اور نرد سے سر فراز ہوا سابق اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے
 ایک فوج کو سرداری پہنے بٹھے امراتر کے جانب کو ڈروانہ واسطے لینے کان الماس کے کہ قبضہ پنجو میڈار خان میں من تھی تھیں کیا تھا کی اوسکی
 عرضی آئی گذر میڈار کو مقابلہ بشتر مندور کا خارج اپنے حوصلے سے جان کر کان کو پیشکش کیا اور دروغہ بادشاہی واسطے محافظت اوس کا
 کے مقروض الماس وہاں کا اصالت اور نفاست میں تسلیم کے ہیروں کو قیمت رکھنا تھ اور زور دیا کہ جو ہروں کے نہایت متبر اور سب محب اور
 خوب صورت اور سطلے ہوسے تھ اور دوسری کان کو گروہ کی گھوڑوں کو بجا رہا میں واقع تھ اور الماس وہاں کان سے تھین نکھنا بلکہ ایک ندی تھ کہ آیام
 برسات میں نالہ جیار کے اوپر سے اترتا تھ اگر گا اوسکا بند کر دیتے تھ جن جب کہ سیل بند سے گذر جاتا تھ اور پانی کو مہا پانی جو لوگ کلاس فن میں عمارت
 رکھتے تھ اور اس کام کے مخصوص تھ جن ندی میں اگر الماس نکالتے تھ جن اور مدت میں سال سے یہ ملک میرے تصرف میں آیا زمیندار وہاں کا
 تھ حاصل کلام پانی اوس زمین کا بیٹھوم تھ اور اجنبی آدمی وہاں نہیں رہ سکتا تھی اولایت کے ناگ میں تھیں سہہ قطب الملک کے پاس کو جس
 فاسطہ میں چارکان تھ اور زمینداروں کے تصرف میں تھ الماس وہاں کا اکثر نہایت باقہ آنا تھ روز مبارک شہہ دسویں کو نامہر خان نے قبضہ تھ
 ہزار ہی ذات اور ہزاروں کے سر فراز ہوا اور ایک تھی اوسکو عنایت ہوا کہ تھ خان داروغہ کتب خانہ ڈیڑھ ہزاری ذات سے سر نہ ہوا جو تھ
 حکم دیا تھا کہ شب رات کو چکر تال کا کر کے پراچ روکش کرن روز روشنبہ چودھویں شبان کو متوجہ اوس تھانے کا ہوا اطراف تال اور بیچ
 کی عمارت کو نانوٹوں مقام اور رنگانگ چراغوں کی صنعت سے آگے تھ کیا تھا اور آتشیاریوں سے عمدہ روشنی تھی باوجودیکس مدت میں تھ
 ابرار ہوا اور باران تھا لیکن اللہ کی عنایت سے اوس رات اولی شب سے ہوا صاف ہوئی اور ایک تھ نہا اور سے ل خواہ تھا شا چراغوں کا
 میر ہوا اور بند ہاسے خاص غزشت طے خوش وقت ہسے تھ کہ ایک کو شب جمہ کو پھر اسی دستور سے پراچ روکش کرن اور غراب اتفاق
 سے یہ کہ آتھ روز مبارک شہہ کو مقبل بارش ہوئی اور وقت روشنی کے بارش ہو تو تھ ہوگی تھا شا چراغوں کا خاطر خواہ ہوا اور اندھا دھند
 نے ایک قطبہ تھی نہایت نفیس اور ایک باقی ملک سے ساہان فرنی پیشکش تھ خوب صورت خوش اندام تھا داخل فریاد خاصہ ہوا کہ بے تال
 کار کے ایک جوگی سناسی کہ سپندیہ ہوا عائدہ تھو کے ہوسے تھ وہ دیشا نہ بنا کر رہتا تھا جو کا خاطر تھین سے واسطے بہت مدد و شہ کے تھ
 تھ میں بے تکلف اوسکی ملاقات کو گیا دیریک محبت اوسکی ہی عالی مقبولیت سے تھین کو موافق تھ میں دن پہنے کے مقدمات صوبہ سے خوب
 واقفیت کتھی اور ظاہر اعلیٰ قدران اہل تجربہ کے بنا پھر اور طلب دنیا سے اپنے نفس کو گھڑ رکھا تھ چاہے جس طاقت میں تھ میں شخص سے
 نہیں آیا وہ شہہ کبیرین کو سارس نے کہ ذکر تھی اوسکے کا اول نکلہ ہوا باغچ میں جس دوخشاں کج کر کے اوسکی ایک اٹھا اور تھیرے دن
 دوسرا اٹھا دیا اس جوڑے سارس کو کہ ایک مینے کا تھا بلکہ لڑے تھے باغچ سال سرکار میں رہا ہوا تھ باغچ سال کے تھی کہ تھ اور تھ
 ماہ مراد لینے ساون کو اٹھ سے دیے نرزوریک مادہ کے کھڑا ہو کر پستان کی گتا تھ اور اس قدر خبر لاری رکھا تھ کہ کسی جانور کی مجال نہیں جو
 اوسکے پاس جاسکے ایک دفعہ بڑا بیلا سے تھیا نہ بہت عمدہ سے تھ تھ اوسکے دوڑا اور سماج میں تھنے تک پھیا اوسکا تھ اور وقت طلوع

گورکھ سنگھ
 کان الماس
 دیوہ کا اتہ
 مانا

گورکھ سنگھ
 سارس کا

آفتاب کے منگرو پشت مادہ کی کھلی تاج مادہ اٹھ جاتی ہے اور انڈون پر بیٹھ جاتا ہے پھر مادہ بھی اسی دستور سے اپنے نرکو اور مٹانی پر اور
 آپ بیٹھی ہے غرض کہ مادہ کام شب تسانہ انڈون پر بیٹھی رہتی ہے اور دن کو نرکو مادہ اپنی اپنی فوٹ سے بیٹھے ہیں اور اٹھنے بیٹھنے میں بہت احتیاط
 کرتے ہیں کہ بناوا کچھ مدد نہ انڈون کو نہ پونچے وقت مراجعت کے شکار ذیل سے جو کہ موسم شکار باقی تھا اس لیے کچھت خان دارو خواہ اور
 بلوچ خان فراول گی کوین دہن چھوڑ آیا کہ جس قدر ممکن ہو باقی کلین اور سطح چند فراولوں کو فرزند شاہ جہاں نے بھی اسی خدمت پر تین
 و ماورکا تھا اور انھوں نے اسی تاریخ کو اگر ملازمت حاصل کی کل ایک سو چالیس باقی کل کے لائے نو ہفتہ مادہ ایک گلابہ سہ ماہی ستا لیس ہزار اور
 بیہفتہ مادہ کہ ایک گلابہ سہ ماہی ہونے پر ان فراولان شاہی نے شکار کیے اور چھ تین ہزار کو بیست تین مادہ کہ ترشہ ہونے کے دوران فرزند کے لیے
 مبارک شنبہ چوبیس کلین کو واسطے سیر قباغ کے جاگ دو دن وہاں عیش و آرام کر کے دولت خانہ میں آیا جو نصف خان سفن میں کیا کہ باغی پری
 حویلی کا نہایت مسرت ہو گیا ہے اور انواع و اقسام کے گن دریا جن اوس میں شگفتہ ہیں جب التماس اوس کے روز مبارک شنبہ کیسوں کو میں اوس
 حویلی میں گیا مکان خوب تھا میں خوش ہوا آلات و شے صرح جو اس کے اور پیشین ہزار روپیہ پیش کیے ہوئے اس کے قبول پر منظر خان
 عنایت خلعت و ذیل سے فرزاز ہو کر عمدہ حکومت صوبہ ٹھٹھہ پر مقرر ہوا خواجہ عبدالکریم گیلانی کے بطور اعتراضات ابران سے آیا تھا اور میرے بار
 شاہ عباس نے ایک خط لکھ کر چھٹھا اوس کے ہاتھ بھیجا تھا اسی تاریخ اوسے خلعت و ذیل عطا فرما کر رخصت کیا اور جواب خط بھیجا گیا اور خان عالم
 دربار رحمت عنوان اور خلعت خادم سے فرزاز ہوا جبکہ کوغہ ماہ شہر پور کا ہوا تیسری تاریخ کیش نے شب مبارک شنبہ تک باقی برسا بھیجا گیا
 ہے کہ جوڑہ سارس کا ہن میں پانچ چھ ہفتہ فوٹ فوٹ انڈون پر بیٹھا کرتا تھا جبکہ باقی برسا اور ہوا سو ہونے واسطے گرم کئے انڈون کے
 صبح سے دوپہر تک نر بار بیٹھا ہوا اور دوپہر سے دوسرے دن کی صبح تک بے جا ملادہ بھیجی کہ مبارک شنبہ رخصت سے بروٹ ہو گی
 اثر کسے اوس ہی انڈون کو پونچے تو وہ بگڑا دین فرض ہو کر آدمی رہنوی عقل سے ادراک کرتا ہے اور جیوان موافق حکمت لنگ پیدا اسی پر جو اہل
 غریب تریک وہ امتحان انڈون کو متصل سینے کے پیچھے گاہ رکھتی تھی جب چودہ پندرہ دن گذرے دریا ان انڈون کے قہورے فاصلہ کر دیا
 کہ مبارک شنبہ سے گرمی صحت ہوا اور اندر سے مقرر جان روز مبارک شنبہ ساتویں کو خرمی اور مبارک سے پیش خیر طرہ آگہ کے نکلا گیا
 اول پنجویں نے واسطے کوچ کی سعادت مذکور کہ اختیار کیا تھا لیکن جو بارش بہت ہوئی چنانچہ بندی محمود آباد اور دیکھا میں سے جو پشکر
 منصور کا مستعد تھا اس نے ناپا ساسامت میں پیش خیر نکلا کہ اسے ان روز شہر پور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہ جہاں نے خدمت
 فتح قلعہ کانگرہ کی کہ کسی بادشاہ کے قبضے میں نہ آیا تھا اپنے ذمہ مہمت بلازم کی تھی اور ایک فوج بہرہاری راہبہ سوچ مل سپر اصحاب
 کے کراؤ کے بندہ سے مستعد ہے پرمی تھی اب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سے صورت پذیر نہیں اس لیے اوسے راہبہ کراہیت کو
 کراؤ کے بندہ سے عہد سے ہر سات ہزار سو رو جو ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہ ہی جاگ لگی سے مثل شاہ جہاں خان لودی اور ہر
 ہاڈا اور سپہ پرتھی پیندا اور سپہان رام چندا اور دو سو برہن انار سوار اور بائیسو گولہ انداز زیادہ کے بھیجا اور جو سعادت رخصت اوسکی تھی تاریخ
 عشری تھی اوسے تیج نر فرقی دو ہزار و پید کی بطور نذرانہ کے گذرانی اوس خط سے خلعت و شیشیر سے سرفرازی پا کر اوس خدمت چھوٹ
 کیا گیا چودہ اوس صوبہ میں جا کر نر تھا فرزند شاہ جہاں نے پرگنہ برہانہ کو بائیس لاکھ کا ہر بطور انعام کے التماس کر کے اوس کو جاگ لگی دیا
 خواہ قلمی دیوان جیوات کہ واسطے خدمت دیوانی صورت دکر کے مقرر ہوا تھا خطاب مستعد خانی اور ذیل خلعت ستا زمو اور محبت خان کو
 فوجدار ہی سرکار بہرہ پورا و اوسکی حدود کے خلعت فرما کر بہ اور پرم نرم خاص عنایت کیا اور پرگنہ بہرنج اوسکی جاگ لگی میں رحمت ہوا
 اور سپہ پرتھی چند کہ خدمت فتح کانگرہ پر تین ہوا منصب ہر مقصدی اور ساڑھے چار سو سوار سے سرفرد ہوا جو اسے شیخ محمد غوث کا خیر
 آگیا تھا دو ہزار رتب واسطے پنج کے اون کے بیٹوں کو عطا ہوئے منظر ولد بہادر الملک کہ متعینان صورت دکر سے ہر بے منصب ہزاری دست

فرزند شاہ جہاں

اور پندرہ سو سے شہر مند موابک کہ قتل باہ سال کے جاگیر نامہ کی میاض میں لکھے گئے تھے متصدیان کتب خانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس باہ سال کے احوال کی ایک جلد بنا کر نسخہ باہ سے متعدد طیارین کہ میں اپنے بند امی خاص کو عنایت کروں اور تمام شہروں میں بھجوں تاکہ رباب دولت اور صاحب سعادت اسکو متوراصل اپنے روزگار کا رین حیدر آٹھویں کو ایک واقعہ نویس تمام لکھکر جلد تیار ہا کر حضورین لایا جو یہ پیلانہ تھا خوش نیر شاہ جمان کو جو میں اسکو ہر چیز میں اپنے باقی فرزندوں سے مقدم جانتا ہوں مرحمت کیا اور پشت کتاب پر خط خاص سے لکھو کہ لفظی تاریخ اور غلطی سے متعلم میں اس فرزند کو عنایت ہوا اسید کہ اسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ بہت رضا جوئی خالق اور دعا گوئی خلق کا ہر نصیب اور روزہ بہت مستحب بار ہو کہ جو جان قلی قراول قتل کیا گیا تفصیل اس راجل کی یہ ہے کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان محلہ سے میر کے پاپ کے تھا اور بد وفات حضرت کے نور اسلام کا ہوا کہ مرہاہ اس کے بگاڑ گیا اسلام خان سبب نسبت خانہ زاد اسی اس درگاہ کے ثنات رعایت اسکی کرنا تھا اور متوجہ جان کہ ہمیشہ سواری افرنگ ساری میں نزدیک اپنے رکھتا تھا عثمان انانج نے کہ سالانہ قزو و عصیان سے اس صوبہ میں با اور انجام حال اسکا اول مذکور ہوا جو کہ خوف بیعتیاس اسلام خان سے رکھتا تھا تو اسے ایک شخص نزدیک اس بے سعادت کے بھیجکر واسطے قتل اسلام خان کے لکھتو کی اسے خود ذمہ داری اس کام کی کر کے دو تین شخص اپنے ساتھ متفق کے اتھا تھا پہلے اوس سے کہ راوہ باطل اس ناحق شناس کا ظہور میں آوے ایک نے او میں میں سے آکر اسلام خان کو آگاہ کر دیا اسلام خان نے اوسیدم اوس حکم کو اختیار کیا پھر بعد فوت ہونے اسلام خان کے وہ درگاہ میں آیا جو اور خویش واقربا اوس کے سکک قراولون میں منتظم تھے حکم ہوا کہ وہ قراولون میں ہار سے اوس وقت پسر اسلام خان کے بلوچوں سے کہ عرض کیا کہ یہ لائق خدمت کے میرے نزدیک نہیں بعد وہ ظاہر ہوا کہ یہ مقدور طرف اوس کے شہر پہ لیکر جو اس کے باورون نے بنا لہذا عرض کیا کہ محض تمت سعی اور بلوچ خان قراول بھی صنامن ہو گیا تو میں قتل اور سیات اوسکی سے ڈر کی اور حکم دیا کہ ہراہ بلوچ خان کے خدمت کرنا ہے پھر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بے سبب اور بے حجت وہ حضور سے بھال کر اوت آگاہ کے چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو جو صنامن تھا اول حاضرین اونے آدمی اوسکی تلاش میں بھیجے ایک موضع میں مواضع آگہ سے کہ خانی ترو سے سنیں اور جندہ اوسکا نام بھی بلوچ خان کا بھیجی کہ اوسکی تلاش میں گیا تھا اوسکو جا لیا ہر چند بلا مت اور زحمت سے چاہا کہ اوسکو حضور میں لاوے کسی وجہ راضی نہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کھڑے ہو گئے تا چاند دیک خواہر جان کے آگرو میں جا کر حقیقت بیان کی مہاشا راہ نے فرج اوس کا نون پر معین فرمایا کہ ہراہ و قہرا اوسکو گرفتار لاوے دن کے لوگوں نے جو زانی اور ویرانی اپنی آئینہ حال میں معائنہ کی اوسکو بڑا ہوا اس تاریخ کو وہ سسل اور تیر حضور میں آیا تو میں نے حکم اوس کے قتل کا دیا میر غضب بہت تمام اوسکو سیاست گاہ میں لیکر ایک بعد کچھ دس کے سبب سفارش ایک مترب کے جان بخشی فرما کر واسطے کاٹنے پالوں کے فرمایا وہ حکم تقدیر پہلے پہنچنے حکم کے قتل ہو چکا تھا ہر چند کہ وہ خون گرفتار لائی قتل سے استھنا خاطر میں شہ سے مناسبت اوتھا کہ مقرر فرمایا کہ بعد اس کے حکم واسطے قتل جس کی شخص کے ہوا باوجود کید و صلہ لہ کے اوقت غروب آفتاب اوسکو نگاہ رکھیں اور رائے را لین میر جو اوس وقت تک حکم خجرات کا نہ پونچے ضروریات کو پورا نہیں روز کی کہ وہ پہلے ہی بڑی طیفیانی کی اور بڑی بڑی موجیں نظر آئیں کہ سالانہ گذشتہ میں یہ دریا بھی اس شدت سے ٹکاتا رہا بھی اس سے کثرت بارش میں ہڑا ہوگا آغاز تیر سے آہستہ آہستہ کا شروع ہوا اور پچھلے دن سے کچھ نابل کبی ہوا اس شہر کے مملوگوں نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرخصی میں مان ہے زور سے سسل آیا تھا کچھ کبھی ایسا معلوم نہواں دنوں ایک قصیدہ مغربی کا جو صاحب سلطان خسرو ملک اشتراد کا بھی سننے میں آیا ثنات میں اس اور صنامن گنا تھا مطلع اوسکا یہ ہر شہر ہی اسمان سخن حکم رواں تو ہ کیوں ان پیر بندہ بخت جوان تو ہ سعیداندرگاہی کو طبیعت نظر رکھتا ہی قصیدہ مذکورہ قصیدہ لکھتو میں لایا خوب کما بھی چہ شہر اوس قصیدہ کے ہیں

ملاحظہ ہوا کہ یہ قصیدہ
میں پیر ہوا کہ یہ کہ
جو مذکور ہوا کہ اگر میں اور
میرا کہ یہاں جو قتل ہوا
میں خاص ہے

بخت دل تو قیض و خوبی سب جو چھر | عا شاہرہ قدس دل مہربان تو | ارباغ قدرت فلک یک تیغ نینر | اور ان پیر لکھتو جوان مردان تو |

یاری چو گوہری تو کہ افروختی بار
ای سادہ خندا تو پر فرزند جان

جانمائی خدیوان ہمارے زور جان تو
بادامیہ شہ نوز خدا سائیان تو

بادامیان بکام تو ای بادشاہ گند
در سائے تو خرم شاہ جمان تو

روز مبارک شنبہ چودھویں کو بیٹے واسے صلہ اس فقیر کے حکم فرمایا
کہ سیدھا کوسونے سے تولین پھیلے کہ دن واسے سر پہ سترہ باہمی کے جانا ہوا نہایت سبز خرم تھا شام کو کشتی پر سوار ہوا کہ دو گھنٹے کے کو لوٹے
تھمچ پندھویں کو طایر نام ایک پر ہونے ماوراء النہر کی طرف سے اگر سعادت آستان ہوسی کی بانی اور عرض کیا کہ میں درخمان عبدالعزیز خان اوزبک
سے تھا اور ایام شباب سے تا وقت وفات خان کے خدمت گزاران قدیم و مقرب میں ممتاز ہوا کہ غلامان میں محرم ہاں زہرا بعد از انتقال غلامی کے اب باقی
حک میں بیٹے با پروردگی اندرون واسے وزارت دولت خانہ مبارک کے وطن ہالوہ سے کلک ملازمت شریف شاہی کو حاضر ہوا ہوں بیٹھے جمانے
اور رہنے میں اسکو مہم کر دیا اور سے عرض کی کہ چند روز خدمت میں رہو مگنا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اسکو مرحمت ہوا یہ پیر کفایت روی خوش ملک
شیرین زبان کی فرزند شاہ جمان نے بھی پاس نور و پانی سر ہوا اسکو لطف کیے در میان کا پانچ دولت خانہ کے عہدہ چوترا اور عرض کیا ایک طرف اس
چوترا سے کہ خدمت مومسری کا چوکا اسکا تیر لگا کر بیٹھے ہیں لیکن جو ایک طرف کا تہ اسکا خوار اور بد نما تھا بیٹھے فرمایا کہ سنگ مرمر کی لوح
تراش لے ہاں مضبوط کر دین کہ اوپر چکر لگا کر چھ سکیں اوس وقت فی البدیہہ ایک بیت زبان بر جاری ہوئی سنگ تراشوں کو حکم ہوا کہ اوس لوح میں
کھود دو یوں تا بطریق یادگار صوفیہ رنگ میں باقی رہے وہ بیت یہ ہے **شیرین** کا شاہ ہفت کشور جہاں گیارہ شاہنشاہ گھر ہر شہ شہ شہ
اویسیوں کو دولت خانہ خاص میں با زار مرت ہوا اول ضابطہ ایسا تھا کابل بانا راول پیشہ شہر کے حسب حکم صحن دولتی نے بین دوکان آ رہے تھے
جو اب اور موضع آلات و چشمہ طلع کے اور سامان اقامت کے اور ہباب عمدہ جو کچھ با ناز میں فروخت ہوتے ہیں ماحرک کے مہرے سامنے لائے
اب دل میں آیا کہ اگر شب کو با بازار مرت ہوا کہ اسے ادبیت سے فافوس آگے صحن دوکانوں کے روشن کیے جا یا کہین تو ایک طر کی نمود ہوگی جب
با زار اس طور پر مرت ہوا تو بے تکلف نمود ہونی لگتا، فی حقی تمام دوکانوں میں سیر کر کے جو کچھ جاسر امداد کا مسع اور ہر قسم کی خیر سے مجھے پسند آیا
خریدتا ہر دوکان کی کچھ متاع سے لایا اور کو انعام ہوا اس قدر جنس اسکو ملی کہ لینے سے عاجز ہو گیا کیسوں شہر ہر دور ہمارے شہنشاہ نے مطابق پائین
رضعنا سنہ اگینار شامیس جہری کو عید گزرنے ڈوانی گھڑی چوبی کے بمبار کی اور فرقی طرف دارا اسخلاف آگے کہ کچھ ہوا دولت خانے
سے تال کا رنگ بیک کھل نزل بلیات اقبال کا ہیر میں کسب معمول روپہ لوٹا تا گیا اسی روز شنبہ دن شامی منقذ ہوا اور روز سے حساب شنبہ
کے سال چچا ہوا اس عمر اس نیا زندہ درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقرر کے بیٹے آپ کو ساتھ مٹلا و دیگر انجاس کے قول کہ موٹی اور
محل زمین مندر کیے اور شب کو تاشا پر اعون کا کر کے حرم سر امین ساتھ عیش و عشرت کے گذارایا بیسیوں جمعہ کو کوئی کہ تمام شامیچ اور با
سعادت کو کو اس شہر میں رہتے ہیں حاضر کرین تاکہ ملازمت میں روزہ افطار کرین میں شب اسی طور پر گذرین اور ہر اتنا مرحلت تک میں کھڑا ہو
دیان حال سے کہنا تھا قطعاً خندا کا راتو گار تو تھی، تو انا و درویش پر درو تھی نہ کوشش ہر نہ فرماں دہمہ کے انکا بیان امین درگم +
تو نصیر دیکھی دہم دسترس + و گرنہ خبر آریاز میں کس + ہم ہنگانہ ما خداوندگار + خداوند را بندہ کہ گذارایا ایک جماعت فقرا کے کہ ایک
ملازمت میں دو پونجی مٹی الماس دروہا شامی کی کی بیٹھے لائق استحقاق ہر ایک کے زمین اور خرچ محنت کر کے کامیاب کیا شب مبارک شنبہ کیسوں
کو سارے نے ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ پچھوٹوں کو دوسرا بچہ حاصل ہو کہ ایک بچہ جد چوبیس دن اور ایک بچہ بیستیس دن کے خانہ میں بچے جانتے
دس گیا ہر حصہ کلان تریا ہر بچہ کی ہر عا دوس کے رونگٹے اس کے بیٹھے سے پہلے دن کچھ نہ کھیا اور دوسرے دن ما دواسر غلطے چھوٹی چھوٹی
چرچ سے پیکر گھسی شل کبوتر کے کھلائی تھی اور کبھی ہاندر مٹی کے آگے بیچے کے ڈالنی کہ یہ آپ اوتھا کر کھا جاوے اگر ڈال چھوٹا ہوتا تو سلامت
چھوڑ دیتی اور گارٹا ہوتا تو دو گزے تین گزے کرتی تا با فراغت بیچے اسکو کھا دن جو منہ بہت خرابت اس کے دیکھنے کی تھی کہ دیکھا با متا کا تمام
ادویں حضور میں لایا میں بعد ملاصلہ کے اسی پانچ زمین اندر دولت خانہ کے بیکار کر گھین جب چلنا پھرنا کیسین ملازمت میں لایا میں اسس روز

سکھنے پر کھینچا
سکھنے پر کھینچا

جہاں کہیں
انظار اور صحبت
اور شامیچ
کا
ہو سکھنا

تاریخ اسلام
جلد اول
کتاب اول

حکیم روح امیر، غلام نرہار و پسر سوزا ہوا، بیچ از ان پسر نرہار نے اپنی جاگیر سے اگر ملازمت حاصل کی تھیں، چھبڑیوں کو تالی کا گریہ سے
 کہیں کر کے موضع کچھن میں منزل کی کم شبیہ ستائیسویں کو کونا سے دریا سے محمود آیا، پر کرا کر ان کے حق نزول اقبال ہوا، جواب وہو احمد آباد کی بہت
 ناقص تھی محمود دیکھنے لہو باد بدو محلکانا سے دریا سے مذکور پشہر یا کو وہاں اقامت اختیار کی تھی، عبد اوس کے کجا پانہ کو فتح کیا تو اوس مقام
 کو دار الملک کر دیا، اور ناصر محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات وہاں رہتے تھے، پھر محمود مذکور نے کہ انہو بادشاہان گجرات کا بیڑا محمود آباد میں
 نشین اپنا مقرر کیا، بے تکلف آج پہلے محمود آباد کو کچھ نسبت ساتھ احمد آباد کے زمین سے واسطے استخار کے فرمایا کہ کبری کا پوست اونٹنار
 کنار، تال کار سے، شادین، اسی طرح ایک کبری محمود آباد میں تاکہ قنات ہوا کا ظاہر ہوا، اتفاقاً سات گھڑی دن چھبے اوس ملک کبری لٹکانی
 جب تکین گھڑی دن باقی رہا، اس قدر متعین ہو گئی کہ لٹکانا اوس کے گرسے دشوار ہو گیا، محمود آباد میں وقت صبح کے کبری لٹکانی شام تک کچھ شیر زونی
 بعد گھنٹے ڈیڑھ پہرات کے تعین پیدا ہوا، حاصل کلام یہ کہ سوا شہر احمد آباد میں بعد اٹھ لڑی نجوم کے متعین ہوئی، اور محمود آباد میں بعد چودہ
 گھڑی کے تاریخ اٹھائیسویں مبارک شبیہ کے دن ستر خان کو کہ فرزند اقبال مند شاہ جہان نے واسطے حکومت اور حراست ملک گجرات کے نظر
 کیا تھا، نیے بنیابت اہل و قبل اور پر مہتمم خاص کے سر فرزا کر کے رخصت فرمایا، اور بندہ ہای جاگیر کبری کے متعین صورت مذکور میں لائق رہتے اپنے آپ
 کے بھائی آپ وقت کے سر فرزا ہونے کے جمعہ آدیسویں پورطاب غرہ شوال کو، بے بہار رخصت اور شیر مرغہ اور سب خاصہ سے سر ملنے ہو کر اپنے
 وطن کو رخصت ہوا، اور اوس کے بیٹوں نے اہل و غفلت سے سر فرزا پانی سید محمد زہرہ شاہ عالم نے فرمایا کہ جو کچھ چاہے بے تکلف لکھاس
 کرے اور ہر پسنے اوس کو مہتمم قرآن کی دی مشارا لے، عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتے ہیں، التماس قرآن کا کرنا، ہون تاکہ شہید اپنے ساتھ
 رکھوں اور پسنے کا ثواب حضرت کو پونینچے ایسے ایک قرآن لکھا ہوا، باقوت کا قطع مختصر پسند کردہ کہ فواد روزگار سے تمام مذکور کو عنایت
 ہوا، اور اوسکی پشت پر چھ خاصہ سے مہتمم کیا کہ غلامی تاریخ خلائے مقام میں یہ قرآن سید محمد کو کراست ہوا، فی الواقع میرزا بہت بگ نہاد
 اور متعین ہر باوجود بجات ذاتی اور فضائل کسب کے اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے آہستہ بہت گفتمہ روا کر شادہ پیشانی پر اس ملک کے لوگوں
 میں برابر کے خوش ذاتی میں اور کوئی نظر زمین آبا سنا اوس سے فرمایا کہ ترجمہ قرآن حمید کا عبارت طیس اور صاف میں بے تکلف کرے اور اصلاً
 شرح و بطا اور شان نزول کے مفید نو لغات ریختہ میں لفظ بلفظ قرآن کا ترجمہ فارسی ہوا، اور ایک حرف متسی تحت اللفظ چہرہ زیادہ کرین اور جو کام
 ہو سیکے، ہمراہ اپنے فرزند سید جلال الدین کے روانہ دگاہ کرین، وہ فرزند سید کا بھی ایک جوان ہے، ساتھ فزون ظاہری اور باطنی کے آہستہ آثار
 صلاح اور سعادت مند کے نامیدہ حال اوس کے ظاہر میرا، اوسکی فرزند پرنا، ان کے اور بیچ ہے، وہ لیاقت ایسی رکھتا ہے، اور عمدہ جوان ہے، باوجودیکہ
 مکر ساتھ مشائخ گجرات کے عنایات ہونی زمین پھرا، سر لائق استحقاق ہر ایک کے خند و صبر سے رعایات کر کے رخصت کیے جواب وہو اس
 ملک کی میرے مزاج کو موافق زمین چکی ہے، یہ صلاح دی کہ قدرے پیلا سموتی سے لگ کرنا چاہیے، تب موافق صواب دیکھا کہ کسی کرنا شروع کیا، اور
 عرصہ ایک ہفتہ میں بقصد ایک چارے کے کرنا اول ہر شب کو چھ پیلا تھے اور ہر پیلا ساڑھے سات توڑ کا کل پتیا لیں، قول موتے میں ان چھ پیلا
 ہر پیلا چھ تولہ اور تین ماش کا کل ساڑھے سینتیس تولہ ہوئے، پتے میں آسنے میں اور کھانا بت سے بڑی کھینے ساقا آکر آباد میں خدا پسنے سے حمد
 کیا تھا کہ جب سال ہری عمر کا پچاس کو پونینچے کا تو شکر شکر تیرہ و بندوق کر کے کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آکر نہ دو، کجا مقرب خان کہ متعلق
 محفل قدسی سے تمنا اسرار سے واقف تھا، القصد اس تاریخ کو کہ عمر میری سن مذکور کو، پونینچے شروع سال پچاسویں کا ہوا، ایک روز گجرات
 حرقت اور بجات سے میں دل تنگ ہوا، اور تکلیف بہت اور طمانی اور سوقت بالما، فہمی جو حمد کہینے اپنے ہاتھ سے کیا تھا، آیا اور
 قصد سابق میرے دل میں مصمم ہو گیا، اور اپنے دل میں مقرر کیا کہ جب سال پچاسواں تمام ہو کر مدت وعدہ کی پوری ہو، ترقیق حق تعالیٰ جس میں
 کزارت حضرت عرش آیشانی سے مشرف ہوں، استمداد بہت ہوا، من قدسی ہوا، من حضرت سے کر کے دل کو اس شغل سے باز رکھوں، پونینچے

اس نیت کے واسطے وہ حج و تکلیف دور ہوئی اور آپ کو خوشوقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس تھا اور شکر نعمت اور سب سے صلوات بخوشی
 اسید کو توفیق میر ہو گیا۔ چہ خوش گفت فردوسی پاک زادہ کہ رحمت بران تربت پاک بادہ میاں را دروید کہ داد کش است کہ جان دارد
 جان شیرین خوش است کہ روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بچہ خان و کیلان عادل خان کو کہہ چیکش او کا درگاہ دلا میں لائے تھے
 رخصت ہونے کی ارزانی کی سید کبیر نے عظامی خلعت اور خنجر صغیر و سپ سے سرفرازی پائی اور بچہ خان بھلا سے خلعت و سپ اور سی
 مصعب کے کہ لوگ اس ملک کے گردن میں لگاتے ہیں ممتاز ہوا اور بچہ نزار در بچ کے دونوں کو انعام ہوئے اور عادل خان نے
 کئی دفعہ بوسیلہ فرزند قبا لہند شاہ جہان کے التماس شہیدہ خاصہ کی تھی تو میں نے ایک شہزادی ساتھ ایک لعل گران بہا اور ذیل خاصہ کے مشا رہے
 کو عنایت فرمائے اور فرزان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ دلایہ الملک عبدالملک سے بچہ خان اور اس قدر کہ کہ قابل ہو سکے اور اس کے نام میں بچہ
 اور جبکہ لک اور مدد چاہیے شاہنواز خان درستی بچہ لک کے واسطے ملک کے تعیین کرے زمان سابق میں نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن
 تھا اور سبھون نے اس کو بڑائی میں قبول کر لیا تھا اور بڑا بھائی جانتے تھے ان دونوں کے عادل خان مصدقہ خاتون شایستہ کا بیٹا اور ساتھ تھا
 والا سے فرزند کی خصوصیت پائی تو میں نے اس کو ساتھ سرفاری تمام ملک دکن کے متنازکیا اور واسطے شہزادہ کے یہ رابعی خط خاص سے
 لکھی رہا تھی ہے سوی تو دائم نظر رحمت ماہ آسودہ نشین بسایہ دولت ماہ سوئی توشہ خواہش کر دیکھ دران چہ نامی با مین ہا صورت ہا
 اور فرزند شاہ جہان نے حکیم خوشحال لیکر حکیم ہام کو کہ خانزادان خاصہ درگاہ سے ہوا اور صغیر سے اس فرزند کی خدمت میں بڑا ہوا چہ واسطے
 یوں ہی اسے خوش بچہ مراسم جہانگیر کی کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اس کے وکیلوں کے بھیجا اور اسی روز میر جگہ خدمت عرض کر پر بچہ ہو کر بند
 ہوا عنایت اور خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ دیوانی صوبہ بنگالہ پر مقرر تھا بسبب وقوع بعضے حادثات کے میمان ہو گیا تھا اس لیے مبلغ پندرہ
 روپیہ بطور انعام و صلوات عنایت ہوئے ان دنوں دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئیں اور نظیرین گندین تھیں ایک اول دار الملک
 اعما والدہ کوہ رحمت کی اور چچ دوسری جلد فرزند اصف خان کو عنایت کی تھی پانچویں کو بہرام شہزادہ جہانگیر علی خان صوبہ بہار سے آیا دولت
 زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہرے کان کو کہہ کے لاکر تدریکے جاؤس صوبہ میں جہانگیر علی خان سے خدمات شایستہ خاطر بنوئیں اور باوجود
 اس کے کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بھائی برادر اس کے دست تسلط اور قدسی کا دما دکر کے خدا کے بندوں کو آزار پہنچاتے ہیں اور ہر ایک پکو
 حاکم جا کہ جہانگیر علی خان خیال میں نہیں لانا اس لیے مقرب خان کو کہ بندہ ہذیم انحضرت مزاجدان ہر فرزان و تخیلی خاص صادر ہوا کہ عمدہ ہونہ بہا
 پر سرفراز ہو کر بغور پہنچنے فرزان قضا جہان کے اس طرف پہنچے اور ان ہی دنوں سے کہراہیم خان فتح جنگ نے بعد فتح کرنے کے کان لڑ کو کے
 حضور میں بھیجے تھے چند قطعے واسطے تماشے کے حوالہ حکاکان سرکاری کے ہوئے تھے اب کہ بہرام ناگہ آگرہ میں پونچھا اور ارادہ آنے درگاہ کا
 کیا خواہ جہان نے چند ہرے کے ملبار ہو گئے تھے اور اس کے ہاتھ حضور میں بھیجے ایک اون میں سے ایسا چکر دکھا میں نیک سے تمیز نہیں کر سکتے
 اب تک بہرام اس رنگ کا دکھا نہیں تھا کئی سوچ کا وزن میں ہوا جو بہرو میں نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا تباہا اور کسا لاکر تھیدا اور کامل عیار ہوتا
 میں ہزار روپیہ کی قیمت پانا اس سال میں چٹی تاریخ ماہ متراک ابہ کھائے میں آئے اس ملک میں ایوں بہت کثرت سے ہجر اور ہجر ہوا چکر
 کا کو نام تک ہندو کے باغ سے چند لیون لائے تھے نہایت لطیف اور بڑے تھے ایک کو جو سب بڑا تھا میں نے قولیا ایاسات تولے کے بار بخت
 شنبہ چٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑوں خاصہ کو اسے تکر کے روہر لائے بعد انان خیلان خاصہ کو موزن کر کے ملاحظہ کرایا جو دریا
 صی اب تک پایاب نہیں ہوا کہ لشکر ہو کر سکے اور اب وہ چوہے محمود آجا جو وہاں بہ نسبت اور سنازل کے کچھ نسبت تھی اس باعث سے پھر
 گیارہ دن اور اس منزل میں مقام ہوا و شنبہ آٹھویں کو وہاں سے کوچ کر کے مورہ میں نزول فرمایا خواہ اب کس منشی کو سات ایک جماعت
 بندہ سے کار گزار اور ملاحوں اور کشنیوں کے آسے بھیجا تھا ناگہ دریا سے تھی کابل باندر میں اور اتھا زار پایاب ہونے کا کوزن اور کوزن نظر فریق

بزرگ و کرامت

مقدار قدم

استعمال بادشاہوں کا اور حرکت مختلف ناکار

بسولت عبور کا سے کشتہ فزین کو مقام ہوا اور یک شہر دسویں کو موضع ایمنین نزول مایات اقبال کا ہوا استقامتیں سلسلہ نزل انوار آج
سچے کا جو جین دین جا کر اوڑھنا گائیا تھا اور شہساز بات کا بڑا تھا کہ سب ادا یہ بے مہر می کا اثر ہوا اور سچے کو کھیل کرے اس واسطے سینے حکم دیا
تھا کہ کو کعبہ را کہین باس چون کے کہنے دین اندرون سینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ تو نزدیک بیچوں کے پھر زمین تا حقیقت بے مہر می اور محبت
کی خاطر جو عہد چھوڑنے کے نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اسکی مادہ کی محبت کچھ کم نہیں معلوم ہوتا جو کہ ادا بھی ازراہ پید کے
ہو رہا تھا کہ شہزاد گیارہویں کو مقام ہوا اور پچھلے دن پچھلے کے شکار کو گئے تین کالے ہرن اور چارہ ادا پکار می پچھلے سے پکڑے پھر
یک شہزاد دہویں کو واسطے کر پچھلے کے گئے پندرہ ہرن زرمادہ پکڑے اور شہزاد تمام اور اسکے بیٹے سہراب خان کو حکم کیا کہ تین گامے لے کر شکار
کو واپس جین قدم کین ہو بندوق سے اس میں سات ہاں زرمادہ دونوں نے شکار کے جو معلوم ہوا کہ اس فوج میں ایک شیر مرد آزاد آدمی کا
گوشت خواری فرزند شہزادان کو حکم ہوا کہ شکار اور شکار خن خدا سے دور کرے وہ فرزند حسب ہوا بدوق سے مارک شاک کو میر سے سامنے لایا میں فرمایا
کہ حضور میں اسکا پوست اقرار میں اگرچہ ظاہر ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن جو کہ لانغظا میرے مارے ہے شہزادوں سے زمین میں کم نکلا پھر دو شہزاد
پندرہویں اور شہزاد سولہویں کو میں واسطے شکار تین گامے لے گیا ہر روز دونوں گامے بندوق سے مارے اور دربار کے شہزادوں کو
اد پکڑا سے مال کے کہ وہ ان نمید بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالے کی آ رہتہ ہوئی کول کے پھول پائی فرخوب نگفتہ تھے بندہ سے حاصل کر
نشاط سے خوشوقت ہرے جبکہ توخانی نے میں باقی صوبہ ہمارے اور مرورت خان لے آتھ باقی شکار سے بھیجے تھے ملاطبتیں گزرتے
ایک باقی فیضان جہانگیر علی خان سے اور دو فیضان مرورت خان سے داخل خاصہ ہاتھیوں میں کے اور باقی باقی شاہزادوں کو تفصیر کر دیے
میرخان بنیا میرزا ابوالقاسم کین کا کا خان زادوں دگا ہست ہر منصب آتھ سو ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل واضافہ کے سرفراز ہوا
قیام خان خدمت تو اول گئی اور منصب چھ سو ذاتی اور ڈوڑرہ سو سوار سے ممتاز ہوا عزت خان کا سادات بارہر سے ہوا اور ساتھ ہر بی شجاعت
اور کارطوبی کے استیارت گستاخ اور شہزادان صوبہ ننگش سے ہر حسب التماس مہمات خان کے منصب ڈوڑرہ ہزاری ذات اور آتھ سو سوار سے
سرفراز ہوا گفتات خان دیوان صدر گجرات کا عنایات فیض سے سرفراز ہو کر مرض ہوا تصفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شہزاد محبت ہوئی تھوڑے دنوں
کو میں شکار کو گیا اور ایک نیلکا و زرا پائی تمام عمر میں چھو یا دینین لگولی بندوق کی نل گا و زر سے پارنگلی ہو کر گامہ سے پارنگلی جاتی ہے
اس تاریخ کو باجوہ کوکے متیالیں قدم کا فاصلہ تھا و وطرفی پوست سے گولی صاف کل گئی استعمال اہل شکار میں قدم مادد و قدم سے جو کہ
آگے پچھلے رکھے جاویں کہ شہزاد کو میں خود واسطے شکار مازوجہ کے جا کر خوشوقت ہوا پھر میرزا تمام اور داراب خان اور میر میران
اور اور بندوں کو میںے حکو دیا کہ شکار نیل گامے کو جا کر حقد مار لیکن مابین چنانچہ اونیل زرمادہ مارے اور دس راکس ہرن میںے سے
پکڑے اور پھر خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کے منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سرفراز ہوا دو شہزاد
بامیوں کو وہاں شہزاد ہوا شہزاد سولہویں کو پکڑے ہوا اور تینوں کی کشتہ میں ایک مادہ شیر تین بیچوں کے نظر آئی ہر جو نزدیک تھی میںے خود جا کر
بندوق سے جا روں کو مارا اور جان سے چل کر پل کے اوپر سے جو می پربانڈ گیا تھا عبور کیا باوجودیکہ اس دریا میں کشتی نہ تھی کہ پل بانڈ گزرتا
اور باقی بہت گزرتا اور تین تھا لیکن جس اتہام خواہ ابو جین میر کشتی کے دو تین دن سے پہلے ایک پل بہت چھوٹا ایک سو چالیس رز
کا لنگھا جا کر کاچرا مارت پتھو اور واسطے امتحان کے فرمایا کہ فیصل کن سندھ خاص کو کہ فیضان قوی پکڑے سے ہر تین دن مار دیکھیل کے پل
سے گزرا میں پل اس قدر مضبوط تھا کہ یا یہ اسکے ہاتھیوں کو وہ پیکرے کو جو سے نہ بٹے اور نہ جیش کی تھینے زمان میر بیان حضرت
عوش شہزادوں سے سنا ہر کہ فرماتے تھے کہ اگر کہ اور غمخوان جوانی میں دو تین پیدلے ہم نے سپے اور باقی مہم سرفراز ہرے باوجودیکہ
میں ہر شہزاد اور باقی سات نہایت جوش ملیح کے میرے ارادہ اور اختیار سے پھر تھا لیکن میںے اپنے آپ کو میر پیش اور

ہاتھی کو کرشن اور دست خاطر کر کے لوگوں کی طرف دھڑا بھاگا اور اس کے ہاتھی دوسرا سنگار دونوں کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے تک جو یہاں باندھا تھا گئے اتفاقاً وہ ہاتھی بھاگ گیا اور جہاں بھاگنے کی پناہی ناچار ایل کی طرف روان ہوا اور میں جس ہاتھی پر سوار تھا وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہر چند باگ اوس کی سر سے اختیار نہیں تھی اور اشارہ سے وہ کھڑکھڑا ہوا لیکن میں نے اس کا ہاتھی کو پل پر جانے سے روک لیا تو لوگ اس کو اس کے ساتھ ساتھ کو بنا دے پر عمل کرینگے اور خاطر ہو جاوے گا کہ زمین پرست و جوہر تھا نہ ہاتھی اور طموہی ادا کا بادشاہ ہونے سے اپنے ہاتھی میں ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ کی ہمتا سے طلب کر کے اپنے ہاتھی کو اس کے مقابل سے نزدیک دونوں ہاتھی پل پر روان ہو گئے کہ پل کے تین کا تھا صاحب ہاتھی اگلا ہاتھی چاکر تھی کے کنارے پر کھتا آدمی ہستی ایک کنارے سے ڈوب جاتی تھی اور دوسری طرف سے کھڑی ہو جاتی تھی ہر ایک قدم میں گمان ہوتا تھا کہ جو بڑبڑاتی ہے گے الگ ہو جائینگے آدمی اسی حال کے دیکھنے سے غرق دریا سے تیار ہی ہوسے اور شوکر کرنے کے جو حمایت اور نگہبانی خدای تعالیٰ کی ہر وقت شامل حال اس نیاز مند و دعا گاہ الہی کی خود دونوں ہاتھی سلامت اوس پل سے عبور کئے دن مبارک شنبہ پچیسویں اور پندرہ سے دریا سے مہی کے بزم پیا لہ کر پستہ ہوئی اور چند بنا بے خاص نے کاس قسم کی مجلس اور محفل میں شریک ہوتے تھے ساغر نیرنگی سے کام دل حاصل کیا یہ نگہبانیت نہ تکلف و دشمنی خود وہ بے وہاں چار مقام ہوسے ایک خوبی جاوے سے یہ کہ لوگ مجھ میں اضطراب کیوں کیے تھے انھیں سون کو وہاں سے کوچ کیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو بھی کوچ ہوا اوس روز نہایت نادرتشا دیکھا کہ جوڑہ سارس نے کہہ نیچے نکالے تھے دن مبارک شنبہ کے اوسکو اتمام ہا دے لائے وہ مع چون کے ضمن دولت خانہ میں کہنا سے تمام چرت ہوا تھا چھتے تھے اتفاقاً زو ما دے آواز کی ایک صحابی جوڑہ نے مال کے دوسرے کنارے پر آواز کی نکر فو کی اور آواز کی سیدہ پراوڑ کر آئے اور سونے ساتھ زکے اور ما دے ساتھ مادہ کے لڑائی شروع کی اور لوگوں سے جو وہاں موجود تھے کچھ خوف کیا خواجہ سار کو اونی حفاظت پر تھیں تھے اوسکو پڑے کہ وہ پڑے سے ایک نے نہ کو پیا لیا اور دوسرے نے مادہ کو بستے کہ نہ کو پیا لیا کریب سے اوسکو تمام لیا اور بستے کہ مادہ کو پیا لیا تھا مادہ کے ساتھ سے گل گئی اپنے ہاتھ سے نہ کی ناک اور باون میں حلقہ ڈال کر چھڑ دیا زو ما دے دونوں نے مقام پر جا کر ٹھہرے پھر جبکہ سارس تھی آواز کرے تھے وہ بھی لڑا اور کرتے تھے اور تھی ہما شاخگی ہرن کا دیکھا کہ گنگرنا لیش کا کو گیا تھا قرب تیس آدمیوں کے ہل شکار اور خدمتگار ملازمت میں حاضر تھے ایک کا لہرن س چند ہرن کے نظر آیا ایک تر تہی ہرن آہو کر کھڑے کے دے کھڑا دو تین مگر میں سیگان کی مار کر تھے لونا دوسری مرتبہ جا با کہ ہرن کے سینک میں آہو کر بانہ کھڑا دین تا اگر تار ہو جاوے اس مرتبہ آہو سے صحابی شدت غضب اور غیرت سے هجوم آدمیوں کا خیال میں نہ لارڈو کر آیا اور تین سینک آہو سے خانگی کے مار کر بھاگ گیا آج کو حضرت ہونے عنایت خانی کی پونجی وہ خدمت گزاروں حضرت سے تھا باجوہ دیکھنا فیضان کھانا تھا اور وقت فرصت مرکب پیا لہ کا بھی ہوتا تھا رفتہ رفتہ شہیتہ شراب کا ہو گیا تھا جو کہ وہ ضیعت اکرم تھا اور زیادہ عوصلہ سپنے سے ارتحاب پیا لہ کا کرنا تھا مرض اسہال میں مبتلا ہوا اور اس صنعت میں دو تین ہفتہ شل رنگی کے غشی اوسکو ہو گئی حسب حکم حکم کرنا اوس کے معالجہ میں مصروف ہوسے ہر چند یہ تین مین فائدہ مند نہ تھیں باجوہ اسکے تہہ بھوک اوسکو سہیا ہونی چاہیہ حکم سہانہ اور تکرار تھا کہ دن میں زیادہ ایک دفعہ سے کھانا کھاوے لیکن وہ زہر کا دیوانہ کی طرح آگ پانی پڑتا تھا یہاں تک کہ مرض سوراقتھیا ایک ہفتہ کا پیدا ہوا اور بہت ضعیف و نحیف ہو گیا چند روز تہہ تہہ مجھے عرض کی کہ اگر وہ میں جاوے میں حکم دیا کہ حوض میں آکر وضعت ہووے یا مکی میں ڈالکر لائے نہایت ضعیف و لاغ ہو گیا تھا کہ جو بہت کا ہوتا تھا حضر کشیدہ پوسے تہہ تہہ اتنی + بلکہ پڑیاں بھی تحلیل ہو گئیں یقین یہاں تک کہ مصور لاغر تصویر کے گھینٹے میں بہت تکلف کرتے ہیں اگر اس قسم کی ذہنی ملکہ قرب اسکے بھی دیکھنے میں نہ آئی اسمان اللہ آدم زادہ اس مہنت کے ساتھ بھی ہوتا ہے جو دہیت اوستاد کی رہنمائی اس مقام کے ہر سے سایہ من گرم گہر دیا سے + تا قیامت نزار دم بر جا سے چہ نالازمیں کہ ضعف دل بنیدہ جا تا لب چند شہیتہ

بہت تھکا ہوا ہے

بہت تھکا ہوا ہے

میںے نہایت نواور سے جھک کر فرمایا کہ صواد کی صورت کھینچیں اللہ کا حال میںے نہایت تغیر پایا کیا کہ ایسے وقت میں خدا کی یاد سے کہیں
غافل مت رہ احوال کے کرم سے نا امید نہ رہے ہونا اگر کچھ جاوے تو مجھن چاہیے کہ کچھ قسمت دے سکتے نظر نصیر اور تدارک ہاغات کے کئی
اور اگر عمر تمام ہو چکی ہو تو جو دم کہ اوسکی با دین گذرے بہتر ہو اپنے جس ماندون میں دلکو نشوونہ کر کہ تھوڑا حق خدمت بھی ہمارے نزدیک است
ہزار ہوا اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ بھیج اوسکو دے اور حضرت کیا وہ دوسرے دن مسافر راہ عدم کا ہوا سہ شنبہ
تعمیر کوین کوکے سے کہ مات پر منزل ہوئی حسین نور ز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوسنزل میں بہت ہوا جانان نصیر بہت جان ب
الہام میں جان کے منصب پر فائز ہوا اوس میں ہوسو سوار ممتاز ہوا عبداللہ پرفغان اعظم بھی بہاری اتا دین ہوسو سوار فرزند ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کے جاگیردار
ہو عطا ی نسل و اسپ سے سر لہند ہوا اور نواز خان میا شہباز خان کنبو کا ادا فنی حکم کے صوبہ بکن سے آکر خدمت بخشی گری اور وقایع نویسی سے
سرفراز ہوا اور منصب اوسکا آٹھ سو ذات اور چار سو سوار کا مقر ہوا اور جمعہ تیسری کو کچھ کیا اس منزل میں شاہزادہ شجاع بیٹے فرزند شاہجہا
کو کو نور جان کے نام کے نزدیک پرورش پایا ہوا اور چھوٹا اوس سے اس قدر محبت ہو کر اپنی جان سے زیادہ اوسکو عزیز رکھتا ہوں جو بیاری کو نظر کون
کو ہوئی جو اور اوسکو ام العصبان کہتے ہیں وہ اوسکو لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیوش رہا جو خیر اہل تجربہ نے تیسریں اور ماہ سے کچھ
فائدہ ہوا اور اوسکی بیوشی نے تیسرے ہوش اور لے لے جبکہ معالج ظاہری سے ناامیدی ہوئی از روئی عجز و ناز کے سرور گاہ کہ کمر کارماز میں گرداگر
اوسکی صحت چاہی اوس وقت میں دل میں آیا کہ جو اپنے خدا سے شے افرار کیا تھا کہ بعد مجھ سے جس برس کے تیر و بندوق کا شکار کر دگا اور کسی جاندار
کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دگا اور اوسکی سلامتی کی نیت کر کے اسی تاریخ سے ترک شکار کروں لیکن اور امید ہو کر حیات اوسکی و وسیلہ نجات بہت
جانداروں کا ہوا اللہ اوسکی وقت ساتھ اعتقاد درست اور قصد صادق کے میںے خدا سے افرار کیا کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دوں گا
کرم الہی سے اوسکی بیماری کو تخفیف تمام ہو گئی اور اوس زمانے میں کہ میں شکم دار میں تھا اکثر اطفال کا شکم میں حرکت کرتے ہیں مجھے کچھ
اندھرتک کا ظاہر نہیں ہوا پرستاروں نے مضطرب ہو کر صورت حال حضرت عرض کی تھیانی سے عرض کی اوس زمانے میں والد میرے شکار
چیتے کیا کرتے تھے جو وہ دن مجھ کا تھا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن مجھ کو چیتے کا شکار کر دگا اور نذر مانی اس نیت پر ثابت
رہے اور میںے بھی متابعت حضرت کی کر کے کچھ دن مجھ کو شکار چیتے کا نہیں کیا حاصل کلام محبت صفت نور چشم شاہ شجاع کے تین روزوں
منزل میں مقام ہوا امید کہ حق قلعے اوسکو عظیم عطا فرماوے سہ شنبہ سا توین کو وہاں کو کچھ ہوا ایک روز حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودھ کی
تولیف بہت کرنا تھا دل میں آیا کہ چند روز اونٹ کا دودھ پیوں کہ فائدہ مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان ولایتی اوسکی شیر دار رکھتا تھا
تھوڑا سا اوسکے دودھ میں سے پاجا ملاف دودھ اور اونٹوں کے کہ کھانا ہوتا ہی کھلو لہذا اور شیرین معلوم ہوا اور اب ایک مہینے کے بعد
سے ہر روز موافق آوے آہنرے کے دودھ اوسکا پیتا ہوں فقہ اوسکا ظاہر ہوا کہ کھانگی کو کھوتا ہے اور غراب ہے کہ دو سال مقیم ہے آصف خان
نے فریہ مقلی اور اوس وقت اسکے چھ پھتا ہوا اصلا اثر دودھ کا ظاہر نہ تھا انڈون اتفاقاً دودھ اوسکے تھوڑے سے کھلا اور ہر روز چار سپر
دودھ گاسے کا اور پانچ سپر کیوں اور ایک سپر گز اور ایک سپر سو فٹ اوسکے کھانگی دیا جاتا ہے کہ دودھ اوسکا شیرین اور لذیذ اور سفید ہو
لے تلخ کھلو پسند آیا ہوا واسطے امتحان کے دودھ گاسے اور پھینس کا منگو کر کھیا اسکے دودھ کی شیرینی کو نہیں پوچھا حکم دیا کہ او پسند
اور شیرین کو اسی قسم کی خواہگین تاکہ معلوم ہو کہ شیرینی خدا کی سبب سے یا خود ہی ہو کہ شنبہ آٹھویں کو کچھ ہوا اور نذر مانی کے پانچ
نوبن کو طے تال پریدہ ہوا تھا فرزند شاہجہاں نے کشتی کشمیری طرز کی کشتیوں گاہ اوسکی نقرہ کی تھی زندگی میں اسی ناز و کشتی پر شکار سپر
تا سلاب کی کی عادی جان بخشی بخش جو حسب العطب حضرت درگاہ ہوا تھا اسی روز آبا خدمت دولتی بیوات سے سفر فرما ہوا اور سفر ناز خان
کہ کا بارون صوبہ گجرات سے ہر جہا سے علم اور گھوڑے و چیتوں خاصہ اور باہتھی کے عزت پار حضرت ہوا عزت خان کہ تینت شکار

نذر مانی کا شکار کو

سے بجز عیادت معلوم ہوا اور توجہ دوسرے کو کچھ ہوا میرا منہب دونوں ہی ذات خود سوسا سے سر فراز ہوا ہفتہ گیارہ جون کو رگنہ
 دو صد میں منزل کی شب یکشنبہ باہر جون مہا آجان کو تیرہ جون سال جلوس سے مطابق نیدرہین ذیقعدہ ۱۲۰۲ شمسی ہجری وقت طلوع آویسویں
 درجہ میزان کی مذکورہ گرنے سے شاہجہان کو نصف خان کی بیٹی سے فرزند اقبال مندرکراست فرمایا امید کہ قدم او سکا اس وقت اوچترن کو
 مبارک اور فرخندہ ہوتی دن تک منزل مذکور میں مقام رہا یکشنبہ نیدرہین کو موضع خرتن میں منزل کی حویلیات مقرر ہو کر مشن مبارک شنبہ کا
 تا بقدر گناہ آب جا خوب و صاف من ہوا اور اس زمین میں ایسی حالت تھی ایسے سینے قریب نصف شب مبارک شنبہ تاریخ سولہ جون کو وہاں
 سوار ہو کر وقت طلوع آفتاب کے گناہ تالاب باکوہ کے نزول فرمایا آخرون سے نذر مبارک ہوئی چند ملازمان خاص کو مہلے چھنات
 کیے جمعہ کے دن شتر جون کو کوچہ کیا کی شہر کو س مار کر جا کر در اوں نواحی کا بچہ موافق حکم کے دکن سے آ کر خدمت میں حاضر ہوا شنبہ اٹھارویں
 کی حوالی نام گذرہ میں مقام ہوا چند روز پہلے میں گھڑی رات باقی سہی گئی کہ گڑہ میں ناوہ نما اور دغان کا مانند شتون کے نمودار ہوا اور شتر
 پہلے رات سے گھڑی پھر شتر ظاہر ہوتا تھا اور پڑھا جاتا تھا جب تمام ہوا صوت گڑگٹ کی میدا کی و دون سراہیک ر در میدان گنہ خود
 مانند دہرہ کے پشت طرف جنوب اور در طرف شمال کے اب پھرات پھیلنے سے ظاہر ہوتا ہے جنوں اور تارہ دانوں نے قدم تاسا اور سکا
 اصطراب سے معلوم کیا کہ چوبیس درجون فلک کو ساتھ انتظام منظر کے برابر ہوا ہے اور ساتھ حرکت فلک اعظم کے متحرک ہوا حرکت خاص میں
 سمیت حرکت فلک اعظم کے اوس میں معلوم ہوتی ہے چنانچہ پہلے برج عقرب میں تھا اوسکو چھوڑ کر میزان میں پونچھا اور حرکت عرض زیادہ جنوب
 کی طرف کرتا ہے جنوں کے اتر مشم کا جہا نام رکھا ہے اور لکھا ہے کہ اسکا محور دلاست کرنا ہے اور چھت ملوک عرب اور غالب ہونے دشمنوں کے اوس
 اور حقیقت حذا جانے تاریخ مذکورہ بعد سولہ جون شب کے کہ وہ علامت ظاہر ہوئی تھی اب قریب آٹھ رات سے اوس طرف ایک شاہ جہان
 ہوا کہ سوا سکا روشن اور دو تین لڑکی دم گڑگڑ میں اصلا روشنی اور یک زنجی حسن وقت کرم ہوا جانکا اور اس کے آثار سے جو کچھ ظہور میں آنگا
 لکھا جائیگا یکشنبہ نیدرہین کو مقام کر کے دو شنبہ نیدرہین کو موضع سیل کھیرہ میں منزل کی اور شنبہ اکیسویں کو پھر مقام ہوا شنبہ خان افغان کو
 خلعت فیصل رنہ خان کے ہاتھ بھیجا کہ شنبہ بائیسویں کو رگنہ من ہوا زمین نزول اقبال اور مبارک شنبہ تاریخ تیرہ جون کو مقام کر کے برہنہ
 کی آہستہ کی داراب خان خلعت نادری سے سر فراز ہوا جمعہ کو مقام کر کے شنبہ پچیسویں کو پونہ ٹوڑی میں منزل کی یکشنبہ چھٹے جون کو گناہ
 آب جنیل پر نزول فرمایا دو شنبہ ساٹھویں کو گناہ آب کتہر پڑھہ کیا شنبہ اٹھارویں کو سوا گڑگڑ اور جن میں تمام ہوا احمد آباد سے آئیں
 انھوں نے کوس مسافت کو اٹھا لیں کوچ اور آئی لیس تمام من کر دو مینے اور تو دن ہوتے ہن آئے کہ شنبہ اسیسویں کو ساتھ صدر رپ کے
 کہ چند یگانہ مذہب ہنوسے ہوا تفصیل حال اوسکی سابق میں لکھی ہے واسطے سر اور تاشے کا یادہ کے توجہ فرمائی ہے تاکف اوسکی سمیت
 منتقنات سے ہے اسی تاریخ میں عرضی مہارخان حاکم قندھار سے معلوم ہوا کہ بار سال قندھارا اور فوجی قندھار میں کثرت چوہوں کی اس قدر تھی کہ
 تمام غلوں اور کھیتوں اور درختوں کو مٹانے کی تھی جب ایک ہی جگہ تکلیفی تھی خوشنوں کو کاٹ کر کھاتے تھے جب تک رعایا اپنی ضرورتوں کو
 خزن میں کوٹے اور صاف کر کے آدھا اور کھانے کے بنا پڑ چو تھا حاصل شاید کہ ملا ہو اور سطح خلیزون اور باغات کا تہر با با بعد رخنہ کے معلوم
 ہو گئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنے کا کیا اوجین میں کر پگنہ جاگیر اوس کے کا عرضی کی کھنٹ مبارک شنبہ کی تاریخ تیسویں
 اوسے آہستہ کی ناچار اوس کے گنے کو مار گرنے اوسکی کھنٹ میں عیش و طرب سے آرام فرمایا سیدہ ہا سے خاص ساغر چرخ سے کامیاب ہوئے
 اور فرزند شاہجہان اپنے فرزند کو در دلایا اور جوان جواہرات و اکلات مرصع اور پچاس ہاتھی تیس تیراویں ماوہ نذر گدازان کے التماس نام
 رکھنے کا کیا ایشا مائتہ قساے ساعت تک میں نام رکھا جائیگا اوں ہاتھیوں میں سات ہاتھی داخل فیلیان خاص ہوسے باقی فوجیوں
 کو تقسیم کر دیے اور نذرانہ اوسکا کہ قبول ہوا اولہ کھرو پیکہ ہوا گاسی دن عشاء و دوسرے اپنی جاگیر سے اگر سعادت ہستانتا بوسی حاصل کی

بیت پیرانہ

اکا ہی ہمزند کر کے ایک ہاتھی پھینک گیا تا سون خان نے کہا اسکو حکومت بگاڑے میں نے فرما کر کے دگاہ میں لایا تھا دولت زمین بوس کی باکر ہزار ہمزند کر کے تمبر غزہ آدرہا لہی کو طرقت شکار بازرگہ کے سیری عزت ہوئی آثار سواری میں ہوا کے گھیت میں گلزارا باجوہ پر دشت ایک خوشہ بلاتا ہر ایک نے زبرد سے گندہ کارہ خوشے لگتا تھا موجب جرت کا ہوا اس وقت چکات بادشاہ و باغبان کی دل میں گزری حکایت

بادشاہ و باغبان ایک بادشاہ موسوم کہ زمین ایک باغ کے دہواڑے پر پونجا ایک بوڑھا باغبان دیکھا دروازے کھڑا ہوا پوچھا کہ اس باغ میں انار ہیں کہا ہن بادشاہ نے کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کالاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت تھی ایشاہ تا اب انڈا کر کے مر لڑکی گئی اور اسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بھرائی اور چند بیتان اوسکے منہ پر کھین بادشاہ نے اوسکے ہاتھ سے پیالہ لیکر مایا اور لڑکی سے پوچھا کہ تصور دان مینوں کے رکھنے سے اس پیالے کے منہ پر کیا تھا لڑکی نے زمان فصیح اوراد سے طبع سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنے اور سواری سے یکبارگی بیہوش ہونے میں پانی کو ایک دم میں پناہ منائی حکمت کے ہر سیلے سے تپتی بانی کے منہ پر کھی تا بانی نامی عامل سے پو بادشاہ کو یہ بات نہایت پسند آئی اور دین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرم کرے اوسکے بعد باغبان سے پوچھا کہ ہر سال کھجواں بنانے کی حاصل ہوتا ہر کھجور میں سودنار کہا کھجور میں کیا دیتا ہر کھجور کا سلطان سر پر دخت سے کچھ نہیں لیتا کھجور زراعت سے دسواں حصہ لیتا ہر بادشاہ کے دل میں آیا کہ میری سلطنت میں باغ بہت ہیں اور دخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بھی دسواں حصہ دین تو دروید بہت ہوتے ہیں اور عدیت کو اس میں چند ان نقصان نہیں اب حکم دوں گا کہ محصول باغات کا بھی لیا جاوے پھر کہا تھوڑا انار کا پانی اور بھی لاؤ لڑکی گئی اور بہت دیکھ کے بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کالائی بادشاہ نے کہا اوس مرتبہ تو گئی تھی جلد آئی تھی اور بہت لاتی تھی اب کی بار دیکھو کیوں لگتی اور تھوڑا لائی لڑکی نے کہا کہ اس مرتبہ پیالہ ایک انار کے پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانچ چھ انار بچے اور اوس قدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت پریشد میں ہن بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہر کھجور معلوم ہوتا ہر کھجور کھم بادشاہ موجب تم نے حاصل باغ کھجور پوچھا نیت تمہاری بڑی گئی ہوگی تو انار بہت برکت میو دون کی کم ہو گئی بادشاہ کو اوسکے کہنے کا اثر ہوا اور وہ خیال دے لے نکلا پھر کھجور کا کیا اور ایک پیالہ پانی انار کالائی لڑکی اور جلد ہی فصیح بھرائی اور خوش دخر بادشاہ کے ہاتھ میں دیا بادشاہ نے اور پد انانی باغبان کے آفرین کی اور حقیقت بیان کی اور وہ لڑکی اوس سے چاہی اور خود سنگاری کی اور یہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سے صفحہ روزگار پر پائی رہی انقصہ ظہور الہی برکت کا اثر نیک نیت اور شرع عدالت کا ہر جگہ تمام مہمت اور نیت بادشاہ ہون کی مصروف اور پاسو گئی خلق اور رعایت رعایا کی ہوتی ہر ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستند زمین احمد اللہ کہ اس دولت ابرقر میں ہرگز رسم محصول سر دخت نہیں ہر اور تمام ممالک محروسہ سے ایک حصہ اس تمام کا داخل خزانہ نہیں ہوتا ہر ملک حکم ہر کھجور کو فی زمین فروغ میں باغ لگائے حاصل اوس کا سعادت پہنچا امید کہ حق تعالیٰ اس نیا زندگی کو ہمیشہ اس نیت خیر برقامت رکھے ع چونیت بخت خیر ہم دی ہر روز شنبہ کو دوسری مرتبہ شوق ملاقات جلد روپ کا دل میں زیادہ ہوا بعد فراغ عبادت دوسرے میں کشتی بسوا ہر اور اسکی ملاقات کو گنا پھیلے دن سے اوسکے گوشینا جاکر ملاقات کی بہت لمبے مابین حقائق اور معارف کی سین مقدمات لغتوں کے خوب صاف میان کرا ہر زمین ملاقات اوسکی سے خوش ہوا لڑکی ساٹھ برس کی عمر پانچ برس کا تھا کہ قطع تعلقات غامری کا کیا اور بڑھ چاہتیا کی اڑتیں برس سے بے لباسی میں بسر کرتا ہر نصرت کے کہا کہ کھنکرا ہنکشا ہنکشا الہی کا کس زبان سے ادا کروں کہ اسے بادشاہ عادل محمد بن جمیعت و آرام سے اپنے موجود کی عبادت میں مشغول ہوں اور کسی راہ سے غبار تفرقہ میرے دامن عنایت بر زمین ٹہننا ہو کتبہ تیسری کو کالیادہ سے کوچ کیا اور قاسم کھیر میں مقام ہوا در میان راہ کے کشکار بازرگہ کا کیا اتفاقا ایک رک و ایک اوڑھا بازو بھون کو کہ نہایت توجہ اور اسکے کھنکھار اور اسکے کھنکھار اور اسکے کھنکھار سے کھنکھار کھنکھار بازرگہ چڑھ گیا کہ نظر نہیں آتا تھا اور غائب ہو گیا ہر چند قراون اور میرنگاروں نے جس کی کچھ تپا نہ لگا اور شکل ہوئی کہ ایسے شکل میں

توئی ملک اور کثرت
 زراعت الہی کی
 نیک نیتی سے ہوتی

باز ہفتہ آوے اور شکر میرے کشتیری کو سردار میرے شکار دن کو شکر کا بچہ اور باز مذکور جو الاس کے تھا پریشان اطراف سے امین پھرتا تھا ناگاہ دوڑے
 ایک درخت دیکھا جو زرد کیل سکا گیا باز کو ایک مٹھی پیٹھے ہوئے پاپا مرغ خانگی دکھلا کر کھٹے بلایا تین گھڑی سے زیادہ مینن گذری تھی کہ کھانے
 کو بیکر حضور میں لایا اور بخشش غلبی کہ گمان و خیال میں کسی شخص کے نہ تھی سرت اخروی خاطر ہوئی بانعام اس خدمت کے منصب اور سکا بڑا یا
 اور بہت عظمت و محرمت ہو اور دو شنبہ چوتھی و پندرہ شنبہ پانچویں و ششم شنبہ چھٹی کو برابر کوچ ہوا اور سبک شنبہ ساتویں کو مقام کے کنارہ تال پر
 جشن مرت کیا نور جہان بیگم مدت سے ایک بیماری رکھتی تھی اور حکام اسلامان اور ہندو جو ملازمت میں تھے علاج کرتے تھے سو مند اور موثر نہیں
 ہوتا تھا اور دو واکرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کرتے تھے اندون کہ حکیم روح اللہ خدمت میں آیا اور اسکا علاج کیا تھوڑی مدت میں فائدہ حاصل
 ہو گیا صلہ میں اس خدمت شایر کے حکیم کو منصب لائق سے سرفراز کر کے تین گاؤں و سسکے وطن میں بلو ملکیت کے عنایت کیے اور حکم ہوا
 کہ مشار ایسے کے برابر چاندی تول کو دے بانعام میں بچا و بچہ آٹھویں سے کہ شنبہ تیرہویں تک برابر کوچ ہوا اور سردار آخر منزل تک شکار باز جو
 کا گیا اور تیرہ بہت بڑے گئے اسی تیرہویں تاریخ کو نور کران فرزند ناما امر سنگھ نے در دولت پر حاضر ہو کر تسلیمات مبارک با دفع و کن کی اور جو
 اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موادی اکیس ہزار روپیہ کے قسم مصحح آلات سے چھ چھٹو ٹروٹ اور باقی کے پیشکش کیا گیا جو کہ قسم باقی گھوڑے
 سے تھا اور سکو بخش اور باقی قبول کیا اور دوسرے دن اسکو صلحت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب اللہ کو ایک باقی اور ارادت خان سرگما
 کو بھی ایک باقی عنایت ہوا سید تیرہ فرغانہ فوجداری سرگامیوات پر سرفراز ہوا منصب اور اصل و اہلخانہ سے سرفرازات اور بائیس سو کا
 مقرر ہوا سید مبارک کو دو سطرہت قلمہ رہتاس کے مٹار کر کے منصب پالسنو ذات اور دو سو سووار کا محرمت فرمایا اور مبارک شنبہ چودھویں تاریخ کو
 کنارے تالاب موضع سند بار کے مقام کے زیر ہیلارہتہ جوئی اور بندہ ہای خاص ساغر نشاط سے خوشوقت ہو جانو شکاری کا کارہ میں
 واسطہ کر کے باغ سے تھے خواجہ بطیف خوش گلی نے اندون لاکر نظر سے گذرے جو کہ لائق سرگام خاص کے تھے انتخاب کر کے باقی امیرون کو
 تقسیم کیے اسی تاریخ کو برفناوت اور کفران نعمت راہ سوجیل ولد راہ باسوکی سنی راہہ با سو چند پیر رکھتا تھا سوجیل اگرچہ سب بڑا تھا لیکن
 باپ اور سکو سبب بلانیشی اور فتنہ جوئی کے ہمیشہ قید رکھتا تھا اور اسی طرح اوس سے ناراض ملو عبد ملنے اور اسکے کو جو یہ بے سعادت سب
 بڑا تھا اور اور فرزند قابل و شیردراہہ با سو نہیں رکھتا تھا اس لیے حقوق خدمت راہ با سو کو ملو نوزاد کا واسطے اہتمام سلسلہ زینداری اور محنت
 اور سکے وطن کے اس بے دولت کو خطاب راہگما اور منصب دو ہزاری سے سرفراز کیا اور حکم اور جاگیر اور اسکے باپ کی کہ خدمت اور دولت خواہی
 سے حاصل کی تھی اور تمام نقد و جنس کہ بہت سالہ سالی سے جمع کیا تھا اور سکو محرمت ہوئی اور سبقت کو مرتضیٰ خان مرحوم نے اور خدمت
 فتح کا گروہ کے دستوری بانی جو یہ بیدولت زیندار عہدہ اوس کو بہستان کا تھا اور مظاہرین عمد خدمت اور دولتخواہی کا کیا واسطے کہ گشتار
 کے مقرر ہوا اور پیچھے اسکے کہ مطلب اور سکا حاصل ہوا اور مرتضیٰ خان نے محامد اہل نلو کا بہت سہمت کیا اس سبب کان نے صورت حال
 سے معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا بہت مقام ناسازی اور فتنہ انگیزی میں اگر درہ اتفاق کا منہ سے اٹھایا اور مشار ایسے کو کو جس سے صحبت
 کرنے لگا مرتضیٰ خان نے نقش بیدولتی اور اوبار کا اوسکی پیشانی سے دریافت کر کے شکایت اوسکی درگاہ میں لکھی تھی بلکہ بالتبریح لکھا کہ ان
 بنوادت کے اور اسکے حالات سے ظاہر ہے مرتضیٰ خان جیسا سردار عہدہ ساتھ شکر بہت کے اوس کو بہستان میں تھا اوس بے سعادت نے
 وقت کو مناسب اہاب شورش ادا شوب کا بنا کہ خدمت فرزند شاہجہان میں عرض کی کہ مرتضیٰ خان توجیک ارباب غرض کے میرے ساتھ عدولت
 رکھتا ہے اور ساتھ عسبان اور بیگی کے متمت کرنا ہر سید کا بے باعث سخبات اور سبب میری حیات کے ہو کر جو کہ درگاہ میں طلب فرما دیں ہر چند
 میں مرتضیٰ خان رعایت اور رکھتا تھا بہت سہمت اہاس واسطے طلب اپنے کے درگاہ میں کیا شہد دل میں آیا کہ مبارک مرتضیٰ خان نے توجیک
 ارباب مند کے رنج لکھا اور غور کر کے اور سکو شکر کیا ہوا حاصل کلام سبب التماس فرزند شاہجہان کے تقصیرات اوسکی معاون مین اور درگاہ

بایا اور در میان اس حال کے مرضی خان مرگیا اور جمع ہوا قلعہ کا گڑھ کا دوسرے سردار کے جیسے برقوق ہوا جو یہ فتنہ سرشت درگاہ والا میں پونچھا اور اسکے ظہری احوال پتھر کر کے اوس جلدی میں مشمول عوام لطف کا کر کے پاس شاہجان اس کے اور حضرت فتح کرنے دکن کے رحمت کیا گیا ہے کہ ملک دکن فتح ہو گیا اور اس فرزند کی خدمت میں بھیجا اور کھلا بگاڑ خدمت فرسح گاہ کا ہمارا خرد پاس بقیقت اور حق ناشناس کو پھرا اور حق میں راہ دینا آئین حرم واقعتا سے بیہتھا لیکن جو وہ حضرت اوس فرزند نے اپنے ذمے لی تھی ناچار اویسی کی مرضی پر اوس کو چھوڑا اور فرزند افسانہ نے اوس کا ساتھ تھی نامی کے کہ نہ وہ درگاہ اوس کے سے تھا اور ساتھ فرج شاکر سے منصب دارون اور صدیوں اور برق انما زون بادشاہی کے تین فرما چیا تھی یہ احوال بظہر احوال اور اق گذشتہ میں لکھا گیا جو اپنے مقصد کو پونچھا ساتھ تھی کے بھی ضومت اور ہمارا حورنی شروع کر کے جو ہر ذاتی بنا دکھایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوس کی معروض کی میان تک کہ میری کھٹا کھیری اوس کی صحبت براری غیر ممکن اور یہ حضرت اوس سے ہوئی نظر نہیں آئی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین تو فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہو تاگر تھی کو حضور میں طلب کیا راجہ کو باجیت کو کہ ملازمن عہدہ اور کے سے ہر ساتھ فرج تازہ کہ جلد حضرت کیا جو اس بے سعادت نے خانہ کا کہ زیادہ اس سے حیلہ اور کہ تین حیلہ کو باجیت کے ہو چکے تاک ملازمن درگاہ کو اس بدلنے سے حضرت دی کہ بہت مدت سے بے سامان چوگے ہوئے گھرون اور جاگیروں کو جا کر آئے راجہ کو باجیت کے درستی سامان کی کہ کے اجا میں جو ظاہر اسلئے جمعیت دو تین تھو ہون میں تفرق ہوا اکثر اپنے جمال جاگیروں پر گئے اور چند آدمی روکشنا سہاں بہت اب اوسے خالو بار کا فوات اور سنا دظاہر کیا سید یعنی بارہہ والے نے کہ نہایت شجاعت اور بے دری میں شہرہ مخاف چند بار اور درختیوں اپنے کے پاؤں بہت کا جا کر شربت شہادت کا بیا اور بعض شیران کا زار کا کوئی کر کے وہ ناچار بیکر اور ان جنگ سے نکت سہرا بچی کو لیکھا اور بعضوں نے بھاگ کر اچی جان پجانی اوس بخت نے پرگنات دامن کو پر کہ اکثر اون میں سے جاگیر عہدہ والدہ میں مقررین ہاقتہ عدوی و تصرف کا دراز کیا اور لوٹے اور غارت کرنے میں سر مورق نکیا امید بھر جی جلدی سزاسے اعمال اپنے کو پوسے اور تک اس دولت کا اپنا کام کرے انشا اللہ تعالیٰ یک شہید تاریخ کو گھٹائی چاٹا سے عبور ہوا دو شہید تھا راجہ کو اہلیق جان سیا خان غانا سپہ سالار سعادت آستان ہوی سے منخرم ہوا جو مدتوں سے حضور سے تھا اور لشکر مندر لٹاھی خائیں اور بہان ہوسے عبور کرتا تھا اتنا اس ملازمت میں حاضر ہو گیا حکم ہوا کہ گردل اور کاسب طسرف سے جمع ہو جیدہ اگر جلدی سعادت کرے اوسے ملے موافق حکم کے جلدی آج کل تاریخ اگر سعادت قدیموس کی حاصل کی اور طرح کی نوازش سے سرفراز ہوا ہزار ہزار اور ہزاروں پیدہ گزارنے جو لشکر کے گذرنے لکھا ہوں سے سختی بہت کھینچی تھی واسطے رعایت احوال اوسھون کے شہنشاہ اونیوں کو مقام فرمایا کہ شہنشاہیوں کو کوچ کر کے مبارک شہنشاہیوں کو کوچ ہوا کہ اسے دربار کہ سندانم جو نیم پیلا مرتب ہوئی گھوڑا سمنہ خاص سیم نام کہ پہلے گھوڑوں میں سے تھا خان غانا کو عنایت کیا جسے صلاح اہل ہند میں کہ وہ ملا کو کتنے ہیں سبب مناسب رنگ اور کھلائی شہ کے اس نام سے مشہور ہوا جمہور ہندوین و شہنشاہیوں کو بر کوچ ہوا اسلئے عجیب نرمی و کجی بائی نہایت عاف پر جوش و خروش مند جیسے گتا ہر گنا روں پر چالشت قدرتی ہی ہوئی تھیں ایسا شہ اس خوبی کے ساتھ تین نظر آیا اچھی سیر کی جگہ ہر میں تھوری دریا کی سر سے مخلوط ہوا ایک شہنشاہیوں کو مقام ہوا اور اس تالاب میں کہ سانسنے دولت خانہ کے واقع تھا کشتی پر بیٹھ کر مرغانی کا کیا دو شہنشاہیوں و شہنشاہیوں کو مقام ہوا اور اسے درپے کوچ ہوا خان غانا کو پوسٹین خاص نیچے پنشنے کا مرحمت کیا اور سات برس گھوڑے طویل خاص سے کہ ہر ایک پر سوار کی تھی یہ بھی مرحمت کیے اور شہنشاہیوں دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ زن تہر میں تہرولی اجلاں فرمایا ہر اقلاتوں سے ہندوؤں کے ہر سلطان علاء الدین خلجی کے وقت میں گتا پتہ متصرف تھا سلطان نے مدتوں محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور خان غانا بعد حضرت عرش آستینی میں رہے سرخ پا و انصرف میں رکھتا تھا اور ہمیشہ چھ سات لاکھ روکراو کے جتے تھے اور حضرت حالانے بعد خدا سے پاک ایک سینے بارہ دن میں فتح کیا

ذکر فتح ہندوستان

اور اسی سرجن برہنہونی بہت ملازمت میں حاضر ہو کر سلگ دو تو ہون میں منظم ہوا اور میراں تمبر اور بندگان متعدد سے ہو گیا بعد اسکے اور سکا
یٹھارہای بیس بھی زور اسی حملہ میں لیا اب چنا اور سکا سر بلبر سے لڑا علی شہزاد کی مدد میں جو اور دو لشکر تیسری تاریخ کو سینے واسطے دیکھنے
قلعہ کے تو جی کو دیکھا بار بار میں ایک کورن اور دوسرے کو قلعہ رکھتے ہیں اور قلعہ اور قلعہ کے بنا ہر ان دونوں ناموں کو بلا کر میں قلعہ
نام رکھا نہایت مضبوط اور پانی بہت رکھتا ہے کہ وہ دن ایک صحن قوی ہے اور فتح اس قلعہ کی ضرورت اور اسکی طرف سے خاچہ مالدار نے کورن کے حکم
فرمایا تھا کہ تو میں اور کورن کے چڑھو قلعہ کے اندر کی عمارتوں کو توڑو اور قلعہ کو لگا دی جو کھنڈی محل سے سرجن میں گورن لگا
اور عمارت کے گرنے سے زلزلہ اور سکی بنیاد میں بڑا اور گہرا ہٹا اور اسکے دلہ غائب ہوئی اور نجات اپنی قلعہ کے سوہنے میں جان کے ستر
کا درگاہ بادشاہ جو خوش خیزیر میں رکھا تھا اقلہ ۱۰۰ ہزار اور میراں اسکا تھا کرات اور قلعہ کے گارڈوں اور دوسرے دن لشکر میں آؤں لیکن جو
مثل عمارت ہندوں کے بے ہوا اور کھنڈا تھا اسلئے دل نے چاہا کہ تو قلعہ کو دن ایک حمام دیکھا کہ ایک نے رستم خان کے نوکر میں سے
متصل حصار کے بنایا تھا پانچواں شہین جانت صحرانہ عالی قضا اور ہوسے نہیں جو تمام قلعہ میں اس سے بہتر جگہ بھی رستم خان ایک مرا پنا
حضرت عرش آشیانی کے سے تھا چہین سے خدمت حضرت والدین تربیت پاک نسبت محبت اور قرب خدمت لگے رکھتا تھا نہایت اعتماد
اس قلعہ کو جو اللہ اسکے فرمایا تھا بعد فراغت سیر قلعہ کے سینے حکم دیا کہ جو ہوں کو جو اس قلعہ میں قید ہیں جان کر کہ تا حقیقت حال ہر ایک کی دنیا
کے حکم فرمایا جاوے تھی سوا محمد غوثی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اور سکی سے فتنہ اور نسا دھمکت میں واقع ہوتا تھا قاتیوں کو رہا کر دیا اور
ہر ایک کو لائق اور اسکے حال کے نوج اور خلعت عنایت ہوا شہزادہ جو پیشی کو بعد گزرنے پھر ات اور تین گھنٹی کے میں دو قلعہ میں آیا بہت شہ
پانچویں کو قریب پنج کوس کے کوچ کر کے روز مبارک شہزادہ بھی تاریخ کو تمام ہوا اسی دن خانخانان نے پیشکش گذرانی قسم جو اچھ اور مرتع
آلات حاشیہ اور ہاتھی پیشکش تھے جو کچھ پہنچا یا قبول کیا اور باقی اسکو دیا تمام نذر اور اسکا جو کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑھ لاکھ تھا جمعہ
ساتویں کو پانچ کوس کوچ کیا پہلے اس سے سارس کو شاہین سے بڑا دیا تھا لیکن شکار موزنا کا اب تک تھا شاہین دیکھا تھا فرزند شاہجہان
کو ذوق شکار شاہین کا بہت بڑا اور شاہین اسکو خوب ملے موافق تھا اس اوس فرزند کے علی بصیرت میں سوار ہوا سینے ایک دینا
اپنے ہاتھ سے بڑا دیا دوسرے دن کو شاہین نے کہا اوس فرزند کے ہاتھ میں تھا کرا بے تکلف اچھے شکاروں سے بھی اچھا ہے نہایت
خوش ہوا اگر سارس جانور کلاں بچو لیکن مست پرورد کا داک بچو موزنا کے شکار کو کچھ نسبت اوس سے نہیں بچو تاکہ انہوں میں شاہین کی
دلیری اور جگر کراں اس تم کے جانور قوی جبہ کو بکرتا بچو اور بزر در شہزادہ بہت کے زبون کرنا بچو حسن خان تو بچی اوس فرزند کے نے بعوض اس شکار
کے عنایت ہاتھی اور گھوڑے اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بیٹا اور کابجی عطا ہی بہت خلعت سے ممتاز ہوا شہزادہ شاہین کو سوا چار کوس کجا
کوس کے یکشنبہ نوین کو کچھ مقام کیا ان دونوں میں خان خانان سپہ سالار کو سینے خلعت خاص اور شہزادہ کو در ہاتھی خاص صحیح ساز و سامان
کے عزت بخشی اور ماہر زہرہ محمد صاحب موگی خاندیس اور دکن کے سر بلندی پانی اور نصب اوس رکن اسطنت کو مع اصل و اضافہ
پہلے ہی ذات و سوار کامرت ہوا جو صحبت اسکی ساتھ لشکر خان کے رہت بدائی موافق تھا اس اوس کے سینے عابد خان دیوان ہوتا
کو اوپر دیوانی ہوتا کے مقرر فرمایا اور نصب ہزارہی ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت و محبت کے اوس شہزادہ
رحمۃ فرمایا اسی روز خان و دران موڈ کا بل سے آیا ہزار ہزار ہزار و چلے ندر کے اور ایک شیخ مراد دیکھت پیاس اس گھوڑوں اور
دس ولایتی اور ملے نرودادہ اور چند جانور شکاری چینی اور تھائی وغیرہ پیشکش کیے دو شہزادہ نوین کو موہا تین کوس اور شہزادہ گیا رہیں کہ
قریب چھ کوس کے کوچ ہوا آج کے دن خان دران اپنے آدمیوں کو آہستہ کر کے سامنے لایا اور ہزار ہزار منزل کر کے گھر گئے ترکی اور
عراقی اور وسطی شہر میں آئے باوجودیکہ جمعیت اسکی اکثر متفرق ہو گئی بعض ملازم نہایت خان کے ہوسے اور اوس ہی صوبہ میں رہتے

اور بیٹے لامبور سے جہاں ہوا اور طرف چلے گئے لیکن اس قدر سوار خوش اسچہ عظمت دکھائی دیکھنے کے بعد خان دوران شجاعیت دیکھی
 اور عیبت داری میں کیا سے روزگار سے ہر گرا انوس کہ ضعیف ہو گیا اور لیبب کبر سن کے بیانی کہم ہوئی دور اسکے جوان در شید کہتا
 خانی مقبولیت سے نہیں ہیں لیکن خان دوران کو نہیں ہو سچے اندون خان دوران اور اسکے فرزندوں کو حکومت و شمشیر عہدت ہو سے کشید
 بارہویوں کو ساٹھ سے تین کوس کی مسافت ملتی اور اوپر کرنا سے نال ماندو کے نزول ہوا اور میان نال کے نشست گاہ پھر دیکھی جی تو ایک تونلی
 پر باجی کسی شخص کی گھسی ہوئی نظر آئی اور کھو توجہ لیا بدیخو کردیا فی الواقع خوب اور نادر جو رباجی یاران موافق ہمد از دست شدند +
 مدد دست اجل یگان یگان پست شدند بودند تنگ شراب در مجلس عمر + یک مصلح زمانہ پیشتر کہ دست شدند + اس وقت ایک رباجی دوسری
 بھی اسی قبیل سے تھی گئی جو کہ بہت اچھی تھی وہ بھی بیٹے گھسی رباجی انوس کا اہل خود ہوش شدند از غلطی مدیمان فراموش شدند
 آنا کہ بعد زبان سخن می گفتند + آیا چندین کہ خاموش شدند + روز مبارک شنبہ پیر ہونے تاریخ کو مقام ہوا عبدالعزیز خان خود بگس سے
 آیا اور وہ بگس کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتح پورا اور اس اعلان کے متین تھا دولت ملازمت سے سر بزد ہوا خواجہ ابراہیم خان شیخ متو
 دکن خطاب عقیدت خانی سے سر فرزا ہوا تیر صالح نے کہ لگاتار لون صوبہ مذکور میں سے جوان مراد نے خطاب شرارہ خانی اور طے سے سر بلندی
 پائی تھو تھو مہرین کو سوا پانچ کوس اور شنبہ پیر ہونے کتین کوس راہ طے کر کے قریب میانہ کے نزول ہوا میں خود اہل حرم تماشے کو قطع
 کے ہو گیا کھو خان شیخ حضرت عرش اشیشانی نے کہ بہت قلعہ کی ذمے اور سکتی ایک مکان جابجھو کے منابت بلند اور خوش ہوا بنایا
 اور در شیخ ببول کا بھی اور سکتے قریب واقع ہوا خانی فیض سے نہیں شیخ بڑے بجائی شیخ محمد خوش کے ہن اور علم دعوت اسما را الہی من
 بڑا کمال رکھتا تھا اور حضرت جنت اشیشانی کو شیخ مذکور سے کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اور اس زمانہ میں کہ آنحضرت نے دکن ولایت بنگالہ اور
 اور چند روز وہیں مقام کیا تھا اور مرزا نندال موافق حکم کے اگر وہ میں رہا تھا تو اکثر اہل ملکہ طبیعت اور کئی فتنہ و فساد سے مجبور ہوا ہوا
 کی اختیار کر کے بنگالہ سے پاس میرزا کے آئے اور سلسلہ مذہبان بنش باطنی میرزا کے ہو کر اور سکو منادات و کفران نعمت کی طرف ہائی کیا میرزا
 ناما بہت اندیش نے خلیفہ اپنے نام کا پڑھ کر نشان منادات کا بلند کیا جو حقیقت حال آنحضرت جنت اشیشانی سے عرض ہوئی آپ نے شیخ ببول
 کو اور اسطے نصیحت کے بھیجا کہ مرزا کو ارادہ باطل سے بھیر کر راہ بہت پر لاوے جو اون مید و تون نے چاشنی سلطنت کی مرزا کو چکھائی تھی
 میرزا می خام اندیش موافقت اور استاعت پر راضی نہوا اور چونکہ ارباب و فساد شیخ ببول کو چار باغ میں کہ حضرت فردوس مکان بار بار شاہ
 نے اوپر کرنا رہ آجوں کے نبایا تھا کہ اور بیابا کی سے شہد کیا جو محمد بن شیخ کو شیخ مذکور سے نسبت اراحت حاصل تھی اور تون شیخ ببول
 کو قطع میں لجا کر دین کیا ایک شنبہ سو ہون کو ساٹھ چار کوس چکر نزل رہ میں پونچھے جو باغ اور باولی کہ موافق حکم میرزا نے کے کر گنہ
 جوست کی راہ میں جی ہون اور کے دیکھنے کو بھی گیا بے تکلف باولی ایک عمارت جو بلند اور بہت اچھی کا ندرن سے معلوم ہوا کہ مبلغ بھیک
 رو پیدا و سپر عہدت ہو سے اور جو بہان پر شکار بہت تھا دو شنبہ پیر ہون کو مقام کیا اور شنبہ پیر ہون تاریخ سواتین کوس علیحد
 سوینے دارموشین پونچھ کم شنبہ اور ہون کو کو دہائی کوس چکر گزارا کولی فتح پور پر مقام ہوا اور وہ وقت ارادہ فتح دکن کے سن تینوں سے آگیا
 یک نام نزلوں اور بعد مسافت اون کے لگے گئے دوبارہ لکھنا اور کا مناسب تھا اور دن بھر وہ سے فتح پور تک جس رہتے سے کہ آئے دوسو
 چوبیس کوس کو تر لکھ کو اور چوبیس مقام میں کہ کل ایک سو اون ہون جو سے لے کیا حساب شمس سے لیک دن کہ چار مینے اور قومی سے
 پورے چار مینے گندے اور جس تاریخ سے کہ لشکر نصرت نے واسطے فتح کرنا اور تخریب دکن کے دلا خلافت سے کہ کیا آج تک کہ رات
 حلال چمنان نصرت و اقبال ہو کر پھر کہ سلطنت کو پھر سے پانچ برس اور چار مینے ہو سے محمود کے کہ دوبارک شنبہ تاریخ تھا مینے
 دگر الہی سلسلہ مطابق مبلغ محمد بگس جبری کو ساعت نیک واسطے داخل ہوا اور خلافت اگر کے مقرر کی تھی مینے مکرر الغرض اور

معلوم ہوا کہ اگر یہ بیماری طاعون کی جاری ہو چنانچہ ہر روز قریب سوا سو بیس کے بغل کے پیچے پاران میں یا نیچے گھگ کے دانے لک کر پھیلانے اور تیرہ سالہ بچہ کر جائزے کے موسم میں زور ہوا بچہ اور شرف گری میں جاتا بچہ اور اطراب سے یہ بچہ کراس تین سال میں تمام قصوں اور کالونی میں قرب و دورا گھر کے انہرکی اور قصہ میں اصلا اثر او کسا فخر نہیں جہا میں تک کہ ان کا دوا اور چھوڑین کہ دو ڈیوانی کو کس کا ہا سکا آرمی اوس بگ کے خوف وباسے دہن بچہ کر کھانگ کھانگ سے ہمار عایت خرم ماعتیا کھو فروریات سے جا بگر بیات و قریابی کی اس سماعت سماعت بیماری اور ہیبت تجویز میں تمام ہوا اور بعد کم ہونے بیماری کے سماعت دوسری اختیار کر کے ساتہ دولت و مہاروں کے دور روایات ہولن کسا کسا مستقر احوال آگرہ میں ارزانی فرمائی انشاء اللہ تعالیٰ حسین مبارک شہید کا کس سے حال کھل چھوڑ پرت ہوا جو سماعت و دہل سچو آباجی کی اکٹھا بیویوں پر قرار ہوئی تھی آخر دن اوسی جگہ وقت ہوا اور میرے حکم سے سال کے دو کئی پیمائشی کی نوسات کوس نکلا اس منزل میں سوا حضرت عمر الزمانی کے کھدے سے بگر کھتی ہیں تمام نیکیات اور خلوت نشینان سداق عفت اور تمام بندہ ہے دکاہ استقبال کو آنے والے کے آصف خان مرحوم کے سنے کھرمین عبادتہ خان پسر اعظم خان کے کئی ایک نقل عیبت غریب بیان کی اور نہایت تاکید اوسکی تصحیح میں کی جو خواہات سے کراہیکے کھن ہون او سکا بیان ہر کہ ایک دن کھر کے صحن میں ایک چوہا نظر پڑا پڑاں گرا ہوا ستانہ دار جھوٹ کھانا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کمان جاتا ہوں ایک خاص بے بیہ سے کھنے سے دم اوسکی بگر کھانے کے آگے ڈال دیا گیا نے شوق سے کور کھ چہے کو سنہ میں کچرا اور اوسی دقت چھوڑ کر نکت کی اور رفتہ رفتہ آثار ازل کے اوسکے چہرے سے کھ چہرے دوسرے دن قریب بگ کے پونچھ پلنگن آیا کہ تھوڑا تریاقی فاروق دیا چاہیے ہونہ او سکا کھانا کھانا اور زبان سیاہ نظر آئی تین دن حال تباہ سے گزرا نے چوتھے دن ہوش میں آئی بعد اوسکے ایک باندی کے دانہ طاعون کا کھلا اور نہایت درد سے بگر بگنی اور رنگ بدل گیا نہ وہی کالی بیسیا ہوا قریب عرق ہو گئی دوسرے دن مر گئی اور بیہوش سات آٹھ آٹھ اسی اوس جگہ میں ضلع ہوئے اور چند بیمار ہو گئے تھے کہ اوس جگہ سے کئی کئی میں آئے جو بیمار تھے بنج میں فوت ہوئے اصواوس جگہ داندہ میں کھانا کھلا حرمہ آٹھ نو دن میں سترہ آدمی مرے اور یہی بیان کیا گیا کہ بگ کے دانہ کھانا کھانی تھے یا نہانے کو دوسرے سے مگھانے او کھو بھی فی الفور یہ عارضہ ہو جاتا تھا آخر ایسا ہوا کہ نہایت قوم سے کوئی آدمی آوی او گئے پاس تھا آٹھ تھنہ بائیس سو کو خواہہ جہاں کہ مرگت اگر ہر مقرر تھا حرمین آیا یا سو مہر بیضیہ نذر اور چار سو روپیہ برہم نقد دے دو شہید ہو بیس کو ششائے کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا نہ مہر کے شہید تین تالیخ کو بعد گزرنے چار گھنٹے کے کوریب دوسرے بچہ کے جوتی ہیں عر لیا بھی کہ تو لاکھ بے وقتوم جہ بیمار کی دوقری ریاات مضمون کا تجویزین تزلزل ہوا اسی سماعت میں جن جن فرزند اقبال شہزاد جہاں کلارت ہوا او سکے چہرے اندر دوسرے انہاس سے بیٹے تو اور اٹھا بیسوان برس مہینوں کی سے حساب سے شروع ہوا اور اندر کو کھو بھی کو پونچھے اور اسی تاریخ حضرت عرم الزمانی اگر سے کشریت فرما ہوئے بیٹے دولت ملازمت او کی سے سعادت دونوں جہاں کی جس کی امید کہ سانیہ بیٹہ اور شرفقت او کی کا او پسر اس نیاز مند کے ہمیشہ ہے جہا کہ ام خان بیٹا اسلام خان کا کہ خدمت فوجدار اسی صدر کی جیسی کہ چاہیے دوسری بیٹا منصب او سکا اصل و اما نذو دیر فخری ذات اور ہزار سوار کا جہا سہاوت خان شیارہ زار تم سفوی کا منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اس دن حالت دولت خاند حضرت عرش آسمانی کی تقبیل کے ساتھ میر کے فرزند شہزاد جہاں کو دکھلائی گئی اندر اہل کے ایک حوض پھر سے ترشا ہوا نہایت صاف کیونکہ ملا نام میر بیٹیس دردمرض او کھو تیس کر طول حق او سکا سا بگ چار گز کا اور موافق حکم حضرت والد کے متعدد بان خاند عام ہونے بیویوں اور روپیوں سے اوسے بھرا تھا چھتیس کروڑ روپے تیس لاکھ پچاس ہزار روپہ کہ سہ لاکھ لاکھ بیٹی ہزار روپیہ ہوتا ہے کہ ایک لاکھ کروڑ میں کہ کہ حساب چند رستان سے اور تین سو چھتیس ہزار روپہ حساب لہان سے جہا کہ درون کے شہزادان باور ملک کاون چہرے سے سیراب اندر کرتی تھی دن کی شہرہ میں ماہ آٹھ کو حافظ باو دہلی گویندہ کو شہزاد رب

عقار و کالونی کا مٹا

کھو بگ

کھو بگ

انعام صاحب علی بیابلی عخان چکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کو بادشاہ ایران نے اون دونوں کی اکٹھین مسلمانوں کو بھرنا کہ صحرائی آنا کی من
 چھوڑ دیا تھا ایک مدت جو کچھ وہ در دولت میں آئے اور کئی طرح برباد قات کرتے ہیں اور ہر ایک کو لائق حال اور سکے کے وہ میریت مقرر
 ہو گئی ہیں ان میں سے ان کے سے اگر سعادت آستان ہوس کی حاصل کی ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچویں ایچ کا وقت
 پر ان کے چہرے پر شہسوار ہی خاص مسافر نشا سے خوش وقت ہوسے نظر آئے کہ کو فرزند سلطان پر رونے سے لیل کہہ مان کے اس کے ساتھ درگاہ
 میں بھی بٹھا حضرت کیا ایک جلد جا گیا مگر نادم گھوڑے پر جاتی خادمہ کے عنایت ہوا کہ وہ سٹے اس فرزند کے لیا وہ سے کیشینا آٹھون کو کوئی
 بیٹے لانا اور اس کے کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور غفلت اور گھبہہ میں منع بھول گیا رہ کے مرحمت ہوا اور اسے جاگیر پر رخصت کیا اور ساتھ
 اور سکے ایک گھوڑا لانا کو بھی اور اسی دن میں نے واسطے شکار کے امان آبا کو توجہ کی جو کچھ تھا کہ بہن اور اس سہ میں کان کوئی شکار کے
 اس چھ برس کے درمیان بہن بہت عجب ہو گئے اور نہایت ہی گئے ہیں اور سب کا شنبہ بارہون تا بیچ کو دولت مانے کو سعادت کی
 اور موافق قاعدہ کچھ کچھ مغل پیا سکے لکھی آتہ ہوئی شب جمعہ تیر ہو میں کو روضہ خزان پناہ حضرت شیخ سیلہ جیشی میں کہ تھوڑی سی تقریبین
 ذات اور محاسن صفات اور سکے دیا چہ کتاب میں گذر چکے ہیں جا کر فخر پڑھا ہر چند نظار کرامات اور خوارق عادت کا نزدیک مقبولان کا
 خدا کے پسندیدہ نہیں جو بلکہ کہ اپنے مرتبے سے جا کر ایسے اظہار سے پرہیز کرے میں لیکن بعض اوقات حالت جذبہ بستی میں ہونے اور اختیار
 رہنمائی اور نئے مظاہر ہو جاتی جو چہ پانچ قبل پیدا ہونے میرے کے حضرت عرش آتشی کی کو ساتھ تو شیخی قد و اس نیاز مندر کے اور دو
 مجاہدوں کے امیدوار کیا تھا اور ایک دن حضرت عرش آتشی نے کسی تقریب سے پوچھا کہ تم ہتھاری کسی چیز اور زمانہ رحلت کا دار ملک تقابلیں
 کب ہو گا جواب دیا کہ جن محل و علی عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہو اور بعد سالوں کے اشارہ اس نیاز مندی کی طرف فرمایا کہ جس وقت شانزادہ
 تیار محل سے یا در شخص سے کچھ یاد کرے اور ساتھ اس کے منظم ہووے آنا وصال کا جو یعنی انتقال کا ایجا رخصت نے جن آدمیوں کو کہ میرے
 خدمت میں رہتے تھے تاکید فرمائی کہ کوئی آدمی شانزادہ کو نظر نہ دیکھے کہ وہ قتل کیسے بیان کہ کہ در برس اور چھ برس گزرے لیکن ایک عورت
 خادمہ کا اس میں عین رہی تھی اور سید پریشہ واسطے چہرے کے جایا کرتی اور اس کہانے سے میری خدمت میں راہ گئی تھی اور جزات اور صدقات
 سے بہرہ مند ہوتی تھی مجھ کو بتا بلکہ بے خبری میں اس مقدمہ سے یہ بیت تلمیح کی سے الہی نغمی امید کشاہ نگار روضہ جاوید بنا جو میں نے خدمت
 میں شیخ کے جا کر یہ بیت پڑھی شیخ نے اعتقاد اپنی جگہ سے کو در ملازمت میں حضرت عرش آتشی کے کو دیکھے اور ظاہر ہونے اس واقعہ سے
 آگاہی بخشی تھا ہاں الہی سے اسی رات آنا بخارہ خود اس سے اور ایک آدمی کو خدمت میں حضرت والد کے بھیجا اور تان سین کلاوت کو کو تو اولان
 بے نظیر سے تھا بلایا تا شیخ نے خدمت میں جا کر قوالی شروع کی عبادت کے ایک آدمی واسطے بلانے حضرت عرش آتشی کے بھیجا جب حضرت عالم
 تشریف لائے فرمایا کہ وعدہ وصال کا آج ہونا اور تم سے وداع ہوتا ہوں اور پگڑائی آپ نے سر پر سے اتار کر میرے سر پر لپی اور کہا کہ ہم نے
 سلطان سلیم کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور اسکو خدا کو ہونا اور ویدم صفت اور کھانا یادہ ہونا تھا اور تشریف لائے کا بشیر غار ہونا تھا پھر وصال
 محبوب میں داخل ہوسے ایک عری نشانیوں میں سے کہ عہد میں حضرت عرش آتشی کے کے طہورین آئی یہ سید راہ روضہ بے مبالغہ
 پو منات عالی کا کہنداس سید کے کسی شہر میں بنین جو عمارت اور کسی چھپر سے کمال معافی لیا رہونے میں پانچ لاکھ روپیہ خزانہ علم سے
 صرف ہوا اور وہ کہ قلب الدیخان کو کلاٹ سے لکھ اور در زور روضہ کا اور فرمش گنڈا اور شیش طاق سید کا سنگ مرمر سے بنوایا اور کسی کلاٹ
 اور جو یہ سید شال ہوا اور دروازوں جسے کے جو کہ جذب کی طرف واقع ہے نہایت بلند اور با تکلف چیش طاق بارہ گز عرض اور سوز
 طبل اور بادوں کہ بلند ہی رکھا جو تیس بیڑھیان اور چھو میں جب وہاں پہنچیں ناہ دعوازہ دوسرا چھوڑا اس سے مشرق کی طرف پہنچا
 سید کا مشرق سے سوز تک مع عرض دیواروں کے دوسو بارہ گز والا نما چھوڑے پھر جس کو کہ چاند گز عرض پندرہ گز طول میں کہند

کرامات شاہ پور
 کے بیان فوتیہ

بیان کرامات شاہ پور
 ۱۶۰

دریافت کیا اور سات گز عرض چوہہ کو طول پیمیں گز بندھی پشلائی کی ہر دو لون طرف اس گنبد کھان کے دو گنبد چھ گئے ہیں اور وہ دروازے
تحتہ اولیٰں ستون دار کا پتلا نور عرض سب کا شمال سے جنوب تک ایک سو بہتر گز اور گز و سب کے نونے ایوان چوراسی جو ہے ہیں عرض جو دو کا جاگڑ
طول پانچ گز چھ ایوان عرض میں سات شے سات گز چھ عرض سب کا سوا چھ حصہ طور اور ایوان اور دروازے کے ایک سو اسی گز طول اور ایک سو
چالیس گز عرض چھ اور دو سپر والا نون اور دروازوں اور سب کے چھوٹے گنبد بنائے ہیں کہ شبہا سے عرض اور ایام متبرکہ میں شیخ ادن میں
رکھ کر دروازے کے پتلا پتلیے ہیں کہ عالم خانوس سے دکھائی دیتے ہیں اور نیچے صحن مسجد کے حوض بنایا ہے کہ آب باران سے پر کرتے ہیں اور فتح پور
میں پانی کم اور برہمی وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوان مسجد کو تمام سال کھات کر کا ہے اور مقابل پڑے دروازے کے شمال کی طرف محل حبیق
مروضہ شیخ کا ہے درمیان گنبد سات گز کا اور گرد گنبد کے ایوان سنگ مرمر کا ہے کہ اس کے سبھی حجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا غایت سنگت ہے اور
مقابل اوس روئے کے مغرب کی طرف تھوڑے فاصلے گنبد دوسرا ہے کا قرا اور فرزند شیخ کے وہاں آسودہ ہیں قطب الدین خان و اسلام خان
اور نظم خان بسبب نسبت اس سلسلہ اور مرعات حقوق کے مرتبہ امارت اور پائے عالی کو پونے میں بنا پانچ اسماں ہر ایک کا اپنی جگہ گنبد اب جیسا
اسلام خان کا کہ قطب اکرام خانی کے سر فراز ہے صاحب سجادہ ہے اور آثار سجادہ خدی کے اوس سے ظاہر دل اور بکارت تیرت نہایت متوجہ ہے
سعد مبارک شہنشاہ و فیون کو عبد الغفران کو منصب دو ہزار بی خات اور ہزار سو اور ایک باقی اور ایک گھوڑا اور غلت سے سر بند کر کے نہایت
فتح کو نے قلمہ کا گنبد اور سہ متصل سوچ ل پر مقرر فرمایا ترمون مہاد کو بھی اسی خدمت پر مقرر کیا اور منصب اوس کا ایک ہزار دو سو ذات اور سہ
چار سو سو اور کا مقرر فرمایا اور ایک گھوڑا غایت کے کہ حضرت کیا جو کہ جائے نزل اہم والدہ دل کی بیج کن و ستال کے مقلی ہاہر ضایت علی
اچھی مقلی اور اوسکی طرف کرتے تھے موافق التماس نامہ دے کہ تین مبارک شہنشاہ تاج پھیلے کوین کا اوس حکم مرتب ہوا اور وہ کوین پھلت تھے
لوازم۔ پای انشا اور فرزند کے مشول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور میں رات کو بعد تینا دل طعام دولت خانہ کو تشریف لے آیا اور مبارک شہنشاہ
تیسری اسفندار فرما اسی کو سید عبدالوہاب بارہہ کو کوہ گوات میں خدمات خوب اوس سے نمود میں تین منصب ایک ہزار بی خدمت اور پانچ سو
اور خطاب دلیر خانی سے سر فرازی بخشی باہر میں تار کھو بقتد شکار مانا کہا کو کوچ کر کے اہل محل شکار میں مصروف ہو کر تینوں کو طرف
دو تینا کے مراجعت فرمائی اتفاقاً وہ میں مالا سے مراد واصل جو فرمایا بیگم کے گئے میں تھا ٹوٹ گیا ایک قطعہ مقل قتی و سس ہزار روپیہ کا
اور ایک دانہ موٹی قتی ایک ہزار روپیہ کا لگیا اور کم شہنشاہ کو ہر چند قراوون سے تلاش کیا پر نہ ملا دل میں آیا کہ اس دن کا نام کم شہنشاہ اوسکا
ملا بھی نہایت و شوار ہے روز مبارک شہنشاہ کو کہ چھوڑے نہایت مبارک ہے تھوڑی تلاش کرنے میں قراوون دو لون کو چھلنے کے رستہ میں پارا گئے
اور اتفاقاً حسد سے یہ بھی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قرنی اور محفل نسبت کی چوٹی اور خوشخبری فتح ہونے قلمہ ہوا اور حال شکست
سورج مل سہیخت کا معلوم ہوا تفصیل اس مجال کی یہ ہے کہ عجب راجہ بکرا بھیت ہمراہ فتح منظر کے وہاں پونچھا سورج مل گشتہ تقدیر نے
چھا یا کہ کئی دن ہرزہ و سانی میں گذارے مشا را یہ لے کر اٹھ بھا اوسکے کہنے کو نہا کہ فرمات اور دیر کی کے آگے بڑھائے اور اوس
مخزولہ العاقبت سے کوئی تبریز بن آئی نہ ملائی میں گھرانہ قلمہ کا بند و بست کیا تھوڑی سی ماری بیٹ میں بہت آدمی قتل ہوسے اور خود بھاگ
گیا اور قلمہ ہوا اور شکر موت ہوا اور اوس گشتہ بھت کا تھا سبہ منست و شفت مفتوح ہوا اور ملک جو باب دادا کے وقت سے اوسکے نصرت
میں تھا یا مال جسا کہ اقبال کا ہوا اور وہ گشتہ بھل گرا ہی اور خوری کا مجال خراب ٹیلون میں جا کر چھپ گیا راجہ بکرا بھیت ملے اوسکے ملک
کو پیچھے چھوڑ کر اوسکا نائب حاتمہ فتح ظہر و سکے کیا جب سینہ عالی اوسکا سنا عرض اس حدت شایر تیرے راجہ بکرا بھیت کو نثار دیا اور ایک
فرمان نثار بیان جاری ہوا کہ قلمہ اوسکا اور غلٹین کہ بنائی ہو میں اوسکی یا اوسکے باب کی ہون چٹے سے گرا دی ہوا میں کوہ نشان نہ چھپے ہو
اور نادات سے یہ ہے کہ سورج مل گشتہ بھت ایک بھائی رکھتا تھا ملک سنگت نام جب اوسکو سات خطاب لاجپلی اور مرتبہ اذرت کے سر فراز کیا

اور ملک مانا راہ کا اور سامان اور چشم اور قدم بے شریک و سیم نامیدہ کو دیا واسطے رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگ کو کہ اس کے ساتھ موافقت نہ کرتا تھا سائے منصب کم تجویز فرما کر کھینچا گیا کہ کھینچا جاوے یہ چارہ وطن سے دور غربت اور خواری میں گذرنا کر کے انتظام لائے گا کا تھا یہاں تک کہ اس کے نصیب میں ایسا ہی منصوبہ ہوا اور اوس بے سعادت لہو لاپٹے پاؤں پر ہمارا جگت سنگ کو کہ جلدی سے درگاہ میں ہلکا خطاب راجگی اور منصب ایک تہرا میری ذات اور پالمنو سوار سے سرفراز کر کے میں ہزار درج مرد نچ خانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور کچھو مرصع اور خلعت اور گھوڑا اور ایک ہاتھی مرحمت فرما کر اس راجہ بکرا جیت کے بھیجا اور فرزان گیتی سطلع نے شرف صدر دیا کہ اگر شہنشاہ برہمنیوں نے خلل مصدر خدات شالیہ نہ کہ ہو اور دولت خواہی اوس سے منظور میں آئے تو دخل و تصرف اوس کا اوس ملک میں کرادے جو تفریق باغ نور منزل اور اون عمارت کی کہ بہت ناگنجی عین دو مسعر تہہ بنیے سنی دو شنبہ کو باغ بوستان سراہی میں جا کر منزل کی اور شنبہ کو اوس باغ میں ہمیش و فرغت گذار کر شب کم شنبہ کو باغ نور منزل میں آیا اور یہ باغ تین سو اترس جریب کا گڑھی سے بچا اور چوگرد اوس کے ایک دیوار چوڑائی اینٹوں اور چولنے کی نہایت مضبوط اور باغ میں عمارت عالی اور شین گاہ مکتف اور حوض پاکیزہ اور باہر دروازہ کے ایک بڑا گون بنا ہوا ہے کتبیں چھری بل برابر پائی کھینچے ہیں اور ایک شاہ نرد در میان باغ کے جاری ہو کر حوضوں میں لگتی ہے اور سوا اس کے اور بھی کنوے ہیں کہ پانی اونکا حوضوں اور باغوں میں تقسیم ہوتا ہے اور تہہ قسم کے فوارے اور آبیہ بنائے اور ملک تالاب در میان باغ کے واقع ہے کہ آب باران سے پر ہوا ہے تاہم اور جو کبھی سخت گرمی میں پانی اوس کا کم ہو کونوں کے پانی سے مدد کو چھوٹا ہے جن کے ہمیشہ لبریز ہے قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اب تک صرف میں آئے اور اب تک ناتمام ہیں اور روپیہ واسطے بنائے گیا دیوں اور لکھائے درختوں کے صرف ہوا کہ اور یہ بات ٹھہری ہے کہ باغ کو در میان کھوکھراہ آمہ در پانی کی اس طرح مضبوط کریں کہ ہمیشہ پانی بھرا ہے اور کہیں سے نہ نکلے یعنی بچہ کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے صرف میں مرتب دار استہ ہو جاوے اور ہمارا کھ شنبہ جو میں کو خواہ جہاں تمدانہ لایا جو اور مرصع آلات و نقشہ اور ہاتھی اور گھوڑا اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام شہنشاہ کو دیا اور شنبہ تک اوس باغ میں خوشی سے آرام کر کے شب یک شنبہ تاریخ شامیوں کو فتح پور میں آیا اور حکم دیا کہ امر موافق قانون ہر سال کے دولت خانے کی کھینچا کریں دو شنبہ کو کچھ آشوب انہی آگھ میں پایا جو کہ غلبہ خون سے تھا سینے فی الفوز علی اکبر جراح کو حکم دیا کہ فصد گولے دوسرے دن نفع اوس کا ظاہر ہوا ہزار روپیہ اوس کو دیا شنبہ کو مقرب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور مراسم حنروانہ سے سرفراز ہوا +

چودھواں جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتھی بیچ الاول شنبہ چھری کو تیرا عظیم محل میں آیا اور چودھواں سال جلوس اس ناز بند کا مبارکی اور فرنی سے شروع ہوا اور مبارک شنبہ نوروز کو فرزند اقبال منشا جہاں نے جشن عالی ترتیب کر کے منقرب تھے زمانے کے اور نقاس اور فوارہ ہر ولایت کے برسم تمدانہ گذرانے اور سب میں سے ایک یا توت وزنی یا شس رتی کا عطر تک اور بار تھا کہ موافق تینیس جو ہر لون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک اصل قطبی وزنی چھہ ٹانگ نہایت نفیس یہ بھی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور چھہ دانے موتیوں کے سہہ کہ ایک اون میں سے وزنی ایک ٹانگ اور آٹھ رتی کا بچہ اوس فرزند کے وکلیوں نے کھوات میں چالیس ہزار روپیہ کو خریدنا تھا اور باغ دانے صوا اوس کے قیمتی تیس ہزار روپیہ کے اور ایک قلعہ یہ اگر اظہار ہزار روپیہ قیمت اوسکی ہوسے اور ایسے ہی پتھ مرصع کار مع قبضہ شمشیر کینڈر کا فرزند میں طیارہ ہوا اور اکثر ہوا میں چھیل کر بھالے ہیں اور اوس فرزند نے تصرف طبی سے اوسکی طیارہ میں نہایت وقت کی تھی جس میں ہزار روپیہ قیمت اوسکی ٹھہری اور اس قسم کے تصرفات طبی کی خاصیت اور فرزند کی بچہ کہ اب تک یہ طرز کسی کے ذہن میں نہ آئی تھی اور

بے تحلف خوب بنا جو ایک بجزئی نما عمارت میں نماز کو کھلا سے بنوا کر باقی تمام گورکھ اور نقار سے اندر گنا اور شنائی وغیرہ جو کچھ لازمہ تقارخانہ
 بشامان ذمی شرکت کا ہونا ہی سکو چاندی سے طیار کر کے بساعت مبارک تخت مراد پر جلوس کیا تقار سے بجائے گیلے گیلے سامان پینشہ ہزار
 روپیہ میں طیار ہوا اور دوسرے سخت طلائی سواری ہاتھی کا کابل زمانہ او سکو موجودہ کتے ہیں میں ہزار روپیہ میں طیار ہوا اور دو ہاتھی کلان سح
 پانچ زنجیر ہزار کے بابت پیشکش قلب الملک تاکہ گوگنڈہ کے آئے اول ہاتھی مادہ کی نام رکھا تھا کہ نوروز کے دن داخل فلخانہ خاصہ کا ہوا
 اور بیٹے او سکا نوروز نام رکھا حقیقت میں یہ ہاتھی نہایت بلند باشکوہ ہی کہ مثل نہیں رکھتا جو نظر میں اچھا معلوم ہوا میں نے خود سوار ہو کر
 صحن دولت خانہ میں پیرایا قیمت اس ہاتھی کی اسی ہزار روپیہ مقرر ہوئی اور قیمت اور ہاتھیوں کی بیس ہزار روپیہ بھی اور سامان طلائی ہم
 زنجیر وغیرہ کہ واسطے نوروز کے اس فرزند نے نوا یا تھا بیس ہزار روپیہ کا تھا اور ہاتھی دوسرے سامان چاندی کے گندنا اور دس ہزار
 روپیہ سوا کے جو اسے مقرر سے انتخاب کیے گئے اور پونشاگ نفیس نوا گجراتی سے کہ اس فرزند نے بنوا کر بیٹھے تھے اگر تفصیل جان لو گنا
 لکھا جاوے طول ہوا ہی القصد تمام نذرانا او سکا ساڑھے چار لاکھ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر دولت سے برخوردار ہو دوسرے دن
 شجاعت خان عرب اور نور الدین علی کو تو ال نے نذرانا گذرانا تیسری کو دراب خان پسر خانان نے اور چوتھی کو خان جہان نے الٹھس
 ضیافت کا کیا اس کے نذرانے میں سے ایک سو فی خرید میں ہزار روپیہ کا سح اور نقار کے کھل قتی ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا ہوا
 قبول کیا اور باقی او سکو کھنڈیا یا پتھون کو دراب شنداس اور حاکم خان نے چھٹی کو سردار خان نے ساتویں کو مصطفیٰ اور امانت خان نے
 نذرانا گذرانا ہر ایک میں سو تھوڑا سا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آتھون کو دراب الملک اعتماد والد نے اپنی منزل میں بیٹن لوکا
 آ رہے تھے کہ الٹھس ضیافت کا کیا قبول الٹھس اس کے کہ مرتبہ او سکا زیادہ کیا ہر آئے آرش محل اور افزایش پیشکش میں نہایت
 مبارک اور تحلف کیا تھا کہ چاہی پیش نظر اور چوگردنال کے جہان تک کہ نظر کام کرتی تھی ساتھ اقسام چرخون اور فانوسوں قسم قسم کے
 تھے اور آج اور سلطنت کے نذرانے میں سے ایک تخت ہی چاندی اور سوئے کا نہایت مکلف پایہ او سکے مانند شکل شیر کے گویا
 کر شیر دن نے تخت کو اور ہٹا رکھا ہے تین برس میں طیار کر دیا تھا اور ساڑھے چار لاکھ روپیہ میں طیار ہوا اور اس تخت کو ایک چہرند
 فرنگی نے بنایا تھا کہ فرزند گری اور حاکمی اور اور فون میں تانی نہیں رکھتا ہی نہایت اچھا بنا یا جیسے او سکو ہرند خطاب دیا اور سو اس نذرانے
 کے کہ میرے واسطے لایا سواری لکھ لاکھ روپیہ کے مع آلات واقعہ بیگون اور ہل محل کو نذرانے کے بلا مبارک آئندہ دولت حضرت عرش ہنسیانی
 اب تک کہ چودھوان سال عبد سلطنت اس نیا نذرانہ کا پھر کسی امرای عظام نے ایسا نذرانہ نہیں گذرانا پھر او سکو دوسروں سے کیا نسبت آسن
 اکرام خان پسر اسلام خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سو سے اصل واسطہ کے سر بلند ہوا اور اتنی بے سنگدل نہایت دو ہزاری ذات اور
 ایک ہزار چھ سو سو سے اصل واسطہ کے ممتاز ہوا تو میں کو اعتبار خان نے تمنا گذرانا اور اتنی روز خان دوران نہایت گھڑے اور ہاتھی سے
 سرفرازی پاکر سواری ولایت بیٹہ کو تخت ہوا منصب او سکا چہر سو سابق چھ ہزاری ذات اور پانچ ہزار سو کار مقرر ہوا آتھون کو فیاض خان
 گیا اور چوہر کو میر پور ان بار چوہر کو اصحابان تیر چوہر کو ناتار خان اور اتنی اسے سنگدل چوہر کو میر زار اور جہاؤ سنگلے پینشہ گندنا
 اون میں سے جو کچھ کہ نفیس تھا قبول کیا باقی اونھیں کو محرم فرمایا روز مبارک شنبہ چند چوہر کو اصحاب خان نے اپنے دیرے میں کہ نہایت
 جاویع اور دوشین تھا جن شایانہ آ رہے تھے کہ الٹھس ضیافت کی الٹھس او سکا قبول فرمایا اصل عمل کے گیا اور اس سلطنت نے
 اس علیہ کو موہب بیٹی سے قصور کر کے زیادہ کرنے تمنا اور آرش محل کے بہت وقت کی جو ہر شہر قیمت اور زینت نفیس اور اتھام
 تھا صف سے جو کچھ ہنڈیا قبول کیا باقی او سکو محرم ہوا اور کے نذرانے میں سے ایک اصل ہی روزنی ساڑھے بارہ ہانک کا ایک لاکھ روپیہ
 روپیہ کو دراب کا تھا قیمت او سکو پیشکش منظور شدہ کی ایک لاکھ روپیہ ہزار روپیہ ہوا اس دن خوب جہان منصب پنج ہزاری دانے جھانلی نظر

سارے سر تیز ہوا لکھنؤ کے حسیب الملک کے لئے اگر دولت سے سر بندی پائی تو دل میں شاکہ پیدا کرنے کے وقت اس قدر
خواب ہوا کہ قبضل از دل سے موکب اقبال واسطے بر گلا رہے بارگشیر کے رواد ہونا چاہتا تھا غفلت اور گھبراہٹ اور شہر گرا اور فریاد کیا
کے واسطے جس طرح کے خواب میں جان رکھا تھا شکر خان کو مناسب جانکر مقرر کیا امانت خان خدمت میں کر کے لئے نکلے سواروں پر مقرر ہوا تو
کو خواہر ابوالحسن ہرگز نشی اور سر توپ کو صادق خان بخشی اور اٹھارہ سو تین کو اداوت خان میر سلمان اور اسی سو تین شیخ روز بخش شیخ
کو عضد اللہ والے نے نمازہ گزنا سید میں سے جو کچھ پڑھ آیا تھا سطر فرازی اور کئی کے قبول کیا اس نو روڑ کے نذرانوں کی قیمت کہ پڑے
دیگا کہ لے گیا لے اور قبول ہونے پر بیٹھ لاکھ روپے ہوئے تو روز سکر در فرزند سادات متنا زیادہ پر دینے کو منصب نیل ہندی ذات اور
سوار کا مع اصل و اما نہ رکھتے فرمایا اٹھارہ والہ والے نے منصب سات ہزار سی ذات دوسرے نے بیگم اختصاص کی پائی محمد اللہ اور کھت
انالیقی قرہ العین شاہ شیخ علیار بنفان امید کہ یہ فرزند غریبی کو پونچھے اور انہی سادات و اقبال سے ہو تو اس خان نے منصب ڈیڑھ ہزار ذاتی
اور پانسو سوار سے اور باقی خان نے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سر فرازی پائی جو نہایت خان نے کہ اناس ملک کا کیا تھا
پانسو سوار ادرسی بیٹے محبوب بخش پانچ سو تین فرسٹے اور عزت خان کو کہ او اس صوبہ میں صدر خدمات شالہ تہ کا ہوا تھا ایک باجمی اور ایک
گھوڑا اور کچھ و مع مرحمت کیا ان دونوں عبدالنار نے ایک بگڑہ قلعی خط خاص حضرت جنت کشیانی کا جس میں مقدمہ علم نجوم اور اور اونور
کے کہ اور گڑھ مالین از مودہ ہر بیٹوں بطور پیشکش کے گذرانا بعد زیارت کرنے خط مبارک کے ایسا خوش ہوا کہ کبھی ہوا تھا سزا کو کئی تھنہ
تردیک میرے بارہاد کے نہیں ہو سکتا عرض میں اس خدمت کے منصب اور کا جو اس کے قیاس سے بھی باہر تھا زیادہ کر کے ہزار روپے
انعام میں دیے ہر چند فرنگی کو جسے تخت مرصع بنایا تھا انعام میں تین ہزار درہم اور ہرگز اور باقی عنایت ہوا خواہ جادو محمود کو کہ اس کا
طریق درگون کا ہر ادھالی درویشی اور کھڑے نہیں ہزار روپے لطف فرمایا لشکر خان کو منصب تین ہزاری ذات اور ہزار سوار سے اور ہرگز خان
کو منصب نو صدی ذات اور سارے چار سو سوار اور جو اہل علم کو آٹھ صدی ذات و تین سو سوار اور سید احمد قادسی کو آٹھ صدی ذات
اور سارے سوار سے عزت بخشی راجہ سازنگ دیو کو منصب سات صدی ذات اور تیس سوار کا بنشا میر قلی اللہ پیر محمد اللہ کو منصب چھ صدی
ذات اور دھالی سوار کا بنشا اور دروز خان خواجہ سر کو منصب سو ذاتی اور ڈیڑھ سو ارا درندہ خان کو منصب پانسو چالیس ذاتی اور ایک سو تیس سوار
محمد خان کو پانسو ذات اور ایک سو تین سوار اور عزت خان کو چھ سو ذات اور ایک سو سوار اور تیس ذاتی اور ایک سو تیس سوار
اور ایک سو تیس سوار اور تیس ماہیہس دار و در محل کو سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سر بندی بخشی تمل اور صک بل پسران کشن سیکر
بمنصب پانچ سو ذات اور دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر امتیاز منصب داری اون کو گون کا کہ پانسو سے کہ کچھ گھبراوے کو طول کلام
ہوتا ہے حضرت خان سعیدہ خاندیس کو دو ہزار روپے انعام دیا کہ شہہ کیوں کو میں تعبد شکار ستوجہ امان آباد کا ہوا چند دفعہ پیلے حکم فرمایا
اور قیام خان قبول باشی نے واسطے شکار فرغ کے ایک وسیع میدان دیکھ کر جو گراوے کے قناتین کھڑی کر دین کر بت سے ہر نکلنے سے
اندرفق توں کے لائے تھے جو میں عمر کر لیا کج کباب کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دیکھا دل میں آیا کہ بھون کو زندہ کر ڈا کر درمیان چوگان
تعمیر کے چھوڑا دو دن کو ذوق شکار کا بھی پانار بھون اور اونکو بھی کچھ صدرہ و آزار نہ دے کچھ اسو سطر سات سو ہر ان ضمن میں کچھ اور کچھ
کو بھیجے گئے جو سامت آئے دار انخلافت کی ہر ذریعہ متحر رہے ان خدمتی کو حکم دیا کہ شکار گاہ سے تاملہ ان تعمیر و دوط فرشتہ نکالے گئے
تھانین کھڑی کر دین اور ہر ذوق کو دلان سے ہانک کر اس میدان میں لاوین فرسب آٹھ سو ہر کے اسی طرح سے بھیجے گئے اور
ہر کچھ شہہ شہر لکھنؤ میں تیار کیا ان آباد سے کوچ کر کے جوستان سر آئین منزل کی اور ہر خان سے شہہ مبارک شہہ اور تیسوں کو لکھنؤ
نور منزل میں نعل اقبال کا اتفاق ہوا اور چھ تیسوں کو والدہ شاہجہان نے دنیا سے رخصت کر کے دوسرے دن جو اس فرزند کے مکان پر

جاکر با انواع دلتوازی اور دوجوئی کے اوسکو اپنے ہمراہ دولت خانہ میں لایا تو فرزند بختیار کی وادعی بہشت ماہ الہی کو بیخ سعادت قریں کے کنبجیوں اور اختر شناسوں نے بہتر تائے تھے باقی خاص دلیر نام پر سوار ہر کربار کی و فرخنی شہر میں آبا خلق کثیر مردوزن سے کو بیہ ارا درو دیوار پر جمع ہو کر نظر کھڑے تھے میں اپنے معمول سے اندر دولت خانہ تک رو پینا کار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سے کہ موکل قبائل نے غزم سفر فرمایا آج تک کہ بسعادت و اقبال مزبخت کی پانچ برس سات سمیٹنے نودن ہوئے ان دنوں میں فرزند سلطان پرورد کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتوں کو نشہ خدمت حضور سے محروم رہا دولت زمین بوسی کی سعادت حاصل کی اب اگر از رو مند ملازمت کا پوچھو جسکے متوجہ درگاہ کا ہو بعد و درو دیوار کے وہ فرزند ظور اس امر کو نہا پس نبی سے سمجھ کر حاضر درگاہ والا کا ہوا اسی فرمان میں فقیروں اور ارباب استحقاق کو جو پس ہزار اور سات سو پانچ بیگہ اور دو گاہ نوار تین سو میں گزین غلکی کشمیر سے اولمات ہل زمین کا بل سے مدومعاش مرحمت کی امید کہ ہمیشہ توفیق کامرانی اور فرخبرگالی کی روزی اور نصیب ہوا نہ تو نوار سے اخبار حال غارت اور اندر او سپر طلال افغان کا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مہات خان نے واسطے ضبط نگین اور ہتھیار سال افغانوں کے کل پانچ سو اس گمان سے کہ شاید اوس بے سعادت پر برابر احم اور نوازش ہماری کے کچھ خدمت نمودار کے اتھاس کر کے اوسکو اپنے ہمراہ لیکھا تھا جو کہ مرشدت ان نگر امون ناحق شناس کی تفاق اور بد اندیشی جو اسلئے واسطے امتیاز کے یہاں شہری کر وہ اپنے بیٹے اور بھائی کو درگاہ میں بھیجے تا بل بقی اول کے خدمت حضور میں رہے جہاں اسکے نر زبرد اور اسکا حاضر درگاہ ہوا اس واسطے اوسکی تسلی اور دلہا سے ہر قسم کی نوازش اور مدد بائوں سے سفر فرار کیا لیکن جو کہ کتے ہیں کلمہ بخت کسی راکر فرزند سیاہ جہاں ب زرم کو کوشر سفید نتوان کر دہا جس تاریخ سے کہ وہ اپنی زمین میں پونجا آثار بے دینی اور نگر امی کے اوس سے ظہور میں ہونے لگے کلمت مہات خان واسطے انتظام کار کے سرشتہ ملازمت کو نہیں چھوڑتا تھا ان دنوں میں کہ ایک فوج ساتہ سرداری اپنے بیٹے کے سح اوس میں بدولت کے افغانوں پر پونجی بھی سبب اوسکے تفاق کے وہ صحرا خاں خواہ انجام کو نہ پونجی اور بے حصول مقصود کے لوٹ آئے اندر او بدہنا واس وحم سے کہ مبادیاب کی بار مہابت خان ترک ملازمت کر کے تمام تحقیق اور با زریں میں اگر کجا بوجوں کر دان نامنار اور میرے کے گرفتار کرے پر شہنشاہ کا درمیان سے اوٹکار یعنی اور کج گوی کو کراس مرت سے پوشیدہ رکھتا تھا بے اختیار نظام کیا جب مجھے حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سے معلوم ہوا حکم دیا کہ اوسکے بیٹے اور بھائی کو تعلق گو ایار میں محسوس رکھیں اتفاق سے اب اس میں دولت کا بھی خدمت حضرت عرش شہنشاہی سے بھاگا تھا اور سالہا سال رہنری اور سرقرین اوقات بسر کرتا تھا یہاں تک کہ اپنی سز سے کو دار بے میں گرفتار ہوا امید ہے کہ یہ بے دولت بھی اپنے اعمال کی نمرائیں جلدی گرفتار ہوں نہاں کہ شہنشاہ پانچویں کومان سنگھ نے ہر اوت شہنشاہ کے تعیینوں لگک صوبہ بہار سے جو منصب ہزار می ذات اور مجھ پر ہوا کے سرفراز ہوا ماعقل خان کو واسطے دیکھنے محلا اور تحقیق جمعیت منصبے اردن لیکش کے بیٹے ایک باقی بختیار حضرت کیا اور مہابت خان جو خاص ما زہرانی دوست بیگ کے ہاتھ بھیجا اور نذرانہ روز و دستہ کا واسطے محمود آب دار کے کہ زمان شہنشاہ کی اور امام طو لیت سے میرا ضد کلکار اور تمام مقرر ہوا پرتن خویش پانچہ خان مثل کو منصب سات سو ذات اور ساتہ چار سو ہوا سے سر ملندی بختی محمد حسین برادر خواہ جہاں کو کہ خدمت شہنشاہ کی کا گروہ مقرر ہر منصب چھ سو ذات اور ساتہ چار سو ہوا کا مرت کیا اتنی تاریخ میں تربیت خان خانانہ زود ہوا برکت نیت درست کے سلک امر سے عظام میں انتظام لکھا تھا راہی عالم لقا ہوا یہ سلامت رو جو را مدعیش دوست تھا چاہتا تھا تمام عمر فراغت سے بسر ہونہ مند وستانی سے نہایت رغبت تھی اور بدینہ سبھتا اور خود بخود تھا راجہ سوچ سنگھ منصب مہ نزاری ذات دوسار سے سرفراز ہوا کہ اتند و لد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوہداریتھان اور ملک محب افغان اور ملکوب خان کو باقی مرحمت ہوا سیدیا بیدیناری کو بھی کہ حراست قلوبہ بیکرہ اور فوجہ باری اوس حدود کی اوسکے ذمے ہی عنایت فعل سے سرفراز کیا اتان اور سرفہر مہابت خان انتظام خنجر صغ سے معنا زہا شیع احمد ہنسوی اور شیع عبداللہ علی سنبلی اور فرست خان خواہ سرا اور بے کو خضد ستونی کو

باقی رحمت کیا تھی شیخ سوبہ پنجاب کو منصب پانسو ذوات و تین سو سوار کا اور دوش خان سپہ مستر خان کو کہ رحمت قلمہ کا لہر کی اوس کے
 فتح کے منصب پانسو ذوات اور ڈیڑھ سو سوار کا عنایت ہوا اس تاریخ میں غزوت ہونے شاہنواز خان بن سپہ سالار خانان کی سبب
 گرانی خاطر کی ہوئی اوس وقت کہ وہ اہل حق ملازمت سے رخصت ہوتا تھا تاکہ تمام سینے فرمایا تھا کہ سنے چند بار سنا کر کہ شاہ نواز خان شیخ متہ
 شرب کا ہو گیا اور شرب بہت پیتا ہو گا واقعی یہ بات سچ ہے حیت ہر اس عمر میں آپ کو ضائع کرنا چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر چھوڑ دین اور
 بندوبست اوسکو واجب کرین اگر وہ خود بخوبی چھوڑے حضور میں حاضر کرنا کہ حضور میں لہو اکر اوسکی اصلاح حال کا متوجہ ہوں جب برہان ہو میں پونچھا
 شاہ نواز خان کو عنایت منتہت اور زبون حال پایا اوسکے علاج کی بھیجی کہ تھنا راجہ چند فر سے صاحب فراش ہو کر بہتر ناتوانی پر چھوڑ گیا ہر چند کہ
 طیبیوں نے معاہدہ اور تدریس میں کین ایک سو دو مذمتوں میں جوانی در میان تین تیس برس کی عمر میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہو
 محکو اس خبر خوش سے عنایت نامت ہوا اسی خوب خانہ زاد در شہید تھا چاہتا تھا کہ اس در دولت پر بعد رخصتات شایستہ کا ہوتا اگر منصب
 ہی راہ در پیش ہو اور قضای الہی سے کچھ چہ چہ نہین لیکن اس عمر میں مرگ ان معلوم نہی اسید کہ اہل مغرت سے جو راہ سارنگہ کو کھنڈ گداران
 تھیک اور بندے سے فرجیدان سے ہی پاس اوس اہل حق کے بھیجی ہر قسم کی دلجوئی اور خاک شوقی کی اور منصب پیجہ زاری شاہنواز خان کو اوپر
 منصب چاہیوں اور بیوں اور سیکے کے زیادہ کیا لاراب خان چھوٹے بھائی اوسکے کو منصب پیجہ زاری ذات اور سوار اصل و اصناف سے
 سر فراز کیا اور خلعت اور باقی اور گھوڑا اور شہر جمع دیکر اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا کہ اوسکو جگہ شاہنواز خان کے اوپر سرداری
 صوبہ پرا در احمد نگر کے مقرر کین رحمن دادو سے بھائی اوسکے کو منصب دو ہزاری ذات اور اٹھ سو سوار کا دیا متوجہ رہیے شاہنواز خان
 کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کی طرف ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پان سو سوار میں کیا اور سارک شہن نامت
 بارہویں کو قاسم خان خوش اعتماد والد کو کا عنایت علم سے سر بلند ہوا اسد اللہ پیر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے کا منصب
 پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا رحمت کیا صدر جہان نوش مر قلعے خان مرحوم کا منصب سات سو ذوات اور چھ سو سوار اور خدمت فوج سرداری
 سے سرفرازی پاکر عنایت باقی رخصت کیا گیا تجارت بنید کو منصب چھ سو ذوات اور چار سو سوار اور باقی عنایت ہوا اسنگرام اور سوجو گویا
 باقی رحمت ہوا احمد آباد میں دو ہرے زار غور ہوا تھے اور جو ماہہ سرکار میں تھی کہ جنت لکھنے دل میں آیا کہ بربری کی عمر تہائی کے
 ساتھ جنت لکھنے کہ کچھ اوسکا شکل دشمال کا پیدا ہوتا ہے القصد سات ماہہ بربری اوس سے جنت لکھنے اور بعد گزرتے مدت چھیننے
 کے غم جو میں ہر ایک نے ایک ایک بچہ دیا چاہا وہ اوس میں نہایت خوشتر اور خوشما اور خوش رنگ اور خوش ترکیب جو انہیں سے کہہ کر ہر کے
 مشابہ بچہ مانند سمد کے خا سیاہ پشت میں رکھتا ہے اور سرخ رنگ بھی اور دوسرے رنگوں سے اچھا معلوم دیتا ہے اور بہت اہل حق اور
 شوقان اور خوش امانان اور انواع جنت اور خیر اوسکی اس قدر میں کہ کچھ نہیں جاتین چندا انہیں دیکھنے سے دل درخیز اور اوس کے
 تماشے میں بہت رغبت کرتا ہے اور یہ مشہور ہے کہ مصدودا ہی جنت دینے فرغالہ کو نہیں لکھ سکتا ہر اس جگہ صادق ہے اگر ادا سے فرغالہ سے ایک
 کی تصور کچھ سکے اور اداؤں نادار و قہر قسم کی جنت دینے اور شوخیوں کے کھینچنے میں تنگ نہیں کہ ساتھ بچے کے اتوار کے لکھ چھ ایک ماہ
 بلکہ میں روز کا اس قدر ملے جگہ سے زمین پر جنت کر جاتا ہے کہ اگر بچہ فرغالہ کے اور جنت کرے ایک حضور بھی سلامت نہ سے محکو جنت
 لکھ دیا فرما کہ ہندو میرے پاس رہے اور ہر ایک کا نام علیہ رکھا گیا تے کہ بارہ خوار و زراعیل میں بہت توہر کرتا ہوں چاہتا
 کہ نکل لکھی بہت ہو جا کہ اہل کو لوگوں میں پھیل جاوے اگر ان کے چون کو آپس میں جنت کرائیں ملن غالب ہے کہ نفیس سے کھیلن اور جنت
 اہلی بہت اور زبکالوں کے ہے کہ بچہ فرغالہ پیدا ہوتی ہے جب تک کہ پستان مٹے میں سے اور دو دن پہلے چاہتا ہے اور اضطراب کرنا ہے اور
 یہ اصلا اولاد نہیں کرتا ہے پر بھلا کھڑا رہتا ہے شاید گوشت انکا بھی ذائقہ دار ہو پستلے یہ حکم ہوتا تھا کہ مقرب خان صوبہ دار ہار کا سرکار و بان

یہ بیان
 لکھنا ہے

اور اس جگہ سے مقام محبوبیت میں پونجا ایسا مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین ہے آپ کو انواع نوران اور رنگوں سے شگسٹن پایا یعنی استغفر اللہ میں مقام خلفا سے گذر کر عالی مرتبت کو آیا اور گستاخان کین کہ لکھنا اور تکامل طول و امداد سے دور جو اس وسطے میں ہو گیا کہ درگاہ عالی میں حاضر کین موافق حکم کے ملازمت میں حاضر کیا اور سب بات کو کہنے در یافت کیا خوب موقوف دینا نہ آیا اور باصغر کئی عقل و دہش کے پرفرد اور شکی اور غور و پند معلوم ہوا اصلاح اور سکے لینے اس میں دیکھی کہ چند روز قید خانہ ارب میں مقید رہے تو شوخی طبع اور ناشکی دماغ اور سکے کی اصلاح ہوجاوسے اور گراہ ہونا عوام کا بھی کہ ہوسے ناچارانی رہے سنگدن کے حوالے کیا کہ ظلم کو الیا میں حیدر نے کچھ بیویوں کو فرزند ارشد شاہزادہ سلطان پر دینا لیا دے آیا اور کوشش آستان خدمت سے جہن اخلاص کو نورانی کیا بعد اور اسے مراد اسم زین بوسی کے فوازش بیکران سے مخصوص ہوا حکم لینے بیٹھے کا ذرا با دوہرہ راشنی اور دوہرہ ویر بلو زلف اور ایک سیرا برسم میکیش وقت ملازمت کے گذرا جو باقی اسکے اوس وقت تک نہیں پونچے تھے دوسرے وقت نظر سے گذرے کہ جو کلیدانی نیا درختینہ پور کو اور اس فرزند نے موافق حکم کے ایک فوج اور سپہ بھی بقی اسی باقی اور ایک لاکھ روپیہ پیشکش کیا اپنے ہمراہ درگاہ گیتی پناہ میں لایا دولت پستان بوسی سے مشرف کیا وزیر خان دیوان فرزند مذکور کا کہ قدم سنگدن درگاہ سے ہر سعادت کوشش سے سرفراز ہوا اور کھار باقی ہزار وہ مذکور گزرنے نو باقی مقبول ہوسے اور باقی او سکو دے جب مرمت خان بختی خان خان زاد اور تربیت یافتہ درگاہ خان بنگالہ میں ملاحظہ کیے اور کجا ن شاد علیہ السلام بھائی او کا منصب ہزاری ذات اور پان سو اسے سرفراز ہوا اور دوسرا بھائی او کا منصب چار سو ذات اور سوار سے ممتاز ہوا ملاحظہ اسکے پریشان نون روزہ و شنبہ تیسری تاریخ تیرا ہوا کہ اور فوج شہر میں چار کالے اور ایک دہ اور ایک غزالی شکار ہوا آج کے منزل فرزند سعادت مندر سلطان پر وزیر کے سے اتفاق ہو گیا ہوا دو باقی تھے بڑے دانت دہلے مع تانہ برسم میکیش اوسے گذرانے دونوں باقی میدان خاصہ میں داخل ہوسے موزن بارک شنبہ تاریخ تیر ہوین کو سید حسن علی برادر شاہ عباس فرزند شاہ عباس اور غرضی اوس کن اسطنت کے درگاہ میں آیا اور خیر قبضہ دنان ماہی کا جو ہر دریا ہاہ ابن کہ برادر موصوف نے خان عالم کو دیا تھا اور وہ نہایت ناگوار دے درگاہ میں بھیجا بہت پسند آیا حقیقت میں تھے ہر نادر اب تک ایسا دستہ ابن دیکھا نہیں ہو جو بہت اچھا معلوم ہوا دربارک شنبہ تاریخ سائیسون کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جو سیرن کو ہزار درجہ بوجہ انعام سیرن علی کو عنایت ہوسے عبد اللہ خان بہادر فرزند جنگ کو باقی مرمت کیا رفتہ رفتہ شنبہ دوسری مراد کو اہل خانہ کو کھڑا عنایت ہوا اعلیٰ خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے سرفراز ہوا شنبہ چوتھی مطابق چند ہون میں شب شہان خوشن شب بارت کا ہوا موافق حکم کے کب دریا کشیوں کو تھم کے چاغون اور آتش بازی سے کھڑا کر کے لانے لایا ایسے چراغ مرتب تھے کہ نہایت اچھے معلوم دینے بہت دیکھ میں اوسکی سیر میں ملاحظہ ہوا کہ فرزند شنبہ کو سیرن بن نادر علی میدانی کہ غاندزادان قابل تربیت سے ہر منصب سات سو ذات اور پان سو سوار کا کیا خواہرین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرمت کیا حاجت گیس کا منصب سات سو ذات اور ایک سو چار سو ایک نوین کو قبضہ شکار سونو رنگین جا کر اوس محروسے دلکش میں سیر فرزند گار کے تیر توہین کو دولت خانے میں تشریف لائے

نورانی بھائی بھائی کا

رہز مبارک شنبہ سو لوہین کو پوتا شیخ ابو الفضل کا منصبیات سوزفات اور ساٹھے تین سو سوار سے سرفراز ہوا اس روز سیرت گل زینت کی کہ کب آب جہا پر واقع ہجر درمیان رہتے کے خوب بینہ برسا اور جن کو اذسر لوط اوت اور لغذارت بخشی اناس کب سے تھے سیر کمال کی عمارتوں سے کہ اوپر کارے دیا کے بنی ہوئی تین جن جس قدر کہ نظر کام کرتی تھی سوانہ اور پانی رحمان کے کچھ نظر میں معلوم نہیں ہو چکا یہ آیات افندی کی مناسب مقام ہیں سے روز پیش و طربستان ست + روز بازاگر رویمان ست + تودہ خاک خبر کبیرت + دامن بادگلاب افشان است + از ملاقات مبار سے غدیر + رہت چون آزدہ سوہان ست + جو بلخ مذکور بیج ذمہ تربیت خواہ چکان کے ہجر باچہ زینت نئے طرح کے کان دونوں میں اوسکے واسطے عراق سے لائے تھے برہم شکیب گذر نے جو کچھ پسند آیا لیکر باقی اوسکیو محرمت ہوا یاغ خوب آرہستہ کیا تھا منصب اوسکاح اصل و اضافہ پنجاری ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا افغانا تھ مجیب سے یہ ہجر کہ خان عالم کے ساتھ خبر غنہ و دندان ابن جوہر دیا پو لیسرے باور کا بگلاک عالی متدار شاہ عباس کا کہ مٹھکو بھیجا تھا مید اول اس قدر مال و دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی ہو شیار کو تلاش کرنے کے واسطے طرف ایران اور توران کے بھیجا اور کہد با کہ خوب تلاش کر کے جن جگہ جھکے پاس طرح جس قیمت کو ملے حاصل کرنے میں تھہیز کزین اور بہت سے بندہ ہا سے ملو عدان اور امر نے ذیشان ہمیشہ اوسکی تلاش میں نہ تھے لکن اتفاق سے اسی شہر میں ایک مردم اجنبی بے وقوف نے دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تھڑی سی قیمت کو بکلا کر خرید لیا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ شاید گن گن گر سیاہ ہو گیا ہجر سودا گیت کے ایک ٹکار کو بھی دن فرزند راجند شاہ جہان سے دیا اور کہا کہ اس دندان کو اوپر سے بریت کر لیا کر دے کہ دین سیاہی اور اثر خوشگی کا نہ ہے اور یہ نہیں جانتا تھا کہ سیاہی نے قدر و قیمت سفیدی کی بڑی بانی ہجر اور اس خال و خط سے مشاطہ قدر نے پیرا یہ جمال اوسکے کا بنایا ہجر اوس بنائے فی الفور داروغہ کا رخا نہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ ایسی جس کیاب و نادر کہ ایک خلق اوسکی تلاش میں سرگردان ہجر اور دور دور لوگ گئے ہیں یہاں مفت ایک مرد بے وقوف کے ہاتھ لگی کہ وہ قیمت و قدر اوس کو ہزایاب کی کچھ نہیں جانتا ہجر سہل اور آسانی سے اوسکے ہجر مشا را لینے اوسکے ساتھ جاکر اوسکو لیسکر دوسرے دن اوس فرزند کی خدمت میں لایا ہجر فرزند شاہ جہان ملازمت میں آیا اول انکار نہایت شکستگاری کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سے آ رہتہ ہوا لفظ میں گزرا کہ کچھ نہایت خوش وقت کیا **صع** ہجر ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی بد اتنی بد عا میں خیرینے ما دوسکے حق میں کین کہ اگر سوہین سے ایک قبیل ہوا واسطے بر نور داری دین دونو کے اوسکو کافی ہجر اسی تاریخ پہلیم خان نے کلب ذکر و ن عمرہ عادل خان سے ہجر اگر ملازمت حاصل کی جواز دے اخلاص کے بندگی اختیار کی تھی ساتھ مراحم سیدین کے اخصا میں بھنگی خلعت اور اسب اور شمشیر اور دوس ہزار درہم اضافہ ہوا ہونہ ہجر نئی ات اور پان سو سوار کامرمت کیا اتان دونوں میں عمرنی خان دولان پونجی گھرا تھا کہ کپ لے کمال مرحمت اور قدر وانی سے پورے غلام اپنے کو با وجود کمن سالی اور صنعت مینائی کے حکومت ملک ٹھہرے سرفراز کیا تھا جب جو یہ صنعت نہایت نفع اور ایسا پتہ بھی ہو گیا ہجر کہ قوت تر دو اور سوار کی یہ نہیں پاتا ہجر لندا مید واریوں کہ سیر کرنا سے سوان کر کے سلک لشکر دما میں انتظام نہیں حسب اناس اوسکے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پر کتہ خوشاب کو کہ تیس لاکھ دام جمع کیا اوسکی ہجر اوردنوں سے جاگیر تخر وہ مشا مالہ کی ہجر اور نہایت آباد اور زریع ہجر واسطے درخرج مشا را یہ کہ تقریباً ساٹھ ہجر در نظر لیا ہوا تھا ہجر کہوے اوسکو پڑے بیٹھے سب محمد کا منصب ہزار سی ذات اور کچھ سوار کا کیا اور دوسرے لڑکے یعقوب بیگ کا منصبیات سوزفات اور ساٹھے تین سو سوار کا مقرر کیا تھ کہ ساد بیگ کا منصب تین سوزفات او پچاس سوار کا کیا اور روز شنبہ ہجر شہر لوہو کو واسطے اتا تیر جان سپار خان غانا سپہ سالار اور ورامارے عظام کے خدمت صوبہ دکن پر مقرر میں بیٹھے خلعت بارانی مہراہ زیدانی کے بھیجا ہجر قصد سیر گلاد ہمیشہ مبارک شہر کا دل میں ہجر نور الدین علی رضت کے کہ نشیب و فراز رہتہ کو سچے الامکان صاف کر کے اس طرح سے کہ

عبور چار یا پون باہر درواگہ گھاٹیوں دشوار گذار سے باسانی ہو جائے اور آدمی محنت اور سختی نہ دیکھتا اور ہنر اور ہمت آدمی مسنگ تر اٹھانے سے
 ہزاروں کے گئے اور ایک باقی شامالہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ تاریخ تیرہ مہینہ کو بلخ کو نذر نزل میں جا کر سو دن تک اوس گلشن میں
 قیام کیا اور کجاہت بگلیا قلعہ مانڈپور سے کہ وطن اوسکا بچ آیا اور سادات استمان ہوسی کی پائی ایک باقی اور ایک کلنی مصعب برہم شیش گذر نے
 مقصود وہاں منصب ہزاری خات اسیک سو تیس سو سے سرفراز ہوا اور مبارک شنبہ میسون کو فرزند پرور نے دو باقی تند گرانے اور چھٹے
 داخل ہوئے حلقہ مہارہ کے حکم ہوا چوتیسویں کو دولت خاندان حضرت مریم الزبانی میں جن شبن ورن شسی کارہستہ ہوا سال اکا دن چہاں ہستیوں کا
 کے بتر فتح ہوا امید کہ مدت بیات مرثیات ازدی میں مصروف ہو سکیہ جلال بن سید محمد اور پوتے شاہ عالم بخاری کو کہ محل احوال اوسکے
 درمیان و قتل سفر گجرات کے گھنے گئے رخصت جاہلی کی کردادہ فیل مدسے سواری کے رخ خراج راہ عنایت کی شب یکشنبہ میسون مطابقی
 چودہویں ماہ شوال کی کہ میرکا مل تھا درمیان مہارات بلغ واقع گنا رہ بلغ جنما چرشن ماہتابی مرتب کیا اور محض پسندیدہ ہونی سہلے تاریخ ماہالی
 دغان المہن جوہر سے کہ فرزند شام جہان سے نند کیا تھا سینے حکم دیا کہ با نازہ و قرضوں خفا اور ایک شخصت کے اوس میں سے کا مین
 نہایت خوشترک اور نادر ہوسے اور ستاد پیران اور کلیمان کو کہ فرزند خاتم ہندی میں نظیر اپنا نینین رکھنے میں حکم دیا کہ قیدہ نخر کاہیا کہ پسندیدہ
 طرح جاگلی مری اور کوکے ہرن بنا دین اور ایسے ہی تیند اور غلاف گیری اور بندہ بان کو بھی ایسے ہی اور ستادوں کو کہ اپنے فن میں فطیر نہیں کھٹے
 ہن و نایا باقی جیسا کہ دل چاہتا تھا نالیک قبضہ اس طرح کا المہن بچ کر اوسکے دیکھنے سے حیرت ہوتی تھی سب سے سات رنگ معلوم ہوا چوہر
 اور بعضے پھول ایسے دکھائی دیتے ہن کہ گویا نقاشی معنے قلم بیان نگار سے نظریاہ گرد اوسکے تحریر کیا تھی تحقیقت ایسے نفیس ہزاروں
 کہ ایک دم اور کی حمدانی گوارا نینین اور تمام جوہر گران ہاسے کہ خزائے میں بجز عزیز رکھتا ہوں اور مبارک شنبہ کو مبارک اور فرقی کر
 ساتھ سینے اور دھین زیب کر کیا اور اوستادوں نادر کار کو کہ اوسکے بنانے میں نہایت صنعت کی تھی بہت انعام دیا اوستاد پیران کو
 باقی اور خلعت اور کمرے ہونے کے اور کلیمان کو ساتھ خطاب مجاہب دست اور اضافہ اور خلعت اور پونجی مصعب کے اور ایسی ہی ایک
 کو لائق نینر ہندی اوسکی کے سرفراز کیا جب معلوم ہوا کہ ان اللہ پر مہابت خان نے اعداد و بدن سے لڑائی کر کے فوج اوسکی کو شکست کر
 بہت سے اتھانوں سیدہ روسی باطن کو غفلت تیغ خون شام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی اوسکی کی بھی گئی یا چوہن کو خبر آئی
 کہ راجہ سوچ سنگہ ساتھ مرگ ملیع کے دکن میں مر گیا وہ پوتا مالو دیو کا بچہ کہ زمینداروں عمدہ ہندوستان سے تھا ساتھ رانا کے دم برابری کا ہاتا
 تھا ہی بچہ ایک لڑائی میں رانا پر غالب ہوا تھا حال اوسکا اگر ناسد میں ساتھ شرح و بسط کے نہ گور بچہ راجہ سوچ سنگہ ساتھ رکت تیرہ ہجرت
 عرش آستیاہی اور اس نیاز مند درگاہ سجانی کے مراتب بلند کو پونجا ملک اوسکا باپ اور دادا سے بھی زیادہ ہو گیا اور اوسکا کچھ سنگہ نام
 رکھتا بچہ اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی میں مہمات ملکی اور مالی اوسکو سوچ دیے تھے جو چینی اوسے لائق پرورش کے جانا منصب اوسکا
 تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم و خطاب دیا اور منصب اوسکے چھوٹے بھائی کا پانچو ذات اور ڈھائی سو سوار مقرر کر کے جاگیر
 وطن میں مرحمت کی اور در مبارک شنبہ دوسویں ماہ مہر کو واقع التماس آصف خان کے اوسکی نزل میں کہ اور پرکانا سے جہان کے واقع ہن
 گیا ایک مہم بنایا تھا نہایت عمدہ صاف اور نفیس میں بہت خوش ہوا بعد فراغت ہونے غسل کے نہم پیالہ کی ارہستہ ہوئی اور بندہ خاک
 ساغر قلا سے خوش وقت ہوسے اوسکے نذرانے سے جو پند آیا لے لیا اور باقی اوسکو بیکشترا قیمت تمام نذرانہ پسند شدہ کی تمیزی
 روپیہ ہوا باقرخان فوجدارستان بنیادیت علم سر بلند ہوا پیلہ و افن حکم کے دل خلافت آگرہ سے دریا کے ایک تک دور وہ دخت گھٹا
 تھے اور کیریاں بنوائیں ایسے ہی ہاگرہ بیکھلا تک نبی جو اور اب حکم دیا سینے کہ آگرہ سے لاہور تک ہر کوس پر ایک میل قائم کریں کہ کلمات
 کوس معلوم ہوا اور فاصلہ تین کوس پر ایک کنا کھد و افن تاسا فر آرام یا مین رفتہ مبارک شنبہ چوتیسویں ماہ مہر کو جشن دسہرہ کا ہوا

باہن ہندو کو سوار کر سنے لے لعلہ کے ہاتھی نظر سے گندے جو مسترخان نے نورد گزشتہ میں نذرانہ نہیں گدانا تھا اندر لہ
 میں بخت سونہ کا اور ایک گشتری یا قوت کی اور ایک مرجان کی اور زیورات ندریکہ تخت بہت نامور بنا تھا قیمت سبکی سولہ ہزار روپیہ ہو
 جو صدقہ اعتقاد سے لایا تھا قرن قبول ہوا اتن زبون زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو وار کا ہوا جو وقت کچھ بروز ہوا
 سفر ہوا تھا شام کے وقت بمبارکی گشتی پر سوار ہو کر میں متوجہ مقصد کا ہوا آٹھ دن اول منزل میں توقف ہوا تاکہ آدمی فراخ خنام سے
 سامان درست کر کے ہمراہ ہو جاوے جن مہابت خان بگلش میں کہ ڈاک جو کی میں سبب نہیجے تھے بہت ترقی زارہ آئے نہایت لطیف تھے
 میں کھا کر خوش ہوا سبب کا ہل کے کہ نہیں کھائے تھے اور سفر خندے کہ ہر سال آئے ہیں کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور شہر غنی اور خوش
 اور خوش فرنگی ان کے ساتھ کچھ نسبت نہیں رکھتے اب تک ایسا نفیس و لطیف سبب نہ کھیا تھا کہتے ہیں کہ بگلش بالا میں مقبل لشکر کے
 ایک گاؤں پر سوران نام اس میں درخت اس کے بہت کوشش کی لیکن اور جگہ ایسے نہیں ہوئے تھے سن الہی اپنے برادر شاہ مبارک
 کو ان بیویوں سے الوش عنایت کیا تا معلوم کرے کہ عراق میں اس سے بہتر ہوتا ہے یا نہیں عرض کی کہ تمام ایران میں سبب اصفہان کا
 ممتاز ہے اگر نہایت درجہ خوب ہوتا ایسا ہی ہوگا روز مبارک شنبہ غزہ ماہ ابان آئی کو واسطے زیارت روزنہ حضرت عرش اشیشانی کے
 حاکم سر مبارک کا اور پستان ملائیک اشیشان کے گھسکر سو ہزار چڑھا میں اور تمام بلگیوں اور اہل محل نے طواف اس پستان ملائیک مظاہر
 کا کر کے نذرین گزار میں شب جمعہ کو جگہ اچھوت ہوئی شمشیح اور مل اور عاقط اور اہل فخر جمع ہوئے ہر ایک کو حسب لیاقت اور کے مال
 اور دولت اور خلعت عنایت ہوا عمارتیں اس روز منہ تبرکہ کی نہایت عالی ہیں اب کے ابرجدل میں آیا تو روز زیادہ کین تیرہ شب
 چار گھنٹہ رات گزرنے کے بعد منزل مذکور سے کوچ ہوا اور ساڑھے چار گھنٹہ کو س راہ دریلے کر کے چار گھنٹہ دن پڑھے منزل میں پونچھے
 بعد دوپہر کے دیاسے اتر کر سات تیرہ شکار کیے اور تیسریں الہی کو میں ہزار روپیہ رحمت ہوا اور خلعت زمین مع حبیہ صبح اوفیل کے
 عمار کے رخصت کیا اور واسطے برادر شاہ عباس کے ہر لہجی مرصع کہ مرصع کی شکل بنائی تھی موافق دو متاوا کے اوس میں شراب آئی تھی بطور
 ہر ایک کی بھی امید کہ سلامت منزل مراد پونچھے لشکارا حق کو کہ اور حکومت اور حراست دارا ختاف اگر کے حکم ہوا تھا خلعت اور گھوڑا اور
 ہاتھی اور نقدہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اگر تہم خان منصب دو ہزاری ذات اور دو بیچارہ سارا اور خدمت نو ہزاری سکا روپوں سے سفر زار
 ہوا یہ بیابا اسلام خان کا ہے اور وہ پورا صاحب سیدہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہے کہ ہمار ذات اور عمارت صفات اور نسبت دعا گوئی کے آدھے
 اس دو دان والا میں اور اق گذشتہ میں گھسے گئے اندرون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانے میں مجھو امیر میں ضعف بہت
 ہو گیا تھا پہلے اوس سے کہ یہ خبر ماخوش بنگا کو پونچھی ایک دن اسلام خان خلوت میں بیٹھا تھا ناگاہ بیچو دیو گیا جو ہوش میں آیا تو ایک معتد
 بیگن نامی اپنے محرم باز سے کہا کہ عالم غیب مجھو مسئلہ کم طبیعت مدفن حضرت شاہنشاہی کی کی ناساز و علی جو علاج اور کما مضر اور پند
 کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہی اول دل میں آیا فرزند جو شنگ کو فدای فرق مبارک حضرت کا گردن لیکن جو کہ فرود سال تھا اور
 اب تک پھل زندگانی سے نکھایا تھا مجھو اسکے حال پر رحم آیا اوس آپ کو بیٹے مرئی اپنے پرنسدا کیا اسید کہ جو صدق باطن سے روز گاہ آہستہ
 قبل ہوئی الغور تیر دعا کا ہوت اہبابت کو پونچھی اور اوسی وقت اثر چاری اور ضعف کا اوسے عا ہر ہوا اور خطہ بظہ چاری پڑھتی تھی کہ
 کہ ہوا رحمت آئی میں پونچھی اور حکم علی الاطلاق نے صحت کامل شفا مانا غیب سے اس نیاز نند کو کہ راست فرمائی اگر حضرت غرض کھتیا
 واسطے تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیاز نند روز گاہ آئی کو فوت سلطنت کی
 پونچھی واسطے ادا سے حقوق اوس بزرگ کے انہی بڑی رعایتیں کی گئیں اکثر ان میں عالی مرتبہ امارت کو پونچھے اور صاحب موت
 ہوئے جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گزر اوس کا فون میں ہلال خان خواجہ سمر نے کہ خدمت کاروں زمانہ شاہزادگی سے سر

قصہ اوقات
 اسلام خان

سلاوی اور باغ بنویا تھا خدا مقرر کرنا اوسکی سرفرازی کے واسطے تھا تو ماسایا گیا اس منزل سے چار کچھ میں تھرا پونچھ روز تک اس شہنشاہ
 مایح آٹھویں کو مین واسطے تھمشے بندر بن اور بنجانوں کے گیا اگر زمان سلطنت حضرت عرض سیشانی مین امیر دن راجپوت نے حاجت
 اپنے طرز پر بنوائیں اور باہر سے بہت خلعتا کے لیے لیکن اندر چکا در اور ابا بیوں نے گھر بنائے تھن کہ انکی بدبو سے ایک دم ابا نہیں جاتا
 از بردن چون گھر کا فریضہ چل + وز درون قہرند ہے غرض اس دن مخلصان نے موافقی حکم کے بجگاہ سے اگر ملازمت حاصل کی سو
 باشرفی اور سو روپے بزرگ کرناے اور ایک سال اور ایک طرف طرہ طراد کا پیشکش کیا جسہ نوین کو چھ لاکھ روپیہ خزانے سے واسطے وزیر و قلدیر
 کے خان خانان سپہ سالار کو بھیجا گیا امداد گزشتہ مین احوال گسائیں جبرو پ کر اوجین مین گوشہ نشین تھا لگیا ان دنوں اوچکن
 تھرا مین کہ کربھی عبادت گاہ منہ دون کی خیر آیا اور لب دریاے جناب پر عبادت مہجوت مین شوقی مین شوقی مین شوقی سے ملنے کو بھی میرا چاہین
 اوسکی ملاقات کو گیا اور عرصے تک خلوت مین صحبت رکھی جو اوسکا خلعت تھرمین اوسکی صحبت سے خوش ہوا شہنشاہ رسون کو قراول تے
 عرض کی کہ یہاں ایک شیر عالم اور سرفزون کو ستانا ہر اوسی وقت میںے حکم دیا کہ بہت تھرا لچاکر جھلائی کو خوب گھیر لیں پھر مین خود
 مع اہل محل کے سوار ہوا جو میںے عمد کیا کہ کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ ستاوں گا نوجہاں یک کو حکم دیا کہ بندوق مارے باوصت اسکی
 کے کہ باقی بو سے شیر سے ٹھہرتا نہیں تھرا اور حرکت کرتا رہتا تھرا اور بلا سے عاری سے گفتگ بلے تھا انا بہت مشکل تھرا چنانچہ میرا دستم
 کہ فرج بندوق انداز مین جبرو میرے مٹل اوسکے دوسرا مین تھرا کی بار لیا ہوا اوسکے تین چار فزون نے بسبب ساری فیصل کے تھرا
 اندر جہاں یکم نے پہلا ہی فریاد مارا کہ اوسی فرین شیر تمام ہو گیا دو شہنشاہ ہار مین کو پھر گسائیں کی ملاقات کو مین گیا اور صحبت اوسکی
 حاصل کی اور بندر بایت مین اندر قتل نے خوب توفیق عنایت کی تھرا فہم عالی ساتھ خوش خدادا کے جمع تھرا دل تعلقات دنیا سے
 اور تھرا کردہ کرناٹ پڑانا واسطے سرعت کے اھا ایک ٹھیکر ابقدر پانی پینے کے اختیار کیا تھرا اور چارے گرمی بجات مین بہر تھرا اور
 سراپانکا رکھتا تھرا اور ایک سوراخ مین کہ جسکے رہتے مین مٹل شیر خوارہ بھی تعلیم سے کس کے رہنا اختیار کیا تھرا تین شعر
 حکیم شہنامی کے اوسکے مناسب حال مین دہشت لقمان یکے کہتے تھرا ، چون کلوا کلوا غنای وسیند چنگا جو الفصد نے سہل کرد
 ازو کے بہ حیثیت انجاء شش برت و دو پے ، با ہم گرم چوچم کران پیرزگفت فہا لیں موت کثیر و چود چوچ مین کو پھر ملاقات تھرا
 کو گیا اور اوس سے خدمت ہوا بے تھرا اس کے بعد ہر ایک طبیعت تھرا تھی دن مبارک شہنشاہ پانچ پندھ مین کو کچ کہ کہ بار پڑا بڑا منزل کی تھرا تھرا
 چوچ سلطان چوچ دینر خدمت ہو کر اکر اباد اور طرف پگنات جا کر اپنے کے کی دل مین ارادہ ایسا تھا کہ کس مین چھڑا رہے جو پہلے اس سے
 اوسے اظہار پریشانی کی ناچار جوابی اوسکی قبولی اور خدمت کیا اور گھولہ بچاق اور بچکر اور تھرا ارا بق تھرا جو ہر دارا تھرا خاصا ہوا
 ڈھال خاصہ رحمت ہوئی امید کچھ ساتھ جلدی اور خوبی کے آوے جو مینا و قید خسرو کے بہت ہو گئی تھی دل مین آیا کہ زیادہ اس سے اوسکو
 قید رکھنا اور خدمت سے محروم رکھنا آئین رحمت سے دور ناچار حضور مین بلاکر مین نے نکو واسطے کونش کے دیا اور سازو گراہا اور
 بخش امید کہ توفیق رہنا جوئی اور سعادت بندگی کی نصیب اوسکے جو مجھ کے دن واسطے مینا پانچ مخلصان کو کر کے واسطے خدمت دیوانی مگر
 فرزند ہر بڑے کے ملا تھا خدمت مین اوس فرزند کے بھیجا ہوا اور منصب اوسکا موافق ہمیشہ کے کہنگا لیں کتا تھا وہ تھری ذات اور سات
 سوار مقرر کیا تھرا مین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام سپہر سپہر مین صدر جہاں کا کار اور چوہدری سپہر کا ترقی کے انتھام مین
 آیا دو با تھی اور چند جاؤ شکاری تھرا کے ایک با تھی اور دو از تھرا کہ کے باقی اوسکو مرحمت کیا اٹھارہ مین کو کچ جو ان دنوں مین
 دارا سے ایران کے ہاتھ پہنچی تھرا تھرا کے ایک دست تھرا شہر شہر گیا تھا اور یک شہنشاہ دروسا جان مال نے بھی اسی کے
 ہاتھ دیکر دلا گیا مین جاتا لیکن یہ راہ مین مٹل ہو گیا اور شہنشاہ ہی بھی تھرا شہر کی خلعت سے چوچ مین چوچ گیا تھا اگرچہ زندہ دلا گیا

پونجا یا لیکن ایک ہفتے سے زیادہ زما و زلف ہو گیا کیوں حسن اور رنگ اس جافور کا خال سیاہ بازو اور پشت اور پلہ پر بہت خوشنما تھے اور جو کچھ فرمایا
سے تھا ایسے اوستا و منصور نقاش کو کہ ساتھ خطاب بنا دالہ صبر کے سرفراز ہی فرمایا میں نے شہید ہوئی کھینچی گاہ رکھے دو نذر اور پیر میرا شکار کو کہ حضرت
کی خدمت میں حضرت عرش شہبانی کے دن سیر کا تین ام کا تھا مقارن اس حال کے دل میں آیا کہ خلاف ضابطہ اور کچھ کیوں کریں بہتر ہے کہ تیس
دام کا یہ ہے ایک دن گسائیں جبرو پنے لے لیا کہ کتاب بیدین کہ احکام دین ہمارے کی ہے ورنہ سیر کا چھتیس ام کا لکھا ہوا ہے جو اتفاقات
غیبی سے حکم تھا رامانوی کتاب ہماری کے پڑا کر دی سیر چھتیس ام کا معتمد رکھا گیا جو سے بہتر ہی حکم ہوا کہ اب سے تمام ملکوں میں چھتیس ام کا سیر
معمول ہو سکے اور یوں کو کوچ ہوا راجہ بھاد سنگھ واسطے لک لک کر دکن کے قعر فرمایا گیا میں نے ایک گھڑ اور ارب خلیعت اور کومرمت کیلئے چلی
سے اٹھا یوں تک پہلے دے لے اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اوتیسویں کو دارالبرکت دہلی میں درود لشکر اقبال کا ہوا پہلے سرفراز دین اور
اہل محل کے واسطے زارت و روضہ منورہ حضرت جنت آسمانی کے گیا اور نذرین گزارا زمین اور اس بچے سے وہ پہلے طواف روز تہرتہ کرنا شروع
نظام الدین چشتی کے گیا اور ہمداد بہت کی آخوند سے دولتنامے کو ایک سلیم گڑھ میں مرتب ہوا اٹھ تیسویں جمعہ کو تمام ہوا جو اس وقت
شکار پر گنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تھی عرض ہوئی کہ ہرن بہت جمع ہو گئے ہیں روز شنبہ غزہ آذر ماہ الہی کو چیتے کے حکم کے واسطے
سوار ہوئے اور زمین درمیان ماہ کے اولے بہت بڑے سربے میں مانند تیکے تھے ہوا کہ نہایت سرگرداں اس دن تین ہرن پکڑا گیا
چھتیس ہرن شکار کے تیسرے کو چوبیس چیتے پکڑا گئے اور دو فرزند شاہجہان نے بندوق سے مارے جو چھپ کر چلے گئے پکڑا گئے پانچویں کو تھاکا
شکار ہے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بھاری نے کہ ساتھ حکومت دار ملک دہلی کے شخص تھا تین ہاتھی اور اٹھ گھڑا گئے اور اور
اجناس نذر کین ایک ہاتھی اور دوسرے اجناس قبول کیے اور باقی اس کو بچھا ہا شتم خوشی فو صدار یعنی پرکات سیر کا رت علی سعادت
آستان چوسی کے آیا روز مبارک شنبہ تیسویں تاریخ تک گرد فواج پالم کے چیتے کے شکار میں شمول رہا تین بیچ عرسے بارہ روز کے پارسو چھتیس
پکڑا گئے اور دہلی کو راجت کی حضرت عرش شہبانی کی خدمت میں سنا تھا کہ جس ہرن کو کھینچنے کے بچے سے حسن خاص زمین
ماہو دیگے صدرہ اوسکے ناخون اور داتون کا ہرن کو نیو پونجا ہو تب بھی زندہ رہتا اور کسا کالات سے ہوا میں اس شکار میں واسطے
کے چند ہرن خوب صورت تھی بیش کو پہلے پونچے صدرہ ناخون و دندان کے چیتے کے بچے سے چھڑا کر فرمایا کہ حضور میں تمہاری نظر لگتا ہے اور
سے اٹھو گا کہ گھین ایک رات دن آرام و قزوس اپنے حال میں رہے دوسرے دن تعمیر فاعش اوسکے حالات میں غماز ہو گیا اس ہرن کے
مانند دست و پلہ سیاہا گر کرنے اوسٹھنے کے بہت کچھ تریاق فاروقی اور اور مناسب دوائیں دین کسی نے اثر کیا اور پھر اس کیفیت کے ساتھ
بکر جان دی اسی تاریخ میں خبر غمناک ہوئی کہ فرزند گلان شاہ روزیک نے لے اگرہ میں ودیعت حیات کی سوچی پھول کے مانند ہوا تھا
اور وہ فرزند اس سے نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخوش کے سننے سے معلوم کیا کہ وہ بہت اندہ بہناک ہو کر سہلقت ہو گیا اور سینے
ایک غمناک نامہ واسطے نقلی اور دلجوئی اوسکی کے بھیجا اور اسوردل اوسکے کے ساتھ رحم لطف اور عنایت کے دو ایک اسید کہ خدا تعالیٰ
صبر دینے کہ اس قسم کے ماجروں میں سوا صبر اور شکیبائی کے اور غیر بہتر نہیں ہوتی روز جمعہ چودھویں کو موافق التماس آغا مان کے اوسکے مکان
گیا میں اوسکو نسبت سبقت خدمت سوردنی کے ساتھ اس دو دان کے تحقیق ہوا اور حضرت عرش شہبانی انارند رہا نے جس وقت کہ میری
شادی کی آغا فی آغا مان کو ہمیشہ میری شاہزادہ خانم سے لیکر بیچ خدمت محل میرے کے میں فرمایا اوس روز سے تین برس پہلے کہ میری
خدمت میں ہی میں اوسکی خاطر بہت کرتا ہوا ان اوصوفیہ اخلاص سے خدمت سلسلہ جاری کی کی ہے کسی سفر میں ملازمت میری سے وہ آپ سے
محموم رہے جو عرصہ سید ہو گئی التماس کیا کہ اگر حکم ہو سکے دہلی میں رہ کر جو کچھ عمر ہی فرمادے گا گوئی میں صرف کروں کہ اب تک عاقبت چلنے سے
کی نہی اور آمد رفت سے تحلیف ہوتی ہے اور سادہ مندی اکی سے ہے کہ حضرت عرش شہبانی کے ہم عمر میں فرض آسودگی انکی منظور فرما کر دیا

تاریخ تاج محمد علی شاہ

کہ دلی میں رہیں اور وہاں اپنے واسطے ایک باغ اور تہہ اور ستبرہ بنوایا ہر مدت سے اوسکو بنواتی ہیں القیہ رعایت خاطر اوس قدیم الخیرت کی ملاحظہ رکھا اوسنے مکان پر گیا اور سید سیدہ ہوا حکم شہر کو تاکہ کدی کہ یہ سچ کو از م خدمت گذاری اور خاطر داری انکی کے استعدا لیکر تاکہ کدی قسم کا غبار کائنات اسکے دل پر بیٹھے اسی تاریخ میں راجہ جیش داس کا منصب دوزخاری ذات اوتین سو سوار سوار اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید سیدہ ہونے خدمت فوجداری دلی کی جیسا کہ چاہیہ انجام دی اور سب آدمی وہاں کے اوسنے خوش ہیں موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حسرت ملی کی اور فوجداری اطراف کی بنام شارا علی کے مقرر فرمائی اور منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے اصل و اضافہ سرفراز کیا اود ایک ہاتھی مرحمت کر کے رخصت کیا چند جوین کو میرزا دالی کو منصب دوزخاری ذات دوزخارا اور علی اور باقی دیکر صوبہ دکن پر تعین فرمایا شیخ عبدالحی محمد دہلوی نے کابل فتحی اور ارباب سادات سے ہجرت آئے میں دولت ہمازمت کی حاصل کی ایک کتاب تصنیف کی تھی شمال اور احوال شام ہند کے نظریے گذری مٹی زمین کچھ بی بی مروتوں سے سچ گوشہ دلی کے بطریق توکل اور ہجر دیکے بسرفادات کا نایاب مرد بزرگ کی صحبت اوسکی عالی ذوق سے زمین فتح نام کی رحمت کی ساتھ داناوی کر کے رخصت فرمایا سولہ سو لوہن کو دلی سے کوچ کیا ایک ایسوں کو رگڑ کر ان زمین نزلی ہوا یہ وطن مقرب خان کا پڑ آب و ہوا اسکی مستدل اور زمین قابل ہر خان ملکہ نے از سبک باغات اور عمارت بنائے تھے جو کہ ترقیب باغات کی سنی دیکو اوسکی سیر کی رغبت نہونی با میوں کو سب اہل محل اوس باغ کی سیر سے مخلوط ہوا میں بے تکلف ایک باغ ہی بڑا اور دشین گردا اوس کے دیوار ریختہ اور کیا ریون اور حوتوں کا فرش بنایا ہوا یہ باغ ایک سو چالیس بیگہ کا پڑ اور درمیان میں اسکے حوض بنا ہوا طول دو سو پچاس گز اور سرفراز دو سو گز کا درمیان حوض کے چبوترہ پانچالیس پائیس گز کا پڑ اور کوئی درخت گرم سرد زمین کہ اوس باغ میں نہ ہوا درخت میووں کے جو ولایت میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ مثال سب سے کثیر و شاداب اور سرد و خوش اندام اوس باغ میں دیکھے اور اب تک اس خوبی و لطافت کا سرد زمین میں حکم دیا کہ کل درختان سرد کو گین تین سو درخت ہوسے اور جو کہ در حوض کے عمارتیں اسی دل پسند اور مناسب بنی کہ گویا بھی میار سوچی ہیں خیر خان کہ خلع احمد گزین واسطے حراست کے تھا ساتھ منصب ڈہلی ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے ممتاز ہوا اللہ تعالیٰ نے فرزند شاپہا کو ایک لگا جیدہ صفت خان سے کرامت فرمایا ہزار ہزار کر کے التماس نام کا کیا انیش نام رکھا امیر کہ قدم اور کا اس دولت پر مبارک ہو روز مبارک شنبہ تیسویں کو مقام ہوا چند روز شکار جزا در توغدری سے مخلوط ہوا جزو ہر کوتلو یا ساو اور سید جہا گری ہوا اور خبر باقی آدہ پڑا دو سیر ہوا توغدری کلان ایک پانچ روز سے زیادہ نکلا پانچین دی ماہ آئی کو مقام اکبر پور میں کشتی سے اتر کر راہ نکلی سے پہلے ادا گار سے منزل نکر کو تک کہ درمیان دو کوس پر گن پڑیہ واقع ہوا ایک سو تیس کوس براہ دریا کہ کافر ٹولے کو س راہ نکلی کے ہوسے چوتیس کوح اور ستھ مقام میں یہ مسافت ملی کی سوا اسکے ایک ہفتہ شہر کے نکلنے میں اور بارہ روز پالم میں واسطے شکار کے توقف کیا تھا اسی تاریخ مبارک شنبہ تیسویں کے پر گنہ ہمارے اگر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپہ ندر کے پھر اوس دن سے گیا جو میں تک پرا کوح ہوا روز مبارک شنبہ تیسویں کو میر باغ صہر سے خوش وقت ہوا وہ بھی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت پرلے ہیں تازگی پہلی سے زمین ہی تھی لیکن کیفیت ہی خواہہ ہو گیا کہ زرعیت و عمارت میں ماسر ہی کھن واسطے اس باغ کے پہلے کوچ آگے کہ در می سہنہ کار کے بھیجا تھا اور انظر تاکہ کدی کہ درختوں کس کو دور کر کے نئے پودے اذنی جگہ لگا دے اور عمارتوں اور حمام وغیرہ کو درست کر دے اسی تاریخ دوست بگ کہ گریوں عبد اللہ خان کے سے ہی ساتھ ہفتصدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین ولد وزیر خان شہر ہمدی ذات اوتین سو سوار کے ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتھ خدمت صوبہ دکن کے رخصت ہوا اونیسویں مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند ساد متند شاپہاں کے میں اوس کے مکان میں تشریف لے گیا جشن ولادت فرزند کا آ رہا کہ کیا تھا پیشکش لایا اوس میں سے ایک شمشیر نیم پڑا جو کہ تھنہ اور شہزاد سلطان اوسکا نیم فرنگ سے بنا تھا انبابتہ پاکیزہ اور دل پسند تھی دو سہ لاکھ ہی کہ راجہ بجلا اور برہان پور کے نے اوسکو نذر کیا تھا

جو وہ باقی خوب صورت اور خوش ہوا ہی داخل زمین خاص ہوا گل تہت پیشکش مقبول شدہ کی ایک لاکھ اور تیس ہزار روپیہ اور قریب چالیس ہزار روپیہ کے اپنی والدات کو نقد دیا وہ دنوں میں سیدنا زید بخاری فوجدار ہوسو بڑھ کر تھے ایک کس رنگ بک بچہ پھار سے بگڑ کر باہانہ پیشکش بھیجا تھا گندنا نیت پسند آیا کیسے مار غور بازی بہت دیکھے تھے لیکن رنگ اب تک نہیں دکھا تھا فرمایا بیٹے کے برہی بکری سے ملا کر کیا کہیں نہایت ہو جاوین اور بچے پیدائش سیدنا زید کو منصب ہزاری ذات اور سات سو سو کا مرتب کیا تیسویں کو یقین خان کو ساتھ خلعت اور سپ و خیل اور کپورہ مرغ کے سرفراز کر کے واسطے صوبہ مبارک مقرر فرمایا اوقیوین کو لول آب میاہ چرشین فرزند شاہجہان کا ارہستہ ہوا اسی روز راجہ کوکوت کہ ساتھ محاصرہ قلعہ کا گڑھ کے مشورل تھا واسطے عرض مجھے مقتدات کے موافق حکم کے درگاہ میں آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی تیسویں کو فرزند شاہجہان واسطے دیکھنے عمارت دولت خانہ کے کوئی نئی تعمیر دس دن کی نعت ایک لاکھ روپیہ کا راجہ کوکوت براجیت ساتھ عنایت خوب خاصہ اور خلعت اور گھوڑے کے سرفراز ہو کر واسطے محاصرہ قلعہ کا گڑھ کے پھر گیا روزگم شنبہ دوسری تاریخ ماہین کو باغ کا نورساتہ تہ دو موکب مسود کے آرم سکی باہر والا ہوا اسی زمین پر حضرت عرش اشیاانی نے اور پختت خلافت کے جلوہ فرمایا ہر جو خبر نزدیک پوچھے خان عالم کی بیچ درگاہ کے پونچھی ہر دو ایک آدمی کو واسطے سرفرازی اوسکی کے برہم استقبال بھیجا طرح طرح کے مراسم اور نوازشوں سے پائے عزت اور تزلزلت اوسکے کا بلند کیا اور عنوان فرافون کو ساتھ صوبہ بابت بدیدہ مناسب مقام کے نیت پیش کر ساتھ عنایات پیشا رس کے مخصوص کیا اور تیسویں عطر ہر گاہ گری بھیجا اور یہ مطلع زبان ظلم ریاسہ بسویت فرسنادہ ام بوسی خویش مگر آرم ترازو تروی خویش ۴۰ روز بکارت تیسری کو تھا خان عالم نے باغ کا نورین ساتھ سعادت آستان بوسی کے سرفرازی پائی سواشرنی اور ہزار روپیہ بطور نذر کے لایا اور پیشکش اپنی پھر گندنا نیت کا نیل ایک ایچی شاہ عباس بھائی میرے کا ساتھ راسلرٹ شاہی اور نفاٹس اوس ریاسہ کے کہ برہم سوغات کے بھیج تھیں پونچھی اور جو عنایتیں کہ باہر نذر کرنے ساتھ خان عالم کے فرمائیں اگر تفصیل اوسکی مرقوم ہو تو عمل اور برسانے کے ہو گا ہمیشہ بیخ محادرات کے خطاب کرنے اور خط بھر خدمت سے جدا نہ کرتے اور حسب اتفاق اگر اجاہتاک دن بارات کو اپنے مکان میں بسر کرے تو بے تحفظانہ اوسکے مکان پر تشریف لے جاتے اور زوہ حد سے اظہار محبت کا کرتے ایک دن فرخ آباد میں شکار قرض کی طرح بڑی خان عالم کو حکم تیر اندازی کا دیا مٹارالیہ ازراہ ادب کے گمان ساتھ دوتیر کے آگے لایا بادشاہ نے پچاس تیر اور تزلزلت سے عنایت کیے بگڑا تھے ان تیروں میں پچاس تیر شکار پونچھے اور دو دقتی کے بھڑتی خاص ملازموں کو حکم تیر اندازی کا فرمایا اکثر خوب باہر تھے اون میں سے ایک محمد یوسف قراول نے ایسا تیرا زاکہ دو نوک سے پانچ گلا حلیان محل نے بے اختیار آفرین کہی اور وقت رخصت کے خان عالم سے بنگلہ سو کر بہت مدد پائی کی اور بعد اس کے شہر سے باہر آئے پھر اوس کے دیر سے میں تشریف لاکر غریبے اور دواع کیا نفاٹس اور نو اور روزگار سے جو کہ خان عالم لایا تا نذرات طالع اوسکے سے تھا کہ ایسا تہہ ہاتھ آیا مجلس جنگ صاحب قرآن کے ساتھ تیشم خان کی اور شہید آن حضرت اور اولاد ہما اور امر اور اعظام کی جو اس جنگ میں ہمارا رکاب تھے تھے بھیجی اور ہر صورت میں لکھا تھا کہ یہ تصویر نفلانے کی ہر اور یہ مجلس دوسو چالیس تصویروں کی تھی اور سونے نام اپنا خلیل سیر شاہ سخی لکھا تھا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تھا اور ساتھ گل اور شاد ہیزا کے مناسبت اور شہادت پوری لکھا تھا اگر انام صورت لکھا نہ تو گمان ہوتا کہ لکھا ہزار کا ہر اور جو حساب تاریخ کے وہ بیشتر ہر اغلب ہر کہ ہزار اوسکے شاگردوں سے ہوئے عمدہ تھا کہ تباہ شاہزادہ اسماعیل باضی بادشاہ تہہ کے سے میرے بھائی شاہ عباس کی سرکار میں آیا تھا اور صادق نام کتاب یاد کرنے چو کہ ایک شخص کے ہاتھ بھیجا حکم اسی سے اصفہان میں یہ مجلس خان عالم کے ہاتھ آئی اور بادشاہ کو بھی خبر پونچھی کہ اوسکو ایسا تہہ ہاتھ لگا شامے واسطے ملا رخصت کے خان عالم سے طلب کیا خان عالم نے بہت چاہا کہ لطافت یہیں کے ساتھ ملا دیوے لیکن جو بہت مبالغہ کر کیا پانچا بادشاہ کی خدمت میں بھیجا وہ بادشاہ نے دیکھتے ہی پچھلے اور دن بھر نزدیک اپنے رکھی پھر حقیقت حال اوسکی خان عالم سے ظاہر کر کے اشارا لیکر واپس کر دی اور جس وقت کہ ہنے خان عالم کو مطلع

مراقق کے بھیجا لیکن اس نام تصور کو کہ بیچ شہید کشنی کے یکتا ہی روزگار سے ہر ہمراہ خان نکرور کے کیا تاشیہ بادشاہ اور عمدہ ہاسے دولت اولیٰ کی کھینچ لاوے اگر شہید کھینچ لائے تو بہترین اور سکی نظر سے گذرین خصوصاً تاشیہ بادشاہ میر سے برادر کی خوب کھینچی تھی چنانچہ ہر ایک کو بندوں اور باغی اور کئی سے دکھائی گئی عرض کی کہ خوب بھیجی گئی ہے اسی دن قاسم خان نے سعویوں اور سخی لاپور کے دولت زمین بوسی کی یا لیکن اسی صدر ساتھ عنایت فیصل کے سر فرزا ہوا بابا خواجہ جو گلکیان صوبہ تہذیب سے ہر ساتھ منصب ہر اسی ذات اور سارٹھے پانچ سو سوار کے سر بلند ہوا۔

چھٹی کو ملالہما می اعتماد ولد نے اپنے لشکر کو سامان دیا اور جو دیکھنے صوبہ پنجاب کا بیچ عمدہ و کلا سے اونکے کے متفرق اور بندہ کستان میں جا کر ن متفرق رکھتے ہیں پانچ سو سوار سامنے لائے اور جو وسعت کشمیر کی اوس قدر زمین کے حصول اور کاسا کھجماحت کے کہ ہر شہہ ملازم ہو کئے تباہ رہیں و فاکرے اور سے خرفند ریات جلال کے سے نفع غلات و حبوبات کا بیڑے اگلے گھٹ جاتا ہے اس واسطے بختر غلات خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہواہ کاب ہیں سامان آدمیوں اپنے کا درست کر کے موافق ضرورت کے تھوڑے سے آدمی ہزارہ رکھیں اور باقیوں کو طرف شمال اور جاگیروں اپنے کے رخصت کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چاہا یوں اور شاگردیشوں کے نہایت تاکید اور جیتا مرغی رکھیں روز مبارک شہنہ دسویں کو خرفند اقبال مند شاہجہان نے لاہور سے اگر سعادت قد بوسی کی حاصل کی جاگیہ قلعخان کو ساقطت اور آپ اور فیصل کے سفر لاکر کے سر بار درون اور خرفندوں کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آبی نے ساتھ خطاب ملک الشعراء کے خلعت امتیاز کا پنا اصل اور سکی عامل سے ہر کو پیرت نزدیک اعتماد ولد کے رہا جب تہذیب اور سکے کا ہمصر و ن پیر گیا بیچ سکے شعرا سے ہا می تخت کے شنگ ہوا یہ جدیدیت اور سکی میں سے زغار تہذیب برہانست ہے کہ گل پست قوا زشاخ تازہ تہذیب و ادب از کفن چنان بستم کہ گوئی + دہان بچہ روز سے پوچھتہ + عشق در اول و آخر ہد ذوق است و دماغ + ابن شراست کہ ہر پوچھتہ و جہم خوش است + کہ گرن بجای جو ہر کہ تہذیب بود سے + بی رونما تہذیب کے می نو سے + سے اول رہم کے دسے پرستی + کی در غنہ ہوا

مستی + جو ہون کو حسینی پیر سلطان قوام نے باغی لکھنؤ کی رباعی گردیکہ ترانظرف دامان بریزد + اب از بیخ ہمد در سلیمان رخ زد + گر خاک درت با سخاں لبشازند + از دی عرق تبسین شاہان ریزد + مستحقان نے اس وقت رباعی پڑھی محکو نہایت پند آئی انہی میاض میں گئی

س زہر ہم برفراق خود چشتانی کہ چہ شد + خوزری و استین فشانی کہ چہ شد + ای محافل انکا تہذیب ہر نو پور کہ وہ غلم بفت رہا بد سے کہ چہ شد +

طالب اصل میں مہمان کا جز آغاز جانی میں لباس تجرید و قلعہ ذی کشمیر میں گیا اور خوبی جا اور لطافت آب و ہوا سے شقیقت اوس ملک کا ہر کو توطن اور تامل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش ہمشانی کے پینہ کربندہ ہاسے دگاہ میں شمشک ہوا اب عمر اسکی قریب سو برس کے ہوئی اور کشمیر میں با فرغ خاطر ہر ہمراہ خرفندوں اور متعلقوں اپنے کے ساتھ دعای دولت ابد قرن کے شغول ہر جو عرض ہوئی لاہور میں بیچ محمد سیر نام ایک مددیش ہر اصل اور سکی سندی نہایت فاضل و متواضع و مبارک نفس و صاحب حال ہر اور گوشہ فوکل و عزت میں بیٹھا ہر فقر سے غنی اور دنیا سے مستغنی ہر ایسے خاطر حق طلب ہے ملاقات اولیٰ کے آرام نیا اور واسطے دیکھنے اونکے کے رعب ہوا و لیکن لاہور جانے سے معذرت تھا ایک رخصت بیچ خدمت اونکے کے لکھنؤ قو باطن ظاہر کیا وہ عزیز با وجود کبر سن اور ضعیفی کے صدہ ماہ کھسکی تشریف لائے اور بہت دیر تنہا اونکے ساتھ بیٹھ کر صحبت کامل رکھی اتنی ذات شریف اولیٰ اس زمانے میں نہایت قیمت اور عزت موجود تھی اس نیاز مند نے خودی سے باہر گر ساتا اور کئے صحبت رکھی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کے سے بہت چاہا بیٹے کہ کچھ بطور نیاز گزاروں لیکن جو با یہ بہت اولیٰ کو اس سے بلند تر یا ما دل نے واسطے اظہار اس مطلب کے رخصت دی پوست آہو سفید واسطے جانناز کے دکو دہانی الفرد و داع ہو کر موت لاہور کے تشریف لے گئے تیسویں کو بیچ حوالی دولت آبا کے نزول ہو کر اقبال کا ہوا ایک لڑکے کی باغبان کی نظر آئی ساتھ موچھوں اور لیش انہو سیاہ مقدار ایک تہضے کے اور در میان سینے کے بھی بال اوگے ہوئے لیکن

ہستان یعنی خیال کیا ہے کہ یہ اور کا نام ہے کہ اس کے لیے کہ یہ بکریاں ہیں جو اوردیہ دلیل ہے اور کسی چند عورتوں کو بھارت سے حکم دیا کہ اس کو
لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرن مہا لکھنوی جو انہوں کو معلوم ہوا کہ اس میں اوردیہ عورتوں میں سرسوتیوں میں نہیں باعث عجبیہات
کے اس نامہ اقبال میں لکھا گیا کہ مبارک شنبہ چوبیسویں کو باقرخان نے مٹان سے آگے قدموں کی اور اوراق گذشتہ میں لکھا گیا
کہ الہ داد ولد جلال بابائی نے لشکر کھڑے فرمایا جو کہ راہ ادبار کی اختیار کی اس نشان میں نام دم ہو کہ معرفت باقر کے اعتماد والد سے التجا
کہ سفارش میرے گنا ہو کی کرن موافق او کے التماس کے حکم ہوا کہ اگر فعل اپنے سے پیشان ہی اور سونہ امید کا ج درگاہ ہمارے کے لایا
خدا او کی سعادت کی گئی اسی تاریخ باقرخان او کو درگاہ میں لایا از سر نو بواسطہ سفارش اعتماد والد اور کے آثار تجملات اور غبار زینت کا
ناصیبہ حال او سے کے ساتھ پانی عفو کے دھویا سنگرام زمین دار جو ساتھ خطاب باجگلی اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور عنایت
ہاتھی اور خدمت کے سرفراز ہو عنایت خان فوجدار کیا نہ دو آب ساتھ منصب آٹھ صدی ذات اور پانسو سوار کے ممتاز ہو اخواجہ کا
ساتھ منصب ہفت صدی ذات اور پانسو سوار کے سر بلند ہو اتقن بیگ ولد قاسم کو منصب پانچ صدی ذات اور تین سو سوار حضرت ہوا
خان عالم کو قبل خاصہ مع تلامذہ عنایت کیا اسی منزل سے باقرخان کو ساتھ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقوقہ کے ہر ہزاری
کو رخصت فرمایا اٹھایا بیسویں کو پرگنہ کر دی کہ او پرگنہ بھٹ کے واقع ہی محل ترول موکے اقبال کا ہوا جو کو ہستان شکار گاہوں مقررہ
ہر موافق حکم کے قراروں نے پہلے سے آگے لکھا اکا اعتبار درگاہ شنبہ فرہ افخندار بڑا ہ الہی کو چھو کوس کی مسافت سے شکار کو ہا کہ لگے
اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اوردیہ گیسے کے لاکھ سو ایک ہاڑی بکے اور بھارتے شکار ہوے سعادت خان جو ایک رت دربار
سعادت قدوس سے محمد رضا بوجیب التماس او سے کے حکم دیا کہ اگر درستی اوس ہم کے سے اطمینان حاصل کیا ہو کہ وہی لایا گیا
اور سفارش نہ تو فوج کوچ تھانہ جات کے چھوڑ کر جدیدہ متوجہ درگاہ ہو دے اسی روز سعادت استان بوسی سے شرف ہوا اور سو ہرگز گذشتہ
خان عالم ساتھ منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوا سفارن اس حال کی عرضی نور الدین علی کی ماہ پنج سے پونجی لکھا تھا
کہ لکھا بیوں کو حتی الامکان ہوا ہوا نوبایا اتفاقاً چند رات دن بارش ہوئی اور کو تل پر ساتھ بلندی تین کر کے برف پڑی اور اچھی برفی ہو اگر باہر
پہاڑ کے ایک ماہ تک توقت کرن تو ہر پوس را سے بے سیرے والا دشوار نظر آتا ہے جو غرض اس قصد سے دیکھنا سو ہر بار اور شوخ روزگار کا
توقت نکلیا اور راہ چلی اور دستور کے کج ریا ت اقبال کا اتفاق پرا تیسری کو درباری بھٹ سے عبور ہوا باجو دیکر پانی کرنگ تھا لیکن جو نہایت
تند جانا تھا اور لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی حکم فرمایا کہ بائیس زخمیر نیک لیا کہ اسباب لوگوں کا اوتارین اور جو آدمی صغیر فاقون ہوں وہ بھی
عبور لائیں کرین تا آسپت دن وال سے محفوظ رہیں اسی تاریخ ہر وقت ہونے نصابہ جہان کی پونجی وہ بندہ ہی قدیم اور مذکورہ اردن راجہ شاہ
سے تھا اگرچہ آئین ملازمت میری سے جدا ہو کر گئے دن بیچ خدمت حضرت عیش آیشانی کے رہا جو اس سے کچھ خطا نوبی تھی دیکر اقبال لکھا
چنانچہ بعد جلوس کے وہ رعایت کر کے خیال میں بھی تھی او سے کے ساتھ فرزانی گئی تھی یہاں تک کہ ساتھ منصب ہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفزانی تھی اور شمع احوال او کی چند تقریبات سے اس اقبال میں لکھی گئی عمدہ عمدہ صدی کن کام میں بہت کہ لکھا تھا کب
قابلیت اویس تھا و ذاتی اور دوسرے فریبات سے کہ میرا یہ جو ہر انسانی کا ہوتا ہے نصیب تھا اسی راہ میں نصیب دل ہم پونچا چند روز
باوجود ضعف اور بیماری میں کچھ پر کاب سعادت ماہ کے راجب ضعف زیادہ ہوا کلا فر سے رخصت لیکر لاہور گیا اور وہاں ساتھ
اصل طبی کے فوت ہوا جو تھی تاریخ قلمبر تھا اس میں نیمہ ہوا قاسم خان کو ساتھ عنایت اسپ خوش شہرہ پر ہم خاندان کے سرفراز کے طرف
لاہور کے رخصت کیا باچھے سر راہ واقع تھامیر شوخون کی گئی اسی منزل میں تیمو ہم پونجی گوشت اسکا کبک سے لہذا فریڈ پانچون کو میرا
ولد میر نازم ساتھ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے ممتاز ہو کر زینت مدیہ دکن کے مقور ہوا خواجہ عبداللطیف قوش کی بھی ساتھ منصب

ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سر فرزند ہوا اس زمین میں ایک پھول مانند سفید اور باہر سرخ اور بیضی اندر سرخ اور باہر زرد نظر آیا فارسی میں ناکہ کہتے ہیں جیسے کنول مخصوص آب چڑھی طرح پھل کو مشورہ نقل ہندی میں زمین کو کہتے ہیں روز مبارک شنبہ زمین کو عربی ولاد و ان عالم کشمیر کی خبر سنان مسخ کشتواری کہ ہوتی تفصیل اس جہاں کی بعد اسکے لکھی جا چکی زبان حرمت عنوان ساتھ خلعت خاصہ اور خرم صغیر کے کچھ بکر معمول ایک سالہ ولایت متفوضہ کا برے اس پندرہ خدمت کے عنایت ہوا جو دو مہینہ کو مقام حسن ابدال میں منزل کی جو کیفیتیں راہ اور منزلوں کی سفر کا کل کے ضمن میں لکھی گئیں اب دوبارہ لکھی جا چکی اور اس جاسے کشمیر تک منزل منزل لکھا جا چکا الٹا راہ تاج سے کہ پیچ بھرتی کبر پور کے ساتھ مبارکی اور غیرت کے کشتی سے باہر آنے میں ابدال تک ایک سو اٹھتر کروہ مسافت پیچ عدد اور خندون کے اوتار کو جو اور ایک مقام میں ملو جو اس منزل میں چھپتے پر آب اور حوض نہایت لطافت میں واقع تھا دو روز مقام فرنگ روز مبارک شنبہ پہلویں تاریخ کو جشن و دن قمری نے ترتیب پائی سال بچا ہوسوم قمری حساب سے عمر اس نیا نرند درگاہ آئی کا شروع ہوا جو اس منزل میں کوہ اور تل اور شیب و فرزندت درپیش تھا اور دفعہ ثبوت لشکر نظر پیکر کا دشوار تھا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی ساتھ دو سری بیگن کے کتنے دن توقف فرما کے ساتھ آسودگی کے تشریف لادیں دارالہمام علیہما والہولہ و صافق خان بخشی و مادوت خان میرسلان ساتھ کل بیویات اور کارخانہ کے عبور کریں اور اسی طرح رستم مزای معصومی اور خان اعظم اور ایک جماعت نے ساتھ ہندون کے راہ پنج سے رخصت پائی اور موکل ابدال جریدہ ساتھ چند لوگوں منظور بساط قرب اور ضابطہ نگاروں ضروری کے روز جمعہ تیرہن کو ساٹھسے تین کو سو کوچ کر کے سلطان پور میں منزل کی اسی تاریخ خیر فرست دانا سنگہ کی پونجی کہ اور پور میں ساتھ اجل طبع کے مسافر راہ عدم ہوا بکثرت سنگہ پوتا اور پیر سنگہ گنڈا اور سا کہ لازمت میں رہتے تھے ساتھ خلعت کے سر فرزند ہوسے اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس زبان حرمت آمیز ساتھ خطاب رانا اور خلعت اور سپر و فیصل خاصہ کے واسطے کنوکر کے لجا کر ہم غیرت اور نہایت کی پیش پونہا دوسے یہاں کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ بغیر برسات کے کہ ہرگز انرا بریگی کا نہیں ہوتا ایک آوازا نگر کہنے کے اس پہاڑ سے آئی تھی اور اس پہاڑ کو گوج کہتے ہیں ہدایک دو سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی تھی اور اس بات کو مکرین خدمت عرش آشیانی کے بھی ساتھ تھا اور خالی عجائب سے یقین تھا اس لیے لکھا گیا و امدتہ العلم الصواب اٹھاؤ میں کو ساٹھسے چار کوس چکر موضع سنجی میں منزل کی اور نیوین کو پونے چار کوس چکر نوشہرہ میں پونجی کے داخل و حضور پر عجب زمین سرسبز کہ جہاں تک نظر پہنچتی تھی گل مثل کنول لگتے تھے نہایت پسندائے میوین کو گوج کر کے موضع سہل میں بھڑے اور مات خان نے موضع کلات واقام جاہر برابر ساٹھ ہزار روپیہ کے پیشکش کیے اس زمین میں ایک پھول مانند پھول تھی اسکے چولیکن اوس سے چھوٹا اور دخت اور کاشل دخت اردو لوس کے نظر آیا جو پھولوں اور اسکے کا ایک پھول معلوم ہوتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا ایک سو تین کو سو کو کر کے موضع بالکل میں اوترے اوسی روز جماعت تھا کو واسطہ خدمت نگہبش کے رخصت فرما کے اسپ دریل خاصہ اور خلعت مع پو تین حرمت کیا بائیسویں کو مینہر سا وقت سحر کے برف پڑی جو اکثر شاہ بندھی پانی سے تغیر کی ہو پونجی جانور لا عجز بکر گرسے چہرہ اور تھے ہمیں زنجیر فیصل سرکار خاصہ کے تصدق ہوسے اور بکثرت بارش کے دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیسویں کو سلطان حسین زیندار پکلی نے دولت زمین ہوسی کی حاصل کی یہ زمین داخل پکلی جو عجائبات سے یہ بچ کر بیچ اوس وقت کے کہ حضرت عرش آشیانی جاتے تھے اسی منزل میں برف برسی تھی اور اب بھی برسی اور درمیان ان چند سال کے اصلا نہ برسی بلکہ پانی بھی کم ہوا تھا چوبیسویں کو چار کوس سٹل کر کے موضع سواد گونہ اوترے اس راہ میں انچہ بہت تھا دخت زرد آلو اور دخت لولو مابجا لگتے تھے اور دخت منور کے مانند سرو کے آنکھوں کو فرب دیتے تھے چوبیسویں کو باہر پکلی کے بعد تین افراد ہوا چوبیسویں کو خنکار کبک کر کے حسب التماس سلطان حسین کے اوسکے مکان میں تشریف لیا کہ پایہ عزت اوسکے کا جمع ہون سے زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بھی پہلے اوسکے مکان میں تشریف لے گئے تھے قسم سپ و خنجر و بازوہر پیشکش کیا اسپ و خنجر اوسکیونچکر کینے فرمایا کہ بازوہر کو ستر ہون

جس قدر آدین ملائے میں گنڈا کر کے سر کا پچلی پیش کوس بیچ طول کے اور پچلی بیچ عرض کے پُر شرق روکو ہستان کشمیر مغرب رو ایک
 بیارس جانب شمال گنوارو جانب جنوب گنوارو واقع ہوا جس زمانے میں کہ صاحبقران گجیستان سے فتح ہندوستان کر کے طران دلا لکھے ان
 کے مغان اقبال پھیری کہتے ہیں ان لوگوں کو کہ ملازم رکاب تھے اس حدود میں مقام رحمت کر کے چھوڑ گئے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ذات
 ہماری خلق ہے لیکن نہیں جانتے کہ اس وقت میں سردار کا کون تھا اور کیا نام رکھتا تھا اب لاسہری محض میں اور بولتی ہے ہی ہرگز کہتے ہیں
 دستور کی ہی ہے ہی گنوارو ترش پشیمانین ہرگز نامی زمیندار دستور کا تھا اصل بولداوسکا اگر باہم نسبت غلطی و قرابتی رکھتے ہیں لیکن جھگڑا اور سنا دلا لکھا
 زمینداروں کا ہے ہمیشہ برس حدود رہتا ہے اور وہ ہمیشہ دولت خواہ رہے ہیں سلطان محمود اسپر سلطان حسین اور شاہ رخ ہر دو بیچ ملازمت
 میری کے پورے باوجود اسکے کہ سلطان حسین ہفتا سالہ قومی ظاہری میں اصلاً کچھ فرق نہ ہوا اور تاب و طاقت سوار فی اور تردد
 کی جیسی کہ چاہیے وہی ہے ہی اس جگہ خوراک لوگوں کی ہونہ ہے بہت تند تر او سکوتان اور بیچ سے نپاتے ہیں او سکوتے ہیں اور
 جقدر پرانی ہوا ہے ہوتی ہے اور اس سرگرداندر شکر کے مونہ بانہ کر دو سال یا تین سال گھر میں رکھتے ہیں بعد ازاں نلال او سکوتے لیکر
 آج بھی کہتے ہیں اور ابھی اس سلا بھی ہوتی ہے اور اقل مدت او سکوتے ایک سال ہی سلطان محمود اس سر سے کاسا کہ نہ تپتا تھا اور جہر جگہ تپتا
 سلطان حسین بھی چتا ہے اور اس کے میرے تمام اے لایا ایک رواسے اسخان کے سینے بھی میں معلوم ہوا کہ کچھ جگہ بھی ملا ہے میں خار
 زیادہ کرتی ہے اگر شراب نوشی شکر یہ بدل شراب کا ہو سکتی ہے ہر دو اور شفا لو اور امر و دہت میں لیکن جو تربیت نہیں کرتے ہیں چھوٹے اور
 ترش ہوتے ہیں گھر اور مکان دونوں لگا پون کے ہیں بطور اہل کشمیر کے جانور شکاری اور ہب اور شہ اور گاؤں گاؤں گاؤں اور بومش اور بومش
 پلتے ہیں اور لوگوں نے عرض کی کہ زمیندر اس طرح کی آبادی کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کرے نہیں ہے حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر رحمت
 اور کارخانجات ضروری ہمارے ایک خلیوں کو تصنیف دین اور تین چار روز کے وقفے سے آدین اور تو شہ راہ یوں اور ملازماں رکاب سے
 چند آدمی چھانت کر باقیوں کو چھوڑا کہ سات سرگرد کی خواہ ابو بھن بخشی کے چند منزل تھمے آتے رہن سات سو زنجیر نیل واسطے
 پیش خانہ اور کارخانجات ضروری کے لیگتیں منصب سلطان حسین چار صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا منصب او سکا چھ صدی ذات اور
 ساترے تین سو سوار کا مقرر ہوا اور ہر موضع اور خلعت نیل رحمت فرمایا ہمارے دستور جو واسطے لگ لشکر پگش کے مقرر تھا منصب او سکا اصل ذات
 سے دھری ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اور تیسویں کو سوار پانچ کوس جگہ لیل ذی زین سکھ سے گذر منزل کی اب ندی مذکور کا تھا
 جانب جنوب ہتہا ہے اور یہ ندی دریاں کوہ دارو سے کہ ماہن ولایت بڑھتان اور تبت کے واقع ہے کئی جی جواس جگہ پانی او سکا دو شاخ ہے
 واسطے عبور لشکر منصوب کے دوپل لکوی کے بنائے طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا چودہ گز اور عرض ہر ایک کل پانچ گز اور اس ملک میں
 طریق بنائے نیل کا یہ ہے کہ درخت شاخدار اور منہ پانی کے واسطے تین اور دونوں سرے او سکا ساتھ تھپ کے بانڈہ کے حکام تھے تین
 اودھتے چوب کے ٹرے اور او سکا کے ڈال کر ساتھ بیون اور بیون کے منصوب کرتے ہیں اور ساتھ تھوڑی مرمت کے سالہا سال رہتا ہے بقصد
 باقیوں کو پیاب گذار کر سوار دیا وہ مل سے گنڈے سلطان محمود نے نام اس ندی کا بن سکھ رکھا یعنی رحمت چشم تیسویں مبارک شہ کو سوار
 تین کوس چکارا پر اب ندی کشنگا کے منزل ہوئی اس ماہ میں کوئل واقع ہے بنات بلند ارتفاع او سکا ڈیڑھ کوس کا اونٹ بھی اوتا ہے اور
 یہ ساتھ نام چم درنگ کے مشہور ہے اور پل سے گذر کر ایک چشمدی نہایت لطیف اور پاکیزہ لب آب پر چند پالے پیکر وقت شام کے منزل پر
 پونچے ایک پل تھا قدیم سے چون کہ طول او سکا ڈیڑھ گز عرض گز ماوہ او سپر گذر گئے تھے حسب الحکام دوسرا بار او سکا طیار ہوا اہل
 تین گز اور عرض تین گز کو اب عمق اور تند تھا باقیوں کو برہنہ چھوڑ کر سوار دیا وہ پل سے گذرے موافق حکم ترش پشمانی
 کے ایک سر سے تھوڑے سے نہایت منصوب اور پٹیلے کے لب آب طیار ہوتی تھی ایک دن تو پل آفتاب میں رہا تھا سمتہ خان کو

اگرے دروازہ کیا کہ واسطے تخت پر بیٹھنے اور بیماری ختم فرمادے زمین بلند عمدہ تلاش کوسے اتفاقاً بعد گذر سفر کے بل سے ایک ٹیلا صاف لب آب پر تھا سبز اور خم اوپر اسکے ایک سطحی پاس کو گاگو باک کار فرمایا ان قضا و قدر نے واسطے ایسے ہی دن کے طیار کیا تھا مشا را یہ نے لوازم ختم فرمادی کے اور اپنے پیرا دے کیے تھے نہایت سخن پڑا عمدتاً مورخین اور فرین کا ہوا کہ کوشن لنگا کی طرف جنوب سے آئی کڑا اور شمال کو بائی کڑا اور منی بہت اور شرق سے اگر کوشن لنگا میں ملکہ طرف شمال کے ہتی ہے +

پندرہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

مب

تحویل آفتاب کی بیچ گل میں دن جمید کے پندرہویں تاریخ بیچ الاول و ثانیہ پوری کو بولگڑنے ساڑھے بارہ گھری دن کے کو باغ ساعت نیم کی ہوئی جن واقع ہوئی اور پندرہواں سال جلوس اس پانزدہ سے ساتھ مبارک کے شروع ہوا دوسری کو چار کوس و نیم باو چکر موضع کوشن منزل ہوئی اس راہ میں فرزند شیب تھا لیکن کچھ تھکے طاوس اور تیر سیاہ اور لنگا کونچ ولایت گرم کے ہوتے ہیں دیکھنے کے ظاہر اس میں بھی ہوتے ہوں گے میان سے کشمیر تک ہر گاہ کہتے اور کنوے دریا سے بھٹ کے کچھ اور دونوں طرف کوہ واقع ہی اور تدرہ سے پانی نہایت تند و پر جوش و خروش گذرنا ہی کہ سیاہی باقی ہوئی انور بھیل گر گر پے اور سگ آبی بھی حرکت پر تھی کو ساڑھے چار کوس چکر موضع میں پونے رات کو جو سو دراکر پر گنا ہوا مولد میں رہتے تھے ملازمت میں آئے وہ تہمید بارہ مولدی پوچھی عرض کیے کہ بارہ زبان ہندی زبان خوک کو کہتے ہیں اور مولد کو اور جیلا و اتا ہندو سے ایک اوزار بارہ ہوا اور بارہ مولد کو کثرت استعمال سے بارہ مولد ہو گیا چونکہ کو ڈھائی کوس چکر بھولاس میں اور تدرہ سے جو یہاں نہایت تنگ اور دشوار گزار معلوم ہوتے تھے اور سبب هجوم کے عبور تکلیف سے ہوتا اس لیے صفحہ کو کھول کر کھڑا کر دیا آصف خان اور چند خندکاروں فرمادی کے کوئی سہرا رکاب ہاڑے نہ بیٹے اور لنگا کو جسے ایک منزل بیٹھے وہاں اتفاقاً شاربہ ڈیرہ اپنا پہلے اس حکم کے روانہ کرچا تھا اپنے آدمیوں کو لگھا لگھیرے باب میں ایسا حکم ہوا تم جس جگہ تک کہ پونچے ہو وہاں پر وقت کو روکنے ہمارے دن نے بیٹے کو قتل ہوا ہاس کے یہ خبر سنکر اسی جا ڈیڑہ کیا جبکہ لنگا ظفر پیکر قریب ڈیرے اور کے پونچا ہوں و باران جستا شروع ہوا ہنوز ایک میدان رلی انوا تھا کہ ڈیرہ اور سکا نمایاں ہوا اظہور اس موہت عملی کا اتفاقا تہی سے جان کر سہرا اہل محل کبھی منزل شاربہ کے اور کر آسب سہرا ورف سے مٹھو لڑا سے بھائیوں اور سکے نے حسب انکو واسطے طلب اوسکے کے آدمی دوٹائے جبکہ یہ خردہ اور کو پوچھا اور ہاتھ یوں نے اور پیش خانے کو قتل پر کار کہتے تنگ کر دیا تھا جو سوار گذرنا دشوار تھا اس لیے نہایت شوق و ذوق سے پیادہ پا سہرا میں تیز لگے دو گھڑی میں ڈھائی کوس مسافت طے کر کے اپنے کو ملازمت میں پونچا یا اور زبان حال سے یہ پیت پڑھا تھا اسے آمد خات نہر شاربہ کی گشم نعل و خجلت بود درویش راناکو چو سہمان در سہرا جو کچھ اوسکی لبا ط میں موجود تھا نقد جس وصامت و باطن سے تفصیل کر کے کہ ہم پانڈا پیش کیا سب اکسیر کو چونکہ ڈیرہ کا متاع دنیا ہماری چشم بہت میں وضع ہی جو سہرا خلاص کو ساتھ ہماری گران کے خریدار ہوں اس اتفاقاً کو لیا خلاص اور تالیہ بہت اور سکے سے جاننا چاہیے کہ مجھے بادشاہ نے ساتھ اہل حرم کے سچ اور سکے گورے ایک رات دن آرام پایا پونچن موضع کھائی میں منزل کی جو سہرا پر اپنے تھا مستوفان کو مرحمت کیا اور نصب دستکاح اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا تدرہ کیا میان سے سرحد کشمیر کی جو اوسا کو قتل ہوا اس پرتیوب پس پر بیعت خان نے ساتھ افواج منصورہ حضرت عرش ششانی کے کہ راجہ لنگوں اوس باب راجہ ان سکھ کا سردار تھا اور اپنی کی محی اسی روز سہرا بہر حرم ان پونچ کی پونچ کی کس بہت میں غرق ہونا کا موہل اوسکی ہی کہ حسب انکو ایک منزل بیٹھے تھا واسطے غسل کے دریا سے مذکور ہیں گیا باوجودیکہ گرم میسر تھا اور لوگوں نے بہت سمجھا کہ گرمیزا ایسے دیکھا محنت میں کہ باقی حسین بجا میں جانا آپ کو نہا ہے نما ہا اور اپنے پیرے پور کر کے ایک آدمی دوسرے وہ بھی پیرے پور کر کے چلا

دو گھڑی بارہ کوس

مہر لکھا کہ آپ کو دہلی میں لایا اور پیر شریف کا مہاجر ساغر بنایا اور اسکے کا باوہ موت سے تھا اور دہلی پہنچ گیا تاکہ صبح دہانے پہنچنے کا خیال نہ رہتا تھا پھر
 ناوے بیکار ہے اور دہلی پر گرفتار ہو گیا اور تہمت سننے اس خبر وحشت اثر سے جو کائنات اور تعلق اور محبت اور اس فرزند سے رکھتا تھا جاننا نہیں کیا
 چلک کر کے قیام ہوا اور ہمراہ جمیع مہلکوں کے لباس مہیا سوار پر چڑھ کر متوجہ ہوا اور عموماً سکی نہیں ساتھی فن بندوں میں شکار
 رشید باہر پہنچے گا تھا سواری فیصل وارابہ خوب جانتا تھا منزل کو بوقت میں اکثر اوقات حکم ہوا کہ آگے کے فیصل خاصہ کے سوار ہووے اور سیکرٹی
 بہت چلاک تھا چھٹی کو تین کوس چل کر موضع ریو زمین منزل ہوئی روز مبارک شنبہ سالوین کو کوئل کو اورت سے عبور فرما کر موضع وچھ میں منزل
 اقبال ہوا اور کوئل کو اورت اور کوئل موضع سے سخت تر ہوا مٹھون کو چار کوس ملے کر کے موضع بل زمین ڈیرہ ہوا اس ماہ میں کوئل کوئی تھا پھر موت
 رکھتا تھا کہ صومرا شوگر اور قدر قسم کے پھول اور زنگی اور بخت اور ادغیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کے ہیں نظر آئے اور ان میں سے
 ایک پھول بہت عجیب تاریکی رنگ کے پانچ پھول آئے سرگنوں کے موبے اور ان میں چند سبز پتے تھے جو بے بیور کل ان س کے نام اس
 پھول کا بلو ایک پھول دو سالہ پھول پوئی کے کہ گڑا اور اسکے بائیک بائیک پھول یا مین رنگ اور بعض نیلے اور بعض سرخ اور زرد و زعفر
 نہایت خوشنما اور زور نام اور کلد پویش تھا اور خون زرد بھی اس ماہ میں بہت میں اور گل کثیر چڑھا ہے زیادہ میں کس کس کو بیان کر دین
 جو امتیاز رکھتے تھے گئے گئے اور اسی ماہ میں ایک شہر واقع ہوا جو بجای بلند سے گزرا گیا اور نہ دیکھا گیا خطبہ بوقت کے دل کو ساتھ دستانے
 اور کے خوش و خرم کیا نوین رز جا کر کوس ملے کر کے بارہ ماہ میں چوہنے پر مقبول کثیر سے ہوا اور یہاں سے کثیر تک چورہ کوس زمین ہر
 اور آب بھرت کی برباد پانچ ہزار کھنڈ اور کثیر کے زمین اور برباد مذکورہ اور مغزوں کے منازل اور صاحبان بی بی اسودگی اور
 مرفو اجمالی میں لبر کرنے میں حسب احکام پہلے سے واسطے عبور لشکر کے کشتیاں ملید کر کے برباد رکھی تھیں جو ساعت روز و شبہ واسطے
 آئے کے مقرر ہوئی دو ہر کوچ غناب الدین پور کے آگیا اور اسی روز مظاہر و خان کا کار کثیر نے گفتو اور سے پوچھا کہ دولت آستان جس کی بائی
 ساتھ عوامت روز افزون شامانہ اور گوناگون شہر شہر و ہند کے سر بلند ہوا اتنی ایسی خدمت کو اسی طرح چاہیے پیش پونجا امیر کا حضرت ^{اعلیٰ}
 جمیع بندہ سے باخلاص کو زمین افز و عزت کا کر کے کشتور کثیر سے طرف عزیز کے واقع ہوا تاریخ رسوین شہر و جس چودہ سوین کو دلا و جان
 ساتھ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے غنیمت فتح کشتور کی پیش نہاد ہمت کر کے حسن نام کے اپنے کو ساتھ کر دیا میر جس کے واسطے صاف شہر
 اور عوامت سردوں کے مقرر کیا اور جو گور چک اور ایچک مدعی وراثت کثیر کے ہوا کثیر وادی انا کے تھے ایسے اور نے ایک شخص کو
 برادر و ان اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے مقام دیو میں کہ متصل کوئل بیرون خال کے ہوا واسطے احتیاط کے چھوڑا اور منزل مذکور سے بیہ
 افواج کو کے آپ ساتھ ایک جماعت کے پیادہ کلین پور کے دوڑا اور جلال نام فرزند رشید اپنے کو ساتھ لہر اتہ عرب اور علی ملک شیری
 اور ایک جماعت بندہ سے جا لگاری کی بیخ رستہ دوسرے کے مقرر فرمایا اور حال ہم پلان کثیر کو ساتھ ایک گروہ جو اوزن کا طلب ہے ہر اول
 قطع اپنے کا مقرر کیا اسی طرح دو سو زمین دوسری داہنی بائیں اپنے مقرر زمین اور کدیا کچھ زمین جو براہ سواروں کی تھی چند سب واسطے
 اس کے پیادہ ایک سپاہ کو بیچ کل باہر مقام کے چھوڑ کر کثیر کو پونجا اور جو ان کا طلب کر لیا اور بلندی کو کے آئے اور خازان
 لشکر اسلام ساتھ کافزون بدر ہاتھ کے منزل بنزل روانے ہوئے مذکورہ تک کو ایک مقام کو مقیم سے تھا دفتر سے اس جا فرج جلال
 کہرا جوں مخلکوں سے مقرر ہوئی تھی ملی اور اعلان بگشت روز گارتاب مقادست کی نلہ نے کھائی تھرائی اور بانوان جان شرفیہ و فواد
 بہت ملے کر کے ناوے ہوئے دہلی سے مرگ دہڑے اور وہاں آب مذکور بہت کشت و خون ہوا اور لشکر اسلام نے خداداد اسلحہ بہ
 کر کے اپنے چک اور بہت سے اہل اداہر کو قتل کیا اور کشتہ ہونے ماہر ایچ کے سے وہ بجاک تھے اور اہل سے گنگوڑ چ بید کوٹ کے شہر
 پھر ایک جماعت بنادین تیر چوہنے بل سے گزرا جا ہا سر بل چک بکھم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوئے اسی طرح بیس اور تک بندہ

سسی کو شش و پنج عبور پائی نہ کہے کہتے تھے اور کا فترہ بہت بچم لاکر واسطے دفع کرنے اور نکلے کے تھوڑے کر کے یہاں تک کہ دلاور خان
 استیجی تم تھانہ نجات اور سر انجام زاد راہ سے خاطر جمع کر کے ساتھ لشکر فریدی انٹرکھ ملا اور راجہ نے جیل سازی اور روایہ بازی سے وہ لاکھ
 کو نزدیک دلاور خان کے پیچھے اتنا کسی کی کہ بجائی اپنے کو ساتھ پیشگیں کے بچے درگاہ کے عیبتی ہون جگنہا میرے صاحب ہون اور خون
 ہر اس دل میرے سے دور ہون تو میں خود بھی درگاہ گیتی پناہ میں جا کر سادات آستان بوسی کی حاصل کروں دلاور خان نے محل فریب آئینہ
 اور کا نہ نیک نقد فرصت کو ہاتھ سے نہ دیکر فرستاد ہی راجہ کو بے حصول مقصود بخصت فرما کے واسطے عجزاً بے اہتمام شایستہ کیا۔
 جمال خان سپہ سالار اور اسکے ساتھ ایک جماعت شجاع و بہادر کے اور پائی کے جاکر ساتھ شادوری اور دلاوری کے اوس درپے ہزار
 خود خوار سے عبور کیا اور ساتھ مخافون کے جنگ سخت سے مقابل ہوا اور نڈھال ہاے چہا بنانے اس طرف سے بچم لاکر اور اپیل اور بار
 تنگ کیا اور مخون نے جب طاقت مقاومت کی تو بیکھی تختہ بل کو توڑ کر راہ گزرا کے کپڑا ہی اور نڈھال سے نصرت قرین نے پھر بل کو مضبوط کر کے
 بقید لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے بندر کوٹ میں لشکر اقبال کو اس ہنگامی دی اور اب مذکور سے دیباے چناب تک کہ باز تو ہی اس کے
 کا ہر مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور اور پرکارہ اب چناب کے ایک پہاڑ پچ بلند اور عجزی اوس آب سے نہایت دشوار لہذا وہ اسے آہستہ
 پیادوں کے طنائیں مری عبور کر کے کولیاں مقدار ایک ہاتھ کے اور دونوں ٹانوں کے رکھیں اور پہلو ایک دوسرے کا حکم بانڈ کر ایک
 طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پائی کے مضبوط کیا اور ٹانوں میں دوسری ایک گزار اوس سے بلند تر گھڑی کین کر پیادے
 پاؤں اپنا اوپر اوس چوہ کے رکھ کر دونوں ہاتھوں سے طناب بالاکو پکڑ کر بندھ کر کوہ سے چھپے کو آویں تا پانی سے گزریں اور اسکو لوگ
 کو ہستانی اپنی اصطلاح میں نرم پکھتے ہیں جس جاگمان نرم پر پانہ شے کا تھا اوس جگہ کو ساتھ بندھو چوچوں اور تیر اندازوں اور دم کار گزرا کی
 مضبوط کر کے بے فکر ہو گئے تھے دلاور خان نے جلالا ناکر ایک رات اپنے جوانوں و دلیر کا طلب کو اور چاہے کے جھاکر چاہا کہ پانی سے گزرا
 جو پائی نہایت تندر اور تیز تھا جلیسیل فانیں گیا اور اس کے منفر فاون جوانوں سے غریق دریا کے فنا ہوئے اور درجہ شادرت کو پونچھے اور
 دس آدمی ساتھ بازو سے شادری کے سلامت اور پرکار سے گئے آئے اور دو آدمی بچ پھلگ ارباب جنڈالت کے گرفتار ہوئے اخصب
 دلاور خان چار مہینے اور دس دن تک بچ بندھ کوٹ کے پامردی سے سسی بچ گزرنے کے آنا تھا کوئی تیر مہینہ اور پروف مقصود کے نہ پونچھا
 ایک زمیندار نے رہبری کی اور جس جاکہ مخافون کو گمان عبور کا نہ تھا نرم پر پانہ ہلکا آدمی رات کو جلالا پیر دلاور خان ساتھ چند لوگوں چوچوں
 درگاہ اور ایک جماعت افغانوں کے قریب دو سو نفر چہا لیکر ساتھ سلامتی کے گزرنے وقت صبح کے پیر اور پسر راجہ کے پہونچ کر آئے
 کا بلند آوازہ کیا جو لوگ گرویش راجہ کے تھے درمیان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئے اکثر قتل ہوئے اور قیہ اسیمت جان
 انجی اوس ورتہ لاسے باہر لائے اور اس کشت و خون میں ایک نے سپاہیوں میں سے پاس راجہ کے پہونچا چاہا کہ نہ ختم شمشیر سے کام اور کھانا
 کر کے راجہ نے فریاد کی کہ میں ہون کھونڈہ نزدیک دلاور خان کے پہلو کو گون سے بچم کو کے دیکھی کی جگہ گزرا ہونے راجہ کے
 قریبوں اور تیسویں سے جو شخص کو تھا آپ کو گوشہ عافیت میں چھپایا دلاور خان نے سننے سے خوشخبری اس فتح و فریدی سے سعادت شادرت
 ادا کر کے چہا لشکر خضر پیکر کے عبور کر کے بچ مندل بیدک کے کہ مقام صدیادوس ملک کا ہر ایک ان کے پانی سے اس جگہ مسافت میں
 واقع ہوتے سنگرام راجہ چہا اور دھتر سوچ مل مرد و پسر راجہ باسوا کے گھر میں تھی اور دھتر سنگرام سے فرزند رکھتا تھا پہلے فتح ہونے کے
 عمال ہائے کو ازہر سے اختیار بچ پناہ راجہ عبور اور دوسرے زمینداروں کے بھیجا تھا جس لشکر نند نزدیک پونچھا دلاور خان جب حکم
 راجہ کو چہا لیکر متوجہ ہتھان بوسی کا چہا افراتد عرب کو ساتھ ایک جماعت کے سوار و پیادے سے واسطے حراست اس ملک کے چھوڑا
 افریدی کشتوار کے گیہوں اور چہا اور عس اور ماش اور انڈن بہت متوجہ بچ جلاوت کشمیر کے اور جلال کم ہونے میں دھتر ان بیان کا کشمیر

کی زعفران سے بہتر اور تریب ایک سو کے باوجود کہتے تاج اور تریب اور تریب زعفران سے کہ بن اور دوسرے مہوجات مثل انگور و ششامو
 و زردا کو و امرد کے ترش ہوتا ہے اگر یہ بخشش و پودا کرین مکن ہے کہ لپھے جو جادوین کشنی روپہ جاری کیا ہوا احکام کشمیر کا ایک روپہ بین
 بڑے کشنی ملتا ہے سو گھنٹہ میں پندرہ کشنی کے برابر دوس روپہ کے بن ساتھ ایک مہر بادشاہی کے حساب کرتے ہیں اور ہم معمول زہمت کی بھی
 نہیں ہر ایک گھر سے ہج ایک سال کے چھ کشنی لیتے ہیں زعفران کو بیج علو فدا ایک جماعت راجہ و قون اور سات سو ٹوکرو لدا لدا زون کے کہ قدیم
 نوکر میں تنخواہ بن کر دیا ہے وقت فروخت ہونے زعفران کے خریدار سے اوپر ہر ایک من کے کہ عبارت دوسرے ہج چار روپہ لیتے ہیں اور کہ
 حاصل راجہ کا اور جہانے کے ہج ساتھ تیزی نقدیہ کے کل مبلغ التیا ہج سب طرف سے ایک لاکھ روپہ تخمیناً زر حاصل اسکے کا ہوجاتا ہے اور
 وقت ہر آہر گام کے ہج عسارت نیر سپاہیہ جمع ہوجاتا ہے اور گھڑوں کے کہ بن قریب بیس لاکھ گھڑوں کے راجہ اور اسکے کھاداروں کے
 پاس ہوں کے حصول کیسا لہذا انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور انڈرو سے تخمینہ کے جاگیر تزاری ذات اور نیر سوار ساتھ ضابطہ
 جہاگیر کی کے ہوسے اور جب اہل چھری بند روست باندہ کر واسطے جاگیر دار کے تنخواہ مقرر کیے اوس وقت حقیقت قرار واقعی ظاہر ہوئی
 کہ کس قدر ہج گیا روپوں کو دوہرہ چار بجے ساتھ مبارکی اور سلامتی کیے ہج عسارت کے کوئی اور کینا سے تال کے بنی تخمین اور تاشکر خذیک
 کا ہوا ساتھ حکم حضرت عرش آشنائی کے قلعہ سنگ اور انک سے منابت کچھ نمانا تھا لیکن اب تک تمام تھا ایک طرف اسکے باقی تھا امید
 کہ بعد اسکے منابت کو دوسرے مقام بن ابدال سے کشمیر تک جس رستے سے کہ ہم آئے پتہ کوس کی مسافت کے ساتھ روئیس کچھ اور ہجہ مقام
 کے قطع کیا اور دارا نجات اگر سے کشمیر تک و پڑہ سو اظہار و ز زمین تین سو او پتہ کوس زمین ساتھ ایک سو اور دو کوج اور تیر پتہ مقام
 کے طے کی اور آہنشی سے کہ گندرام اور آہ مشورہ تین سو ساڑھے چار کوس ہج بارہویں کو دلاور خان حسب اہکام راجہ شہوار کو مسلسل خفتین
 لایا اور سعادت آستان ہوسی حاصل کی خالی و جاہت سے دھقا اور پوشاک مثل شہ کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونوں جانتا تھا بجات
 اور زمیندار اوس حدود کے فی الجہا شہری ظاہر ہوا کہ نہایت باوجود تقصیر اور گناہ کے اگر فرزند اپنے بیچ درگاہ کے حاضر کرے جس وقت
 نجات پاد سے اور بیچ سایہ دولت ابد زمین کے آسودہ اور فراخ البال روزگار لہر لہا سے والیچ ایک قطعے کے قلمون بند روستان سے
 ہمیشہ مجوس پر کا عرض کی کلاں و خیال اور فرزندوں کو بیج ملازمت جان پناہ کے لاتا ہوں اور امید دار محنت حضرت کا ہوں جو کچھ کہہ
 اب بھلی احوال اور صنایع اور خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہے کشمیر ولایت چارم سے ہج عرض اسکا خط استخوانیہ دہ ہج او طول اسکا
 خذیر سفید سے ایک سو پانچ درجے قدیم سے یہ ملک بیچ تقریباً ہون کے رہا ہے مدت حکومت اوس کے کی چار ہزار سال ہج اور کیفیت احوال اور
 آسما کی بیچ تاریخ راجہ رنگ کے کہ ساتھ حکم حضرت عرش آشنائی کے زبان ہندی سے فارسی میں ترجمہ ہوا مفضل مرقوم ہج اور تاریخ سن
 سات شہارہ ہجرتی میں ساتھ فور اسلام کے رونق پائی اور بیس آدی سے اہل اسلام سے مدت دو سو باسی سال حکومت اوس ملک کی گئی ہے
 میان ایک بیچ تاریخ نو ہجرتی سے ہجرتی کے حضرت عرش آشنائی نے فتح فرمایا اور اوس تاریخ سے اب تک کراستی سال گزرے ہج تقریب
 ایسی ہی دولت کے ہج ملک کشمیر طول میں کوئل ہوں اس سے بیچ تک چھین کوس جاگیر ہی ہج اور عرض میں ستائیس کوس سے زیادہ زمین
 بیچ اب مفضل بیچ کہ انہم کے ساتھ تخمینہ اور قیاس کے لکھا ہے کہ طول ملک کشمیر دیا سے کشن گنگا سے بیچ تک ایک سو چالیس کوس ہج اور
 عرض دس سے کتر زمین اور چھ بیچ سے زیادہ زمین میلے نے واسطے احتیاط اور احتیاط کے ایک جماعت آدمیوں مہتمکاروں سے مقرر فرمائی
 کہ طول و عرض کو طاب سے نامین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی لکھی جاوے حاصل کلام کا جو بیچ نے ایک سو بیس کہہ لکھا ہے کوس کے
 اور جو قدر دیا تھا کہ حد رنگ اوس ملک ہج کہ لوگ ساتھ اوس زبان کے حکم ہو ہیں اس لیے ہوں اس سے لگیا کہ کوس اس طرف کشن گنگا ہج
 سر کشمیر مقرر ہوا اس حساب سے چھین کوس ہوتے ہیں اور عرض میں دو کوس سے زیادہ تعداد زمین نکلا اور کوس میرے عہد میں

یہاں تک کہ

۱۵۰

موافق ضابطہ معمولی حضرت عرش نشانی کے ہر کوس یا پندرہ لکھ اور ایک لاکھ گورکھی کے محل جوتای اور کوس میں ایک گشت کا ہوتا ہے اور جن کوس یا گورکھی کی گلیاں اراضی کوس اور گورکھی ہر اور نام شہر کا سرکاری گورکھی اور دیباہ عیبت درمیان آبادی کے گشت یا گورکھی اور شہر چاہے کوس دیکھا گئے تھے ہر شہر سے چودہ کوس بطول جنوب ہر اور ساتہ حکم اس بنا پر کہ اس شہر کے ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور درمیان شہر کے چار چل سنگ اور چوب سے نہایت مضبوط بنے ہیں کہ لوگ اور سپر سے بے تحلف آمد و رفت رکھتے ہیں لیکن اصطلاح میں یہاں تک کہل گئے ہیں اور شہر میں ایک مسجد کے نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے کہ ۹۹۰ میں تیار ہوئے جدا ایک مدت کے بعد گئی اور پھر سلطان حسین نے ترتیب کی ابھی طیار نہ ہوئی تھی کہ فقہ حیات اوسکے کا برج سے گرا اور سن ۱۲۰۰ میں ابراہیم باری وزیر سلطان نے حسن انجام اور اسکی بچھی اوشی تا پنج سے اب تک ایک سو میں سال گذرے ہیں کہ قائم ہے محراب سے دیوار شہر کی تک ایک سو پینتالیس گز اور عرض ایک سو چالیس گز شکل اور چار چاق کے اور اطراف اوچان اور ستونوں عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکم کشمیر سے ہی ایک نشان باقی ہے میر سید علی صاحب ہوانی فرس سرہ چندھہ اس جا رہے ہیں ایک خانقاہ لوگکی بھی تھی جس شہر دو کول کے پانی سے بسبب برستی ہے اور گہر قبر زمین پائے اور ہمارا اور رفت لوگوں کے اولاد نے غلہ اور کھڑکی کا اور کھڑکی کے ہر نام شہر اور گشت میں پانچزار اور سات سو گشتی اور سات ہزار اور چار سو طالع شمار میں آئے کل ولایت کشمیر آرتیس پر گون کی ہے اور اوسکو دو وقت آباد کیا ہے بلالی آب کو امرت گئے ہیں اور ایام آب کا نام منڈل زمین اودا دو کسٹمزدور ایک اس ملک میں رحمت میں گورکھی تمام جات سے نقد اور جنس کو ساتھ تو ڈوڈو بان کے حساب کرتے ہیں ہر قودہ میں سن اودا آٹھ سیر ہر بون حال کشمیری لوگ دو سیکو ایک من باعتبار کہ تھے ہیں اور چار من کو آٹھ سیر ہوتے ہیں ایک ترک اور کل جمع ولایت کشمیر کی گنتی لاکھ ترستھ ہزار پچاس خروار گیاہ ترک ہے کہ بحساب نقدی سات کھڑ چالیس لاکھ ستر ہزار دام ہوتے ہیں موجب ضابطہ حال جگہ آٹھ ہزار پانسو سا جو کی رستہ آئے کشمیر کا نہایت سخت ہے بہترین بہترین کا بہیر اور چکی ہے اگر رستہ بہیر کا نزدیک زیادہ ہے لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کی مبارک گنا تودہ پھر رستہ چکی میں ہے کہ دوسرے رستہ اس موسم میں برف سے مالا مال ہوتے ہیں اگر کوئی کشمیر کی طرف توفیق لکنا چاہے تودہ فر کے دفتر چاہیں مگر ناچار کچھ تھوڑا سا اٹھلا اور خصوصیات اوسکے سے تحریر لکھ میان ہوا ہے کشمیر ایک باغ ہے ہمیشہ بہار یا ایک غلہ ہے آہنی حصار کہ بادشاہوں کے لیے ایک گشت ہر عشرت افزا اور درویشوں کے لیے خلوت خانہ ہے اولگت جن خوش اور شادانی لکھش اوسکی شرح و بیان سے گھر اور آب روان چشمہ جاری اوسکے حساب دشمار سے سنہنی انواع گل اقسام بیاہین اوس سے زیادہ ہیں کہ جیلہ شادین آدین موسم بہار جان گارین کوہ اور جنگل اقسام شگوفوں سے مالا مال دو دیوار اوس میں اچستین گورن کی مشعل ہار سے ہنم افروز اور چکوں سلیخ اور نہ گوان ہر جگہ کا کیا بیان شدہ جگہ گرازیٹیاں باغ بے شمار آہستہ ہر کی چون چسپانے شدہ شگوبخچہ درزیہ پوست چوتوید شگوبین باہر ہر جگہ غزنو نے بیل مسج غنر قسمی میخو ارگان کردہ تیز ہر چشمہ منقار لطیف بگر جو مقام زین زمین شگوبہر بساط گل و ستر کا شہن شدہ چرام گل از بار و کوشن شدہ ہفتہ ہر زلف ماسم زدہ گزہ در دل غنر حکم کردہ سب اقسام سے عمدہ شگوفہ بادام اور شفا کو کا بے شمار کے کوہستان میں ابتدا شگوفوں کی غراہ اسفندار زمین ہوتی ہے ہنگ کشمیر میں پانچ اوایل فروردین کے اور شہر کے باغوں میں فروردین اور سومین تک ماہ گورکی اور انجام شگوفہ شہل ہر اور پانچ ماہ تا بارہ ماہ تک کوہ کے پانچ حدیث وادب گوار کے چند بار سے نهران لارا اور تھانہ خزان کا کیا تھا احمد زکرب کی مرتبہ زادہ متفوان بہار کا پایا اور خیریاں نهران کی اوسکے موقع پگنی جاتا ہے عمارت کشمیر کی سب لکھی ہی میں دو منز لے سے منز لے چو منز لے ہوتے ہیں اور چو منز لے پوٹی ڈاکر بہار اولاد وچو غاشی ہوتے ہیں اور وہ سال بسال موسم بہار میں گلتے ہیں اور نہایت خوش شام ہے یہ لقرن خاص ہے اولاد وچو ہر آب کے سال

بیچ باغیچہ حاضر تھا۔ اور جامع مسجد کے چھت پر لالہ منایت عمدہ کھلا یا سمن کو باغات میں بکثرت ہزار یا سمن سفید جسکو اہل سندھ حبلی کہتے ہیں بت
خوشبودار اور دوسری قسم صندلی رنگ بھی نہایت خوشبودار ہوا۔ یہ خاص کر کشمیر میں ہوتی ہے اور گل سنخ کی قسم کے نظر آئے ایک قسم نہایت خوشبو
اور دوسرا صندلی رنگ ہوا۔ اسکی نہایت لطافت و نازک تین درخت اور اسکا بھی مشابہ گل سنخ کے اور گل سوسن درخت کا ہوتا ہے جو باغوں میں
میں ہر وہ کثرت سے ہر نما اور بزرگ اور دوسرا قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہے مگر نہایت خوشبودار ہے اور گل جھری ٹھا اور خوشبودار ہے اور اسکا قد
آدم سے بڑھ جاتا ہے مگر بسنے سالوں میں جب بڑا ہو کر پھول لانا ہر قواوس میں لڑی پیدا ہوتی ہے اور پھول چادوکی کڑی جالانا کڑا دسکو خشک کر دیتی ہے چنانچہ
ایک سال ایسا ہی ہوا اور جن شد رنگ کہ نواح کشمیر میں نظر سے گزرتے سب و شہار سے باہر میں جو کہ درالعصر اور ستا مسعود نقاش نے شہید بھی کر
وہ ایک سو گل سے زیادہ ہیں اور پہلے عدد دولت حضرت عرش آیشانی سے شاہ آلو باکل نئے محمد علی انشار نے کابل سے لاکر پونڈ کیا چنانچہ
اب دس پندرہ درخت بارہ رومو سے زرد آلو پونڈی کے بھی چند درخت تھے مشا راہ اپنے اس ملک میں میوزیشن ل کر دیا کہ اب بکثرت ہو گئی ہے
زرد آلو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہے نافع شہر آری کابل میں ایک درخت تھا میرزائی نام کہ بہتر اوس سے کھانے میں نہیں آیا اور کشمیر میں چند درخت مثل
اوسکے باغوں میں ہیں اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہے کابل اور بدشان سے بہتر قسم ناشپاتی سرتقد کے اور سیب کشمیر کا خوبی میں شہو ہے
امروز درمیانہ اور انگو بکثرت اکثر ترش اور ہمزہ اندر وہاں پر چندان نہیں تو ہر عمدہ ہر ہزہ نہایت شیرین اور بھوت پڑتا ہے مگر اکثر یوں ہے کہ آیا مٹگی میں
اور سین ایک طرح کی گرمی ایسی ہم ہوتی ہے کہ وہ خواب ہو جاتا ہے اور اگر اوس آسب سے چکیا تو بہت لطیف ہوتا ہے ہر قوت کی طرح میں سے انگو
کی شمع مثل کر اور گئی ہے قوت اور اسکا اگرچہ کابل کھانے کے نہیں مگر چند درخت جو باغات میں پیدا کر دیے گئے ہیں چہ قوت کے واسطے گرم پیالے کے
کام آتے ہیں اور قوت نیک کا گل کت دیت سے لاتے ہیں سرکہ بکثرت ہے مگر شراب و باکی ترش اور ہمزہ کشمیری زبان میں اوسکو سکتے ہیں اوس
سینے سے مرین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہے اور سگ سے قسم قسم کے اچار سے ہیں مگر جو کہ اس کشمیر کا عمدہ ہوتا ہے اچار اسکا بہت ہی
خوب ہے اور اسکا مفلک بڑھنے کے اکثر ہتے ہیں اور خوشگوار ہے کاشت کرنے میں گرا دل سال کھل جاتا ہے ہن اور دوسرے سال زہن اور تیرے
سال بالکل خشک بن جاتے ہیں اور چھال سب سے زیادہ شاید تین صد چھال اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہے ملا خورش اہل کشمیر کا چا فونوں پر
مگر ہمزہ اور خشک و پتلا پکا کر کھدیتے ہیں جب سرد ہو جاتا ہے چہ کھاتے ہیں اور نام اوسکا بھتہ رکھا ہے اور گرم طعام کھانے کی رسم ہے مگر اکثر لوگ
کہ مایہ کو اس بہت ہن سے بات کو کھدھ پھرتے ہیں اور صبح کو کھاتے ہیں نمک ہان پندرہ وستان سے جاتا ہے اور بھتہ میں نمک کو اسکی گرم
نہیں اور اسکا کو پانی میں جوش دیکر تھوڑا نمک ملا کر سینے کے ساتھ کھاتے ہیں اور روغن چارمنز وہاں پر جلتی ہے اور ہمزہ ہو جاتا ہے اور سینے میں
گاسے کا کرچہ کہ تازہ نکال کر کھانے میں ڈال کر کھلین اور زبان کشمیری میں اوسکو سدا پاک کہتے ہیں اور جو کہ ہوا جانی سرد اور نمکناک ہے دو تین ہون
میں تغیر ہو جاتا ہے سینس وہاں پر نہیں اور گاسے پست قدر حیر اور گیون جیسے کم مقرر دی کھانے کی وہاں پر ہم نہیں اور رخ و قاز و مرغابی وغیرہ
بکثرت اور چھل سب قسم کی مگر عمدہ نہیں اور پیند وہاں کا مشہور ہے عورت و مرد کو کہتے ہیں اور اپنی زبان میں اوسکو ٹوک کہتے ہیں اور اگر بالفرض
پڑنے پیندین تو اتفاقاً داروے میں یوں ہے کہ ہوا ملک ہے اور کھانا ہے اس کے ہضم ہوشال کشمیر کی حکما نام حضرت عرش شہستانی نے پرم نرم کو
کثرت شہرت سے حاجت تو سینت کی نہیں اور دوسری قسم نہرہ شال سے جسم و ملائم اور ایک قسم اور دروہ نام کہ اوس سے گدہ ہے اور کھنے کی
جھول اور پالماز بناتے ہیں سما سے شال اور اسکا شہینے کے تبت میں عمدہ ہوتی ہے ہن باوجودیکہ شال کی شہم بھی تبت ہی سے آتی ہے مگر وہاں
ایسا کام نہیں بتا اور قسم کر مایہ کی شہم سے شال نئی ہے وہ خاص کر تبت ہی میں آتی ہے اور کشمیر میں شال کی شہم سے چو بھی بنتے ہیں کشمیر کے لوگ
اکثر سرد منگاہے ہیں پکڑی گولی ہاندہے ہیں جو اوساں کی سورتوں میں پاکیزہ لہس سیننے کی رسم نہیں ایک چو تین چار برس تک ہتا رہتے تھے
کے گجر سے بن دیا لاکر تاسیکہ پختے ہیں پھر پانا ہوا کر گڑے کھڑے ہو جاتا ہے مگر پانی اوسکو نہیں پہنچتا یا چار ہفتا وہاں عیب ہے ایک کہ دروہ سرد

پانوں تک پسند کرنا بندہ لیتے ہیں اور باوجودیکہ اکثر لوگوں کے گھر آب پرین کر دین کو اونکے ایک قطرہ پانی کا نہیں ہوتا خواستہ کلام کا یہ کہ
ظاہر اور خائلیہا میں اونکے عظیم دینی صفا پر جنبہ در لوگ زمانہ عزرا حیدر میں بکثرت اسے موسیقی کی رونق برہ کی گمان تھی اور حضرت اور قانون و دف چیس
وئے شائع ہیں سابق میں شتم کی چخت اور زبان کشیر میں مقاموں ہندی کو گلاستے ہیں امدہ بھی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر ایک ہی سنگ میں گاتی تیز
واقفہ مزاج حیدر کی رونق افروزی کے کشیر میں طرح طرح کے حقوق میں قبل دولت حضرت عرش ہشتیانی کے ماسر واری بیان کے لوگوں کی
گونت پر بھی بڑا گھبران تھا مگر ماہر سے بطور تحفہ آپ ترکی دعوائی حکاموں کے لیے لائے تھے اور گوت مزاجی یا بوخورد سے چہار شانہ قریب زمین سے
کوہستان ہند میں بکثرت ہونا پر کرب سے کہ اس گلشن خدا آفرین نے نائید دولت اور میں قربت خاقان سکندرائیں سے رونق جاوید پانی
اکثر اہل عزت کو اس صوبہ میں جاگیلی گئے گھوڑوں عراقی اور ترکی کے حوالہ کو لائے پچھلے لیے جاوین اور تھوڑی سی مدت میں گھوڑے
ہم ہو پونچے لگے چنانچہ کشمیری گھوڑا اور تین سو روپے میں خرید و فروخت ہوا در کبھی نزار و پونچھ کو بھی پونچا اور لوگ میان کے اہل پیشہ اور سوداگر
اکثر تھے ہیں اور سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ لہری بھی اور ایک فرقہ فقرا ربی اگرچہ وہ علم و معرفت نہیں رکھتے مگر آزادانہ واقعات لبر کرتے ہیں
اور سکھ بڑا نہیں کتے زبان سوال کی بنیاد پر قانون طلب کا کوتاہ پر گوشت نہیں کھاتے عورت نہیں کرتے ہمیشہ دشت و بیابان میں دشت
میوہ دار بوتے رہتے ہیں تاکہ مخلوق انے بہرہ ور ہوا خود خاندانہ نہیں اونٹناتے اس فرستے کے لوگ قریب دو ہزار کے ہوں گے اور
ایک شتم پرین کردہ میان کے باشندے قدیم ہیں سب کشمیریوں کے زبان دان ظاہری وضع اونکی مسلمانوں سے متاثر نہیں مگر تباہین زبان
شکرت کی بڑھتے ہیں اور شرط ت پرستی کی سب ادا کرتے ہیں اور شکرت لیک زبان پر عقدا ہے ہندوئے اوس میں کتا میں چھت
کی ہیں اور اوکو نہایت سحر سمجھتے ہیں اور ت خانے بجد قریب غلو اسلام سے تھے وہ بجا و بجا ستون میں عمارت اور کی تپکی ٹپ سے چھت تک
ٹپ سے بڑے چھوٹے چالیس میں کے تراشکا ایک دوسرے پر رکھے گئے ہیں متصل شہر کے ایک پھاٹیہ پر کہ اوکو کوہ ماران اور سری پت
بھی کہتے ہیں اور شرفی جانب او سکے کوہ ڈل واقع ہے گرد آد او سا کچھ اوپر ساڑھے چھ کو س بیابان میں با حضرت عرش ہشتیانی نے حکم
دیا تھا کہ اس مقام پر ایک قلعہ بنو اور پھر سے طیار ہو عہد دولت اس نیاز زمین قریب الاقوام ہوا چنانچہ پھاٹیہ پر کھڑے قلعے کے اندر کالی
اور دیوار قلعے کی او سکے گرد بھگتی اور کول مذکور قلعے سے مل گیا اور عمارت دولت خانے کے اوسی پانی پر واقع ہیں دولت خانہ میں ایک باغ
پر در میان او سکے عمارت مخمور کہ والد زنگو اور اس میں میٹا کرتے تھے اب کے مرتبہ وہ باغ نہایت بھارت نظر آیا جو کہ وہ شنت گاہ
تباہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیاز زمین کی ترقیہ امر خاطر عرض شناس کو نہایت ناگوار گذر استحقان کو کہ بندگان فرہاد سے جو حکم دیا گیا کہ
اوسکی تعمیر میں کمال مراتب سے بجا لادے تھوڑے عرصے میں حسن اتمام سے رونق پذیر ہوا پونچھ میں ایک والان ہی بلند ترین میں گڑ کا مرتب
شتمل اور تین قلعے کے عمارت نے از سر نو تعمیر پائی اوستا دان نادرہ کار کی تصویروں سے جنگ گلابا زمین بنا اور نام اور سکا
نور افرا رکھا جس کے روز پندرہویں فروری ماہ آئی گو دو بیل قلعہ میں شیش کے ہو سے زمینداران تبت کے ملا علی گنڈے صورت کو
میں اکثر جینس سے مشابہ جملہ اعضا پر اون کے شتم اور بیلا زمی جا فرودن ملک سر کو چنانچہ بزرگ کوہا ہیہ بکرا اوکو ہستان گرم سے لائے
تھے نہایت خوب صورت اور کم شتم تھی اور جو کرا کو ہستان میں باقی ہے وہ سببیت سردی اور ہون کے پر وادارہ سمیت ہوتی ہے اور
کشمیری لوگ رنگ کو کپل کہتے ہیں اور اسی وقت میں ایک سرین شگین شیش لائے جو گوشت اوکاسے سے پہلے نہیں کھایا تھا حکم دیا کہ
اسکا کھانا طیار ہونایت بجز وہ معلوم ہو کسی جنگلی چار پائے کا گوشت اسکی بزرگی کو نہیں ہوتا آفا زہ میں خوشبو نہیں ہوتی مگر چند روز میں
معد خشک ہونے کے خوشبو پیدا ہو جاتی اور ماہ کے نافہ نہیں ہوتا ان دو تین روز میں اکثر واقعات کشی پر سوار ہو کر سر و قماش شگوفہ مہا لک
شالما سے مخطوط ہوا میں بیگان نام ہے ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کوہ ڈل کے واقع ہے اور یہی طرح شالما ہی متصل اس کے ہے احمد و خان ہے

ایک مذی جو خوش آب کہ پھاڑ سے اگر گول ڈال پر گرتی جو فرزند دلدنہ غم کو سیتے حکم دیا کہ آگے سے اوسکو بازو دیا گیا کہ چند سار بیدا ہوا کہ
سیراوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوا جو اور نہ مقام سیر کا ہون مقررہ کٹھیر سے جو ستر بون کو واقعہ کھیلے وہا ہوا کہ شازدہ شاہ شجاع
عمارات دولتی نہین کھیل تھا اتفاقاً جانب دریا ایک کھڑکی پر پردہ او سپرٹا تھا اور دروازہ بند نہ تھا شازدہ کھیلتا ہوا اوس کھڑکی میں کھڑ
اور اوہین جہاں تھی ہی سنگون نیچے گرا اتفاقاً ایک ماٹہ لیا گیا ہوا وہا پر پہنچے دیوار کے کھٹا اور فرانس پاس اوسکے بیٹھا تھا سر شاہر کا
اوس ماٹہ پر چڑا اور پڑنوں اوسکے فرانس کے کندھے اور پت پر چڑے زمین پر گر گیا وجودیکہ بلندی اوسکی سات گز کی یعنی گر جو کہ عنایت الہی
شامل حال بھی وجود فرانس اور ماٹہ کا اوسکی زندگی کا سبب ہو گیا سادہ اتنا گرا ایسا ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوس وقت رامی بان سہوا
از دیون کا ہجر وکے کے پہنچے کھڑا تھا فوراً دوڑا اوسکو اور کھڑا گود میں لیا اور ادر پلانے لگا اوس وقت شازدہ اوسے نے غصہ اٹھانا پوچھا کہ مجھے
کمان میںے جانا ہے اوستے کہ کھڑکی خدمت میں ہوا کوسے صفت آگیا اور کچھ نہ بولا میں اوس وقت استراحت میں تھا کہ خبر و صحت از سیر
کان میں پونچھی گھبرا کر باہر کو دوڑا میںے سب اوسکو ایسے حال میں دیکھا میرے ہوش اڑ گئے اور بہت دیر تک اوسکو گود میں لیکر ہوا اس موت
الہی کا ہوا جسے فی الواقع اڑکا چار برس کا دس گز شرمی کی بلندی سے گرے اور اوسکو کچھ فرزند ہوئے جی جی حیرت کی خبرات شکر اس نعمت
الہی کا تازہ بیا لایا اور صفیے دیے گئے اور میںے حکم دیا کہ جس قدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس شہر کے ہیں سب حاضر ہوں کہ موافق قیمت
ہر ایک کے جمعیت اوسکی مقرر ہوا اور عجائبات سے یہ بھی کہ تین چار سینے پتیر اس واقعہ کے جو تک سبے منجم کہ فن نجوم میں کمال مہارت رکھتا ہے
بلا واسطہ اوسنے مجھے عرض کی تھی کہ شازدہ سے کے نا کچھ علاج سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بی تین سینے اوپر گراں میں شاید کہ اونچی جگہ سے
گراں اور گود و عمارت کا دامن حیات بہا و گئے نہ بیٹھے گا جو کہ کرا حکام اوسکے صحت کو پونچھے تھے اکثر وہی وہم گرا دغا طرہ تھا ان ستر
خطر کا اور بیوں دشوار گراں میں ایک لمحہ اوس نہال بچن اقبال سے میں غافل نہ تھا ہمیشہ اوسکو نگاہ میں رکھتا تھا اور کمال محافظت اور
احتیاط ہم پونچھا تا جب کشمیر میں پونچے تو یہ واقعہ ناگزیر وقوع میں آیا اور سب دایان اور کھلا بیان اور کئی غافل ہو گین شکر اور احسان اور ہنگام
کو کچھ گدرا بیغ عیش آباد میں آگئے رخت فخر آ یا نگو فدا اوسکو سو برگ کا جو نہایت بڑا خوشنما سبب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلا در خانگی کر
سے خدمت شایستہ طور میں آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے شرف کیا گیا اور اوسکے فرزند کو کھلی ساتھ نہا منصب سب
کے اختیار دیا بیغ فریور قطب الدین خان کے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پاپا سیراہ خان کو ہشتصدی ذات اور ڈھائی
سوار کا منصب دیا اور نو ہزار گراں کو آسما منصب چھ ہشتصدی اور سووار کے سرفراز کر کے خطابت بیت خانی کا دیا اور پیشکش روز
سبارک شنبہ کیسویں کا طور انعام قیام خان قراول ہاشمی کو مرحمت ہوا اور جو کہ الہ داد خان افغان بیٹا باری کی کا گرا وزارت اپنے سے درگاہ میں
اگر تاہم ہوا حسب التماس ہمتاد الدولہ کے جوامع اوسکے ساق کیے جو انما رحمت و نہایت کے پیشانی اوسکی سے ظاہر تھے سابق دستور منصب
ڈھائی ہزاری ذات اور ایک ہزار دو سو سوار کا عنایت کیا سبک جلاز جو گلگیاں صوبہ بنگالہ سے جو منصب ہزاری ذات و چار سو سوار کے سرفراز ہوا
جو کہ عرض کی گئی کہ جو غنائی اللہ جلت سبحانہ کی چھت کی پت پر چوب گھلا جو کیسویں کو سیر و غنائی اوسکا عمل میں آیا الہیہ کی طاب اوسکی خوب حالی
تھی بڑے مودت پر کا کہ پیشہ اس سے راجہ باسو کو عنایت تھا بعد اوسکے پاس سبج مل مقہور بیٹے اوسکے ۱۰ اب بخت سسک بڑا اور سکے کو محبت
ہوا اور بڑے جوارا رہے سنگ گرام کو عنایت کیا گیا اور وقت کے روز غز وادی بہشت کو خرم کے مکان میں جا کر اوسکے تمام میں گنا بجا ہر
آسنے کے پیشکش لایا اوسکی خاطر سے قدر سے قلیل ہمنے لے لیا اور سبارک شنبہ جو تھی کو میر جلا منصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار
کے سرفراز ہوا ساتوں کو بقصد شکر ایک موضع چاروہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا جو سواری ہوتی اور دتوہہ زمین خوش اور سیر گاہ و دانش جو
خشمہ جاری اور چنار کے درخت جیسے بڑے ہیں حسب التماس اوسکے نام اوسکا نو چور کھایا سیراہ پر ایک درخت چڑھ لیا نام کہ جو کھیا

شاخ اوسکی کو پکڑ کر لہاتے ہیں تو سارا درخت لہای عوام کو یہ اعتقاد ہے کہ یہ حرکت خاصہ اسی درخت کا ہے اتفاقاً اسی کا نون میں اسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہے نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راول پور میں شہسے ڈالیا گیا کوس پر جانب ہندوستان ایک عورت نے چنار کا ٹہرے جابھو اقبل اس سے عرصہ میں سال کا ہوا کہ میں گھوٹے پر سوار تھا مع پانچو ارز منڈا را در دو خواہر سے کے اسکے اندر گیا تھا جب کبھی کسی تقریب سے ذکر آتا تو لوگ بہت مستند سمجھتے اور تعجب ہوتے ابکی مرتبہ پھر میں نے حکم دیا کہ خیر آدمی اس کے اندر گھسین دیکھو یہی ظاہر ہوا جیسے میرے دل میں تھا اگر زمین مذکورہ کو حضرت عرش ہمشانی سے چھوئیں آدمی کو اس کے اندر متصل ایک دور سے کے بجھایا تھا اسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پرستی چند میٹا ماسے منو ہر کا کہ لنگن ان لشکر کا نگاہ سے تھا مخالفوں سے لڑکر جان نثار ہوا وہ مبارک شہید گیا رہوین کو امرای مفضلہ ذیل اضافہ سے سر فراز ہوئے تانا سھان دونہاری ذات اور پانسو سوار عبدالغفری خان دونہاری ذات اور ہزار سوار بی چند گوالیاری دیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میرخان سپہ سالار تاملان کی ہزاری ذات اور چھ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار اعلیٰ اللہ سہ صدی ذات اور پانسو سوار نصر علی عرب پانصدی ذات اور مگر حانی سوار ہتو خان فوجدار سرکار سوات پرمتر ہوا اور مبارک شہید ہوئیں کو سید بازید بخاری فوجدار سرکار بولکا کا صاحب صوبہ ولایت پٹنہ کی گلیا اور منصب اوس کا معمل واضا ف دونہاری ذات اور ڈیرہ ہزار سوار کا فرما گیا اور علم بھی ہا دسکو رحمت مہاشا تحت خان عرب نے ساتھ منصب عالی ہزاری ذات اور دونہار سوار کے انتہا پایا اور ان کی دہائی سنگدل نے حسب التماس مہابت خان کے صوبہ بنگش پر تقریر پایا جو ان سپہ سالار خان منصب ہزاری ذات اور ڈیرہ ہزار سوار پرمتر ہوا اسی وقت عراق نصیب سالار خان خانان اور سب دولتمتو اپوں سے ظاہر ہوا کہ غریبیا بخت نے پھر قدم جدا دے سے باہر کھڑے وقتہ دن کو لا زم طبیعت اوس جلیت کا ہے بریا گیا اور سید بولکا کے حکم سے مہبت مہاشا کو صوبہ بولکا جو بندگان درگاہ سے باز تھا تو بزرگ دست نصر ملک بادشاہی پدرا گیا اسید کے غریب شامت عمل سے گرفتار ہوگا جو خان خانان سپہ سالار نے التماس فرمایا حکم اوس کو کہ بہت لاکھ روپیہ نقدی دارالخلافہ آگرہ کی پاس اوس کے بھجن اور اسی عرصہ میں ہزار ہجرتی کامر اٹھا چھوڑ کر پاس داراب خان کے جمع ہو گئے اور تکی گردانے کے صفت باز کھڑے ہیں اور شو خان احمد گن میں تھمن ہو گیا اب تک زمین تہرہ بندگان درگاہ کو مقور دن سے اتفاق جنگ چلا ہر مرتبہ مخالفوں نے شکست کھائی ابیکر وہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ داراب خان نے جو ایون خوش اسپہ کو پکڑ بنگاہ مقور دن پر تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفوں نے شکست کھائی سزا دیا گیا اور اسی فرامین رکھا بنگاہ اونکی تاج ہوئی اور لشکر نظریہ کرنے صحیح وسلاست مراجعت کی جو کہ عسرت و گرفتاری لشکر منصور میں بدرجہ کمال ہم پونہی تھی دولت خاویون نے مصلحت اسین تصور کی کہ طیلہ روہ کو گرسے نیچے اور کر پانی طرف کھاٹے کو وقت کرنا چاہیے تاکہ رعد علیہ جہوت پونہی رہے اور لوگ جلیف ناو وٹارین ناچار بالا ہوں عسکر اقبال آہستہ ہوا اور مقور دن سے بخت لے شوئی کر کے بالا ہوں کی طرف بہتیا راہبر رستگہ دیو نے ساتھ چند کسان بندگان جان نثار کے مقابلہ کر کے بہت کو قتل کیا منصور نامی جیشی سپاہ مقور سے زندہ گرفتار ہوا ہر چند لوگوں نے چاہا کہ باہمی کے بانوں کے نیچے ٹھالیں مگر راضی نہوا اور بانوں جہالت کا پھیلایا تب راہبر رستگہ دیو نے حکم دیا کہ سرا و سکاٹ سے جدا کر لین اسید کھٹک ۱۲ ہزاری کر دارانہا ریخ داہن روزگار رہن جا کر کے ٹوالے تیرہ تھی آردی بہت کو سیر وقتاشی مقام سکناک کو سوار اسی ہوتی نہایت مقام خوشنما اور یہ آہن درہ کے درسیان میں واقع ہے اور پنی جگہ سے گرتا ہے اطراف میں اوس کے ہوزور تھا کہ جشن مبارک شہنشاہ کا اوس گلوزین آہستہ کر کے ہائے متعادل آب پر نوش کیے گئے تیج اس ناہ پانی کے ایک جانور نظر آیا قسم سلج کی سے سیاہ رنگ خالی سفید اور یہ ہر گاہ بیل پر ساتھ حال سید کے پانی میں غوطہ لگا تا آج اور بہت در تک بانی کے نیچے رہتا ہے اور دو جا رنگت ہے یعنی حکم دیا کہ دو تین جا بکولادین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی سے ہے اور اسکے بانوں میں چڑا اٹھا ہوا ہے چش جانور دن صحرائی کے کھلا ہوا دو جا بکولادین ایک فی الفور گر گیا

دوسرے ایک دن زندہ راجہ اور اسکا شہر مرغالی کے پورے نٹھانا دارالعصر اور ستلا منصور نقاش کو حکم ہوا کہ شہید ہو سکی لہذا کئی کئی لوگ اسکا کلکری کتے جن یعنی ساج آبی اسوقت قاضی اور میر عدل نے عرض کی عبدالوہاب بیٹے حکیم علی نے اور ایک جماعت سادات مشہورین لاہور کے اسی ہزار روپیہ کا دعویٰ پیش کیا اور خطا میری قاضی نور اللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نے زندہ کو بطور امانت پاس سید ولی پدارت کے گھر لکھا تھا اور سادات شکر ہیں اگر کو حکم ہو حکم نادمے کہ جیت احنیا سا گونڈہ مصحف دیا وہ کہ حق اپنا دن سے لے لے یہ حکم دیا کہ جو حکم شہریت ہو عمل میں لاوین دوسرے روز میر خاں نے عرض کی کہ سادات مجھ کو انکا رہت کرتے ہیں چہ چہ کہ تحقیقات اس مقدمے میں زیادہ دیکھا دے بہتر جواب دینے حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمے کی کمال دورانی پیش سے کرے کہ کچھ شک و شبہ باقی رہے اور اگر اسکی خوب تحقیق ہوئی تو حضور میں اسکی باز پرس ہوگی مجھ دستے اس حکم کے حکیم زادہ گھبراہ اور اپنے چند دوستوں کو سفارش کر کے صلح کا پیغام دربار میں ڈالا غرض کہ سادات باز پرس اس مقدمے کی آصف خان پر ڈالیں گے تو میں فارغ عملی لکھتا ہوں کہ میرا مقرب کچھ حق اور دعویٰ نہیں جب آصف خان اس کے طلب میں آئی ہیں چونکہ وہ ہمارے ہمسایہ کے وقت پرانا اور حاضر ہوا تھا کہ معرفت کسی اپنے دوست کے فارغ عملی لکھ کر سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اسکو جو خبر ملو کہ باز پرس کی لاچار ہونے اور اگر کیا کہ یہ خطا میرے ایک نوکر کا بتایا ہو اور خود گواہ ہو کہ مجھ کو فریب دیکر یہ حضور نے آصف خان نے حقیقت حال عرض کی ہے منصب جاگیر اسکی چھین کر اسکو لکھا اور تار دیا اور سادات کو بغیرت و آبرو لاہور کو رخصت کیا روز تیار کہ شنبہ آٹھویں ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے منصب چار ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار روپیہ سرفرازی پائی اور صادق خان بنسب ڈھائی ہزاری ذات اور دیگر چار سو سو سے سرفراز ہوا اور تین العابدین میا آصفی صاحب مرحوم کا بھرتہ جیشگری میا دیوں کے سرفراز ہوا اور تیرہ سو لکھ دیوے برتہ والا پنجہ زاری ذات دوسرے فرق عزت کا بلند کیا میرے شہر میں سیووں سے انکمن ہر کہ خوش زادہ ہر آلو کو چھوٹا چاشنی اور تازک میں بہتر کیفیت شہر تین چار کو آلو زیادہ ہونے لگا اور کئی کئی ہونے لگے اور کئی کئی خالصکو پونڈی کو دینے حکم دیا کہ انکمن کو خوش کن کما کرین ظاہر کو بہتان بدشان و خراسان میں ہوتا ہر وہاں کے لوگ اسکو حمد کہتے ہیں جو سب سے بڑا ہی وزن اسکا نیم شقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر خود نمایاں ہوا ستائیسویں کو رنگ پھر پندرہویں خود آلو کا کل ہوا شاہ آلو اکثر سیووں سے مجھے خوش معلوم ہوا چار روپیہ تنباغ نورا فزین بار دوسرے ایک کا سب سے شیرین بار دوسرے کا خوشکوار تیسرے کا کہ سب سے زیادہ بار دھار پھر چوتھی کا جو سب سے کم بار دھار کم بار نام رکھا اور ایک درخت باغیچہ زم زم میں بار دھار نام اسکا تھا رکھا گیا اور ایک نیا پودا باغیچہ عشرت افزا میں تمام اسکا نو بار رکھا ہر روز جس قدر کہ واسطے مزہ چار کے کفایت کرے اپنے ہاتھ سے چنتا تھا اگر جب کابل سے ڈاک چکی میں بھی آتے تھے لیکن اپنے باغیچہ خانگی سے تازہ تازہ اپنے ہاتھ سے چنتا اسمین اور ہی لطف ہر کتہہ کا شاہ آلو کابل سے کم نہیں ہوتا بلکہ اس سے بڑا ہر جب سب سے بڑے کو اسمین سے وزن کیا تو ایک ماماگ اور پانچ رتی کا ہوا تنگل گے روز ایک سیو کو بادشاہ ہونو حکم روانہ دارالباغ ہونی اتنے سالے اسکو اپنے جوار میں مغزرت عمارت کرے اور عمارت میں ہر کو چاکر ہے ہونے دوسرے اس سے پیشتر تھے بندگان کو قرب سے کہد یا تھا کہ ایک صد رشیدان حرم سے عفت سے ہنات خانہ عدم میں جاوگی اور یہ حال دارالچہ طالع میرے سے دریافت کیا تھا مطابق ہوا اور نقد شہادت پانے سید عزت خان اور جلال خان گھلکا لکھنؤ گیش سے ہر کہ وقت اونٹھے محصول کے مامت خان نے لشکر معین کیا کہ کو بہتان میں جا کر زراعت چھانڈن کی کھلا دیں اور تاخت و تاراج اور قتل و قید اور گرفتاری اور کئی کئی طرح کو تباہی کرین اتفاقاً جب بندگان دیکھا دامن کوہ کوئل میں پونچھے تو سب اتنا نونے لطواف و جوانب سے بچوم کر کے دو کوئل کا بندہ و سب کر لیا جلال خان کہ مرد جہان نیرہ اور بہر محنت کشیدہ تھا اسے صلح وقت اسمین تصور کی کہ دو نین دن سبائی تو قتل کرنا چاہیے کہ تو شہر چند روزہ جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہیں جب وہ ہو چکے کہ تو خود بخود دوران و متفرق ہو جاوے گا اسوقت سچا کر

بسویت اس گھائی دشوار گزار سے اتر جاوینگے جب ہم یہ گھائی اتر جاوین گے پھران سے کچھ نہیں ہو سکے گا اور وہ خوب سزا پڑینگے عزت خان کہ آگ بولا رزم افزہ دشمن سوز تھا صواب دید جلال خان کے نہ پھلا اوج چند آدمیوں سادات پارہہ کے پاپ بہت آؤٹھا کر بجا یا افغانوں نے نسل مورد طع کے اطراف و جوار سے ہجوم کر کے اوسکو دریاں میں لے لیا باوجودیکہ وہ زمین کھوڑے دوڑائی نخی نخی جس طرف آتش غضب روشن کرنا اکثر کی ہستی کو شعلہ تیغ سے جلاتا اقصیٰ شاہ نے زد و خورد میں کھوڑا اور کسکا کھوڑا ہو گیا پیدل ہو کر جب تک اس میں رقی رہی اوسے کوتاہی کی آخرا لمرح رفیقوں نے کے مقبول ہوا اور جو بقت عزت خان پورا تھا جلال خان گھمکر اور سوڈیا احمد بیک خان کا دینر پسر ناد علی میرانی کا دغیرہ بندگان درگاہ کسال شتابی سے بے اختیار ہر طرف کوہ کوئل سے دوڑنے تھے بدعاشوں نے پھاؤ کا سر کوٹیا اور تھرا اور تیرمازنا شروع کیا جو انان جان نثار کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہاجران داد جرات و شجاعت کی دیکر اخفا نون کو قتل کرنے تھے اس عرصے میں جلال خان اور مسومع بہت آدمیوں ہزاری کے کشتہ موسے ایک تندخوی اور تیز جلوبنی عزت خان سے ایسی چشم زخم نثار کہ تصور کو بونہی مہابت خان بلے جب پوچر دشت اچرتے فوراً ایک فوج شالیتہ ادلی لگ پر روانہ کی اور از سر نو بندوبست تھا نجات کا کیا اور ہر جا کہ تپہ اون سیاہ بخون کا پایا اون کے قتل اور میری میں کچھ کوتاہی کی جب اس واقعہ کی عرض ہوئی تو اکبر علی فرزند جلال خان کو کہ فتح قلعہ کا نگاہ پر مامور تھا حضور میں طلب کر کے منصب ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مرت کیا اور ملک میرد کوئی بوسہ قدیم وجہ جاگیر اوسکا متزککہ کھوڑا اور خلعت دیکر لشکر بخشش کی لگ گیا پراوسکور واد کیا اور عزت خان کا ایک لڑکا تھا نہایت خردسال جان نشانی کو اوسکی پیش نظر رکھ کر منصب و جاگیر اوسکی بحال رکھی گئی تاکہ اوسکے یا زادنوں کی نسلی ہو اور دوسروں کو امید ترقی کی جسے اسی تاریخ میں شیخ احمد سہرزی کہ سبب خود آرائی اور بیہودہ کوئی کچھ نہ در قید خانہ ادا میں مقید تھا روبرو طلب کر کے چھوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ بیچ عنایت کر کے جانے ادا رہنے میں اوسکو اختیار دیا اور زی انصاف آؤ عرض کی کہ تینہ اورتادب فی الواقع ایک طرح کی ہدایت تھی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوگا ستائیسویں خزاں کو ایک زردا لو پونجا خانہ قصیری جو بنگال ہزار اور اوسکی قول اور درستی کا حکم ہوا تھا اسوقت مقبوروں اوستادان نادرہ کاوسے آہستہ ہوا اہل مرتبہ میں تصویرت استیانی اور عرش ششمانی کی اور مقابل میں اوسکے میری شہید اور بھائی شاہ عباس کی کھینچی مہدازان شہید میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان ایتال کی اور دوسرے مرتبہ میں شہید اور امیروں کی اور بندگان خاص کی اور دیوار دن پر بار کچا جان اوس گھس کے حال فواج امد نازل راہ شہید کی جا ترتیب سے کہ در وقت ہوئی لکھی گئی ہیں ایک نے شعرا سے اس مصرع میں اوسکی تاریخ پائی سے مجلس پشیمان سلیمان شہم ۶۰ روز مبارک شہید ہوئی تھ

ماہ الہی کو جشن بویا کوئی کا ہوا اس روز شاہ آؤ کثیر کا اکثر پونجا چار درختوں باچھے نوراف سے ڈیڑھ ہزار عدد اور باقی درختوں سے پانسو عدد اور چنے کے کثیر کے متعدد یون کو پینے بیکید کی کہ درخت شاہ آؤ کا اکثر باغات میں پونہ کرین اور اوسکی کثرت عمل لین میں ان فونوں میں ہم پسرانا امر سنگ نے بختاب راجگی سرفرازی پائی اور دیر تھان بڑا رشید عزت خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کے ممتاز ہوا اور میرزا سید سہرزد احمد بیک خان کا منصب چھ صدی ذات اور چار سو سوار کے اور مخلص اہل بھائی اوسکا ساتھ پانصدی ذات اور ڈوہائی سو سوار کے سر بلند ہوا اور سید احمد صدر کو منصب ہزاری عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا رسم صفوی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرتبہ فوج اورتادب دکن پر نصرت کیا چودھویں کو سن علی خان ترکمان نے لہجا حب صوبگی اور لہیہ کے فرق عزت پند کیا اور منصب ذات و سوار میں ہزاری کا اوسکو دیا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندھار نے کونج پور سے عراقی اور چند شعور ائمہ زلفیت اور علی زلفیت کے اور دکنیش دغیرہ کے ہرم پیشکش بھیجے تھے فخر سے گدوسے پندرہویں کو واسطہ سیر ملاقا ہوی مرک کے سواری ہوئی ساتھ دو کچ کے بیٹے کوہ کوئل کے چوتھے سترہویں کو سٹیلے پڑچہ کردو کس زمین نہایت لمبیدی میں شدت تمام ہونی کوئل کی چوٹی سے اطلاق تک کوئیں پھر زمین چلی ہوئی

اگر یہ نقطہ قطعہ تم سے بھول گھلتے کہ تعریف بیان کرتے تھے اور عاصی کے دل پر نقس تھی اور مقدر نظر نہ آئی سستے میں آیا کہ بیان سے قریب لیک درہ ہر نہایت شکستہ روز سبارک شہنشاہ محارومین کو سہاؤ سکی سیر کو گنگے بلے کھلف ہندوستان تعریف میں اور گلین کے کیا جاوے گنجائش رکھتا ہے چہاں تک نظر پونچھے اقامت اقامت کے گل گھلتے تھے پچاس قسم کے بھول حضور میں جنے کے شاید انکو بھی ہوں کہ ہماری نظریں نہ آئے ہوں آزدن کو جتنے وہاں سے عثمان مرزا جنت منعطف کی آج رات کسی تقریب سے حضور میں ذکر محارمہ احمد گارہ چلا خان جہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ اول بھی کر گوش گذار ہوئی تھی جو کہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوتی ہے کہ جس ایام میں سیر سے بھائی دانیال نے قلمہ احمد کر گویا محارمہ کیا تھا ایک روز قلمہ والوں نے ملک میدان قرب کو شاہزادے کے لشکر پر سیدی کر کے آگ دی گولہ اور گولہ دسکرتا ہوا خیمہ شاہزادہ کے پیونچک وہاں ٹپہ کہا کر دوسے پر قاضی بازیر کے کہ شاہزادے کے مصاحبوں سے تھا جاہز قاضی کلکو ٹرا تین چار گز کے فاصلے پر بندھا تھا بجز یہ ہونے کے گولے کے زمین پر ان گھوڑے کی پٹے سے اوکڑ کر زمین پر چاڑھی اور گولہ اور گولہ کا پتھر کا تھوڑی دس ستر ہزاری کے خراسانی اتنی سیر ہوتے تھیں اور وہ پندرہ انتی چڑھی ہے کہ آدمی اوکے اندر چوٹی بیٹھ کے اسی تاریخ خواجہ ابوسن میر بخشی کو منصب بخاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا اور بیاد خان بمنصب دوزاری ذات اور ایک رات سوار کے ممتاز ہوا میں بیٹا داد علی کا بمنصب ہزاری ذات اور ہزار سوار کے مقرر ہوا امانت خان بمنصب دوزاری اور ہزار سوار کے سر بلند ہوا اور ہزار سوار کے مشہور چھپوین کو نورش خان شیبا سید خان کا بمنصب تین ہزاری ذات اور ہزار سوار کے اور حضرت خان بمنصب دوزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کے اور سید یعقوب خان شیبا سید کمال بخاری کا بمنصب آٹھ سو ذات اور ہزار سوار کے سر بلند ہوا اور چہر علی مسک مٹیا علی اگر موسوی کا ساتھ خراب موسوی خان کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کو بری مرگ کی کر سنی گئی تھی اس وقت سیر اور تماشے اوکے کو خاطر نہایت مشتاق ہوئی آٹھویں مراد کو اس طرف سواری ہوئی تعریف اوکے لیا لکھون جہان تک نظر کام کرتی قسم قسم کے بھولے شکستہ تھے اور در میان سیر اور گولہ کے آت دن نہایت لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہے کہ نقاشی تھا نے بقول قدرت اوکے کھا غنچہ دلوں کے اوکے سیر سے کھلتے تھے بلکھلف اوکے ایلاق کو اور ایلاقوں سے نسبت نہیں اور بلا شک وہ بہترین سیر کا کہ کشتہ پندرہ رستان میں میسا نام ایک جانور بھر خوش آواز کہ موسم برسات میں تالا جانور کھان پر جسے کوئی آٹھے اپنے ہشتیا کو سے میں دیتی جو اور کوڑھو کو کھان پر دروش کرتا ہے کشتہ میں ڈیکھا گیا کہ اپنے بیٹھے اپنے آشاغوغائی میں گئے اور غوغائی نے اوکے سے کھال کر پرورش کیے روز سبارک شہنشاہ میں ہوں کو خدا علی بمنصب دوزار ہزاری ذات اور سات سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخ کو محمد زاید علی عزت خان حاکم اور گنج کا درگاہ میں پونچھا ایک عرضی مع محمد مختصر پیش کر کے سلسلہ جہان نسبت موروثی کا ہوا بنظر لطافت اوکے اختصاص ویکر بافضل دس ہزار در ب باغام ایچی مقرر کیے گئے اور تعداد یون ہوتا کہ حکم دیا گیا کہ تمام باغاس سے جو کچھ وہ طلب کرے بیٹھنے کے واسطے کہین اندون خان جہان کے بیٹے کو عجیب و نوبت نصیب ہوئی کہ پریشانی شہر اب سے لاغرا کہ زور ہو گیا تھا اور غلبا بس نشہ سے اس مرتبے کو پونچھا تھا کہ کسی کام میں جان دے دوسے کہ ناگاہ وہ پرورش میں آیا حق سجادہ تعالیٰ نے اوکے توفیق عنایت کی اور بعد کیا کہ بعد اسکے اپنا پیا لہ خراب سے اوکوہ کرے گا بچہ بیٹے اور شہت کی کہ کیا کرگی ترک کرنا اچھا نہیں حکمت اور تدبیر سے چھوڑنا چاہیے مگر ہرگز راضی نہوا اور کیا کی چھوڑ دی پھیسوین امراد کو بہادر خان نامی شہنشاہ قندہار بمنصب ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہر نور ماہ الہی کو ان تک میا رات و شکر کا بمنصب ہے ہزار ذات اور دھو سوار کے اور وزیر حرم الدین بڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے اور کرم اللہ علیہ السلام نے اسی وقت ہزار سوار کے ممتاز ہوا اندون میں تو جہ خاطر کی ساتھ وہاں البتہ جو ہر وار کے بہت بڑا مرے سے صفحہ نام ہے تجو میں دوسلی نہایت اہتمام ہم پونچھا اوں میں سے عبد المانع خان نقشبندی نے عبداللہ شہنشاہ کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبدالرحیم سیر ان خواجہ گلخان جو بخاری کے کہ آج کے دن مقتدا ولایت

ماوراء النہر کے ہین مع مکتوب متضمن اس خواہش کے روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن علی ایک دروازہ کے کمال لطافت رکھتا تھا فرما مصوب
 موی ایس کے رحمانہ دگاہ کیا اور اسی تاریخ کو کھنڈ میں پونچھ کر موجب انبساط خاطر اس وقت تک کہ ایک گندہ اجناس اور آئینہ تیس ہزار روپے کی واسطے
 خلیفہ مذکور کے روانہ کرنا اور میر ترکہ بجا رہی اس خدمت پر معزز ہوا روز سبک مشتبہ بارہویں کو میر سیران نے ساتھ فوجداری سرکار میوات کے
 دستور پائی اور منصب اور اسکا اصل و اصناف سے دو ہزاری ذات اور ایک ہزار پانچ سو سوار کا حکم ہوا اسپ خاصہ ساتھ خلعت اور شیشیے کے اوکو
 عنایت کیا ان دنوں عرضی سند سے واضح ہوا کہ جو بہر بل مقبور نے جان اپنی ماکان جنم کو سپر کی اور بھی عرض ہونی کہ ایک فوج اور سپہ
 ایک کے زمینداروں سے بھی عرقہ احتیاج لاکا ہاتھ سے دیکر لے اسکے کہ بہتہ آہنکا منسوب طارن تنگ کلی پہاڑ میں اگر بے تکلف جنگ کی
 اوتنا خزون کو کا نام تمام سپر کر بائیں موثرین اور لوستے وقت بہت آدمیوں کو قتل کیا خاصہ کہ اوکو کہ حرف عارف کا انھوں نے اپنے اوپر
 گوارا کر کے شہادت کو بجا ان دل خیزا و ان میں شہباز خان دیوانی کہ وہ ایک گروہ ہر چھٹا نون لودی سے مع ایک جماعت کے کو کران
 اور ہم قوم سے جان شاموا والندہ جو انر دیار بقا عقل دہوش اور دوسرا جمال خان افغان اور بھائی اور سکا رستم اور سید نصیب ہار
 اور چند نامی اور دہی جی آہے اور یہ بھی لکھ کر پونچا کہ محاصرہ اوپر تنگ ہوا اور اہل قلعے نے عاجز ہو کر پیغام امان جان در بیان میں لکھا انرا سید کہ
 عسقریب بزور قبال روز افزون طلیح ہو جائیگا انکار جوین کو دلاور خان گاگر اہل طبعی سے فوت ہوا امرے صاحب الوش سے وہ صاحب شہت
 اور کار رانی کا تھا ہر ایک سے ہمیشہ خدمت میں رہا اور اپنے حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سے گوی سبقت سب سے لیکھا اور رتبہ والا
 امارت کو پونچا آخر میں اوکو حق قبال سے توفیق جن گزاری کی عنایت کی اور فتح مقام شہوار کی کہ وہ خدمت علی جمیل القداوسمیلی کر سکتے
 سپر ہونی سید لہل آہرش سے ہوزندون اور بازندون او سکے نے طبع طرح کے موام سے فوازش پائی اور چند لوگ کہ ان میں سے کاشا
 منصب تھے انھوں نے مسلک بندگان خاص میں اتغام پایا اور باقیوں کو سینے حکم دیا کہ بہتور سابق او سکے فرزندوں کے پاس رہیں تا
 جمعیت او سکی پریشان نہ ہو اسی تاریخ فوریا دل مع قطعہ الماس کہ ابراہیم خان منسج تنگ نے حاصل کان بنگار سے بھیجا تھا حاضر ہوا اور
 وزیر خان دیوان بنگا اپنی اہل طبعی سے فوت ہوا شب سبک شہباز انیسویں کو کشمیر یون نے دور وید کیا رہ دیا پراچان روشن کیے
 اور یہ رسم قدیم ہے کہ سالانہ تاریک کوئی اور فقیر شخص کا کنارہ دیا پراگھر جو یہ ہونے سے شل شب بات چراغ روشن کرے ہر سب اسکا
 پوچھا گیا بیان کیا کہ اسی تاریک کو چشمہ دیا ہی بخت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سے رسم ہے کہ حسین دہتر تزاوہ کا اسی تاریخ کو ہوتا ہے دہتر یعنی بہت
 کے ہر اور تزاوہ یعنی تیرہ جو کہ تیر سو ہین تاریخ شوال کو یہ چراغ روشن کرتے ہین اس اعتبار سے او کو دہتر تزاوہ گنتے ہین چراغ کثرت سے
 روشن تھے کشتی پر بیٹھ کر تماشائو کا عمل میں آیا اسی تاریخ کو حسین وزن شمس نے آرائش پائی اور رضا علی مقررہ اپنے کو علاوہ فقرہ وغیرہ
 سے وزن کر کے دہر معاش را باب استحقاق میں ہر کر گیا سال اکاؤن عمر اس نیاز مند دگاہ الہی کا اتمام کو پونچا اور آغندلا باون نے
 چہرہ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات رضیات حق میں بصورت ہوتی ہوز سبک شہباز حسین کو مکان آصف خان میں مرتب ہوا
 اوس عہدۃ السلطنت نے ساتھ لوازم نیاز اور پیشکش کے شامل ہو کر سعادت ہمیشہ کی جمع کی ہر تشریہ کو مرغالی تال الوہ میں نمودار ہونی اور
 جو بیٹویں ہند کو کر کو دل میں کلی جو جلاور پرنس کے شیر میں ہین تفصیل او کی ہے۔ کلنگ سارس طاؤس چرہ کلنگ
 تقدیری تعلق کروانگ زرنگ فقرہ باجم بلورہ حواصل مکشہ تقدہ خاز کو بکھہ دراج شارک نوسج مکیچہ ہریل دیک
 کوبل شکر خواہ موکہ مہرات ہنس کلچری تیزی کہ سینے نام او سکا دآواز کھا ہو جو کہ نام بعضوں کے ان میں فارسی میں معلوم نہتے
 لیکر ولایت میں ہوتے ہی زمین اسی لیے ہندی میں لکھنے کے اور جو جلاور کشمیر میں نہیں ہوتے نام او سکے اس تفصیل سے ہین مشیر زو
 یوزر گن کا ویش معرانی آہو سپاہ چکارہ کوترہ پانچہ نیل گا و کوترہ فرنگوش سیاہ گوش کریم معرانی موٹک کر بلانی سو سوار

خارشت اسی جامع کو شفا لو کابل کے ٹاک چوکی میں پونچے جو سب سے بڑا تھا چھیس تلو وزن میں آیا کہ حساب تھا مال میں بیٹھا تھا شکر
 جب تک فصل تھا لو کی رہی اس قدر آئے تھے کہ لوش اکثر اربان و بندگان خاص کو مرمت ہوتا تھا میسورین کو بقصد تعلقہ لکھنؤ
 دیرنگ کے کہ شہید رہا بہت کا بڑھ ساری ہوئی پانچ کو س تک اور پانی کے کشتی گئی موضع پان پور پیراؤ سے اسی روز کشتی اور
 جہنموش پونچی تفصیل اس جہاں کی یہ ہے کہ جب دلاورخان اوسکو فتح کر کے روانہ درگاہ ہوا تو نصر اللہ عرب کو باخند نصب داران
 واسطے محافظت کے وہاں بڑھو پرا عرب نر کو رکھے من دو خطا واقع ہوئیں ایک یہ کہ وہاں کے زمینداروں وغیرہ کو تنگ کر پڑا اور
 اون سے بد معاملگی کی دوسرے یہ کہ جو لوگ بطور ملک اوسکے پاس مقرر تھے بطع منصب اور اضافہ اونھوں نے حضور میں آنا چاہا کہ ہم
 حضور میں اپنی درستی کریں اونے اونکی رضت قبول کی جب جمعیت پاس اوسکے کہہ گئی تب وہاں کے زمیندار وغیرہ نے جو اوس سے
 شکستہ دل تھے اونھوں نے فصحت پاکر بھر طوع سے مجرم کیا پیل کو جو کہ عورتوں کا اوسکا اوسے پر موقوف تھا ملا دیا اور طرح طرح کے
 نسا دو قتنے پر ایکے نصر اللہ مذکور قلعہ میں گھس کر دو تین روز تک اپنے تین بزرگان شتانی بچاتا رہا کہ جب پاس اوسکے کچھ قوت نہ رہا اوسے
 رسد کا انھوں نے بند کر دیا لاچار شادت پرانا وہ ہوا کہ کمال جو انھوں نے اپنے ہمراہیوں کے داد شجاعت و بہادری کی وہی میان تک کا اکثر
 شہید ہوئے اور بھونوں نے اپنے تین اسیر شہید کر دیا کہ جب یہ بزرگ عالی میں پونچے جلال بیٹھا دلاورخان کو کہ نار شد اور کارگر اسکی
 پیشانی احوال اوسکے سے ظاہر تھے اور فتح کشتی میں اوس سے اچھے اچھے کام میں پڑے تھے منصب بزرگی ذات اور بھوسو اوسکے
 سر فرار کر کے اوسکے والد کے نوکر کو جنھوں نے کہ ملک بندگان درگاہ میں انتظام کیا تھا سب ایک فوج کے سپہ کشی سے وغیرہ زیاد
 زمیندار و برقع نماز ہر اہی اوسکے واسطے اوس گروہ عاقبت مخدول کے کہنے روانہ کیا اور حکم ہوا کہ راہ بند گام زمیندار مجبور اپنے
 آہی ہوا لیکن جو کے پہاڑتے اوسے امید ہو کہ وہ لوگ اپنی سہرا ہی اعمال میں گرفتار ہوں انھیں سوین کو سارھے چاکر کوس کچھ ہوا غصہ
 کا کاپور سے کوس بھرا گئے بڑھ کے اوسے کا کاپور کی بنگ نشور پڑ چکل درجنگ ایک دوسرے پڑی جو اوس سوین کو موضع چنارہ پر نرسن
 یہ موضع فرزند قبا لند شاہ پرویز کو مرمت ہو ۴۔ کلا اوسکے لئے نارہ آب پرا یک با بچے اور مختصر عمارت طیار کی جو فوج چنارہ میں جیکہ بڑ
 بیج نہایت صفا پردری اور نہت افزائی کے اور بڑے بڑے سات دخت چنار کے در میان جیکہ اور گروا کے نہر کشمیری لوگ اوسکو
 سنا ہوا ہولی سکتے ہیں یہ سب ایک سیر گاہ کشمیر سے ہر اس تاریخ کو نہ فوت خان دوران کی پونجی کہ لاہور میں اپنی اجل ملی سے فوت ہوا مگر
 اوسکی قریب نوے برس کے تھی بہادران روزگار اور دلیران عرصہ کار گزار سے تقاسم داری کو ساتھ شجاعت کے جمع کھا اس دولت میں حقوق
 اوسکے بہت ہیں اللہ اوسکو بخشے جا بیٹھے رہے مگر کوئی اون میں سے لیاقت اوسکی فرزند کی نہیں رکھتا قریب چار لاکھ روپے کے ترکہ اوسکا
 نقد رہن سگلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا میسورین کو اول شہید شہزاد کی کی یہ جیکہ حضرت عرش شتانی نے لاس کھجوا بہ کہ عنایت کی تھی اوسے
 واسن کہ اور کنارہ چشمہ طرح طرح کی عمارتیں اور حوض کنی بنائے تھے بلانگ وہ ایک مقام جو نہایت لطیف و عمدہ پانی اوسکا شیرینی و
 صفائی میں رنگ چشمہ آب حیات پڑ چھلیان اوس میں بہت ہیں ۵۔ درت آیش زلفا رنگ خردہ کو تو انہیں شہ شہر دو جو جیکہ
 فرزند خان جہاں کو کہنے عنایت کی مشا راہیے عمدہ صیانت کی اور پیشکش لایا اوس میں سے تھوڑا سا پاس خاطر اوسکے قبول کر لیا اس چشمہ
 آدہ کوس پر چھے ہون نام ایک چشمہ پڑ کر اسے بہاری چنڈے جو کہ بندگان عرش شتانی سے تھا ایک بت خانہ کنارے پر اوسکے بنایا
 پانی اوسکا اوس سے بڑھ کر کچھ کھلیت اوسکی ہوسکے وہاں پر دخت بہن بڑے پڑے چنار اور رفیدار کے گروا کے سبیا پیدرات
 وہاں پر کھرا کر کشتی میں کو چشمہ جموں پرنرل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سے بہت ہو کر اسے پراوسکے دخت رفیدارا اور چنار
 کے شہے شہے بہت عمدہ آپس میں ملے ہوسے بہن سکانات عمدہ بنے ہوسے بچے باسٹا گل جنبری کھلے ہوسے گو یا کہ یہ قطعہ بڑ

بہشت برین کا عذاب مہر کو کم کرنے کے روز اچھول سے کو بچ کر منکے قریب چشمہ زمین پاک کے منزل ہوئی تو مبارک شہینہ کو دوسرے روز کنوڑ
 شہینہ بچھوڑ کر پہلے آ رہا ہے ہستی بندگان خاص کو منکر شدت کا ہونا پیا در دشمن کے غفلت کو کامل کے سینے اور کو انوکھو کنوڑ سے کیا حکم
 رفت سب بادہ خوار است ہوا کہ اپنے گم و گن کو گئے چشمہ چشمہ ریاض بہشت نامن کوہ میں واقع ہے کہ کثرت اشجار اور بادہ سبزہ و کیسہ
 سے زمین اوسکی نظر زمین آتی ایام شام ہنگامی میں سینے حکم دیا تھا کہ کنوڑ سے پس چشمہ کے ایک عمارت کے عاقف شان اس مقام کے ہو گیا کہ زمین
 اس وقت وہ عمارت انجام کو پونچھی عرض بہشت پہلو پہلیس گز کا اور چودہ گز عین پانی اور کا عکس سبزہ اور پھولوں سے جو کہ پہاڑ پرین زنگاری
 رنگ پر مچھلیاں کہرت سے شاد و زمین گرا و جمع عرض کے محل زمین درپے گئے جو سے اور آگے کو اوس عمارت کے ایک باغ اولیٰ جو عرض
 باغ کے دروازے تک ملک نر چار گز چوڑی ایک سواستی گز نبی دو گز گری اور جا تلون پر پنر کے خیابان پختہ چوند و پختہ ہیں اور پانی اور اس قدر
 صاف لطیف ہے کہ جو دروگر عین کے اگر پنا اوسکی زمین بڑا ہو تو نظر آجاو سے اور حال عالم صفا ہی نر اور سبزہ کا جو گز چشمہ کے ادا کے ہر گز کنو
 قسم قسم کے سبزہ اور پھول باہم گتے ہو سے بہت سے نظر آتے ہیں مثل دم طاووس منوع آب سے ہٹنے والے ہزاران ہزار گل ساری جگہ کھلے
 ہو سے فی الواقع تمام شہر میں ساتھ اس خوبی و دلگیری کے کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی چند روز میان خوب سیر کیو کے اور عیش و کامرانی دی
 گرجو ساعت کی طرح پونچھی تھی اور چیلوں کے اوپر رت کا برستا شروع ہو گیا تو وقت مناسب بنا کر لاچار باگ مراجعت کی جا نہت شہر موڑی
 اولیٰ گز کا دروازے سے نہر کے دو طرف درخت لگا دیں جو تھی کو چشمہ کو کا ہون تن نرمل ہوئی یہی مقام عمدہ ہے اگر یہ باغ نسل اوسکے بار زمین شہ
 مروت خوب مگر ہو سکتی ہے حکم دیا سینے کہ مناسب اس مقام کے عمارت طیار کرین اور جو عرض کہ چشمہ کے دروڑ ہے اوسکی مرمت کرین اتنا سے راہ میں
 ایک چشمہ پر دروڑ لوگوں اوسکو اندہ تاگ کہتے تھے مشہور ہے کہ اوس چشمہ کی ٹھیلی نیا بنا ہوئی ہے ایک خطہ دان پر وقت کر کے ہٹنے اور زمین
 حال حال تو اوس میں بارہ مچھلیاں آئین تین نیا تھیں اور نیا نیا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تیرات اس چشمہ سے بڑے مچھلی کو ادا کر دیا ہے
 بہر حال خالی ہوا کتب زمین آٹھ گز کو جو فروٹ چوہا شہر زند قاسم خان کی پونچھی روز سب کا شہدہ زمین کو ارات خان عمدہ صاحب صوبہ گلی شہر
 سرخاڑ ہوا اور میر جلالے تبدیل ہوا اوس سے پا کر ساتھ خدمت خان فانی کے امتیاز پایا اور ستمہ خان خدمت عرض کر کے پھر ہوا اسکا نام سنگ را بگرو
 منصب وزیر ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز ہوا اسی تاریخ ایک سب ملاح کا شکار بھی کروں کشمیر کا دیکھا گیا کہ جن پر پانی برابر سینہ کے
 جو وہاں دو کشتیاں پہلو پر ایک دوسرے کے لیا جاتے ہیں چنانچہ ایک طرف سے سروا نکلا ہوا ہے اور دوسری طرف سے جدا جدا صلہ چو وہ
 چند گلوں کے اور دھلاچ باہر محیط کتا سے پر کشتی کی ایک بڑی ٹہنی کڑھی ہاتھ میں لیکر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ حاصل اور نکال کر لیا نہ ہوا اور دون
 کشتیاں پر اریلی جادیں اور س بارہ طلع پانی میں اتر کر سرون کشتیوں کے کو کر لاسے رہتے ہیں اور پانوں کو زمین پر اترتے جاتے ہیں جو
 پھلی کہ دریا میں اوتن دو کشتیوں کے آجاتی ہے اور جاتی ہے کہ اس تنگی سے نکل جائے تو طلع فرغ ہوگا مگر پانی کی تہ میں جا بیٹھا ہے اور
 دھلا طلع اوسکی ٹھیلے پر چڑھ کر اوسکو نیچے دیا ہے کہ پانی اوسکو اوپر ڈلاوے اور نیچے اچھلی گلوں کو پکار کے باہر آتا ہے اور جو ملاح کراس فن میں
 بہت دھل رکھتے ہیں دونوں ہاتھوں سے دو پھلیاں پکڑ کر لاتے ہیں اور میں سے ایک پوڑھا ملاح تھا کہ سر غرٹ میں اکثر دو پھلیاں لاتا ہے شکار
 چھڑا زمین ہوتا ہے اور مختص ہے ساتھ دیا سے بہت سے اور دیگر زمین ہوتا اور ضرر ہے ساتھ موسم بہار کے جن دنوں میں کہ پانی بہت کا سر سوز
 ہے تو بہن کو جیش دوسرہ مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسپان طویل و خاصہ اور جو کہ جوبالی امر کے تھے آ رہے تھے کہ کہ روڑ لائے اور وقت
 میں اکثر کو پانی سانس کی اور تنگی دم اپنے کی محسوس کی اسیسہ کہ انعام اسکا بنی ہوگا اٹھا ساتھ تھالے چند بہن کو بعد سیر خران بنانہ
 صفا پورا دروڑ لار کے جو کہ نیچے کی جانب کو دیا کشمیر کے جو گئے صفا پورا ایک تالاب پر نہیں شمالی جانب کو اٹھکے سا لہجہ ہوا اور دون
 میوہ حلو سے باوجود کہ وہ موسم تیرہے خران تھی مگر خود اوسکی بچ انداز کی دیکھی عکس انواع واقسام خران مثل پتلا لہجہ ہوا اور کے نظر تالاب کے

بہت خوش اور پندیرہ نظر آتے تھے بے تکلف یہ مقام خوبیان خزان کی بار سے کم نہیں لگتا۔ دوق قناریاں تندرہ و نغیرہ گین تازہ ہوا
 بودجلوہ تفرین، مگر جو کہ وقت تنگ تھا اور ساعت کوچ خوب سیر اجمالی کر کے مراجعت فرمائی ان چند روز میں ساتھ شکار مرغابی کے بہت کھیل تھا
 ایک روز منشی شکار میں ایک بلبل کے لڑکے نے فرزدہ لاکر حاضر کیا نہایت دلہلا اور صبر ایک رات سے زیادہ تندرہ تفرین کا شہر میں نہیں ہوتا
 کہ ایسا معلوم ہوتا کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کے لغری اور بیماری سے بڑا لگ گیا ہوا سوقت جمیع کے دفتر فرقت میں نازا جن داد بیٹے
 خان خانان کی کوچی کہ بالا پور میں اہل طبعی سے فوت ہوا نظر میں چند روز او کو تہ کی بھی ایام تھا بہت میں کوئی لوگ فرج تیار کر کے بنو دار
 ہو سے ٹھہرائی ہو گا دار اب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داکو خبر ہوئی تو بیب کمال حرات و دلاوری کے باوجود ضعف و ناتوانی ہو گیا
 ہو گیا کھائی کے پاس پونچھا غیم کو شکست دیکر لوٹ کر آنا تھا جو کہ حفاظت بدین میں احتیاط شرط پر مجا نہ لایا نورا جانے اور سین تصرف کیا کسب ہو کر
 زبان بند ہو گئی بعد دو تین روز کے فوت ہو گیا بہت اچھا جوان تھا شہزادہ زنی اور جنگ آزمائی میں او کو بلا مذاق اور سب جا بقصد او کا
 یہی رہا کہ جو ہر اپنا انوار میں ظاہر کرے گھر آگ ترو شکار کو برا چلاتی تھی کہ مجھ پناہ گران دست گذرنا تو اس کے بڑھے اب کے دل شکستہ
 پر کیا گذرنا ہو گا شاہ نواز کا نضر مصیبت ہوتی نہیں بھرا تھا کہ یہ زخم تازہ نصیب او سے ہوا امید کہ اللہ او کو صبر اور حوصلہ نصیب کرے
 روز سارک شنبہ سولون کو خوشحال بنصب تین ہزاری ذات و سوار کے سر فراز ہوا آقا سہ خان اب نصب و نزاری ذات اور ہزار سوار کے
 ممتاز ہوا جو تین ہزار خود ہوا جان کو کہ جو تہ بخشگری لشکر کا گڑھ کے مقرر ہر شخص ہفت ہفتی ذات اور سوار کو اپنے عنایت کیا ستا سولون
 کو بعد گذرنے ایک ہزار سات گھڑی کے ایات اقبال نے جانب ہندوستان ارتقاء پایا جو کہ بڑھن لے پھول نکالے تھے نواح شہر سے
 کوچ کر کے موضع پیر کو آئے تمام ملک کشمیر میں بغیر اس جگہ کے اور کسی کا ٹون میں بڑھن انہیں ہوتا روز سارک شنبہ تیسویں کو بڑھن کے
 کیت میں نیم پیلوہت ہوتی عجیب لطف و کثرت سے بڑھن ان شکستہ تھا وہ ان پر نسیم او کی دماغ کو معطر کرتی تھی اس کے پھولوں کی چار پتی
 ہوتی ہیں ہفت گلکائی میں مثل گل چنبہ کے اللہ او کے تین شاخیں بڑھن کی تھی ہیں جس سال خوب ہوتا تھا چار سو تین بوزن حال ہوا تھا کہ
 تین ہزار اور وہ بوزن خراسان میں ہوا خاصہ اور آد بار علیا کا معمول ہر دس روپیہ سیر خیر و فروخت ہوتا تھی کبھی نرخ او کا پیش اور کر بھی ہوتا
 ہر اور یہ رسم مقرر ہو کہ بڑھن کے پھول پیکر لائے ہیں اور موافق قاعدے کے جو قدیم سے مقرر ہر مزدوری میں او کے لطف و وزن تک و
 ہیں اور تک وہ ان پر ہندوستان سے جاتا ہر دس ہفتوں کشمیر سے پکائی تھی اور جوار لکھاری سال بہر میں کس ہزار سات سو تک ہم
 پونچھے ہیں اور با زورہ دو سو جاہل میں آتے ہیں جس کے روز غوہ آبان ماہ اگہی کو پیر سے کوچ کر کے مقام خان پور میں منزل ہوئی جو کہ مجھے
 خبر ہوئی کہ منزل ایک اونچی میسرے جہانی شاہ عباس کا حوالی لاہور میں پونچھا ہر ماہ میر حسام الدین پر پھر عند اللہ و اللہ جگہ کے لطف اور تیس ہزار
 روپیہ خرچ عنایت ہوا اور سینے حکم دیا جو کہ وہ سات شاد راہ کے لطف کرن سماجیت او کی کے پانچ ہزار روپیہ تک اور انی طرف سے اہل حقین
 ایسے جاوین قبل اس سے نیٹے مکر ہا جاکا انتہائے کو ہستان تک ہر منزل میں عمارت و سہلے فروگاہ خاص او اہل محل کے عیار ہو کر ہر منزل
 دوسری میں اندر خیر کے کبر کر نہیں کئے عمارت اس منزل کی اگر یہ انجام کو پہنچ گئی تھی گز ہندو اس میں بھی اور ہو جانے کی باقی تھی اس لیے
 نیٹے میں آرام کیا گیا دوسری کو کچھ دور میں منزل ہوئی وہاں پر عرض ہوئی کہ نواح سیر اور میں ایک آبشار تہ نہایت عالی اور نادر گھر میں چا
 کوں رہتہ سے بائیں طرف کچھ تہا بارادہ سیر او کے کے کیا تعریف اور توصیف او کی کیا لکھوں تین چار تہ تپائی اور ایک دو کے
 چنانچہ ایک بزم خوبی و لطافت آبشار نظر آیا تین ہر یک ہمیشہ کامرانی میں وہاں پر پھر سے لیکن اور پائی میں وہ جگہ عالی و چشم سے
 نہیں معدن میں ہر روز کے سوار ہو کر شام کے وقت ہر اور میں پہنچ کر منزل مقرر میں شب گذری کی کو چھٹی کو کوئل پھلی ہارے سے عبور
 کر کے اور ہر کوئل پھلی کے منزل کی صعوبت اور دشواری اس رہتہ کی کیا بیان کروں کہ پیک اندیشہ کو بھی وہاں سے طاعت

گذر کی نہیں اس عرصے میں چند روز کر روف برسا پلاسٹیفیکیشن کے اثناءے راہ میں بھی بعضی مقام پر ایسا بچ بندھا تھا کہ گھوڑے کی پانچوں
جلتوں اور گوزن تک نہ کر سکتے تھے اور جو باقی بچھے آئے اوان پر برسا پانچویں کو پیر پتال کے ٹیلے سے اوتار کر پتال پر منزل ہوئی اگر کسی
مہذب کو بھی تیشیب ہو کر گوزن کے بلندی اکثر آدمی پیادہ ہو کر اوتار سے چھٹی کو میرم کلہ میں دیرہ ہوا قریب موضع مذکور کے ایک ایشیا واقع ہو
اور چند نہایت نفیس حسب احکم واپس درالان ملید کر رکھا تھا وامتد ایک نظر کا ہمدردی کے تاج میری تاریخ عیور کے تاجر رکھوہ کر اس دالان پر
مجددین اور بیدل خان نے چند شعر بھی کہے ہیں برسیل نظم پر نقش دولت لوح روزگار پر یادگار کی اس رہتہ پر دوز میندار رہتے ہیں کہ آمد وقت
اور بندوبست اس سرور کا قبضہ اختیار میں آوے حقیقت میں وہ دونوں کبھی میں ملک کشمیر کی ایک کام ہندی نایاب اور دوسرا حسین نایاب میر
سے میرم گلشنک بندوبست رہتہ کا اوصاف کے ذمہ فرمایا ہندی نایاب کا ہرام ملک ایام دولت کشمیر یون میں معتبر آدمی تھا جب نوبت
حکومت بندگان درگاہ کی پونجی سیر زبوسٹ خان نے اپنے ایام حکومت میں ہرام نایاب کو سا فرنگ عدم کیا اب صرف داخل میں دونوں
بھائی آپس میں شریک ہیں اگرچہ ظاہر میں باہم صلح رکھتے ہیں مگر باطن میں نہایت عداوت آج کے روز شیخ امین بن کھڑنگا ران خاص
قدیمی عہد سے تھا قوت ہوا بسبب بیکذاتی اور کمال اعتماد کے افیون خاصہ اور آب حیات حواٹے اور کے تھا جس رات کہ بلندی کوئل پر پتلا
پر منزل تھی خمیر و اسباب نہ پونچا اور مزاج میں اس کے ضعف اور نا طاقتی تھی اوسکو شیخ ہو کر زبان بند ہو گئی دور دروزہ رکھ کر گیا افیون خاصہ
خاصوں کو یہ دیکھی گئی اور خدمت ابراہان خان کی اور اوس سے خان کے ہوئی روز سار کا شنبہ ساتویں کو موضع شمشہ ذودگا ہٹ کر اقبال ہوا اور
یہ مگر میں بند بہت نغراٹے مگر اس منزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جاوڑوں میں جو کہ مخصوص ولایت گرم ہی بڑا طاقت نظر آیا
یہاں کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونوں میں کلام کرتے ہیں ظاہر اصل زبان انکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قریب دوار کے اور کھولنا
یا در کی بھلا یہاں سے داخل ہند پر عورتیں یہاں کی چشمینہ نہیں پہنتی ہیں اور مثل عورتوں ہند کے حلقہ ناک میں پہنتی ہیں اکثر یہ درجہ
میں منزل ہوئی وہاں کے لوگ زمان قدیم میں ہندو تھے اور زیندار یہاں کے راجہ کنگا بن سلطان فرور نے انکو مسلمان کیا اور صوبہ
اسلام اب تک بدستین ایام جہالت کی اوان میں ہیں جیسے کہ ہند و عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ علیانی میں یہاں کی عورتیں اپنے شوہر کے
ساتھ زندہ قبر میں مدفون ہوتی ہیں چنانچہ ان روزوں میں دس بارہ برس کی لڑکی اپنی ہم عمر شوہر کے ساتھ زندہ قبر میں دفن ہوئی تھی اور
دوسرے یہ کہ بعضے لوگ کہ معاش اگر اوسکے ہوگی پیدا ہوتی ہی قوا اوسکو بھانسی جو سے دیتے ہیں اور نہ دونوں سے رشتہ داری کرتے ہیں
انچی لڑکی اذکو دیتے ہیں اور اذکی آپ لیتے ہیں اذکی لڑکی لے لینا خوب مگر دنیا فو ذامت من ذنگ حکم ہوا کہ آئندہ یہ رسوم نہ ہونے پائیں
اور جو کوئی سرنگ ان بدعات کا ہوا اوسکو سخت سزا دی راجو میں رود خانہ ہی پائی اوسکا رسات میں نہایت زہر دار ہوا تا ہی اکثر وہاں کے
لوگوں کو شیخے گلے کے بوجھ بھگتا ہی اور زورنگ و ضعیف ہوتے ہیں چاول راجو کے بہتر ہیں چاولوں کشمیر سے اور بیشتر عہد خوشبو
اس دامن کو وہ میں پیدا ہوتا ہی دشمنوں کو فوشہرہ میں منزل ہوئی یہاں پر بوجھ حکم عرش ہٹ پائی ایک قلعہ تھوہر کا بنا ہی ہمیشہ ایک جماعت
حاکم کشمیر کی اوس میں طریق تھا ننگے رہا کرتی تھی گیا رہوہوں کو چوکی تھی محل ترول شکر اقبال کی ہوئی عمارات اس جگہ کی باہتمام مہادی
چلیکے حسن انجام کو پونجی یہاں پر دولت خانہ میں دالان در دالان آ رہتہ نسبت اور منزلوں کے یہ منزل ایشیا رکھتے تھے منصب اوسکا
ہے بڑا یا با رہوہوں کو مقام تھوہر منزل ہوئی آسکے دن کوئل اور ہار سے گذر کر دست آبا د ہندوستان میں آئے اہل قوا دونوں نے امداد
پائی تھی کہ تہر اور کچھاک اور کتسالہ میں جا کر کار کا گھیر ڈالیں تیرہویں چودھویں کو شکار زندہ رور و لائے پندرہویں جبکہ میں ٹھکر کو
چنانچہ بکو ہی وغیرہ قریب چھین کے ہاتھ لگا اس تاریخ باہر سا رنگ دیو کہ مذکورہ معن قریب سے ہی منصب چھاپاری ذات اور چارو
سوار سے سرفراز ہوا سولہویں کو یہاں کر چھیک گئے پانچ کوچ میں دیا سے بہت پر پونچے روز سار کا شنبہ ساتویں کو جو کہ چھیک میں

تھے شکار کیا بہ نسبت اور مرتبے کے اب کی مرتبہ شکار کم ہاتھ لگا خاطر خواہ دل خوش ہوا پچیسویں کو کھڑکھٹا لہ میں بہ تمام خوشی تھے شکار کیا وہاں سے دس نزل کر کے شکار گاہ جاگیر آباد میں پونچھے یا تم شہزادگی میں یہ سسر نزل میری شکار گاہ تھی اور پچیسویں کو پہنچے یہ گاؤں آباد کیا تھا اور ایک عمارت مختصر طیار کر کے حوالہ سکندر میں کے کہ قزاقان قریب سے چڑھی گئی پھر بعد جلوس کے اسکوپر پہنچے مقرر کر کے مشارایہ کو جاگیر میں دیا اور حکم ہوا کہ واسطے دولت خانہ کے ایک تالاب اور سارہ عیار کرین اور بعد فوت اوس کے یہ گرنہ جاگیر اراوت خان میں مقرر ہو کر اہتمام عمارت کا حوالہ مشارایہ کے ہو کر اس وقت حسن انجام پایا تالابتخت وہ ایک تالاب ہی نہایت وسیع اور بادشاہانہ شکار گاہ ہی عمدہ درمیان اوس کے عمارت دل پسند القصد قریب چڑھ لاکھ روپیہ کے اوس میں صرف ہوا روزگار اور جہہ کو مقام کے متم قسم کے شکار سے محفوظ ہوئے قاسم خان تعین حضرت لاجپور نے سعادت زمین بوسی حاصل کر کے کچھ پاس ہر نذر کی اور بیان سے ایک نزل درمیان اور پر بلخ میں عشتبانہ کے کہ کنارہ دیسے لاجپور واقع ہے نزول اقبال کا ہوا بڑے بڑے حضرت عمدہ چنار اور سرو کے اوس میں وہ ایک باغ عجیب ہی قد بندی کے روزنوں ماہ آور سلطان پانچویں محرم سنہ ۱۱۰۱ ہجری کو باغ میں آکر اندر نام پاتی پر سوار ہو کر نیش کر تا ہوا شکر کو یا بعد گزرتے دو گھڑی اور تین بہر دن کے ساعت مسجد و مینار میں دولت خانہ میں آکر جو عمارتیں کہ سنہ ۱۱۰۱ سے اہتمام مسور خان سے حسن انجام کو پونچھی تھیں اون میں نزول مبارکی اور فرجی کا گیا تالابتخت مکانات ہیں دلکش اور دلنشین کمال نزاکت و لطافت سارے نقش اور صورت بہت کاری اور سادان نادرہ کار سے باغ میں شہر خوش قسم قسم کے پھولوں سے دل فریب زعفران باغ میں ہر جاکا کسے مگر ۴ کرشمہ دامن دل سیکھتے کہ جائیجا ست ۴ شادمانہ کلام کا یہ کہ سات لاکھ روپیہ کہ تیس ہزار تومان راج ایران ہوتے ہیں صرف ان عمارت کا ہوا اور اسی روز بوقت افروز میں خوشجہی فتح قلعہ کا گڑھ کی شہر مندر یہا سے دولت کے ہوسی اور شکر اس نعت عظمیٰ ارفع بزرگ میں کہ عطیات مجبودہ دہب العطایا سے ہر سرنیزا کا درگاہ کو کھڑکھٹا میں شیخ لاکر نفاہ نشاط و شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کا گڑھ ایک قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سے کوہستان میں استحکام اور دستور گشتی میں مشہور معروف و عقدا زمینداروں پنجاب کا یہ ہر کہ جب سے یہ قلعہ بنایا اس عرصہ دراز میں قلعہ مذکور نے کسی اور قوم کے پاس انتقال نہیں کیا اور کسی بیگانہ نے اس پر تسلط نہ پایا والعلوم ائمہ خلافت یہ کہ جب سے کہ صیبت اسلام اور آوازہ دین محمدی کا ملک ہندوستان میں پونہ جا کی کہ مسلمانین والا شکوہ سے فتح اس قلعہ کی میر منوئی سلطان فیروز شاہ بادجو اس شوکت اور دہرہ کے خود ذاتہ بارادہ مستحسب اس قلعہ کے گیا اور مدقون محاصرہ رکھا جب دیکھا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچھ کھانا پینا ان قلعہ والوں کے پاس رہیگا فتحیالی اس قلعہ پر ممکن نہیں لاجپور کو کرنا راجہ کا اور ملاقات اوسکی کو عنینت جھک جنگ سے باز ہاتھتے ہیں کہ راجہ ضیافت اور پیشکش آہستہ آہستہ کے بادشاہ کو باناس اندر قلعہ کے لیکھا بادشاہ نے بعد سر وقتا قلعہ کے راجہ سے کہا کہ مجھے بادشاہ کو اندر قلعہ کے لاہا شکر ارحم اور احتیاط سے دور تھا اور جو جماعت کہ ملازمت میں ہیں اگر کھلو ماریں اور قلعہ لے لیں تو کیا کر سکتا ہر راجہ نے اپنے آدمیوں کی طرف اشارہ کیا اوسی دم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل کی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ دیکھنے ہجوم اون لوگوں کے سے متوجہ اور متحکم ہو کر غدر سے انڈیشہ کیا راہ نے آگے آکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا حکو مساطاعت اور فرمان برداری آپ کے خیال دوسرا نہیں لیکن جیسے اور بزبان مبارک کے گذرا احتیاط دور میں کو نگاہ رکھتا تھا کہ تمام وقت کیسا نہیں ہوتا بادشاہ نے افروز کی اور چڑھنے چند نزل ہر کاب سعادت کاب چکر رخصت لوٹنے کی پائی بعد اوس کے جو کوئی اور پخت دہلی کے میٹھا ایک لشکر واسطے تیار کا گڑھ کے میٹھا مگر تیسرے نہ ہوا پھر بزرگوار میر نے بھی ایک مرتبہ لشکر عظیم ساتھ سردار حسین قلی خان کے کہ اوس نے بعد خدمات پسندیدہ کے ساتھ خطاب خان جانی کے شرف اختصاص پایا متاعین فرمایا اور درمیان محاصرہ کے سورش ابراہیم حسین بزرگی

ہوئی کہ اس واقعہ شناس نے گجرات سے بھاگ کر لاکھ پناہ کے علم فتنہ کا باندہ کیا خان جہان ناگر قلعہ سے اٹھ کر متوجہ بھیا نے آتش
 فتنہ دندا او سکے کا ہوا اور شیر قلعہ لیت و لعل میں رہا اور ہمیشہ یہ اندیشہ ملازم خاطر لاکھ کا تھا لیکن شاہر قصود دہنا خانہ تقدیر سے
 چہرہ کشائی مدعا نہیں ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کے کرم سے تخت دولت نے ساتھ وجودنا بود اس نیاز مند کے آہستگی پائی جو بھراؤن
 سے کہ بیٹے اپنے ذمہ بہت پر لازم کی یقین ایک یہ بھی تھی میلے مقلض خان کو کہ ایالت صوبہ پنجاب کی رکھتا تھا ساتھ ایک فوج کے
 بہادر و ننگ آرزو سے واسطے شیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا اور پہلے تمام ہونے ہم کے مقلض خان فوت ہو گئے پھر جو بہرہ لیسہ
 راجہ باسو مقرر اس خدمت پر ہوا اس بدہشت نے بعد اوت کے قلعہ قلعہ شکر شاہی میں ڈالا اور شیر قلعہ مذکور میں توقف
 ہوا چند مدت نگہری کہ وہ بگردار گرفتار ہو کر جنم رسید ہوا اپنے تفصیل اسکی گذر چکی حاصل یہ پھر کر ان دفن تقدیر مذکور کا
 کو کے سدر ملازم اپنے کو ساتھ مستعد اقامت کے ایجا اور بہت اسرے بادشاہی اوسکی ملک کو بھیجے گئے تاج سولین شہر شوال
 ۱۳۹۰ھ ہجری میں لشکر ان کے گردا گرد قلعہ کے امور چنے تقسیم کر لیے اور داخل و خارج قلعہ کو نظر احتیاط سے ملاحظہ کر کے راہ آمد شد
 رسد کوسد و درگیا اور رفتہ رفتہ کام اور قلعہ والوں کے ایسا تک کیا کہ قسم غلہ جو کچھ بیٹھا قلعے میں باقی نہ رہا چار مہینے اور غلہ شکر
 کو ساتھ نمک کے جوش دیکر کھایا بیکام قریب ہلاکت کے پونجا اور بند ہونے راہ سے امیدجات کی نہ رہی لاجہر ہو کر قلعے کو سوچنا
 روز مبارک شنبہ غزہ محرم سنہ ہجری میں تہ فتح کر کسی سلطانین و لاشکوہ کو میر نہوئی تھی اور بیچ نظر کو ناہ بنون ظاہر نہوئی کے بعد معلوم
 ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے محض لطف و کرم سے اس نیاز مند کو کرامت فرمائی جس جماعت نے کہ یہ خدمت بہندیدہ کی بھی لائق
 حیثیت اپنی کے ساتھ اصناف منصب و مراتب کے سرفرازی پائی رتہ مبارک شنبہ کیا ہو میں کو خرم کے مکان میں جو نیا بنایا کسب
 التماس اوسکے جانا ہوا اور پیشکشوں سے جو پسند آیا سہنے لیا اور تین زنجیر فیصل داخل حلقہ خاصہ ہوئے اور اسی روز عبدالغفر تاج شہنشاہ
 کو ساتھ فوجداری فوج قلعہ کا نگرا کے مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈوڑیہ ہزار سوار کا کیا اور فیصل خاصہ اعتقاد خان کو
 عنایت کیا لغت خان قیام خانی نے واسطے حراست قلعہ کا نگراہ کے دستوری پائی منصب اوسکا مع اسل و اضافہ ڈوڑیہ ہزاری ذات
 اور ہزار سوار کا کیا گیا شیخ فیض اللہ فریش مر لقی خان بھی ساتھ موافقت اوسکی کے مقرر ہوا کہ بالاسے قلعہ میں رہے شب تہنہ تہ
 کو خسوف ہوا شرط نیاز سندی بیج درگاہ ایزد متعال قادر ذوا جلال کے ظاہر کر کے مناسب وقت کے تقدیر جن سے ساتھ رسم و
 خیرات و صدقات کے مقرر اور ستائین اور ارباب استحقاق کو تقسیم ہوا اور تون رنل بیگ ایچی دار سے ایران نے سعادت آستان ہوسا
 پائی اور رتہ کبریا اوس مراد والا قدر کا رشتہ کمال محبت کے تھا گذرانا اور بارہ عباسی تہرا اور چار ہپ باریق اور تین باز تو نمون اور
 پانچ پنجہ اور بیچ اوست اور دکان اور نو تلواریں پیش کشین اور اوسکو ساتھ رفاقت خان علاء کے رخصت فرمایا تھا لیکن سبب بعضے
 ضروریات کے تہرا کی کراسا تاج کو درگاہ میں پونجا اور خلعت فاخرہ ساتیہ تہرا و طوطو مع اور خیر کے مرحمت ہوا و تہال بیگ و
 حاجی نعمت نے کہ عہدہ اوسکے آٹے تھے ملازمت حاصل کر کے سرفرازی پائی امان اللہ سپر مہابت خان ساتھ منصب دو ہزاری ذات
 اور ہزار و تین سو سوار کے مع اسل و اضافہ سرفرازی ہوا حسب التماس مہابت خان تین سو سوار اور منصب مبارک خان کے زیادہ کر کے
 اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ایک ہزار و سات سو سوار مقرر ہوا سو سوار دوسرے اور منصب بیگ کے بھی اضافہ فرمائے گئے۔
 خلعت نرستانی عبداللہ خان اور لشکر خان کو مرحمت ہوا حسب التماس قاسم کے اوسکے باغ میں گئے جو بیج سواد شہر کے واقع ہے
 اور پیشکشوں اوسکی سے ایک قلعہ لعل اور ایک قلعہ الماس اور تھوڑا قلعہ سے جو کچھ پسند آیا لیا اکتیسویں ساتھ مبارکی اور فریاد
 کے پیش خانہ طرف دار الخلافہ اگر کے آیا اور بقیمانہ خان واسطے داروغگی پونجا لشکر کو کے مقرر ہوا شیخ اسحق ساتھ خدمت کا نگراہ

کے مقرر ہوا اور آگے لدا دیا تھا ان کو قیامت سے چھوڑ کر ہزار روپیہ انعام ہوئے اور ایک دست باز تو بمون خرم کو مرحمت ہوا اور مہاراجا شہنشاہ
چھبیسویں کو حسب ضابطہ مقرر خرم نے تہنیت پائی سو غامین دارا سے ایران کی کہ با تہ زنبیل میگ کے ارسال کی تھیں انظر سے گذرین
سلطان حسین کو قریل عنایت کیا واسطے تاکہ کوشی جی ہزار روپیہ انعام دیئے گئے منصب سردار خان افغان کا سب التماس سعادت خان
نزاری ذات اور چار سو سوار مقرر ہوئے۔ جو راجہ روپ چند گولیری نے بیچ خدمت کا گروہ کے ترددات پسندیدہ کیے تھے تصدیق کبری
کو عمل ہوا کہ آدھا دین اور اسکا بیچ وجہ انعام کے مقرر کرین اور ضمیمہ دوسرے ساتہ جاگیر او سکی کے تھوہ میں دین تاریخ تیسری کو نوا سہی
دار الملک اعتماد اللہ لو کی واسطے فرزند شہر پار کے خواستگاری کی ایک لاکھ روپیہ نقد و جنس سے بھروسہ سابقہ بھجایا امر اسے
انعام دینا ہرے عمدہ اکثر ہمراہ سابقہ منزلی مشارالہ تھیں گئے اور خون نے مجلس عالی آرہستہ کر کے اسخشن میں کلفات فراوان ظاہر
کیے امید کہ مبارک ہو اور جوہ عمدہ الملک عمارت عالی اور شہین بہت تھلنے کے اپنے مکان میں لکھتا تھا التماس ضیافت کباب اہل محل
اور کے مکان میں جانا ہوا عنایت خرمین عالی تہنیت دیا تھا اور پیشکشون شایستہ سے بیچ جنوں کے لئے رعایت خاطر او سکی کر کے
جو کلچہ پندرہ لیلیا اور اوس دن پچاس ہزار روپیہ زنبیل میگ لپی کو مرحمت ہوا منصب زبردست خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات
اور پانچ سو مقرر ہوئے۔ مقصود اور اوقاسم خان ساتہ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے اور مزاد کنی سپہر زار ستم ساتہ پانسو ذات اور
دوسو سوار کے سر فراز ہوئے اتن ایام سعادت فرجام میں کہ ریات فتح و فیروزی ولایت ہمیشہ مبارکشمیر میں ساتہ سپہر شکر کے خوشوقت تھے
عراضن تصدیق ممالک جنوبی کی پے پے پونچھین اس مضمون کی کہ جب سے ریات نظر آیات مرکز خلافت سے دور گئے دینا دارن کن نے
بیداری سے نقض عہد کا کر کے سرتاقتہ قند و فساد کے اٹھایا اور پانوں اپنی حد سے باہر رکھا بہت سے مضامینات احمدنگ اور برادر چتر
ہوئے چنانچہ کچھ عراضن پونچھین کہ مارکارا دن شہر بخون کا اور پلوت اور تاراج اور آتش زنی اور تلک کرنے زراعتون کے ہر جب اول
مرتبہ ریات جہان کشا نے واسطے تھوڑا مالک جنوبی اور اوکھا نے تھوڑا اوس گروہ خند وال اعاقبت کے نصف زانی اور خرم ساتہ ہر ادلی
لکھن تصور کے سر فراز کو طرف برہانپور کے پونچھیا اور حید سازی سے کہلائے ذات قندہ سرشت اور کچھ او سکو تھیں کے کہ دلیات باؤن
کو چھوڑا اور بلخ ہرسم پیشکش نقد جنس سے بیچ درگاہ کے ارسال کر کے تھد کیا کہ عہد اس کے سرشتہ بندی کا ہاتھ دیوینگے اور پانوں
حداد ب سے باہر نہ کہیں گے چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کے لکھا گیا ساتہ التماس خرم کے بیچ تعلقہ شادی آباد کے خندرز وقت کیا
پھر تہبب چاہئے شفاعت او سکی کے اور تضرع اور زاری او سنے کے رحم کیا اب بدو اتنی اور شورہ دینی سے نقض عہد کا کر کے
اور طبقہ اطاعت اور بندگی سے روگردانی ہی ہے پھر عساکر اقبال کو ساتہ سرگردگی او سنے کے مقرر کیا کہ تاسرے ناسپاسی اور
مبارکداری اپنی کی پاکر موجب عبرت تمام تیرہ بجنوں کا ہووے لیکن ہمہ کا گروہ او سنے تھی اور اکثر آدمی کارآمد کو واسطے
اوس خدمت سے بھیجا تھا چند فرزند انعام اس اندیشہ کے کوشش تھی میان تک کہ ان دوزن غرضیان پے دیئے آئین کہ غرضم نے
قدت پاکر ساتہ ہزار سوار و باش جمعی کے اور اکثر ملک بادشاہی پر قابض ہوا اور ہر جا سے تھانوں کو اٹھایا تین مینے بیچ اوس جگہ
کے ساتہ تھانوں سید روزگار کے پیکار رہی اس مدت میں تین لڑائیوں حاصلی ہوئیں اور ہر بار بند با سے جان ناسر نے
اور پے مقہورون تیرہ روزگار کے آثار غلبہ اور تسلط کے ظاہر کیے جو کسی لاد سے رسد خدا شکر گاہ میں نہ پونچھا اور وہ اور اطراون مسکر اقبال
کے بیچ دوزخ اور لوت مار کے مشغول تھے عسرت غلے کی نہایت ہوئی ناچار بالاکھاٹ سے نیچے اگر بالاہو من وقت کیا اور وہ مقہور
ساتہ تاقب کے دلچسپ کربج حوالی بالاہو کے اگر ساتہ تراتی اور زہنی کے مشغول ہوئے بند با سے درگاہ چھ ساتہ ہزار سوار
بنا اور چکر اور پنگاہ مخالف کے ناخست کی وہ بھی قریب ساتہ ہزار سوار کے تھے مہنہ جنگ سخت ہوئی اور پنگاہ او سکا تاراج ہوا

اصحاب کو مارا اور باندھا اور سالماً غانماً راجت کی پھراون بے دولتوں نے اطراف سے ہجوم لاکر جنگ کرتے ہوئے لشکر ملک کو
اور جلیغ سے قریب ہزار آدمیوں کے گتہ ہوئے اولاد پر اس حملہ کے چار مہینے بالاپور میں توقف کیا پھر ہجرت غدہ کی حمایت کو
پوری بہت سے آدمی بلجیوں سے بھاگ کر ساتھ مخالفوں کے ملے اور پوسہ ایک ماہ سے تحقیقی کی سوچ کر تیج زمرہ مقبوریوں کے
منتظم ہوئی تھی۔ ایسے صلح تیج توقف کے نزدیک رہاں پور میں آئے پھر افس سید بخت تیرہ دنوں نے پیچھے سے آکر رہاں پور کو
گھیرا اور چھ مہینے تک بیچ کر رہا پھر کے پھر اکثر رگت ولایت برابر اور خاندان پر متصرف ہوئے اور ہاتھ ظلم و تعدی کا اور رعایا اور
نئی دستوں کے دہرا کر کے بیچ تکمیل کے مشغول ہوئے جو لشکر نے محنت و شفقت بہت کھینچی تھی اور چار پائے زبوں ہوئے شہر سے باہر
نکل سکتے تھے اور یہ سب افزئی شرف و تخت اور زیادتی دیندار و جرات کو تہ اندیشیوں کو فرصت کا ہوا اور مقارن اس حال کے نہضت رایت
اقبال کا بجائے تخت خلافت کے اتفاق بنا اور عسائیت ازرد سمانہ سے لگا لگا بھی تھی جو اسلئے اور تھوہہ جارم دے ماہ کو زمرہ حضرت
کیا اور خلعت شہر مصر اور نعل مرمت ہوا اور جان بیکر نے بھی ایک نیل حمایت کیا اور حکم فرمایا کہ ذکر در دام بعد تخیل کرنے ملک کن کے
ولایت مفتوحہ سے بیچ و بیاض نام اپنے کے متصرف ہو چھ سو پچاس منصب دار اور ایک ہزار اہادی اور ایک ہزار برن آغاز دومی اور ایک ہزار پچی
پیاوہ سکا اتیس ہزار سوار کے جو اوس طرف کو ہیں ساتھ تو پچانہ عظیم اور نیل بسیاہ کے واسطے ہمراہی اسکے کے مقرر ہوئے اور ایک کو دروپیہ
واسطے مدد و بیچ لشکر کے رحمت فرمایا جو لازم کہ خدمت مذکورہ پرتقر ہوئے حسب لیاقت کے کہ ایک نے ساتھ خلعت کے سرفرازی پائی اور
اسی سماعت سمو اور زمان محمودین رایت اقبال نے طرف دارا مخالف اگرہ کے انصاف پایا اور نوشر میں نزل اقبال کا اتفاق پچا تھو رضای
جاہلی ساتھ دیوانی عبود بنگالہ کے اور خواجگی کے ساتھ بخشی گری صوبہ مذکور کے ممتاز ہو کر ساتھ اصناف منصب کے سرفرازی پائی حکمت مسنگ ولد
را ناکر نے وطن سے اگر سعادت آستان بوسی پائی تشریح ماہ مذکور کو کن سے مال راجہ کوڈرل کے محل نزل باگا دولت کا ہوا چار روز
مقام کیا اس درمیان میں چند منصب داروں نے کہ واسطے خدمت فتح دکن کے دستوری پائی تھی ساتھ اصناف کے سرفرازی پائی منصب اور خان
و چار سو کو تھا ہزاری و پانچ سو لاکھ ہوا ہر دسے نرانی ہاڑہ کو اصل و انانہ سے ہندی ذات اور چھ صدی سوار پر فرما دیا تھوہہ پندرہ دن
ہر ہندی ذات و بالند سوار سے ممتاز ہوا اور یہ طرک ایک جماعت کثیر نے بند و سن لائق شاکستہ اپنی کے ساتھ اصناف اور منصب کے
سرفرازی پائی مقصد خان ساتھ خدمت بخشگی کی اور اقدوسی لشکر فیروزی اثر کے مقرر ہوا اور ساتھ عنایت توغ کے متی کیا گیا پیش بھی چند
راجہ لکان کا بازا اور جہ اور اور اور اور و ن سے بیچ نگر کے گذر راجکت سنگ و لدر ناکر نے واسطے ملک لشکر دکن کے حضرت پائی مشافہ
سرخ زین اور سکھ رحمت ہوا اور پرت چند نے عنایت اسپ و نیل سے سرفرازی پا کر اور جاگیر اپنی کے حضرت پائی با رہون تیج فرزند خان
کو ساتھ صاحب سوگی لکان کے سرفراز کے حضرت فرمایا ہر و باج ناری اور شہر صبح و نیل خاصہ مع سامان و یک مادہ نیل و سپ خاصہ
خداگ نام اور دو با عنایت چھ سید سرفرازی سید راجہ سوار اور چار صدی سوار کو تھا بالہندی اور دھند سوار اور زبنا دھکر کے ہمراہ خان
کے حضرت اور شہر تیج واسطے خدمت بخشگی کی اور اقدوسی صوبہ لکان کے سرفراز ہوا پھول کن بند و ن تیج سے تھا ساتھ اشرف
تو پچانہ اور خطاب کے ممتاز ہوا تیرہ جون کو کنار سے دبا سے کو نیوال کے نزل اعمال ہوا چار روز اس منزل میں مقام ہوا نیل خاصہ جب لکان
مع مادہ صابت خان کو عنایت ہو کر ہوا حفیلا لازم کے بھیجا گیا اور واسطے افسر صوبہ بخش کے خلعت ہائے ترسیع ہاتھ علیے بیگ کے
سے بیچے کے سرفرازی و ن قریب سے ترتیب پائی جو مقصد خان نے اور خدمت بخشگی کی لشکر دکن کے دستوری پائی خدمت عرض کر
بر خواہہ فاسم کو مقرر کیا تشریف واسطے بخشگی کی احد یوں کے اور فاضل بیگ واسطے بخشگی کی صوبہ پنجاب کے سرفراز ہوئے جو تہا خان
حاکم قندہار نے باوری در چشم اپنی سے عرضداشت کر کے اتناں ستان بوسی کی تھی انھوں دنوں حکومت اور ہجرت قندہار کی ساتھ علیہ العزیز

۱۵

کے مقروض کر کے بہادر خان کو فرزان صادر ہوا کہ جب شہزادہ پونچھ تلخہ کو حوالہ دیا گیا تو اس کے کر کے آپ روانہ ہو گیا وہاں سے اکیس دن کو فرزان
 علی غفلت ہوا اس سبب میں وہ کلہاڑے نو جوانوں کے سر سے عالی اور ایک باغ شہانہ کی بنیاد رکھی تھی ان دنوں میں تمام موکل بھی
 بیگم نے اٹھائیں اس وقت ہاکر کے مجلس عالی آ رہے تھے اور فرزان تلخہ کے اس نام غنائیں دیں اور پیشکش گداہے باعث دلجوئی کی
 جو کچھ کہہ سنبھلا قبول کر لیا اور فرزان منزل میں مقام ہوا اور مقرر ہوا کہ مقصدی صوبہ پنجاب کے دو لاکھ روپیہ اور سوائے ساٹھ ہزار
 روپیہ کے کے سابق میں حکم ہوا تھا واسطے اذوقہ تلخہ مند ہاکر کے روانہ کریں سیر قوام الدین دیوان صوبہ پنجاب رخصت لاکھ روپیہ اور
 خلعت پابا اور قاسم خان کو واسطے تہذیب و تادیب سرکشان حوالی کا نگرا اور ضبط اوس حد درجہ کے رخصت فرمایا نادری خاصہ اور گھوڑا
 اور چوہدر اور باقی مہکت کیا نصب اوسکا اصل اور اضافہ سے دو ہزار بی ذات اور لاکھ ہزار سوا کا تقریر ہوا جس کا نام کوسب اٹھائیں
 شہزادہ کے رخصت اس طرف کر کے سو روپے اور فعل عنایت ہوا ان دنوں باقر خان نے ملتان سے آ کر سعادت پستان بوسی
 کی حاصل کی غزہ بہمن ماہ الہی روز مبارک تھیں کہ وہ پندرہ روز کے نزول زلیات اقبال ہوا ایک دن مقام کر کے ساتھ سیر باغ کے
 دل اپنا خوش کیا چوتھی کو خواجہ اہل کس نے واسطے خدمت فتح کوئی کے رخصت پانی خلعت مع نادری ووشان خاصہ اور محمد نام
 باغی اور موقع تقارہ اہل خدمت کر کے ساتھ شہد خان کے خلعت و سب خاصہ مسیح صادق نام حضرت فرار رخصت کیا ساتویں
 ماہ کو کر کے وہ اب سرستی نواح قندھار سے ملنے آئے اور ہجرت فرمائی دوسرے دن اکبر جو میں نزول فرمایا اور ان سے کشتی پر ہوا جو
 ستویں مقصد وکا ہوا اس روز فرات خان پانچ ہفتے ساتھ فرودار اوس حدود کے دولت آستانہ بوسی کی پانی سمیٹ کر طوط خان کے
 رخصت فرما کر سب خلعت و ہر نیشا ہی عنایت فرمایا اور چوہدر خاصہ اوس کے ہاتھ واسطے بیٹے خان جہان کے بھیجا گیا جہان سے
 پانچ کو کس چکر لگنے کو نہ کہ وطن مقرب خان کا ہر محل نزول با نگاہ دولت کا ہوا دکھا اور کے نزدیک تلخہ با قوت دہ چار قطعہ الماس
 برسہ پیشکش و ہزار گنہم بھینڈ پانڈازی ساتھ ہوا داشت اوسکی کے گذرانا اور صد نفرت بر سر مقصدی معروض رکھے بیٹے مک فرمایا
 کہ کشتیوں کو تقسیم کر دیا جائے اس چابی کو کس چکر دار الملک ولی میں پونچھ اعتماد ہے کو نزدیک فرزند اقبال شہزادہ پر دینے
 کے بھیجا فرج خاصہ واسطے اوس فرزند اقبال کے ارال رکھے اور مقرر ہوا کہ ایک ماہ میں پھر کراپ کو بی ملازمت کے پونچھ اوسے دو
 روز سیکرنگہ میں مقام فرمے کہ روز مبارک تھیں پونچھ ساتھ عزم شکار لگنے پالم کے میان سومرہ دہلی سے گذر کر اپرنا فوجوں مسیح کے
 محل نزول دولت کا ہوا پانچ ہفتے ماہ کے چار ہزار پون ہاتھ اپنے سے شاریکے بائیں زنجیر قبل زد ماہ کو پیشکش الہبار و لاکھ ہزار
 کی بنگالہ سے پونچھ تھی تلخہ کے گذری ذوالقرنین نے ساتھ فروداری سانجھ کے دستوری پالی اور وہ پسر کھنڈ رانی کا پونچھ
 اوس کا بیج خدمت عرش ایشیائی کے سعادت پذیر تھا اون حضرت نے بھیمید عبدالحی اسی کو بیج شہرستان اقبال کے خدمت کرنی تھی
 ساتھ اوس کے نسبت فرمائی اور اوس سے دو پسر پیدا ہوئے ایک ذوالقرنین کہ باذرا نشہ و گامی کے بہت خدمت طلبی کی رکھتا تھا
 اور میرے ہمدمین دیوانہ بننے خدمت دار و ملکی خاصہ ٹھکانے کے اوس کے ناز کی تھی اوسے یہ خدمت بخوبی انجام دی تھی ان دنوں
 میں ساتھ فروداری اوس حدود کے سر فرزند ہوا اور ساتھ نمہ ہندی کے خیال رکھتا ہر اس فن میں ہوشیاری اور مقصدیات
 اوسکی مکدر بیج عزم کے بہر چکر لگنا ہی عمل بیگ ساتھ خدمت دار و ملکی دفتر کے تفریبا نے نور الدین علی سے سر فرزند ہوا چار
 روز بیج نواحی پالم کے ساتھ شکار وغیرہ کے خوشوقت ہوا کہ سلیم گواہ میں مراجعت فرمائی اکتیسویں کو اٹھارہ ذیل اور دو دفعہ فرودار
 اور ایک دفعہ فرودار ویک تلخہ خردس جنگی اور بارہ برس کا اور حضرت شاکر گادیش ابراہیم خان فتح جنگ کی نذر سے گذرین
 روز مبارک شہر تیسویں مطابق پچیسویں بیج اولاد کو مجلس دین قمری مقصد ہوئی گو کہ خان کو نزدیک خان خانان کے بھیجا کہ

پیغام ساتھ تقریر اوسکی کے حوالہ فرمائے تھے اذنون میں عرضداشت اوسکی آئی پھر اوسنے ملازمت کی میری مدد کو کہ ساتھ ہوا
صوبیوں کے بھیجا تھا آج کی تاریخ اگر سعادت ملازمت کی پائی اور نفیر سید دیوہ سے بیچ حکومت دار الملک دہلی کے سرفراز ہوا
اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستاد ہاے دارا سے ایران نے سعادت آستان دوسمی کی پائی اور مکتوب محبت اسلیب اوس
برادر عالی مقدار کا گذرانا اور کلمتی البنی بھیجی ہوئی نظر میں آئی جو بری پچاس ہزار روپہ قیمت لگاتے تھے اور ایک لعل زرینی بارہ لاکھ
کا ہوا ہر خانہ میرزا علی بیگ خلف میرزا شاہ رخ کے سے ساتھ گذرنے روزگار اور گردش ادبار کے بیچ سلسلہ صفویہ کے منتقل ہوا اور
وچ اوس لعل کے ساتھ خط نسخ کے لکھا تھا علی بیگ بن میرزا شاہ رخ بہادر بن تیمور کو کہ ان اور عباسی تیسرے شاہ عباس نے فرمایا بیچ
کو شہ دوسرے نوکے ساتھ خط تعلیق کے بندہ شاہ ولایت عباس کھروین اور اس لعل کو اور چینی کے ٹھکانہ کرطون یا کاکہ کے کھچھ بھیج
تھا جو نام احمد دیر سے کا بیچ اوس کے لکھی تھا تمنا اور تبرک کا اور اپنے مبارک خان کو ساتھ سعید اے داروغہ زرگر خانہ کے فرمایا کہ بیچ کو شہ
دی سے کہ جہاگیر شاہ بن ابراہیم اور تاریخ حال رقم ہووے بعد چند روز بیگ کے خبر فرج دکن کی پونجی اوس لعل کو خرم کو خانہ کیا
اور بیچا زرکشہ میرزا اسفندار مذکورہ گڑھ سے کوچ ہوا پہلے اور پر روضہ منورہ حضرت خت آستان کی کے پونجی آداب نیاز مذکور
کا پیش پونجی کر دو ہزار چرن واسطے زاد تیشکینون اوس روضہ مقدسہ کے لطف فرمایا اور دو منزل اور پیکار آب جو کے بیچ سواد شہ
کے اتفاق پڑا سید ہیر برجان کہ واسطے ملک خان جہان کے مقرر ہوا تھا ساتھ غلٹ اور شمشیر اور سپہ منورہ عنایت علم کے
سرفراز ہو کر حضرت ہوا سعید عالم و سعید عبدالہادی بھی آئی اوسکے بھی ساتھ اسپ و غلٹ کے سرفراز ہوسے میر برکہ بخاری دولت
ماورا و کھنر کے رخصت ہوا دس ہزار روپے ساتھ اوسکے حوالہ فرمائے کہ بیچ ہزار روپہ ساتھ خواجہ صالح دہندی کہ باب داد و
دعا کو اس دولت کا پونجی کر بیچ ہزار روپہ ساتھ نسبون اور مجاوردون روضہ مقدس حضرت صاحب قرنی کے تقدیم کرین پیرہ خانہ
اور سکے ہاتھ مہتاب خان کو بھیجا اور حکم دیا گیا کہ بیچ بہر پونجی نے دندان البق ماہی کے عنایت سعی و تنہام پیش پونجی اوسے جس جا
اور جس قیمت سے میسر ہو تلاش کرے اور بیچ ہاتھ کے لادے کہ راہ شہر دہلی سے کشتی میں بیٹھ کر چھ کوچ میں بندرا میں میں تمام
ہوا ساتھ میر برجان قبل مرحمت فرما کر حضرت دہلی کو کیا زبردست خان بیچ خدمت سر توکی کے تغیری فدا سے خان سے ممتاز ہوا
پیرم نرم خاصہ ساتھ اوسکے لطف کیا دوسرے ہزار حوالی گوگل میں منزل ہوئی اس تاریخ میں لشکر خان حاکم دارا نکلانہ آگرہ اور
میر عبدالوہاب دیوان اور راجہ نضہل اور حضرت خان فاروقی حاکم اسپر و بہان پونجا احمد خان برادر اوسکا وقاضی و مفتی اور غیر ان کے
اعیان شہر نے سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیا سو میں اذنون کے باغ نور افشان میں اوس طرف آب جواد کے واقع ہوا ساتھ
سیاہی کے نزول فرمایا جو ساعت آئے شہر کی جو دو سو ماہ مذکور کی ہوئی تھی تین روز اس منزل میں مقام کیا اور بیچ ساعت مسعود
نقار کے متوجہ قلعہ کے ہو کر ساتھ فرخی اور فیروز زنی کے دولتا نے میں آیا یہ سفر مبارک اثر دہرہ اہلنت لاسویسے طرا نخلت آگرہ تک
بیچ مدت دو ماہ اور دو روز کے اوجاس کو چا اور اسیں مقام میں اختتام کو پونجی کوئی روز کوچ اور مقام کا خوشی و تری میں بے شکار
کے گذرنا ایک سو چودہ ماں آہو اکا دن مرعابی چار کارواںک دس تیرہ دو سو چودہ ماں آراہ میں نکا کیے جو لشکر خان سنے
خدمت آگرہ کو سب رمنی سالان بہر پونجی یا ہزاری ذات اور یا بند سوار اور پرنصب اوسکے کے زیادہ کر کے اصل خطا جاننے سے چار
ہزاروی ذن اور ڈھائی ہزار سوار نصب کیا تھا کہ خدمت لکھ لشکر دکن پر مقرر فرمایا سعید اے داروغہ زرگر خانہ ساتھ میدل خانی کے
سرفراز ہوا چار لاکھ اسپ امبارہ فقرہ آلات و قمش کہ دارا سے ایران نے ساتھ آقا بیگ اور محمد محب علی کے بھیجا تھا اذنون میں
نظر سے گدما حشون روز مبارک شنبہ بیسویں کو بیچ باغ فوس کے منزل منعقد ہوئی ایک لاکھ روپہ واسطے فرزند شہر بار کے انعام ہوا

منظر خان نے بموجب حکم محض سے اگر سعادت ملازمت کی پائی کبھی مہر اور دوسرے پے تم گزرائے لشکر خان ایک قطعہ لعل پوشکیش لایا چار ہزار روپے قیمت ہے اسے خاصہ مصافحہ نام واسطے عبدالقادر خان کے عنایت کیا عبد السلام دل منظر خان نے اور بیستہ سو آکر تو ملازمت کی پائی کبھی مہر اور دوسرے پے تنگ نظر نے منصب دوست بیگ دل تو کوک خان کا اصل واسطہ سے نہ صدی ذات و چار صد پونے مقرر ہوا شش روز مبارک شنبہ ستائیسویں کو بیچ نور افشان کے ترتیب خلعت خاصہ واسطے میرزا رستم کے اور اسے واسطے مہر اور اسکے کے اور دکھنی نام اسے خاصہ اور ایک زنجیر فیصل واسطے لشکر خان کے محنت ہوا اور زحمہ اٹھائیسویں کو قطعہ شکار کا طرن موضع سموگر کے ہوا اور شب کو اتفاق لوٹنے کا ہوا ہفت راس اسے عراقی مع یراق پوشکیش آٹا بیگ و محب علی نقیہین آئے ایک عہد مہر و زوجہانی ہوزان عہد تولد واسطے رنل بیگ ایلی کے محنت ہوئی مغلدران موضع واسطے صادق خان میرپنشی کے لطف ہوا اور ایک موضع دارا خلفت اگر ہجے سبج وہ انعام خضر خان فاروقی کے محنت فرمایا اور اسی سال میں ہشتاد و پنچہزار بیگہ زمین اور تین ہزار تین سو پچیس خروار اور چار دیہ اور دو قلعہ اور ایک باج اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور ایک مہر اور چھ ہزار دو سو درہم اور سفت ہزار و ہشتصد روپے شتا چرن ویکلزار و بالہ و دوازده تولد و لقا و نقرہ اور دو ہزار دام خزانہ سے وزن تصدق حضور اشرف کا واسطے فقرا اور ارباب استحقاق کے عنایت ہوئی اور اترتیس زنجیر فیصل کہ دو کوک چہل ویکلزار روپیہ قیمت او کی تھی وہ پوشکیش میں داخل فیضی نہ خاصہ شریف کے ہونے اور لگاؤ

زنجیر فیصل واسطے امر سے عظام اور بندہ اسے درگاہ والا کے بخشے گئے +

سولہواں شش روز کا جلوس ہمایوں سے

روز دوشنبہ ستائیسویں بیچ الافر سنہ ہزار و تیس ہجری کو نیر اعظم علی بخش عالم نے دو لکھ سے گل کو ساتھ فوج جان افروز اپنے کے منظور کر کے عالم کشاد کام اور ہر دو گریا سال سولہواں اس نیاز مند درگاہ الہی کا ساتھ فرمائی و فیروز کی کے آغاز ہوا اور بیچ ساعت مسعود اور زمان خوش دارا خلفتہ اگر ہجے سبج اور پخت مراد کے جلوس فرمایا اور اس روز بہت افروز فرزند سعادت شہر پڑا ساتھ منصب بہت ہزاری ذات و چار ہزار سوار کے فرق غرت کا بلند کیا اوچد نیر گوار نے بھی اول مرتبہ یہی منصب واسطے برادر دن میر سے کے لطف فرمایا تھا امید کہ بیچ سایہ بریت اور رضا جوئی سیری کے ساتھ تمامی عمر دولت کے پونے اسی تاریخ باقر خان نے جمعیت اپنی کو آہستہ کر کے ساتھ توک کے لفظ سے گذرائی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ ہشتیان عظام شمار میں آئے مورقہ شہت کی اور ساتھ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کے سرفراز کر کے خدمت فوجداری اگر ہ کی ساتھ عہد و اسکے کے مقرر فرمائی روز چار شنبہ کو مہر اہل محل کے لکشی پر پیشکیش بیچ باغ نور افشان کے جانا ہوا اور شب کو اسی جا آرام کیا جو باغ مذکور بیچ سرکار فرج جان بیگ کے شتاقی نور روز مبارک شنبہ چارم کو شش بادشاہ بنا آہستہ ہو کر پوشکیش عالی گھنچی جو اسے موضع آلات و اقسام آلات و استغنیہ فقیر جو کہ پند پڑا انتہا کیا اور موازی یک ک روپیہ قیمت اونہی ہوئی انھیں ایام میں ہر روز بعد دوپہر کے کشتی پر بیچا اور واسطے شکار کے سموگر کی طوت کے شہر سے چاکوس پر پوچے جاتے اور شب کو مقرر دو لکھ تانے کے آئے راجہ سانگ دو کوک نزدیک فرزند لقا لند شاہ پروریز کے بھیجا خدمت خاصہ ساتھ کمر صرع کے کہ شتعل اور ایک قطعہ یا قوت کبوتر اور چند قطعہ یا قوت سرخ نقین بھیجا رکھے جو صوبہ بہار قیزی مقرب خان سے ساتھ اس فرزند کے محنت ہمانا اور ایک کے صوبہ الہ آباد سے ساتھ ہمار کے راہی کر کے میرزا ہر غیش منظر خان نے قطعہ سے اگر ملازمت کی یہ عہد اللہ جو بیار یہ روٹھی ہو کر کمد سامان لشکر و جاگیر سے نہ بکا اور اسکو تحلیف خدمت اور نروسے معاف رکھو کہ فرمایا کہ ہر ہا میں چار ہزار روپیہ فریضے سے لینا ہے اور بیچ اگر ہ اور لاہور کے جس جگہ کہ مرضی اونہی ہوا قامت قبول کر کے آسودہ اور سرفراہ حال ہو کر ساتھ وہا سے از یاد عمر اور

شکل کر سے مزین فروردی ماہ کو پیشکش اعتبار خان کی نظروں آئی مگر جو اس واقعہ وغیرہ سے موازی ہوتا ہوا ہوا ہے جو کچھ قبول
کے تھے جی ہاں ساتھ اس کے بستے محب علی و آقا بیگ فرستادہ سے دارائے ایران تے چوبیس برس آپ اور دو ستر اور ستر گھنٹہ
اور حضرت قناد و سگ نازی اور ستائیس طاق زرفعت اور ایک شمسہ عبدالرشید اور دو زوج قالی اور دو نمکبرہ برسم پیشکش گذارے اور
دو برس بادبان سحر گڑھ کہ بجائی میرے لیے بیچ لیا تھا اونکے کتھے وہ بھی نظر سے گذرے روز مبارک شہنشاہ کو حسب التماس صفت خان
ہزار اہل محل کے بیچ منزل اس کے کہ جانا ہوا جشن عالی ترتیب دیکھتے تھیں جو اس واقعہ اور قمشہ وغیرہ غرائف مخالف سے جو نظر کے
لایا اور موازی ایک لاکھ دسی ہزار روپیہ ہر قسم سے قبول کر کے تمہ کو ساتھ اس کے بخشا تیس زعفرانیل زعفران سے کہ مہمان عالم اولیٰ
برسم پیشکش پیشہ تھے قبول ہوئے اور انھیں دونوں میں ایک گورڈ دیکھنے میں آیا عجیب و غریب مانند برسہا ہزار روپے کے سرین سے تام
اور نوک گوش سے تاسم خط سیاہ مناسب جاو مقام کلان و خورد پڑے ہوئے اور گورڈم کے خط سیاہ نہایت لطافت سے کچھ ہو
غرض نہایت عجیب و نادر تھا و اہل سوغات برادر شاہ عباس کے گیا گیا بہادر خان اور کب گھوڑوں پنجاق اور قمشہ عراق کہ برسم
پیشکش بھیجے تھے بیچ نظر کے گذرے خلعت زعفرانی واسطے ابراہیم خان فتح جنگ امداد سے بنگالہ کے ہاتھ مومن شیرازی کے بھیجا گیا
اور پندرہ مہینہ کو پیشکش صادق خان کی گذری ہر قسم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ ایک ہتھ واسطے اوس کے بخت فاضل خان لے چکی یہ
لیاقت اپنے نذر گذرانی تھیں لیکن روز مبارک شہنشاہ کو کہ اس جشن نے شرف آرم شہنشاہ کا پایا دو پہر پر ایک بجے تک اور بخت مراد کے
جلوس فرمایا حسب التماس ملا الملکی اعتماد الدولہ ایک جشن بیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا پیشکش نمایان فواد و نقاشی ہر دو برس
ترتیب دیکھتے زیادہ کیا تھا کچھ بہت موازی ایک لاکھ و اڑتیس ہزار روپیہ لے گئے اسی روز ایک عمدہ ہر وزن دولت تواریکی
سارنیل بیگ اپنی کے عنایت کی اور انھیں دونوں میں ابراہیم خان نے جو اس سے چند ہنگام سے برسم پیشکش بھیجے تھے ایک دن میں
نضی ظاہر ہوا کہ آلت مردوی اور محل محسوس صورتوں کا رکھتا تھا لیکن نضی ظاہر تھے جو پیشکش شاماریہ سے دو منزل ایک کشتی ہی
بنائی ہوئی بجار کی نہایت لطیف اندام موازی وہ ہزار روپیہ صرف زینت اوسکی میں کیے تھے بے تحلف شاہد کشتی پر بیچ قاسم کو صاحب
صوبہ آبدار دیکار کے ساتھ خطاب مختصر خانی اور منصب پیمزاسی کے اہتمام تھا اور حکم دیا گیا کہ دیوانیان جاگیر اصفانہ اس کے کو جمال غریبی خواہ
کرم راجہ شہنشاہ سنگ زینداری کر کے ساتھ عنایت آپ اور فیصل کے سر فرزی پانی ان دونوں میں عرض ہوئی کہ یوسف خان ولد حسین
بیچ شک نظر دیکار کے ساتھ ہر معافات کے ودیعت حیات سوچی اور ایسا کیا کہ اس مدت میں بیچ جاگیر کے تھا اور ایسا فریب ہوا تھا
کہ ساتھ تیس روپے چلنے کے اپنا تھا جس روز کہ خرم سے ملاقات کی بیچ آمدورفت کے نفس اوسکا چلتا تھا اور جس وقت کہ سرور پار گیا
بیچ پینے اور تسلیم کرنے کے عاجز ہوا اور تمام اہل عیال روٹھ چکے تھے جسے صدر سے تسلیم کر کے روانہ ہوا اور قریب پڑہ پناہ سرور
ہوش باختر ہوا اور دونوں نے اوسکو بالکی میں دلا گھر پونچھا جاتے ہی مر گیا غرہ اروی بہشت ماہ ساتھ زہل بیگ الہی کے مخبر خاصہ
عنایت کیا اور تاریخ چوتھی ماہ دھکو کو جشن کا خیر و خیر شدہ پڑے روٹھ بالی مجلس خاندانی کی بیچ دو تھانہ زہل زہلانی کے آکر بہت ہوئی
اور بیچ بیچ منزل اعتماد الدولہ کے منعقد ہوا اور ہمارا ہر اہل محل کے بیچ منزل دھکو کے ہوا بعد گذرے سات گھنٹہ رات کے
شب جمعہ سے ساتھ مبارکی کے نکلے ہوا امید کہ خدا مبارک کرے روز شنبہ اٹھاروں کو بیچ باغ نور افشان کے ساتھ فرزند شہزادہ
کے چار قبہ بیع مع دستار دیکر نیا اور دو سال آپ ایک عراقی بازین طلائی اور دو ستر ترکی بازین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام میں
شاہ شجاع ابد لایا اور ساتھ اوس حدت کے شدت کی کہ آپ گلاو اس کے سے شہنشاہ نہیں جاتا تھا اور امید حیات سے منقطع تھی اور
جو بیچ لایا یہ اطلاع پورا اسکے کے لکھا تھا کہ اسی سال میں پسر اور کلا فوت ہو اور سب غوی ہی کہتے تھے اور چوکلای نخلات اوسکے

لیا تھا آخر کو لوگ دوسرا اور اسکا مراد بھیج و سالہن کر رہا اور انکا کہ صدیہ شہنشاہان سے رکھتا تھایں یہاں نہیں کہ فوت ہوا سو اسکا بہت اہم
 اور اسکے مطابق پڑے اور اس واقعات کو بیٹے سات زر کے لکھایا اور پیشش نہ ہوا بعد وہ پیدار تھا نام کے مقرر ہوئے محمد حسین جاہری نے پور
 خدمت پیشگی اور واقعہ نویسی صورتی اور یہ اسکے سر فرزنی پائی منصب لایین تھو خاقان کا التماس صاحب خان سے اصل و اہلیانہ سے
 نہراری ذات امبا لند سوار مقرر ہوا محمد حسین براؤ خود اپنے کا گڑھ سے آکر ملازمت حاصل کی واسطے بہادر خان اور بک کے فیصل عنایت
 کیا ہوا اور تھو وکیل اور اسکے بھیجا گیا ہر فرزند ہونگ پوتے غفران چاہہ مزاج محکم کو جو بیچ قلعہ گو ایار کے تجوس تھے سبب حرم و
 اصیاط کے لازمہ سلطنت اور جہان ناری کا ہر مذنون بیچ حضور کے طلب کو کے حکم فرمایا کہ دار الخلافہ اگرہ میں رہا کرین اور جو روزیہ
 کہ ساتھ اخراجات ضروری کے ہفا کرے مقرر ہوا اور اسی ایام میں ہر دور پست چارج نام رہیں نے کہ دانشوران اس گروہ سے ہر نکار
 میں واسطے استفادہ کے منتظر رکھتا تھا دولت ملازمت کی پائی اہم مطالب عملی و نقلی خوب تحصیل کر کے بیچ فنی اپنے کے کامل ہوا
 تیسویں فروری ماہ ہوسندھ حال کو ایک موضع میں پرگنہ جالند ہر سے وقت صبح کے جانب مشرق سے ایک عمو غامی مسیت اور شاہ جاناچہ
 نزدیک تھا کہ ساکنان موضع مذکور کے اوس صدر کے ہونوں ک سے جان دیویں اسی آستانہ روشنی نمود ہونی معلوم ہوا کہ آسمان سے
 آگ برستی ہر جب وہ شور و غوغا مین ہوا اور دونوں نے سر اسکی سے قرار پایا ایک خاصہ تیز روز تھو کہ محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کے بھیجا حقیقت
 حال دریافت کی اوسی وقت حال مذکور نے اپنے کو اوپر زمین آتش زدہ کے پونہا اکرال معلوم کیا کہ بقدر اس گیارہ گز زمین کے
 علی و عرض میں ایسی جلی تھی کہ کوئی اثر نہ ہو اور گیا سے نہ کھائی دیتا تھا اور ویسے ہی گرم تھی فرمایا کہ زمین کو کھودیں ہر چہ کھودتے تھے
 حرارت اور پیش زیادہ ظاہر ہوتی تھی بیان تک کہ پڑا آہن نقتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تھا کہ گویا کوہ آتش سے باہر لائے زمین ایک
 گھڑی کے بعد سرد ہوا اور اوکو گھر لاکر خریدین منبکر کے روانہ درگاہ کیا فرمایا سینے کہ حضور میں وزن اسکارین کیصد شصت تو درگاہ
 اوستا دوادو کو کھوا کہ شہر باختر یا کار و طیار کے کہ لاوے اور اسی لوہے سے بناوے عرض کیا کہ بیٹی میں بنین مھرا اور بتنا فرمایا
 کہ بیچ اوس صورت کے ساتھ آہن دو برس کے کمزور کرین اور عمل میں لاوین چنانچہ حسب فرمان میرے کے سہ صد آہن برق اور ایک
 حصہ آہن دوسرا کہ دو قبضہ شمع اور ایک قبضہ کار اور ایک قبضہ زنجیر کا لفظ میں لایا جب آزمایا تو اونکا جوہر دکھایا جہاں تھو نام ایک
 کا قلعہ اور دوسرے کا بوق شہرت لکھا مبدل خان نے ایک رباعی مطابق اس لفظوں کے لکھا کہ سانی رباعی ارستا وہ جاکہ جان
 یافت نفا مہ افتادہ ہمدان براق آہن خام ۴ وزن آہن شدہ کلک عالمگیر شہر یکس پنڈو کار دباو شمشیر تارہ اور شعلہ برق بادشاہی تابخ
 پائی ۴ دیو لاجہ سا رنگ دیو نے کہ نزدیک فرزند قبائلندہ شاہ پر ڈرتے کیا تھا اگر سعادت ملازمت حاصل کی عرضداشت کی تھی
 کہ میرے حسب حکم آداب دے سے متوجہ ہو رہا کار ہوا امید کہ عمر اسی سے برخوردار ہووے کہ تاسم خان نے ساتھ عنایت نفاہ کے
 سر ملندری پائی اسی تاریخ عظیم الدین نام ملازم فرم نے عرضداشت اوسکی منتقل اور نوید فتح اور شہت سے مصحح کے طریق نزدیک بھیجی تھی
 لاکر نذر کی خلعت واسطے اوسکے بھیجا نصرت کیا امیر بیک برادر فاضل بیک خان ساتھ دیو الگی سرکار بزرگ شہر اور محمد حسین
 برادر خواجہ جہاں اونچ پیشگی کے اور مصدوم اور خدمت برسامانی اوسکی کے مقرر ہوئے سید حاجی نے واسطے ملک لکھنؤ اثر کون
 کے دستور میں پائی اور اسب ساتھ اسکے عنایت کیا اور نطفہ خان نے اور خدمت پیشگی کے سر فرزنی پائی جو دیو لاجہ والدہ
 امام علی خان والی تھان نے امانیت کے منتقل اور بظاہر کرنے نسبت انخلاں اور مراحم آستانہ کے ساتھ نور جان بیگ کے بھیجا تھا
 اور تھو حاجات اوس زید کے بہم سوغات ارسال کیے تھے ایسے خواجہ نصیر کہ بجز ان لایم اور خدمتکاروں زمان شامرا لگی تھے
 سے ہر فرجان کی طرح بہم رسالت ہر کو ایک مکتوب اور ساتھ فائس اس ملک کے ہاتھ خواجہ مذکور کے بھیجی گئی اور نذر لکھا

کہ بلخ نور نشان محل نزوی بارگاہ اقبال کا تھا پھر رنگ شہت روزہ بالا سے بام دو تھانہ سے کہ آٹھ گز اور قلعہ رکت مختار سے لے کر
زمین پر آیا اور کچھ سبب نہ پونہا جو تھی خرد ماہ الہی کو افضل خان دیوان خرم نے عرضداشت اوسکی کہ شہل اور بیچ و نوزوی
کے لایا تھا سعادت آستانہ نبوی کی بانی اور تفصیل اوسکی ہے کہ بولشکر منصور بیخ حوالی اوجین کے پونہا ایک جماعت بندہ ہا سے
دراگاہ مٹے کہ قلعہ میں رہتی تھی نوشتہ یہیجا کہ ایک فوج نے مقہور دن سے قدم جرات اور میاکی کا آگے رکھا آہ فرہ سے گذر کر ہی آہ
اور چند موضع کہ سب سے قلعہ کے واقع ہیں جلا کر ساتھ دو ڈرا و لوٹ مار کے شہول میں مدارالمام خواجہ ابوالحسن ہما تھ پونہا ہی سوا
کے برہنہ تھای مقرر ہوا کہ جلد دوڑ کر کے سزا اوس گروہ بردار کو دیو سے خواجہ نے بچوان مار کر وقت طلوع صبح کے اوپر آہ سرد
کے پونہا لے آئی اوسکے ہمار دن تیر جلہ نے ساتھ قلاب کے دوڑ کر بہت کو نہ شہنہ انتقام کے مسافر اہ عدم کا گیا اور نوشتہ
خرم ساتھ خواجہ ابوالحسن کے پونہا کے ہمارے آئے تک توقف کو متقارن اسکے اسکا اقبال ساتھ فوج تھاکے ملا اور کوچ کوچ پونہا
تک دو ڈرا ورا بھی وہ مخدول سبے عاقبت پاسے اوبار کا اور ہزار کے رکھ کر بیٹھے تھے جو بہت دو سال تک بندہ ہا درگاہ ساتھ آہ اوسنا
مقہور دن کے بیچ زور خود کے تھے اور طرح طرح کے شیخ و لقب بھی گیری اور عزت عدا سے کھینچے تھے اور سواری دلی سے گھوڑے
زبون ہوئی اسیلے بوزور تک بیچ سزا تمام لشکر کے توقف ہوا اور ان نودن میں تیس لاکھ روپیہ و بہت بہت سدا لشکر منصور کے
تقسیم ہوا اور سزا دلان گشا شہ مردم کو شہر سے باہر لا سنے میں ہونو بہا درون رزم دوست نے ہاتھ واسطہ لڑائی کے نہ اوجھا
تھا کہ وہ سیاہ بہت تاب مقاربت کی ناکار ماند نبات اہش کے درہم و ہر ہوسے اور درون تیر جلہ نے پیچھے سے آکر بہت کو رقت
سیخ انتقام کے اوپر خاک پلاکت کے ڈالا اور ساتھ اسی دستور کے ساتھ دھار سے فرقت نذیر کفر کی تک کہ جاے آفاست نظام الملک
وغیرہ مقہور دن کی تھی سسے گئے اور ایک روز پہلے بدافتر شہر بہت پونہا افواج قہر سے آگاہی پر نظام الملک کو ساتھ
اہل و عیال اور اجمال و انقال کے بیچ قلعہ دولت آباد کے لے گئے تھے اور جس جا کہ حاجت جلا اور پونہا کی تھی پشت ساتھ قلعہ
کے دیکر بیٹھے اور زیادہ لوگوں اور سسے سے اوپر اطراف ملک کے پراگندہ ہوسے اور سران لشکر نظر اترنے ساتھ سپاہ کین خواجہ
تین رنج بیچ بلوہ کھر کی کے توقف کر کے شہر کو کوچ بیچ مدت بہت سال کے تعمیر پائی تھی ایسا خراب کیا کہ بہت سال میں بھی رونق
اصلی پر نہ آوے گا محض اندام دن و کا لون سے فکر نے اور اسکے فرار پیا کہ ہونو فوج مقہور دن کی قلعہ احمد نگر کو کہیے ہوے
پھر ایک مرتبہ وہاں جا کر ارباب بقنتہ کو بتویہ اور اصل کے کر کے اور نئے سرے سامان از قہ میرا کھلک کھلک چھوڑ کر پونہا
ساتھ اس عربیت کے روانہ ہو کر قلعہ میں تک دوڑے اذخوں نے عاجز ہو کر دکھار اور اسلار پنے بیچکے عجز و زاری شروع کی کہ آئندہ بھی
سرشتہ بندگی اور دولت خواہی کو ہاتھ سے نہ دیوں اور حکم عالی سے قدم باہر نہیں ادر جو کچھ فرمایا جاوے میں پیش و در پی سے
منت رکھ کر پونہا میں پھینک افاقان چندہ و زمین عسرت تمام گرافی غلہ سے بیچ لشکر کے ظاہر تھی اور بھی تیر پونہا کہ ایک جماعت
مقہور دن سے کہ قلعہ احمد نگر کو کہیے تھی طغناہ نصفت لشکر طغناہ سے ترک خاطر ہو کر کے گرد قلعہ سے اڑھ گئی اسیلے ایک فوج
واسطہ ملک خیر خان کے بھیجا مبلغ بوسم در نوح ارسال کیے اور خاطر بہت سے مطمئن کر کے دو تھوہاہ نظر و منفسر لوٹ آئے
اور بعد عجز و زاری بسیار کے مقہور ہوا کہ سزا اوس ملک کے بقہ قدیم سے بیچ لشرف اولیاسے دولت کے تقاضا و زاری چارہ کر وہ دوسرے
اوس محال کے کہ متسل سمر ہا پونہا بھی پونہا ہون اور سپاہ ملک روپیہ بوسم پیشک بیچ خزانہ عمارہ کے پونہا دین افضل خان کو
رضعت کر کے ایک محل کلکی کہ دارا سے ایران نے بھیجا تھا اور شہرت اوسکی گئی تھی واسطے خرم کے عنایت کر کے بھیجا اور ساتھ
مشا زار کے خلعت و قبیل و دولت و قلم موضع مرحمت ہوا خیر خان کیر بیچ مہارت قلعہ احمد نگر کے مصدر خدات پونہا اہد و دوا

شایستگی کے ہوا تھا اور پرنسپل چار ہزاری نوبت اور نیرسوار کے سرفراز ہوا کہ مگر خان نے جب انکے صوبہ اٹاریہ سے اگر جس مہنے برادر و ن کے سعادت ملازمت کی پائی اور ایک ایسی سرکاری کی قدر گزرنے والی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتھ خطاب نصرت نانی کے سرفراز ہوا جو دو ہی ام دکھتی کو علم عنایت ہوا اور عزیز اہل و دولت خان ساتھ نصیب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفراز ہوا اور تہ مبارک شہنشاہ العیون کو مقرب خان نے صوبہ بہار سے اگر سعادت آستانہ ہوسے کی پائی درینو آقا علی و محب علی بیگ و حاجی بیگ و فاضل بیگ فرستادہ ہی عارای ایران کو کہ ساتھ وفات کے آئے تھے رخصت فرمایا اور آقا بیگ کو سر و پا اور شیخ اور جینہ اور چالیس ہزار روپیہ نقد انعام ہوسے اور محب علی بیگ ساتھ خلعت و تیس ہزار روپیہ کے سرفراز ہوا اور ایسی دستوں کے دوسرے کو بھی حسب ایاق شایان او کی اسکے انعام فرمایا اور ہر ایسی مناسب وقت کے واسطے برادر الاقہ کے ساتھ نامہ دکان کے بھیجا گیا اور ایسی تاریخ کرم خلیفہ اور صاحب صوبہ کی دراختیار دہلی اور خدمت فرموداری مہرات کے سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھ نصیب سہ ہندسی ذات اور دو ہزار روپیہ نقد سوار کے اہل و اصناف سے عزت و اوقافی حاصل کیا تیرہ خان اور پرنسپل ہزاری ذات اور ہزار سوار اور گدسہ و گدسہ سال کیچھواریہ ساتھ ہزار روپیہ نقد ذات و نقد سوار کے متنازعہ ہوسے اور اوتیوں کو قاسم بیگ نام فرستادہ واری ایران نے اگر ملازمت حاصل کی تو کہ توب اس را وقت کا کہ شش اور ملت محبت و کجی کے تھا گزرا کہ جو کچھ ہوسے موفات کے بھیجے تھے بیچ نظر کے لایا اور غور تیرا وہ ایسی کو فیصل خاصہ کجی تین نامہ اپنے فرزند خان جہان کے سنبھریا نظر کیا مگر نام نہ نہ ہر خدمت اوسکی لایا اور نظر سے گزرنے اور اتنا ہوسے کجی کی کی تھی راجہ کشن داس کو حکم فرمایا کہ ہزار ہوسے اپ طوبوں سرکار سے پندرہ روز زمین سامان کر کے ہزار رواند کے اور پانچ روپیہ نقد نامہ کہ دار سے ایران نے غنیمت نظر ہوسے ارسال رکھا تھا واسطے خورم کے عنایت کر کے بھیجا اور ایسی روز غنیمت الدین نغم لازم ارادت شان نے سر خدمت اوسکی کہ شش اور پرتو فتح کے بھیجی تھی گزرنے بیچ اور اوق گزشتہ کے شورش اور فتنہ نگیزی زینداروں کشتوار کے اور پھینکا بلال پسر داد خان کا لکھا تھا جو اس تمام اس سر انجام پناہا تھا ساتھ ارادت شان کے حکم ہوا تھا کہ آپ اوس خدمت شایستہ پر دوڑ کر مسعودیوں ہوسے انجام کو تہنید و تادیب اور اصل کے دیوے اور ایسا ضبط اوس کو ہستان کا کہ کہے کہ عتبار تفرقا و ما شوب اور پوجا تھی اوس ملک کے زمینتے عمومی اریستہ حسب فرمان واجب الامعان کے دوڑ کر کے خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل فتنہ و فساد نے جنگل میں پریشان سر رکھا اور اپنی جان کو بحیثیت جانکھانگ کے پھرانسہ فرخار شورش اور غضب اوس ملک سے اوسکی لایا اور ساتھ جو ان فردوں کارنار کے استحکام دیکھا اور ضبط تھا سجاٹ کر کے کچ کتیرے کے مراعت کی برسے اس خدمت کے پانسو سوار اور پرنسپل ارادت خان کے نیا روکے گئے جو خواجہ ہوسے اور ہر دوکن کے متعدد ترددات شایستہ اور خدمات پندرہ کا ہوا تھا ہزار سوار اور پرنسپل رالیہ کے اضافہ فرمائے احمد بیگ بادنزار اور ہر چنان فتح جنگ اور صاحب صوبہ کی اٹاریہ کے سرفراز ہو کر ساتھ خطاب خانی و علم و تقارہ کے بلند مرتبہ ہوا اور منصب اسکا اصل خانی سے دو ہزار ہی اور پانصد سوار کے حکم فرمایا جو کر ختم خانی و کمالات قاضی نصیر پانچوری کے سنے گئے خاتمہ حقیقت جو نے فتنہ و صحبت مشا رالیہ کے رغبت زیادہ کی درینو لاسب اللہ درگاہ میں آیا عزت و دانش اوسکی کا پاس کر کے میں ساتھ اکرام و احترام پیش آیا قاضی کو علم عقلی و عقلی میں فاشانی پایا ایسی کئی کتاب نویکی لکھا اسکے مطالعے سے نگذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ساتھ باطن کے شفا نہیں جو ساتھ درویشی کے نہایت راعب اور مال پایا تکلیف ملاقات کی تھی اور چنہزار روپیہ عنایت کر کے رخصت دی کجی وطن کے پونچھکا آسودہ حال رہے اور عزمہ امر داؤد الہی کو باقر خان اور پرنسپل دو ہزار ذات اور ہزار روپیہ نوبت سوار کے سرفراز ہوا اور اجمل اور ہندوگان بادشاہی سے کہ فتح و کجی میں ترددات شایستہ پیش پونچھا تھا بتیس تقر ساتھ اضافوں لائق کے سرفراز ہوسے عبدالعزیز خان شہنڈی کو واسطے حکومت قندھار کے مقرر ہوا حسب التماس فرزند خانبھان کے اور پرنسپل سہ ہزاری ذات ہزار

سواکے سرخزاں ہوا اور غرہ شہر لور کو شہر مرغ واسطے نزل بیگ ایچی کے عنایت کی اور ایک دیدار اعمال دار الخلافت کے کہ مبلغ خلیفہ
 بربرہ کی جمع رکھتا تھا وہ بھی ساتھ اس کے مرحمت ہوا درینہا حکم رکنا کو واسطے شورش مزاج اور برغوبی عدم توفیق کے لائق خدمت کا
 نیا کر خدمت فرمایا کہ جس جا چاہے جادے جو بیچ عرض کے پونہا کہ ہوشنگ برادر زادہ خان عالم نے خون ناحق کیا ہے ہم حضور کے
 طلب گے کے باز پرس کی اور بدنبات ہونے کے حکم واسطے قصاص اس کے کہ ہوا عا شا کہ اس امر میں رعایت خاطر شہزادہ کی نکلنی تا
 ساتھ امرا اور سار بندگان کیا پونے امید کہ توفیق زمین ہو جو غرہ شہر لور کو حسب التماس آصف خان کے منزل اولی میں جا کر
 بیچ ایک حمار کے کہ از سر ظہار ہوا تھا غسل کیا بے تکلف بہت نفس اور ملکات ایک حمار پر چھپے خانہ ہونے غسل کے پیشکش
 لائق بیچ نظر کے لایا اور جو کچھ سینہ پڑا قبول کیا اور باقی ساتھ اس کے بچتا وظیفہ خضر خان خانلاریسی کا اصل ہوا ضانہ سے ہزار روپیہ
 سفر ہوا اور اخصین ایام میں عرض ہوئی کہ کیا ان نام آئنگے اور عورت حقوق امینی کے عاشق زار ہم اور اطہار عاشقی کا کرتا ہے اور وہ غرض
 باوجود والیے عاشق ہونے کے اصلا ساتھ ششانی اس کے کہ تن نہیں دیں اور رحمت اسکی اس کے دل میں تاثیر نہیں کرتی ہر دو طرف
 کو حضور میں طلب کر کے باز پرس کی گئی ہر چند عورت کو واسطے نکاح اوس دل دادہ کے محبت دلائی سو مند نہ پڑی اوس وقت آئنگے
 مذکور نے کہا کہ اگر عشق جانوں میں کہہ سکوں چھ عنایت فرمائے تو خود کو بالا سے شاہ بیچ سے شیخہ بانوں میں از روئے مطایرے کہا
 کشا بیچ کر پاتا تو تونک عوی تیری محبت کا صادق و درست ہر اسی کوٹھے سے گو دیر میں اوسکو حکم ساتھ تیرے دتا ہوں
 ہر جز میں تمام ہوا تھا کہ برق آسا جلد دور کر نیے کو دپڑا مجبور کرنے کے یہ ہر وہاں اس کے سے خون جاری ہوا ہے اوس نزل
 اور مطایرے سے نہایت بہت کچھ بھیجی اور آئندہ خاطر ہوا اور ساتھ آصف خان کے فرمایا کہ اوسکو گھر میں اپنی کرتا رہا کرے جو بیانا
 حیات اوسکی کا لبر نہ تھا ساتھ اوسی آسب کے درگناہ عاشق کہ جان شاربان آستانہ ساخت با اوشوق جان سپرد اجل ا
 بہانہ نہایت حسب التماس مہارت خان ہمدانین قاقشال کا اصل و اضانیہ سے ہزار روپیہ ذات اور باصفہ سوار کا مقرر ہوا بیچ ہر دو طرف
 کے ایما دیا اور اس کے کیا کہ روز حشتم دسہرہ کو کشمیر میں آگر گئی نفس اور کو تابی دم کا بیچ اپنے اصلاس کیا جھگڑت بارہگی اور رطوبت
 سے بیچ مجرمے نفس جانب چپ میں بیچ دل کے گرلی اور تعلق طلب ہر ہونی رفتہ رفتہ نوبت ساتھ سختی کے پونہی اطبا کہ لارہ دست ہوتے
 پہلے حکیم روح اللہ مستدی علان ہوا اور چند خطفہ ساتھ دوفون گرم و ملائم کے تدبیرات بیچ کام کے لیکھا گیا حرام میں تھوڑی سی تخفیف
 معلوم ہوئی جو اس کہ یہ سے اور پتیا پھر ویسی سختی نے سونہ دکھایا اس مرتبہ چند روز ساتھ شیراز اور پھر ساتھ شیراز کے مشغول ہوا
 کسی سے خانہ نہ پایا استقامت اس حال کے حکیم رکنا کو کہ سفر کشمیر سے سمان رکھا تھا اور بیچ آگرہ کے چھوڑا تھا خدمت ملازمت میں
 بلایا اور از روئے دیر اور ظاہر کرنے قدرت کے ترنگ معالجہ کا ہوا اور مارا اور اوردیہ گرم و خشک کے رکھا تدبیرات اوسکی سے
 بھی فائدہ نوا ملک سبب از روئی حرارت و خشکی داغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعیف ہوا اور مرض نے سونہ ساتھ زیادتی کے رکھا اور
 صحت عنایت کو پونہی بیچ اس وقت اور اس حالت کے دل مسک فارا کا اور پیر سے جلتا تھا صدر اسپر حکم مزاج کو کہ اطبا مجرمہ
 عراق سے شہابچ دولت پور بزرگوار میرے کے ولایت سے آکر بعد اس کے کہ تخت سلطنت کا ساتھ وجود اسکی نیا زندہ کے آسبگی
 پادے جو ساتھ جو ہر استوار اور تھنر بیعت کے سبب امتیاز رکھتا تھا بیچ تمام تربیت اوس کے ساتھ خطاب سچ الہانی کے امتیاز
 بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسرے اطبا سے کہ ملازمت میں تھے زیادہ کیا کہاں اوس بات کے کہ شاید کوئی وقت اوقات سے
 مصدر خدمات کا جو سے وہ حق تھا اس کا ہوا جو چندین حقوق و منت رعایت کے مجبور بیچ اس روز صیبت افزہ کے دکھلے
 اور یہی حال پسند کر کے اصلا ساتھ دوا و علاج کے متوجہ ہوا ہر چند میں نہایت ادا تفتاح و مدارا اور سواست کے پیش نظر تھا

اور سواست کے پیش نظر تھا

گمراہی کتنا تھا کہ مجھے اور بدشاہ اور خداقت اپنی کے اس قدر اعتماد نہیں ہی جو مستعدی علی کا ہو سکون اور ایسے ہی حکیم ابو القاسم سلم پسر حکیم الملک باوجود نیت خانہ لاوگی و حقوق تربیت کے آپ کو مستوہم و شوش غلام کرنا تھا بلکہ علاج سے دور ہوتا تھا لاجاپا تربیت غلامی سے دل اپنا اٹھوا کر کھیل اطلاق کو سوتا اور جو فشاہ رہینے سے سخت ہوتی تھی دن کو بھی بخلاف ضابطہ و ستاد کے استعمال کرتا رہتا رہتا رفتہ رفتہ گری ہوا سے نقصان اوسکا محسوس ہوا اور ضعف زیادہ ہوا اور جہاں بیگم کہ تیرہ و تیرہ ہوا اسکا ان طبیوں سے زیادہ ہر از رو کہ مہربانی اور لوسزی کے کم کرنے پیا لہ اور اون تیرہ یونین کہ مناسب وقت میں مصروف ہوئی اگر یہ آگے اس سے بھی وہ علاج کہ اطبا کرتے تھے ساتھ صلاح اور صواب دیا اوسکے کے تھا لیکن اس وقت مدارا پر مہربانی اوسکے کے کھانا اور شراب کو تہ تیغ کر لیا اور بیرون نامناسب اور غذا ناموافق سے محافظت کی اسید کہ حکیم حقیقی شفا خانہ نریب سے صحت کا بل نصیب ہو کر روز و شب نہ باہر یونین ماہ مذکور مطابق پچیسویں سوال بسند الیگزبرا میں جبری کو جشن فزون شسی نے ساتھ مبارکی اور فرنی کے اسکا شکی پائی جو سال اللہ میں بیماری صعب کھینچی ہو سستی محنت و کار کے گذرنا تھا مگر اوس بات کا بجالایا کہ ایک سال ساتھ حضرت سے لگتا اور ج شروع سال حال کے اثر صحت کا اور پر چہ ہر ادر کے ظاہر ہوا حسب التماس نور جہاں بیگم کے اوسکے و کلاسے ایسی نفیس مجلس تربیت کی کہ حضرت افراسے نظر کرنا ہوئی اور جس تاریخ سے کہ نور جہاں بیگم عقد ازدواج اس نیاز مذہب میں آئی اگرچہ سب جشنوں شسی اور قمری میں لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیے لائق اس دولت کے ترتیب دیکر سرمایہ اسباب سعادت اور نیک بختی کا جمع کیا لیکن اس جشن میں زیادہ تر تکلفات ایشیں مجلس اور ترتیب بزم میں نہایت توجہ کی اور ایک جماعت بندگان پسندیدہ اور خواصوں فرما جہاں بیگم کے پہلے صفت میں از رو سے اخلاص اور جانفشانی کے پوسے حاضر ہو کر پرواز دار گرد سر پرے کے پھر سہ تھے نوازشات لائق خلعت و کمر بند تیشہ صرع اور خیر صرع اور سب و فیل اور نواہوں پر از رو کے ہر ایک کو لائق پایہ اوسکے کے سر فرزانیا باوجودیکہ اطلب سے خدمت شایستہ ظہور میں نہ آئی تھی ساتھ حضور ہی صفت کے کہ دتین دن میں اویغین ہوئی انواع و اقسام اچھ سے اس جشن ہا یونین میں بھی با نعامات لائق نقد و جن کے سر فرزانہ سے بود فرغ جشن خوان خواہہ وزر کے شمار ہو کر اور اہل نشاط اور ارباب استحقاق کے بھرے اور جو کرا سے بچ کر نوید بخش صحت و تندرستی سے تھا ساتھ ہر دو روپے کے وزن کے مبلغ یا نقد ہر ادر سات ہزار روپے صرع و ہر انعام اوسکے کے مقرر ہوا آخر مجلس میں جو پیشکش کہ دو اسطے پر سے ترتیب دی گئی تھی پیش ہوئی خواہہ صرع آلات اور اٹھشتہ اور اقسام کفائل سے جو کچھ مجھے پسند آیا قبول کیا حاصل کلام کا دو لاکھ روپے سوا سے اوسکے جو بزم پیشکش گذرانا اس جشن عالی میں بابت اون انعاموں کے کہ نور جہاں بیگم نے صرف کیا بیچ تھریسے کیا آیا اور سالہا گذشتہ میں وقت صحت کے تین دن اور تین سیر باہمی وزن میں آتا تھا اس سال باعث ضعف و لاغری کے دو دن اور ساتیوں سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ عرفہ ماہ الہی کو اعتقاد بخان حاکم کثیر نے منصب چار ہزاری و دو ہزار روپا نقد سوا کے سر فرزانی پائی اور جب تک منصب چار ہزاری اور تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری سیری کی فرزند شاہ پرویز کو پونجی ساتھ فرمان طلب کے تقاضا کیلئے لے گیا تا مدتہ مبارک کا ہوا تاریخ چودھویں ماہ مذکور میں ساعت سوم اور زمان محمود اوس فرزند سعادت مند نے مشرف سعادت آستانہ نبوی حاصل کیا میں کر محنت کے پھر میں سر ہند سہا لکر کے سو گند دیا تھا اور مرغ فرما تھا وہ مذہبی اور نضر زیادہ کرنا تھا ہاتھ اوسکا پکڑ کے اپنی طرف کھینچی اور شفقت اور عافیت سے آغوش میں لیا اور انعامات اور توجہ بہت ظاہر کی اسید کہ عمر و دولت سے برخوردار ہو اور ان دنوں میں لاکھ پانچ ہاتھ امداد و فغان کے دو اسطے صرف ضروریات لشکر و کن کے پاس خرچ کے ارسال کیے اور شاہ راوی نے ساتھ عنایت فیل و سب کے سر فرزانی پائی انکھایوں کو قیام بخان قراول کی نے مرض طبعی میں رحلت کی یہ حد و شمار دن فرما جہاں سے تھا اور قطع نظر فنون شکار اور مہارت ہونے اس فن کے اکثر جزویات سے برخوردار تھا اور پوری مزاجاری سیری کی بہت کرنا تھا باجملا اس سانہ سے محبو

سخت صدر ہوا امید کراہ و قلعے اوسکو بخشے اور تاریخ اوتیسویں کو والدہ نور جہاں ابھی کہ غریب رحمت حق ہوئی صفات حمیدہ ہا کہ بانو کے کیا لکھوں پاک لطیفی اور دانائی تمام خوبیوں سے کہ نور عورت کا ہی مادر روزگار کے مثل اوسکے مذکبہ ہو گا میں اپنی ماں سے ادھو کہ تین بہنیں تھانسانبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد والدہ کو ساتھ اوسکے تھا یقین کہ کسی خاندان کو ایسا نونو کا قیاس چاہیے کرنا کہ اوپر اوس غزوہ کے کیا حادثہ گذرا ہو گا اور اسطرح نسبت تعلق نور جہاں بیگم کے ساتھ ایسی والدہ کے کیا لکھا جاوے کہ احاطہ سخن بر سے باہر جو آصف خان باوجود نہایت خرد مندی اور دانائی کے جائزہ تشکیباتی کو جا کہ کر کے لباس اہل تعلق سے باہر آیا پیر مجرب خاطر کو شاہ بدخالی فرزند سے صدر غم زیادہ ہوا سر خند بے نصحت کی گئی سو نہ خود موئی ایک دن ہم واسطے پرسش اوسکے کے گلے جو ابتداء سے شورش مزاج اور بزدلی خاطر اوسکی کی تھی از رو سے شفقت اور رحمت حرف چند نصیحت آمیز فرمائے کہ رفع پریشانی ہو بعد چند روز کے جرات درونی اوسکی کامر ہم انتہات سے علاج کر کے پھر لباس اہل عین لاؤں اگرچہ اعتماد والدہ واسطے رضا جوئی میری کے ظاہر آپ کو بہت ضبط کرنا تھا لیکن ضبط نہ ہو سکتا تھا غزہ آبان ماہ الہی کو سر بلند خان اور جان سپار خان اور باقی خان نے عنایت نقارہ سے سر بلندی پائی عمداً شاہ خان بے نصحت تہمتیں دکن کے محال جاگیر اپنے عین آبا میں نے دیوانو مہام سے فرمایا کہ جاگیر اوسکی تفریح کرو اور اعتماد سے کو حکم ہوا کہ سزا دی مقرر کر کے اوسکو سو نہ مذکور میں پونجاوے آگے اس سے مجمل احوال مسیح الزمان کا لکھا گیا کہ باوجود چندین حقوق و تفریح کے اس قسم کی بیماری میں توفیق خدا کرماری کی نپائی دفعۃً اتماس سفر مجاز کا کیا اوس سبب سے کہ وقت توکل اس نیاز مند درگاہ الہی کا خدا پر ہی کشادہ پیشانی رخصت فرمایا باوجودیکہ سبب قسم کا سامان رکھتا تھا مگر بہت ہزار روپیہ واسطے مد فریح کے انعام فرمایا امید کہ حکیم علی الاطلاق پیچیدہ اہم اور سبب دوا کے اس نیاز مند کو شفا خانہ کرم اپنے سے نصحت عاجل اور شفا سے کامل کرامت کرے اور جو ہوا سے آگہ کی سبب شدت حرارت اور افراتوگ سے کے تاوافق تہمتیں تیر ہویں روز و شب آبان ماہ الہی سند سولہ میں روایات عنایت آیات طرف کوستان شمالی کے بلند ہوئے کہ اگر وہاںکی ہوا ساتھ امتداد کے قریب ہووے اور کرنا سے آب گنگ کے کوئی سرزمین وسیع و بہتر پسند کر کے ایک شہر بنایا اور کرون کہ سوئم گریا میں محل اقامت کا جو دے والا جانب کشمیر کے عنان غوغیت کی معلون کیجاوے اور مظہر خان کو واسطے حفظ و خواست آگہ کے نقارہ وہب و فیل سے سرفراز فرمایا مزاج باور زادہ اوسکے کو واسطے فوجاری نوہی شہر کے مقرر کر کے خطاب اسد خانی اور ضامنہ منصب سے ممتاز کیا اور باقر خان کو خدمت سوہہ داری سوہہ اودہ پر سرفراز کر کے رخصت فرمایا چھیسویں ماہ مذکور کو نوامی مسخر سے فرزند اقبال شاہ پر ویز نے اور سوہہ بہار اور محال جاگیر کی سکو ستوری پائی سوہہ با سے خاصا بنا دہی جمیع وہب و فیل لطف فزا کر رخصت کیا امید کہ سر سے برخوردار سوہہ کے مہم خان حاکم دہلی دولت زمین بوسی سے سرفراز ہوا چھٹے جیسے مال الملک دہلی اتفاق نزول کا ہوا اور دروز سلیم کو گہ میں مقام فرما کے شکار کھیلا درینو لایع عرض کے پونجا کہ عا دورا سے کا تہہ کہ سر دارون عمدہ دکن سے ہی ساتھ رہنوی سعادت اور بدرفتہ توفیق کے دولتخواہی اختیار کر کے سلک دولتخواہی میں متلیم ہوا فرزانہ محنت عثمانہ خلعت و خیمہ صرع مزین کوس راتھو کے ہاتھ اوسے مرحمت ہو غزوہ ہی ماہ الہی مطابق ساتویں شہر صفر ۱۰۱۶ ہجری میں حضور برادر قاسم خان بختاب ہاشم خانی اور ہاشم بیگ خوشی ساتھ خطاب جان شخانی کے سرفراز ہوا ساتویں ماہ مذکور کو مقام ہر دار میں کہ اوپر کنگ کے واقع ہی نزول سعادت کا اتفاق ہوا ہر دو ا ستر معاہدہ مقرر ہوگا جو اور بہت سے برہمنوں نے اس جاگوشہ اختیار کیا ہجری آئین دین اپنے کے یزدان پستی کرتے ہیں سینے ہر کسی کو موافق حوصلے اوسکے کے بعد و جس لطف فرمایا جو آب و ہوا اس دامن کوہ کی پسندناظر نہ ٹری ہو کوئی سرزمین خوش آئی لاف دامن کوہ مجبور کے قصد فرمایا درینو لایع عرض کے پونجا کہ راجہ بجاو سنگھ بیج سوہہ دکن کے افراتو شہر خوار سے نہایت

حقیقت و زبون ہو گیا تھا ناگاہ غشی اور پر غالب ہوئی ہر چند طلبانے تیسیر کی سود مند آئی آفسزا فلک عدم کا ہوا دوسرے روز
 دو موثرین امداد ٹھہ لوئی یان بیچ آتش محبت اور سکے کے جلیں جگمگ برادر کلان او سکا اور ماسنگہ برادر زادہ اس کے لئے نذرت
 شراب سے نقد جان کو سونپا تھا ادھون سے عبرت نہ پکڑی نہایت اچھا آدمی تھا کہ آیام تنہا ادگی سے نزدیک برسے ساتھ والا پانیہ
 پنجزاری کے پونچھا تھا جو کوئی فرزند اسکا نہ تھا نسیمہ برادر کلان او سکے کو باوجود سنسن کے اور خطاب راقعی کے سر فراز کر کے منصب
 دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا پکنہ انہر کا وطن جی بستور سابق جاگیر او کی مین رہا تا جمعیت او کی متفق ہوا تھا ^{خان}
 پسر خاٹھان سے اور پر منصب ہزاری ذات اور با نقد سوار کے سرزازی پائی آٹھویں ماہ مذکور کوچ سرہے آکوڑ کے تہری ہوئی چوتھی سے وہ سطل
 خوشی ٹھکار کے مشغول ہون اور طبیعت وہ سطل کھانے گوشت اون جانور دن کے کہ اپنے ہاتھ سے ٹھکار کر دن زیادہ راغب جی اور عیشا
 و سوس اور احین طا کے اپنے سامنے اور خچین صاف کر کے دانہ اونکا بلا حظ کرتا ہون کر گیا کھاتے ہین لاد کر یا انکی خوراک جی چولپند
 نہ پڑا او سکو دو کر تا ہون اور اوسا مرفا بی پر سوانے سوئے کے میل بنین فرماتا ہون جس وقت کہ دارالکیت امیر مین محل نزل ریاات
 اقبال کا ہو سوا نہ مرفا بی خاگی کو دیکھا کہ گرم کردہ کھاتی جی کھانے او سکے سے بھی بکنا رہ گیا بھلا آج سے تا تھ اپنے قرار دیکھ کر کل کے
 ترک مرفا بی کا ہون گا فاعالم نے عرض کیا کہ گوشت عقاب سفید کا نہایت لذیذ و نازک ہوتا جی ایسے عقاب سفید طلب کر کے بیچ حوض
 کے پاک کرایا اتفاقاً چھینے دان او سکے سے دس بقرے نکلے یہ طبیعت کو کر بہت معلوم ہوئی کیسویں کو بیخ سنہ دست افزانے خاطر
 ہوا امد و روز مقام کر کے سیر و تماشے او سکے سے دل خوش کیا ان دنوں خواجہ ابو الحسن صوبہ دکن سے آکر سعادت ملازمت
 کی پاکر مور و عنایت روز افزان کا ہوا غورہ بہن ماہ الہی کو بیخ نور سوار کے اتفاق منزل کا ہوا منصب معتمد خان کا اصل و احناف سے
 دو ہزاری ذات اور شتصد سوار کے حکم ہوا خاٹھان نے ساتھ صاحب صوبگی آکر آبا د کے سر فرزی پائی اسپت سر و پانچوشہ مرمع عنایت
 کر کے رخصت فرمایا مقرب خان اور پر منصب پنجزاری ذات و سوار کے ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ کہ کنار باب یاہ پر منزل ہوئی قاسم
 نے لاسوسے آکر سعادت آستانہ بوسی پائی باسوسے زمیندار بلوارہ ایک جانور بیخ نظر کے لایا کہ لوگ کو بہستان کے او سکو
 جان بہن کہتے تھے مانند قر قاول یعنی ترو کے جی رنگ او سکا یعنی مانند مادہ قر قاول کے لیکن جیشہ مین قر قاول برابر سفید کے
 باسوسے کوڑنے عرض کی کہ یہ جانور او پر کوہ برف کے رہتا جی اور خوراک او سکی علف اور سبزہ ہی ترو کو بیخ خانہ او سکے کے رکھکر
 نہ بچھیلے گیے اور گوشت اقسام او سکے کو جوان اور کلان سے کر کر کھا گیا مگر گوشت ترو کو ساتھ گوشت جانور مذکور کے کچھ نسبت ز
 گوشت جانور مذکور کا نہایت لذیذ تر جی اور جو جانور کہ اس کو بہستان مین بیخ نظر کے آئے ایک بھول پارسہ کہ کشمیری او سکو سو تلو
 کہتے ہین مادہ طاوس سے کچھ چھوٹا ہوتا جی پشت و دم او سر دو بازو او سکے ساتھ سیاہی کے مائل اور خال سفید رکھتا جی او سکے
 آگے سینہ تک سیاہ ساتھ خالوں سفید کے اور بعض خال سرخ بھی رکھتا جی اور بازو کے پر سرخ آتشین رنگ اور سر سبھ گردن تاک
 سیاہ امد سر پر روشن گردان فیروزہ رنگ اور حلقہ چشم سے سونیک پوست سرخ اور نیچے گلے کے گرد ایک دست تھارو
 کھدست کے اور در میان اوس پوست کے بغض رنگ پر فیروزئی نقطے اور گردا وں کے خطوط فیروزئی کھنٹے تھے ہر خط مین آٹھ
 لنگوڑے اور چار دلفون فیروزئی خلون کے دو دو اٹکل سنخ دائرہ تھا اور پانچوں بھی سنخ تھے زردہ او سکو وزن کیا ایک سواون تولہ کا
 ہوا اور بعد بیخ اور صاف کرنے کے ایک سواون تالیس تولہ کا اور دوسرا بیخ زرین کہ جنکو لاہور والے شن اور کشمیری او سکو پوٹا کہتے ^{خان}
 او سکا رنگ طاوس کے سینے کی طرح کا جی اور سر پر ایک کاکل ہوتی جی اور دم بقدر چار یا بیخ او سکل کے زرد رنگ کی قدین قاز کے برابر
 گردا سکی گردن دناز و بسے دل جی اور ہسکی کوتاہ اور خوش وضع چونکہ میرے بھائی شاہ عباس نے کئی مرغ زرین طلب کیے تھے

اس واسطے سے چند سہراہ اوسکے الحجب کے منجھے دوشنبہ کو جشن دزن قمری کا آ رہا ہے ہوا نورجان بیگم نے فریبتا لیس آدمیوں کو امر اور
 مصاحبوں میں سے خلعت دیا چودھویں تاریخ موضع ہملون تعلقات موضع سیتا میں خیا نگاہ ہوا چونکہ ہمیشہ سے سیر کا نگراہ اور اس
 پہلووں کی منظر بھی اس واسطے جسے لشکر کو دین چھوڑ کر میں ہمراہ مصاحبوں اور خدمتگاران کے سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اور عمارت
 کو سبب بیماری کے لشکر میں چھوڑ گیا اور صادق خان میجر مشی کو اوسکی عمارت داری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسرے دن بعض والد
 کا حال تنگ سنکر اور سبب پریشانی نورجان بیگم کے بے اختیار میں لشکر میں لوٹ آیا اور پچھلے دن اوسکے دیکھنے کو گیا تو
 جان کنڈنی کا ہتھا کبھی پریشیا اور کبھی بے ہوش ہوجاتا تھا نورجان بیگم نے میری طرف اشارہ کر کے اوس سے پوچھا کہ کبھی
 پہچانتے ہو اسے ایسے تنگ وقت میں اوسکے جواب میں یہ شعر اوز چکا پڑھا ہے انکا نام بنایا مادر زاد اگر حاضر شد وہ دسپین
 اگر ایش عالم بہ بند متری باؤ ڈوگھڑی میں اوسکے پاس راجب ہوش میں آنا تو عہہ اور سمجھی باتیں کرتا غرض سترہویں رات
 اوس میںنے کو انتقال کیا میں کیا کہوں کہ اس واقعہ سے مجھ پر کیا گذرا وزیر عاقل و کامل اور مصاحب دانہ سے ہرمان تھا باوجود
 الہی شری خدمت سلطنت کے کہ آدمی سے ممکن نہیں جو کام وزارت میں سب کو راضی رکھے لیکن اوسکے پاس کوئی غرض نہ تھی
 نہیں گیا کہ پھر ناراض پھرے ہیرے حیر خواہ ہو کہ خوشدل رکھتا تھا اور حاجت مندوں کو کامیاب بیشک یہ اوسکا کام تھا جب سے
 کہ اوسکی زوجہ کا انتقال ہوا تھا پھر سمجھا ہر روز گلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر میں درستی کا روبرو سلطنت کے لیے اور مقدمات کو اپنی کی
 اپنے اور پختہ میں اٹھائیں نہیں لیکن باطن میں اوسکی جدائی سے محبت تھا میان تک کہ بعد تین سیمینے میں دن کے رحلت کر گیا
 دوسرے دن میں اوسکے عزیزوں اور فرزندوں کی پریشی کو گیا اور انکے لیس آدمیوں کو اوسکے عزیز اور قریبوں میں سے اور
 بارہ شخصوں کو اوسکے نوکروں سے رو دیا دیگر لباس ماتی سے نکالا اور دوسرے رات کو چکر کے قلعہ کا نگراہ کی طرف گیا اور بند
 چارنزل کے دریائے مان لنگر پر مقام لشکر نظر کیا کہ ہوا الف ن خان شیخ فیض قلعہ دار کا نگراہ کے آکر زمین اس شہر مناسب ہو
 اور دین پیشکش راہ چیتا کی ملاحظہ ہوئی ملک اسکا پچیس کوس پر کا نگراہ سے ہر لیکن اس کو ہرستان میں اوس سے بہتر کوئی رجبہ
 نہیں ہر کہیں کے راہ بھال کر اسی کے ملک میں امان پانے میں بہت سخت راہیں اور گھٹانان اوسکے ملک میں ہن آج تک کسی بادشا
 کا مسلط نہوا تھا اور کسی پیشکش نہیں بھیجی اسکا بھائی پہلے سے میری خدمت میں آکر سرفراز ہوا تھا اور راجہ کیطوت سے لوازم بندگی ظاہر
 کیے تھے میں اوس راجہ کی ایقت سے خوش ہوا اور اوسکو عتبات شاہی سے سرفراز کیا جو بیرون تاج میں قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم
 کہ قاضی اور میر عدل اور سب علما سے دیندار ہر اوچکر قلعہ میں جو طریقہ اسلام کا جو جاری کریں اور دین محمدی کو رواج دین ہر ایک کوس
 راہ چکر قلعہ میں پونچا اور عنایت الہی سے وہاں اذان اور خطبہ اور گادگشتی وغیرہ کو اتراے بنائے اوس قلعہ سے آج تک وہاں
 نہوا تھا اپنے رتبہ و جباری کرایا اور سب سے شکر یہ اس نعمت کے کہ کسی بادشاہ کو اوسکی توفیق نہوئی تھی ادا کر کے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد
 افر قلعہ کے بناوین یہ قلعہ کا نگراہے کا ایک اونچے پہاڑ پر اور اس قدر مضبوطی کہ اگر سامان اور سرد جمع ہو تو ہم اوسکو کوئی لے
 نہیں سکتا اگرچہ بعضی جگہ ضرب توپ اور تفنگ کی اوپر پڑتی ہر لیکن قلعہ والوں کو کچھ نقصان نہیں ہوس میں تیس کج اور سات
 دروازے میں دورہ اوسکے اندر ایک کوس بندرہ جریب کا ہر طول یاوکوس دو جریب اور عرض میں قریب بائیس جریب کے
 بلندی اوسکی ایک سو چوہر گز کی ہر اور اوسکے اندر دو عرض میں طول میں دو جریب اور عرض میں ڈیڑھ جریب کے بعد سیر قلعہ کے تجمنا
 درگاہ کے دیکھنے کو کہ ساتھ نام بھون کے شہر ہر متوجہ ہوا ایک عالم کو وہاں لگراہ پایا کہ قطع نظر کا فزون سے گرد ہاگردہ سلمان
 دور دوسرے آکر وہاں فرزند چڑھائے ہن اور اوس کا لے پھر کو پوچھے ہن نزدیک اوس تجمنا کے داس کوہ میں گندہک کی کان

در پیشہ جانشین آتش سے وہاں شعلہ نکلتا ہی اور کافرانے جو الاکھی نام رکھا ہی اور اوس بت کی کرامت اور سکوت قرار دیا ہی حقیقت میں ہونے موافق عقیدہ اپنے کے عوام الناس کو فریفتہ کیا ہی ہندو کہتے ہیں کہ جب سہا دیو کی عورت کی عمر تمام ہوئی اور سری تو ہما دیو بسبب کمال اور کی محبت کے اوسکو کا زہرے پر سے پھر تار با بعد چند ہفت کے وہ سرنگی اور اور نکاہر عنذہ ایک ایک جگہ بڑا کھچبہ نزلت ہر عضو کے ہندووں نے اون مقاموں کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب اعضا میں بہتر جڑ اوس پہاڑ پر گرا اوسہٹے اسکو سب جگہ سے بزرگ نواز جانتے ہیں اور بعضہ کہتے ہیں کہ یہ پتھر جو کب کنا رو پتھر میں وہ پتھر زمین جو کرا کے تھا بلکہ اوس اگلے پتھر کو ایک شکر اسلام نے یہاں اگر اوسکا کے پانی میں ڈال دیا ہی اور اوسکو کوئی نکال نہ سکا اور بہت دنوں تک شکر و کفر پھیلان سے سو قوت رہا تھا یہاں تک کہ ایک شکر رہیں سٹے پانی گرم ہا زاری کے واسطے ایک پتھر کہیں چھپا آیا اور اوس وقت کے راب کے پاس آکر کہا کہ میں نے در کا کو پتھر دیکھا ہی کہ مجھے کتنی ہر کہ مجھ کو فلائی جگہ ڈالا ہی بلکہ جو کجاو لجا اوس اگلے پتھر سے عملی اور طبع زہرے کہ نذر دین حاصل ہوئی بہتر کے کہنے سے جانکر لوگوں کو اوس کے ہر اہ بھیجا اور وہ اوس پتھر کو لاکر میان عزت سے رکھ کر پوجنے لگے اور نئے سر سے پوجا ہی شروع ہوئی اوس کے امر پتھر نے یہ یہ کو درہ کوہ مدار کی گیا میں نہ ایک نفیس جگہ پتھر کا ہوا اور سبزہ و لطافت میں عمدہ مقام ہر وہاں پانی سیا اور اعلیٰ خان اور شیخ فیض اللہی

اور اعلیٰ خان اور شیخ فیض اللہی سے سزا فرار کے قلعہ کی طرف رخصت فرمایا پھر وہاں سے کوچ کر کے دوسرے دن قلعہ نو پور خیم گاہ شکر عزت اقبال کا ہوا وہاں تہہ رستہ میں کی کہ اس جگہ میں مرغ جنگلی بہت ہیں چونکہ میں نے جب تک جنگلی مرغوں کا نہ کھا نہیں کھلا تھا اوس واسطے دوسرے دن مقام کر کے سیر و تہہ رستہ اور کھلا جا شروع اے وہ دیوں اور رنگ میں پالومرغوں سے مشابہت لیکن اونکی یہ خاصیت ہر گرا گرا و کو پانوں پوکرا اور اٹکا لو تو جہاں تک یہاں آہ ازین کر کے اور پانوں اس سطح بہت چلائے میں اور اوسکو پوجے غوطہ دینے گرم پانی کے بخوبی دور ہو جاتے ہیں یہ بات بھی بر خلاف پالومرغوں کے ہے کہ میں نے کب اور کھانا اوسکے گوشت کا پکوا یا کچھ عمدہ ہوا جو قسم میں بڑا ہی اوسکا گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تھا جو ان کا گوشت کچھ تری کرنا نہیں منہ خوب نہیں یہ مرغ ایک پر تباہ تر سے زیادہ نہیں اور نئے چھوٹے ان میں کے سر ہر رنگ ہوتے ہیں اور سر ہر سیاہ اور زرد گاہ قدیم نام اس لو پور کا دہمی ہر جیسے کہ راجہ باسوس نے قلعہ پتھر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہاں بنا لئے ہیں میرے نام کی مناسبت سے اوسکو نور کہتے ہیں تمنا میں ہزار رو پتہ یہاں کی عمارتوں میں صرف ہوا ہی لیکن ہندو مکان کیسا ہی تکلف سے موافق اپنے سلیقے کے بنا دیں دشمنین اور ظالم سپہ نہیں ہوتا لیکن چونکہ مقام عمدہ اور نزلت و حجت افزا تھی اوس واسطے میں نے حکم کیا کہ لاکھ روپیہ خریدا گیا لیکر اون میں موافق اس سر زمین کے عمدہ مکانات بنیں پھر جیسے لوگوں نے عرض کی کہ اس فلاح میں سنا سی توفی رہا ہی کہ تعلقات دنیا سب ترک کیے ہیں میں نے کہا اوسکو حضور میں لادین کہ اوسکی حقیقت دریافت کیجا وے ہندوؤں کے عباد اور زاہدوں کو سرب باستی پتھر اسکے معنی یہ ہیں کہ تارک تمام چیزوں کا لوگوں نے سرب باسی کو کثرت استعمال سے سنا سی کر لیا ہے اور ان فقیروں کی بہت جماعتیں ہیں اور سرب باسیوں میں بھی کئی گروہ ہیں اور ان میں سے ایک قسم ہر جہو کو توفی کہتے ہیں یعنی بالکل مردہ کہہ کر کہ میں اختیار اپنا چوڑا دیتے ہیں اور پتھر کی طرح ہو جاتے ہیں زبان سے ہرگز نہیں بولتے اور اگر دس روز تک ایک جگہ کھڑے رہیں تو قدم آگے یا پیچھے نہیں ہٹاتے غرض کہ اپنے اختیار سے کچھ حرکت نہیں کرتے اور مثل پتھر کے ہو جاتے ہیں جب وہ میرے رو پور آیا اور میں نے اوسکا حال پتھر کیا تو میں نے وہیں بھیجا کہ ہر تمامت اور مضبوطی پانی میں دن میں کرا کا شاید برسی میں بولے کچھ حرکت کرے پھر چند سالہ دو آدھ شہر آب کھا اوسکو پو اپنے لیکن اوسکے حال میں سرسوزی نہوا اور اہمیت نہ رہا یہاں تک کہ بیوش ہو گیا مثل مردے کے

لوگ اوسکو اوتھائے گئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل کیا کہ اوسکی جان پر کچھ صدمہ نہوا اور میدان خان نے تاریخ فتح کانگڑے کی
 اور تاریخ قہر سجد کی کہ قلعہ بین بنوائی تھی جسے عمرین کی چونکہ میرے پسند آئی تھی اس واسطے یہاں لکھی تھی **سہ شہنشاہ زمان شاہ چوہدری**
 ابن شاہ اکبر چہ شہر بیعت کشہ بادشاہ ازگم تقیری چہ جاگیر و جمان بخش و جمان دارو جمان دارا چہ کہ انکے جوان اور جمان ایسے
 ازیری چہ بشیر نغز ابن قلعہ بکشور تاریش چہ خروگشت کشور ابن قلعہ اقبال جاگیر چہ (اور قہر سجد کی یہ تاریخ ہے) نور دین شاہ جاگیر
 ابن شاہ اکبر چہ بادشاہیمت کہ در ہر غلڑ زانی چہ قلعہ کانگڑہ گرفت بنا کر کہ آبر بخش کہ کند قلعہ او طوفانی چہ شد چوہدری
 ابن سحبد پر فریاد چہ کہ سوز شو داز سجدہ او پیشانی چہ یافت از غیب بگفت از بی تاریخ ناش چہ سجد شاہ جاگیر بو و وزیرانی چہ
 پیغروہ اسفند زرمہ امی کو جاگیر اور سب سامان اور اسباب اعما والدہ کا زواجان بیگ کو مینے عنایت کیا اور حکم کیا کہ انکی نوبت اور قلعہ
 کو بعد فوت بادشاہی کے بجایا کرین پھر چوتھی تاریخ پر کہ کشہ مقام لنگر نظر کا ہوا اس روز نواب ابو حسن منصب عالی دیوانی کل سے
 سرفراز ہوا اچیس امراء کلین کو خلعت دیا اور او سعید فاسد اعما والدہ نے منصبہ نزاری ذات اور پانسو دوسرے سر ہندی بانی اور سی
 اتنا میں عرضداشت خورم کی آئی کہ خسرو نے آٹھویں تاریخ کو درو تونج سے دخات کی اور مین کو کون سے دریا سے بیٹے سکھو - ۱۱
 وہاں قاسم خان منصب سہلری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن کو جس کو نوجدار علی کامیاب **سہلری** منصب و سکا
 اصل و ما نندہ دو ہزاری ذات اور پانسو سواروں کا سرفراز کیا اور اس سے پہلے مینے زاول اور **سہلری** کو حکم دیا تھا کہ تنکا گاہ کر چھا کر
 مین تنکا روگ گھیرین جب مینے سنا کہ وہاں شکار گھیرے مین آیا ہے تو جو مین کو **سہلری** ساجون کے اوس طرف روانہ ہوا اور ایک سو
 چوبیس جانور وہاں شکار کیے اور وہیں سنا کہ نظر خان سپہ زین **سہلری** سے دار فانی سے کوچ کیا مینے اوس کے بیٹے کو منصب شت تصدی
 ذات اور جاہ - دار کا عنایت کیا

شہر ہندو - جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب دوش بہ جا دی لاوی سہنہ ایگزرا کتیس جہری کو بعد گزرنے ایک پہر پانچ گھنٹہ کی آفتاب عالم افروز نے دو نوسرے محل میں
 گذر کیا اور ستر ہون سال جلوس اس نیاز زند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کے شروع ہوا اس خوشی کے دن میں آصف خان منصب
 شہنزاری ذات و سوار سے سرفرازی بانی اور قاسم خان کو حکومت حدود پنجاب پر رکھو اور باشی اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور نئی ہزار
 در ب ریل بگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کے وسیلے اور چھٹی تاریخ کو مقام راولپنڈی میں لشکر ظفر بیک کا بڑا ہوا اور ان فضل خان
 خدمت بشکری سے سرفراز ہوا اور ریل بیک کو حکم دیا کہ ماب دولت جب تک شہر سے مراجعت فرماوین لاہور دین با رام رہے اور کابل
 لنگہ کو با تھی عنایت ہوا اور چوگوشے ان روزوں میں مکرر سنا تھا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ خراسان واسطے تہ تیغ ہارے آیا ہے اگر حیدرآباد
 اوسکی اکلھی دوستی سے بعید معلوم ہوتی ہے اور سہر میں نہیں آتا تھا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کرے اور او پر میرے ایک
 ادنیٰ نوکر کے کہ پہلہ مین چار سو آدمیوں کے قہذ ہار مین رہتا ہے خود چڑھائی کرے لیکن جو امتیاط شرط بادشاہی اور لڑنے سلطنت ہے
 اس واسطے مینے زین العابدین تہی احدیوں کو مع فرمان مرحمت عنوان خورم کے پاس بھیجا کہ ہر جہاں ہمساکہ فریوزی اثر اور فیلان کو نوکروہ
 اور بڑے تو ہنار کے کہ اوس صوبہ مین اوسکی ملک کو مقرری بہت جلد میری ملازمت میں حاضر ہو کہ اگر یہ خبر جہاں ہوا تو اوسکو سات لشکر
 بیجا بے کے خزانہ کشہ لڑکر اوس طرف روانہ کروں تو عوض صلہ لکھنی کا اوسکو دیوے پھر آٹھویں تاریخ کو جسں ابدال مین منزل ہوئے جمان
 خدا سے خان کو منصب و سہلری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور جمع ہونمان کو تخت گیری احدیوں پر مقرر فرمایا بارہویں تاریخ

روز جمعہ کو مسات خان نے اگر عادت زمین بوسی کی حاصل کی اور مور و عنایات شاہانہ کا ہلو سواشرنی بھونڈا اور دس ہزار روپیہ بطور نقد پیش کیا پھر خواجہ ابو حسن نے اپنے سواروں کو کواکسہ کر کے ملاحظہ کیا۔ ہزار چاس سوار خوش سپہ فریڈین لکھے گئے اور ان میں چار سو سوار برقی انداز تھے چار سو سواروں میں گھوڑا ڈال کر لٹکا کر کے تاجن جا فریڈین و بندوق سے مارے اور بان حکیم مومن نے سرفرت کرن اہلسنت مسات خان کے دولت ملازمت کی حاصل کی اور اس سے اپنے علم اور مہارت کے بیری علاج کرنے کو طیار ہوا امید ہو کر اللہ تعالیٰ اور سکو مبارک کے اور منصب بان اللہ رب العالی کا دو ہزاری ذات اور شاہہ سو سواروں کا مقرب ہوا اور بیسویں تاریخ غلام بھلی کمی میں درو خواجہ مہاں کا ہوا اور جب مسات خان کو طرف کا بل کے حضرت ذکا گھوڑا اور مہاں کی اور ضلعیت پر حملت فرمایا منصب مسات خان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا ہوا جو کہ نندہ قدیم اخذت اور بہت بے وضعیت ہو گیا تھا سرداری مہو کی اگر ہر ہزار فرما کر کلبانی قلعہ اور خزانہ پر مقرر کیا اور عنایت نیل و سپ و ضلعیت سے ممتاز کر کے رخصت کیا مہرا و بیسویں تاریخ کو پنج گھاتی کو اس کے ارادت خان نے کشمیر سے آکر مسات خانستان بونہی حاصل کی دوسری تاریخ رومی بہشت ماہ الہی کی خطبہ دلگشا کشمیر میں درو خواجہ میر میران منصب دو ہزار پانصدی ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز ہوا ان دنوں بسبب آرامی احوال رہا یا اور سپاہیوں سو سو ہزار کی کو بطور کر کے حکم ہوا کہ تمام مالک محرومہ بعد از فوت سواروں کے نہراحت کرین زبردست خان میں تو کہ منصب ہزاری ذات اور سواروں سے ممتاز ہوا تیرہویں تاریخ کو بہ صواب دیا طلبا غاص کر کے مومن کے میں سپہ بانڈی چپ کی قصد لیکر سبک ہوا مقرب خان کو سربا و حکیم مومن کو دس ہزار درہم انعام ہوئے بموجب التماس خرم کے منصب عبداللہ خان کا شہزادہ سرفراز خان عنایت نقارہ سے سرفراز ہوا سہا درخان اور یک نے قند ہارے آکر دولت زمین بوس کی پائی سوک شہر فی بعینہ نندہ اور چار ہزار روپیہ نقد کے طور پر پیش کیے مسطفی خان حکم ٹھیکہ نے شاہ نامہ اور خوش شہنشاہی کا مصدور ٹھل اور ستا دان مع اور سخون کے بھیجا تھا نظر اقدس میں گذرا غر خنورداد ماہ الہی کو لشکر خان نے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میر لکھو کہ منصب دو ہزار پانصدی ذات اور ہزار سوار عنایت ہوا اور امر اصولی دکن کے ہی طرح اٹھانوں منصب سے سرفراز ہوئے سردار خان نے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد سوار کے بندی پائی سرفرد خان دو ہزار پانصدی ذات اور دو ہزار دو سو سوار سے اور باقی خان دو ہزار اور پانصدی اور دو ہزار سوار اور شہزادہ خان دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار سے اور جان سپار خان دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے و مرزا دالی دو ہزار اور پانصدی اور ہزار سوار و مرزا بدیع الزمان سپہ مرزا شاہنہ ہزار اور پانصدی ذات اور سو سوار سے زاهد خان ہزار اور پانصدی اور شہرہ سو سوار سے و عقیدت خان سات ہزار اور دو صدی اور سی صد سوار سے و ابڑا بہم حسین کا شہری ہزار اور دو صدی اور چھ سو سوار سے اور ذوالفقار خان ہزاری ذات اور پانصد سوار سے راہ گج سنگھ اور بہت خان عنایت نقارہ سے ممتاز ہوئے اور تاریخ دوسری ماہ الہی کو سید یازید خطاب مسطفی خان سے سرفراز ہوا اور نقارہ بھی مرحمت ہوا انھیں دنوں میں تھور خان کے خد شکاروں نزدیک سے پنج ساٹھ فرماں مرحمت عنوان کے بطلب و فرزند قابا لند پر وزیر کے رخصت ہوا چند روز قبل اس سے عرضیاں تصدیق مہو بہ قند ہار کی شہر اور بیعت شاہ ایران کے واسطے تھو قند ہار کے پونہی یقین اور دل صدق آئین نظر اور پستون گند شہتہ اور حال کے تصدیق اس مہو کی نہیں کرنا تھا میان تک کہ عرضداشت و فرزند خانبان کی پونہی کہ شاہ عباس نے سات لشکر عراق اور فراسان کے آکر قلعہ قند ہار کو گھیر لیا بیٹھ کر فرمایا کہ ساعت واسطے باہر آنے کے کشمیر سے مقرر کریں اور خواجہ ابو حسن دیوان اور صادق خان بخشی پہلے موکب منصور سے طرف لاہور لکھے جا کر پونہی شہزادوں عالی مقدار تک سات لشکر دکن اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کے اور مع ایک جماعت کے امیروں سے کہ رکاب نظر قرین میں حاضر ہوں اور اون لوگوں کو کہہ دے کہ وہ پلے محال جاگیر دن اپنی سے پونہی نزدیک فرزند خانبان

طرف ملتان کے روانہ کریں اور ایسے ہی توپخانہ اور حلقے مست ہاتھیوں خراسانیکے اور سلاح خانہ کے سامان کر کے بھیجیں جو کہ درمیان ملتان اور قندھار کے آبادی کم ہے پھر بیاری اذوقہ کے بھیجنا لشکر سے کا مشورہ نہیں ہے اس واسطے مقرر ہوا کہ غلہ فروشنوں کو کہ جنکو اصطلاح ہندی میں بنجارہ کہتے ہیں دلاسا دیکر اور روپیہ دیکر ہمراہ سسرکاروں کو اذوقہ کی تنگی بھیجیں یہاں بنجارہ ملک گروہ ہجر مقرر یعنی ہزار پیل اور یعنی کم و بیش رکھتے ہیں اور غلہ دیہات سے لاکھ شہروں میں سب سے زیادہ اور غلہ لشکر وں کے رہنے میں ہمراہ ایسے لشکر کے کتر ایک لاکھ ملکاند لاکھ پیل سے ہوگا امید کہ توفیق کریم کار ساز کے کہ لشکر ہمدت و انارہ اس کے اصفہان تک کہ پائی تخت اور سکائی کسی جا مل اور تو وقت تک سے فاجحان کہ حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز ہونے لشکر تک ملتان سے قندھار اور کابل تک اور نہ گھبرو سے اور مختصر حکم کا رہے بہادر خان اور بک عنایت کھوڑے اور روپے سے سرفراز ہو کر واسطے ملک لشکر قندھار ہرگز مقرر ہوا فاضل حاتم منصب دو ہزاری اور سات بیچا سو اسے ممتاز ہوا جب معلوم ہوا کہ فقیر کبیر کے موخر متان میں شدت جا رہے سے محنت بیچتے ہیں اور تفتی اور دشواری سے بھر کتے ہیں حکم ہوا کہ ایک ہفتہ حال کشمیر کے تین چار ہزار روپیہ حاصل اور اسکا ہر حوالے کا طالب اصفہانی بنے کریں کہ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنے پانی وضو کے مسجدوں میں صرف کرے اور جب معلوم ہوا کہ زمینداروں کشتوار کے پیر زعفران لغت اور عیال کا اور شکار تفتے اور مناد پر شخول ہیں ارادت خان کو حکم ہوا کہ عبدوہان جاکر پیلے اوس سے کہ وہ آب کو قانم کریں تہیکر کے بڑھنا داؤد کے کی اوکھاڑے اسی تاریخ میں زمین العابدین نے کہ واسطے بلانے فرم کے گیا تھا اگر ملازمت کی اور عرض کیا کہ تہار دادا اسکا ہے کہ ایام رسات غلہ ماند زمین گذار کر توجہ دگاہ کا جو ہے عرض ہست اوسکی پڑھی گئی مضمون عبارت اور ملتسات اوسکے سے بہتری میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ آثار بیدی کے پائے جلتے تھے لاجرم حکم ہوا کہ جو وہ ارادہ دگاہ میں حاضر ہونے کا بعد گزرنے رسات کے رکھتا ہے مناسب ہے کہ اسے غلام اور نہ باندہ دگاہ کو کہ واسطے ملک اوسکی کے مقرر ہیں خاکسار سات بارہ اور بنجاری اور شیخادون اور خانوں اور تمام راجو تون کو طرف دگاہ کے روانہ کرے میزراستم اور اعتقاد خان کو حکم ہوا کہ پیلے لاہور میں جاکر ہستاد لشکر قندھار کی کرن مشارالیکہ کو ایک لاکھ روپیہ بہر مساعت عنایت اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نفاذ رحمت ہوا ارادت خان کہ واسطے تنبیہ اور تادیب مفندون کشتوار کے گیا تھا بہت مقبول و گو قتل کر کے اور از سر نو ضبط کر کے اور سب طرح مضبوطی کر کے متوجہ خدمت کا ہوا معتقد خان کہ خدمت بخشگی لشکر دکن سے انھما رکھتا تھا جو وہ ہم انجام کو پونجی تھی حسب التماس مشارالیکہ کے طلب کیا گیا تھا اسی تاریخ پہونچا آستان لوبھی کی عجا بات یہ ہے کہ جو بیچ حرم ہرے عفت کے ایک دانہ موٹی کا کہ چودہ بندرہ ہزار روپیہ قیمت رکھتا تھا کم ہو گیا تھا چونکہ اسے منہ سے عرض کیا کہ دو تین روز میں ملجا لیگا اور سات دن خان زمان نے عرض کیا کہ بیچ انھیں دو تین روز کے کسی بجائے جو مصفاوی اور پاکیزگی میں متصف بہ عبادت خاتہ مخصوص سات نماز اور تسبیح اور اشغال کے ہو ملجا لیگا ایک عورت روالہ نے عرض کیا کہ انھیں دنوں میں رستیاب ہوگا اور عورت سفید از رو سے شگفتگی کے لاکھ حضرت کو دیوگی اتفاقاً تیسرے روز ایک کنیز اسے عبادت خان میں پاکر خوشحالی تمام مسکرائی مولی آئی اور یہے ہاتھ میں دیا جو نیوں کا کتنا موافق ہوا ہر ایک بانام خاطر خواہ سرفراز ہوا کہ کچھ غزبات سے بچا لکھا گیا بیچ ان دنوں کے کو ایک اور خدیجکا خان وغیرہ آدیوں کو کہ بندہ ہا سے نزدیک سے تھے سزا دلی امیروں صوبہ دکن پر تعین فرمایا کہ آہتمام اچھا کر کے بہت جلد حاضر دگاہ کریں لشکر ہادیجی ہاجن ان دنوں رعایت کیا کہ جو فرمے جیسے محال کی جاگینو جہاں بیکر شہر بار کے بے اجازت دست تصرف دراز کیا ہے تمام پرگنہ و سولپور سے کچھ جاگینو فرزند شہر بار کے دیوان اسطے سے تنخواہ ہوتی تھی دریا نام افغان کو نوکروں اپنے سے سات ایک جماعت کے بھیجا اور اسے ساتھ شریف الملک ملازم شہر بار کے کہ ہمہ فوج بیاری اوس حدود کے مقرر تھا اڑائی کی

اور بہت آدمی طرفین سے قتل ہوئے اگرچہ توقف اور سکے لے کر جانے کے اور مرد و عورتوں اور مالا مالوں اور مالا مالوں سے کہ سچ عرشین
 اپنی کے ظاہر کرنے اور سکے میں جرات کی تھی ظاہر ہوتا تھا کہ قتل اور سبکی گشتہ ہو لیکن سننے اس اعتبار سے یقین ہو کر جو صلے اور سکے کو گنجائش
 ان تمام عنایتوں اور تربیت کی کہ بیچ تھی اور سکے کے جوئی ہر زمین ہوا اور دماغ اور سا خلل پذیر ہو اس واسطے راجہ روٹا فروان کو کہہ دیا تھا کہ
 قریب سے ہرینے اور سکے بائیں ہجرا اس جرات اور بیباکی سے باز پرس نہ لائی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنے کار کے قریب ماہ رست
 اور شاہراہ اوب سے باہر نکھین اور اوپر جمال جا کر اپنے کے کہ دیوان اسلئے سے تنخواہ پائی تھی خوش رہیں اور ہر گز ارادہ ملازمت میں آئیکا
 بحریں اور ایک جماعت کہ بندوں سے واسطے حکومت ہمارے طلب ہوئی تھی جلد رکا گا والا میں روانہ کرے اگر خلاف حکم کے ظہور میں آتا تو
 نتیجہ اور سزا موت ہوگی بیچ ان دونوں کے برطیہ الدین پونا میر الدین پسر شاہ نعمت اللہ سندھ سوسرے ایران سے آکر ملازمت کی خدمت اور پختہ
 دربار انعام ہوا اور کئی نے سات فرمان عنایت غوان کے تزدیک راجہ نرسنگ دیلو کے رخصت پائی کہ سنراوی کے کے حاضر کرے پہلے
 اس سے کہ مجھے رعایت اور رحمت پیشا ساتھ خرم اور فرزندوں اور سکے کے تھی سبھی اور سو گت میں کہ لیس اور کچھ کو تجارتی سخت ہوئی تھی ہمہ
 کیا تھا کہ اگر نڈے قتلے اور سکے صحبت بختے تھے تو پھر گار بندوں کا کر دیکھا اور کسی جا نڈر کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دیکھا جو وہ اس شوق اور ذوق
 کے کہ کچھ کو ساتھ شکار کے ہوا اور خاطر ساتھ شکار بنوں کے مدت پانچ برس سے گزرا اور سکے گیا تھا ان دنوں میں کہ کاموں نالافوں اور سکے
 سے مال ہوا بھر طرف شکار بندوں کے کا تو جو بھاری اور حکم کیا کہ کسی کو بے بندوں کے دولتخانے میں نہ رہے دین تھوڑی مدت میں ملازمتوں کو
 ذوق بندوں کا گیا تھا ہوا اور تڑکیش بندوں نے بسبب مجھ کے اپنے کے اور پٹ گھوڑے کے ورزش ہم پونجائی اور پیدہ میں تاریخ ماہ کو
 مطابق ساتویں شوال کو میں ساعت تک اختیار کر کے کشتی سے طرف لاہور کے روانہ ہوا ہماری داس رہیں کو ساتھ فرمان تربت عنایت
 کے تزدیک رانا گرن کے بھیجا کہ لیس اور سکے کو ساتھ جمعیت کے ملازمت میں لاوے میر ظہیر الدین منصب نہاری ذات اور چارہ سواری
 سرزاد ہوا اور پنجب معلوم ہوا کہ قرضدار ہر دس ہزار روپیہ انعام فرمائے نوزہ شہر فورماہ آئی کو ہر شہید اجول پر نزول ہوا روز مبارک شہید کو
 سرناک کے مصلیٰ پالے تویب پائی اس روز مبارک میں فرزند سعادت شہر بارے نوزہ ارضی مت تندر اور دلچیزی اور دیاری کر کے منصب
 بارہ ہزاری اور آٹھ ہزار سواری سے سرزاد پٹی بھیت خاصہ ساتھ ایک نادر کیمہ کے عنایت ہوا ان دنوں میں ایک سو دو گروہ پٹری سے
 متوجہوں کے روم سے لایا تھا ان میں سے ایک سوا اشقال کا اور دوسرا ایک ٹی کم اور اس سے ہر دو واسلے موتی کے نوز جہان میگنے
 بقیمت ساٹھ ہزار روپیہ کے خرید کر کے اسی روز پیشکش کیے روز جمعہ دسویں تاریخ تجویز حکیم مونسنا کے سید سے ہاتھ کی خند کھلاوا می تھو جان
 کہ اس فریب کمال رکھتا تھا ہمیشہ اور سننے قصہ میری کھولی اور کھلی خطا نہیں کی مگر اس ذوق دومرتبہ خطا کی تھی تو اسم برادر زادہ اور سکے
 قصہ کھولی خلعت اور دو ہزار روپیہ اور سکے دیکر ہزار روپیہ حکیم مونسنا کو انعام ہو میر خان حسب اتنا شایان کمال و نوزہ ارضی نوزہ سواری سرزاد ہوا
 اکیسویں ماہ نو کو کوشین و زن سسی نے آرایش پائی سال جون عمر اس نیاز مند درگاہ آئی کا بیار کی اور نوزہ شروع ہوا اسید کے مدت
 عمر کی مریضیات ازیر میں مصروف ہوئے اور اٹھالیسویں تاریخ کو واسطے سیرا تشارا رہے گیا جو چشمہ نکور خوبی اور فراست میں نہ تھا
 آب گنگ اور آب درہ لار سے رو بر واپنے وزن کیا پائی اور ہر آب گنگ سے تین ماٹھ بھاری ہوا اور پائی گنگ کا آب لار سے آدھا
 سبک ہوا تیسری تاریخ مقام ہیراپور میں نزول ہوا باگاہ اقبال کا ہوا باہر اسلئے کہ رادات خان نے خدمت کشتا کی خوب کی جو کہ چھاپا شہانہ
 کشمیر کی طریقہ سلوک اور سکے سے شکوہ کرنے تھی اتفاقاً خان کو حکومت موہن کشمیر سے سرزاد کر کے گھوڑا اور خلعت اور شیشیہ خاصہ شمشک
 اور سکے عنایت فرمائی اور رادات خان کو اور خدمت افکار تندر بارے تعین کیا کنور سترکہ راجہ کشتوا کو کہ خانہ کو الیاری قریب تھا بارے کے کشتہ
 اور سکے عطا فرما کر گھوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا عنایت ہوا اور جدید ملک کو طرف کشمیر کے بھیجا کہ درہ لار سے نہریانی کی بلوغ فرما کر

لاوے تیس ہزار روپیہ واسطے مصلح اور زوروری کے اسکے حوالہ ہے۔ بارہویں ماہ مذکور کو میاؤں جنو سے باہر کر بہترین مقام گیا
دوسرے روز شکار قرعہ کھیلوا داد و بخش خسرو کے بیٹے کو منصب پھڑاری ذات اور دو ہزار سوار کا عہدہ تیا ہوا جو میوں کو آب چناب سے
گدرفرما میز پر تھے لہور سے آکر ملازمت کی اسی تاریخ خرم نے بفضل خان دیوان اپنے کو مع عرضداشت عذر داری بے اعتدالی اپنی
کے بھیجا کہ شاید معنی آرائی اور پر زبانی اپنی سے کار براری کرے اور اصلاح ناہمواری اسکے کی کر سکے بیٹے اصلا توجہ فرمائی اور خیال
نکیا خواجہ ابھار حسن دیوان اور صادق خان پنجابی نے کہ پہلے واسطے سامان لشکر قندہار کے طرف لاہور کے گئے تھے سعادت ہشتان پور
کی یابی عرقہ آبان ماہ الٹی کو امان اللہ پیر مہابت خان منصب سہ ہزاری ذات اور سترہ سو سوار سے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان بلبل
مہابت خان کے بھیجا گیا ان دنوں میں عبداللہ خان کو کہ واسطے خدمت قندہار کے بلایا تھا اور اسے محال جاگیر اپنی سے آکر زمین ہی
کی چوتھی ماہ مذکور کو مین بیار کی اور فرجی داخل لاہور ہوا الف خان نے منصب دو ہزار ہزاری اور پندرہ سو سوار سے سربندی پائی
دیوانیان عظام کو حکم فرمایا کہ باگیر مزاجم کی کہ گنہگار صاحب را در میان دو آب اور اس حد و مین تخواہ رکھتی ہیں اوس جماعت کے
طلب مین کہ اوپر خدمت قندہار کے معزز ہوئی ہیں تخواہ کرین اور بعض اس محال کے صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے جس جگہ جاہ
تسرفراز ہو جاوے اور افضل تر خان کو خلعت دیکر خدمت کیا اور حکم ہوا کہ صوبہ گجرات اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اور سلکو عنایت اٹل تھے
جان چاہے عمل اقامت کا فرما دیا بیچ بیچ اوس حد و کے مشغول رہے ایک جماعت مندرجہ سے کہ حضور مین واسطے پورش قندہار
کے طلب ہوئی ہر اور سزاؤں واسطے لائے اور نئے کے تعین ہو گئے ہن علیہ طرف درگاہ کے بھیجے اور پھر گنجبانی احوال اپنے کی کر کے
حکم مارا جانا و اسے ورنہ ملامت اور تھاپیئے اسی روز کھولیا پنجاب اول کو ٹولیوں خاصہ مین امتیاز رکھتا تھا عبداللہ خان کو عنایت ہوا چھ ہتھیار
ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایچیون شاہ ایران کے لئے دولت باریابی کی یابی بعد ادا کرنے مراسم کوشش اور تسلیمات کے نوشتہ
شاہ ایران کا پیش کیا فرزند خانبھان نے حسب حکم جریدہ ملتان سے پوچھا کہ ملازمت کی ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور اٹھارہ گھوڑے شیش
کرانے ہماہر خان منصب ششہزاری ذات اور پانچ ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور ستر ہزار تھم کو بھی عنایت ہوا راجہ مانگ دیو کو اوپر
سزولی راجہ زرننگہ بوسے تعین فرمایا کہ اوسکو ملتان درگاہ مین حاضر کرے ساتوں تاریخ آدراہ الٹی کی ایچیون شاہ عباس کو کہ بدعات اپنے
تھے خلعت اور خراج دیکر خدمت فرمایا اور خلعت و حج معذرت قندہار کے حیدر بیگ کے ہاتھ بھیجا تھا جواب اوسکا کہ گھما گیا بیچ اس اقبال نامیکے
مرج ہوا نقل نامہ دار اسی ایران شمیم اوس دعوت کی کہ خوشبو مین قبولیت اوسکے کی غنیمت راو کو کھلا کر خوشبو زیادہ کرنوالی
دماغ کجائی کی ہو مین اور خوشنیاں اوس تبرعت کی کہ شادوں خالص اوسکے سے نخل اتحاد کی روشن ہو کر سیاہی دور کرنے والی
غالیہ بیگائی کی جو سے عطر نرم الفت و محبت کے اسلئے حضرت سایہ الٹی اور شمع جماعت صدق اور صفائی اوس نور پرورد الٹی کے
کر کے ظاہر اسے روشن اور کشوں ضمیمہ منہا گستر کے کرنا جو کہ اوپر دل دانش کے پسند اور خاطر آسمان چھو اوس برادر بیکان برابر کے لکڑی
چمرو دانش اور پیش اور آت جمال تعلق اور فریض کا ہر عکس پیر ہو چکا کہ سب بظاہر ہونے قضیہ ناگزیر نواب شاہ جنت مکان علیین آسکا
انرا قدر ہانے کہ کیسے کیسے مناد ایران مین واقع ہوسے بیضہ ممالک ممنومان اس رودان ولایت مکان سے باہر ہوسے تھے جو یہ
یازند درگاہ بے نیاز مقلد اور سلطنت کا ہوا ساتھ حرکت توفیقات ربانی اور سن توجہ دوستوں کے نکال لینا تمام ملکوں سرورنی کا گرفت
مخالفوں مین تھا کیا جو کہ تبار تصرف لگشتوں دلا دو مان مین تھا اکو ہم اپنا جا کر متعرض نہوسے عالم اتحاد اور برادری سے امید واسطے
کہ آپ موافق زنگوں عظام جنت مقام اپنے کے اوسکی ہر گئی مین توجہ منبذل فرامین جو کہ اس مین خلعت سولی دوبارہ بیٹے ساتھ نامہ دار
پہچام کے کناٹا اور عظام ہر بصریح اوسے طلب کیا شاید کیچ لفظ مہبت آپ کے یہ بحر ملک لائق منافع کے نہوسے مقرر فرامین کیچ تصرف

بزرگوں اس خاندان کے دیگر مرغمان دشمنوں اور جوگیوں کا اور قطع زبان درازی ماسدون اور سب جو یوں کی ہوگی اور ایک جماعت کے پیشتر اس امر کو عقدہ تعلق میں دلا جو کہ حقیقت اس مقدمے کے درمیان دوست اور دشمن کے مشورہ ہوئی، اس طرف سے کوئی جواب شعر و پیر و درویشوں کے نہ پونچا ہمارے دل میں آیا کہ بطور سیر و شکار کے قند ہار میں جاؤں اس وسیلے سے گلشنے اور بڑا زمانہ کھارنے کے لیے پلٹنے محبت اور وحدت کے کہ درمیان میں سلوک پر مستقبلی لشکر اقبال کا لڑنے کے خدمت میں فائز ہوویں اور انہیں نوبت پر جس خواہد گئی طرفین کا ظاہر ہو کر باعث زبان بندی ماسدون اور بگلو یوں کا جو وسیلے اس ارادہ سے بلا سامان غلہ گیری کے متوجہ ہو کر میں فوج فراہ میں پونچنا مشورہ عاقلانہ بانظاریہ و شکار و قند ہار باس حاکم اس جگہ کے بھیجا کہ مہمانی پذیر ہووے غرت آنا خواہ باقی کر کرا کو بلا کر پہا حاکم اور ایریوں کے جو قتلے میں تھے ہننے پیغام دیا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل ہند اور سب ہالیوں ہمارے بچے خدا بی نصیب ہو اور بگاہی کہ ہم آپس میں جانتے ہیں اور ہم طریق سیر کے متوجہ اس دیار کے ہوئے ہیں ایسا کہیں کہ کلفت خاطر ہم پونچے انہوں نے مضمون حکم اور پیغام صلح کو ماسند گوش حقیقت میوش کے نہ سنا اور الفت اور بیجا جانین کو منگولوں کو کھانا ترزا اور حسیان کا کیا بیان تک کہ ہننے قریب قتلے کے پہنچ کر پھر عزت آنا رشا رالیہ کو طلب کیا اور جو کچھ کہ لواریہ نصیحت کا تھا اوسنے کہلا بھیجا اور دس روز تک شکر فتح منگو متع فرمایا کہ درحصار کے بجائے زمین نصیب تین فائدہ مند زمینیں اور میں منالفت کے اظہار کیا جو زیادہ اس سے صلح کی تجاویز کی تھی لشکر ذرا سب کا باوجود نہوئے اسباب فکرم گیری کے وہ پہلے تیر قلعہ کے مشغول ہوا تو ٹیڑھی مدت میں برج و بارہ کو لڑا دیا اور کارا و پراہل قلعہ کے تنگ ہوا امان چاہی ہننے بھی رابطہ محبت کے قدیم الامیام سے مجاہدین ان دو مسلحوں برفقہ کے سلوک بھرا رکھا طریقہ راہی کا لڑا زور نیران میرانی اوس اونگے زمین باگاہ و جلال سے درمیان آپ کے اور نواب ہالیوں ہمارے کے اس طرح قرار پایا کہ دشمن نہ نہادی بادشاہان کو زمین کا ہوا جو منظور نظر رکھ کر مقتضایا مردت جب کے تعظیرات اور ضلالگی کو بخشا اور مشغول عنایتوں سے کر کے سالما اور غنائم اتفاق حد تک توراہنی کے کہ صفویان مصادق اس خاندان سے ہر روانہ درگاہ سے لے کر کیا قسم پر خدا کی کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی اور کشتی کے جانب اس ولا جوہی کے نہ سات اس مرتبہ کے مضبوط اور مستحکم ہو کر کہ سبب مصاد ہونے بلخصہ امور کے کہ سبب تقدیر پر درہ انسان سے ظاہر ہوئے ہیں نخل باد سے ۵۵ میاں ما تو رسم چھا خواہ بود بود بچھو لقا ہمرو دانا خواہ بود بود امید کہ اس جانب سے بھی شیعہ پندیدہ سلوک ہو کر بلخصہ امور غریبہ کو منظور نظر نہ جسبت آنا کا نظرا کر کوئی خدشہ برپا ہووے ساتھ مہربانوں ذاتی اور محبت ملی کے ج دور کرنے او کے کے کوشش کر کے کل ہتھیار یکدلی اور یکاگی کو سر نہ رکھ کر ہمت خلک کو تبا کید رہائی وفاق اور تصفیہ نہال اتفاق سے کہ اتفاق پیش النفس اور آفاق کا ہر مصروف فرادین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو متعلق اپنے جان کہ جس سیکو چاہیں فرما کر اعلام نشین کہ بلا مضائقہ او سکو حوالے کر دین اس جزئیات کا کیا اعتبار وہ امر اور حکام کے قتلے میں تھے اگرچہ ترکب چند امر کے کہ منافی رسوم دوستی کے تھے ہوئے مگر جو کچھ واقع ہوا ہماری جانب سے ہوا اور انہوں نے جو کچھ کہ حق تو کوری اور جانسپاری کا بھی ادا کیا یعین کہ وہ حضرت بھی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہیہ حال اسکے فرما کر کھلا لئے شرمندہ کر نیگے زیادہ کیا لکھا جاوے ہمیشہ لوہے آسمان سا ہم آغوش تائیدات غیبی کا ہو جو اب نامتہ شاہ عباس سپاس معرالملاسن اور ستایش برالایش تشبیہ اور التباس سے اس یکا نے اور مہود کو لا سٹی کہ استحکام ہووے اور موثیق بادشاہان عظیم الشان کا سبب انتظام سلسلہ آؤتھ کا اور ایستام کا اور فزانو یوں جہان کو باعث آرام اور آسائش کا اور موجب امان اور آرامش ظلالوں اور بندوں کا کہ وہ دینیان حضرت پیدار کرنے والے کی ہیں کیا یہ مسداق اس بیان کا امدود سائس برہان کا موافقت اور اتفاق اور مراد بلطت اور دوا کا ہے کہ درمیان اس والا دروگان برفقہ الشان کے تحقیق ہوئی ہے اور سچ امان دولت روز افزون ہمارے کے ایسی مشید اور موکد ہوئی کہ محمود بادشاہوں نے

اور سلطانین دوران کے ہر درشاہ مجاہد ستارہ سپاہ کھلب بارگاہ داہا گوگردوں شکل پذیر ہندوا فسرکرا فی شایستہ تخت خسروانی شجرہ درخت
ریاض سلطنت وادبت نھال بوستان نبوت ولایت نفاذہ دورمان بلوی خلاصہ خاندان نغوی بے سبب اور سہولت باعث کے
دلچسپہ انصوفی گلزار محبت اور رستی اور نوت اور یکا دلی کے کافر ارض زمان اور اختتام اور دوران تک اسکان بیٹھے غبار غفلت کا
اور ساحت بیاض اسکی کے ہوسے ظاہر رسم اتحاد اور گنگائی فرمانروایان جان کی ہوئی ہو کہ عین استحکام اور نوت اور رستی کے بن
کہ قسم سہر ایک دوسرے کی کھاتے ہیں اور ساتھ کمال سوانقت روحانی اور مصداقت جمہانی کے کہ فیما بین ساتھ جان کے مصلحت
نہو ملک اور ال کی کیا حقیقت فراس طور پر واسطے سیر اور شکار کے آوین صمدیت بر محبت پیش از قیاس ماہ وارد ہوتے کہ تب
محبت طرز سے کچھ سعادت سیر و شکار قند با کھے مصروفیت خاندان جیو بیگی و ملی ہریک کے ارسال کیا تھا شعرا و پر صحت ذات ملائک صفات
کے تھا بھول چوشی کے روسے روزگار شربت آثار پر کھلے اور عقل عالم آرا سے اوس برادر کا مگر عالی مقام کے پوشیدہ زہر ہے کہ
پوشینے اچھی سہا یکم مہم زہل بیگ تک پہنچے درگاہ آسمان پر باہ کے کی طرح اظہار ساتھ خطا و پر پیام کے سچ مقدمہ خواہش قند ہارے
نہو تھا اور جوت میں لہو بیج سیر و شکار خطہ دلکشائے کثیر سیر کے مشغول تھے دنیا داران دکن کے کوثر اندیشی سے قدم جاوہ اطاعت
اور بندگی سے باہر رکھ کر تہمت عیسا نکالنا اوس واسطے اور بہت بادشاہانہ کے تہیہ اور تادیب کو تہذیبوں کی لازم ہوئی اور آیات
نصرت آیات نے دار السلطنت ملا جوین نزول اجال فرما کر فرزند شاہجہان کو سایدہ لکھنؤ پر لکے اور سہراون بختوں کے تعین فرمایا
اور خود توجہ طرف انصاف آگرہ کے تھے کہ زہل بیگ پونچھا اور خط محبت انہ سے زمین بخش اورنگ شاہ کا پونچھا اوس تو تہذیب
سے اپنا ٹکوان لیکر بارادہ دفع کرنے فساد دشمنوں اور فسادوں کے متوجہ طرف دارالخلاف آگرہ کے ہوا تہیہ گہرا دروز شاہین اظہار
خواہش قند ہار کا ہوا تھا زہل بیگ نے زبانی ظاہر کیا میںے بجا اب اوسکے فرمایا کہ ہو ساتھ اوس برادر کا مگر اسکی جیسے دین پونچھ
انشار اللہ قضاے بعد سہراون مہم دکن کے محیط پر کو مناسب دولت ہوگا تمکو حضرت کر سیکے اور فرمایا جو کہ مسافت دور دور تھے
کر کے آنے ہو چند روز دار السلطنت لاہور میں لکان راہ سے آرام کرو بعد پونچھے آگرہ کے کہ متوقع اختلاف ہی مشارالہ کو طلب کیا
کہ حضرت فرادین جو عنایت ایزدی قرن حال اس نیاز مند درگاہ الہی کے پہنچے سو دھمکی کر کے غیر متوجہ پنجاب کا ہوا چاہا کہ مشارالہ کو
روانہ کر دینے نہ کھلم نہیں مہمات ضروری کے بوجہ گرمی ہوا کے متوجہ خط کثیر جت لٹیکر ہوا کہ لطافت اور نہایت آب و ہوا کی
مسلم الثبوت سیاحان پہنچ سکوں کا ہر بعد پونچھنے کے اوس خطہ دلکشائیں زہل بیگ کو واسطے حضرت کے طلب کیا کہ خود جہاد
متوجہ ہو کر مقامات سیر نہایت فرح آزا اور سبک کے ایک ایک اور سکود کھلا دین اس اثنا میں جسہر پونچھے اوس برادر کا کھلا
کی بغیر متوجہ قند ہار کے کہ ہرگز خیال بھی تھا پونچھی نہایت حیرت ملی کہ وہ کوڑہ کیا مقدار کھلتا تھا کہ خود جہاد واسطے لٹیکر اوسکی کے
متوجہ ہوا اور گاہ ایسی دوستی اور برادری اور اتحاد سے پوشیدہ رکھیں باوجود اسکے مجز بہت قول دست گفتا خبر پونچھانے تھے کہ ہم
باور نہیں کرتے تھے بعد از ان جب یہ تحقیق ہوئی عبدالعزیز خان کو حکم فرمایا کہ معنی اوس برادر کا مگر اسے تنجا ذکر سے اب تک سرشتہ
برادری کا سبب ہی مرتبہ اور درجہ اس الفت اور کچھ جتی کو ہم برابر تھے عالم کے نہیں کرتے تھے اوسکی علیہ کو ساتھ اسکے مینن وزن کئے
تھے پس لائق اور مناسب برادری کے یہ تھا کہ آنے پہلی تک صف فرمائے شاید سات اوس سبب اور ہر گاہ کہ آتا تھا کامیاب خدمت میں
پہنچتا پہلے پونچھنے پہلی سے ترکب ایسے امر کا ہونا آیا اہل روزگار تقصیر بہر اہم بعد وقت اور سہرا پر مدت اور مدت کو کس طرف
باج کر سیکے اتہ قضاے ہر وقت حافظہ او نادر و معین ہو کہ بعد حضرت فرمائے پہلی کے مگلی ہمت واسطے تہیہ لٹیکر قند ہار صرف
رکھ کر فرزند شاہجہان کو کہ سبب یعنی مسلمانوں کے طلب ہوا تھا فیصل اور سبب خاصہ با تہمتیہ و توجہ صرح اور صلحت عنایت کر کے حضرت فرمایا

کہ پونجے شہزادہ شہزادک ساتھ شہزادے کے کہان میں کھانہ کھا کر سے اور باقرخان کو کہ خود ارمغان کا تھا دیکھ دو دلالی خان کا
 سید علی گلی بیگ وہ من کو منصب ہزار اور باقاعدگی سے سر فرما کر کہ وہ سٹے لگ مشا را کی کے مقرر کیا اور ایسے ہی میزبان ستم کو
 منصب چھوڑی سے بلند مرتبہ کے سچ خدمت اوس فرزند کے لشکر کو کہ زمین تعین فرمایا لشکر حسان صوبہ دکن سے امر لڑتے کر کے
 لشکر کو زمین تعینت ہوا الہمداد خان افغان اور میرزا علی شہر خان اور کہم خان اور چند امرا کو کہ صوبہ دکن اور محلوں جاگیروں
 اپنی سے آئے تھے اسپ اور خدمت دیکر سات چوہری خانجان کے رحمت فرمایا عمدہ اسطنت آصفخان کو بیج دارا خاندانہ آگرہ کے
 بھیجا کہ کل زمانہ مہارہ روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت عرش شہیانی اہلدار اقدربانہ سے آتا تک جمع ہوا بیخ دیکھ کے کہ
 اصوات خان لیسہ خانجان نے منصب دوہری اور ہزار خان کے سر فرمایا علی محمد شہنشاہی صوبہ شہان خطاب غانی سے
 مسفرانہ ہوا شریف دکن فرزند اقبال منشاہ پر وزیر کو خدمت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس صوبہ کو جس کے صوبہ بہار کے ملازمت میں
 لاوے اور قرآن مرحمت عنوان بچھا خاص لکھا تاکہ بہت اوس کے آنے کی گئی اسی تاریخ کو میران پور شاہ نعمت اللہ کا
 ساتھ مرگ مطابجات کے فوت ہوا اللہ علیہ السلام آفرینش سے ہو میرزا بیگ قراول کو نیک لکھنے دبا کر مار ڈالا عمدہ اوس کا اہم
 کو مرحمت ہوا جو سب فیضی کے دو برس آئے اس سے عارض ہوا تھا اور اب تک ہی اور دماغ میں طاقت نہیں تحریر سوانح اور
 وقایع میں شغل رہوں ان دنوں میں ہمدخان نے خدمت دکن سے اگر سعادت استعان ہوس کی پائی جو بندہ ان مزاجان اور
 شاگردوں سخن فہم سے تھا اور پہلے سر شہزادہ خدمت کا اور ضبط و قلع کایج عمدہ کے اوس کے تھا حکم ہوا کہ اوس تاریخ سے
 جینے لکھا ہے آئندہ شہزادہ اپنے خط سے لکھے اور بیچ ذیل سو دات میر سے کے داخل کرے اور جو کچھ کہ بعد ازاں واقع ہووے
 بطریق روزنامہ کے مسودہ کر کے سات صحیح میری کے پونجیا کریا میں لکھتے آئے +

ایمان سے مسودات تحریر مستعد خان کے میں

ان دنوں میں کہ کئی بہت جہا کٹا واسطے عیاری لشکر قندہار کے اور تدارک اوس کار کے مصروف تھی خبرین ناخوش تغیر حال
 بے اعتدالیوں غم کی بیخ عرض کے پونجی تھیں موجب خوش اور قویع خاکا ہوا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہ بندہ ان با اٹھا
 اور مزاجدان سے تھا واسطے پونجیا نے بیخاموں تندید اور ترغیب اور ایمان الصالح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے
 بھیجا کہ ہنہونی سعادت سے اوسکو خواب گران نفلت اور غم سے بیدار کرے اور او پر ارا دون باطل اور مقصدون فاسد اوس کے کے
 حاصل کر کے بیچ خدمت کے حاضر ہو تو سات اوس کے کہ متفقے وقت ہوسے عمل میں آوے غم سے بہن ماہ الہی کو شین فرمایا
 آ رہتہ ہوا اوس شین مبارک میں ہمایت خان نے صوبہ کابل سے اگر سعادت ملازمت کی پائی اور صوبہ عنایت خاص کا ہوا تھو خان شہنشاہی
 کو عنایت نقارہ سے بلند پایگی بخش کر اور صوبہ کابل کے تعین فرمایا مقارن اس حال کے عہد شہزادہ اعتبار خان کی اگر سے
 پونجی کر خم ساتھ لشکر تکت اثر کے ماندوسے روانہ اس طرف ہوا ظاہر طلب خزانہ کی سسکہ شعلہ آتش اوس کے دل میں بھجھا اور
 سبے اختیار ہو کر بے تابانہ روانہ ہوا شاید نامی راہ میں آپ کو او پر خزانہ کے پونجیا کر دست اندازی کرے اوس واسطے راے صواب
 ایسا پایا کہ برسم سیر و شکار کے کہنا سے اب سلطان پور کے نصحت فرما ہوں اگر وہ بے سعادت برہنونی برتو فضلت کے قدم باد
 جلاوت میں رکھے بیشتر جا کر سزا سے کر دارنا بخار کی بیچ دامن روزگار اوس کے رکھی جاوے اور اگر طور و سزا ظاہر ہووے موافق
 اوس کے کیا جاوے ساتھ اس غیبت کے ستروں ماہ مذکور کو بیج سعادت مسودہ خزانہ محمود کے کوچ واقع ہوا ہمایت خان نے
 عنایت خلعت خاص سے سر فرمایا پائی ایک لاکھ روپیہ میزبان ستم کو اور دو لاکھ روپیہ عبد اللہ خان کو ساتھ صوبہ عنایت سعادت کے

علم ہوا مرزا خان سپہ زین خان کو مع فرزان مرحمت عنوان کے نزدیک فرزند اقبال مندر شاہ پروردیہ کے بیچکارا کیا بیش از پیش بیچ طلب
اوسکے کی گئی راجہ سارنگ دیو واسطے طلب راجہ رسنگ دیو کے گیا تھا اوسنے اگر ملازمت کر کے عرض کیا کہ راجہ جمعیت شائستہ اور فوج
آزہ ہستہ کے بیچ بدھ تھانیہ کے سعادت رکاب سے متفرج ہو دیگا بیچ اس چند روز کے مکر عراض اعتبار رخاں کی اور دوسرے ہندوؤں کی
دارا اختلافہ آگرہ سے پونجین کہ خرم نے برہمنگی اور مید رتھی سے حقوق تربیت کو ساتھ نافذانی حقوق کے مبدل کر کے پاؤں اور بار کا
صحرے جالت اور ضلالت میں رکھا عزم اسرار مدد و کالیاس سببے واسطے نکال لائے خزانہ کے مصلح دولت خاگامین واسطے
اس تک صبح اور بارہ اور لوازم قلعہ داری کے مشغول ہوا اور ایسے ہی عرصہ شہت آصف خان کی پونجین کا اوس مید دولت نے
پر دھ مشہرہ کا بھارت کر مونیج وادی ادبار کے رکھا۔ سکر آگرہ آہد سے بوی خیرینین آتی ہو مصلح دولت کی بیچ لائے خزانہ کے
تہ مخی حراست ایزدی میں سوئیپ کر نہر جو ملازمت کا ہو واسطے میں سلطان پور سے عبور فرما کر سات کوچ متواتر کے متوجہ
واسطے تہنید اور تادیب اوس سیماہ بخت کا ہوا اور حکم فرمایا کہ آج سے اوسکو بے دولت کہا کریں بیچ اس اقبالانہ کے جس جا
لفظیید دولت لکھا جاوے کہ براہ اس سے ہر حقوق تربیت اور مرحمت اوسکے کہ جو کچھ ملوین لیا کر آپ تک کسی بادشاہ نے
ساتھ فرزند اپنے کے اقتدر غنائین نہیں کہیں وہ جو کچھ کہہ پیر بزرگوار میرے ساتھ بادران میرے کے لطف فرماتے تھے میں نے
ساتھ نوکروں اوسکے کے مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب اور علم اور تقارہ کا کیا جو اوراق گذشتہ میں بتقریبات ثبت ہوا اور
مطالعہ کرنے والوں اس اقبال نامہ کے پوشیدہ نوگا کہ جقدر توجہ اور تربیت اوسکے حقد میں مذبول ہوئی زیادہ تکرار کو شرح
اوسکی سے کوتاہ رکھا کون سے بیچ اپنے لکھن کے کو وقت اور ضعف سے بیچ ایسی ہوا سے گرم کے کہ ساتھ مزاج میرے کے بدل لگا
نہایت کٹھی ہر سواری اور ترددات کرنا اور ایسی حالت میں اوپر سراسیے ناخلف کے چاہیے جانا بہت ہندوؤں کو کہ برسوں تربیت
کے اور پر تیرہ رھت اور امارت کے پونچیا آج کے روز چاہیے تھا کہ بیچ جنگ اذکب یا قراباش کے کام آویں بسبب
شومی اوسکے کے سیاست فرما کر اپنے ہاتھ سے ضائع کیا لعدا کو کہ ایزد جل شانہ نے اوس قدر وصلہ اور برہاری کر است
فرمایا کہ ان سب کی تاب لاسکے اور ایک طرح چاہیے چھوڑنا اور اوپر اپنے آسان کیا جو کچھ کہ اوپر دل کے لگائی کرنا ہو اور مزاج
غیرت استزاج کو بیچ آشوب کے رکھتا ہو یہ ہر کر ایسے وقت میں لائق تھا کہ فرزند ان سعادت گزین اور امرے اخلاص آئین ساتھ
انصری ایک دوسرے کے تلاش خدمت قندہار اور خراسان کے کہ ناموس سلطنت ہر کریں یہ بے سعادت قیضہ اوپر
پاؤں دولت اپنی کے مار کر سنگ راہ اس غریت کا ہوا اور ہم قندہار کے تعویق اور توقف میں پڑی امید کہ اللہ تعالیٰ یہ
نگرانان دل سے دور کرے آسوقت میں بیچ عرض کے پونچیا کہ محترم خان خواجہ ہرا اور خلیل بیگ ذوالقندر اور فدائے خان
سیرتزیک نے ساتھ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کر کے ابواب اسلما تفتوح کے جو وقت مقتضی مارا
اور اعماض کا تھا تینوں کو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص حوال کے جو بیچ تک حرامی اور مدافع لعلی اور بیگالی خلیل اور
محترم کے شک اور شبہ نہ یا اور دخل میرا رستم کے امر نے اوپر بے اخلاصی اور بیگالی خلیل کے تین کھائین ناگزیر او کو
ساتھ سیاست کے پونچیا اور فدای خان کو کہ غبار اخلاص الالیش تمت اور نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑ کر فرمایا
اور راجہ روزا فزون کو برسوں ڈاکو کی کے نزدیک فرزند اقبال مندر شاہ پروردیہ کے بھیجا کہ سزا دی کہ اوس فرزند کو ساتھ لشکر خلق اثر
کے حلیہ ملازمت میں پونچیا ہے کہ وہ مید دولت جیسا کہ چاہیے سات سزا کے کردارنا پندیہ اپنی کے پونچے جو امیر خان غلام
ساتھ حضرت اہتمام دربار محل کے سرفراز ہوا غرہ اسفندار مذماہ الہی کو نور سرامور دعا کرتے تصور ہوئی بیچ اس دین کے غرضت

اعتبار خان کی پونجی کہ بیدولت نے بہت جلدی آپ کو بھیجی تھی اور اسکا نامہ اگر کہے پونجیا تھا کہ شہید پہلے سے تھا قلعہ
 ابواب فترہ اور فساد کے گھوگر درستی کام اپنے کی کرے جو بیچ فترہ کے پونجیا در دولت کو اور پونجیا اپنے کے سپرد دیا پونجیا
 اوبار ہو کر وقت کی خان خانان اور بیٹا اور کرا اور بہت سے امر سگیا دشاہی کہ بیچ تمنا تھی صوبہ دکن اور گوات کے تھے
 ہزارہ اور اسکے اگر فریق راہ نبی اور کافر تھی کے ہوسے ہیں موسوی خان نے گو سکھو فوجیورین دیکھ کر تلخ احکام بادشاہی کا کیا اور
 سقر ہو کر قاضی عبد الغزیز ملازم اپنے کو ساتھ رفاقت اور سکی کے درگاہ والا میں بھیجے کہ مطالب اوسکے کو عرض کرے کہ سند نام
 نوکرا ہے کہ کہہ سہارا اور مرگروہ اہل و عا کا ہر آگرہ میں بھیجا کہ اور پونجیا اور درخان بندوں کے جو اگر کہ میں میں تصرف ہو سکے
 چنانچہ بیچ لشکر خان کے نواکھ روپے تصرف ہوا اور ایسے ہی ایک گھر دوسرے بندوں کے جان گمان تھا ہاتھ لوٹ کا
 دہرا کر کے جو کچھ پانچ لاکھ روپے کے لایا سیکر مثل خان خانان۔ ہاتھ کر ساتھ میں عالی آبا تھی کے انہیں سہ رکھتے تھے
 بیچ شہر میں کے اپنے سونہ کو سات کا فترہ اور قبوت کے سیاہ کیا اور دن سے گیا کہ گویا کہ شہر تھے اسکی بناوت اور کفران
 سے تھی اور اسکے اپنے آخر عمر میں ساتھ بہرہ گوار برے کے یہی طریقہ تاپ بندہ مر می رکھا اور تیزی اپنے آپ کی کر کے
 اس سن میں مہنگوں درم رو دوازل دہر ہوا۔ عاقبت اگر زادہ لگ شود ہو گیا وہ بی بی بر شوہر اور اسی تاریخ موسوی خان
 سہرا عبد الغزیز کے بھیجا ہوا اوس بیدولت کا آیا چونکہ بائین اوسکی نامتقول تھیں میں نے روز بروز بلوایا اور محبت خان کے ہوا
 کہ اوسکو مقید رکھے پانچویں تیار کیا کرے دریا سے کو دیا نہ کے مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہاں خان اعظم کو منصب بہت نزاری
 ذات اور پانچھزار سو اسے سر فرزند بی بی راجہ بھارت کو بیوی لے کر جس سے اور دیات خان نے اگر سے اگر ملازمت حاصل کی
 سینے دیات خان کی تعظیم موافق کر کے پہلے منصب اسکے پر فرما گیا اور راجہ بھارت منصب ڈوٹھ نہاری ذات اور نہر سوار
 اور موسوی خان نہاری ذات اور تین سو سواروں سے ممتاز ہوئے مبارک شہر کے دن ابرو میں تاریخ پر گزرتھا فرسٹ میں راجہ نہر سوار نے
 ملازمت حاصل کی اور بیچ آ کر ستھ سالان عمر کے لاکھ لاکھ سو تین اور آفرین کا ہوا راجہ سارنگدھن منصب ڈوٹھ نہاری ذات اور
 چھ سو سو اسے سر فرزند ہوا اور قریب کرنا ل کے آصف خان نے اگر سے اسے سعادت رکاب بوسی کی پانی اس وقت میں آنا
 اور کاشتر دفعہ حوات کا تھا فوازش خان پسر سعید خان نے صوبہ گجرات سے اگر زمین اوس حاصل کیا جن دنوں کہ وہ بیدولت
 برہان پور میں تھا موافق اوسکی عرض کے سینے باقی خان کو صوبہ چونگا لہہ میں سقر کرنا تھا سینے اوسکو فرمان لکھا کہ حاضر درگاہ ہو
 اندرون و آبا اور فریک خدمت کا ہوا جب دارالسلطنت اہور سے سب اطلاع اس خبر کے کوچ ہوا اور فرصت توقع کی تھی ہوا
 چندا سیروں کے کہ حاضر رکاب تھے میں روانہ ہوا اور جب تک سہرہ پونجیوں نہ ہو لوگ سعادت ہوا سے سر فرزند سے بعد طے کرنے
 سہرہ کے بہت فوجیں اور لشکر اطراف وجواب سے جمع ہو گئے دہلی تک اسقدر جماعت بڑھی کہ نہ جس طرف دیکھنا تھا تمام سہرا لشکر
 بھرا ہوا تھا جو سینے سنا کہ وہ بیدولت فوجیورے لشکر اس طرف آتا اور کوچ کر کے توجہ دہلی کا جو تین تین لشکر فوجیورے کو حکم طے سینے کا
 دیا اور اس جنگ میں دارتیر اور ترتیب افواج کا مہابت خان کے سپرد کیا تھا سرداری فوج سردان کی عبد اللہ خان کو توڑ کی اور
 اوسنے جس آدمی کو کہہ کر دیا اور دلا اور حقا طلب کیا سینے اوسکو اوسکے ہزاروں میں معین کر کے حکم دیا کہ ایک کوس اسکے تمام لشکر
 سے چلا کرین اور خدمت اختیار اور بندہ دست رکھتوں کا بھی اوسیکے پر دیا اور میں اس بات سے غافل تھا کہ یہ اوس بیدولت
 ملا ہوا اور عرض ملی اسکی ہر کہ خبر میں میرے لشکر کی اوسکو پونجیا بارے اور پہلے بھی چند خبر میں طول و طویل جھوٹے سچ لکھکر
 لاتا تھا کہ یہ میرے جاسوسوں نے پونجیا وہاں سے بھیجی ہیں اور میرے سینے معا جوں کو درم کرنا تھا کہ یہ لوگ اوس بیدولت سے

رہے ہوئے ہیں اور دربار کی خبریں اوس کو لکھتے ہیں اگر مین کہیں لاروسکے کتے پر عمل کرتا اور ایسی پریشانی کے دنوں میں نساہت
 برپا تھا اوسکے قول پر عمل کرتا تو بہت لوگ انخاص منداہ یعنی نعمت سے ضائع اور خراب ہو جاتے لیکن میں نے اپنے قدم خاصوں کے
 حق میں اوسکی بات نہ مانی باوجودیکہ میرے بعضے خیرین نے ظاہر و باطن میں اوسکی بادشاہی اور طاقت پر سبھا جانا کرتے ہیں لیکن مصلحت
 وقت سبھکے مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سے بھی اوسکو چون و چشت آئینہ دکھاتا بلکہ زیادہ سچیلے سے اوسپر عنایت اور لطفت
 کرتا کر شاہید یہ شرط مندہ ہو کر اپنی نالائق باتوں سے باز آوسے اور فتنہ پردازی ترک کرے لیکن وہ نالائق اپنی اصالت سے باز نہ آیا
 اور وہی کجا جو اوسکی خیانت کے لائق تھا وہ فتنہ پرداز اور اشرار و کفر سے بھر پور تھا اور اسی نے اسکا دروازہ بھی بند کیا
 ہنگام آس + ریح آگین ریزی و شہ نواب + سراج + دیوار آورد + ہاں یہ وہ تلخ بات آورد + عرض جب مین دہلی کے
 قریب پونجا کو سید سیدہ نجاری اور سردار خان اور اراکین اور اس شہر سے باہر آکر سعادت رکاب بوسی سے سرفراز ہوئے
 اور باقرخان نے صاحبان صوبہ اودھ کا بھی اسی روز آکر میرے لشکر مین داخل ہوا اور چھ مہینے تا بیخ دہلی سے نکل کر اوسے دریائے جمنا کے
 لشکر آہستہ کیا اگر وہ دربار سے ال دہلی صوبہ کو کن سے آکر زمین بوس ہوا اور منصب دو ہزاری ذات اور ڈوڑیہ ہزار سے
 سرفرازی باقی اور نصاب راجگی سے سرفراز ہوئے دست خان میرتیک کو نشان دیکر سر بلند کیا +

اٹھارہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

زیون تاریخ ماہ جمادی الاول کی سن ایکتر بتیس جبری مین شنبہ کی رات کو میراعظم نے بیت الشرف محل میں سعادت تجویز
 کی فرمائی اور اٹھارہواں سال میرے جلوس کا ساتھ فرمنا اور مبارک کے شروع ہوا اس دن سنا گیا کہ بیدولت قریب تھوڑے
 پرگنہ شاہ پور مین شامل ہزار سوار سے آکر اتر آئی امید ہے کہ تحفہ قریب مقدور ہو راجہ جیسنگ گنوا سردار جاہانگیر نے وطن سے آکر سعادت
 میری رکاب بوسی کی حاصل کی راجہ رنگا بھو کو کہ راجہ تون مین اوس سے زیادہ کوئی عمدہ امیر نہیں جو میں نے خطاب مبارک سے
 سر بلند کیا اور اوسکے بیٹے جو راجہ کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سیدہ بیوہ عنایت نیل سے ممتاز
 ہو جاہب میں سنا کہ بیدولت کما رسے دریائے جمنا کے ہو کر آتا ہے تو میں نے بھی اپنے لشکر مقدور کو اوسی طرف کے کوچ کا حکم دیا
 اور ترتیب قائم کرنے افواج بجا امواج کی سمت راست و چپ و پیش و پس وغیرہ سے بطریق شایستہ
 عمل مین آئی پھر سنا گیا کہ بیدولت ہزار خانمان بے سعادت کے راہ سے پلٹ کر وطن پرگنہ کو کلا کہ میں کو س با مین وقت
 ہر چلا گیا اور سندر بہمن کو کہ راہبر اوسکی گروہی کا جو ہمراہ دارا ب سپہ نمان خان اور اکثر امرا بھی بادشاہی گئے کہ ٹھک حراہی
 سے اوسکے شریک بغاوت ہوئے تھے مثل ہمت خان اور سہل خان اور باقی منصب دار تھوڑے دن اور گجرات اور مالوہ کے کہ اوسکی تفصیل طویل ہے اور اپنے
 اور اودھ پر اوردانش خان اور سردار خان اور باقی منصب دار تھوڑے دن اور گجرات اور مالوہ کے کہ اوسکی تفصیل طویل ہے اور اپنے
 تمام نوکر و ن کو مثل راجہ بیہر پورانا اور سردار خان اور میر مہنگ اور دریا سے افغان اور قلعی وغیرہ ان سبکو مقابلے مین میرے
 لشکر مندہ کے مقرر کر کے اون سبکو پانچ گروہے کیا ہے اگرچہ ظاہر مین سرداران سب کا دارا ب سپہ سخت کو کہا ہے لیکن حقیقت مین
 سرداری اون سبکی سندر بہر دار کو ہے اور وہ سب کو سخت قریب بلوچ پور کے اوتھے ہوئے ہیں پھر اٹھوین تا بیخ قبول پور
 خیام گاہ شکر نظرفرین کا ہوا اوس روز فیضان اول میری فوج کا باقرخان تھا کہ اپنے اوسکو سکے چھ رکھا تھا ایک جماعت ہون
 بدعاشوں نے پیچھے سے آکر درمیان راہ کے میرے لشکر پر ہاتھ بوت کا دراز کیا باقرخان نے بہت مقامت تمام لوگوں کو

وضع کیا اور خواجہ ابوالحسن یہ سکر ادھی کی رو کو دوڑا پھر فرس خواجہ بند کو کے پوسے تک وہ بدہاش تھا کہ گئے تھے نوین تاریخ و ہار شہینہ کو میں نے پچیس ہزار سوار جدا کر کے بھر داری آصف خان اور جوہا ابوالحسن اور عبد اللہ خاں ان بدہاشوں کی تنبیہ کے واسطے زمین کیے قاسم خان اور لشکر خان اور اراوت خان اور فدای خان اور دوسرے بنگال نکلنے قریب آئے ہزار سوار کے آصف خان کی فوج میں مقرر ہوئے اور بد قرخان اور نور الدین قلی اور ابوالہجیم حسین کاشغری وغیرہ آتھے ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی کمک کو توڑ پھاٹے اور فوازش خان اور عبدالعزیز اور عزیز اللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امردہ کے ہمراہی عبداللہ کے نامزد ہوئے یہ سب دس ہزار سوار شہینہ اور دوسرے سندھ متور نے بھی اپنا لشکر ادا کرنا ہوتا ہے کہ قدم بے شہری کا آگے رکھا اوس وقت میں اپنا خاص کرکش چلست زبردست خان میر نورنگ کے عبداللہ خاں کے واسطے بھی کہ سب اوسکی دلگہری کا جو جب مقابلہ دو طرف کی سیاہی ہوا تو یہ ملک مہرام کہ بداصل تھا بھاگ کر اہل میناوت اسے جا ملا اور علی غریب سپر فائزہ ران کا بھی ضلعانے ہتھتہ یا ہتھتہ اوسکے ہمراہ گیا لیکن

بین نرنازش خان اور زبردست خان انہی سے ملو کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکے چل جانے سے نہ گھبرائے اور میدان میں قائم رہے چونکہ تانید پرورد کار کی ہر جگہ اور ہر قسم میں جس نیاز مند کے حال بچ کر ایسے حال میں کہ عبداللہ خاں ایسا رو اور دس ہزار فوج سوار کا بھاگ کر دشمن سے ملنا دوسے اور قریب تھا کہ انہی کے حضور صدر عظیم پوچھے ایک گولی بندہ دوق کی خرید سے سندھنا کاو کے گئی دیکھ کر گئے ہی اوسکے تمام لشکر میں ملکہ پڑ گیا خواجہ ابوالحسن نے اپنی فوج کو مقابل کر کے اڈکو پھینچے مٹایا اور آصف خان نے بروقت یہ پوچھا پھر پختا قرخان کے خوب کام کیے اور تک حراموں کا کام تمام کیا اور فوج کے عنوان فتوحات روڈ کار کا ہو پر وہ غیب سے ظاہر ہوئی زبردست خان اور شیر جلا اور اوسکا بیٹا شیر جہا اور پسر مدخان محمودی اور محمد حسین راہ خواجہ جہان احمد بہت سادات بارہہ کہ عبداللہ رو سیاہ کی فوج میں بھیجی تھی حق تک ادا کر کے شہرت شنادت سے شیرین کام ہوئے اور عزیز اللہ ہونہ حسین خان کا بندوق سے زخمی ہوا لیکن سلالت رہا اگرچہ ایسے وقت میں چلا جانا اوس منافع کا تانید غیبی سے تھا لیکن اگر عین حکمت یہ حرکت بد اوس سے ظہور میں آتی تو گمان غالب تھا کہ اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتے اتفاقاً اوسکانا مہلظت اللہ شہور ہوا اور جو کہ ایسے یہ اوسکا لقب تھا اسوسٹے نہیں بھیجی یہی نام رکھا اب جہان احمد تانید نہ کو رو ہی مراد ہو گا چونکہ مقبولان براجم کہ لڑائی سے بھاگے تھے برہمنی کے جنگل میں پھنسنے پھرتے پھیل سکے اور لغت اللہ نے حملہ اور بد فیصیوں کے پاس یہ دولت کے کہیں کو سر پھا جا کر دم نہ جب سینے خراس فوج کی سنی سجدے شاکر اس شخص آتی کے اوسکے اور نوکران لائق خدمت کو اپنے رو برد طلب فرمایا دوسرے دن سندھ کا میر سے رو برد لانے یہ طاقتور کعب وہ ضرب بندوق سے مارا گیا تو اوسکے جلالے کو ایک قریب گاؤں میں لے گئے اور اگ جلا نا چاہا تھا کہ اون لوگو کو دوسرے ایک مجمع نظر آئی وہ سب اس خون سے کہ کیندین کے بنادین بھاگ گئے اور اوس گاؤں کا مقدم اوسکا سر کاٹ کر اٹھانے کے پاس کہ جاگیر دار اوسکا فون کا تھا بغرض اپنی آبرو کے لے گیا پھر وہ میر سے رو برد لایا اوس وقت تک اوسکا چہرہ دست تھا لوگوں نے سوئی لینے کی طمع سے اوسکے کان کاٹ لیے تھے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کسی بندوق اوسکے لگی اوسکے مارے جانے سے پھر کوئی سقدہ وار پھیل گیا تو ت بازو بگاڑا وہ تک ہندو تھا جبکہ چھوٹے پاپ سے کلاپنے رو برد اوسکو سینے مرتبہ سلطنت کو پونچایا تھا یہ معاملہ کیا تو بھی متبھتا تھا کہ کے بہبود کی صورت نہ کیے گا اور جن نوکر دن سے اس لڑائی میں کوشش کی تھی او کو گنہایت بادشاہی سے درجہ بدرجہ سزا دیکھا خواجہ ابوال

منصب پنجہزاری سے اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا فوازش خان کو منصب ہزاری ذات اوتین ہزار سوار کا بخشا باقرخان سہ ہزاری ذات اور بانسو سوار اور نقار سے ممتاز ہوا ابوالہجیم حسین کاشغری صاحب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا غزنا اللہ دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سر شہینہ خواجہ نور الدین قلی کو دو ہزاری اور سات سوار ماجہ ابوالحسن کو بھی دو ہزاری اور ہزار سوار لطف اللہ کو ڈیڑھ ہزاری اور بانسو سوار روڈ خاں کو ہزاری اور تانہ سوار عثمانی کے اوز نام کے مفصل لکھنا غلوں میں عرض میںے ایک دن وہیں مقام کر کے دوسرے دن وہاں بسے کو پھینچا

خان عالم نے اتر آباد سے کوچ کر کے دولت پستانہ بوسی کی حاصل کی۔ تاریخ قریب موضع جھانسن کے زمانہ لشکر جلالت شامل کا پہلا
 وہاں سر بلند رہنے لگے اور اسے اگر سعادت ملازمت کی پائی اور سینے او سکوعہ ایہ غیر خاص سے سبھی لٹارہ سرفراز کیا اور بعد از مرزا خان اور
 باقی لوگ کہ لغت لٹارہ کے ساتھ چلے گئے تھے اور اسکے قابو سے نکل کر پوری ملازمت میں آئے اور انھوں نے بیان کیا کہ جب لغت لٹارہ نے
 گھوڑا بڑھایا تو ہنسنے جا نا کہ لڑائی کو گھوڑا بڑھاتا ہی اس واسطے ہی سب سے او اسکا ساتھ واجب دیدگان اون لوگوں کے پوسنیچے تو اوقات
 سوار خان و تسلیم کے کچھ رہے نہو کا پھر وقت قابو کا دیکھا بدت پستانہ بوسی سے مشرف ہوئے اور باوجودیکہ ان لوگوں نے بید و دل سے
 دو ہزار اشرفیان مرد مخمب میں لیکن موجودت باہر جس کا نہ تھا ہینے اور اسکے اظہار کو رہتی عمل کیا اور نیوین کو جنس شرف آفتاب کا آرت
 ہوا اور کھرا امانت منصب اور عنایت لائق سے سرفراز ہوئے وہاں بعض اوقات دوسرے آگے سے اگر ملازمت حاصل کی اور کتب لغت کہ آرت
 تالیف کی تھی میرے علاوہ میں کافی بیٹک کمال محنت سے جمع کیا۔ ہر اور ہر لغت پر آگے اور ت دوں کے اشعار گواہی میں لایا جس
 فن میں ایسی تین ہوتی تھی۔ انجیسیر کتب سہ ہزاری اور چوبیس سو اعراب کیے اور فرزند شہزاد کو فیل خاصہ تہذیب خدمت عمل کر کے
 موسوی خان کے نامزد کی اور امان اللہ پدماہت خان کو خطاب خانہ زاد جانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور
 نشان و فقارہ دیکر اور کاتبہ بند اور دی ہشت کو کنا کے کوئی فتح پور کے نزول اقبال کا سوا وہاں اعتبار خان نے آگے سے آگے
 ملازمت حاصل کی اور منظور نفع آیت ہوا اور وہیں کو م خان و مظہر خان برادر کر م خان آگے سے اگر حاضر دیار ہوئے اور اعتبار خان کو
 کہ حفاظت قلعدہ آگرہ میں خوب کوشش کی تھی خطاب ممتاز خانی سے ممتاز فرمایا اور منصب شہزادی ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور خلعت
 مع شیر مرغہ اور بھی گھوڑے کے دیکر خدمت مذکورہ پر رغبت کیا اور سید بہر منصب ہزار ہفتی ذات اور شہزادہ ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور م خان
 منصب سہ ہزاری اور دو ہزار سوار سے اور خواہ تمام ہزاری منصب اور چار سو سوار سے ممتاز ہوئے جو تھی تاریخ ماہ مئی کی حضور خان فرنگی کو در
 اور سکے پہلے گذرا مع اپنے بھائی اور نوبت خان کہ معنی کے اور سب بید و دل سے جدا ہو کر میری خدمت میں حاضر ہوئے پوسنیچے خواص خان کو
 نزدیک فرزند اقبال مند شاہ پر ویز کے بھیجا اور میرا عیسے ترخان نے ملتان سے آکر سعادت پستانہ بوسی کی حاصل کی نہایت خان کو سینے شہزادہ
 عنایت کی دسویں کو پرگنہ نندون لشکر گاہ ہوا وہاں حضور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات
 اور ہزار سوار سے امتیاز بخشا گیا اور چون کو مقام کیا جو اس روز ملاقات شانزادہ پرویز کی مقرر ہوئی تھی اس واسطے سے حکم دیا کہ تمام شہزادے
 اور اطراف اور محل نوکر بہتور لائق اور سکے استقبال کو جا دیں بعد وہ پرس کے نیک ساعت تھی پرویز نے زمین بوسی سے اپنی بیٹائی منوکی اور
 بعد اسے کو ریشہ تسلیم اور طریق قرہ کے سینے فرزند اقبال مند کو نہایت شوق سے بغلکے لیا اور کمال اور سپہ فرارش اور مر بائی فرانی ان دونوں
 ہزار بائی بید و دل سے وقت جانے کے پرگنہ انبر سے کہ وطن مانوہ راہہ مانسنگہ کا ہر چنداں باشون کو بھیجا کہ آئیایا ہاں سوین ماہ مذکورہ تیر سبھی
 ساروالی کے مقام لشکر اقبال کا ہوا پیش خان کو دو واسطے تمیز مکانات بھیجے کہ پہلے رغبت کیا اور فرزند سعادت مند شاہ پرویز کو ساتھ رہے
 منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار کا ہر چند ہر تیرہ کیا اور جب سینے سنا کہ بید و دل سے بگت سنگہ سہ ہزار سوار کو مقرر کیا کہ آئی
 وطن میں جا کر کہ پستانہ پنجاب میں شور و فساد پکڑے اس واسطے صادق خان کو کہ تیر سبھی تمام صوبہ دار پنجاب کر کے اور سبھی کو تھمت
 اور خلعت مع شیر مرغہ و فیل عنایت کیا اور منصب اسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مقرر کر کے عنایت توغہ و فقارہ
 سے سرفراز کیا پھر عرض ہوئی کہ میرا بی بیع الزمان پیریز شہزادے کو کہ حضور ہی مشہور ہو اور اسکے چھوٹے بھائیوں نے حالت بیخبری میں مار ڈالا
 اور بعد چند دنوں کے اور سکے بھائی حاضر بارگاہ ہوا زمین بوسی سے کامیاب ہو اور ماہ تھی معی بیع الزمان کی بھی حاضر ہوئی لیکن جسکا کہ
 جا ہیے مدعی اپنے فرزند کے خون کی نہوئی اور وہ شرعی سے ثابت نہ کر سکی اگرچہ بدوخی منرا کی مقرر تھی کہ مارے جانے پراہے اسکے اٹھو

بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت کے ہمالیوں جیسا اور کیا میرا راز سے بڑے بھائی کے حق میں کہنزلر باب کے ہر ایسی حرکت ظاہر
 ہوئی میری عدالت نے درگزر مناسب جانا اس واسطے سے لکھا گیا کہ یہ بالفعل قید خانہ میں مقید رہا جو اس کے جیسا مناسب ہو گا کیا جاوے گا
 اکیسویں کو راجہ جگجیو کے سرپرستوں نے اپنی جاگیر سے اگر دولت راجہ ہوسکی حاصل کی مگر ملک کو کوہنے واسطے لانے فرزند خان
 کے لٹان کو بھیجا تھا اس تاریخ میں وہ معادہ ہنگو کے حاضر باگاہ ہوا اور اسی طرف سے عذر ضعف اور بیماری کا عرض کیا اور اپنے بیٹے
 اصالت خان کو مع ہزار سوار اسکے ساتھ میری خدمت میں بھیجا اور اپنے نڈا کے سے کمال تامل کیا چونکہ عذر اور کا معقول تھا اس واسطے
 مقبول ہوا چھویں تاریخ فرزند قابا لند پر وزیر کو مع عا کشفور ہلے دولت کے تھا قلب پر پھر کیا کہ بہتیمال اوس نالائق کا کرے اور اسکا
 نیابت میں اختیار ہر طرف سے کاروبار کا منابت خان کے حوالے کیا امرا اہل دار اور بہادران جان نثار جو فرزند پر دیکے ساتھ معین ہوسے اور
 یہ نام میں خان عالم ہمارا جگجیو فاضل خان رشید خان ناصر گروہرا سب محمد اور یہ خواجہ میر عبدالمیزان عزیز اہل اس خان پرورش خان کر لیا
 سید ہر بھان لطف مند کے شان دس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار ہزار اور جسے تو جی کے مع میرا لکھ روپہ خزائن کا رعیت
 میں اوس فرزند احمد کے ہمراہ کر کے حضرت فرمایا اور فاضل خان کو بخشی اور واقعہ نویس اس لکھا گیا یہ بیٹے خلعت خاص مع نادری
 نعلینت کے کام کے گریبان دو اس میں سوئے جسے ہوسے تھے اور برف اکتالیس ہزار روپے کے ہزار میں طیار ہوسے تھے اور خاص
 ہا بھی ترن گج نام ساتھ دس تھنیوں سنگہ اور ن سہ لھوڑا اور تلوار صبح کہ یہ سب قیمتی متھتر ہزار روپے کا تھا شانزادے کو مرحمت کیا اور اسی طرح
 نو جوان بیگنے بھی خلعت اور سب و فیصل موافق رسم کے فرزند مار کو عنایت کیا اور مات خان اور دوسرے امر کو بھی ہاتھی اور گھوڑے
 اور سہ پان عنایت کیے اور خاص نوکر فرزند پر دیکے بھی عنایت لائق سے سرفراز ہوسے اور اسی تاریخ نلوفر خان کو خدمت نیر بخشی و کیر خلعت
 عنایت کیا اور غرغہ خور داہا آئی میں شانزادہ دو درخش پونہ جزو کو صوبہ دار ملک گجرات کے خان عظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزاد
 کو اپ و فیصل اور خلعت اور خراج خاص معصع اور توغ و تقارہ مرحمت کیا پھر خان عظم اور نواز ش خان اور اکثر خدام بھی حسب تہنوار ش
 شاہی متھتر ہوا اور ادا دت خان کو فاضل ملکی جگجیو شہزادگی عنایت کی اور کرن اسطنت آصف خان کو صوبہ داری بیگالہ اور اوسرے سرحدی
 و کیر خلعت خاص مع شمشیر مع عطا فرمایا اور اسکے فرزند ابوطالب کو اوسکے ساتھ مقرر فرما کر منصب دونہ زاری ذات اور ہزار سوار پر وزیر
 روز شنبہ نوین ماہ مذکورہ مطابق اونیسویں رجب سنہ ایزدہشت کو باہر امیر کے گنا سے تالاب آنا ساگر کے نزول سعادت فرمایا شانزادہ داؤد
 کو منصب بہت ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کے نزانہ دو لاکھ روپے کا واسطے مدد خرچہ لکھ ہا ہی اوسکے کے مرحمت کیا
 اور حکم لاکھ روپے کا واسطے خرچ ضروریات کے خان عظم کو دیا اور الہ یار بیگ پسران تھا بیگ کہ فرزند پر دیکے خدمت میں تھا حساب لہاں
 فرزند ابوبیک کے عنایت علم سے سر بلند ہوا اور تارخان کو نعلیہ داری گواہا پر خلعت کیا راجہ جگجیو منصب پھلاری ذات اور چار ہزار سوار
 سے سر بلند ہوا اور تین آگر سے خبرانی کھڑت مریم الزمانی بیگ نے دارقانی سے انتقال فرمایا اہل بیتاے اور کو غریب دوسیا سفرت
 فزادے اور جگت سنگ گپیر نا کر ننے وطن سے ہمیں اگر دولت زمین بوس حاصل کی اور برابر ہم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ نے چوہتیس
 باھقی وہاں سے بطریق پیشکش کے بھیجے اور باقر خان فوجداری سرکار اودہ ہراودا دت خان فوجداری میان دو آب پر مقرر ہوسے
 اور میر شرف کو دیوان بیات کا فرمایا بارہویں تیر ماہ آئی کو عرضداشت متھدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی معلوم ہوئی تفصیل ملکی یہ ہے
 کہ بیٹے صوبہ گجرات کی اسطاعت صوبہ پر فتح رانا کے انعام میں بید دولت کو عنایت کیا تھا جیسا آگے گنا سندھ بہن اوسکی طرف سے وہاں کا
 حاکم تھا جب اوسکے دل میں میری طرف سے اداہ فاسد آبا تو اوس ہندو کو کہ متناقی اور ضد تھا سبہت خان اور شہزاد خان اور شہزاد خان
 اور دیگر بندگان شاہی کو کہ وہاں کے جاگیر دار تھے اپنے پاس لہوا لیا اور سندھ کے چھوٹے بھائی کو اوسکی جگہ مقرر کیا پھر جس سندھ را گیا

شہنشاہ

اور بیدولت بھاگا تو ماند و بیطرف گیا اور ملک کو برت لعنت اللہ کی جاگیر میں فرستادے کے چھوٹے بھائی اور اصحت خان و بان کے دیوان کو سے خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکھ روپیہ میں طیار ہوا تھا اور پردہ نہی دو لاکھ روپیہ کا کمان سبکویری پیشگی کے واسطے دست لیا تھا اسنے پاس طلب کیا یہ صفی خان جعفر بیگ کا بھائی ہے کہ میر سے باپ کی خدمت میں خطاب اصحت خانی سے مخصوص تھا ایک دست نوزبان بیگم کے بھائی کی کہ سنے اسکو اصحت خانی کا خطاب دیا ہے اور اسکے گھر میں بچہ اور دوسری بڑی لڑکی اور کئی شاہجہان کے گھر میں بچہ اس نسبت سے وہ بیدولت توقع مہر امی اور موافقت اول سے رکھتا تھا لیکن جو تقدیر میں اس کے ساتھ مذمتی اور قری میر سے یہاں لکھی تھی وہ میر سے یہاں مصدر اچھی خدمتوں کا ہوا جیسا کہ کہا جاتا ہے عرض ملک لعنت اللہ بے وفائے ایک اپنے خواہجہ سردار وادار نام کو اس ملک کی حکومت چھینا بھیجا وہ چند سالوں کے ہمراہ احمد آباد میں آکر گجرات پر قابض ہوا جو صفی خان ارادہ دولت خواہی کا دل میں رکھتا تھا اس واسطے نئے نوکر گنت جمع کر بھانے اور لوگوں کے ماننے میں ہوا اور چند روزہ ڈاکہ کیم پندرہ سے ٹھکر کتا رسے تال کا کر کے مقام گامی اور وہاں بہ جمعہ ناکو چلا اور یہ ظاہر کیا کہ بیدولت سے کہ پاس جانا ہوں اور پوچھ شیدہ ساتھ نادر خان اور بیدولت خان اور نادر خان افغان اور دیگر نندگان رہا بار اور فرود بان باخلاص سے کہ وہاں کے جاگیر دار سے خط لکھ کر میری دولت خواہی پر گاہ کر کے منتظر رہتا رہا صلح نام ایک بیدولت کے ملا کہ کہ فوجدار موضع پہلا دکا تھا اور خوب لشکر نہ مانہ رکھتا تھا ظاہر حال سے معلوم کہ صفی خان بچہ اور ارادہ بچہ اور کتر نے بھی یہ بات جانی تھی لیکن صفی خان کے بندوبست اور لوگوں کے ملاسنے سے ہاتھ پاؤں ہلاکت اور صلح اس ملک کہ سدا صفی خان خزانے پر قابض ہو جائے بطریق پیش بینی قریب دس لاکھ روپیہ کے آگے بڑھ کر بیدولت کو پونجا دیے اور کتر بھی بڑا بچہ اور چھپے سے لیکر روانہ ہوا لیکن سبب بوجہ کے تحت ہمراہ نہ لیا گیا صفی خان نے قابو پا کر محمود آباد سے بڑھ کر کراچ کو کہ شاہ را سے بائیں طرف واقع ہے اور نادر خان وہاں تھا آیا اور نادر خان اور باقی دولت خواہوں نے بذریعہ خطوط پیغام بھیجا کہ ہر کوئی اپنی جاگیر سے ہمراہ اپنے سواروں کے وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار ارباب بقاوت کی ہی ایک دروازے سے کہ ادنی طرف واقع ہے شہر میں آئیں اور اپنی موروثی جاگیر گنہ میں چھوڑ کر نادر خان کے ہمراہ فوج کو قریب شہر کے پونچھ شہان باغ میں تھوڑا توقف کیا تاکہ دن خوب روشن ہو جائے اور دوست دشمن میں فرق معلوم ہو اور بعد روشنی دن کے باوجود کہ کچھ اندازہ نادر خان اور دوسرے دولت خواہوں کا ظاہر نہ تھا پھر اس بات کے کہ سدا مدعا مقنین مطلع ہو کر کہیں دروازے تلے کے بند کر لیں نصرت ازیدی روٹل کے دروازہ سارنگپور سے شہر میں در آیا اور اتفاق سے اسی وقت نادر خان بھی دروازہ سارنگپور سے شہر میں داخل ہوا لعنت اللہ کے خواہجہ نے میرے اقبال کی ترقی دیکھ کر شیخ حیدرغیرہ میان وحید الدین کے گھر میں پناہ لی اور جاہلیت و دستخواہوں نے تقارہ فوج و نصرت کا بجا بروج و نصیل کو خوب مضبوط کیا اور چند لوگوں کو اوپر گھر محمد نئی دیوان بیدولت کے آگے میں بیگ منشی کے کچھ کراد کو قید کر لیا اور شیخ حیدرغیرہ خود آکر خبر کی کہ خواہجہ نصرت اللہ کا میر سے گھر میں ہے اور اسکو بھی پکڑ لائے اور بیدولت کے تمام نوکروں کو قید کر کے شہر کے بندوبست سے خاطر جمع کی خبر اوتحت اور دولا کھ روپے نقد اور باقی اسباب بیدولت کا اور اسکے لوگوں کا کہ شہر میں تھا نندگان مخلص کے قابو میں آیا جب یہ خبر بیدولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ ہمت خان اور شہزادہ خان اور سردار فرزانہ اور قابل بیگ اور ستم ہار داتاہ صلح پیشی وغیرہ کے آگے کوچھ نوکران شاہی اور اپنے ملازموں سے قریب پانچ چھ ہزار سوار موجود کے احمد آباد میں اپنے کے صفی خان اور نادر خان بستہ کر باؤن ہمت کا جائے رہے اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگوں کے جمع کرنے میں مشغول ہوئے اور نقد و جنس سے جو کچھ انکو ملا تھا میان ملک کے تحت کو بھی نوکر سپاہ کو تقسیم کیا اور راجہ کلیان زمیندار راندرو اور سپہ سالار گوپی اور اس طرف کے اکثر زمینداروں کو شہر کے اندر بلایا کرتی جاہلیت اور نے کچھ انتظار رکھ کر کہ شہر زمین آگیا ماندو سے بڑو دہ پونچھ

اور دولت خواہوں نے کتبشای بہت اور بربری توفیق نے غم سے نکل کر اسے تلاب کا کہیے لکھا اقبال کو کہہ سکتا کیا جو کہ سنت اللہ نے جانا تھا کہ میر سے جلدی جانے سے شاہد عدالت خواہان شامی متفرق ہو جاوے گی لیکن جب ان لوگوں کا باہر نکلنا سنا بلے کے آراہ سے سنا تو بروہے میں توفیق کا اندر منتظر آئے لگ کا کہا اور جب لگہ باو کے پس آگئی تو قدم گراہی کا آگے بڑھا یا جماعت میر سے دو چہرہ ہوں کی بھی کا کہیے اور کھنگرا باہر موضع توہ کے کہ قریب نذر حضرت طلب عالم کے ہر اگر خیر زمین ہوئی سنت اللہ تین دن کی راہ دو دن میں قطع کر کے بروہے سے محمود آباد میں آیا اور سید دلیر خان شہزادہ خان کی عورتوں کو بروہے سے ہمراہ لیکر شہر میں لے آیا تھا اور عورتیں سرفراز خان کی بھی شہر میں تھیں معنی خان نے پوشیدہ کو وزن کو بیخام بھیجا کہ اگر اپنے دل میں تک ورامی کو پتہ نہ سے دور کہے بادشاہی غیر خواہوں میں داخل ہو تو پھر دو دنیا میں ہمارے پاس سے بہری اور ترقی ہوگی اور نہ تمھارے ہاں درمیاں کو جری طرح مارو گا سنت اللہ نے اس حال سے آگاہی پا کر بہانے اور بھان کو گو ہے اپنے پس ملا کہ قید کر لیا اور جو شہزادہ خان اور ت خان اور صاحب پریشی باہم متفق تھے اور ایک جگہ اور سے تھے اور اسے شہزادہ خان کو کہہ کر تھکا غرض کہ شہزادہ خانبان کو لسنہ جری میں سنت اللہ نے اپنی جگہ سے سوار ہو کر کنت ان کو آ رہے کیا اور ہر تک حلالوں نے بھی فرج اقبال کو کہہ لیا اور ساتھ عد جلال وقتا کے ہوئے اور وقت سنت کے دل میں آیا کہ میرے بڑھنے سے لشکر شاہی متفرق ہو جائیگا اور میرے مراد ہا تھا ہیگی لیکن جب اسے میرے دولت خواہوں کی ثابت قدمی دیکھی تو عاثر ہو کر دست چپ کی طرف لوٹ گیا اور لوگوں میں ظاہر کیا کہ اس میدان میں مارت و زینت دبا رکھی جو میرے آدمی بیان لڑنے سے بہت متعلق ہوئے مصلح یہ نہ کہ سونچ کے میدان میں لڑائی شروع کروں غرض کہ یہ کہنا اور سکا بھی سائید الہی کی طرف سے تھا کہ اس کے پھرنے سے شوہر بھاگنے کا سبب میں شور ہوا اور ان لکھنؤ بادشاہی کے دل میں بھڑے اور سکا بھیجا کیا اور وہ بے سعادت سرگنج سنگ نے جاسکا موضع باریکہ میں رہ گیا دولت خواہوں نے بھی مالودہ گاؤں میں کر تین کو اس پر اوس سے تھا لشکر اقبال آ رہے کیا اور دوسرے دن فجر کو بائیں پسندیدہ لڑائی میں توجہ ہوئے اور فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ ہراول میں ناہر خان اور راجہ کلیان اور نذر اندو کا اور باقی بہادر فوج کے اور دست چپ میں سید دلیر خان اور سید سید اور دوسرے جنگاں ان خاص سندا اور جانب بہت میں نالودہ اور سید یقیوب اور سید غلام محمد اور دوسرے فداے جان شہزاد اور قول میں صفی خان اندکعات خان شہزی ہمراہ فوج شاہی کے ہوئے اور تقدیر سے جہان سنت اللہ کھتر افتادہ زمین بہت و بلند تھی اور وہاں تھوڑے کا جنگل تھا راستے اور میں تنگ تھے اس سبب سے اوسکی فوج کا انتظام خوب نہو سکا اوسنے اپنے اکثر عمدہ لوگوں کو ہمراہ رستم بہادر کے آگے کیا تھا اور بہت خان اور صاحب بیگ بھی اوسکے ہمراہ آگئے تھے غرض کہ اوسکے لوگوں کا مقابلہ پہلے ناہر خان سے ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سے بہت خان نغم بندوق سے مارا گیا اور صاحب کو ناو خان اور سید یقیوب اور سید غلام محمد وغیرہ نے گھیر لیا اور عین لڑائی میں سید غلام محمد کے ہاتھی نے اوسکو سو بیٹن لپیٹ کر گھوڑے سے اڑھار لیا لوگوں نے اوسکا کام بھی تمام کیا اور قریب سو آدمیوں کے اوسکے ہمراہ مارے گئے اور وقت وہ ہاتھی جو بد خواہوں کی فوج کے آگے تھا شہزادان اور بندوقوں سے پیچھے کو بھاگا اور تھوڑے کے جنگل میں جہان راہ تنگ تھی وہاں بہت مخالفت اور میں کھل گئے اور ہاتھی کے پھرنے سے مخالفتوں کا لشکر بگاڑ گیا اوس وقت سید دلیر خان نے سید میر ہات کی طرف سے آکر لڑائی بڑھائی سنت اللہ کو نہر بھاگنے بہت خان اور صاحب خان کی زینت بھی تھی حال ختی جنگ کا دیکھا اوسکی مدد کو دوڑا فوج شاہی کے ہراول دہلے کر لڑنے لڑنے بہت زحمتی ہوئے تھے اوسکے آنے سے پیچھے ہٹے اور قریب تھا کہ شکست ہو جاوے لیکن چند اور نگریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سے ہراول والوں کی لگ کو پونجا اور سنت اللہ نے خبر مارے جانے بہت خان اور صاحب خان کی سستی اور صفی خان کو مع غول آئے دیکھ کر گھبرا گیا اور میدان سے بھاگا دلیر ان نے ایک کوس تک اور کا تھا تب کیا اور بہت لوگ اوسکے ہمراہی مارے اور قابل بیگ کھرام

بہت لوگوں کے ساتھ فرعون شی کے ہاتھ سے پھاڑا گیا اور چہرے پر زخم لگا کر اس واسطے ان دونوں کو بچولان کر کے ہاتھی پر سوار کیا تھا اور اسے ناموں کو اس کے پاس بٹھا کر لگایا تھا کہ اگر شکست ہو تو ان دونوں کو مار ڈالنا تھا۔ گتہ وقت ایک غلام نے تو بہادر پسر سلطان احمد کو وقت فرار بھر سے مار ڈالا اور سر فراخان دیدہ دلہنتہ ہاتھی کے اوپر سے گرا ہر چند اس کے بھی خنجر مارا لیکن گھبراہٹ میں کاری بند لگا لگا صفی خان نے سر فراخان کو تلاش کر کے میدان سے اٹھا کر شہر میں صلابت کے واسطے بھیجا اور لعنت اللہ نے برودہ ننگ مانگ کر وہاں کی اور جو عیال شہزادہ خان کے دولت خواہوں کے قید میں تھے لاچار ہو کر صفی خان سے ملے اور لعنت اللہ پھر برودہ سے بھاگ کر پڑھنے لگا گیا وہاں بہت خان کے بیٹے قلعہ میں تھے ہر چند انھوں نے اس کو اندر نہ آنے دیا لیکن پانچ روز محمودی او کو تھمے اور وہ تین دن ایک کچھ بچے کے قلعہ سے باہر نکال دیا اور جو تھے روز بہ روز دریا بندر سورت کو گیا اور دھونے ننگ وہاں رکھا بنے تفرق لوگوں کو جمع کیا چونکہ سورت پر دہلی کی حکمرانین تھا فریب چار لاکھ محمودی کے وہاں کے متعدد یون سے لیے اور جو کچھ روز وہاں سے باہر نکال لیا کھنچ کر اوپر اپنے بھائی رن کو جمع کر کے برہان پور میں بیدولت سے جا ملا اور جو کچھ صفی خان اور باقی بندگان مخلص سے اجازت میں تھے ایسا عمدہ کام بنا فوراً ایک عنایات شاہی سے سر ملند ہوئے صفی خان منصب ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا رکھتا تھا۔ اس کو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار دیکر ساتھ خطاب سبب، خان ہنگام شاہی اور نشان اور نشان کے سر فرازی بختی نامہ خان کہ ہزاری اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار۔ سر ہوا در ساتھ خطاب شیر خان اور گھوڑے اور ہاتھی اور چڑا تو اس کے ممتاز کیا یہ فوادہ سر سنگر پوکا پور جو بھائی پورن مل لو لو کا پوکہ حاکم رہیں اور چند بری کا تھا صاحب شیر خان افغان نے قلعہ رہیں کو محاصرہ کیا تو مشورہ کیا کہ اس کو تول دیکر مار ڈالا اور اس کے اہل و عیال سب موافق قاعدہ شہد کے آگ میں بخیال عزت جل گئے ساتھ کسی مجسمہ کا او ٹھونڈ لگے اور قریب اور قوم والے اس کے اطراف میں بھاگ گئے نامہ خان کا باپ کہ حکام نامہ خانمان پور نزدیک محمد خان فاروقی تھا کہ اس پر دربان پور کے جاکر مسلمان ہو گیا اور جب اس محمد خان نے وفات کی تو اس کا بیٹا سکن کہ عمر باپ کی جگہ پر بٹھا لیکن اس کو محمد خان کا بھائی راجہ علی خان قید کر کے خود حاکم ہوا بعد چند روزوں کے راجہ علی خان نے سنا کہ خان جہان اور بابی ڈاکر محمد خان کے اس بات برتق من کہ کچھ چکر کریں اور حسن خان کو قلعہ سے نکال کر پھر اپنا حاکم بنا دیں پھر راجہ علی خان نے پہلے سے بندوبست کر کے حیات خان جشی کو ہراہ بہت دلاوردن کے خانبہان کے گھر میں بھیجا کہ اس کو یا زندہ پکڑاؤ یا مار ڈالیں لیکن اس نے حکم عزت اڑائی کی اور جب کام اوپر تک ہوا تو آگ جلا کر سگ گھر بارا دسین جل گیا اس وقت یہ نامہ خان بہت چھوٹا تھا حیات خان جشی نے اس کو راجہ علی خان سے مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کے راجہ علی خان نے نامہ خان کو پرورش کیا اور بہت اوسکی رعایت کیا کہ راجہ میرے والد مرحوم نے قلعہ اسیر کا فتح کیا تو نامہ خان خدمت میں رہنے لگا حضرت مرحوم نے اوسکی پیشانی سے لیاقت اور شرافت دریافت کر کے منصب لائق سے اس کو سر فراز فرما کر صوبہ مالوہ میں پرگنہ محمد پور اوسکی جاگہ میں دیا اور بری خدمت میں اوسکی بہت ترقی ہوئی اب کہ اس نے ایسی خدمت کی تو میں نے بھی اس کو اس خدمت کے لائق سر بلند و ممتاز کیا اور سید دیر خان سادات بارہہ سے ہر پہلے اس کا نام سید عبدالوہاب اور منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا خطاب اور ہزاری ذات اور بارہ سو سوار اور نشان سے سر فراز ہوا مہمان دوآب میں بارہ گاؤں ایک جاگہ واقع ہیں وہاں وطن ان سیدوں کا ہے اس واسطے سادات بارہہ کہتے ہیں ہر چند بعض ان کی سمعت نسب میں کلام کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی شہادت سنے سید ہونے کی خبری دلیل پڑھاوے یہاں کوئی اور ایسی شہادی کہ انھوں نے اوس میں اپنی ناموری کی جو اور ہر جگہ لوگ اکثر ماسے گئے سر فراز ہر ہمیشہ کہتا تھا کہ سادات بارہہ صد سے اس سلطنت کے ہیں واقع میں یہ سچ پڑا اور منصب نالو خان افغان کا ہفتصدی ذات اور سوار کا خطاب ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار

کا ہوا اسپرین پڑگان دولت خواہ بھی حسب خدمت جماعتی کے حزب بلند اور مناصب اور عمدت سے کامیاب ہوئے پھر بیٹے
 اصالت خان پسر خاندان کو واسطے ملک فرزند پادشاہ بخش کے حضور گجرات میں مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہاں بھیجا کہ جہاں شہزاد خان اور
 سرفراز خان اور اس فرج بیرون کے تعین میں آنگو اسپرین کے ہمراہ منیر حیدر میں لے آئے اسکے بعد بیٹے ساکو میں پسر شہزاد خان تنوئی
 سعادت سے بیرون سے جہاں کہ فرزند اقبال شاہ پرویز کی خدمت میں لکھنؤ پہنچا اور بیٹے اعتقاد خان عالمگیر کو منصب چار ہزاری
 ذات اور تین ہزار سو سے سرفراز کیا پھر قراول لے گیا کہ قریب بیان سماجک بڑا گھرو جھگڑا اسکے لشکار کا شوق ہوا جب جنگ میں گیا تو اور
 تین شیر لے بیٹے اون چاروں کو مار کر دولت خان کی طرف مراجعت کی اور شیر کے لشکار کا جھگڑا اس قدر شوق ہر کہ اسکے ہوتے ہوئے چوتھے
 اور لشکار کو دل نہیں جانا سلطان سعود پسر سلطان محمود انارک بڑا نہ بھی شیر کے لشکار کا بیست ارب تھا اور اسکے بیٹے مارنے کی عیب
 غریب بائین تواریخ میں مذکور ہیں خصوصاً تاریخ بیہمی میں خود مصنف نے یہ لکھا ہے کہ احوال لکھا گیا کہ ایک دن سلطان سعود لشکار
 دروہندوستان میں گیا ہاتھی پر سوار تھا ایک بڑا شیر جنگل سے نکل آیا تھی بڑا بڑا بادشاہ نے اسے پتھر چھینے والیا مارا کہ وہ گر لڑا اور پھر
 اوٹھکر ہاتھی کے پیچھے سے چلا اور ہوا میر نے اسے اور ٹھکا ایسی تلوار ناری کہ شیر کے دونوں ہاتھ قلم ہو گئے اور شیر گر گیا اور نکلے بھی
 ایام شہزادگی میں ایسا اتفاق پڑا کہ گجرات میں شیر لگا کر گیا تھا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے نکلا بیٹے اپنے بندوق ماری اسے غصے سے
 جست کی اور ہاتھی کی دم پر گیا اس وقت اپنی فرصت تنوئی کہ بندوق رکھ کر تلوار مارا دن بندوق ہاتھ میں لیکر اور دروازہ کھول کر اس بندوق
 بندوق شیر کے سر ماری کہ وہ زمین پر گر گیا اور اس سے عجیب تریہ قصہ ہر کہ زمین کول کے پتھر پر بیٹھے کے لشکار کو گیا تھا اور ہاتھی
 سوار تھا ایک بیٹھ باسائے آیا بیٹے اس کے کانوں سے براہیک تیرا مارا کہ ایک باشت اس کے پیوست ہو گیا اور ادائیگی تیرے وہ مر گیا چونکہ اپنی
 تعریف آپ لکھن مناسب نہیں اس واسطے قوجہ اوپر اور حالات کے کرتا ہوں پیرا دسویں تاریخ ایک ہار ہوتیوں کا واسطے جگت سنگھ پیر
 رانا کرن کے عنایت کیا اور جسے عرض ہوئی کہ سلطان حسین زندہ مار گئی کا مر گیا بیٹے اس کا تعصب اور جھگڑا اسکے بیٹے شاد خان
 کو عنایت کیا ساتویں ماہ امر کو اور ہریم حسین ملازم فرزند شاہ پر دیز کا لشکار غفران سے خوشخبری فتح کی لایا اور خود شاد خان فرزند پرویز کے
 مشعل اور پر خیرت اور خدمت گذاری دلا اور ان دولت خواہ کے پیش کی بیٹے لشکار اس عنایت آئی کا ادائیگی تفصیل اس کی یہی کہ جب کشت و ظفر ہو کر
 ہمراہ شہزادہ ہلالا قدر کے کر یوہ چاڈا سے پار گیا اور ملک مالہ میں پونچھا تو بیرون سے جس ہزار سوار تین سو جنگی ہاتھی اور پونچھی جھنگ کے
 مانڈو سے قصد جنگ چلا اور ایک جماعت کو ترکان دکن سے ساتھ جادو رہے اور او ویرام اور لش خان اور باقی سپاہی لگے لشکر کیا
 کہ بادشاہی لشکر بر بلوچ ترقی کے کرن لیکن مہابت خان نے ایسا خوب بندوبست کیا تھا کہ شہزادہ دیکو غول میں رکھنا تھا اور خود تمام فرج
 کے کوچ و مقام میں سوشیار اور خبر کریں رہتا ترکان دکن دوسرے دکھائی دیا کرتے لیکن قابو لشکر شاہی پر پناہ سے لیکر فرزند نوکر کا
 چیدا ولی کی منصور خان فرقی کی تھی اور لشکر اوترنے کے وقت مہابت خان سہ سپاہ خرداری کے واسطے الگ لشکر شاہی لشکر پنجابی
 اور تھرا سے جو منصور خان لے آئے اس دن راہ میں شراب پیکے سرت بادہ غزوک ہو کر قریب منزل کے پہنچا اور ان سواروں کو دوسرے
 دیکھا اور شہر شراب میں اپنے سب لے گئے اپنے ساتھ دالوں گھوڑا دوڑایا اور دو تین سواروں کو مار کر قریب جادو رہے اور او سے ہم
 کہ دو تین ہزار سوار زمین کھڑے تھے پونچھا اور ان میں لے اسکو گھیر لیا جب تک جان او میں رہی یا ہتھیاروں ہلانا مارا کہ شہزادہ ان میں سے
 نکل آدوسے آخر کو راہ انعام میں جلائی سوچی ان دونوں مہابت خان سپاہ بیرون کو پوشیدہ خطیہ وہ سطلے مارنے کے
 لشکار چاروں طرف سے تھی اور وہ اکثر لوگ بھی واسطے طلب قبول و قہر کے خطیہ سمجھتے تھے جب بیرون تلخہ مانڈو سے آگے بڑھا تو لوگ
 ایک جماعت ترکان کو روک لیا کہ ستر خان اپنی قہر قہر خاندان کو ہمراہ جماعت تو چھوٹے کے بھیجا اور اسکے بعد دراب خان اور

بیم اور بر میگ اور دوسرے اپنے مقبرہ لوگوں کو روانہ کیا اور جو خورہ جنگ میں آنا نکلے زمین رکھتا تھا اس واسطے خداوند سے
 جنگ کو مع تو چنانہ دیاسے نرہا سے اور تارک خود بھی جو بد مع دلراب اور بیچ کے پیچھے سے طرٹ میدان جنگ کے جلا اور جیکر تیب کا لادوہ
 کے لشکر اقبال نے مقام کیا تو بیدولت نے اپنا تمام لشکر فوج شاہی کو مقابلے کو بھیجا اور خود سمرہ خانہ خانان اور عینہ لوگوں کے ایک کو
 پیچھے رہا بر قند خان کہ مہابت خان سے قول و قرار کیا کہ متذوق وقت و صفت کا تھا کہ جب دونوں لشکر مقابل ہوں تو اپنی جہت میں بر قند خان
 لشکر لشکر شاہی میں آئے اوس وقت موقع پا کر جا گیا کہ شاہ سلطرت پکارنا مہا بندگان دولت خواہ میں آگامہابت خان اوسے اول
 شہزادہ پرویز کے پاس لے آیا اور شہزادے سے عنایت شاہی کا اسید وار کر کے اوسکو خوش اور مطمئن کیا پہلے نام اسکا بہا المالدین اور
 نوکرین خان کا تھا بعد اوسکے مہلے کے فرخیزادہ رومیوں میں اگر وہ مل ہوا جو کہ خدمت میں سسرگرم اور اپنے ساتھ ولسے اپنے
 رکھتا تھا اسوا۔ مہلے سے لائق تربیت کے جا کر برق انداز زبان کیا اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب میں بیدولت کو دکن کی طرف بھیجتا تھا
 تو اسکو میر آتش اوسے لیکر کے دکن لے گیا کہ اسے ہمراہ بھیجا تھا اگر یہ اسے پہلے داغ نمک حرامی کا پیشانی پر لکھا لیکن آخر کو دکنی اوسے
 ظاہر ہوئی اور اوس پرین نام بھی کہ بیدولت کا عمہ کو اور بڑا مہتر تھا جب اوسے جاناکہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کے غیر مہابت خان
 قول و قرار کیا عمہ اور بڑا عزیز اور مہتر صدیوں کے کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکا اہل سے لشکر فوج شاہی میں بیج خدمت
 شہزادہ پرویز کے آئے بیدولت انجانا اپنے سنگ گھرا گیا اور تمام اپنے نوکران سے خصوصاً نوکران شاہی سے کہ اوسکے ساتھ تھے ہر
 ہوا اور اس سے ہمت نہا شب اپنے لوگوں کو کہ گئے بلے ہرے تھے پیچھے بلو کر سہمہ بھاگا اور دیاسے نرہا سے پار اور گیا وہ
 سبھی اتر لوگ قابو پا کر اوس سے الگ ہوئے اور فرزند پرویز کی خدمت میں آئے اور ہر ایک نے اپنے لائق سرفرازی پائی اور اوس
 کہ نرہا سے اور تھا ایک خطا اوسکے لوگوں کے ہاتھ لگا جو مہابت خان نے زاہر خان کے جواب میں لکھا تھا اور عنایات شاہی سے
 اوسکو اوسین امیدوار کیا تھا اور نکل آئے پر بہت ترغیب دی تھی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کے دروہ لے گئے اوسے زاہر خان سے
 بگمان ہو کر اوسکو مع تین ارکان اوسکے کے مفید کیا یہ زاہر خان بیٹا شجاعت خان کا بڑا جویر ہے پوچھو کہ اسے بلے ہرے ہرے ہرے
 تھا اور میں اس بلے سعادت کو قدیمی خادم جا کر تربیت کیا اور خطاب غامی اور منصب ڈیڑھ ہزار می سے سرفراز کر کے ہمراہ بیدولت کے
 فتح و کن پر رضت کیا جن دنوں کہ میں نے اوس صوبے کے امیروں کو واسطے مدد و تہہ ہار کے طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام حضور صافران
 تاکید کیا گیا لیکن یہ بلے سعادت حاضر باہر گاہ نہوا اور خود کو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ دہلی سے شکست کھا کر لوہا اور باہر
 عیال بھی نہ تھا لیکن جب بھی میری ملازمت میں حاضر ہوا یہاں تک کہ اب خداوند کریم نے اوسکو میر لطیف سپہ سالار فرست دیا اوسکے
 کے ایک لاکھ تیس ہزار اوسکے روپے پر بیدولت نے فیقہ کر کے لیا جو کہ دوسری مہابت میں زانقات چکر وہ جب نہدیں ہر
 مکافات پر عرض پھر بیدولت نے جلدی نرہا سے لیکر تمام کشتیوں کو اوس طرف لشکر الیا اور سپہ تون کا بندوبست کر کے اپنے بھتیجے
 کو مع فوج مستدین کے ساتھ ایک جامع ترکان دکن کے گناہ سے دبا کے چھوڑا اور قطار توپوں کی بازگاہ فرود طرف قلعہ سہر اور پانچوں
 کے جلا اور سوت اوسس کے نوکر ایک قاصد کو کہ خانہ خانان نے طرٹ مہابت خان کے بھیجا تھا پوچھو کہ اوسکے دروہ لے گئے
 اوسکے پاس جو خط نکلا اوسکے ہرے ہرے لکھا تھا صدکس نظر کچا ہ سیدازم و ورنہ ہرے ہرے زنبیلہ حرامی جو بیدولت نے اوسکو
 مع اوسکی اولاد کے گھر سے بلو کر وہ خط دکھلایا ہر چند اوسے بہت عذر کیا لیکن کوئی مقبول نہوا عذر نہا اوسکو ساتھ دلراب خان
 اور دوسرے لوگوں کے متصل اپنے مکان کے نظر بند کھا اور اوسکی خال اوسکے حق میں صادق آئی کہ سوادھی اور سپہ نگہبان ہرے
 میں نے ابراہیم حسین ملازم فرزند پرویز کو کہ خبر فوج کی لایا تھا خاصا خوش خبر غامی کا دیکر عنایت خلعت اوہیل سے سرفراز کیا اور

فرمان برکت نمودن واسطے شہزادہ سے پرویز اور صابت خان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہنچ کر تہمت واسطے فرزند باقی ماند
کے اور شہزادہ صابت خان کے واسطے عنایت کی جو کہ صابت خان سے عمرہ حضرت تھو میں آئی تھی میں نے او کو منسوب بہت تہزاری
ذات دوسو سے سرفرازی بخشی سعید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین کو کھس حاصل کیا مور عنایت خاص کا ہوا یہ سعید صلابت دکن میں
تین تھانہ بیدولت وہاں شہسخت کھاکر ماندو گیا تو اسنے اپنے اہل و عیال کو غیر کچھ زمین بھیجا خانانہ آہی کے سپرد کیا اور بے راہ میری اہت
میں حاضر ہوا اور فرما حسن پسر نازم صفوی کا اور حضرت خدیواری بہل چھگے ماندو کو منسوب جو تہزاری ذات اور پانہ سو سواروں سے
صح اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور اہل بیگ داروغہ دفتر خانہ کو نزدیک فرزند از جنہ پر ویز کے ساتھ خلعت خاص اور انواری وضع کے اوس فریضیم
کے واسطے اور ستارہ واسطے صابت خان کے رہانہ فرمایا اور خواص خان کے لئے پہلے بھیجا گیا تھا پھر آراستہ حاصل کی اور زمین اچھی لایا
پھر خانہ زاد خان پسر صابت خان کو سینے منصب پنج تہزاری ذات دوسو سے سرفراز کیا انھیں نوں ایک روز زمین نیل گاؤ کے نکال گیا پچھل میں
ایک سانپ دیکھا لٹھا ڈھانی گڑکا اور چوڑا تیز ہاتھ کا آہٹے خرگوش کو کھل گیا تھا اور آدھا باہر تھاجا اوس کو فرادہ اسیر ہوا اس وقت اس نے
تو خرگوش اوس کے منہ سے چوٹ گیا سینے فرمایا پھر اسکے موٹہ میں دید و پر چندا و حضور نے جا لیکن اندر اوس کے منہ کے ترکہ کے ہر چیز بہت
زور کرنے میں کچھ جڑا اوسکا چوٹ گیا پھر سینے اور ساری کچھ چاک کر دیا اتفاقاً اوس میں سے بھی ایک پتہ ادا بڑا علائقے سانپ کو بند ہوا زمین
چیل کتے جن بہت بڑا ہوا اکثر جانوروں کو پورا کھل جاتا خرگوش کی زمین میں ہوا اوس کو کہ زمین کا ٹا پھر سینے بند ہونے سے اس کے بنگا
مادہ ماری اوس کے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ سینے سنا تھا کہ بچہ نیلگا دکا گوشت لذیبت ہوتا ہے باور میں کو فرادہ اسکا دو بیارہ
بچا کر لانا فی اہمیت خالی لذت اور خیر سے تھا اور پندرہ سوین شہزادہ پورہ اسی کو ستم خان اور محمد اور اور اکثر نوکر بیدولت کے حکم سے
اوس سے جدا ہو کر فرزند پر ویز کے پاس آگئے تھے حسب حکم حاضر دہ گاہ ہوا کہ استناد ہوئی سے کیا باہر چو ستم خان کو منصب پنج تہزاری ذات
اور چار ہزار سوار کا اور محمد اور کو تہزاری ذات اور پانہ سو سوار کا عنایت فرما کر طرح طرح کے الطاق کا امیدوار کیا ستم خان اصل میں پرتشانی
ہو اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قربت میں محمد علی صفائی کی تھی جو کھیل اور مدار کار مرزا سلیمان کا رہا ہے اول ستم آکر نوکر دہ گاہ شاہی کا ہوا و
اکثر صوبوں میں رہا یہاں تک کہ چھوٹے منصف داروں میں ہوا کسی قصور میں اوسکی جاگیر تشریح ہو گئی تھی پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا
نوکر ہوا شہزادہ کا شکار خوب جانتا ہے اور اوسکے آگے بھی خوب خوب کام کیے خصوصاً شہزادہ میں بیدولت بھی اوس کو سب نوکر زمین
غزنیہ کہتا تھا اور میر عمرہ کیا تھا سینے بیدولت کے عزم کرنے سے خطاب خانی اور نشان و تقارہ محبت کیا تھا کچھ زمین اوسکی دکات
میں حاکم گزرات کا بھی رہا ہے اور خدمت عمرہ کی ہے اور میر محمد مراد پسر مقصود میرتب کا ہے کہ مرزا شہزادہ اور مرزا سلیمان کے میان قدیموں سے تھا
پھر اسی روز سعید بیوہ کے بجات سے اگر ملازمت کی اور نور الدین علی نے کہ اکتا لیں اسی منی لغون کے احمد بابا دین کپڑے تھے باجولان
کر کے دہ گاہ والا میں لایا سینے شہزادہ خان اور قابل بیگ کو کہ افسر سفدان تھے مست باقی کے پانوں میں بند ہو کر مراد والا اور بیون تالیخ
مطابق اٹھا رہوں ذی قہرہ کو فرزند شہزادہ کو اہتمام والدہ ولری کی فواسی سے خداوند کریم نے ایک دفتر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت
سبارک ہو با بیون کو جشن ذلت شہنشاہ کا کہتے ہوا اور پانچوں سال پچاس کے اوپر بری عمر کا بھوشی دخری شہزادہ ہوا موافق ہر سال کے
میں آپ کو ملا اور بیون میں قول کر وہ اہل اشتقاق کو تقسیم فرمائی اوس میں سے حضرت شیخ پھر تہزاری کو دو سہزار روپے دے غزہ شہزادہ کی
میر جو منصب سہ تہزاری ذات اور تین سو سواروں سے ممتاز ہوا اور تقسیم تھی گزرات کو خطاب عنایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب سے شہزادہ
سرفراز خان کی محبت نظر ہوئی تو اوسکو قید سے چھوڑ کر اجازت واسطے آئے سلام کے دی اور صبت التمس فرزند شہزادہ کے اوسکے مکان میں
اونے پر شہنشاہ مرتب کیا اور عمدہ چنگیز گذر زمین اور اکثر امر کو سر و یاد دے پھر عمری فرزند شہزادہ پر ویز کی انی کہ بیدولت پر باہر پورے

یا راجہ گیا اور بادشاہ گمراہی میں پریشان ہوا اسکی انھیں یہ سچ کہ جب وہ دربار سے نہ پاسے اوترا تو تمام کشتیوں کو اوس پار لیکیا اور کھانوں پر
تو میں اور نیدرین لگا دین اور ہر بیگ اور کشتی سے والوں کو تیار کر کے حدیہ سے اتر کر اسیر اور برہان پور کو چلا گیا اور خاندان خان اور
داراب کو نظر نہ پانے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ سہرگ کی سچ کہ بلندی اور مضبوطی اور کئی محتاج میان زمین سے اس سے کہ بیدولت دکن میں گیا
وہ قلعہ جو اتر خواجہ احمد اتر و لد خواجہ فتح اللہ کے تھا کہ فدا مان خانہ زاد قدیم احمدت سے سچ پھر بیدولت کے کہنے سے حوالہ حرام الدین
پسر پسر جمال الدین حسین کے ہوا جو دفتر ثنائی نور جہان بیگ کی بیتر حرام الدین کے میان سچ کو جب بیدولت دلی سے بھاگ کر آیا وہاں کو گیا
تو نور جہان بیگ نے میٹر کو کو نشانی بھیج کر تیار کیا گیا ایسا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اسکے لوگوں کو قلعے کے قریب نہ کرنے دینا اور قلعہ درست
کر کے تک علانی چنچال رکھنا کہ بیدولت کا خیال بھی بہان تک نہ پونے اور اوسکو نہ لے سکے غرض جب بیدولت نے اپنے نوکر شرفنا
کو اوسکے پاس بھیجا اور کہ دیا کہ قریب دیکر اوسکو کھلا بھیجے کشتان اور غلٹ لینے کو قلعہ سے باہر آسے اور جب وہ باہر آجاوے تو
پھر قلعہ میں بجائے دے اوس نے سچ و جابستہ شرفنا کے قلعہ و سکو سوچ دیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کے پاس آ گیا
بیدولت نے اوسکو خطاب مرتضیٰ ثنائی اور منصب چارنہاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا میں بھام کیا پھر جب بیدولت پاس قلعے کے
گیا تو خاندان اور داراب نے اوسکو ساتھ قلعہ میں لیکیا اور تین چار دن تک وہاں رہا سامان قلعہ داری کو خوب بھیج کر کے قلعہ داراب
کو بال کس نام راجوت کو کیا یہ گو بال پہلے لوکر سہرگ سے کا تھا کہ دکن جانے سے وقت اوسکا لوکر مہا تھا اور اپنی عورتوں اور زیادہ
سامان کو قلعہ میں چھوڑا اور تین عورتیں منگو کو مع اپنے اطفال اور چند لونڈیوں کے ہمراہ رکھا اور پہلے جا بھاگتا کہ خاندان اور
داراب وغیرہ کو دہن مقید پھولے لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے ساتھ برہان پور میں لے گیا اور انھیں دوزخ لنت باہر خزانہ سورت آ کر
بیدولت کے ساتھ ہوا اور بیدولت نے کمال خوف و ہراس سے سر پھندے پسر راجہ بھیج ڈو کہ کو کہ بندہ مردانہ صاحب الوش سے سچ
واسطے صلح کے اپنے اور صابت خان کے درمیان میں وکیل کیا صابت خان نے کہا ایسا کیا جب تک خاندان نہ آدکجا میں صلح قبول کرے گا
اور مقدمہ صابت خان کا یہ تھا کہ کسی طرح خاندان کو کو سرگروہ دلی فشا کا ہے اوس سے الگ کر لے بیدولت نے لاچار ہو کر خاندان کو تیار
چھوڑا اور قرآن شریف کی منتمی پھر اندر چل کے لیجا کہ اپنے زن و فرزندوں کو خاندان کے رو بہ کیا اور بہت تیری اور گریہ سے کہا کہ اب
مجھ کو ماتنگ ہو گیا ہے میں اب اپنے آپ کو تمہارے پسر دیا غرت اور آج بوسری تمہارے اہلہ تم اب وہ کام کر کہ میں اس سے نیا دہ خراب
منوں پھر خاندان واسطے صلح کے بیدولت سے جا ہوا کہ متوجہ شاہی لشکر کا ہوا اور بیدولت سے کہا کہ تم واسطے حدیہ کے رکھو قلعہ واسطے
صلح کے کہتے رہنا اتفاقاً سے اس سے کہ خاندان کنارہ دریا پر آوے ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی کی تباہی ارات کو اوس طرف دیکھا
اور تری لشکر خاندان کا یہ حال سہرگ لیکیا اور ہر بیگ کس طرح بیدولت وہاں پڑا تھا ثابت قدم نہ سکا یہاں تک کہ وہ سب بھاگ گئے
خاندان میں زور سے اقبال کا دیکھ کر چلان رہ گیا کہ اوس پریشانی کے ڈر کے بڑے سکا زون رہ سکا اور اسی وقت اکثر شلوخاؤں زور دینے کے
اور کئی مسلحی اولاد سا کے واسطے شمشل اور تابعت باو شاہی کے پونے پھر خاندان ادبار بیدولت کی طرف دیکھ کر صابت خان کے واسطے سے
شہزادہ پرویز کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیدولت خاندان کے جاننے اور شکر زب سے پاراوترا نے اور ہر بیگ کے بھاگ جانے سے
صلح ہو کر کمال شکستہ دل اور خوفناک ہو کر باجوہر شدت باران اور طغیانی ڈر یا و ن کے بھاگ تیار راہ بھٹ سے دکن کی طرف روانہ ہو گیا
اداس شمشکش میں اکثر شہزادگان شاہی اور ملازم اوسکے اوس سے جدا ہو گئے اور جو وطن جاوے وہاں اور ہر بیگ اور آتش خان کا ہر سارا تھا
تو بھت اپنی صلحت کے چند منزل تک اوسکے ہمراہ رہے لیکن جاوے اوسکے ٹھکانے میں گیا ایک شہر لے آئے پھر ہا کر اور جو سامان لوگ
گہرا کر گاتے تھے وہ اونٹ لیا تھا جس دن کہ بیدولت دریا سے پاراوترا تو ذوالفقار خان نازکمان کو کہ اوسکا ستر تیار بھیجے دیا

سر بلند خان نام افغان کے بیٹے اور کابل کا حکمگوشی اور فخری اور درمی سے بھید معلوم ہوتا ہے کہ تو اب تک دریا اتر کے کون نین یا وفا دریا
مردوئی آبرو پر چنگو تیری یوفا فی سب سے زیادہ سخت تر ہے اور اس وقت سر بلند خان پا کر ان سے دریا کے کھڑا ہوا تھا کہ ذوالفقار خان کا کہ یہ دوست
یہ پیغام اوس سے کیا سر بلند خان نے جواب دیا اور اتر سے نادر نے میں تیر دو تھا ذوالفقار خان بلین اعتراف کے بولا کہ میرے گھوڑے کے
آگے سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سے تلوار نکال کر اوکلی کر پھوڑی اور اس وقت ایک چٹھان ہمراہی لئے باسن پر بھی گا دریا میں
کر دیا کہ تلوار باسن پر پڑی کچھ ٹوک کس فرزند خان کی کمر پر بھی لگی اور تلوار کے نکلنے سے چٹھانوں نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان گلزنجی
کا بیٹا کہ بیدولت کے خواصوں میں سے تھا باہر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ بے اعانت جیدولت کے آیا تھا وہ بھی آ گیا اور جب نیسے
خبر اس کے چلے جائیگی بہانہ سے اور فوج شاہی لگی وہاں داخل ہوئی سنی تو خواص خان کو جلد تر پاس فرزند نامہ اندر شاہ پڑ کر بھیجا
اور بہت تاکید سے کہا بھیجا کہ سرگرم حصول مراد پرست نہو جانا وروہاں تک سی کرنا کہ یہ بیدولت و دروہ گزرا کہ یہ یا قلم بادشاہی سے باہر
نکال دے کیونکہ میرے خیال میں گزرتا تھا کہ جب بیدولت دکن میں تنگ اور نامراد ہوگا تو تیر قطب الملک کی رات میں ہوگا اور یہاں دیکھا کہ
کی طرف جاویگا سو کجا جاناری کے سینے واسطے احتیاطا اور پیش بندی کے میرا رسم کو صوبہ دار آنا یا فال کے اوس وقت رخصت کیا کہ اگر
اتفاقاً یہ معاملہ اور دھرم پیش آوے تو ہستی کا لمے غافل نہ رہنا اور انھیں دونوں میں فرزند خانبانہ نے لقتان سے آکر دولت زمین کرنا
حاصل کی اور سوا شرفی ذرا اور ایک لعل لاکھ روپیہ کا اور ایک ٹرا سو فی اور اکثر چیزیں پیش کیں اور رسم خان کو سینے باقی عنایت کیا نوین
آبان الہی کو خواص خان عرصہ دست شانزادہ پرویز اور مہابت خان کی لایا اور عرض کی کہ جب شانزادہ پرویز برہان پور میں پونچھے تو باوجود
لوگ سب کثرت باہان کے چل سکتے تھے لیکن شانزادہ موجب حکم ایسے موسم ہٹوا کر گذار میں دریا سے اتر لیتے بیدولت کے سامنے ہوا اور
بیدولت یہ سن کر ہر طرف کو بکرتا جاتا تھا اور کچھ اور برسات کی شدت سے چار پانی بار برداری کی سیکار ہو گئی تھی کہ حساب راہ میں ڈال جاتا تھا
اور فرزندوں اور متعلقوں کو سلامت لیجا نا اور کو نعمت تھا اور سب لشکر شاہی اوس کے قناب میں کر یہ ہٹا کر اسے بڑھ کر گنہگار کوٹ میں
پونچھا کہ برہان پور چلے گئے کوس پر تو بیدولت قلم ہتھیار پونچھا اور جب وہاں پہنچا کہ اوسنے معلوم کیا کہ جاوے اور اودی رام وغیرہ اہل دکن
میان سے آگے میرے ہمراہ چلو گئے تو خیال ابرو لگنے کے خود ان کو سب وہاں سے رخصت کیا اور بڑے بڑے باقی مع سامان گران سہانے
قلم میں چھوڑ کر اور ہر ایک کے سپرد کیا اور سب قطب الملک کی ولایت کی طرف روانہ ہوا جب مالک محمد شاہی سے اوسکا باہر چلنا ثابت ہوا
تو اوس وقت فرزند پرویز بصلح مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوس کے قناب سے باہر گزرا آبان ماہ الہی کو تیرا پور میں داخل ہوا یہاں
ماحبہ سانگہ پور خان مرحمت عثمان لیکر فرزند پرویز کی طرف رخصت ہوا قاسم خان نے منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفرازی پائی
اور میرک ملین بخشی کا بن کو جب انہاس مہابت خان کے خطاب خانی سے سر بلند ی بخشی الفغان اور قاسم خان نے صوبہ بچنے سے آکر
ملازمت حاصل کی پھر سینے اونکو واسطے حفاظت قلم کا گڑھ کے مقرر فرما کر نشان عنایت کیا اور غزہ آذماہ الہی کو باقی خان نے جو کلاہ
سے آکر لاہوت حاصل کی جب میری طبیعت ہم بیدولت سے خارج ہوئی اور گرمی ہندوستان کی موافق مزاج کے تھی اس واسطے دوسری
ماہ مذکور مطابق پہلی صف کو تیر و نظردار الریاست اجمیر سے واسطے سر و شکار کے طرف خط دلنڈیر کشیک کے کوچ کیا اور قبل اسکے اصغ خان کو
صاحب صوبہ بنگالہ کا کر کے اوس طرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا نامل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرے دن کے میرا خوب
مزدبان چھوڑائی اوسکی دشوار ہوئی لاجاں ہو کر سینے اوسکو بلوایا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہو کر آستانہ پوری سے مشرف ہوا اور ملک سنگھ
پھر بانگن کو چھلے کے جانے کی رخصت دی اور خلعت و خنجر صیغ سے سرفراز ہوا اور شاہزادہ نرسنگھ پھر چند وقت فرزند سعادت مند پرویز کی اور
ہمارا سلطنت مہابت خان کی لاکر آستانہ پور سے مشرف ہوا اون میں گھا تھا کہ جواب دل ہم بیدولت سے صحیح ہوا اور داداران دکن

قصہ سادات و راجپوتان

طوعاً و کرہاً فرمانبردار احکام شاہی کے ہیں اب حضرت بھی اس طرح سے تعلق خاطر کو دور کر کے سیر و شکار میں مشغول ہوں اور ممالک محمد و سیدین
جو حکمہ موافق مزارت کے ہو وہاں شریفین فرما ہو کر پیش و نشا طے سے خاطر شریف کو خوش کرین بیویوں کو مرزا دلی سے سروج سے اگر ملازمت
حاصل کی اور یک سو منہا نصب ہزاری سے سرفراز ہوا اصالت طہان سپہر خانمان کا گجرات سے آکر زمین بوس سے مشرف ہوا اور شریفین
عرضداشت عقیدت خان بستی صوبہ بون کی منتقل اور پچھلے ہارسے جانے راجہ گردھر کے آئی قعدا کا بیون کی ایک بھائی نے سید کیرا بہ
جو فرزند پروز کا نوکر تھا اپنی تلوار بننے کو معقل کر کے سپر لئی تھی اور کسی دوکان راجہ گردھر کے مکان کے شیخے تھی دوسرے دن کہ وہ تلوار بننے لیا
تو فرزند ہی پر کہ تیکر ہار ہوئی سید کے نوکر نے اسے اس معقل کر کے چند گریبان مارین راجہ کے نوکر کو معقل لگی حمایت کر کے ان نوکر کو مارا
اور چند سادات باہر وہاں سے قریب ہستے تھے یہ شور سبک سید نہ کو رکھی مد کو آئے اور فنا ڈٹھا اور درمیان سادات اور راجہ پوتوں کے
الائی واقع ہوئی سید کیرا بہ نے صلح سے ہر چالیں سواروں سے لگک کو دوڑا انا اوس وقت راجہ گردھر سے اپنے راجہ پوتوں کے مکان پر
حسب عادت بر نہ پوئے بن لکھنا لکھارے تھے سادات کا غلبہ اور سید کیرا کا آنا نہ کر دوارہ غلبو پانڈرا لیا اور سادات دروازہ جلا کر
اندر مکان کے پونچے میان تک ' اچلی کر راجہ گردھر سے چھینیں اچھو تون کے مارا گیا اور چالیس دمی اور سیکے تھی ہے اور چار سید بھی
قتل ہوئے بعد اسے جانے راجہ کے سید کیرا بہ نے اس کے گھوڑے طویٹے سے گھوڑا بہ لہر کا رہتا لیا امرا چو تون کے جیکر راجہ کے ہار چا
سے صلح ہوئے تو ہر طرف سے فوج سما لالائی کے واسطے آئے اور تمام سادات اور راجہ بھی سید کیرا کی لگک کو پونچے اور قلعے کے
آگے میدان میں جمع ہونے لگے آتش فتنہ نے ترقی پر لای حمایت خان یسنکر اور سوار پور کی الفور وہاں آوا اور سادات کو اندر قلعہ کے لیکھا
اور راجہ پوتوں کو بھی مناسب وقت کے تلی اور خاطر داری کر کے اونے اکثر افراد کو اپنے ساتھ خان عالم کے مکان میں کو وہاں سے فرجیا
لے گیا اور بہت دیکھوئی اور تلی کی اور خود ذمہ دارا کے فیصلے کا ہوا جب یہ فتنہ ختم ہوا پونچے نے سنا تو خود بھی خان عالم کے گھر میں آکر بہت
اور زبان مبارک سے مناسب وقت کے راجہ پوتوں کو بہت تلی دی اور ہر ایک کو اونے لگے بھیجا دوسرے روز نہایت خان نے راجہ گردھر کے
گھر جا کر اونے کو لوگوں کی بہت خاطر داری اور دلجوئی کی اور تیر و حکمت سے سید کیرا کو قید کر لیا چو تون کے قتل کے راضی نہ تھے
بعد چند فون کے او سکو عوض میں مارا اور تینوں تین تا بیع میں محمد ادا کو فوجدار سرکار راجہ کا مقرر کر کے رخصت فرمایا اور تمام ہار و پیش و نشا طے
سیر ہوئی ایک دن راہ میں شرف پوتوں کو جب تک نہ دیکھا تھا سینے باز سے پر لایا اتفاقاً وہ باہر بھی تو بھون تھا اور تجو سے معلوم ہوا کہ کھتے
کا گوشت سفید تیر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑے پورے کا جسکو نہدین گھا گھتے ہیں پود نہ خود سے کہ چھٹی ہی عمدہ ہے اس طرح گوشت
حلوان فریہ کا گوشت بڑے بہتر ہے امتحان کو ان گوشتوں سے کر راکہ شتم کا کھانا پکویا ہے اور ہر با تیر میں چینی کی گھا لگا دوسوین ہار سے
کو قوا پوتوں نے حوالی پکڑ کر جمی آباد میں جڑا یک شیری دی شہنہ ارادت خان اور فدائی خان کو کھانا کھا کر لوگوں کو لیکھا کھانے کو گھیر لین بعد ا
میں بھی گیا اور ختون کی گوشت سے وہ تیر نظر نہ آیا تھا جب سینے ہاتھی آگے بڑھا تو او کسی گوٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق میں او سکو مار لیا
ایام شہزادی سے اسباب شہر سیر ہی نظیرین نہ آیا تھا مصروف کو فرمایا کہ بعینہ او سکی شہید کعبین دزن میں ساڑھے میں میں جہا گیری کا ہوا
طول او سکا سر سے دم کے سر سے تک دو طسو اور ساڑھے میں گز کا تھا اور سو لوین کو مجھے عرض ہوئی کہ حاکم اگر سے کا داخل حور جرت لگی کا
ہوا اول یہ ہار دھان براد خان زنان کے پاس تھا بعد اوس کے مارے جانے کے سیر سے والد بزرگوار کی خدمت میں آیا اور جب میں پیدا ہوا
تو حضرت والد نے او سکو مجھے عنایت فرمایا چھپن برس تک کمال اخلاص اور دلجوئی سے اسنے سیر ہی خدمت کی کبھی اسکی طرف سے ناراضی ہو سکو
نہوئی حقوق خدمت اسکے زیادہ اس سے ہیں کہ لگے جاوین خداوند کریم او سکو اپنے دیا سے حضرت بن غریق کر سے پھر سینے مرتضیٰ بن
کہ دیوان اس سرکار سے حکومت آگرہ سے سرزندگی منشی اور اوس طرف رخصت کیا او اسخ چچور میں کریم خان اور عبدالسلام کو بھائی

نشاہت میں گرسلا دت زمین بوس حاصل کی بائیسویں کو تھما چھین شہنشاہ نے غری تہب ہوا اور ساتواں سال چالیس برس پر ہی عمر کا شروع ہوا اور تھمراے کشتی پر سوار ہو کر براہ دریا سرکرتا پورا چارہارہ میں قراولوں نے عرض کی کہ ایک شیرنی میں تن بچوں کے دیکھی جو میں کشتی سے اتر کر واسطے شکار کے چلا جا چکا ہے اس کے چھوٹے تھے اس واسطے حکم کیا کہ انکو ہاتھوں سے زندہ کر لیں اور انکی مان بٹنی شیرنی کو لینے بندوق سے مارا وہاں مجھے عرض ہوئی کہ زیندار اور گنوار جینا پاس کے طریقے جو سری اور زہری کی کارک بنین لائے اور جنگ اور سخت مقاموں کی بناہ میں اوقات بسر کرتے ہیں امداد و اہی جاگیر دار ان کو نہیں دیتے پرسنگھینے خانماہان کو حکم دیا کہ اس کے مندرجہ ذکو ہمراہ لیکر وہاں جاوے اور خوب گوشمالی اونکی کرے اور قتل و قید میں درج کر کے انکے تماموں اور گھیبوں کو کھد کر برابر خانقاہ میں ملاوے کہ پھر نام اونکے فنا دکانسہ دوسرے روز ہی فیج دریا سے گذر کر جلد تر اس طرف روانہ ہوئے جب اوتھو ہندو دن کو - فرصت بھانگنے کی غلی تو ثابت قدم ہو کر لڑنے کو متقابل ہوئے انکے شاہی کے ہاتھ سے اونکے بہت لوگ مارے گئے اور اہل دیار اونکے قید ہوئے اور سپاہ منصور کو اونکے اموال سے لوٹ بہت ملی اور عرۃ ماہ نہیں کو ستم نہیں نہ سخت فرج و حداری قنوج سے سرفراز ہوکر اور وسط رخصت ہوا اور دوسری تاریخ عبدالقادر نسیم حکیم نور الدین طہرانی کو صوفیوں میں سیاست کا مکر فرمایا انھیں اصلی قون جو کہ جب حداری ایران سے اونکے باپ کو لگان نراہ ... الامان کے تیر کر کے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران ... بھانگ کر ہزار غزالی ہندوستان میں آیا اور امتداد الدولہ کے وسیلے سے بنگال کا درگاہ میں داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تھا چند دنوں میں لینے اوسکو خاص شکار گاہ میں کر لیا اور منصب بافندی کا اور گانوں اوسکو جاگیر میں عنایت کیا لیکن جو تنگ حوصلہ تھا نشہ دولت کا نہ اوصاف کا ناشکری اور کفران نعمت شروع کیا ہمیشہ باتیں شکوے کی کیا کرتا ہر چند لوگوں نے مجھے عرض کی کہ حضرت جعفر اور سعادت فرماتے ہیں وہ شکایت اور نا لافی ظاہر کرنا جو میں بسبب عنایت کے ان باقوں پر یقین نہ لانا تھا یا سنگ کراپنے معتبر لوگوں سے کہ بے عرض تھے مگر سنا کہ وہ باتیں بے اوجانہ کتا ہی جب محکوم یقین ہوا تو اوسکو اپنے روبرو سزا دی ہر عمر نہ زبان سرخ سر سبز مینہ بد بردارہ پھر قراول خیر لائے کہ یہاں ایک شیرنی سے لوگ اس پر گنہ کے کمال تکلیف میں ہیں لینے فدائے خان سے کہ اک حلقہ ہاتھوں کا لیجا اور اسکو محاصرہ کریں من بعد جو سوار ہو گیا اور ایک بندوق میں اوسکو ملا اور ایک دن شکار میں خوش وقت کالے تیر کو باز سے پکڑوایا اپنے روبرو اوسکو پوٹہ چروایا تو ایک پورا چور او میں سے نکلا محکوم کمال حیرت ہوئی کہ اوسکے با ایک گلے میں یہ پورا چور اس طرح گیا اگر کوئی اور کتا تو یقین نہ آتا پھٹی تاریخ دار الملک دہلی مقام کاہ شکار اقبال کا ہوا جو جگت سنگھ سپہ راجہ باسوکا باشارہ بیدولت کے کوہستان شمالی پنجاب میں کہ وطن اوسکا تھا جاگر مصدق شرونا وکامو اپنے صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطے مقرر کیا تھا جیسے پہلے گذر چکا پورا با دو ہو سکا اوسکے چھوٹے بھائی کو خطاب راگی سے سرفراز کر کے سپہ ولعت دیا اور حکم کیا کہ اسکا کھانہ کے پاس جا کر حاجت معذور کو تباہ اور خراب کرے دوسرے دن شہر کے دریاں سے ہو کر سلیم گدہ میں جا کر نزول اقبال کا کیا اور جو راہ شہنشاہ اس کا گھر بسر ہر واقع تھا اور اوسنے وہاں چلنے کو بہت اصلاح و زاری سے عرض کیا اس واسطے حسب خواہش اوسکے اپنے قدم سے اوسکو کامیاب اور خوشنود فرمایا اور اوسکی پیشکش میں سے کچھ اور کسی رضامندی کے سمانوسے قبول کیا بیسویں کو جب سلیم گدہ سے کوچ کیا تو سید ہودہ بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تھا اور پہلے بھی یہ خدمت خوب بجا لیا تھا میرنی بخشی اور وہاں علی محمد علی نے اسے حاکم قریب کاموافق کئے اپنے والد کے درگاہ میں حاضر ہو کر زمین بوسی سے سرفراز ہوا اور کچھ علوم ہوا کہ علی ہے اس بچے کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مقصود اوسکا یہ تھا کہ یہی میرا ووسکے جانشین اوسکا موجب اور بھائی ہے سنگھ ناراض ہوئے اور شہنشاہ میان میں واقع ہوئی تو ابدال نام پڑا بیٹا اوسکا حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو اپنا حامی اور مددگار

بنایا اور اسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا پانچ بیعت اور سنا خوردہ کو بھدا اسکے آپ کی مدد سے بین جانشین اپنے باپ کا کیا جھوٹا
 علی ارے نے محبت سے اس گمان پر کہ گمین اور بھائی ملکر بوسطے میری محبت کے علی امر کو مارنے کا ملین اور اس ملک میں فساد مہیا ہوا اسکو
 میرے پاس رہ گیا کہ میرے دولت خواہوں میں ہو کر اسکا کام کھستی اور رونق پاد سے پھر غرہ اسفندار فرماہ الکی کو برگزیدہ امانتہ محمد سرکار
 دولت و اقبال کا ہوا لشکری نام لہرام رومی کا کہ میدولت سے جدا ہو کر فرزند پر دین کے پاس آیا تھا یہاں حاضر درگاہ ہو کر استمان بوسی
 شرفیاب ہوا اور عرض شدت فرزند از چند روز اور مہابت خان کی استعفی اور سفارش اور مجربائی ہونے اپنے کے عادل خان کے پاس ہوا
 اور اسکی تحریر کے کراؤ سے مہابت خان کی طرف سے لکھی تھی پیش کر کے اظہار دودت خواہی اور زندگی کا کیا سنے اور اسکو دل خوش کر کے پھر
 طرف فرزند پر کے روانہ کیا اور خلعت سن ناری کر گنگا اور کامر داریہ کا تھا واسطے شاہزادے کے اور خلعت واسطے خانقاہ اور مہابت خان
 کے لشکری کے ہمراہ بھی اور ایک فرماں سینے نہایت عنایت سے عادل خان کے نام لکھا اور خلعت مع ناری اور اسکے واسطے بھی ایک قیمت
 بھیجا اور لکھا کہ اگر تائب جاو اور ایک تیرہ ایک عادل خان کے روانہ کرنا پانچویں کو باغ ستر زمین مقام سواکن رے دریا سے بیاہ کے
 صادق خان اور ذمہ رجان اور اسفندار اور ازہار روپ چند گولیا زنی اور باقی امر اور واسطے ملک لشکر پنجاب کے گئے تھے بندوبست کوہ شمالی
 سے خاطر جمع ہو کر آئے اور سہارن پور سے شرف اندوز ہوئے غرضکہ جگت سنگھ جہاں کے کبشاہرہ میدولت اور دھر گیا تھا تو ان دنوں
 میں جا کر شور و فساد مچایا اور جھار پڑی اور جھار پڑی میں میٹھ کر غرہ اور کمزوروں کو لوٹنا اور تہہ کرنا شروع کر کے سرمایہ وبال کا اپنے واسطے
 جمع کیا یہاں تک کہ صادق مسخ دلاوران بادشاہی اور دھر گیا اور وہاں کے امر کو ہوا لکھا اور اسکی گوشامی اور خرابی میں گوشش کی اور جگت سنگھ
 خوف سے قلعہ مورین جمع کرنے اسباب شخص مہاجب موقع قیام قلعہ سے ٹھکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کے محاصرہ سے
 تنگ ہوا اور سامان اور اسکا صرف ہو گیا اور دوسرے زمینداروں کو بھڑکنے دکانا امید ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کی سرفرازی سنی تو کمال
 مضطرب اور حرجان ہوا اور ویسے ہجر پونہا کر نور جہاں یکم سے متجی ہوا کہ میری سفارش کر کے حضرت بادشاہ سے میرے مقدر صاف کرا دین
 میں نور جہاں یکم کی خاطر سے اور اسکے حضوروں سے فرگندہ اور اسکی تاج عرومیان تصدیق دکن کی آئین کہ میدولت ہوا لعت اور دربار
 اور باقی چند شاکستہ حالوں کی تباہ و خراب کہ جہاں ملک سے ٹھکر طرف اور لیرہ اور کال کے گیا پورا اور کمال عزائی اس سفر میں اور کھائی
 اور اکثر لوگ اس کے ہمراہی سے سبب تکلیفوں کے بھاگ گئے اور غین ہے ایک مزاحمہ سیر فضل کہ دیوان اور اسکا بیخ اپنی مان اور عیال کے
 کوچ کے وقت بھاگا جب میدولت اور اسکا جانا سنا تو جعفر اور خان علی اور ایک اور اپنے چند معتبر لوگوں کو اس کے پیچھے گرفتاری کے واسطے
 بھیجا کہ یا اسکو زندہ لے آویں ورنہ اور اسکا سر کاٹ کر لا دین یہ لوگ جلد تر راہ لگو کر کے اس کے قریب پونہ پہنچے جب وہ اس حال سے واقف ہوا
 تو اپنی مان اور گھر والوں کو جھار پڑی میں چھپا کر اپنے چند معتبر مردانہ لوگوں سے اسکے سامنے آیا اور گمان چڑھائی اس کے سامنے ہلا اور
 دلدار واقع تھا سید جعفر خان نے چاہا کہ قریب جا کر براہ فریب اور اسکو اپنے ہمراہ کر لے لیکن وہ اس کے دم میں نہ آیا اور جواب اسکی بات کا
 تیر سے دیا اور خوب مردانہ لڑا اور خان علی اور اکثر رفیقان میدولت کو کھان میں لٹایا اور سید جعفر بھی زخمی ہوا آخر خود بھی سید کا رہی زخموں کے
 راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتھ ہلا سکا بستوں کو نیست دنا بود کیا بعد اسکے مرجانے کے سزا اسکا کاٹ کر میدولت کے روبرو لے گئے
 جب میدولت دہلی سے بھاگ کر ماہر دین گیا تھا تو افضل خان کو واسطے طلب ملک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کے پاس بھیجا تھا اور وہ
 بازنبرو واسطے عادل خان کے اور سب ذیل شمشیر جمع خبر کے واسطے اس کے ساتھ بیٹھے تھے وہ اول عینکے پاس گیا اور پیغام دیکر
 وہ ہیر پیش کیا غریبے قہل کیا اور کہا معاملہ عادل خان کے تالیہ میں کہ وہ سب امر اور دکن میں تاج امیر اور سرتیج کو پہلے اس کے پاس جانا چاہتا
 اور اظہار طلب کرنا اگر وہ قبول کرے تو ہم سب متفق اور تالیہ میں اور پھر جو دو کے لیا جاوے گا پھر افضل خان عادل خان کے پاس گیا

وہ جو تہ پر پیش کیا اور دونوں اسکو باہر شہر کے پڑا رکھا اور کچھ تو جہ کی اور جو کچھ میداوت سے اوسکا اور عزیز کو بھیجا تھا سب کو کچھ تعاسا
 اور اس سے منگو کر کے لیا اور یہ افضل خان و ہرین پلایا تھا کہ خبر مار سے جاتے بیٹھے اور تباہی گھر لڑائی اسی القصد جب یہ دولت اس سامان اتفاقاً
 طلوع سے راہ دور دروازے کو کر کے بندر چھلی پان میں کہ قطب الملک کی زیر حکومت تھا پونچا اور پہلے وہاں پہنچے۔ وہاں ایسا قطب الملک
 کے پاس بھیجا کہ دروازے اور عداوت کا طلب کار ہوا تھا تو قطب الملک نے کچھ نقد و جنس بطریق دعوت کے اوسکو بھیجا کہ اپنے سر سرحد کو لکھ بھیجا
 کہ جہاں ہو کر انکا اپنی سرحد سے باہر توجہ و سلام کر دے اور سب زمینداروں اور جنیوں سے مطمئن کر کے کہہ سکے کہ ہمیشہ ان کے لشکر کو نلہ اور سب
 چیزیں ضروری بلا تکلف پونچھاتے رہو اور بائیسویں ماہ مذکور کو عیس خذ واقع ہوا وہ یہ بکر میں شب کو نکارا گاہ سے پھر کراون لشکر کے تانا تھا
 اتفاقاً ماہ میں ایک ندی واقع ہوئی کہ تیز بہتی تھی اور اوہ میں چٹانیں پتھر کی تھیں اور سین سے اترتے وقت ایک ٹوکے ماہ سے کہ عواں لیا
 مع چند پیلا اور دوسرے پتھیلین میں ڈالے ہوئے تھے لہذا سب پھسلنے پاؤں کے اور میں گر پڑے پھر ڈھونڈ لیا اور بہرے مدد حاصل کی
 مجھے عرض ہوئی میں نے تراولوں اور ملاہوں کو فرمایا کہ پھر وہاں جا کر اٹکو ڈھونڈو میں شاید لجاوین اتفاقاً جہاں لڑے تھے وہاں لے اور اوج
 تیزی اور گہرے پانی کے ذریعے اتر بیٹھے اور پھر وہاں سے اوجرعب یہ بکر بانی بھی کچھ پیالوں کے اندر لگیا تھا وہاں کچھ دیا گذر گیا کہ جب تیز بادنی
 سسز پھٹا تو ایک یا قوت کی اگلوٹھی باپ کی تیز تر سے بارونکوی تھی اسنے خادم کو بارون کے پاس بھیجا اور وہ اگلوٹھی اوس سے مانگی اتفاقاً
 اوس وقت بارون کنارے پر جدیسے بیٹھا تھا جب خادم نے وہ اگلوٹھی مانگی تو بارون غصے سے کہنے لگا کہ میں نے خلافت تجھ پر رکھی اور تو
 ایک اگلوٹھی میرے پاس نہیں رکھ سکتا اور غصہ ہو کر اگلوٹھی وجہ میں پھینک دی بعد چند منیوں کے کہ ماہی اتفاقاً مگر گیا اور بارون خلیفہ ہوا
 تو غور زنون کو فرمایا کہ وجہ میں جہاں میں نے اگلوٹھی ڈالی ہے غور لگا کر ڈھونڈو اتفاقاً کوی اقبال سے خواص پہلے غصے میں وہ اگلوٹھی
 نکال کر رو برد لایا اور بارون کے ہاتھ میں دی اور لیکٹان شکار گاہ میں امام وردی تراول باشی نے ایک تیز چکو دکھایا کہ اسکے ایک پاؤں میں
 خار تھا کہ زار مادہ کی خار سے شناخت ہوتی ہے اسلئے اسنے اتھا مجھے پوچھا کہ فرمائیے تیز ہے یا مادہ میںے کما مادہ ہے پھر جب پٹ اوسکا چرا
 تو اوس میں سے انڈسے نکلے جو لوگ کہ وہاں حاضر تھے حیران ہو کر بیٹھے کہ اسکا مادہ ہونا اس طرح معلوم ہوا میںے کما بیچ ماہ کی نسبت نر کے
 چھوٹی ہوتی ہے بہت دیکھنے سے چکو اسکا ملکہ ہو گیا ہے اور عجیب تر یہ بات ہے کہ گلاب پند کا سر گردن چند دان تک ایک ہوتا ہے خلاف بکر گردن
 سے چار اوٹل تک ایک ہے پھر دو شخ ہو جا کر چند دان سے ملتا ہے اور جہاں سے شخ ہوتا ہے وہاں ایک گراہ معلوم ہوتی ہے ہاتھ لگانے سے
 اور کھٹان کا زخما پیدا ہوتا ہے اور سینے کی ڈھی سے گذر کر دم گرتا ہے اور پھر وہاں سے مڑ کر چند دان میں ملتا ہے اور چھہرہ سیاہ یا ہنق نہ
 ہوتا ہے اور زار مادہ اسکی پو ایل ہے کہ ابق میں خفیہ نکلے اور بر میں انڈسے اور اس کا کر امتحان کیا گیا ہے اور میری طبیعت چھلی کہ بہت
 راعب ہے اسلئے میرے کچھ پھلجان عمرہ لاتے ہیں ہندوستان کی عمرہ چھلی اور وہ بکر پھر برین یہ دونوں صورت میں قریب ہیں ہر شخص
 ان میں فرق جلدی نہیں کر سکتا اور تیز اونکے گوشت میں بھی بہت کم ہوتی ہے کہ لطیف ذائقہ والا ہے لیا ہے کہ لذت اور وہ کے گوشت کی
 بہ نسبت اوسکے زیادہ ہوتی ہے +

اوشوان حسین نوروز کا جلوس مبارک سے

چار شنبہ کو اوشوان میں تاریخ جمادی الاولیٰ کی سنہ ایک ہزار تین سو سبھی میں جب گذرنے لیک پھر دو گھڑی دن کے نیرا عظم نے کہ عظیم ش
 عالم کا ہر بیت اشرف محل میں سعادت تو خلیل کی الرزائی فرانی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے سر بلند ہوے
 اسن احد پیر خرابہ ابو کسن۔ نبع اصل و اضافہ کے منصب نہراری اور تین سو سواروں کا پانچ سو سوار سپہا احمد بیگ خان کا بھی

اوسى مرتبہ کو پونجا اور پیر شریف دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب نر ساری ملا سردار خان نے لاکھڑے سے اگر سعادت زمین بوس کی حاصل کی اور انھیں دفن میںے حکم کیا کہ لیساول اور اہل یساق خبر کین کہ ساری میں دولت خانے سے تلخے ہرے کوئی آدمی عیب داخل نہ سے ہرے گونگے ہر موص نمودم وغیرہ کے ہرے سلسلے نغمین نہ آیا کرے اور اوز ساجن جشن کبیل زیب وادیش کے ہوا اندھری برالام دہری بیدولت کے پاس سے لیکھا کہ حاضر درگاہ ہوا اور عنایات شہابی سے سر فرازی بائی اور جب خبر آئے بیدولت کی سرحد اور دیہ میں تواتر مروض ہوئی تو فغان نام شہزادہ اور ہماہمیت خان اور باقی امر سے تینہ اوس لشکر کے تاکہ صادر ہوا کہ شاعر اس طرف کے بندوبست سے جو بی ملین کر کے جلد طوف صوبہ لکھا گیا اور ہمار کے جاوین اور اگر کجیب اتفاق صوبہ اربنگا اور سکونوں کے تو تہا پنے لشکر حملاوت اترے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردو اور نبارہ احتیاط کے دوسری ماہ اردی ہشت فرزند خانجمن کو طرہ دار لکھا کہ اگر کسی رخصت کیا کہ وہاں جا کر قتل ہے کہ جس خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پونگے تو فوراً اوسکو عمل میں لاو پھر اسکو خدمت حاضرہ نام ہی حکم صادر ہوا اور شہر خاصہ موضع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور خدمت عنایت ہوا اور اسی تاریخ عرض شدت عقیدت جناح سمونہ و دکن کی آئی اوس میں لکھا تھا کہ سب احکام شہزادہ بلندہ قبائل پر دہنے ہمیشہ راہ کج بندگانے ساتھ کھان کیا امید ہو کہ آنا اوسکا اس دور میں ہر بار کہ ہوا یہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو زمین سے بلوا کر عزیزانہ کو اوسکی جگہ مقرر فرمایا پھر چنانچہ خان نے بھی حسب احکام اگر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہانپور سے نکلا تو میر حسام الدین بنفراہ بنے بدخلو کے برہان پور میں ترہ رسکات اہل و عیال دکن میں جا کر عادل خان کی بنا دین نام لبر کرنا چاہا لیکن وہاں تک نہ پونجا تھا کہ جانسپا رخا نے اوسکا خانہ کو کچھ لوگ تعاقب میں روانہ کیے وہ اوسکو مع تعلقات پڑ لانے اوستے مہابت خان کے پاس بھیجا اہمات خان نے قید کر کے ایک لاکھ روپیہ اوستے وصول کیا اور چاروں ہرے اور اوسے رام بیدولت کے ہاتھیوں کو قتل پر باہر پور میں چھوڑ گیا تھا ہزارہ لیکر ملازمت شہزادہ میں حاضر ہوئے اور قاضی عبدالعزیز کو کہ حوالی دہلی میں بیدولت کی طرف سے کچھ عرض کرنے آیا تھا سینے اوسکو بریائی بدی اور صابت خان کے سپرد کر دیا تھا اور اسکے شکست اور خواہوں کے مہابت خان نے قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تھا جو ہشتا سالی قدیم مہابت خان کا اور ہی سال خانجمن خان کی وکالت میں درمیان بیجا ہو کے رہا تھا ان دونوں مہابت خان نے پھر اسکو نزدیک عادل خان کے بہرہ المی گری کے بھیجا دینا داران کن نے مقتضای وقت اور برآمد اپنے مطالب کے اظہار سب کی اور دولت خواہی کا کیا عزیز معنوں نے علی شہ نام ایک متمد شخص اپنا بھیج کر مہابت حاجی مہاسر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکروں کے عرض شدت لکھی تھی کہ میں دیور نام میں ملاقات کر دنگا اور اسنے بڑے فرزند کو لازم سرکار لکر شہزادہ مندا قبائل کی خدمت میں رکھو گا انھیں دونوں تحریر قاضی عبدالعزیز کی آئی کہ عادل خان تہ دل سے مخلص اور دولت نواہ ہوا اور اسنے مقتضای عقیدت یہ ارادہ کیا کہ کھٹا محملاری کو جو دنگا وکیل مطلق اڈرنس ناطقہ اور تحریر اور تقریر میں اوسکو ملان بابا کر کے میں باختر سوا لشکر شہابی میں روانہ کریں کہ ہمیشہ شہزادہ ارجمند کے ہمراہ رہا کریں اور ہر کام میں جان نثار رہیں اور انکو مغرب پونجا سمونہ جو کچھ کو فرمان پونچھتے کہ فرزند اقبال لندہ جلد تر واسطے تارک بیدولت کے آنگاہ کو جاوین ان دونوں خبر آئی کہ باوجود شدت باران کے پھٹی فروری کو مع لشکر اقبال برہان پور سے کوچ کر کے لال باغ میں منزل گزین ہوئے اور مہابت خان ہاتھار پہلے ملٹا لاری کے برہان پور میں تقسیم رہا کہ بعد اوس کے آنے کے بیدولت سے مہابت باکر مہارہ ملٹا لاری کے شہزادہ پر دہنی کی خدمت میں روانہ ہوں اور لشکر خان اور جاوور سے اور اوسے رام وغیرہ کو متحرک کیا کہ بالاکھٹ میں جا کر طفر گزین رہیں اور جانسپا رخا کو بکسرتور رخصت دیکر اسد خان سمونہ کو بطور زمین رکھا اور منوچہر شہر شہزادہ کو خان پور میں تعین کیا رضوی خان کو تھانہ سر میں بھیجا کہ صوبہ خاندیس کی خدمت کرے پھر خبر آئی کہ لشکر نے فرمان عادل خان کو پونجا پیا وہ تمام

شہزادہ شہتہ کے چاکر کوس واسطے استعمال فرمان و خلعت کے آیا اور سلام اور سجدہ شکر کیا لایا بیسویں تاریخ سرودیا واسطے فزینہ زانو شہزادہ اور خان اعظم اور صفی خان کے مرمت کی روانہ کیا اور صادق خان کو حکومت لاجپور سے سرفراز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا اور وقت خان پر سردار کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور تین سو سواروں سے سرسبز دی بخشی ایک بار شکار میں مجھے عرض ہوئی کہ کالاساپ ایک اور پل کو نکھلا اس میں گھوسا پڑھنے فرمایا گھوڑا اور دو سکو خالین بیشک و سنا طراساپ نہ لکھا تھا جب وہ لکھا گیا تو تین دن واسپ اوڑھنے بیٹ سے نکلا اگرچہ یہ اور قسم تھا مگر موٹاپے میں کچھ کم تھا پھر عرضی واقعہ نویس دکن کی آئی کہ معامت خلد نے معارف پسر نامہ کو سیاست کر کے مع اس کے دو نو لوگوں کے عقید کیا ہے کہ اس نالائق نے عرضی بیہ دولت کو اپنے باپ کی موت لکھ کر افسار خاص اور ندامت کا کیا تھا اتفاقاً وہ تحریر جہان کے پاس پونجی اور سنے عارف کو بلا کر دکھلایا جب عارف نے خال ہو تو اس تک سرام کو قتل کیا اور عارف کے باپ اور بیٹوں کو قید کر دیا اور عرہ خور داد میں ہزار کی کشتجاعت خان عرب دکن میں مر گیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیہ دولت بیویہ اور بیہ میں داخل ہوا اور اس حال میں کہ دریا میں سرحد اور پندرہ اور کوچ کے ایک گھاٹی ہے کہ ایک طرف اور اسکے کوہ پلندا اور دوسری طرف جھیل اور دریا ہے اور حال کو گنڈی سے لے اوس دوسرے کو ایک قلعہ بنا کر توب و تفنگ سے آراستہ کیا ہے کہ بے اجازت قنبر ملک کے کوئی وہاں جا نہیں سکتا بیہ دولت قطب الملک کی مدد سے وہاں سے نکلے ملک اور بیہ میں آیا اتفاقاً اوس وقت احمد بیگ خان بزاز زادہ ابراہیم خان کاراجہ لکڑہ پر گیا ہوا تھا بیہ دولت کا اوس ملک میں آنا سہل تھا اور تروہ ہوا لاچار اوس مہم کو چھوڑ کر موضع ملی میں کہ صدر اوس صوبہ کا ہے آیا اور اہل و عیال کو لیکر مقام کلک میں کہ ملی سے بارہ کوس جنگا لکڑہ طرف ہوا آیا چونکہ وقت کم تھی فوج جمع کر کا جب بیہ دولت نے لڑائی کی طاقت نہ لکھی اور ہجر ایوں کو موجود بنایا تو کلک سے بردوان میں پانس صاحب بھینچے آصف خان کے کہ جاگیر داروان کا تھا گیا پہلے صاحب نے طیاری کی اور بیہ دولت کے آئینگی خیر تصدیق کی بیان تک کہ لغت امدت نے خطا اسکے ملانے اور متفق کرنے کو لکھا تھا تب صاحب بردوان کو سامان جنگ سے آہستہ کر کے ہوشیار ہو بیٹھا اور ابراہیم خان یسکر حیرت زدہ ہو گیا اور حالت لاچار میں ہوا جو دیکہ اکثر سپاہ اوسکی اطراف میں متفرق تھی اگر نگر میں خود یا فون بہت کا گاڑ کر دستہ قلعہ اور جمع کرنے سپاہ اور ہا امرالک تلسی اور شتی میں مشغول ہوا اور سامان اور سہاب مزب و عرب کے مہیا کیے اوسی حال میں بیہ دولت کی تحریروں کو لکھی اس ضمن میں کی کہ تقدیر بانی اور نوشت آسمانی سے جو حال کہ سزا داری سے نہ تھا پردہ عدم سے عالم وجود میں رو برو آیا اور گردش روزگار سے بیان اتفاق آنے کا ہوا اگرچہ نظر بہت بلند میں یہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاش سے زیادہ زمین معلوم ہوتا لیکن مقصد اس بلند زادہ مطلب اس سے زیادہ کا ہے کہ گلاب کہ گنداس زمین پر واقع ہوا ہے تو سرسری چھوڑا نہیں جاتا اگر چہ گلاب گاہ شامی میں جا سکا ارادہ ہو تو بلا تردد اور دیر کو بلا جادست تفرق کا تیر سے امان ناموس اور عزت خانان سے کوتاہ ہو بلا تکلف روانہ ہوا اور اگر زمین رہنے میں اپنی مصلحت سمجھی تو جو پر گزرتا اس ملک میں طلب کرے تیر سے رہنے کو بلا توقع ہم عطا کرین فقط

مشکلہ توڑک جہانگیر می کا

بیان سے حالات لکھے ہوئے میرزا محمد بادی کے ہیں جو مولف اسکے دیا گیا ہے
 ابراہیم خان نے جواب میں لکھا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہے جب تک جان تن میں جو امانت داری کروں گا جب شاہ جہان بردوان میں پونجی تو صلح قلعہ دست کر کے مستند جنگ کا ہوا اور عبدالقہ خان اسکے قریب جا کر حاضر ہو گیا جب وہ قلعہ میں کمال تنگ ہوا اور کسی طرف سے امید نہ تھی تو قلا چار قلعہ سے نکل کر عبدالقہ خان سے ملا اور عبدالقہ سے امانت داری میں اوسکی طرف سے

خاطر جمع کر کے اوسکو شاہجہان کے پاس لایا پھر پردوان شہزاد کے اکبر لڑکی طرف گئے ابراہیم خان نے اول جا پاک وہان کے قلعہ کو دست کر کے سامان لڑائی کا کرے لیکن قلعہ کبرنگ کا بہت بڑا تھا اوسقدر رعیت کہ اوسکی مخالفت کرے ہاتھ نہ آئی آخر پتہ پٹے کے مقبرے میں کہ بہت مضبوط تھا تھیں ہوا اور اطراف سے امرا اور اسکے ہمراہ ہجرت شاہجہان کی سپاہ نے اوس مقبرے کو اکبر لڑکی اور خود قلعہ کو گزرتے اور ترسے پھر دونوں طرف سے لڑائی شروع ہوئی اوس وقت میں محمد بیگ خان لڑکر جماعت تک حلاون سے ملا اور اوسکو قوت اور زور بڑھا اور چونکہ اہل و عیال اکثر وہاں کے پارو دیا گئے تھے عبداللہ خان نے دنیا خان کو دریا سے اوتار کر اوس طرف بھیجا ابراہیم خان یہ خبر سنا کر ابراہیم خان کو ہمراہ لیکر اوس طرف دھڑا اور سبز لوگوں کو حاسطے مخالفت اپنے تمام کے چھوڑا اور جنگی کشتیاں کہ جنگو وہ لوگ نوارہ کہتے ہیں پہلے اپنے اوس طرف روانہ مین کہ مخالفتی راہ بند کر کے اودہر نہ آنے دین اتفاق پہلے پونچنے ان کشتیوں سے دنیا خان پارو تر گیا تھا پھر ابراہیم خان نے اوجھڑا کیا اوسکو لڑائی کے واسطے روانہ کیا دریا کے کنارے دونوں لشکروں میں لڑائی واقع ہوئی اور دونوں طرف سے بہت لوگ مارے گئے اور محمد بیگ خان لوٹ کر ابراہیم خان سے آگے اوجھڑنے کے نذرہ کا حال بیان کیا ابراہیم خان نے کسکوی بھیجا کہ جا رہ لوگوں کو قلعہ سے بلالے کہ وقت مرد کا جو ایک گروہ وہاں سے ابراہیم خان کی مدد کو آیا دنیا خان اس حال سے مطلع ہو کر چند لوگوں کو ساتھ لے گیا چونکہ کشتیاں ابراہیم خان کے طرف مین تھیں اوساطے لشکر شاہجہان کا دریا سے لنگھاسے اوترنسکا اوسوقت بلید راختم ایک زمیندار نے اکر ظاہر کیا کہ اگر کچھ فوج میرے ہمراہ کیجاوے تو اوپر کھٹ طرف دریا کے چند منزل لجا کر اپنی جگہ داری مین کشتیاں بہرہ نوبچاؤ اور فوج کو دریا سے اوتاروں شاہجہان نے عبداللہ خان کو ڈوڑھ نہر سواروں سے اوسکے ہمراہ کیا یا وہاں سے کے دریا سے اوتار کر ابراہیم خان کے لشکر لڑ گئے اور یہ فوج برسر ہری راہ بلید کے جلد دریا سے اوتر کے دریا خان سے جا ملے جب ابراہیم خان نے ہری راہ سے گزرا کہ جلدی لڑائی کو چلا اور نذر اللہ نام لیکر سیدزادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سے تھا نہر سوار سے ہڑل مقرر کیا اور اوجھڑا کوجھی نہر سوار دیکر ایک بازو پر کھڑا کیا اور خود نہر سواروں سے غول مین کھڑا ہوا اور بعد مقابلہ دولشکروں کے تڑی لڑائی واقع ہوئی عبداللہ خان نے فوج ہراول پر حملہ کر کے نواز اللہ کو میدان سے ہٹا دیا اور لڑائی محمد بیگ خان تک پونچھی لیکن وہ مرانا نظر ابراہیم خان نے زخم کاری کھائے ابراہیم خان کو اس حال کے دیکھنے سے طاقت صبر کی نہ رہی اوس طرف بائیں اوتھا مین اودہر عبداللہ خان نے بھی اسی فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کے ساتھی خوف کھا کر بھاگ گئے اور حاسطہ فوج خراب ہوا غلطاً ابراہیم خان تھوڑے لوگوں سے ثابت قدم میدان میں رہا بہر چند لوگوں نے اوسکے گھوڑے کی باگ پڑا کر بھینا چا گیا لیکن وہ ہٹنے پر راضی نہوا اور کہا کہ مرنا مکی اور بہت میدان سے جانے کو نہیں اجازت دیجی اور اس سے کیا بتر خیر کہ بادشاہ کے کام مین جو ولی اہمیت ہر جان قربان کروں وہ یہی کہہ رہا تھا کہ دشمنوں نے اوپر ہجوم کیا اور گئی زخموں مین اوسکا کام تمام کیا اور نذر بیگ بھی ہوجو عبداللہ خان کا ایک لڑکا تھا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کے روبرو کیا اور جو جماعت کہ ہمدردی سے مین بند تھی ابراہیم خان کی رانسا کر سیدت دیا ہوئی اوسوقت رومی خان نے کہ سہنگ مقبرے کی دیوار کے شہتے لگائی تھی اوسکو آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی کڑی پئی اور شاہجہان کی فوج کا وہاں بھی قبضہ ہوا مین کے لوگوں نے بھاگ کر اپنے آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی باقی ہوتی ہتھ پڑھے کہ وہ بھی بوجھے ڈوبے اور ایک گروہ خیال اہل و عیال کے جا ملے اور دیکھا کہ اوسی صوبے کے اسمیرہ لوگوں مین سے تھا کہ زنتار ہوا اور شاہجہان کے ہمراہیوں سے صاحب خان دیوان اور شریف خان بخشی اور میر عبدالسلام بہار اور حسین بیگ بخشہ اور چند اور آدمی جان نثار ہوئے اور جب محمد بیگ خان مع چند منصب داروں کے میدان جنگ سے ہٹا تو طرف ڈھا کہ کے کہ دار الملک جنگا کے گئے اور اہل و عیال اور سامان ابراہیم خان بھی وہاں تھا روانہ ہوا جب مخالفت دھماکے مین پونچے تو محمد بیگ خان چارونجا ہر اوسکو لوگوں کی ملازمت مین گیا اور چالیس لاکھ روپیہ ابراہیم خان کے مال سے لوہا پانچ لاکھ

سیراک جلاڑ کے ہاں سے مخالفوں کے تصرف میں آنے اور پانچواں مئی اور چار سو گھوڑے گوٹ کو وہاں ہونے ہیں غنیمت میں لے اور ب
اسباب اور سامان قبضے میں لاکر نوازہ اور توجہ پزیر کہ لائق بادشاہوں کے جو متصرف ہوے پھر تین لاکھ روپیہ عبدالغفار خان کو اور دو لاکھ
راہو بیچم کو اور ایک لاکھ داراب خان کو اور ایک لاکھ دباخان اور پچاس ہزار روپیہ وزیر خان کو اور سقند شہادت خان اور سقند
محمد تقی اور سیرم بیگ کو بخشے اور باقی لوگوں کو بھی لائق اونکے مرتبہ کے دیے جب دس ملک کے راجہ و ضیاع سے فایز ہوئے تو داراب
سیرخان خانان کو کہ جب تک قید میں تھا ہار کے حلف لیکر حاکم بنگالے کا کیا اور باؤسکی عورت کو سب ملک بخش کرے اور ایک پسر شاہنشاہ
کے اپنے ہمراہ لیکر واسطے تخریک ملک ہمارے متوجہ ہوے اور اور بیچم سپہ سالار کو اس کشمکش میں اور نصرت کے ہمراہ علی بن علی بن سقند
کچھ فوج دیکر اول اپنی طرف سے پندرہ سو رواند کیا اور خورشید عبدالغفار خان اور دوسرے لوگوں کے اور سکے تھے جو موصوفیہ پندرہ ہزار روپے
کی جاگیر میں تھا اور اونھوں نے غلام حسن دیوان اپنے کو وہاں کی حکومت پر مقرر کیا تھا اور الہ ناریاں بھجوان شاہنشاہ خان اور سیرم خان
انسان کو وہاں کا فوجدار کیا تھا تو راجہ بیچم کے پو پوتے سے پہلے انکے پانچوں خون سے اور لکھ گئے اور اس قدر تو قین بلکہ نہی کی کہ قلعہ پٹنہ
کو دہشت کر کے چند روز فوج شاہی کے اپنے بنگر رو کے زمین غرق وہاں سے بھاگ کر الہ آباد میں آئے اور بیچم سنگھ شہنشاہن اکراوس
ملک پر قابض ہوا اور چند روزوں کے شہنشاہان بھی قریبی جماعت سے بنگالے سے آکر وہاں پہنچے اور اکثر موصوفیہ ہمارے جاگیر داروں
اور ستیوں کو گون سے ہمراہی کا قرار لیا اور اطراف سے قریب چھ ہزار سوار کے آکر گوراکھ کے ہرے اور سید مبارک قلعہ دارالشاہس نے
باوجود موجودگی سامان اور مضبوطی قلعہ کو اس کے سپرد کر دیا اور چند روزوں کے اوپر میندار اور چنیاس اور زمینداروں کے اون کے رفیق ہوئے
پھر عبدالغفار خان اور راجہ بیچم کو اتفاق کر کے الہ آباد کی طرف اور دریاخان کو سب فوج مانگ پور کی طرف روانہ کر کے خود پیچھے سے چلے گئے
تو راجہ بیچم اور بیچم کو اتفاق کر کے الہ آباد کی طرف اور دریاخان کو سب فوج مانگ پور کی طرف روانہ کر کے خود پیچھے سے چلے گئے
آکر قلعہ جھوسی میں کن رے لنگھا کے قابل الہ آباد کے واقع ہوا اور بیچم نے الہ آباد سے پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نے جو پو
میں جا کر توقف کیا پھر عبدالغفار خان ضرب توپ و تفنگ ٹری ٹری ستیوں پر کہ جبکہ نوازہ کہتے ہیں اور گوراکھ الہ آباد کے اور تامل کو
محصارہ کر اور ہزار سوار کے اندر سے لڑائی شروع کی دونوں طرف سے پیغام اجل جاری ہوے اب یہاں سے حالات
دکن گئے تشریح ہوتے ہیں پہلے لکھا گیا کہ جب عزیز حسینی نے علی شیر نام اپنے وکیل کو مہابت خان کے پاس بھیج کر
عزیز حسینی ظاہر کی شخصیت اور کہا کہ کاروبار مہابت موصوفیہ دکن میرے کنوینس کیے جاویں اور جو کراؤ سکوا عادل خان سے سعادت
اور جھگڑا درمیان میں واقع ہوا تھا اس واسطے چاہتا تھا کہ باعانت اور مددگار بنی گاں جہانگیر کے اور سپر غالب آوے اس طرح
عادل خان بھی واسطے دن فنا اور نذر اور سکے کے چاہتا تھا کہ اختیاراوس موصوفیہ کا بھگولے آخر تیر عادل خان کی غالب آئی اور
مہابت خان نے عزیز حسینی سے پہلے ہی کہنے عادل خان کا طرفدار ہوا اور سبب برسرہا ہونے عزیز کے لامل ہوئی کار پر در عادل خان
کا اوسکی طرف سے تہذیب اور اس واسطے مہابت خان نے پھر فوج شاہی بھیجی کہ بالگھاٹ سے جا کر لاکھنؤ لاری کو ہمراہ بہاؤ میں لے آوین
عزیز حسینی نے تہذیب اور اس واسطے مہابت خان کے ساتھ شہر کھڑی سے نکلا موضع تندر میں کہ برسرہا ولایت گوگندے کے واقع ہو گیا
اور اہل رعایاں کو سب سامان قلعہ دولت آباد میں رکھ کر لڑائی کو خالی کر کے یہ مشورہ کیا کہ زمین طلب الملک کی سرحد پر جاتا ہوں اوس سے
زر قری اپنا وصول کروں غرض جب لاکھنؤ لاری برہان پور میں آیا تو مہابت خان نے شاہ پور تک اور کا استقبال کیا اور کابل قوم
اور دوجہ کی خاطر کی اور وہاں سے متفق ہو کر شاہنوازہ پر دینی خدمت میں چلے اور سر بلند آ کر حکومت برہان پور پر چھوڑا اور عادل خان
ملدار اور دیوان کو اس کا مددگار مقرر کیا اور اس کے سب سے بیٹے اور رعایاں کو منظر احتیاط اپنے ہمراہ لیا جب ملامحمد شہزادے کی خدمت میں

پونجا تو یہ بات ضرور پالی کو ملا پانچزار سواروں سے بہان پور میں کرنا اتفاق سر ملنے پرے کار و بار کیا کہے اور او سکھا بیٹا امین الدین سزار وار سے
 ہر کتاب رہے اس اقرار پر بلا کر حضرت کے خلعت و شمشیر مع اور ہر نوبل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مہر و فوج دینے اور محمد امین کو ہیرا
 رکھا مہات خان نے بھی اپنی طرف سے ایک سو سو گھوڑے و دو ہاتھی اور تیر ہزار روپیہ نقد اور ایک سو سو تنقان عمدہ لاکھ اور اوسکے
 پسر اور دانا کو دینے اور اوسوین خوردا کو ترو دل حضرت جہانگیر کا کشمیر میں واقع ہوا اعتقاد خان نے عمدہ چیرن کشمیر کی کاس مدت بین
 جمع کی تھیں بطریق پیش اس کے رکھیں وہاں عہد و ہوا کر بیگی پوس اور تک سپہ سالار نذر محمد خان کا چاہتا ہی کہ کامل اور غزنین پر فتح کرے
 اور خانہ زاد خان پسر مہات خان کا مع امر مقررہ وہاں کے شہر سے نکلا اور ننگے مقابلے اور مدافعت میں مصروف ہی اوس واسطے بادشاہ نے
 تانہ ہی بیگ خٹکاکو فوج پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہو کر خبر تحقیق حاصل اوسے اور عجیب مقدمہ ہوا کہ جب عبدالغزنی خان نے
 قلعہ ہار کو واسطے ہونے لگے گنگ کے شاہ عباس کے حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہ بات گران معلوم ہوئی عبدالغزنی خان کو حوالہ سیدو نام
 سفیدار کے کر کے فرمایا نہ اسوقت سے سوار کر کے طرف مکہ منظر کے روانہ کرے اور دیکھے سے لکھنوی بھیجا کہ اوسکو مار مارا نا و راہ بن
 مارا گیا ساتوین ماہ بروز جمعہ ہفت روزہ بادشاہ کی آرام بالوبیک نے عارضہ سہال سے انتقال کیا بادشاہ انکو بہت چاہتے تھے عمر انکی چالیس
 برس کی ہوئی اور اسی تاریخ عادی بیگ کی عہد نشانی سے معلوم ہوا کہ بیگ پوس نے موضع جوا میں مہات خان غزنین سے ایک قلعہ بنا کر
 اپنے بھائی کو مع فوج وہاں چھوڑا ہی اس جہت سے اکثر امرا وہاں کے خانہ زاد خان کے پاس آکر مستقیث ہوسے کہ ہم قدم سے
 رعیت اور مالگزار حاکم کامل کے ہن بیگ پوس تکو مطلع اپنا کیا چاہتا ہی اگر آپ اوسکی مددی دو کرین تو ہم رعیت اور فرائض دارا لکے
 ہن بغور و اسطی ہو کر اوزبکوں کے ظلم سے محفوظ رہیں گے خانہ زاد خان ایک فوج واسطے لگ ہزار لکے روانہ کی بیگ پوس کے
 بھائی نے اور نئے لڑائی کی اوس جنگ میں اوزبک اکثر مارے گئے اور بھائے فوج شاہی اوسکے قلعہ کو خاک سے برابر کر کے
 منظر اور منظر پھر آئی بیگ پوس نے یہ حال سن کر کمال خجابت سے نذر محمد خان بھائی امام علی خان والی توران سے عرض کی کہ کھو کھو کابل
 تک جانی اجازت ہوتا اس لوٹ و فاتحی میں شرمندگی اپنی شکست کی وور کروں اول تو نذر محمد خان اور اکثر امرا توران نے یہ بات
 ناپسند کی لیکن اور نئے بار بار عرض کرنے سے اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور اہل اپنی کے مقدمہ کابل کی طرف کا گیا خانہ زاد خان
 نے اوسکا آنا سنا کھانوں سے لوگ ہلا کر سامان جنگ مرتب کیا اور سب و تھو اہان شاہی لڑائی پر مستعد ہوسے اور جب دلاوران شاہی
 نے موضع شیر گڑھ میں کوس پر غزنین سے ہوا لشکر اقبال کو آکر مستعد کیا اور وہاں سے یہ سامان جنگ آگے بڑھے تو خانہ زاد خان
 مع اکثر منصبداروں اپنے باپ کے غول میں کھڑا ہوا اور مبارز خان امیر سنگلہن اور سید جامی اور دوسرے دلاور سرداروں میں مقرر
 ہوسے اور اسی طرح جنرل اور بنار مرتب کر کے خداوند کریم سے خواہاں نصرت و فیروزگی کے ہوسے اور چونکہ سنگا کھاکر لشکر
 اوزبک غزنین سے تین کوس پر ہی توبہ شاہی فوج کو لغزین کھاکر شاہید کل کو مقابلہ ہوا اتفاقاً جبکہ تین کوس شیر گڑھ سے بڑھے
 تو قزاقوں لشکر اوزبکوں کے ہوادار ہوسے اور ہرے بھی بادشاہی قزاقوں نے آگے بڑھ کر لڑائی شروع کی اور لشکر شاہی مع توسخانہ
 اور ہاتھوں کے آہستہ آہستہ بان رانے ہوسے بڑھے اوسوقت بیگ پوس پیچھے ایک ٹیکرے کے کین گاہ میں مستعد ہو کر پوشیدہ رہتا
 اس ارادے سے کہ جب لشکر شاہی کھکا ہوا راہ کا یہاں پر لو پیچھے تو میں ایک بار کین گاہ سے نکلا اور نیزہ چلا کر دیکھا لیکن مبارز خان
 سزار مول نے اوسکو کین گاہ میں دیکھا ایک جماعت کو اپنے قزاقوں کی مدد پر بھیجا مخالفوں نے اپنا آدمی بھیجا بیگ پوس کو
 اطلاع کی کہ فوج جہانگیری اپونہی حال میں فاصلہ کچھ پھڑلا رہا تھا کہ سپاہ غنیمت نماں ہوئی اور نئے اپنی سپاہ کے کئی غول کے
 تھے ایک فوج اوسکی ہر اول لشکر شاہی سے مقابل ہوئی اور خود وہ مع اور فوج کے ایک گول کے فاصلے پکھڑا ہوا چونکہ غول

جمعت ہر اول شاہی سے زیادہ مٹی اس واسطے غولی سے کچھ لوگ جلد بڑھ کر ہر اول کی و دو کو پوسنے اور اول توپ و تفنگ مارین اور پھر جنگی باغی و دھاک لڑوائی گی اور سرشتہ جنگ کا دراز ہوا اوس موت پھیلے جس اپنے لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکے اوس کے کچھ نہ بنا اور بھاگ نکلا دلا و ران لشکر شاہی نے قنابق کے کیرے اور اسے مین دریغ لگا اور مٹھا لہون کو قنابق حاکم کے دربان سے مجھ کو س تھا بھیجا کہ قریب تین سو اوزدک کے مارے گئے اور ہزار گھوڑے اور بہت ہتھیاراؤں کے دو تھوڑے ہاتھ آئے انعامت الہی سے فتح تغسیم حاصل ہوئی جب یہ خوشخبری جناب بادشاہ نے سنی تو جن لوگوں سے اس کو پہلی بیٹی دو تھوڑی اور زرد دوات مرانہ ہوئے تھے انکو جو مہارت عنائت شاہانہ سے سر بلند و کا سیاب کیا بیگیس قوم اوزدک کا تھا اوس زبان مین یلنگ برہنہ اور پوس سے لکھو کہتے ہیں یعنی وہ لڑائی مین سینہ کھولے اوتا تھا اور کفر و غرین اور قنابق سے در میان رہا کرتا تھا اور کمر خراسان مین آکر اوسے کار سپاہیانہ کیا پھر بعد اس کے عرضی حاصل خان واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملو لاری جب بر بان پور مین آیا اور ہوشا ہی لوگ انہم سے صلح کرنے سے ملین ہوئے تو شاہزادہ پرویز سے مہارت خان اور باقی اہل کے صوبہ بہار اور بنگالہ کی طرف تشریف فرما ہوئے اور جہان خان کے طرف سے علی علیا نہ تھا اور دار ابیٹا اور کا شامیان کی خدمت مین تھا اس واسطے اوسکو بصلاح دولت خواہوں کے نظر بند رکھتے تھے اور مقرر کیا تھا کہ قریب چیرہ شہزادہ کے اوسکا دیرہ نظر انکرین اور بدختر اوسکی جان بیکہ کر شاہزادہ دانیال کے مخلص مین جمع اوسکے ہمراہ ہارے اور مقرر لوگ بادشاہی اوسکی محافظت مین ہوں پھر پھر لوگوں کو خانانان کے گھر و اسے ضلعی سامان اور بکر ڈھم کے بھیجا پھر پھر اسی غلام خانانان کا تھا اور شجاعت اور عقل رسا رکھتا تھا اسنے رگتار سونا بیڑنی جا کر اس اپنے سپہ اور چنہ لوگوں کے مقابلہ کیا اور مارو کے برسے جان ہی اور اخص دنوں افضل خان دیوان شاہجہان کا کوسجا پور مین رہ گیا تھا درگاہ شاہی مین آکر دولت زمین بوس سے شرف ہوا صدر عنائت بادشاہی کا ہوا اور قریب اسکے خضر قنقل لڑائی دو شہزادوں مین سرورض ہوئی تغلیس اوسکی بیٹی کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہاراجا شاہ قریب آکر آباؤ کے پوسنے تو بعد امدت خان محاصرہ قلعہ کا چھوڑ کر پھر طرف چھوڑی کے لوٹ گیا اور چوکی خدر با خان نے دیا کے گھنا پور فوجین ڈال کر بندوبست قرار دیا بھی تھا اور شہزادان اپنی فوج مین تقسیم اس واسطے چند در لشکر شاہی کو اوترنے مین توقف مہا اور شاہزادہ اور مہاراجا شاہ قریب آکر سے دیا کے مع لشکر شاہی کے پوسے رہے آخر قریب کے زمینداروں نے اطراف سے تیس کشتیان ہم بونچا واسطے لشکر کے پل بانڈھا اور جب تک دریا خان مطلع ہو کر روکے لشکر بادشاہی پاراوت گیا لاچار دریا خان نے وہاں توقف مناسب کیا اور چون پور کی طرف راوی اور عبداللہ خان اور راجہ بھیجی جو نوکر گئے اور شاہجہان سے نارس جانے کو اتھاس کیا شاہجہان نے بھیجا کہ قلعہ رہتاس مین کہ مضبوط اور بلند تر تھا روانہ کر کے نارس کیوں کوچ کیا اور نارس مین جا کر لنگا اوتر کے لوٹن ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہاراجا شاہ قریب آکر سے جب موضع دودھ مین پوسنے تو آقا محمد زمان طہرائی کو کچھ فوج سے وہاں چھوڑ کر باگ لگا کے اوترے اوجا یا کہ ہم بھی پارہ دیا سے لوٹن کے اوتر کر شاہجہان سے مقابلہ کرین اودسے ہم بھیگتھا خطباجان دوران حسب ارشاد شاہ حمان کے لنگا اوتر کر آقا محمد زمان سے لڑنے آیا اور محمد زمان اوسکے آنے سے ہٹ کر چھوڑی پارہ پاشان دوران غرور سے وہاں بھی اوسکے پیچھے گیا آخر محمد زمان نے خان دوران سے لڑائی کی اور خوب مرانہ کام ظاہر کیے لیکن خان دوران بعد بھاگ جانے اپنی سپاہ کے ہتھیار مین کھڑا رہا اور ہر طرف حملے کرتا تھا سیاہنک کہ تک خواران شاہی کے ہاتھ سے مانا گیا لوگوں نے اوسکا سر کاٹ کر شاہزادہ پرویز کے روبرو بھیجا اور جو اخصین دنوں کسٹم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تھا اور شاہزادہ پرویز سے اکر لگ گیا تھا اوسکا سر دکھو لولا کہ خوب ہو جو تک حرام مارا گیا اوسکے جہانگیر علی خان سپہ نظر خان کا حاضر تھا کنگا اسکا ہتھک حرام مکنن چاہتے اس سے زیادہ کون کنگل ہگا کہ اپنے آقا کے واسطے اپنے جان کی اس سے زیادہ کیا کرنا دیکھو بھی اسکا سر ب سروں سے بلند پھر شاہزادہ پرویز خواران کے مارے جانے

کمال خوش ہوئے اور محمد زمان کو مدد عامہ و آفرین کیا بعد اسکے شاہجہان نے اپنے افروں سے شہرت کی تکفرون نے فضل و احترام
وغیرہ کے صلاح صفت جنگ کی دی مگر عبداللہ سلطان ہرگز اس بات پر راضی نہ ہوا اور لہذا کنگشا بادشاہی کہیں ہماری سپاہ سے زیادہ کم
قرب جالیس ہزار سپاہ کے ساتھ کنگشا کے دران قدیم و جدید کل ساتھ ہزار نہیں ہر مری صلاح یہ تھی کہ فوج جھاگہری کو یوں میں جو کراہ اور
دکھن کو پ دلی کی طرف توجہ کریں جب یہ سب اس طرف آئے تھے تو ہمیں دیکھ کر کہیں چلے جاؤ گئے آخر کنگشا شاہی لاجپور کو پہنچے
راضی ہوگا اور کراہ صلیب آلودہ نمون کو پھر بقیہ تھا سے وقت کے صحیح پیش آوے کیا جاوے گا کنگشا جہان نے حکم غربت اور شجاعت کے
بہاوت نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہو کر سوار ہوئے اور فوج آگے بڑھ کر کنگشا کے دروازے پر پہنچے اور غول اپنا قلم کر کے برنار میں عبداللہ خان کو اور
برنار میں نصرت خان کو اور ہراول میں راجہ بھیم کو اور دہنے ہاتھ پر راجہ دریا خان کو ساتھ ایک جماعت افغانوں کے اور راجہ میں طرف
بہاوت سنگھ وغیرہ نیز ان کے ساتھ پورے تھوڑے تھوڑے کے لشکر میں شجاعت خان اور شیر سہا در خواہ بشیر خواہ کو متبر کیا اور دومی خان میرا پیش
توجہ پانے کو آگے بڑھایا اور ہر شہزادہ پر وزیر اور مہمان خان بھی جس قدر فوج آگے بڑھ کر کنگشا کے مقابلے میں آئے اور اس وقت
بادشاہی فوج اس قدر کٹھن تھی کہ تین طرف سے شاہجہان کی سپاہ کو گھیر لیا دومی خان نے اپنے ہر چند مخالفوں کی طرف سے توجہ نہ بڑھا کر گولے
مارے لیکن تقدیر سے کوئی گولہ لیکے نہ لگا اور تو میں گرم ہو کر بیکار ہو گئے اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور ان کے توجہ نے میں فرق
زیادہ ہوا تو سپاہ اقبال کنگشا جھاگہری توجہ نے پر بلا تزد و حلا وہ ہوئی توجہ نے والے اور کی تاب نہ لاکے میدان سے بھاگ گئے
سب توجہ نے قبضہ مردان و شاہی میں آگیا یہ حال دیکھ کر دریا خان افغان کہ ہراول کے سپہ سے ہاتھ پر کھڑا تھا بے ارٹے بھاگا اور پورے
بھاگنے سے اولٹے ہاتھ والے بھی بھاگے اور وقت راجہ بھیم نے کثرت فوج شاہی پر نظر کر کے بقیہ سے جرات مع حیدر قدوسی راجہ تون
کے لشکر قلب بادشاہی پر چھوکی اور خوب تلواریں ماریں یہاں تک کہ جماعت نامی ایک بڑا ہاتھی کے فوج کے گے تھامیر دنگ گئے
زخموں سے مارا گیا اور بھیم وسط طرح راجہ تون جان نثار میدان میں ثابت قدم ہا لیکن جو عمدہ دلاور اور فوج گرو شہزادہ پر وزیر اور
مہمان خان کے کھڑے ہو گئے اور فوج نے نکل کر راجہ بھیم اور ادون راجہ تون کا کام تمام کیا اور جیت کر اپنی جٹانگہ کی لڑاکا با
اور بھیم راٹھور اور پرتھی راج اور کراچ راٹھور ہمراہ اور چند دلاوروں کے زخمی ہو کر میدان میں رہے سبب ماسے جانے راجہ بھیم کے
اور شکست کھانے فوج ہراول کے شجاعت خان بھی کہ فوج آتش میں تھا بھاگا لیکن شیر خواہ سردار فوج آتش کا ثابت قدم ہو کر آتا لڑا
کہ ما اگیا بعد ہنرمند ہونے ان جماعتوں کے جب فوج جنگ اور فوج غول شاہجہان کے پونجی توجہ لگا دیا لے بھی کافر اور مخالف
تھا تاب ثابت قدمی نہ اسکے اور بھاگ گئے لیکن شاہجہان اور عبداللہ خان برنار میں تھوڑے لوگوں سے کہ قرب پانوں کے تھے
مردان وراثت ثابت قدم رہے اور دلاوروں کو ترغیب لڑائی کی کرنے تھے یہاں تک کہ ان میں سے بھی اکثر زخمی اور قتل ہوئے اور فوج
میدان میں سوا ہتھوں نشان اور توغ اور نوبت خانہ اور عبداللہ خان کے کہ سیدھے ہاتھ پر کچھ فاصلے سے تھا کوئی نظر نہیں آتا تھا
اوس وقت ایک تیر خاص چلتے پر لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے واسطے صلحت اپنی مخلوق کے شاہجہان کو بچایا اور شیخ تاج الدین کے ظہیر
حضرت شیخ باقی باندہ صاحب اوس وقت شاہ جہان کے پاس کھڑے ہوئے تھے ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ تیر سے تھک گیا تو اور نوبت
شاہجہان نے عبداللہ خان سے کہا بھیا کہ اب وقت بہت نازک آ پونجی اس وقت ہی مناسب ہو کہ انھیں تھوڑے لوگوں سے ملکر بیکار
کر لائی لشکر قلب بادشاہی پر چلا اور ہون تا جو کچھ کہ کنگشا تقدیر کا پونجی طور میں آوے عبداللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھ سے
نکل گیا تیر ایک کچھ سے اور کوشش پر اثر مرتب نہیں ہوگا سہی بیگانہ ہوا گئے بادشاہ امیر تیمور اور بادشاہ کو متبادر سلطنت میں ایسے اتفاق
بارہا پیش آئے ہیں اور ایسی سخت آفتوں میں لے کر گئے ہیں اور سیالی دشمن پر نظر نہیں کی اسی سبب سے

ان عالی مرتبتوں کو دیکھتے ہیں پھر لوگ اوس وقت شامیان کے پاس تھے اونہوں نے سب بے امانہ ہاگ گھر سے کی پگڑ وہاں سے
شہاب پھر لشکر جہانگیری انکے غیوران میں انکراہل کو سبب سخت قتل کیا اور سید غنیمت کو غنیمت جاکی بھی مارنے سے باز رہے وہاں سے
شامیان چار کوچ میں قلعہ شہاس میں پونچھا اور تین دن وہاں ریکر سامان قلعہ داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو گورکھ میں دنوں پیدا
ہو سے تھے وہیں قلعہ میں چھوڑ کر میراہ اور شہزادوں اور اہل حرم کے بیٹنہ اور جاگیر کپڑا روانہ ہوئے جب یہ خبر فتح معلوم ہوئی تو شاہی
میں پونچھ تو صاحب خان کو خطاب تھا مگان سپہ سالار کا حمایت فرما کر نصب ہشت ہزاری خات اور ہفت ہزار دار کا تیار کروا سپہ اور سپہ
کے متزن و سر بلند کیا اور تین اور قلعہ سوانے اسکے بخش فرمایا اب یوماں پھر کچھ حالات و کن کے لکھے جانے
ہاں کہ جب عزیز صرحدک قلب الملک میں پونچھا تو مبلغ مقدمہ سال اور سے واسطے طرح سپاہ کے لیا کرتا تھا اور وہاں سے دہا پنا تھا
طلب کیا پھر ازہر نو اس سے قول و فکر کر کے طر و ولایت نیر کے گیا اور عادل خنن کے لوگوں پر کہ وہاں کے مخالفت رہتے وقت ملک
میں دور مار کر نیر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادل خان نے بہا کراچی عمر سپاہ ملااری کے ہمراہ روانہ لطیف رہا پھر کی تھی اور اس وقت
اور سفر فوج کے عہد کا جو رک سے پاس موجود رکھتا تھا اسی اصلاح وقت پر نظر کر کے اپنے بچا اور حفظ ناموس کو کھلیہ چارو میں تحصیل
اور برج و فیصل کو سامان جنگ سے آہستہ آہستہ غلام لاری کو مع فتح برہان طلب کیا اور وہ پورے کے مستعدان بادشاہی کو
لکھ بھیجا کہ حقیقت میرے اخلاص اور دولت خواہی کی تم سب روشن ہو کہ میں اب تو متعلقان جہانگیری سے گشتا ہوں ان دنوں عزیز نے
مجھے یہ گستاخی اور شرارت کی جو قاصد وار ہوں کہ سب دولتخواہان جہانگیری کو اس صوبہ میں واسطے میری کمک کے آوین تیار
نالائق غلام کو سزا قرار دینی دن اور جو وقت سے کہ حمایت خان ہر کا ب شہزادہ پرویز کے آگے آنا دیکھتے روانہ ہوئے تھے تو سر بلند
کو حکومت برہان پور کی سپرد کر کے حکم کیا تھا کہ ہر کام مصلح ملااری کے کرنا اور انتقام و کن کے کسی کام میں انکے خلاف نہ کرنا
جب ملااری اوتکے لیجانے کو بہت بیدار ہوا اور تین لاکھ ہوں کہ قریب بارہ ہزار و پیر کے ہوتے ہیں بادشاہی لوگوں کو بطریق معنیج
شکر کے دیئے اور عادل خان کی خبر پر طلب کمک ہماہر خان کو پونچھی تو مہاتب خان نے بھی سہاوت کو بچو کر کے انہوں میں حیدر و کن کو
لکھ بھیجا کہ بلا وقت تم ملااری کے ساتھ عادل خان کی کمک کو جاؤ جو جب اس حکم کے سر بلند ہے توڑی سپاہ سے برہان پور میں جا
اور لشکر خان اور مرزا سونوچہ اور شیخ خان حاکم احمد گراوجان سپاہ خان حاکم ہر اور رملوی خان اور ترکا نخان اور عقیدت خان بخشی
اور سہستان اور عزیز اللہ خان اور جاوید رہے اور ادواجی رام اور تمام امرا اور منصب داروں کو کہ دکن میں تعین تھے ملااری
کے ساتھ عادل خان کی کمک کو واسطے آہستہ آہستہ حیدر کے رضعت کیا عزیز نے سالانہ لشکر جہان گیری کا شکر بادشاہی لوگوں کو خط لکھ
کہ میں بھی غلامان درگاہ سے ہوں حتی شاہی میں مجھے کوئی مقدر سرزد نہیں ہوا تم سب کو واسطے میری فرامی پر توجہ ہوتے ہو اور عادل خان
کی طلب اور ملااری کے کہنے سے محکوم کیوں خاندن خواب کرتے ہو محکمہ عادل خان سے بیگناہ ایک صلح پر چو کہ وہ پہلے نظام الملک کا تھا
اور اب اسے تفریق کیا پو اور گروہ بنانگہا جہانگیری سے جو تو میں بھی غلامی سے باہر نہیں ہوں جو کچھ تقدیر میں پو ہر مہر موجود ہے
لیکن بادشاہی امیروں نے اسکی اس تحریر پر کچھ خیال کیا کوچ در کوچ اوسکی طرف بڑے پہلے آئے اور حیدر عزیز نے لاپھاری اور
داری کی اپنی طرف سے اس کے حق میں سمجھی اور شدت و توقع میں آئی اسواسطے وہ لاپھار ہو کر حد و دیو پور سے اوتھلا اپنے ملک کو چلا
اور جب یہ فوج قریب عنبر کے پہنچی تو وہ سپا پلوسی اور وضع الوجہ سے اپنے کو بجا منتظر فرصت کار ہا کہ موقع پار جنگ کر کے لیکن
ملااری مع سپاہ شاہی اس کے در پہلے تھے ذرا فرصت دینے دیتے تھے آخراں لوگوں نے اس کے عز و مدارا چل اور پرا چاری
اور رملوی سے کر کے اوسکی طرف سے فرما ہوئے اور جانا کہ یہ ہم سے نہ لڑے گا اور جب عنبر کمال لاپھار ہوا تو ایک وقت فرصت کا پو

کرتش بادشاہی غافل تھا ایک بگٹی عادل خان کے لوگوں پر گرا اور اسی سخت لڑائی اوسنے واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لکھنؤ اور
 اور عادل خان کی سپاہ اوسکے مارے جانے سے متفرق ہو گئی اور جا دورا اور دادا جی رام بہ دیکھ کر دم بخود ہو گئے مگر بادشاہ
 لڑائی پر نہ بیٹھا بلکہ میدان سے بھاگ گئے عزیز کامیاب ہوا اور خاص خان اور غیر چھپیں اور ننگو عادل خان کے کہ اوسکے مارے
 تھے چھپ گئے اور ان میں سے کفر بادشاہ کے خون کا پیا تھا اوسکو قتل کر کے اور ننگو قید میں رکھا اور لشکر جہاد جی سے لشکر خان
 اور میرزا سنوچر اور عقیدت خان گرفتار ہوئے اور خیر خان ہاگ کر اپنے آپ کو احمد گزین پونچا قلعہ برکوسان جنگ سے مرت کیا
 باقی جا اور لوگ لشکر شاہی کے اس آفت سے محفوظ رہے کچھ احمد گزین کے اور کچھ برہان پور میں آئے اور جب عزیز کی اسی مراد برائی کہ
 کبھی اوسکے خیال میں گذری تھی تو ان لوگوں کو باجی لان کر کے واسطے قیام کے دولت آباد میں بھیجا اور آپ احمد گزین کو حاکم خاصہ کیا
 لیکن جب وہاں کچھ کام بن آیا تو کچھ لوگوں کو گراؤ اس قلعہ کے چھوڑ کر خود بطرت بجا پور چلا عادل خان پھر قلعہ میں چاہا کہ ہوا اور
 عزیز اوسکے تمام ملک اور کچھ پرتگالت شاہی پر بھی لگا لکھا کٹ کی طرف تھا قابض و متصرف ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولا پور کو
 کہ ہمیشہ اوسپر عادل خان اور نظام الملک میں نزاع رہتی تھی جا کر حاضرہ کیا اور یا قوت خان کو لیک بڑی فوج دیکر برہان پور بھیجا اور قیام
 ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگوا کر شولا پور کو زور بازو فتح کیا یہ خبر وشتت اسلئے خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت قورن ملک
 وکدورت کے ہوئی اسی زمین میں مکتوب نذر محمد خان والی بلخ اس مضمون کا ملا خطہ میں گذرا کہ میں آگے سب سے بد رواری انعت
 اپنے کے جانتا ہوں لپنگوس بے اجازت میرے مصدقہس گستاخی و شرارت کا ہوا جی احمد قند کو اوسکو خوب گونشالی ہو گئی لیکن اب کہ
 عداوت اور بغاوت میدان لشکر کابل اور سپاہ بلخ کے واقع ہو گیا جی امید وار ہوں کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سے متوقف کر کے
 اوسکی جگہ اور کوہیان مقرر فرماؤں چونکہ حاجت روانی امید وار ہوئی تھی یہ جو واسطے صوبہ کابل کو مدارا لہام خواہ اوسکے
 سپرد کیا اوسنہ اندیسیر راجہ نگر کو بوکالت پر حکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچ ہزار سوار خواہ کو بضا لاطہ و سپاہ اوسکے سپہ خواہ
 اور حسن اللہ کو منصب لڑنے ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علیہ سے ممتاز فرما کر خلعت با شمشیر اور خرم
 اور قیل سے مشول عنایات بیکر ان کیا اور حکم ہوا کہ خانہ زاد خان روانہ بارگاہ ہوا اور جو اس ششائین موسم جائے کا شروع ہوا اور
 بہا طبع شیر کی تمام ہوئی تو اس وجہ سے چھبیس دن تاریخ شہر لور کو راہات اقبال طرف لاہور کے بلذہب سے اونیٹک ساعت شادہ شہر مقیم
 ہیمنت ازوم شاہی سے بہرہ اندوز ہوا وہاں صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سے متوقف کر کے اونیٹک حکم کر کے اعلیٰ حضرت اصفت خان
 مقرر کیا پھر طرف ہرن منارہ کے کہ خاص نکارہ گاہ تھی توجہ فرمائی اور اوسی تاریخ خانہ زاد خان نے کابل سے آکر آستانہ پوسی حاصل کی
 اور جب خاطر اقدس شکار سے فارغ ہوئی تو پھر لاہور میں مساوت فرمائی وہاں عرضداشت مہابت خان کی کئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ
 اور ہمارے کلکٹروف ولایت بنگالے کے گئے اور شاہزادہ پوزیزم افواج لغرت امواج صوبہ ہارمین داخل ہوئے اور سابق میں
 لکھا گیا ہے کہ شاہجہان نے داراب خان پسر خانخانان کو حکم لکھا کہ نکارہ گاہ گیا تھا اور نظر احتیاط اوسکی ایک نذرہ اور ایک سپہ اور ایک
 پختیہ کو اپنے ہمراہ رکھا تھا اور بعد جنگ دیا سے لوٹنے کے اونیٹک قلعہ رہتاس میں چھوڑ کر داراب خان کو لکھا کہ خود آکر موضع گویا
 میں میری ملازمت کرے داراب خان انچی کج فہمی اور بد خوئی سے صورت حال کو بطور دیکر سمجھا کہ بعضی لکھی ہے کہ زمینداروں نے متفق ہو
 مچھلکھیرا جی اس مرتب سے میں حاضر خدمت نہیں ہو سکتا جیسا جہان داراب خان کے آنے سے مایوس ہوئے اور زمینداروں نے ملک پٹنہ
 پاس زہرے تھے تو لاچار ہو کر پسر داراب خان کو عبد اللہ خان کے حوالے کیا اور سامان اور محلوں کو ہمراہ لیکر جس راہ سے کہ دکن سے
 آئے تھے پھر اسی راہ طرف دکن کے کوچ کیا اور جو داراب سے یہ لالائی طور میں آئی توجہ بادشاہ نے اوسکے جان بیٹے کو

قتل کیا پھر شہزادہ پرویز نے صوبہ بنگالہ کو مہابت خان اور اسکے اڑکے کی جاگیر میں دیکر جہان سے مسادرت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا کہ دربار کے محاصرے سے دست بردار ہوں تا وہ ملازمت میں حاضر ہووے آخر وہ اگر مہابت خان سے صاحب حضرت شاہ نے سنا کہ دربار مہابت خان کے پاس گیا ہوا تو فرمایا بھیجا کہ اوسکے زہر کئے میں کیا فائدہ ہو چاہیے کہ بعد پونے نے خان کے اوسکا گھر درگاہ شاہی میں روانہ کرو چنانچہ مہابت خان نے فرمایا شاہی کی تمہیل کی پھر خانہ زاد اوجان کو خلعت خاص اور خضر مرصع مع چھولیا اور خاصہ گھوڑا مرحمت فرما کر واسطہ صوبہ داری بنگالہ کے رخصت کیا چو اسکے فرمایا جہان مطلع واسطہ طلب عبدالرحیم کے کہ جو پہلے خانہ رضان خانان سے مشہور تھا مسادرت ہو چکا کہ صوبہ دکن میں فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ دولت آباد میں قید تھے اور شاہ جہان پھر بنگالہ سے طرف دکن کے لڑا تھا اسواسطہ باگاہ شاہی کے مخلص خان جلدی طرف شہزادہ پرویز کے بھیجا گیا کہ اسکو مہراہ اسکا بیٹے کے دکن کی طرف روانہ کریں اور مقرب خان کو موقوف کر کے قاسم خان کو اوسکی جاگ حکومت آکر کہ خلعت بخشا اور تیس تاج عظمیٰ اور اسکا دکن کی برہان پور سے آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع ملک پور میں کھڑے تھے ۲۰ کوسے پرچہ لگی جو اس سے فرمایا چھبدر مقابلہ شہر سے باہر نکلا جو اسواسطہ فرمان بنا کید تمام روانہ ہوا کہ نہر گرنے پونے مدد کے اوسکے مقابلہ کی جلدی نہ کرے اور سامان جنگ بہم پونچا اگر لگ کے آئے یہاں شہر میں رہے اور پھر ماہ اگست دارنہ سنہ ایکڑا تیس بجری میں ریاضت اقبال بادشاہی کے کشمیر کے روانہ ہوئے شروع اس سال میں شاہ جہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور غریب نے بعد اسکے رسوم خیر خواہی خوشی شاہی جہان کے ایک لشکر باسنری باقوت خان برہان پور کی طرف بھیجا کہ جا کر اوس طرف کو تاراج کریں اور شاہ جہان کو لکھنے بھیجا کہ پونہ کی جلدی تراس طرف پونچین شاہ جہان نے اوس طرف متوجہ ہو کر دیوال گالون میں مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد علی صاحب شاہ قلی خان کے مہراہ ایک فوج کے اوس طرف بھیجا کہ یاقوت خان کے مہراہ ہو کر باہر پور کو مہراہ کریں اور بعد اسکے خود بھی آکر لان باغ میں کھڑے تھے قریب تھا ڈیرہ کیا اور رجن وغیرہ بندگان بادشاہی کے قلعہ میں تھے شہر کو خوب مضبوط کر کے مخالفت میں سامی ہوئے شاہ جہان نے خود کیا کہ ایک طرف سے عبداللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلی خان قلعہ پر حملہ کریں فضا ریدہ پر عبداللہ خان تھا اوس طرف غنیمت حاصل کیا اور اسی وقت واقع ہوئی اور دوسری طرف سے شاہ قلی خان اور رحمان تبار خان نے دیوار قلعہ کو توڑ کر غنیمتوں کو سامنے سے بتا دیا اور اندر گھس آئے اوس وقت سر بلند رہے چند ایسے لوگوں کو عبداللہ خان کے مقابل چھوڑ کر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوس وقت اکثر طابع لوٹ کے بازار اور کوچوں میں متفرق ہو گئے تھے اور شاہ قلی خان چھوڑے لوگوں سے قلعہ کے روبرو میدان میں قدم بہت روکے ہوئے تھا سر بلند رہے کے مقابل ہوا اس جنگ میں اکثر بندگان شاہی کے سر بلند رہے کے ساتھ تھے مارے گئے پھر شاہ قلی خان نے قلعہ میں گھسکر دروازہ بند کر لیا لیکن سر بلند رہے نے ایسا اوسکو سخت گھبرایا کہ شاہ قلی خان کو گھبرایا کہ بعد قتل و قمار کے اوس سے آگیا جب شاہ جہان سنے یسا تو دوبارہ فوج آگے بڑھ کر کے یورش کا حکم دیا اور پھر چند کوشش عمل میں آئی لیکن کچھ فائدہ نہ مرتب ہوا اور بہت لوگوں نے شاہ بیگ خان اور سردار انداز خان اور سید شاہ محمد کام آئے تیسری بار شاہ جہان نے خود سوار ہو کر یورش کا حکم کیا اس مرتبہ دروازہ توڑ کر شاہ نے اول مرتبہ سے زیادہ کوشش کی اور فوج شاہی سے کہ اندر قلعہ کے تھی بود خان مع اسنے چند قیدیوں کے اور باہر سیرک دانا اور لشکر خان کا اور بہت راجوت اور راجن شاہ جہان کے لوگوں کے ہاتھوں سے مارے گئے اور کام اہل قلعہ ہتک ہوا اور قلعہ تھا ایک گولی سید جگر کی گردن پر پھینکی ہوئی لگی وہ گھبرا کر پیچھے لوٹا اوسکو پیچھے پھرتے ہوئے دیکھا کہ کتر دھنی مضطرب ہو کر بھاگ گئے لیکن اسی وقت خبر آئی کہ شہزادہ پرویز مہابت خان سپہ سالار اور قواچ شاہی کے بنگالے سے آہو پہنچے کہ اسے زہر داکے اور مہرے ہیں اسواسطہ لپار وہاں سے شاہ جہان نے مہراہ چھوڑ کر بالگھاٹ کی طرف کوچ کیا اوس وقت عبداللہ خان شاہ جہان سے

الگ ہو کر اندر میں بیٹھ رہا اور حضرت خان بھی جدا ہو کر نظام الملک کے پاس چلا گیا اور اسی سال میں میرزا کو کلکتہ میں خان اعظم نے وفات پائی اسکا باپ معززان غریبن سے تھا اور اسکی والدہ نے حضرت اکبر بادشاہ کو دودھ پلایا تھا اور جب عرش آسمانی امارا افسر برپا نہ اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بڑا امیر کیا تھا اور اسکے فرزندوں کے طرح طرح کے ملازموں کا تھا تھے فن سپہ اور تبلیغ و شاعری تحریر عالی مرتبت میں بیبل تھا فتعلیق میں شاگرد میرزا قریب نظام میر علی کا تھا گو علم میں سونا چھن تھا یہاں اور کسی کو راجھی عشق آمد و از جنوں بروں نام کر دے وار سہ ز صحت خود مندم کر دے آزاد زندگین و دانش ششم و تاسلمہ زلف لے کر مر کر دے وفات اس خان اعظم کی احمد آباد گجرات میں ہوئی لیکن اوسکا لاش کو دہلی میں لا کر قریب و فاضل حضرت سلطان اشاعت خباب نظام الدین علیہ الرحمۃ کے اوسکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راجھی ملک بقا کا سوا تو بادشاہ نے فاکوش کو حضور میں طلب کرنا چاہا جو بھانہ بوضوہ دار گجرات کا گیا اور حکم سوا اکلہ اگر سے سے طوف احمد آباد گجرات کے جا کر جو بی حفاظت اوس ملک میں سی و اسکو شہنشاہ کرے +

میسواں حشون نوروز کا جلوس مبارک سے

روز مبارک شنبہ دسویں جمادی الثانی سنہ اکینار چونتیس ہجری میں آفتاب جہان تاب نے اپنے نور سے برج محل کو منور کیا اور میسواں مال جلوس اشرف کا شروع ہوا دامن کو بہر میں ساتھ سیر شکار کے مشغول ہوئے اور ایک سوا کا دن میڈ سے کبھی تیر و بندوق سے شکار کیا اور مقام جنگر تھی جہاں حشون نے شرف آبروش پائی ہنر سے اس منزل تک سیر عمدہ لاڈ لار تھی جو اس موسم میں کوئل پیر پیر خیال برف سے مالا مال ہوتا ہے اور سوار و گمو اور دھڑے گدڑ و شوار ہوتا ہے اسواسطے عبید لشکر شاہی کا کرپوہ پونج سے واقع ہوا یہاں ان کو ہستان میں تازگیان بہت تاز دو تین سال تک درختوں میں برا بھلی رہتی ہیں اور شہور ہے کہ قریب ہزار تازگیوں کے ایک درخت میں آتی ہیں انھیں دونوں میں البوسا سپر اصعب خان بہ نیت پذیر خود حاکم لاہور کا ہو کر اوس طرف خدمت ہوا اور سید عاشق سپر سردار حشون ان بھی دھڑے بند و بست کو ہستان شمالی پنجاب کے عمدہ پیر اپنے پر سفر فرما ہوا اور خطاب کا مگرا اور منصب چار صدی اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز ہوا جب جمعہ اونیسویں کو مقام فور آباد واقع کنار دریا سے بجٹ کے اتفاق تزلزل کا ہوا یہاں سے کشمیر تک ہنر منزل میں مکانات بنے جو پہلے میں اوترتے وقت حاجت جیوں کی نہیں ہوتی اور ان چند منزلوں میں لشکر شاہی نے سبب کثرت برف کے راہ دشواری سے قطع کی اور یہی راہ میں ایک آبخار ملا کہ کشمیر کے آبشاروں سے بہت بڑا ٹنڈی اور سکی سپاس درع اور عرض چار دہے تھا ٹنڈی کا شاہی نے وہاں ایک مکان عمدہ بنایا تھا ایک ساعت اوسمیں بیچکر چند پیر لے نوش کیے اور وہاں کی سیر کی خوشی حاصل کر کے فریاد کیا کہ یہاں تھمیر پیر سے آئینکی کندہ کرن کہ یادگار ہے اس منزل میں لاڈ اور سوس اور انجوان ویاسمن کو کشمیر سے لائے اور غزہ اردی بہشت کو تھمیر بارہ مولہ کہل تصبات کلان کشمیر سے جو خیا گاہ شکر نظر مگر کا ہوا با شندگان شہر اہل فضل و کمال دار باب سبادت و تحب نفع حاصل استقبال کر کے زمین بوس ہوئے اس منزل میں گلہا سے خود رو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھ کر طرف شہر کے گئے اور شنبہ ۱۸ کو ساعت سجد شہر بیٹھ کر کشمیر میں تزلزل مرگ آقبال کا ہوا اگرچہ بلاغ نور منزل میں کہ دریاں دوتختا کے واقع ہوا بھو لوکی آخرتھی لیکن اوردی جمیلی دماغ کو معطر کرتی تھی جو اکثر کتب طب خصوصاً ذخیرہ حوازم شاہی سے معلوم ہوا تھا کہ زعفران کے کھانے سے ہنسی آتی ہے اور اگر بہت کھا دے تو مارے ہنسی کے خوف ہلاکت کا ہے اسواسطے حضرت بادشاہ نے اپنے چند قیدیوں کو کہ واجب القتل تھے رو بہر و بلا کر قریب پاد بھر زعفران کے کہ چالیس شتال ہوی کھلائی اور دوسرے روز ۸۰ شتال

حسن ۲۱

زعفران کھلائی گئے کچھ اور پھر شہزادگی کا خط ہوا مگر ان کو تو درکنار اور انہی راہی سنگدل بن کر کومہا تھا کا گڑھے کا مقرر فرمایا اور دو بیٹوں کے گمراہ سے آکر دولت آستان بوسی حاصل کی اور انھیں دنوں سردار خان کو عارضہ سوراقتیہ کا شروع ہوا آخر اس سال دوسوی جاری ہو کر گورنر محرم کو بھروسہ سالہ تان میں اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع دھسار میں کہ مولد اوسکا تھا دفن کیا یہ خبر مگر حضرت ظل کی سنے تو فوراً ہی کوشستان شمالی پنجاب کی الف خان کو کہ وہاں کے گلیوں میں تھا سپرد کی اور اوسکے سپر کا مگر کہ مراد لشکر رکھا اور انھیں دنوں مصطفیٰ خان حاکم شہنشاہ دارالاملاہ دلیا سے رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عمارت ہوا چھ مہینہ اشد اسدخان بخشی دکن سے معلوم ہوا کہ شاہجہان دیول گانوں میں بستے اور باقوت خان عسکری سے شکر عزیز کے برہانہ کو گیرنے پھر بے پناہ ہر سزا پر ہے قلعہ کو درست کر کے اوس سے مقابلہ کرنا چاہو جہاں ہر چند کوشش کرتے ہیں لیکن کارگر نہیں ہوتی پھر ہر چند بڑے کے خزانہ کی لشکر عزیز کا نام کام ہو کر جا گیا جب حضرت بادشاہ نے یہ سنا تو سربلند ہے کو طرح طرح کی عنایات سے سرفراز کر مارا کہ غیب پیماری اور پناہ سزا اور ساتھ ساتھ یہ رہے باج کے کہ دکن میں اوس سے زیادہ خطاب نہیں کیا گیا پھر جب شاہجہان ان پر سے ٹوٹ کر دکن کی طرف گئے تو راہ میں حضرت قوی مزاج پیر خاں نے اور اوس عارضہ میں یہ خیال آیا کہ اپنے والد ماجد سے اپنے مشورہ سے ان کا پناہ ہے اور اس نیک خیال سے ایک عرصہ اشد اپنی ندرت اور شہزادگی کی اپنے گنہ گروں اور نافرمانوں سے لکھا خور جا گیا یہی میں روانہ کی حضرت بادشاہ نے اوسکو دیکھ کر فرماں اپنے ہاتھ سے مقرر فرما کر اوسکے جواب میں بھیجا مسنون اور مکتا یہ تھا اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب کو میرے پاس بھیج دو قلعہ رہتاس اور اسیر کہ مختارے تصرف میں ہے ہندوگان شامی کے سپرد کر دو تو البتہ تقصیر میں تمہاری سمات ہوگی اور ملک بالا گھاٹ کا ٹکڑا دیا جاوے گا اور یہ فرماں پونہا تو شاہجہان نے اسی تقسیم اور تقابل کر کے باوجود دیکھ کر اپنے بیٹوں سے کمال محبت رکھتے تھے واسطے رضامندی اپنے باپ کے دونوں صاحبزادوں کو کس عہدہ جاہرات اور عطا ہوتی راون اور بڑے بڑے ہاتھوں سے سامان قریب دس لاکھ روپے لگاواستے پیشکش کے بارگاہ والا میں روانہ کیا اور یہ بیخبر خان اور رضا بادر کو کہ حافظہ قلعہ رہتاس کے تھے لکھ بھیجا کہ حضرت والد ماجد جسکے واسطے فنا کین تم بلا کر اور بے وقت قلعہ اوسکے سپرد کر دینا اور سلطان مراد بخش کو عہدہ لیکر ملازمت میں حاضر ہونا اور یہ صرح حیات خان قلعہ لائیسر کو لکھ بھیجا کہ قلعہ بادشاہی لوگوں کو سپرد کر کے حاضر حضور ہو پھر اوسکے خود ناسک کی طرف روانہ ہووے اور انھیں دنوں بیٹے دستہ سب کے واسطے لائیسر سلطان ہوشنگ پیر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خانان کے گیا تھا اور کومرہ لاکر زمین بوسی سے مشہد ہوا حضرت بادشاہ نے ہوشنگ کو مطلق فرما کر بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سے مخصوص فرما حکم دیا کہ اسی خبر گیری کیا کرے اور قلعہ بادشاہی سے سرانجام اسکے سامان کا ایسا کرے کہ اوسکو کسی بات کی گواہی اور عمارت نہ ہے پھر خانخانان نے لاکر زمین بوسی سے جہین خدمت کو فوراً لگین کیا اور بہت دیر تک مارے جنگلات کے سرزمین سے نہ اوشٹا یا پوچھا جان پناہ نے فنی اتالی اور دلوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچھ اتنے دنوں میں ظاہر ہوا کچھ تصادفہ کے تھا کچھ نہیں ہوا اور مختاراً اختیار نہیں اب گزری باتوں سے شہزادہ اور غلبت زدہ ہو پھر جب اوسنے سرزمین سے اوشٹا یا پوچھا کہ اوسکو لاکر خانخانان اسکے میں مٹا کر میں پہلا اس سے حضرت بادشاہ نے نورجان بیگ کے بھانجے سے اصمت خان اور قوئی جان کو سلطان پوچھ کر کے پاس بھیجا تھا کہ عمارت ہان کو اوسنے جہاں کے بھالے کی طرف روانہ کرین اور خانجہان گجرات سے آکر زیارت شہر کو کیا کرے ان دنوں میں عرصہ نہت تھا خان کی آئی کہ سنیے ہر چند شہزادے سے حکم حالی بیان کیا لیکن وہ عمارت خان کی جدائی اور خان جہاں کی بھاری پراستی نہیں ہوسے اور ہر چند کسباب میں بیٹے بنا کید و سب لغت عرض کیا کچھ مفید نہوا جو میرا رشتا شک میں بجا نہ تھا اوسکے سدا پور میں بٹھ کر خانجہان دوجلد طلب کیا پھر غمگین خان کی عرضی پر دوسرا فرماں شہزادے کو تبا کید لکھوایا کہ مرگ ہرگز

خلاف اسکے کرنا اور اگر جماعت خان بنگالے کے جانے پر اپنی نوبت تو مجیدہ متوجہ بارگاہ شامی کا ہوا اور تم ساتھ رہ کر
 برہانپور میں مقیم رہا اور جب خاطر فیض ظاہر ہو کر کثیر سے فارغ ہوئی تو اونیوں میں محمد حسدہ ایک بڑا فاضل عالمی میں طرف لاہور
 کے تو جہ عالی فرمائی پہلے اس سے معلوم ہو چکا تھا کہ پیر خیالی کے چاروں میں ایک جانور بنام مہاشورج دیان کے لوگ کہتے ہیں
 کہ یہ کستھون نے سنا کچھ نہیں کھانا کھا اور ہمیشہ اور تے ہے اسکو ہم دیکھتے ہیں اور بیٹھے ہوئے کم دیکھا ہے اور چونکہ خاطر عالی اسکی
 تحقیق کی طرف متوجہ تھی فرمایا کہ جو قزول اسکو بندوق سے مار کر لایا گیا تھا اور وہیہ انعام یا بیگا اتفاقاً جمال خان قزول اور اسکو بندوق سے
 مار کر لایا اور چونکہ زخم اور اسکے بائون میں لگا تھا اسواسطے زہرہ و زخم دست سامنے آیا اور لیکر حضرت نعل النبی دہستے دریا فت کرنے خدا
 اور اسکو پوٹہ جا کہ کیا تو اوسین سے ٹکڑے بڑیوں کے نکلے اور کوسہتا نہ لوگوں نے عرض کی کہ مدار اسکی خوراک کا انھیں بڑیوں کے
 تلووں پر ہی اور ہمیشہ اڑنے کی حالت میں زمین کو دیکھتا ہے جہاں بڑا پاتا پوچھنے سے اور تھکا اور ڈرتا جاتا ہے اور اور جاکر تھکر مر ڈالتا ہے
 کہ ریزہ ریزہ ہوہ اسے بھر اڈ کو چکر کھا لیتا ہے اس صورت میں مکن غالب ہے کہ ہائے مشہور یہی ہوہ ہادی سر سر خان الان شرف
 داروہ کہ اتھوان غورد و طمانی نیاز داروہ سر جوچ اسکی لہورت کل مرغ سے ہو لیکن سر کل مرغ پر پرین ہوتے ہیں اور اسکے مرغ
 پر سیاہ تھے حضرت بادشاہ نے اسکو تلویا تو چار سو پندرہ تولہ یعنی ایک زارہ سے تالیس شتال کا سوا اور قرب لاسو کے اولی
 پیر آصف خان نے سعادت زمین بوسی سے اتھار پاپا پیر شہبہا کہ شہبہ سلج ماڈ کو کو لہور میں نزول اقبال فوڈ لاکھ روپیہ عید الیم
 خان خانان کو مرمت کیے اور اسی تاریخ آقا محمد علی شاہ عباس نے اگر شرف کو زہر حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف اور دوا ہائے
 کہ اوسین ایک سفید شاہین تھا نظر مقدس میں پیش کیا اور عجیب تریہ کی کہ حافظ شہبہا ایک شیر نڈر کیا جو کبری پر عاشق تھا اور یہ دونوں
 ایک چبڑے میں رہا کرتے تھے اور اکثر اوس کبری کو شہبہا میں لیکر جھتی کیا کرتا تھا حس کیا کہ اس کبری کو کوشندہ کر دین تو اوس شیر
 نے کمال فریاد و زاری شروع کی بادشاہ نے کمال کبری اوسی رنگ اور قد کی اوسین ڈوبان اول شیر نے اسکو کوشا پھر اوسکی کمر
 موند میں لیکر جا ب گیا پھر ایک بیٹھن اوسکے روبرو کی اوسکو بھی شیر نے مار ڈالا بعد اسکے وہی کبری کہ مشوقہ اوسکی بھتی چبڑے کے
 اندر ڈوبائی تو اوسیطع اوس سے مہربانی کرنے لگا اور خود چیت لپٹ کر اوس کبری کو اپنے سینہ پر ڈالکر اوسکا موندہ چاٹنے لگا اور
 اب تک کوئی جانور نہ دیکھا تھا کہ اپنی جنت کا موندہ چاٹے اور پوسدے اور انھیں دون اصل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر پوزر
 کر کے منصب ڈیڑھ ہزاری اور ڈیڑھ ہزار سو سے سر ملندی دیکر خلعت اور باغی گھوڑا بھی مرمت با اور ہمراہ اوسکے تین تین امرد کو
 دیان کے خلعت روانہ کیے اور جو جماعت خان نے ہاتھی بنگالے سے لائے ہوئے اب تک سند میں نہ دیکھے تھے اور وقت گزیر
 لوگوں کی جاگیر کے دیان سے بہت روپیہ لیا اسنے ہفت میں لایا تھا اسواسطے طلبہ سرکاری اوسکے تھا تو حکم ہوا کہ عرب و ہند
 اوسکے پاس جا کر آیتوں کو لے آدین اور فیصلہ حساب زہر طلبہ سرکاری کا بھی کرنا آوے اور غریب سیکے عرضی فدائی خان کی آئی
 کہ جماعت خان نے شہزادہ پر وزیر سے اجازت لیکر بنگالے کے کیرن کوچ کیا اور خان جہاں گجرات سے ارضت شہزادہ میں مقرر ہوا
 اور عرضی خدان جہاں سے دیوانت ہوا کہ عبدالقد خان شاہ جہان کی خدمت سے جدا ہو کر اس فدوی کے پاس آیا چار چاہتا ہے
 کہ فدوی کی شفاعت سے فقور ات اور اسکے معاف فرمائے جا دین اور اسنے ہونا خط لکھ کر کمال شہبانی لکھا تھا میں کو یہ اوسکو
 ملا خط کے واسطے حضور میں بھیجا ہوں امید الطاف مکی ان سے یہ کہ کہ فقور اوسکے معاف کیے جاہن اس عرضی کے جب میں
 حکم ہوا کہ ہم امین درگہ مارگر نو میدی نیست ہو عرضی تیری اور اسکے باب میں قبول ہوئی اور طرہوش راہبشا شہزادہ دینا با کا
 شاہ جہاں کی خدمت سے جدا ہو کر ملازمت شامی کو لایا اور اصل اس سے ہوشنگ چھوڑا جہاں اوسکا امین بوسی سے کامیاب ہوا تھا ابھی

اگر عیال بادشاہی سے سر بلند و کا مل تھا اور ان دونوں کو کبکال نوازش اور متنازوں کے سلام کا مل ہو اچھا اپنی صاحبزادی بہار بانو کو کھڑک سے اور ہوشمند بانو کو کھم صاحبزادی شہزادہ حنزیل پر ہوشنگ سے نسبت کر دی اور محمد خان کو خدمت بخشگی سے عزت اور عید کی زیادگی اور جو بہت دنوں سے خاطر شریف میں خواہش سیر کابل کی تھی اس واسطے سروین ہفتاد ہزار تھانہ جہزی کو بقصد سیر قندھار کے اوس طرف کوچ فرمایا اور باہر لاہور کے ٹھکر کے تاریخ جمعہ کے روز کابل کی طرف روانہ ہوئے اتھار ماہ بعد حکم خان نے کابل سے اعداد کا سر لاکر پیش کیا حضرت بادشاہ نے سب سے شکر یہ خداوند کریم کا داد کے شادمانہ بیانے کا حکم دیا اور فرمایا سر او سکال لیا کہ لاہور میں قلعے کے دروازے پر کھانا اور منھصل قصہ اس کو بیان کی کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابوالحسن کابل میں پونجا تو اسے سنا کہ ملک لیکو سن اور نیک بقصد قندھار کی طرف تشریف لے گیا میں آیا ہر کو ظفر خان نے با اتفاق باقی اطراف متینہ وہاں کے اوسکی مہافت کو طر لیکو جمع کیا اس اثنا میں اعداد ہنہار نے بھی متوجہ پار اسکے اور اسکے اشارے سے تیراہ میں آکر دوسری اور تری شریع کی آخرب پیلنگ پویش اپنی حرکت سے شرمندہ ہو کر اپنے ایک عزیز کو ظفر خان کے پاس بھیجا کہ اٹھا راجت و صاحب دوسری کا کیا بنی ظفر خان دوسری دولت قندھار کی اوکی طرف سے ملین ہوئی تو اسکی لشکر و اعداد کو تارک کو چاہا جھگڑا کو کھینچو سن مشفق کو لٹ گیا اور لشکر ظفر خان اسی سے بیرون آتا ہی ہولت کر کہ او اغرین کہ ٹھکر اور کا غنا پناہ گئے جو اور اوس بہار کو اپنا بچاؤ جا کر پیلے سے سالانہ اسباب سے چاہتا کر رکھا تھا دولت خواجہ شاہی جب قریب اسکے پونچے تو ایک دن جو کہ سب نے ہر طرف سے هجوم کیا اور ساتوں جھگڑا اور کوفارہ ظفر خان ہار کر کے داد شجاعت کی دی اور سب سے تین پر سب تک خوب لڑائی اسی قریب عمر کے عنایت الہی پیش رو دولت خواجہ شاہی کے ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر خان کے تقرن میں آگیا اور سوت ایک احمی نے تشریح اور چھری اور انکو بھی کہ وہاں پائی تھی سب پار ظفر خان کو دکھائی اوسکو دیکھ کر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی ہر ہنادگی میں آخرف ظفر خان چند لوگوں کے ساتھ اوسکو ڈھونڈنے نکلا تب سب کے معلوم ہوا کہ ضرب بندت سے مارا گیا پھر چند ہنہار دی الائی لیکن مارنے والا معلوم ہوا پھر سر او سکال کا کسر درخان کے ہمراہ درگاہ و رلا کو روانہ کیا اور ظفر خان وغیرہ مشرف حہ رات اٹھا فرما صعب اور مراحم سروی سے مخصوص اندوز ہوئے اسی روز خبر آئی کہ سلطان رقیہ بیگم دقتریزا ہندال کی کہ یکم منگورہ حضرت اکبر بادشاہ کی تعین اکبر بادشاہ میں اونسو نے انتقال کیا عرش اشتیاق کی طری اور پٹی بی بی بی تعین اکبر بادشاہ نے سبب سنوئے اکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کے اسکے سپرد کیا تھا کہ بجائے فرزند کے پرورش کرن عمر اوکی چوراسی سال کی ہوئی اور انھیں دنوں میں عبدالرحیم پسر ہم خان کو نوازشات شاہانہ سے سرفراز فرما کر کچھ خطاب خانخانان کا عنایت فرمایا اور خلعت سب دیکر قوت میں حاکم مقرر کیا پھر مہابت خان کے پاس سے سب ہاتھی کہ حضور میں طلب ہوئے تھے آئے اور غیبت نہ شاہی میں داخل ہوئے پھر معلوم ہوا کہ عنایت خان نے اپنی ایک لڑکی کی خواہر برخوردار نام ایک پیرزادہ نقشبندی سے نسبت کر دی جو چونکہ نکاح لے اجازت بادشاہی ہوا تھا اس واسطے اوس شخص کو طلب و نگرارشاہ و ہوا کہ کیوں با اجازت ہماری ایسے سردار کی لڑکی سے تو نے نکاح کیا وہ جواب دادی عرض کر کہ پھر اوسکو کوشالی دیکر تید کیا اور انھیں دنوں میرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی کا خطاب شامہوز خان سے سر بلند ہوا اور اوتیس ہفتاد ہزار کوکرت رہ دیا سے چاہا پسر کو دولت واقبال کا قیام ہوا

اکیسواں تہین نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ کے روز بائیسویں تاریخ جمادی الاخری سنہ ایک ہزار تہین ہجری میں نیز جہان افروز خورشید نے برج حمل میں تحویل زمانی اور کیون سال جلوس مبارک کا شروع ہوا گنا رہے خیاب کے ایک دن تمام تہین میں گذرا اور دوسرے روز وہاں سے کوچ ہوا اور نولہ آقا محمد علی شاہ ایران کو خلعت سن خیمہ صرغ اور عین ہزار روپیہ دیکر ہوا جواب محبت نامہ سب سے رخصت کیا اور واسطے شاہ عباس کے ایک گز مرصع الماس سے

لاکھ روپیہ قیمت کا اور ایک چڑاؤ فیضیہ خیر بزم تھے اور اسکے حوالے کیا اور پہلے جو عرب دست غیب کو مہابت خان کے پاس واسطے لے گئے
ہاتھوں کے اور اسکی طلب میں بھیجا تھا ان روزوں وہ لوٹ کر لشکر ظفر ترین داخل ہوا طلب اور سکی بیچ کر ایک آصف خان کے وقوع میں لائی
تھی اور ان لوگوں کا نشانہ تھا کہ اسکو لوہا کرے اور دو کاوین اور دست لغزش اور سکی ناموس اور مال و جان پر ہڈا کرین اور ایسی بات
اور اسکے حق میں آسان بھی تھی مہابت خان برخلاف اسکے گمان کے باپنہزار راجپوت دلاور سے چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر
مجاہد میری بی آبروئی کا وقوع میں آئے اور کوئی تریبیہ پیش ہے تو ابر بچھانے کو مع اہل و عیال لاکھ مر جاوین سے وقت ضرورت جو غنا
گزیہ دست گیر و شمشیر تیز و ہر چند لوگ اور اسکے اسطرح پر ہانے سے مہمان ہوسے لیکن آصف خان اور سید سراج غافل اور بے پرواہ
جب بادشاہ کی خدمت میں اسکا ناما عرض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اسکا کو حساب نہ دے ملاقات سرکاری کا نہ سمجھالے
اور مدعیوں کے راضی نامہ حاصل کرنے سے سلام و کورنش کو حاضر نہو اور جہ مقدمہ خواہ پر خوردار پر خواہ عمر قفس بندی کے کہ مہابت خان نے
اپنی اطاعت کا اوس سے نکاح کروایا تھا اور وہ بکلم شاہی مقید ہوا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو چھ مہابت خان نے اسکو دیا ہے اوسے وصول
کر کے تراسے میں داخل کرے جو نکاح سے دیا سے بھٹ کے مقام تھا اور آصف خان ماجو داسے قوی دشمن کے کہ سردینے پر
حاضر تھے بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار چھوڑ کر خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کے پل پر ہو کر دوسری طرف اوترا گیا تاکہ
کہ اگر خدا نکاراں شاہی اور تمام کارخانے واسطے نذرانہ اور توغرانہ وغیرہ کے بھی پارا توڑ کے تقیم ہوے مسمو خان کشتی اور میر تکر بھی
پارا توڑ کے رات کو مہراہ پیش خانہ تھے فجر کو مہابت خان نے جاتا کہ اب میری عزت پر باجی ہر اور کوئی صورت بجا وکی نہیں تو ایسے وقت
میں کہ کوئی گدا بدشاہ کے تھا خود سراہ اپنے امرا اور سواران ماجو تان دلاور یا پنہزار کے اپنے مقام گاہ سے اگر پل پر قابض ہوا اور
دو ہزار سوار راجپوتوں کے وہاں چھوڑ کر حکم دیا کہ اس پل کو جلاؤ اور اگر کوئی اوترا جا ہے اوس سے زمین پھر خود مع باقی سواروں کے
دولت خانہ شاہی کی طرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی میں لھسکا مسمو خان کے کٹھے کے پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا مسمو خان
اور سکی آواز سنکر تلوار باندھنے پر ہنسنے میں سے نکلا مہابت خان نے اسکو دیکھ کر حضرت بادشاہ کا حال دریافت کیا اور سوقت مہابت خان
کو سوار چوت تلوار اور بھیجے لیے کھیرے تھے اور گدو دغا سے چہرے لوگوں کے خوب پچانے نہ جاتے تھے پھر وہاں دروازہ کھلا
کی طرف گیا وہاں دولت خانے کے آگے چند لوگ اردلی والے اور تین چار خواہ سرا کھڑے ہوئے تھے مہابت خان سوار دولت خانہ
تک جا کر گھوڑے سے اترتا اور دو سوار چوتوں سے غسٹلی نے کیطرت چلا تو مسمو خان نے آگے بڑھ کر اوس سے کہا کہ یہ گستاخی اور میرا کی آدب
بے حد ہے تھوڑی دیر میں انوقت کہ کہ میں جا کر تیری عرض واسطے کورنش اور زمین بوس کر آؤں لیکن مہابت خان نے کچھ جواب دیا جب
غسٹلی نے کے دروازے پر پہنچا تو اس کے لوگوں نے کو اوکو نظر احتیاط دباؤ ان نے منکر دینے تھے تو وہاں الے اور دولت خانہ کے
اندھے اوس وقت جو چند خواہ نے کہ حضرت بادشاہ کے قریب گرد و پیش کھڑے ہوئے تھے مہابت خان کی گستاخی کو مومن کیا
تب بادشاہ اپنی بارگاہ سے نکل کر باگلی میں بیٹھے تو اوس وقت مہابت خان نے زہر و اگر مہم کورنش اور زمین بوس کے ادا کر کے
اور باگلی پر قمران ہو کر عرض کی کہ جہاں بناہ سب بیٹھے یقین بانا کہ سب دشمنی آصف خان کے مجھ کو اب کیطرت خلاصی اور ہائی ممکن نہیں
اور میری طرح رسوائی سے ارا حاد لگا تو کیکو لاچار میں یہ بات اور دلیری کر کے آپ کے دامن عنایت میں پناہ لینے کو آیا ہوں اگر میں
گناہگار لائق قتل اور سبقت کے ہوں تو حضور شرف مجھ کو اپنے مدبر و سیاست فدا میں اور اس عرصے میں اور کے ہمراہ راجپوتوں نے
فوج فوج اگر سہرا پردہ بادشاہی کو گھیر لیا اور سوقت خدمت شاہی میں سوئے عرب دست غیب اور میر مسمو راجپوتی اور خواہ مرخان خواہ سرا اور
بلندخان اور خدمت پرست خاں اور فرورخان اور خدمت خان خواہ سرا اور ضعیف خان مجلی اور چند خواہ صوں کے کوئی اور حاضر تھے

چونکہ اوسکی بے ادبی سے بادشاہ کو خضہ کمال آیا تھا مقتضاً سے غیرت بادشاہی کے دوبار ہاتھ قبضے پر رکھا تو اور خاص نکال کر مہارت خان کا سر اوڑھ لیا لیکن ہر بار میر تصور بر خستی سے ترکی میں عرض کی کہ وقت عتاب کا نہیں ہے مقتضای وقت اسکو دلاسا فرما کر عرض کی قبول فرمایا بہتر خواہد نظر بادشاہ اسی کی مراد سے وقت پر جو اہل فرادین چونکہ عرض اوسکی اوس وقت مقتضاً سے غیرت خان کی طرف سے تھی اوس وقت بادشاہ نے خضہ فرمایا اور راجپوتوں نے اندر باہر کے دولت خانہ گھر لیا چنانچہ سو اوس کے اور اسکے کھڑوں کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا اوس وقت پھر مہارت خان نے عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے تمہارے مقررہ سواری فرادین اور یہ غلام ہندی ہر کاب ہوتا کہ لوگوں پر غامر ہو جائے کہ گیشاخی ہری حسب احکم عالی کے تھے پھر اپنا گھوڑا آگے کے عرض پر جاز ہوا کسی گھوڑے پر جلوہ افروز ہوئے لیکن غیرت بادشاہی نے اوس کے گھوڑے پر سوار ہونے سے باز رکھا اور خاضہ گھوڑا سواری کا طلب فرمایا اور واسطے لباس اور آرائش سواری کے چاہا کہ فیض میں جا کر طیار ہوا دین لیکن مہارت خان اسپیداضی نوناغریل اسقدر تاخیر فرمایا کہ اس خضہ حاضر ہوا اور بادشاہ اور سپرٹیکر بقدر و در تاج تیر کے دولت خانے سے تشریف لے گئے پھر مہارت خان نے اپنا ہاتھی پیش کر کے عرض کی کہ جو یہ وقت شورش امداد و حام کا ہے صلاح دولت اسپین کی ہے کہ ہاتھی پر سوار ہو کر شکار گاہ کی طرف متوجہ ہوں بادشاہ و ہلاتر و ہاتھی پر سوار ہوئے اوس وقت مہارت خان نے اسپینک راجپوت مسخو کو مروت کیا اور دور راجپوتوں کو خواصی میں بھجایا اوس وقت مقرب خان دیوان ہو چکا مہارت خان کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس حور سے میں جا بیٹھا اور اوس نگلش میں زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور حضرت پرست خان خواص نے کہ سحر صراحی شراب اور پالاشہی ہزار خرابی ہاتھی کے پاس جا کر گناہ حور سے کا کھنڈ پکڑا اور چند راجپوتوں نے چاہا کہ اسکو سنبالنے میں گروہ حور سے سے جا بیٹھا اور چونکہ باہر جگہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی میں بیٹھ گیا اور جب آدہ کو اس طرح سے تشریف فرما ہو تو اوس وقت بچت خان داروغہ فہیق نہ کا خاص ہتھنی بر سواری بادشاہی لیکو پونچیا اور بیٹھا اور اسکا اوسکی خواصی میں بیٹھا مہارت خان نے اشارہ کر کے اودنوں باپ بیٹوں کو شہید کیا آخر لباس سپر شکار میں مہارت خان حضرت بادشاہ کو اپنے فیض میں لگیا بادشاہ کو پھر اور اوس کے غیر میں جا کر رونق افروز ہوئے وہاں مہارت خان اپنے لاکوں کو گروہ بادشاہ کے تصدق ہونے کو کہا اور بوجہ اسکے کہ نور جہان کو ہمراہ بادشاہ کے نکلیا جا چکا پھر بادشاہ کو دولت خانہ میں لجا کر ہمراہ نور جہان یکم کے اپنے گھر لے آئے اس آراہ سے پھر بادشاہ کو دولت خانہ خاص میں لایا اتفاقاً جو وقت بادشاہ پالگی میں سوار ہوئے تھے نور جہان یکم حضرت غیرت جا کر ہمراہ جوہر خان خواجہ بہار کو داروغہ مملوک کا تھا دریا سے اتر کر اپنے بھائی آصف خان کے خیمہ میں چلی گئیں اور مہارت خان یکم کے چلے جانے سے امان نامہ و پیشیمان ہوا پھر دسپے نو سطلے لائے شہر یار کے ہوا اور مانا کہ اوسکا حیدر کھنا حضرت بادشاہ سے بہترین ہوا سطلے بادشاہ کو سوار کر کے شہر یار کے مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی جو مگلی اور رباری سے جو کچھ وہ عرض کرتا تھا دیا ہی عمل میں لاتے تھے راہ سے چھوڑوئے شجاعت خان کا ہمراہ ہو گیا اور شہر یار کے دسپے میں ہو چکا بادشاہ مہارت خان راجپوتوں نے چھوڑو کر مار ڈالا اور جب نور جہان یکم پرا راتر کے اپنے بھائی آصف خان کے یہاں گئی تو افسان اور میران بادشاہی کو بلایا کہ عتاب کیا کہ کھاری غفلت اور سستی سے یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگے خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور سوار ہوئے اب ہمیں صلاح دولت ہووے کام بجالاؤ جو سونچے کیدل و یک زبان ہو کر عرض کی کہ اب بہتری تیر ہو کر کل کو فوج مرت کر کے آپ کے ہم کاب دریا سے اتر کے مخالفوں کو مار کر زمین ہوی حضرت بادشاہ سے سر فرود ہو گئے جب بادشاہ نے یہ مشورہ بیفائدہ دولت خذ ہوئی سنی تو متقل جہان آرا میں اسکو ناپسند فرما کر اوس پرست مقرب خان اور صادق خان شیخی اور میر تصور اور حضرت خان کو آگے بٹھائے آصف خان اور افسان سپاہ کے پاس بھیجا کہ پارو سپاہ آنا اور لڑا محض غلٹا اور بے فائدہ ہے ہرگز کبھی اس صلاح پر عمل کرنا ورنہ خراب ہو گے کہ جب میں تمہارے مخالفوں کے پاس ہوں

تو تم کسی پناہ اور امید پر پڑتے ہو اور منظر اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میں منصوب کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان بہ گن کر سنے کہ حضرت بادشاہ نے یہ تین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطر دلائی کو کھلا بھیجی میں لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے اور پھر فدائی خان نے اس قدر پردازی سے آگاہ ہوا تو سوار ہو کر کنارے پر آگیا اور دیکھا پار جابنے کو جیتا ہوا اور اوس شور و غوغا میں اپنے نوکرؤں کے ساتھ مقابل دولت خانہ کے دربار میں پار جانے کو گھوسا چھہ آڑنی اوسکے ساتھ کے بگے اور غوغا میں جیتے ہوئے پار پونچے غوغا سے پار دتر مخالفوں سے پیش کی چونکہ اسکے اکثر رفیق مارے گئے اور کچھ بڑا بڑا کارنہ دیکھا اور جابانہ کو حسن قوی میں حضور تک بنجا سکون گا یہ سوچ کر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہ پار کے خمے میں رہے روز شب آٹھویں روز ہی مطابق بست و نہم حامدی الاخری کو آصف خان بافغان امرا می لشکر اور خواجہ ابوالحسن کے بغیر چنگ نوز جہان بگم کو دریا سے براہ پایاب کو نمازی بگم میر بر نے ڈھونڈ کر نکالی تھی اور ترنے لگے اتفاقاً طبری راہ وہی تھی تین چار بگم پایاب راجہ میں پانی بھرا تھا اور وقت اتفاقاً ٹٹا کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سے اترنے لگے آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور اراوت خان مع عمارتی روبر و قوج غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہاں کھڑے تھے اور کنارہ دریا کو کھلا کر رکھا تھا آٹے اور فدائی خان ایک تیر کے فاصلے سے دیکھی خون کے مقابل میں اوترا اور ابوطالب پسر آصف خان اور شیر خواجہ والد یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچھے اوترے اسی حال میں فوج غنیم نے مع ہاتھیوں کے کھوکھیا اور منور آصف خان اور خواجہ ابوالحسن دریا میں تھے سمجھا خان پار دتر کر ایک طرف کھڑا تھا پار اوترنے پیا وہ سوار کھڑے اور افغانوں کا دیکھ رہا تھا اوس وقت ندم خواجہ سرانے بگم نوز جہان بگم پار کر کہا کہ توقف مت کر پار اوترو کہ دشمن مجھ دتھارے پار اوترنے کے بھاگ جاو گیا یہ خطاب و عتاب بگم کا سنکر خواجہ ابوالحسن اور سمجھا خان نے گھوڑے پانی میں بڑا سٹے اور سیاہ غنیم اور راجہ تو نے بھی گھوڑے اسکے مقابلے کو پانی میں ڈالے عمارتی میں بگم کے ساتھ دفتر شہ پار اور دفتر شاہنواز خان کی تین ایک تیر شہ پار کی لڑکی کے بازو پر لگا کہ نہ مدد علیا نوز جہان بگم نے اوسکو اپنے ہاتھ سے نکالا اور سب کپڑے خون سے تر ہوے اور جو ہر خان خواجہ سرانہ مصل اور ندم خواجہ سرانہ بگم کا اور اور خواجہ سہل ہاتھی عمارتی کے آگے جان تھارے اور ہاتھی کی سونگ پر بھی دوزخ توار کے آنے ہاتھی لوٹا تو تھیسے سے بھی اوسکے چند زخم ہر چہوں کے لگے فیضان گھبرا کر ہاتھی کو گھر سے پانی میں لیگیا اور گھوڑے بھی غوطہ کھانے لگے لیکن ہاتھی تیر کر کھل آیا اور دولت خانہ بادشاہی میں بگم جا کر اوتری اور تمام راجہ تو نے اسے اس طرف قصد کیا اور آصف خان اور طرف مل گیا اور خواجہ ابوالحسن گھوڑے سے جدا ہو کر دریا میں گرا ایک کتھیری ملاح نے اوسکو بہار ضرابی نکالا اتنے میں فدائی خان سہراہ اپنے نوکرؤں اور اکثر سیدگان شاہی کے پار دتر دشمن کی فوج سے جدا اسکے سامنے تھی لگا اور لوٹا ہوا خلیہ شہ پار ایک کراؤن حضرت بادشاہ تھے پونچھا جو اندر سر پار دے کے سوار و پیا وہ موجود تھے آگے بجا سکا اور تیروں سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکے محض دو تینا نے میں بادشاہ کے آگے تک پونچھے اور مخلص خان سامنے تخت کے کھڑا تھا یہاں تک کہ فدائی خان کی طرف سے سرفیظ کہ مر د جنگ آور دولا دتھا اور عطار اللہ نام داد فدائی خان کا مارا گیا اور سید عبدالغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کے گھوڑے کے بھی جواز ختم آئے جب اسنے دیکھا کہ میں کسی طرح حضور بادشاہی تک پہنچ سکوں گا تو وہاں سے لوٹا اور دیاسے اوتر کر اسپتال و عیال میں کہ درمیان تغد رہتاس کے تھے جلا گیا اور وہاں سے گھر بڑا کو لیکر موضع کچاک ٹنڈیہ کو گیا پختن نام زمیندار وہاں کا اسکا آشنا تھا اوسنے اسکے اہل و عیال کو اپنے پاس رکھا اور یہ وہاں سے جو ہر ہندوستان کی طرف آیا اور شیر خواجہ اور اراوتی جھا قرار دل ہاشمی والد یار پسر فقیر خان کا ہر ایک ان میں سے جدا ہو کر ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جاناکا اب میں مصابت خان کے ہاتھ سے نہ بچوں کا تولا جاریت اپنے بیٹے ابوطالب کے دو تین سوار بگم اور اہل خدمت سے بھاگ کر طرف

قلعہ انگ کے کہ اوکلی جاگیر میں تھا آیا حاجب رہتاس میں پونچھا تو سنا کہ ارادت خان یہاں سے قریب پٹنہ پہنچا ہے اسکو لوہا کرانے ساتھ کے لیے بہت کما لیکن وہ ہمراہی کو راضی ہوا آخر آصف خان قلعہ انگ میں جا کر داخل ہوا اور ماہان جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور ارادت خان پھر لشکر کی طرف لوٹ آیا اور عبدالرزاق خواجہ ابوالحسن ساتھ قتل و قتل کے المہیاں خاطر کر کے مہابت خان سے ملا اور اسکی مہری تحریر ارادت خان اور محمد خان کے نام بھیجی کہ تم آجاؤ تمھاری جان اور عزت کے کچھ نقصان نہ آویگا پھر جب وہ لشکر میں آئے تو انکو لوہا کر مہابت خان سے ملوایا اور اس روز عبدالصمد نواز شیخ چاند پنجر کا آصف خان کی دوستی کے باعث ماہ گلا اور عبدالرحمان کے شاہ جہاں علی نذر محمد خان والی بلخ کا درگاہ شاہی میں آیا اور بد بادا کے کونٹھ اور تسلیم کے خلاف نذر محمد خان کا کہ نیشنل اغراض و مہا نذرندی پر تمام سخت اور ہڈیاں کے نظر اقتداس میں گذرانا اور بعد اس کے پیشکش اپنی آگے کی سوغات نذر محمد خان کی کھٹوڑے اور تمام تر کی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کی تھی اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس ایچ کو انعام دیئے اور جب آصف خان مہابت خان سے کسی وجہ سے ٹوڑ کر قلعہ انگ جا کر اپنی میں گیا اور اسکو سامان جنگ سے آ رہتے کیا تو اس کے ساتھ کچھ قریب ڈیڑھائی سو ڈیڑھ کے تھے مہابت خان نے ایسے فوکر ڈنگا نیز آٹھ اصدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے مہر داری بہ روز نام اپنے ایک لڑکے اور شاہ علی کے روڈ کیا کہ جلد جا کر قلعہ کا محاصرہ کریں انھوں نے جا کر قلعہ کو گھیر لیکن بعد دو سو گز سے آصف خان کو نکلنے پر یہ حال مہابت خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دیا سے انگ سے اوترا تو مہابت خان رضعت لیکر قلعہ انگ کی طرف گیا اور آصف خان مع ابوالناب سہیتے اس کے گلا و طویل اندر دلیران کو تدبیر کر لیا پھر وہ قلعہ اپنے لوگوں کے تفویض کیا پھر عبدالخالق سہیتے خواجہ شمس الدین محمد زانی کو کہ آصف خان کا خاص مقنا تمام محمد تقی بخشی شاہ جہان کے کہ محاصرہ برہان پور میں اسکو کھولا تھا ان دونوں کو قتل کیا اور ملا محمد حسن نذرندی کو کہ مصاحب آصف خان کا تھا جب اس کے بیڑی ڈالنے لگے تو وہ بیڑی بانوں سے نکل گئی اس بات کو محل اسکی انٹوگری پر کیا اور اوس وقت کہ وہ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھتا تھا اسکو حرکت لپ سے مہا تاجان کو یقین ہوا کہ چنگو بدو دعاتیا ہر اس خون سے اسکو بھی مروا ڈالایہ ملا محمد فضائل صوری اور سنوی سے آ رہتے تھا اور زویو صلاح اور پرتہ کاری سے پیر آہستہ اسکو سب یوں نائل ہوا پھر جب لغوی جلال آباد میں مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ دہان کے کافرون کے آکر لارم ہوئے طریقہ اور کھتر طریقہ کافران تربت کے ہر کہ ایک بت بصورت آدمی بننے یا تپھر سے بنا کر پوتے ہیں اور ایک عورت سے زیادہ مہین کرتے مگر جبکہ وہ انجھ یا ناؤنداوس سے ناراض ہوا اور جب کسی دوست یا قریب کے گھر چاؤن تو دروازے سے مہین جاتے تھت پر ہوا کہ جاتے ہیں اور اپنے شہر حصار کا سماںک دروازے کے دو مہین پڑھتے اور سواؤک دہا می کچھ سب گوشت کھاتے ہیں اور حلال جانتے ہیں کہتے ہیں کہ جو ہارے لوگوں میں سے گوشت کھلی کا کھاوے وہ اندھا ہوا جانا ہی اور گوشت کی کھنی بنا کر کھاتے ہیں اور سر کپڑے کو بت غریب کہتے ہیں اور اپنے مردے کو لباس پہنا کر اور تھہرا بند ہوا کر مع ملامی شربت وریا کے قریب رہتے ہیں اور شتم اون میں یہ ہر کہ سر ہرن یا کوی کا لیکر گال میں رکھ لیا پھر وہاں سے نکال کر دھت پر کھوتے ہیں اور کسی میں جو ہارے یہاں ایسی شتم جوٹ کھاوے تو وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہی اور اس کے یہاں اگر باپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو وہاں سے اپنے میں کچھ بانہین بانما بادشاہ نے اونے کہا کہ ہندوستان کی جس جگہ کو پھٹا لادل خواہش کرے مانگوا دھنوں کے گھوڑے اور تلوارین اور زلفی اور سر دپاسر نھت طلب کیے اور مردار سے کامیاب ہوئے وہاں سے گلت سنگ لپہرا ہر باہر باسو کا لشکر شاہی میں سے بھاگ کر طریقہ کو ہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بد اسکے حضرت بادشاہ نے صادق خان کو صوبہ دہلی پنجاب پر خدمت فرمایا اور فرمایا کہ کبھی

گوشتی بخوبی کترا اور خود بذولت سیر شکار فرماتے ہوئے یکشنبہ کو میوہیں ماہ ۱۰ رومی بہشت کی نیک ساعت میں داخل شہر کابل ہوئے اور باہمی برسوار ہو کر زشار کرتے ہوئے براہ بازار ہو کر باغ شہر آ رہے کہ قریب قلعہ کے تھا تو دل اقبال فرمایا جمعیہ کے روز کو غزوہ ماہ خرداد کا تھا حضرت بادشاہ کی چہرہ فریبت لے گئے اور اداہم بنیاد مندی ادا کر کے اونکی باطن سے استمداد پائی پھر زیارت مزار مبارک اور سپینے غم فریاد گوار میرزا محمد حکیم پیر کا فاختہ پڑھا اور خداوند کریم سے اونکی مغفرت چاہی اور بعد اسکے تصدیق یہ بیان فرماتا ہے کہ یہ سب غلوہ میں آیا حال بادشاہ اور خونی جماعت خان کا ہر تفصیل اوسکی بیان ہو کہ جب مہابت خان سے کنارے دیا سے جھٹ کے ایسی بے ادبی ہوئی کے خیال میں یہ بھی وقوع میں آئی اور مارے سپاہ انجی شقت سے اسے خجالت اور شرمندگی کے بادشاہ کے روبرو ہاتھ نہ اٹھا سکتے تھے تو راجپوتوں نے مہابت خان کی ہماری کے سبب غلبہ اور اقتدار کے استعداد اور اٹھا یا کہ کسی کو اپنے مقابل نہ جانتے تھے اور ہر کزن ناکس پٹھان و قدسی شریع کی بہانہ لگا کر ان کا زناہ بلا اور ادا کا نظلم اوسکے سر پر زوالی لایا گیا اور انکی ایک جماعت نے موضع حاکم میں کہ شکار گاہ خاص مقررہ کابل سے ہر اپنے کوٹھے پر سے لے کر پھوڑ دیئے بادشاہی امدادیوں نے کہ لوہ کی حفاظت پر تھے جب راجپوتوں کو اس حرکت سے منع کیا تو راجپوت مقابلہ کو کھڑے ہوئے اور ایک امدادی کو تلواروں سے پارہ پارہ کر دیا اوسکے خوش و قریب باو سب امدادی درگاہ میں فریادوں کے اور خواہان انصاف ہوئے بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتے ہو تو ظاہر کرو کہ حضور میں اوسکو بلو کر جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہونے خون کے روجاری میں اوسکو نرا دیجا دیگی امدادی اس بات راہنی نوکر لوٹ گئے اتفاقاً جماعت کیوں کی قریب راجپوتوں کو ٹھہری ہوئی تھی دوسرے دن سب کیے بادشاہی لیکر ایک جان ہو کر راجپوتوں کے مقام پر پہنچے اور ادا کو گھیر لیا جو کیے تیرا ملازی اور من مندرق میں سب کمال تھے تھوڑی دیر میں بہت راجپوتوں کا کام تمام کیا اور انہیں سے ایک گروہ کو کہ مہابت خان بیٹوں سے زیادہ عزیز رکھتا تھا تلواروں سے مار دیا غرض کہ قریب نو سو راجپوتوں کے دیان کیوں کے ہاتھوں سے مارے گئے اور کابل یوں نے بھی اطراف میں باہر جان راجپوت کو پایا کچھ کر کوئل ہندو کش سے پار لیا کر دیا اور اس طرح سے قریب پانچ سو راجپوتوں کے لاکھڑا ان میں سردار قوم تھے اور شجاعت و مردانگی میں نامور فروخت ہوئے غرض کہ مہابت خان خنب غلبہ امدادیوں کی سنگسار ہو کر اپنے نوکر و دی مدد کو دوڑا اور راہ میں غلبہ اور اٹھا دیکر اس خوف سے کہ کہیں مارا نہ جاوے مرٹ آیا اور دولت خانہ شاہی میں اگر پناہ لی ہو جب اوسکی عرض کے جمال خان خواہاں اور دستہ جو بیستوں اور کوفوں کو حکم ہوا کہ جا کر اس غلنے کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث اس حساد کے بدیع الزمان دادا خواہہ ابو الحسن اور اوسکے بھائی خواجہ ہم دونوں کو حضرت بادشاہ نے زبرد پلا کر تفتیش کیا اوسنے تقریباً ادا انہوکی چونکہ مہابت خان کے بہت لوگ تیر وقتنگ سے مارے گئے تھے اوسہلے اوسکی خاطر جاری کر کے دونوں کو اوسکے پیر کر دیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونوں کو اپنے گھر بھیجا کر قید کیا اور انکے مال و اسباب ضبط کر لیا پھر وہاں خرابی کہ عجز جیسی اسی برس کی عمر میں مر گیا یہ خبر فزون سپاہ گری اور ملاقات سرداری اور تیسرے و بندوبست میں لاثانی تھا آخر تک بخوبی مغز ہوا اور کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ جیسی غلام ایسے رہتے کہ پوچھا ہو پیر سید بہوہ حاکم دی نے سب پور مہابت خان کے عبدالرحیم خان خانان کو کہ اپنی جاگیر پر جا تا تھا اور انکا نامور کیرٹ روانڈیا کوید کے خرابی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور اونک زبیر پسران شاہجہان قریب آ کر آوا کے پونچھے میں حضرت جہان پناہ پیر شکر کمال شگفتہ خاطر اور خوشنود ہوئے لیکن مہابت خان نے مظفر خان حارس دارا غلامانہ آگرہ کو کہ پوچھا کہ کجالت نظر بند کی انکو درگاہ شاہی میں لاوے اور چونکہ مظفر بہت طرف شعار کے بہت اہل تھی اسسبب اوردومی قزول کی لگی نے مارے شکار قرض کے قور کلان جنگو ہند میں باجوہ

کتنے ہن رسیوں سے بٹ کر پیش کش کی اور پھر پھین کر روبرو ہر طرف سے تھے نابرا آن مستعدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ سکو لیا کر
موضع رنغندہ میں کہ وہاں کی شکار گاہ ہو اوس نوز کو گھڑا کرین اور شکار کو ہر طرف سے اوس نو فرین لاوین اور غیاہ دشاہ ص اہل برم
اور پرستاروں کے سیر شکار کو متوجہ ہوئے شاہ اسمیل نزارہ حالہ سے کہ وہاں کے لوگ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتے تھے مع
اسنے لواحق اور قوایع کے آگرمیر فافوس کے یا مہر ڈیوہ کبا حضرت بادشاہ مع نوز جہاں بیگ ابدال برم کے شاہ اسمیل کے بیان تشریح
کئے گئے اور بیگ سنے اونکی اولاد کو جو اسہرات اور شہنشاہ ص دے پھر وہاں سے شکار کو جا کر قریب سے لے چکی اس اورنگ د قوایع
کو ہی اور پھر وہاں پر چلا اوس نو فرین آئے تھے شکار کے ایک اونین سے بلہ سے جہا تین من اور تین سپر وین جہا کی جی سے تھا
اور سو اوج اس سال سے یہ عالم ہو کر کہ جب شا جہاں نے یہ خبر لے ادبی اوستا ثنی پشمان کی تی تو غنہ مزاج پر غائب ہوا اور با وجود محبت
اور بے سامانی کے ارادہ کیا کہ اپنے والد راہداری خدمت میں جاکر نہایت خان کو نگر سے واپسی آئے ادبی کی دیوین اس ارادہ
تینوں روز رمضان ۱۰۳۲ ہجری کو نزار ہاروں سے ناسک بڑنگ سے روانہ ہوئے اور یہ خیال فرمایا کہ یہاں چوتھے تک لشکر
زیادہ جمع ہو جاوگا جب او میر میں پونہ پتے نوز اگھ جشن سنگم سپر راہہ بجم کرس یا نوسوار کے ہم کاب آجاتا اہل طیبی سے مرگیا اور اوس
مہر ای متفرق ہو گئے اور فقط پانوسوار ہزار پریشانی مہر ای میں رہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دوفون پتہ میں جا کر گذر کو ان
اس ارادے پر اجماع سے ناگوار ناگور سے جو پور میں آئے اور وہاں سے جلیہر کو تو بعد کی اور جاہوں بادشاہ مرحوم بھی اسی راہ سے
اپنے ایام جمع مزین من سنہ و خطہ کو گئے تھے اور جب خاطر و با مقاصد حضرت جہاں پانہ کی سیر و شکار کا بل سے خارج ہوئی تو خود بند
کے دن عرفہ ماہ پور کو کابل سے مارا نکلا کہ کیرن مرحمت فرمائی اوسدین خبر بیماری شہزادہ پرویز کی پونجی کہ در و قوایع کمال شدت
ہوا تھا علاجوں سے کچھ تخفیف ہوئی ہو پھر قریب اوس سے عوامی خاندان کی آئی کہ شہزادے پھر لیچ گھڑی تک ہوش رہے لاجا طیبوں
سنے پانچ داغ سر و پیشانی کو ٹیٹھ میں ویلین ہوش آ گیا بعد کچھ دیر کے ہوش آیا اور باتیں کین پھر ہوش ڈوسے طیبوں نے بیماری سخت
کی تجویزی کی جو ایسے کثرت شرب بخاری کا پھر جیسے شہزادہ مراد اور دانیال دوفون چچا اسکے اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں پھر آئین
دوفون میں شہزادہ اورنگ زیب اور داراشکوہ حضرت جہاز گوار میں اگر زمین بوس سے سعادت اذو ہوئے اور باطنی اور جواہر اور
آلات مرصع قریب دس لاکھ روپے کے پیشکش کیے پھر پھر بر فاضل خان سے معلوم ہوا کہ بالہ سقر پسر سلطان دانیال مرحوم کا مروتین
شاہ جہاں سے جدا ہو کر اید گچ سنگ گھیرت گیا ہو عتقرب شاہزادہ پرویز کی خدمت میں پونہ پتے گا اور اسی سال میں آوارگی اور زوالی
صابت خان کی ظہور میں آئی تھے مقررہ اوسکایوں پر کہ جسے اوس سے وہ گستاخی ظہور میں آئی تھی مزاج اوسکا بدل گیا تھا ایمان دولت
سے سلوک نامناسب کر کے سکو آزدہ کر دیا تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے ظاہر میں ہن تہ
فرمانے لگے اور جو کچھ نوز جہاں بیگ تنہائی میں عرض کیا کرتین اوس سے بیان فرمادیتے چنانچہ بارہا اوس سے فرمایا کہ بیگ جھکنا چاہتی ہے
عزیز دار نما اور لو کی شاہ نوز خان نیرہ عبدالرحیم خان غانان کی جو شالیہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہو گئی ہے کہ میں قبولہ باکر
صابت خان کو نوبت سے پارو کی میانگ کر فتنہ فتنہ و موم اوسکا بادشاہ کیرن نے کہ سہلے تھا اہر بیسی ہوشیار جامعہ امچو لوں کو سہلے
مبار میں جاو طرف دستکار کر کے اوزادہ نوکر اوسکے کابل میں کیوں کی لڑائی میں مارے گئے تھے اور نوز جہاں بیگ مرفعات اوسکے ہمیشہ
موقع دیکھتی تھیں اور دلاوران کار آزدوہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے امداد کر رکھا تھا ایمان تک کہ ہوشیار خان خواہر پسر بیگ کا
لاہور سے دوزخ دار و ظالم لایا اور کاب شاہی میں بھی سنے دوفون میں بہت جمعیت ہو گئی تھی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ ظلم

سیاہ قویم و جدید سامان سجا کر تاضری کے واسطے راہ میں کھڑی ہو پھر بلند خان خواہ کو کل دیا کہ مہابت خان کے پاس جا کر حضرت بادشاہ کی طرف سے حکم پونجا دینا کہ نیک اسپنے لوگوں کی حاضری تہی میں بہتر ہے کہ تم پہلے پھر آکر لوگوں کو موت رکھو سا داہم کچھ کھنگو سو کچھ کھنگو واقع ہو جاوے اور اوسکے بعد بلند خان نے خواجہ انور کو روانہ کیا کہ یہ بات خوب سمجھاؤ اوسے کہ مہابت خان حسب حکم دربار میں کوشش کو حاضر نہیں ہوا دوسرے دن سیاہ شاہی بہت بانگاہ میں جمع ہوئی بادشاہ نے مہابت خان کو کھلا بھیجا کہ تم آکر یہ نزل آگے لشکر سے چلا کر واکر دو، طلب اس تقریر سے پانگیا لیکن جو کیوں کی لڑائی سے وہ گیا تھا کچھ اور نظر نہ کر سکا اور لاچار آگسوارانہ ہو سرت بادشاہ اوسکے بعد بارہوے اور سواری تیز چلی مہابت خان اوس منزل میں بھی متحضر سکا اور وہاں سے بھی کوچ کر کے دریا کے بھٹ سے اتر کر مقام کرا اور بادشاہی لشکر اس طرف متوجہ ہوا پھر وہاں سے افضل خان کو اوسکے پاس بھیجا چار تین گھنٹے تک پہنچا اور پہلے آکر یہ کہ جوشہ جہان پتہ کی طرف گئے ہیں تو تم اوسکے پیچھے جا کر بندوبست اونکی ہم کار کو دو پتہ سے یہ کہ آصف خان کو حضور صوری میں بھیجو وہ پتہ سے یہ کہ کھموش اور ہوشنگ سپران سلطان و انبال کو بارگاہ میں پونجا دو چونکہ یہ کہ لشکر کی خان سپر مخلص خان کو کہ تم فنانس اوسکے جو سے تھے درگاہ والا میں حاضر کرو اور اگر آصف خان کے بعد نینے میں تاخیر ہوگی تو یقین جانا کہ فوج چار پتہ مقرر کی جاوے گی افضل خان مہابت خان کے پاس سے جا کر فرزندان سلطان و انبال کو ہمراہ لے آئے اور عرض کی کہ آصف خان کے باب میں لستہ کہ جو میں یکم کی طرف سے مطین نہیں ہوں تو ڈرتا ہوں کہ اگر آصف خان کو چھوڑ دوں تو مہا داسپاہ مجھ پر بھی جاوے جس خدمت پر آپ مجھ کو حکم فرماؤں میں دل و جان سے حاضر ہوں جب لاہور سے نکل جاؤنگا تو بس چشم آصف خان کو درگاہ محل کی طرف روانہ کرونگا جب افضل خان نے آصف خان کے پیچھے میں غدر بیان کیا تو یکدم اوسکی باتوں سے غصہ ہوئیں افضل خان نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مہابت خان سے جا کر صاف صاف بیان کر دیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنے میں تاخیر بہتر نہیں اس میں ہرگز کچھ اور خیال نہ کرنا کہ ذمات اٹھاؤ گے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو آصف خان کو لا کر خود غدر خواہ ہوا اور تول و شتم کیا اور سکھ روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکے بس اوطالب کو چند روزوں میں نابریصلت مذکورہ کے اسپنے پاس رہنے دیا اور ظاہر میں پتہ کی طرف جانے کا ارادہ کر کے وہاں سے کوچ کیا تینوں کو لشکر بادشاہی نے بھی دریا سے بھٹ سے عبور کیا مجتہب یہ کہ کھنگو اور سبھی مہابت خان کی دونوں آسجگہ واقع ہوئی اور تہ چند روزوں کے اوطالب سپر آصف خان اور بدیع الزمان و اماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکے بھائی خواجہ خاتم کو بھی بہتر خدمت درگاہ والا کی طرف روانہ کیا پھر جب جہاگیر آباد میں موکب اقبال کا تول اجلاں ہوا تو اور پھر پیر خضر اور خان خانان اور مقرب خان اور میر علی نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتویں ماہ آبان کو سواد لاہور تول مسکرا اقبال سے روشن ہوا اوس روز سعید میں آصف خان نے صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور اسکا منصب وکالت بھی اسیکے نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوانے میں بیٹھ کر کاروبار مالی و ملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابوالحسن کی عنایت کی اور افضل خان بدیع قوی پیر علی کے خدمت میں سامانی سے سرفراز ہوا اور میر علی کو شہسبازی پر مقرر فرمایا اور سعید جلال اور سعید مجتہبہ شاہ عالم سجادی کو کہ قبر انکی کجرات میں بھیج دیا کہ مذکور ہوا حضرت وطن کی عنایت ہوئی اور باقی انکو بخشا وہاں معلوم ہوا کہ مہابت خان پنڈلی راہ سے لوٹ کر ہندوستان کی طرف گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ بایں لاکھ روپیہ اوسکے وکیلوں نے بنگال سے وصول کر کے روانہ کیے ہیں اور قریب ملی کے پونچھ میں اسوا سے صفدر خان اور سپہدار خان اور علی علی درمن اور نور الدین قلی اور امیر اسے سنگدن کو نہرا احدیوں سے محفوظ کیا کہ جلدی جا کے وہ روپیہ قبضے میں لاویں یہ لوگ جا کر قریب شاہ آباد کے اون لوگوں کے گھر آٹلانے تھے اے اور حضور نے

رہ پندرہ گور ایک مکان میں ایجا کر تھمن ہو کر ہاتھ پانوں ہلانے لگا بادشاہی لوگوں نے لڑا مکان میں آگ لگا دی جب وہ باہر آئے تو روہ لے لے لے اور لوگ ہمراہی نغانہ کے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کو فرمان پونہچا کہ نغانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کر کے مہابت خان کے نقاب میں جاوین پھر خاٹھانان کو منصب ہفت ہزاری ذات و سوار و وسپ اور سپاہ سے سر فراز بنا کر خلعت مع شمشیر اور سپ بازمین مصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر کو بندگان درگاہ سے واسطہ استعمال مہابت خان کے حضرت دی اور صومناہم اوسکی جاگیر میں مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگھ کی صداقتی خان سے سرانجام نہوئی تھی اور اوسکو مہم پانچان کا دوست جانتے تھے اسواسطہ حکم ہوا کہ وہ باریابی سلامت سے محروم ہے اور اوسکی روز جگت سنگھ اور مخلص خان نے کوہستان اور ہماچل سے آکر ملازمت حاصل کی اور کم خان کو کہہ کر ملک کوچ کا ٹھکانہ دار بنکا لہذا درگاہ فرما کر ہوا کہ جلد تر اپنے مقام سے بندوبست بنکا کہ کوہستان مہم اور خانہ زاد خان کو حضور میں بھیجے شہزادہ پر دیکھو کہ شہزادہ خوارمی سے مرض صبح میں مبتلا ہوا تھا وقت رفتہ غذا چھوٹ گئی اور صاحب فرس ہوا ہر چند اطباء نے سعی علاج میں کی مگر کچھ فائدہ نہوا آخر شہزادہ چارنہ ساتوین صفر کو ایک اور پختیس مجری میں اس جہان فانی کو فرما گیا اور اول زمین اوسکی لاش زمین کے سپرد کر کے پیر کر لیا گیا اور اوسکے یونیون دفن کیا گیا یہ خبر سناست حضرت علی گامین پونہچا تو درود و ہتھیاری کا علاج مجبور و تنگیائی سے فرما کر تقدیر الہی سے راضی ہوئے عرشہزادہ کے آئیس سال کی مہوئی اور وقت کے شہزادے اوسکی وفات کی تاریخ اس عبارت میں نکالی وفات شہزادہ پر ویز پیر خاٹھانان کو حکم ہوا کہ وہ کی اولاد و متعلقان پانہ درگاہ ہلاک ہتھماہ کی طرف روانہ کرے اور انھیں دنوں میں شاہ خواجہ ارجی ندر محمد خان کو حضرت اوسکے وطن کی طرف فرمایا اور سوا اون مدد فرجون کے کہ اوسکو مکر دیکھ گئے تھے اس وقت اور چالیس ہزار روپیہ مرحمت ہوئے اور اکثر نفیس ہندوستان کے اوسکے ہمراہ تھے پچیس ہزار بولہاں سپاہ دستا و ہتھیار تھے ان کا کھانا پینا چھتیس ہزار روپیہ سے آکر سعادت زمین ہوس حاصل کی اور مزار استم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھیں روزن عرشہزادہ شہزادہ مستعدیان دکن کی آئی لیا وقت جدی کو ہندوستان کے اس ملک میں سرانجامی تھا اور اوسکی حیات میں بھی سپہ چلااری لشکر اور اتھام ملک تفویض اسکے تھا اٹھارہ و توجہی اور اختیاری بندگی کے پانوسواروں سے قریب جانا پور کے آکر سر بلند رہے کو خط بھیجا کہ میں تم خان سپہ ملک عنبر اور اکثر سرداران کن کو قبضہ دوں تو اہی بادشاہ مجھ جہاں سلامت کے آادہ اور مستند کر کے پہلے سے خود حاضر ہوا ہوں وہ سب بھی پہلے پہلے آکر بیان حاضر ہونگے جب خاٹھانان بندہ کی تحریر سے اس باب میں مطلع ہوا تو اپنی تحریر یا قوت خان کو کہاں سلی اور امیدواری کے بھیجی کہ اپنے اس ارادے کو جلد وقوع میں لاوے اور سر بلند رہے کو بھی خط لکھا کہ یا قوت خان کی دعوت اور مہانداری اور خاطر داری تجوی کر کے اوسکو جلد تر بیان پور کی طرف بھیج دے اور پہلے کہ چکا کہ شہزادہ خاٹھانان تھوٹے لوگوں سے چند کی طرف گئے تھے چونکہ ایام شہزادگی سے باہر تھا و اولاجہ شاہ عباس والی ایران ان سے دوستی کمال رکھتے تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام میں مع بھی جو پاس گئے ہوتے تھے اسواسطہ شاہ جہان کے دل میں آیا کہ اوس طرف چلاوین سے قریب رہنا چاہیے تاکہ میں مدد اور الفت سے یہ عبارت پریشانی رفع ہووے عرض جب قریب پٹنہ کے پونچے تو شرف الملک کے محافظہ بان کا تھا تو نوز سوار اور بارہ ہزار یادے جمع کر کے اور قلعہ کو دست کر کے مقابلے کو باہر چلا جو کہ اوس وقت کل قریب تین چار سو سوار و فاردار دلاوتھے تاب مقابلہ نہ لاسکے اندر شہر کے چاؤ لگانے ہوئے اور جو قلعہ کو اول سے سامان جنگی سے دست کر رکھا تھا بوجہ فضیل سے لڑائی شروع کی شاہ جہان نے اپنے لوگوں کو ہتھیار منع فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر چلا کرنا اور رعایا کو ناقص نہر و لنگ سے سنا تا لیکن باوجود اس ممانعت کے جان نثاروں نے قلعہ پر چلا کر لیا

ایک اور سنبوطی اور درستی سے کامیاب ہوئے اور عطف عثمان کر کے محاصرہ صحرا کیا بعد چند روز کے سہارا ن تلوث شہر برہنہ محلے کو ترک کر کے میدان سلم کا قیدان پستی و بلندی و دیوار و درختوں کی آرائش پیرون کو چہرہ پر رکھ کر چلا آ رہا ہے مگر خندقوں عمیق برباب سے آگے بڑھنا اور چھینے پھینکانا تھا درمیان میدان غلہ کے قیام کے کوئل کو صحرا مانا گیا اور چونکہ اونچین روزان خاطر ترین شاہجہان کی مریض ہو گئی تھی اس واسطے ارادہ و انکی عزاک کا تو یہ رہا اور بڑھ چاری شام زادہ پرویز کی کثرت سسکر جانا کہ وہ اس عارث سے جان نہ ہوگا پھر اونچین دنوں خط نور جہان بھیجا گیا کہ مہات خان آغا فوج شاہی سے گھیر کر چلا گیا مگر کین ایسا نہ ہو کہ جا کر تمہارے لڑکوں کو بھگا کر مسترد کر دے کہ سے صلح و دولت ایسے ہو کہ تم پھر دکن میں جا کر غیہ و فتنہ و بین تو وقت کرو سے تا خود شک از پر وہ چہ آ رہیوں ؟ اس واسطے با وجود بیوف اور نقاہت کے سبزی پالی براہ بہار اور کھلات سے دکن کی طرف روانہ ہوئے اور اونچین دنوں میں برفوت شہزادہ پرویز کی پونجی اور یہ وہ راہ کہ سلطان محمود نے اسی راہ سے جا کر خجانشو منات کو فتح کیا تھا اور شاہ جہان گواٹ میں جا کر احمد آباد سے میں کوس پر جا چکا ہے کے گھاٹ سے نر باور سے اور اب بگلان کے علاقے میں مورا نامک ترنگ میں کہ اپنے لوگوں کو وہاں چھوڑ آئے تھے پونجی اور جوہا کوئی عمارت لائق سکونت کے تھی موضع خیر میں امامت فرمائی پھر اونچین دنوں آصف خان نصیر بہمن گھاٹ تھا پھر عرضت مستعدیان دکن سے سے مغز و ہنما اور سب بیامید مساب خان سے رہا ہوا کوئی منصب اور جاگیر نہیں رکھتا تھا پھر عرضت مستعدیان دکن سے معلوم ہوا کہ نظام الملک نے براہ فتنہ پرویز اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان پ عین اور باقی اپنے فرود تون کو سہرا ت ملک بادشاہی بھیجا پھر نصیر و برپا کین اس واسطے عمدہ الملک خان جہان نے واسطے حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندہ قدیمی خدمت گزار ہی تھی چھوڑ کر حفاظت برہان پور میں سرگرم رہے باعبار کف ظفر بالاکھاٹ کی طرف کوچ کیا پھر اور موضع کھڑکی میں لنگھ کر گیا کونکہ مظہر اور نظام الملک نے انکی روانگی سسکر اپنے خلیفہ دولت آباد سے سراہ بندہ نکالا اور نہوا لکھا اس سال سے مالہ با محمود بن کا کہ وہ نہ سادات سینی سے تھا اور قربت قریب نسب خان سے رکھتا تھا جب عراق سے آیا تھا تو حضرت اکبر شاہ نے سادات خان نصیر کو قریب خان کی لڑکی کا نئے نکاح کر دیا تھا جب عبور شاہ جہان کا ملک پورب میں ہوا یہ چونکہ وہاں کے جاگیر دار تھے شاہ جہان سے اگر ملے اور چندے اور کھنڈ میں ہمارا سے سادات خان نے کہ شہزادہ پرویز کے ہمراہ تھا محمود بن کو لکھا کہ تم میرے پاس چلو اور وہ شاہجہان کی خدمت سے جدا ہو کر سلطان پرویز کے پاس چلے آئے جب خبر انکے آجائے کی حضرت بادشاہ نے سنی تو اس سید زادے کو باقی کے پانوں سے مراد والا جرنیل شاہ پرویز نے سفارشین کی خاطر شاہی مہربان نمائی اور اونچین روز دن نظام الملک نے قلعہ دولت آباد میں حمید خان نام ایک غلام حبشی کو مستعدیا کر کے سب کار و بار ریاست اور سکے پر دکر دیا اور محل میں اسکی زودہ مختار جوئی اور ہمارا وہ قاضی ہوا اور سبناک کہ نظام الملک کو مثل عقیدے کے رکھا جب خان جہان قریب دولت آباد کے گیا تو حمید خان نے معین لاکھ ہون کبارہ لاکھ روپیہ اور سکے ہوسے خانجہان کے پاس جاکر زونب کی باتوں سے اسکو گھایا اور سہات پر اسکو انری کیا کہ تمام ملک بالاکھاٹ کا مع قلعہ حیر نظام الملک کے قبضے میں چھوڑ جاوے افسوس ہے کہ خان جہان نے اس قدر روپیوں پر ایسا بڑا ملک شاہی چھوڑ دیا اور کچھ بیات شاہی ہا خیال کیا اور تنجات میں بادشاہی انشرو لکھو لکھو بھیجا کہ یہ ضلع تمام نظام الملک کے لوگوں کے سپرد کر دیوں اور تو حاضر حضور ہوں اور تھی خیر سپہ سالاران حکم احمد کر کو بھی بھیجی جب سپاہ نظام الملک احمد کر گئی سپہ سالاران نے کہا اس ملک میں تم شہیق سے عملداری کرو مگر میں حاضر دونوں نہیں اگر فرزان بھاگ کر بیٹے آو تو اسوقت تمہارے حواسے کر دونوں کا یہ خط نظام الملک والوں نے ہاتھ پاؤں پائے کچھ سفید ہوا اور باقی انسان بالائق نے کل ملک بالاکھاٹ کا نظام الملک کے لوگوں کے تقویہ میں کر دیا اور برہان پور میں

لوٹ آئے اور محمد خان صلیبی کی حقیقت یہ ہے کہ اس نظام کی ایک عورت تھی دن کی جب نظام الملک کو عورتوں اور شراب کا شوق
ابتدا میں ہوا تو یہ عورت محل میں جانے لگی اور نظام الملک کے واسطے چھپا کر شراب اور بدکا عورتیں لیبانی اور او سکوا اس شوق شربت
اور عیاشی میں مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اس کے بیان ایسی مختار ہو گئی کہ اندر آپ اور بہادر او سکوا شومہ تمام کارخانوں میں مشغول ہو آ اور
جب یہ عورت سوار ہوا کرتی تو اس سے ملک اور امیران سپاہ اور اسکے ہمراہ جلا کرتے اور عرض میں عرض اور بوجھ سے کرتے یہاں تک کہ عورتوں
نے اپنی فوج نظام الملک بیٹھی اور ادھر سے بھی اس عورت نے نظام الملک سے پناہ کو ہوا دیکر قند ^{۱۰} اور اس کے مقابلے کے کہا
اور یہ سوچی کہ میں عورت ہوں اگر تیرے ہونی تو برا نام ہو گا اور اگر میری شکست ہو تو عادل خان کا کچھ نام نہیں بہد کہ میں نے ایک عورت کو
بھگا دیا کیا بڑا کام کیا اور یہ عورت ہمیشہ نقاب پوشہ رہ کر گھومتی ہے ہر جا پر اس کے فوج میں حاضر تھی اور تھپا کر لڑتی اور لڑنے ہاتھوں میں
ڈال کر کھلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مرادانہ اپنے ہزار کشتی اور بہت داد و پیش کرتی ہر روز ہزاروں سے رعایت اور سپاہ و پرخاوت
کرتی آخر یہ نظام مقابلہ فوجی عادل خان کو میدان میں شکست فاش دیکر او سکوا تمام توپخانہ اور سپہ باقی اپنے قبضے میں کر لیے اور صحیح سلامت
لوٹ آئی پھر عرض اقدس میں گذرا کہ امام عادل خان فرزند اس نے قرآن نے کہ چند سال سے پیر سید برکت پے کے زنجی کو باور ماہانہ میں کہنا
تعلیم رکھ کر سلوک آدمیانا اس سے ادا کیا جب شہنوش شاہجہان کی سنی فرود وہ ممالک اسلام علیہ السلام اور احواد اراکان خواجہ بہت
تھے اور ہر سے ہزار دیکر آپ کے ایچی کے ساتھ نصرت کیا چونکہ باگاہ جہانگیری میں جا کر طر فہ محبت اور اللہ کو استحکام دین اور انہماک
اپنا اس کے ساتھ بھیجی یہ خواجہ عبدالرحیم سادات اولاد النہر میں ہر سے نامی اور گرامی میں شب شریف انکا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے ملتا ہے اور بادشاہ توران عبدالعزیز خان نے خواجہ جو بیار جد بزرگوار ان کے کو دست امامت دیا تھا اور اراوت صادق
رکھتا تھا اور جب وہ ترمین کا بل کے آئے تو حکم بنا گیا موقوف ^{۱۱} سے ترمین کے شہریا اور اور جہاں میں ہر سے کہ انکا
عہدہ دعوت کی پھر حضرت بادشاہ نے تین منزل لاجور سے موسوی خان کو مع خلعت خاصہ اور خیر صاع کے انکی پیشوا کی کو بھیجا جو خط
او کو راضی کیا پھر بہادر خان اور ذک کو کہ عبدالعزیز خان کے وقت میں جا کر مشہور رہا اور سلطنت جہانگیری میں منصب بیخوابی
رکھتا تھا واسطے استقبال کے روانہ کیا اور خواجہ کو ترمین ہر کے آئے تو حسب حکم خواجہ ابو اسن بیوان اور اراوت خان پیشی نے
استقبال کر کے ملاقات کی پھر اسی روز دست شہابی سے شرف ہو سے بادشاہ کے کو ریش اور تلمیہ معان کر کے کہاں او کی بزرگی اور
عزت فرمائی اور قریب محنت کے بھلا کر پچاس ہزار روپیہ بطور انعام کے مرحمت فرمائے اور دوسرے دن جو کہ وہ تاب کھانے کے لوش خان
سے سوئے چاندی کے بتوں میں داخل خواجہ کو کہ بھینچیں اور وہ سب برتن مع سامان انھیں کو دے پھر سوئے چاندی بھگلا سے
خانہ نادخان کو معزول فرما کر کرم خان ولد غلط خان کو او کی جگہ ہر فرما دیا جب کرم خان اس ملک میں پہنچے تو حسب اتفاق وہ سب استقبال
ایک فرمان کے کہ واسطے نام کیا تھا کشتی پہنچ کر ایک نامے میں کہ درمیان چلتا تھا آئے اور کرا کے قریب پہنچا ماحون سے کہا
کہ کشتی کو پانی میں بھرا کہ میں نماز عصر پڑھ لوں تقدیر سے اوس وقت ایک ایسی ندھی آئی کہ کشتی پانی میں ڈوب گئی اور کرم خان سب
میتوقیہ کہ اس کشتی میں تھے غرق ہوئے کوئی اٹو میں کا نہ بچا اور انھیں دلون خاٹخانان ولد میر خان نے ہر سال کی عمر
میں اجل طبعی سے اس رافانی سے انتقال کیا تفصیل سکی یہ ہے کہ جب خاٹخانان دہلی میں آیا تو صنعت قومی اسکے مزاج پر غالب ہوا
اور یہ واسطے علاج کے زمین مقیم ہوا آئندہ میان سال ایک ہزار تیس چوبیس کے ودیعت حیات کارساہن تھا و قدر کے سپرد کر کے
اوس مقبرے میں کہ پنی زہرہ کے واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہ اس سلطنت کے طے امیروں میں سے تھا حضرت اکبر بادشاہ کے

محمد بن اسنے بڑی بڑی فتحیں کی تھیں اور فتح بکرات اور کست دنیا منظر گہرائی کا کہ جس سے وہ ملک ممالک محمود شاہی میں داخل ہوا
دوسری فتح جنگ کمل کی کہ وہ ہمراہ بہت فیضان اور توپخانہ عظیم کے آیا تھا اور شہر بچ کر اور اسکے ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور خاناناک
ہمراہ میں ستر ہزار خانانان اوس سے دونوں اور ایک ایک تک اوتار با آفرین بائی اور اوس کی لڑائی میں راجہ علی خان سردار مارا گیا تیسری
فتح ملک مینہ اور سندھ کی فتح اور زمانہ حضرت جنت مکانی بن اسکے بڑے بیٹے شاہنواز خان نے متھوڑے لوگوں سے عین کے لشکر کو
دیں تھی مہیا سے گذر بچ کر گیا اور اور امیر نامی تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام کے زمانے میں یادگار رہتے اور قابلیت
کہتا سے زمانہ خانانان عرفی اور فارسی اور ترکی اور سری زبان جانتا تھا اسکی عقلی اور نقلی بہت بائیں اور شجاعت کی اکثر حکایتیں مشہور ہیں
فارسی اور ہندی میں خوب بھی لکھا تھا واقعات بابری واسے حکم اکبر شاہ کے ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا بچہ چند شاہا اسکے ہیں
شمار شوق بہتہ ام کہ تاجندت خزانہ قدر کہ دلخت آرزو ندرت کیش صدق و صفاحر عمدا بکارت سخا و اہل محبت
تمام سگندت نہ دام دائم و نہ دانہ افتقد دائم کہ پائی ناسبرم ہر جہت در بندت مرفوضت محبت و لے نندید انم
کہ شتری چکس ست وہمای اسہ بندت اولے حق محبت عنایتی ست زدوست و گز نہ خاطر عاشق بیچ غور سندت
انان خوشم لبخنامی ولش جو حیم کہ اندکی بادامی عشق تاجندت رباعی ز ندرتیم از پی دل زوی بیودہ آرزو کے
دل در گردی گفتہ سخن و با ز ہم بیگویم خواہش کاری ہمیشہ کاہش درو اور جب راجہ امر سنگدینا ایک ماندو نے بندگی اور
دولت خواہی اختیار کی تو بعد اس کے عرض پر داز ہوا کہ باپ دادا میرے استناد پوسی سے شرفیاب ہو سے میں بھی امیدوار ہوں
اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوں اسواسطے تو فرماں کو حکم ہوا کہ او کو جا کر ہمراہ اپنے بارگاہ شاہی میں لے آوے اور نظر اسکی
پر اور ہم کے مقرر اسکا تمام اہل خانہ بہ ہر طرف سے اور شہا ہی میں مروض ہوا کہ مہابت خان
جا کر شاہجہان سے مل گیا اور تو اس کے مقابلے میں شاہجہان کو خطاب سپہ سالاری سے امتیاز بخشا اور تفصیل اسکی یوں کہ جب
مہابت خان ٹھٹھہ کی راہ سے بارگاہ شاہی سے جا ہوا اور شکر بادشاہی نے اور اتفاق کیا تو اسے نجات اپنی سوا اسکے غم
کہ شاہ جہان کے پاس جاوے پھر ایک عرضی ہمراہ اپنے ہی ہتھوڑے کے نڈتہ شاہجہان میں بھیجی کہ اگر مقورات میرے معاف ہوں
تو قد موسی میں حاضر ہوں شاہجہان نے بہت غصے وقت او کے قصور معاف کر کے فرمان مرحمت عنوان ساتھ پنجہ مبارک کے اوکی
تسلی کو بھیجا پھر وہ قریب دو ہزار سوار کے ہمراہ دیکر راہ علیہ اور ملک بھری سے ہر کشاہ جہان کے پاس پونجا اور چھے میں سعادت
لازمت سے شرفیاب ہوا ہزار ہا شرفان اور ایک الماس سات ہزار روپیہ کا تہ اور سامان کے پیشکش کیا شاہجہان نے اسکو انعام
میں خیر مرحمت اور شہر میں اور خاصہ گھوڑا اور خاصہ ہاتھی مرحمت فرما کر سفر فرمایا اور دنوں خانجہان نے اسکو خط لکھا کہ سچ کہ عبداللہ
کو بریا پوز میں بلوایا آریہ وہاں اگر خان جہان سے ملا چند دنوں برہان پوز میں رہا آخر خان جہان لوگوں کے بکائے سے اسکی طرف بگمان
ہوا اور ایک روز کہ وہ ہمراہ ایک ضد نگار کے خانجہان کے بیان سنے کہ آبا خانجہان نے اسکو تہد کر لیا اور یہ حال بارگاہ بادشاہی میں
لکھ دیا اس کے جواب میں فرمان صادر ہوا کہ اسکو قلعہ آسیر میں بند رکھے چونکہ ہر عہد ہی سب میں ممنوع ہے ہتھوڑے دنوں میں خانجہان نے
اسکا نتیجہ پایہ افسوس کا یوں ہے کہ جب دماغ اسکا عنایت جہانگیری سے ست اودہ غرور کا ہوا ہوا اسکے کہ اور ہنگ خلافت نے بجا کس
حضرت جہانبا نی ارتفاع آسمانی پایا تب اسے ہمیشہ اندیشا سے ناصواب اور خیالات فاسدہ میں آپکو گرفتار کیا اور ایسا وہم سلک
ستائیسویں ماہ صفر ۱۰۱۱ھ میں مع فرزندان و اصحاب خود دار خلافت اکبر کا دوسرے جہاگا اور حضرت بادشاہ نے صاحبزادے

اور سید شرف خان اور اردوی خان اور رضا بہادر برہمچی سانجہ لاکھنؤ کو فوج دیکر اور اسکے تعاقب میں بھیجا اور شہنشاہ نے قریب دو سو سپہ سالاروں کو بھیجا اور آپس میں جنگ سخت واقع ہوئی رضا بہادر وہاں مارے گئے اور برہمچی زخمی ہوا اور خانجہاں کے سبھی دوستوں کے کام آئے اور خود جان بچا کر وہاں سے نکل کر کینٹ جھاگا اور نظام الملک سے ملکر محکمہ سلاطین کا دھارہ اور خین دنوں خود حضرت باہر شاہ سے عہد کر منصورہ دکن کینٹ توبہ فرمائی اور برہان پور میں نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت ہیکیر کے وقت میں ارادت خان خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کروا کر بالاکھاٹ میں خان جہاں کر اور بیچ شاہی سے اور یہ سہا پڑکت کھا کر محکم کی طرف افغانستان میں چلا گیا حضرت بادشاہ نے عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سہرا دیکر کے مع سید بھنگرا اور محمد خان کو کہ اور شہنشاہ اور باقی امرا کے اور اسکے تعاقب میں بھیجا اور لشکر فروری انڈس نہ میں پہنچا اور یہ سہا پڑکت سے ملا اور شاہ جہاں نے ہاتھ جیت سے دھو کر اپنے بیٹوں اور اہل قریب کے ساتھ شہر شاہی سے مقابلہ کیا اور جمع دوا کو کون اور تیسویں پہنچے کے مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نے اور کسا بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا فقط۔ پھر حال حضرت شاہ جہاں کو لکھتا ہوں کہ اللہ یوں استفادہ کرو کہ ساعت مسجد میں پھر اقلیدہ کشر پڑا پڑا ہا سٹلے سیر و شکار وہاں کیے واقع ہوا اور فیروز کا اختیار ہی بھگتا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کے کمانچ مقدس سے بہت ناموافق ہو گیا تھا اس وقت سے فروری میں یہ محنت سفاک اور فرما کر شہریت لیجا یا کرتے اور موسم سردی میں پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرمائے اس سفر سے چند روز پہلے تو اچھا بیچ کون تیں ہزار روپے عنایت کیے تھے ان دنوں تہنسی مع ہوج لقرنی مرمت فرمائی پڑ

بابیٹوان حشون نوروز کا جلوس مبارک سے

رویکشہ تیسری جب سنہ ایکہزار چھتیس آچری میں آفتاب نے برج حمل میں تحویل کی اور بابیٹوان سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریائے چناب کے حشون نوروز کا آہستہ ہوا دوسرے روز وہاں سے کوچ کر کے سیر و شکار کرتے ہوئے منزل نزل کشمیر میں رونق افروز ہوئے جب خدمت والا میں معروض ہوا کہ کرم خان حاکم بنگالہ دریا میں غرق ہو گیا وہ صوبہ حاکم سے خالی اس واسطے کشر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر منتقل فرما کر منصب پنچراہی ذات دسوار کا مع خلعت فاخرہ اور سپہ عرقانی اہلقت کے کہ شاہ ایران کا بھیجا ہوا تھا محنت و فکر اور اس طرف رخصت کیا اور سفر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بیچ میں پیشکش بادشاہی اور پانچ لاکھ روپیہ بیچ میں پیشکش بیچم کے ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ کو حکومت چنیز سے سرحد پٹی بخشی اور بہادر خان اور بک کو حاکم آباد آباد بعد تبدیل جہاں گیکہ قلی خان کے مقرر فرمایا اور خلعت خاصہ دیکر اور ہر رخصت کیا ابو سعید کار کالچی محمد خان کی جاگیر میں مقرر ہوئی آب آگے خاصہ دوزبان اور زبان سحر میان ذکر قصہ حلت اس بادشاہ والا شوکت کی کلکتہ سے عاجز ہوا اس واسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کی وہاں جاہ کی اوس مرتبے کو تھی کہ جسے دیکھا وہی خوب جانتا ہے

شہنشاہی جو پرگاہ شاہنشہ پڑ گرفتگی جہاں فضل اللہی پڑ فرزندہ انہر تخت بود پد کہیم دریم جوان بخت بود پد خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بادشاہ کشمیری میں تھے کہ مرض خلیج اقدس پر غالب ہوا یہاں تک کہ نہایت ضعف سے پانچ سو سو سپہ سالاروں کے سواروں میں متوجہ ہوتے تھے ایک روز دروڑنے یہ شہادت کی کہ لوگ نا امید ہوئے اور زبان مبارک سے کلمات نا امید کی گئیں لگے خلعت میں اضطراب ہوا جو چند روز حیات ستار کے باقی تھے اس مرتبہ بہت گزری اور بعد چند روز کے بھوک جاتی رہی اور ایوان سے

کہ چالیس سال سے نوش فرماتے تھے بالکل نفرت ہوئی سزا چند پیلے شراب انگوری کے کچھ طلب فرماتے اور انہیں دنوں شہزاد شہزاد کی اور اور ملکیں اور بال ڈاڑھی موٹھ کے سبب مرض دارالتعلب کے گر پڑے ہر پند طبیوں نے علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا اس واسطے اس نے اجازت لی کہ چند دنوں لایچ میں جا کر اوسکی علاج میں مشغول ہو اور حسب اجازت وہ اور ہوا نہ ہوا اور ڈاؤد بخش سپر جنر وکا کہ شہزاد کے پاس کچھ نوجوان بیگم کے مندرجہ ذیل جاتے وقت اسے لیکر ارات خان کے سپر وکیا اعبدا کے حضرت بادشاہ واسطے سپر بھیجی ہوں اور اجول اور دریاک سے کھانا فراہم ہے آرنہ سے رہ میں خانہ زاد و خان سپر مہابت خان کا بنگلے سے اگر دولت لہا لہا ہوسے سنے کا مہاب ہوا اور کیا، ہاضمی عمدہ پیشکش کیا اب سیرتہ بھی حضرت شاہجہان سے جدا ہو کر حاضر حضور ہوا اعبدا کے ایات اقبال طرف لاسور کے رہاں چوسہ اور مقام ہرم کل میں رہتا تھا یہاں ایک بہانہ نہایت ہذا اور اس کے پیچھے بیٹھکین بند و قیون کے واسطے نبی یقین وقت نکار کے زمیندار مہان کے ہر دن کو نہاڑ پر بھگا کر چڑھا دیا کرتے تھے جب بادشاہ کی نظر مبارک کے سامنے وہ سر ہر تہ تہ او سو وقت بند و قیون کے گولی مارتے وہ زخمی ہو کر بہاڑ سے معلق ہوتے ہوئے زمین پر آتے تھے اور ایک عجیب لطیف و تماشا دیکھنے ان آہا کرتا تھا اس شان میں ایک پیادے نے نہاڑ پر آہا ہوا اور آگے جا کر کھڑا ہو گیا اوس آدمی نے چاہا کہ سیطر کچھ گزرا کہ نوبت کا دسے چونکہ کنارہ پہاڑ کا تھا اور سا پانوں بچا اوسنے ایک چھوٹے درخت کو کھڑا تھا پھر وہ بھی اوکھڑا آخروہ آدمی زمین پر گر کر مر گیا مزاج بادشاہی معائنہ اس حال سے کمال مکدر ہوا اور کنگارہ سے لوٹ کر دولتخانے کو آئے اوسکی ماں نے اگر کمال فریاد و زاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر شریف میں اوسکا درد چھید گیا گویا ملک الموت اوس صورت میں آیا تھا اوس وقت سے ہر قمری شروع ہوئی اور حال تیزی ہوا پھر ہرم کدے سے ٹھکھ ہوتے ہوئے موضع اجویں کے مقام کیا اور پھر دن سپر مہابت کوچ کیا رہا میں پیادہ لگا اور ب پر کھتے ہی دل نے قبول کیا اور طبیعت بگڑی دولت خانے میں آسنے تک یہی حال رہا اور کچھ شب سے تکلیف بڑھی یہاں تک کہ چاشت کے وقت رونہا نہ تھا اٹھائیسویں صفر اکہتر سنہ میں ہجری مطابق کیا رجب میں آبان ماہ آئی کو بائیسویں سال جلوس سے ہمارے اوج حضرت جہانگیری نے آتشیا بہمانی سے پرواز کیا اور تمام عمر شریف ساتھ برس کی ہوئی جہان میں تھلاک واقع ہوا اور لوگوں پر پریشانی ہوئی جلوس اور بخش اس وقت میں آصف خان نے کہ فدائیان اور داعیان دولت شاہجہان سے تھا اراوت خان سے مشورت کر کے اور بخش فرزند سز و کو قید خانے سے لاکر نذیر سلطنت مومہوم سے اوسکو شیرین کام کہا مگر داؤد بخش اس بات یقین نہا تھا آخر کو تیسرین شدید سے اوضوں نے اوسکی تسلی کی اور اوسکو سوار کر کے تیر شاہی اور سپر بلڈ کیا اور آگے کوچیلے اور نور جہان بیکر چندا نے بھائی کو بلائی تھی اگر آصف خان اوسکے بھائی کی طرف سے سوا سے صدر کے کچھ طور میں نہا تھا لاجا رہو کر نور جہان نے نگوش جہانگیر کو اپنے ساتھ لیا اور ساتھ شہزاد با سے عالیقدر کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوسکے پیچھے روانہ ہوئی اور آصف خان نے بناری نام ہندو کو ڈاک چوکی میں شاہجہان کے پاس روانہ کیا اور صورت واقعہ رطت جہانگیر سے اوس سے بیان کر دی اور چونکہ بسبب عدم العیسی کے نوبت تحریر عرضی نہ آئی لہذا اپنی انگٹری اوس ہندو قاصد کو واسطے اعتماد کے دینی الفقد اوس رات کو نوشہرہ میں قوت کر کے صبح کو کوچ کیا اور بہاڑ سے ٹکڑ بہنر میں مقام کیا اور وہاں سے تجزیہ اور کھینچش جہانگیر سے فراغت پاکر ساتھ مقصود خان اور اور ملازماں شاہی کے روانہ ہوا کا کیا جمعہ کے دن اوس طرف دیا گئے اوس باغ میں کہ نور جہان نے نبوا تھا نقش کو جو رحمت الہی میں سپر دیا اور سب امر سے غلام اور ملازماں بادشاہی کر لشکر میں بادشاہ مرحوم منغور کے تھے جان گئے کہ آصف خان نے واسطے استقامت اور

اسمکام دولت شاہجان کے یہ طور کرکھا جو اور داؤرخش کو گوسفند قربانی تجویز کر کے اوسکو بادشاہ بنایا جو اطاعت اور متابعت
 آصف خان کی کرتے تھے اور جو کچھ وہ کہتے تھے قبول کرتے تھے اور گروہوں میں جن خلیفہ داؤرخش کے نام پڑ کر وہ لاپرواہ
 ہوسے اور جو پیشہ صادق خان کی طرف سے آصف خان کو بے اتفاقی اور بے اطمینان ہی تھا۔ بدوہ شاہجان میں سلطنت ہوئی اور
 اوس سے اس طرح کی حرکات ظہور میں آتی تھیں اس وقت میں خون عظیم صادق خان کو چا اور آئے۔ اس کی خدمت میں بیٹا ہوا
 کہ یہ کذورت جاتی رہے اور رضا سے بندہ صاف ہوں اور کوئی شیخ واسطہ نہ ہو پھیل پھیل جی کے۔ اس نے شاہزادہ کو
 عالی مقدار کو نزع سے اٹکو جیا تھا اوسکی پر دیکھی کہ انکی خدمت میں لہارن نہ ہو ورنہ اس دولت کو شیخ برائے نام چاہئے
 کرے آصف خان کی بہن کو نکاح میں صادق خان کے تھی خدمت شاہزادہ کو کر رہے تھیں مستعد ہوئی اور بادشاہ پرانہ کے اوپر
 نذا ہوسنے لگی اور آصف خان چونکہ لوزجان اپنی بہن کی طرف سے سلطین نہ تھا لہذا وہ اسکو نظر بند کرکھا اور حفاظت تمام اور حراست
 الاکلام عمل میں لایا کہ کوئی آدمی اوسکے پاس جانے نہ پاتا تھا اور فوجان اپنی فکر میں تھی کہ شاہزادہ اور وہ گزشتہ بخت لاپرواہی میں جب
 واسطے سے آگاہ ہوا تو حسرت سے بھرا۔ اور یہ کہ آئینہ آگاہ کو بادشاہ قرار دیکر دست بقوت تمام کارخانہ بنایا اور شاہزادہ شاہی میں
 دراز کیا اور سکو جو چاہا دیا اور جمع کر کے نہ ہو۔ بلکہ اوس پاہلے پڑا اور عامی کارخانہ بخت پر مشتمل ہوا۔ اسے ایک ہفتہ میں ہتھ
 لاکھ روپیہ نقد تصدیران قدیم اور صبر دیکو دیا اور گرد اس خیال سے بھرا اور ہمت اپنی اس کام پر ہمت کر کے لگا اور میرزا باقیتر
 فرزند شاہزادہ دنبال کو کہ بعد از واقعہ حاضر جہانگیر بھاگ کر اوسکے پاس لاپرواہی میں گیا تھا اپنی بگہ سزا کیا اور لشکر کو دریا سے عبور کر دیا
 اور اسنے سخا کر کار پر دادان قضا و قدر سینہ دولت میں ایسے صاحب دولت اور شوکت کے اس خدمت بعلیہ کو رکھیں گے کہ
 بادشاہان عالی حوصلہ فرماں برداری اوسکی کو فخر اپنا سمجھیں گے اوس طرف سے آصف خان سنے داؤرخش کو باہمی پرسوا کیا اور خود بھی لایا
 باہمی پرسوا ہو گئے اوسکے ہمراہ ہوا اور مادہ کارزار اور پیکار جو کہ غول میں قرار پڑا اور خواجہ ابوسن اور مخلص خان اور الہ وردی خان
 اور سادات بارہک کہ ہر ایک اوں میں شیر فرستان پیکار تھے ہر اول میں رنہم جو ہوسے اور شہر خواجہ ساتھ دانیاں کے بیٹوں کے آتش
 میں مقرر ہوا اور ارات خان نے ساتھ بہت سے امرا سے عالی مقدار کے برخان میں پاس تبات کا جیا صادق خان اور شاہزادہ خا
 اور عمدہ خان بیچ پر نثار کے مقرر کیے گئے اور شہر سے تین کوہ رہنما کو بڑے یقین ہوا پہلے حملے میں انتظام اور جمعیت سپاہ داؤرخش
 متفرق اور رگندہ ہوئی اور اسنے ملازمان جدا کو مقابلے میں اسلحہ سے تہی اس دولت اور بیونہ کے بھیجا تھا تو اوں سے
 ہر ایک نے اپنی راہ لی ایسے وقت میں شہر بارگشتہ روز کار ساتھ وقت میں ہزار ہا اور جہار قدیم کے باہر شہر لاپرواہ کے گھر آتو نظر
 نیز کی بخت دیر کا بھٹا خود خاک از پودہ چہ آروہ ہوں ہنگامہ ایک غلام نہ کی جنگ گاہ سے لوٹ کر لوٹا اور اوسکو چہ برس سنائی اور وہ
 برگشتہ بخت انجام کار اپنے کو تہ بھجا اور سید رہنمونی اوبار کے لوٹ کر قلعہ میں گیا دوسرے روز مارنے اگر متصل حصار شہر کے طر
 مہندی بلخ قاسم خان کے لشکر گاہ کیا اور اکثر اوسکے نوکروں سنے چھب کر آصف خان کو دکھا اور نرات کو لادت خان نے قلعہ میں جا
 صحن دولت خانہ بادشاہی میں توفیق کیا اور صبح کو اومارنے داؤرخش کو سر یرا کی ادبا کر گیا اور شہر یار چہ سر حضرت خبت مکانی کے
 جا کر ایک گوشے میں چھب رہا نیز خان خواجہ برہاکہ محرم اور متحرم سہرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور الہ وردی خان کے سپرد کیا اور غوط
 اوسکی کر کے کھول کر اوسکے ہاتھ اوس سے باندھیا اور اسنے داؤرخش کے اوسکو لے گئے پس لیں اور تقیم ہرسم کو ریش کے جہان
 اوسکے لیے جگہ تجویز کی گئی تھی وہاں قید کیا گیا اور دو روز کے بعد اوسکی آنکھوں میں سلائی پھیرا اور بعد وہاں لکھنیا اور چند روز کے بعد

ظہر پٹ اور پوشتنگ فرزند ان دینال کو بھی بڑے عقیدہ کر دیا اب آصف خان نے عرضداشت مستعمل اور پوشتنگی اس فتح و فیروسی کے شاہجہان کے حضور میں روانگی اور انہیں کیا کہ موکب کہاں شکوہ جلدی تشریح لاکر جان کو عواید سے خلاص اور پاک کرین

اب کچھ حال یہاں سے ہے کہ وہ درگاہ شاہجہان میں پونجا اور شاہ جہان کا مستقر اختلاف

اکہ آیا دین تشریف لائیک لکھا جاتا ہے

العقد بنارس سے بمبئی آؤ مگر وہی سے کہہ کر درمیان میں کشمیر اور لاہور کے پھر ۱۹ تاریخ ریح الاولیٰ کی سنہ المیزان ۱۰۳۳ ہجری قدسی، ذکر کنندہ تمام خیر میں کہ وہ پھر انہما سے سرحد نظام الملک کے واقع ہونے اور راستے سے مہابت خان کے دیر سے میں جا کر نہایت حل عرض کیا اور مہابہ مان نے مانند برق کے ڈیوڑھی حرم سے استقبال پر جا کر محل میں پونجا پنی شاہجہان محل سے باہر آئے بنارس میں نے زمین جوس کر کے حقیقت حال عرض کی اور آصف خان کی مہر شاہجہان کی نظر سے گذرانی تو اس حادثے کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک ہر دو پونجا اور آثار مذکورہ والی پیر سے سے ظاہر ہوئے چونکہ وہ وقت مقتضی قاسم ہوا ہے کہ آیت اور ترتیب لوازم اور... مہابت خان اور دوسرے امر کہ اس وقت میں... پندرہ پندرہ تاریخ ریح الاول سنہ المیزان ۱۰۳۳ ہجری کو ساعت مبارک منجھون نے پندرہ کی تھی نصرت موکب حوالت و اقبال کا طرفت سے اختلاف کے اتفاق ہوا اور راہ کجرات سے روانہ آگرہ ہوئے اور فرمان رحمت و عنایت عنوان عملی اور پونجا نے اخبار کے اور نصرت موکب سعادت جانب دارا اختلاف اکہ بآ کے امان اللہ اور باریہ کے ساتھ کہ دو تونہ شاہجہان کے تھے آصف خان کے نام روانہ ہوا اور ایک فرمان عالی شان محتوی بنیاد و قوزنات یادشاہ با مصحوب جان شادخان کے کہ تشریح فراہد شاہجہان کی تاج نام شاہجہان صوبہ داروں کے بھیجا گیا تاکہ جان نثار خان اور سکو عوالت بادشاہی سے خوش کر کے منشا سے اسکا دریافت کرنے چونکہ حکام نہ وال دولت اور بدبختی اوسکی کا قریب پونجا تھا راہ بہت سے سخت چکر گزشتہ باد یہ ضلالت کا ہوا اور ساتھ نظام الملک کے موافق جو پیش انہی کے عہد و پیمان کیے اور دشمن سخت درمیان میں لایا جیتا ہے پہلے یہ حال ہم لکھ چکے ہیں کہ ملک بالا لکھاٹ مع قلعہ احمد نگر اوسکو دیا اور اس کام میں سہی بیٹے کی خیناچہ تمام بالا لکھاٹ سوس کے قلعہ احمد نگر کے بیچ تھوٹ نظام الملک کے ہو گیا چونکہ شاہجہان مقصد فساد اور راہ ہل اپنے دل میں رکھتا تھا تو اول ملک کو دشمن کے ہاتھ میں سو پ دیا کہ شاید بڑے وقت میں وہ کام آوے اور انھیں دنوں میں دریا سے رومیہ کے قبل واقعہ ملت جہاگیر مرحوم مغفور کے خدمت شاہجہان سے بے سعادت فی الحال رکھتا تھا اور چاند زمین کہ داخل ولایت نظام الملک ہونے سے تھا اگر شاہجہان خان سے ملحق ہو کر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن نے کہ بجائی اوسکا دیوان شہیار کا تھا اور شاہجہان سے نا اتفاقی رکھتا تھا پوچہ باتیں اور سن فرمان بیوقوف سے کہیں القصد جان شاہجہان کہ فرمان گیتی مطاع واسطے دل دہی شاہجہان خان کے لیگیا تھا مردن اسکے کہ عہد نصرت فرمان کے جواب میں قلمی ہوئے بلکہ ملخصت ہوا اور شاہجہان خان اپنے بیٹوں کو ساتھ سکنہ ردولتا، اور اورا خانون کے کہ وہ اوسکے یار اور رفیق تھے برہان پور میں چھوڑ کر خود ساتھ تمامی بندگان بادشاہی کے کہ ظاہر میں اوسکے موافق تھے شہل راجہ گج سنگھ اور بے سنگھ وغیرہ کے ماندو میں آیا اور اکثر محال ولایت مالوہ پر تھوٹ ہوا اور فتنہ پرداز سی اور خیال اور گفتار باطنی اپنے کو سب پر روشن کیا اور جلدی وہاں سے پلٹ کر برہان پور میں چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہان سے مدد ملے

میں پونجا و خندہ اہانت نامہ زمان کہ ساتھ خطاب شہر خانی کے مخاطب تھا مسطورہ پر نیاز اور عقیدت اور دولت خواہی اپنی
 اولاد و ماہیے باطل سیدخان کے مورثا و حامد آباد گجرات کے پونجی اور پور سینان بیج حیات جہانگیر کے صدر
 گستاخی نسبت سبکان شاہجہان کے ہوا تھا اور اس افعال تہمیر سے پریشان ہو کر نکال کر تہمیر سے تہمت آہن کان
 مسدوق اس ہی کا ہوا لہذا شہر خانی کو فدا نشاٹ شاہانہ سے امید دار کر کے اور یہاں سے دو گاہ کے سفر فرما گیا اور
 فرماں ہوا کہ شہر احمد آباد کو فخرت میں لاکھو اور مستور خان کے کر کے اور سین خانی کو نظر بند کر کے اور وہاں تک پہنچا کہ
 کہ سے اس وقت میں سین خان بیماری سخت میں مبتلا تھا اور جوڑی ہو گیا تھا اور یہاں تک پہنچا کہ اس کی سزا کی تکاح
 سین خان میں تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ شہر وہاں کے نہایت محبت ظاہر لائی تھیں اور میرا ما خاطر لگی اور پور تہمت جہان
 کے لادم بھی لاجرم خیرت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو چاؤ سے اور سعیت خان کو نظر بند حضور میرا دئے اور نگاہ رکھے
 کہ کچھ ضرر سیت خان کو نہ ہو پونجی اور میرا دئے حضور گدڑ سے نہ ہو پونجی عبور کر کے حوالی قصہ سنوہ واقع لیسے پتو گور میں مقیم تھا
 اور اسی مقام دکن میں جشن وزن بہن عمر آریہ پونجی اور سنگی پائی اور سید ولی خان پونجی اور سید سوان پونجی میں چلا
 رہے تھے شرف زمین بوس سے سفر فرما کر آئے اور منصب آونجا چار ہزاری ہوا اور تین ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ اور تین ہزار
 عرضت شہر خان سے حاضر ہوا کہ گجرات کے ساہوکاروں کی چیمبات سے کہ اکثر ان کے اہل خانہ میں پونجی ہوا کہ
 آگھن خان اور چند دولت خواہ کو داؤد گجیش کو دست نشان کر کے بیج مقابلہ شہر کے گھسٹے شمالی لاہور میں حضور نے
 اس کے مقابلے میں فتح پائی شہر بارگھو لاہور میں حصن ہوا اور تصدقت میں گواہ قید خانے میں آیا حضرت پرست خان کو وسط
 لاسے سیت خان کے گپا تھا جب حوالی احمد آباد میں پونجا شہر خان واسطے استعصال فرمان عنایت عنوان اوطلت آگھن کے
 شہر سے باہر آیا اور زمین سعادت زمین بوسی سے روشن کی اور سیت خان لاجار چکر عمرہ حضرت پرست خان کے رو اور گناہ
 اور شاہجہان نے نسبت شفاعت نواب فلک احتجاب کے مقدر اور کے اسعاف کیے اور قید سہ ماہ فرمایا اور شہر خان ضبطاوت
 شہر سے فراغت پاکر ساتھ امر سے دولت کے شہل مزار علیہ رضی اور میرزا امالی وغیر جا کے محمود آباد میں سعادت زمین بوسی
 مشرف ہوئے اور جب تالاب کا کہ یہ کہ باہر شہر احمد آباد کے علاقہ میں محل نزول ربابات انبال کا ہوا سات روزہ مہاراجہ واسطے نظر نسبت
 ملک کے اقامت فرمائی اور شہر خان کو منصب چہزاری فدا اور شہر اور صوبہ داری ملک گجرات سے سفر فرمایا اور میرزا امالی
 منصب چار ہزاری و دہزار سوار اور دایات ملک چنڈ سے من زمو اور واسطے نعام کارخانہ سلطنت اور صلاح دولت کے حضرت
 گو کہ محرم جان نارا اور مستور تھا تہہ ایک آصف خان کے لاکھو کو رہا گیا اور فرمان عالیان شہر خاص لکھا گیا کہ ان دونوں میں آسمان
 آشوب طلب اور زمین فتنہ جو جو اگر آگھن شہل پونجی اور بھائی اسکے اور شہر بار اور فرزند ان وانیال کو آوارہ صحرا سے عدم کر کے و گھوڑا
 چار سے ٹکڑو دو اور غم سے چھوڑن تو یہ بات قرین صلحت اور نہایت مناسب ہو رہا کہ شہنشاہیوں جمادی الاولی سنہ یک ہزار
 سببیتیں جو بھی کو باقی اراکین سلطنت دو تھی نہ خاص و عام لاہور میں خطبہ نامہ شاہجہان پڑھا گیا اور دلویش کو کہ درختوں ان
 ملکیت لعل وقت دہلی شہر کے تخت نشین کیا تھا شب چہر شہر پونجی میں کو کیشانی اسکے بھائی اور پور تہمت چہر شہر پونجی
 شاہزادہ دانیالی کے قتل کیا اور وقت میں لشکر بصر پیکر حضرت شاہجہان رونق بخش حدیہ دنگ رانا کا جوا مانگن کہ بارانا اسے ملکہ
 چند خود عمدہ شہزادگی میں بہت نام گول کتہہ سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہو چکا تھا وہاں پونجی شہر پیکر حاضر تھا وہاں چھوڑا اور

اقوال مراد حضرت مولانا و عظامی خلعت فاخرہ مع دیکھی اصل قطعی تھی تین تہزار روپیہ کے اور قبل خاصہ ساتھ سہاب نقرہ و سپ خاصہ
 بازمین طلا و شمشیر و خنجر صغیر سے سرفراز ہوا اور اوسکی بدستور مجال رہی اور کنوے کول مانڈی چرخین وزن مبارک سیتیسویں سال
 ۱۰۰۰۰ روپے کا آگہستہ ہوا۔ یہ تین ہزار روپے کے کو موکب جاہ و جلال دارالبرکت امیر شریفین میں خمیہ زن ہوا اعلیٰ حضرت ہائین
 بہ دہلی و بنگلہ اور خود در حضرت خواجہ صاحبی رحمتہ اللہ علیہ میں زیادہ پانچ روپے ایسا کر زیارت فرما اور اسے مشرف ہو کر
 اور انواع اوقات کی تہنہ سے سن تہا سے مساکین و فقرا کے بھروسے اور ایک مہی عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کر کے
 گاہ گران پاکب دستہ ایک ہوا کہ ہر ہلیا کر تا ہوا و تہا امیر مع پرگنات اوس قوالح کے حسب خواہش سپہ سالار مراتب
 خانخانان کو راہ گیرین رحمت و کاکرم دارالخلافہ الہ آباد سے لاہور میں خافالم اور مظفرخان سموسی و بہادر خان اورنگ
 دراجہ جیسنگہ و انیسے سنگہ و صاحبہ بھارت بندیا و سید ہوہ کاری اور اکثر خدمت در گاہ شرفیاب ملازمت ہوسے شب چہشت منہ
 چھبیسویں جمادی الاول و یوم پنجشنبہ روز جہان واقع سواد در انختہ لکہ آباد میں تہزار جلال فرمایا اور قاسم خان حاکم شہر
 آستانہ ہوسے پنج گروہ سوار چہرین شرفی در روید تیار ہوتا ہوا۔ یہ تہا سے دو ایام شہزادگی کے ہو کر دس روز
 تک وہیں ہمیشہ آرام قیام فرمایا

شہسوار جہانی براونگ جہانبانی

روز دوشنبہ ۱۰ جون جمادی الاخری سنہ ۱۰۰۰ ہجری کو کساعت سعید جلوس سینت مانوس کی قرار پائی تھی اعلیٰ حضرت بہترک
 شاہجاہان دنون بخش قلندہ مبارک ہو کر زینت افزا سے سرگودھا جہانبانی سہ سے خلیفہ و سک نام نامی کا جاری ہوا اور طغرائی عراے
 ابوالخلف شہاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی شاہ جہان بادشاہ غازی کا نامیدہ فرمان عدالت عنون
 پر پشت ہوا جہان پیر سرفرو سے جہان ہوا خلق الہی کو امن و امان ہوا فقط

خاتمہ

کتب تواریخ سے گھر بیٹھے سیر جہان حاصل ہو کر کتاب ستر ہفتہ شکل ہر ہر خند کو فی حال کوی ہی تحقیق سے تحریر میں آسٹے
 لیکن ممکن نہیں کہ دوسری کتاب سے اختلاف نہ پایا جاوے ان التبرجین سلاطین نامدار نے اپنے واقعات و زمرہ قلم بند فرمائے ہر حکم
 الہی و دولت تحریر میں لائے اور کما اعتبار کمال ہی جو کتاب عزیز پر نقل ہو چکی کتاب ہاتھ آئی ہی ابتدا سے پیدائش عالم سے سیر کمال
 دکھائی ہی جو خیر کتب توڑک جہاں گہری کو نور و حضرت شاہنشاہ مظاہر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ نے قلم خالص اپنے واقعات
 و زمرہ سے زریب تحریر فرمایا اور عالم تصنیف میں صاحب کمال بادشاہ عالم پناہ سرفروین جلوس کے آخر سے ستر خان لکھنؤ کو انیس جلوس
 لکھنؤ چلا پھر میر محمد ہادی صاحب مولف دیکھا جس نے تا جلوس جہانبانی حضرت شاہ جہان صاحب قرآن ثانی لکھنؤ تمام کیا ترک جہاں گہری نام کیا
 اب علاج ارادہ نے دفتر فارسی کا ایسا مٹا یا کہ عطار رونق اساق کتب فارسی کو پڑھو یوں میں لگا یا اور سن وقت غلام سے جو کتب تھلا
 و طب و قرائح و نحو و کار و دین ترجمہ کیا اور مرتضیٰ صاحب نے جو پیش غلامی جہاں دیا چنانچہ جناب صاحب القاب و سیر شہنشاہ عالی طبع

خوش تر فرشتی احمد علی صاحب نے دارالایستادوں میں ترک جہانگیری کا لفظ لایا اور عفرینی بندہ کترین محمد عبدالرحمن بن حامی محمد روشن خان صاحب خفی مرحوم و متوفی مہتمم مطیع نظامی سے حسب خواہاں اصلاح بھلا
 احمد مددگرمہ شہان شمسہ جہری میں تیرہ چھ بیچیک نام گوا اور سہرا اخبار فوراً لافوع ہو کر مقبول
 اس کتاب کی سیر سے ایک ہجرت پیدا ہوئی شان خدا ہو اور جو ایک زمانہ وہ تھا کہ جو وہ
 اپنا حال سہرہ کرائی و واثقات روز بروز وہیں تحریر فرمایا اور پھر دہری زبانہ سے اسے لکھ سکندریہ جاہ کا پھر چھ ماہوت کی نشان پڑایا
 ادواب گرض روزگار نے اسے بھی شاید اقبال شاعر سے نہ ہی لڑا اور ان کے ہاں شیخوں کے نون لکھ سکندریہ سے
 گداون کے کلام کو تاقیام قیامت قیام ہی سے شایان سلف کو لکھ کر روزگار پر بھی قطع سے تار تار
 زنگاک خاص جہانگیر ابن اکبر شاہ

۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۲	۱۱	۱۰	۹
۱۲	۱۱	۱۰	۹

کیفیت تعمیر روضہ تاج گنج

شہر لکھنؤ سے دو میل کے فاصلے پر جہان پور شہر کی ایک دفعہ تیرہ روزہ روضہ منوانی لکھنؤ کی جگہ پر ایک کھنڈی کی شکل میں کیا جہت لکھنؤ میں پیدا ہوئی
 جنوب دروازہ صدر شمال میں دریا کے بن اور مغرب کی جانب سید اور باقی اور شرق کی طرف خائفہ وسیع و کھلم کھلائی جو اس کی طواری
 کی وضع تحقیق سماعت میں پونہ ہی کی لکھنؤ جاتی جو کھنڈی کی طواری لکھنؤ میں قواب ارجمند باؤنگو کو مخاطب بنجواب میں رہنے
 ۲۹ برس کی عمر میں جہان نانی سے رعیت کی وقت مرگ اپنے شوہر کا جہان بادشاہ مندر سے وصیت کی اول میں جہان پور کے اور
 جہان لکھنؤ کیان چھوڑنے کے اس جہان سے جاتی ہون اگر صافہ عالم لکھی عمر ہی بکت دیکھا تو باقی نام در شان دیکھا پھر فرزند میں کہ بعد یہ
 آپ کسی عورت سے عہد کرین بجا کیرے پهلویں گلہ دین کہ یہ پتے رنج و دشمنی آپ کو عروس نوسے منت و کھلے صدر شہ قلعہ پائین
 وہ دم حسن مقہم پریرادین ٹھہرے وہاں عمارت نادر روزگار بنے جو بیا رنگہ غلاق سے اسی طرح اور وصیت میں کہیں بادشاہ کو کہ لڑکھان
 مستقر تھے تمام عہدہ یاقین باد میں پھر شاہی کی اولاد کی پرورش میں اور عزم فرم کر کہ یہ وصیت متبر سے کی طواری کا خیال آیا
 سماران ہجرت کی کہ نقشہ بنا کے میں کرنے کا حکم فرمایا نقاش منے سے آغاز کے نقشے لکھنے لگے مگر چند برس کے ایک شہادت
 سننے سے کسی کو میں آرام کیا غائب میں ایک گنبد پر نگار دیکھا لکھنؤ ایک نقاش نے بوقت پیش کیا وہ مطابق رویت شب تھا اسی وقت
 طواری کا حکم دیا کہ امت خان اور عبدالاکرم خان کو میر عمارت کیا گیا وہی مقبرہ بننے لگا بادشاہ اکثر تشریف لائے تعمیر کو معائنہ فرمایا
 اور حکم دیا کہ نقاش عبدالاکرم سے فیروزہ قیمت و کرمان سے لاجورد لنگا کا شرف سے زین پیر تہاں سے
 سے سنگ سیلابی کو پستان بلوچی سے سنگ غوری و سنگ شیب کو پستان مغرب سے سنگ لکھنؤ

سے فادرم کوہ کہو بیچ سے سنگ اچھو بھوت سے سنگ کی جھاڑی سے سنگ لگا کر بیڑی سے سنگ ہوا کوہ ازبک سے سنگ
 جبیل سے سنگ رخام کرمان۔ سنگ طائی کرمان سے سنگ ساق و سنگ کرمان و سنگ خارا و سنگ کوسکی کوہ
 سنگ رومستان سے سنگ جابائے پھر خوشنگ و بلہ جرمیل سے آئے اور عمدہ کار کردار سے جو اہم استاد
 مشہور تھے جنکی صفات اتان یادگار۔ ہونیکے اونکے پر نام سے ایسے خان نقاش ہندوستان یادگار مانی۔

امانت خان شیرازی طبرستان۔ محمد زین الدین۔ ویرین لالی بی کار سہیل خان رومی گند سار۔ محمد خاں۔ انام
 خوشنویس۔ کاظمی۔ موالی۔ ان لائے کاس ساز۔ غرض ان لوگوں کے اہتمام و دست کاری سے حیران
 شروع ہوئی روضہ کے اندر باہر ہر طرف سے آیات قرآنی کی کئی کئی اور حین کار یوں نے عمدہ صنعت
 کی کہ حروف طراکی جو بقدر اوج تک نظر آتی تھیں وہی بالاسے عرب پیشانی پر پائی جاتی تھی جس مقام سے چاہیے دیکھیے مگر نہیں
 بالی رافرق انداز تحریر میں نظر آئے یہ روضہ آٹھ برس چھ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۵۰۔ ۱۵ لاکھ ۱۵ لاکھ کے صرف سے طیار
 ہوا۔ سنگ رنک۔ سب بولن میں اس انداز سے جو اور ایسے دہائیے اصل معلوم ہونے لگے روضہ کے
 حصے سنگ مرمر کی بنائی نوار سے فرینے سے نصب کیے کوشون میں انواع و اقسام کے درخت گلزار لگائے درخت
 پری رومی دارن کی جوڑی تھی عالی شان نہایت خوش قطع تعمیر ہوئی صندل و لاجی و سپاری کے درخت نہایت کاشت
 سے چھلنے میں فرینے سے لگا سنگ حوض سنگ مرمر کا کمال کا قریب اور ایک پتھر خوش نشانہ مقبرہ میں دو سنگ
 تعمیر ہوا۔ جسے میں فرما توڑی مٹا دی گئی تھی کار کھ کا طیار کیا گیا خوش من نام ہندو ذات نواب ممتاز محل موجود کنہ دکر کے
 سنگ ہوا اور فرسے کے گرد فرسہ سنگ مرمر کے ایک تختہ کا حسین جالی نہایت خوش قطع و بارنگ برتی تھی نصب ہوا سنگ
 کا خوش نشانہ باغیچہ صبر لگا جالی تھی وضع کی گئی خوش قطع جھلائی و گانگ کی تعمیر کی نظر آتی ہے کہ میں جب حضرت
 نے جہان کی رحلت کا زمانہ قریب دیکھا تو شاہ اور رنگ زین الدین جو درنگ نشین سلطنت تھے اسنے اپنے مقبرے کی تعمیر کی
 لی مگر اوضوح نے صرف فضل سمجھ کے اسی روضہ میں نواب مرمر کے پہلو میں قبر بنا کی اجازت دی اور فرما کہ بادشاہ کو نواب
 ممتاز محل نے محبت ملی تھی یہاں دفن ہونے سے طبع عالی ہونے کی اسے سلطنت محافظ کار گزار لازم ہے مکن تھا
 کہ کوئی مستحق نے اجازت باغ و مقبرہ میں قدم رکھ سکے جب سلطنت میں زوال آیا انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ پایا تو ایک مدت
 کہ اپنے اوس عمارت کی طرف التفات کیا مگر انوں نے طبع غلیظ سنگ پی کاری کو لگا کر ہاں بھنگا اور کھانیا جینوں کے نیزہ
 تھر مسلم نکلا جوں تھوں کے نشان بگڑے اور گو گویہ حاصل ہوا گنبد پر کھڑے

روم کی خاکستری پوائیٹل ہاٹس بات کے کہ کیا سب طبع غلابی رہی اور وہ خفا سے نہ تڑپتے کیے

چمک رہا جسمن کے چاروں گوشوں پر چارینار سنگ مرمر کے سر بلند ترین تین گنڈے سے ہیں اون میں سونے سے
 سنگ مرمر کے نہایت قطع دار تعمیر ہوئے ہیں غرض یہ عمارت کیا ہی دنیا میں مثل ناپیدا ہو دور دور سے مشتاقی سے
 صنایعی کی تعریف بردان لائے ہیں خصوصاً عرصے سے اہالیان گوڈنٹ انڈیا کو اس عمارت کی عکاسی و تہی پر غرض
 کہ کی گئی ہی باغ گھاسے رنگین سے اکہتہ ہوا ہی حوض و نہر کو آب صفا سے چھلکا ویا چھوٹا پتھر سرگشت کھام
 فرین فضا سے باغ و دیر عمارت سے لطف اور تماشا ہیں اسکا مسلسل اس عمارت کی مسجد و قبریں کی جاسے بہت

تاریخ

الکتاب

یہ کتاب الاجواب بوجیب قانون بستہ بیستم او بیست و نهم
عاجز و غل وہی جسطری گورمنست ہو گئی آمید کہ لونی آید
مطابع و معاصرین ۔۔۔۔۔۔ بدون اجازت احدہ و وصول
سندس کار سب شہرتہ تصدیق طبع کتاب ہذا انفرماوین آید
نفع میں نقصان نہ اوٹھاوین
فقط

